رگ جاں سے قریب تر

فروا خالد

اُس کے ہر اُٹھتے قدم کے ساتھ پائل کی چھن چھن کی آواز سنسان پڑے کوریڈور میں ایک ارتعاش سا پیدا کر رہی تھی۔ اُسے آج پھر پور پور سجایا گیا تھا کسی نامحرم کے لیے۔ کل کے اُس کے رقص میں اِسی شخص نے اُس کی سب سے بڑی بولی لگائی تھی۔ اتنی بڑی قیمت شاید ہی آج تک کبھی کسی طوائف کی لگائی گئی ہو۔ پورے کوٹھے پر اُس کی واہ واہ کی جا رہی تھی، نگینہ بائی اُس کے واری صدقے جا رہی تھیں۔ وہ تو پہلے ہی اُسے اپنے کوٹھے کی ملکہ بلاتی تھیں۔ اُس کا دو آتشہ حُسن تھا ہی ایسا، مومی مجسمے پر ایک نظر ڈالنے کے بعد اگلا شخص اُس کے قدموں میں ڈھیر ہوئے بنا نہیں رہ پاتا تھا۔

آج تو اُس کا قیامت خیز رُوپ مزید اپنے حُسن کا قہر ڈھانے کو تیار تھا۔

مگر اِس وقت اُس نے اپنے حُسن کی تباہ کاریوں کو ایک سیاہ چادر میں چھپا رکھا تھا۔ جسے اُس نے اپنے آج رات کے خریدار کے آگے ہی آشکار کرنا تھا۔

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

اُس نے سرد و سپاٹ تاثرات کے ساتھ نیم تاریک خواب گاہ میں قدم رکھا تھا۔ یہ اِس محل نما گھر کے مالک کا کمرہ تھا شاید، وہ تاریکی میں بھی اِس بات کا اندازہ لگا سکتی تھی۔ پورے بیڈ روم میں جگہ جگہ رنگ برنگے دیے روشن تھے۔ جو اُس کمرے کی خوابناکی اور رومانوی ماحول میں مزید اضافہ کر رہے تھے۔

اُس نے کمرے کے چاروں اطراف نظریں گھمائی تھیں۔ جب اُس کی نظر سامنے کرسی پر بیٹھے شخص پر پڑی تھی۔ اُس کے ہاتھ میں شراب کا گلاس تھا، مگر رُخ مخالف سمت ہونے کی وجہ سے وہ اُس کا چہرا نہیں دیکھ پائی تھی۔ نہ ہی اُس کے اندر ایسی کوئی خواہش تھی۔

"خوش آمدید حاعفہ، آخر تم میری دسترس میں آ ہی گئی۔ پہلے بتاتی تمہاری یہ اوقات ہے، تو بہت پہلے تمہیں پیسوں سے خرید لیتا، یہ کام تو کبھی میرے لیے مشکل نہیں تھا۔"

وہ شخص بنا رُخ اُس کی جانب موڑے بولی جا رہا تھا۔ جبکہ حاعفہ اِس جانے پہچانے لب و لہجے پر اپنی جگہ گنگ کھڑی تھی۔ جس شخص کا سامنا کرنے سے پہلے وہ موت کو گلے لگانا پسند کرتی، اُس کے یہاں ہونے کا تصور اُس کے وجود سے جان نکال گیا تھا۔ اُس کے دل نے شدت سے خواہش کی تھی۔ کاش یہ اُس کا وہم ہو، نہیں وہ شخص بھلا یہاں کیسے ہو سکتا تھا۔

"کک۔۔۔۔ کون۔۔۔؟"

یہ لفظ ادا کرتے اُس کی زبان ہکلا گئی تھی۔

مگر جیسے ہی اُس شخص نے اپنی جگہ سے اُٹھ کر رُخ اُس کی جانب موڑا۔ حاعفہ کی نگاہوں میں پورا کمرا گھوم گیا تھا۔ اُس کے لیے اپنے قدموں پر کھڑا ہونا مشکل ہو گیا تھا۔

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

"کیا ہوا یقین نہیں آرہا مجھے زندہ دیکھ۔۔۔۔۔ تمہارے مطابق تو مر چکا ہونگا میں۔۔۔۔۔؟"

اُس شخص کی سرد منجمند کرتی آواز حاعفہ کے کانوں سے ٹکراتی اُس کا رنگ فق کر گئی تھی۔

وہ اِس وقت سیاہ کلف لگے لباس میں کندھوں پر ڈارک براؤن شال ڈالے اپنی سحر انگیز شاندار پرسنیلٹی کے ساتھ اُسے لہو رنگ انتقامی نظروں سے سر سے لے کر پیر تک دیکھتا زمین میں گاڑھ گیا تھا۔

"اِس سے پہلے کتنوں کے ساتھ ۔۔۔۔۔۔"

حاعفہ کی نم آنکھیں اُوپر اُٹھانے پر وہ اپنا جملہ ادھورا چھوڑ گیا تھا۔ مگر وہ ادھورا جملہ بھی اتنا نوکیلا تھا کہ حاعفہ کو اپنا دل لہولہان ہوتا محسوس ہوا تھا۔

"کیا ہوا ایک طوائف زادی سے اِس کے علاوہ اور کیا سوال کر سکتا ہوں میں۔۔۔۔۔۔؟"

زہر خند لہجے میں بولتا وہ اُس کے بہت پاس آن پہنچا تھا۔ حاعفہ پتھر بنی اپنی جگہ پر جم چکی تھی۔

مگر اگلے ہی لمحے اُس آگ اُگلتے شخص کی جارحانہ کاروائی پر حائفہ کی آنکھ سے آنسو نکلتے بے مول ہوئے تھے۔ جن کی اب مقابل کے آگے کوئی قیمت نہیں تھی۔

اُس نے حاعفہ کی کلائی موڑ کے کمر سے لگائی تھی۔ اُسے اپنی کلائی ٹوٹتی محسوس ہوئی تھی۔ مگر وہ کچھ بھی بول کر اِس بپھرے زخمی شیر کے غصے کو مزید ہوا نہیں دینا چاہتی تھی۔

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

"کیوں کیا میرے ساتھ اتنا بڑا دھوکا۔۔۔۔۔ صرف پیسوں کے لیے؟؟؟۔۔۔۔۔۔ تم ایک بار بولتی میں دنیا کی ہر چیز تمہارے قدموں میں ڈھیر کر دیتا، مگر تم نے تو مجھے انسان سے وحشی بنا کر وہ نقصان کیا ہے، جس کی کبھی بھر پائی نہیں ہو سکے گی۔۔۔۔۔"

اُس نے اپنی بات ختم کرتے حاعفہ کو کسی اچھوت شے کی طرح دھکا مارتے دور پھینکا تھا۔

اُس کے اتنے ناروان سلوک کے باوجود حاعفہ کے منہ سے زرا سی آواز تک نہیں نکلی تھی۔ ابھی یہ تو کچھ بھی نہیں تھا۔ اِس شخص کی قہر برساتی نگاہیں بتا رہی تھیں کہ جو کچھ وہ اِس کے ساتھ کر چکی تھی، اُس کی سزا بہت اذیت ناک ہونے والی تھی۔

@@@@@@@@

پورے میران پیلس کو دلہن کی طرح سجایا گیا تھا۔ آج اُس خاندان کی لاڈلی بیٹی کی مہندی تھی۔ ہر طرف بجتی شہنائیاں، اشتہار انگیز کھانوں کی خوشبو اور ہنستے مسکراتے خوبصورت چہرے ماحول کو چار چاند لگا رہے تھے .

میران پیلس کے بڑے سے لان میں مردوں کے بیٹھنے کا اہتمام کیا گیا تھا جہاں محفل موسیقی جاری تھی۔ جبکہ سب خواتین کے لیے اندرورنی حصے میں ہی ساری ارینجمنٹس کی گئی تھیں۔ بڑے سے ہال کمرے میں پیلی چادریں بچھائی گئی تھیں۔ جس کے وسط میں لڑکیاں بیٹھی ڈھولکی رکھے مختلف گانوں پر سُر بکھیر رہی تھیں۔ رقص کی شوقین لڑکیاں اور خاندان کی باقی عورتیں اُن کے ارد گرد دائرے کے شکل میں لڈی اور ڈانس کرتی محفل کو مزید دوبالا کر رہی تھیں۔ ہر طرف خوشیاں تھیں، مسکراہٹیں تھیں۔

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

مگر کسی کو اندازہ نہیں تھا کہ ایسے میں ایک ہستی ایسی بھی تھی جو زندگی اور موت کی کشمکش میں اپنی سوچوں میں اُلجھی بیٹھی تھی۔اُس سے فیصلہ نہیں ہو پا رہا تھا کہ زندگی کے اِس موڑ پر موت کو گلے لگانا ٹھیک تھا۔۔۔یا زندگی کو تھوڑی مہلت اور ملنی چاہیئے تھی .

لیکن جو آگے چل کر اُس کے ساتھ ہونے والا تھا۔وہ اُسے اپنے لیے موت سے بھی بدتر سمجھتی تھی۔

کچھ دیر اِسی سوچ کے زیرِ اثر رہنے کے بعد اُس کی ویران آنکھیں ایک فیصلے پر پہنچ کر چمک اُٹھی تھیں۔۔۔۔

اِس سے بہتر فیصلہ اُس کے لیے کوئی نہیں ہو سکتا تھا۔

نیچے ہال میں ابھی بھی ویسا ہی ماحول جما ہوا تھا۔رونق میلا اپنے عروج کو پہنچ چکا تھا۔جب اچانک وہاں ملازمہ کی دی جانے والی خبر نے ہر طرف سناٹا طاری کر دیا تھا۔

"بی بی سرکار۔۔۔۔بی بی سرکار۔۔۔غضب ہو گیا۔۔۔"

نوراں بھاگتی ہوئی ہال میں ایک جانب سجے سنورے لکڑی کے تخت پر بیٹھی شمسہ بیگم کے پاس آئی تھی۔اُن نے دل پر ہاتھ رکھتے دہل کر ملازمہ کی جانب دیکھا تھا۔اُن کے اشارے پر میوزک رک چکا تھا۔ملازمہ کے ہوائیاں اُڑاتے چہرے سے لگ رہا تھا،بات چھوٹی بالکل بھی نہیں تھی .

کسی انہونی کے خیال سے اُن کا دل دھڑک اُٹھا تھا۔

"کیا ہوا نوراں؟"

اُن کے ساتھ ساتھ باقی سب کی نظریں بھی نوراں پر ٹکی ہوئی تھیں۔۔۔

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

"بی بی سرکار وہ۔۔۔وہ۔۔۔۔زنیشہ بی بی۔۔۔"

نوراں پھولی سانس کے ساتھ الفاظ ادا ہی نہیں کر پا رہی تھی۔اُس کا پورا وجود تھر تھر کانپ رہا تھا۔

"کیا ہوا زنیشہ کو۔۔۔؟"

فضیلا بیگم کے دل پر ہاتھ پڑا تھا۔وہ بھی آگے بڑھی تھیں۔

"اُن۔نن۔۔۔اُنہوں نے زہر لے لی۔۔۔"

نوارں کے الفاظ تھے یا آسمان ٹوٹا تھا میران پیلس پر۔۔۔۔سب خواتین پھٹی پھٹی نظروں سے نوراں کی جانب دیکھ رہی تھیں۔

ہال کے دروازے پر کھڑے سرفراز کے کانوں تک بھی یہ بات پہنچ چکی تھی۔وہ اُنہیں قدموں پر باہر کی جانب بڑھ گیا تھا۔۔۔

جس لڑکی کی شادی پر کچھ دیر پہلے شہنائیاں بج رہی تھیں۔اب کچھ لمحوں بعد اُسی کی وجہ سے وہاں صفحہ ماتم بچھ گیا تھا۔۔۔۔

گھر کے مرد حضرات بھی یہ خبر ملتے بھاگے اندر آئے تھے۔اور زنیشہ کو فوری طور پر ہاسپٹل لے جایا گیا تھا۔کچھ دیر پہلے کے کھلے چہرے اب مرجھا چکے تھے۔

بہت سوں کے چہرے پر آنے والے وقت کا سوچ کر تفکر نمایاں تھا۔کوئی نہیں سوچ سکتا تھا کہ زنیشہ کی اِس حرکت کے بعد آنے والا طوفان کتنی بڑی تباہی لا سکتا تھا۔۔۔

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

ملک آژمیر میران تک بھی یہ خبر پہنچادی گئی تھی۔وہ کسی بھی وقت پہنچ سکتا تھا۔جس کے بعد کیا کیا ہو سکتا یہ سوچ ہی اُن سب کے دل لرزانے کے لیے کافی تھی۔

زنیشہ کی حالت کافی سیریس تھی،اُس کو فوری طور پر آئی سی یو لے جایا گیا تھا۔۔۔کوئی سوچ بھی نہیں سکتا تھا کہ وہ لڑکی اتنا بڑا اقدم اُٹھا سکتی تھی۔مگر اب جو ملک آژمیر میران اُس کے اِس اقدام کے بعد کرنے والا تھا یہ بات بھی اُن سب کی سانسیں روکے ہوئی تھی۔

@@@@@@@@@@

"سچی محبت کرتے ہو مجھ سے۔۔۔۔"

وہ معصوم شہزادی سامنے کھڑے شخص کی جانب اُمید بھری نظروں سے دیکھتے ہولے سے مسکائی تھی۔جس پر اُس کے روئی جیسے گالوں پر پڑنے والی گڑھے نمایاں ہوئے تھے۔یہ دل موہ لیتا منظر سامنے کھڑے شخص کی دھڑکنیں تیز کر گیا تھا۔

"محبت نہیں عشق ہے تم سے۔۔۔۔چاہو تو آزمالو۔۔۔کبھی پیچھے ہٹتا نہیں پاؤ گی۔۔۔۔"

اُس کے گلابیاں چھلکاتے نرم و ملائم ہاتھ اپنی گرفت میں لیتے وہ اُس کی اُمید پر کھڑا اُترا تھا۔اُس معصوم شہزادی کی مسکراہٹ مزید گہری ہوئی تھی۔جس سے اُن خوبصورت گڑھوں کی دلکشی مزید اُجاگر ہوئی تھی۔

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

"مجھے دھوکا تو نہیں دو گے نا۔۔۔۔۔"

وہ معصوم شہزادی جیسے ابھی بھی مقابل کے جواب سے مطمئین نہیں لگ رہی تھی۔شاید اُس کا دل اُس سامنے کھڑے شخص کی باتوں پر ایمان نہیں لا پا رہا تھا۔

"کبھی نہیں۔۔۔۔اپنی سانسوں سے دھوکا کر جاؤں گا۔۔۔مگر تم سے کبھی نہیں۔۔۔۔"

اُس نے معصوم شہزادی کی اُداس کانچ سی سبز آنکھوں میں جھانکتے اپنے سچے ہونے کا یقین دلایا تھا۔

"کیا تمہاری دنیا والے مجھے قبول کر لیں گے؟؟؟"

یہ بات پوچھتے اُس معصوم شہزادی کی آنکھوں میں نمی جھلملا گئی تھی۔جسے اُس نے پلکیں جھپکتے اندر دھکیل دیا تھا۔

اُس کے اندر کچھ ایسا تھا جو اُسے چین لینے نہیں دے رہا تھا۔وہ ٹھیک سے خوش نہیں ہو پا رہی تھی۔

"کیا تمہارے لیے اتنا کافی نہیں کہ میں نے قبول کر لیا تمہیں۔۔۔؟؟"

مقابل اُسے کسی بھی طرح مطمئین کرنا چاہتا تھا۔۔۔

"لیکن اگر تمہیں مجبور کر دیا گیا مجھے چھوڑنے کے لیے تو مجھے چھوڑ دو گے۔۔۔۔؟"

وہ پھر سے اُداس ہوئی تھی۔۔۔۔

شاید اُس کے لیے کسی بھی مرد پر بھروسہ کرنا زندگی کا سب سے مشکل ترین کام تھا۔ اُسے دھوکے سے، تنہا رہ جانے سے سب سے زیادہ ڈر لگتا تھا۔

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

قسمت کے کھیلے جانے والے کھیل سے انجان وہ مقابل کے تسلی دیتے الفاظ پر بجھے دل سے یقین کرتی مسکرا دی تھی۔۔۔۔۔۔

@@@@@@@@@@

تارکول کی سیاہ دور تک بچھی سڑک پر پانچ گاڑیوں کا قافلہ ارد گرد کی ہر شے ہوا کے دوش پر اُڑاتا اپنی منزل کی جانب رواں دواں تھا۔ جیسے اُن کے مالک کو اپنی منزل پر پہنچنے کی بہت جلدی ہو۔۔

راستے میں آئی کسی بھی چیز کی پرواہ کیے بنا وہ قافلہ آگے سے آگے بڑھتا جا رہا تھا۔۔۔

وہ بہت ہی خوبصورت پہاڑی راستہ تھا۔ جس کے ایک جانب بہت ہی خوبصورت جھیل بہہ رہی تھی۔۔ جبکہ دوسری جانب سرسبزے سے ڈھکی اونچی اونچی پہاڑیاں واقع تھیں۔ اُس روڈ پر سفر کرنے والوں کے لیے یہ بہت ہی حسین نظارہ ہوتا تھا۔ لیکن اِس وقت اُس گاڑی میں سوار شخص کے اعصاب ناقابلِ یقین حد تک تنے ہوئے تھے۔ اُنگلیوں میں دبا سگریٹ جل کر راکھ ہوتا اُس کی اُنگلیوں کو بھی جلا گیا تھا۔ مگر اُس شخص کو تو اِس تکلیف کی پرواہ تک نہیں تھی۔ نہ اُنگلیوں کو جلاتے سگریٹ کی پرواہ تھی اور نہ ہی آس پاس سے دوڑتے بھاگتے حسین مناظر اُس کے بے تاثر چہرے پر کوئی خوشگواریت لا پائے تھے۔

یہ حسین وادیاں آزاد کشمیر کے شہر مظفر آباد کے سب خوبصورت گاؤں نیاز پورا کی جانب جاتی تھیں۔ وہ شخص بھی جلد از جلد وہاں پہنچ جانا چاہتا تھا۔

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

@@@@@@@@@@

وہ واش روم سے شاور لے کر نکلی تھی۔اُس کا نازک کومل بدن وائٹ کلر کی نائٹی میں مزید رعنائیاں بکھیرتا دیکھنے والے کے ہوش گم کرنے کے لیے کافی تھا۔ مگر اُس کا دیدار کرنا بہت کم خوش قسمت دعویداروں کے نصیب میں آتا تھا۔اُس تک رسائی حاصل کرپانا ہر ایک کی بس کی بات نہیں تھی۔ نگینہ بائی کے اِس کوٹھے پر سب سے زیادہ بولی اُسی کی لگائی جاتی تھی۔ اِسی بات نے اُسے کافی مغرور بنادیا تھا۔پر غرور بھی اُس حُسن کی ملکہ پر جچتا تھا۔اُس کی کانچ سی شہد آگہیں نگاہیں اتنی قاتلانہ تھیں کہ دیکھنے والا اُن کے وار سے بچ نہیں پاتا تھا۔اُسے لوگوں کو اپنا دیوانہ بنانا اچھے سے آتا تھا۔یہی وجہ تھی کہ وہ اِس کوٹھے پر راج کرتی تھی۔۔۔وہاں کی باقی تمام لڑکیاں اُس کے بے پناہ حُسن سے خار کھاتی تھیں۔جو اپنی مرضی کی مالک تھی۔۔۔بہت کم وہ رقص کرتی تھی۔وہ بھی اُس وقت جب اُس کا موڈ ہوتا تھا۔ مگر جس دن اُس کا رقص ہوتا شہر بھر کے تمام شرفاء شرکت ضرور کرتے۔۔۔۔

"رانی صاحبہ آپ کا لباس تیار کر دیا ہے میں نے۔۔۔۔"

وہ ڈریسنگ ٹیبل کے سامنے بیٹھی اپنے گداز ہاتھوں پیروں پر لوشن سے مساج کر رہی تھی۔جب ملازمہ اُس کی ساری چیزیں تیار کرتی اُس سے مخاطب ہوئی تھی۔

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

اُسے اُس کے مزاج اور اداو انداز کی وجہ سے رانی صاحبہ کہہ کر ہی پکارا جاتا تھا۔ اُس کے ناز نخرے رانیوں سے کم کے بھی نہیں تھے۔ کسی سے دبنا اُس نے سیکھا ہی نہیں تھا۔ سوائے ایک انسان سے اور وہ تھیں اُس کی نگینہ بائی۔۔۔۔ جن کے ہاتھ میں اُس کی ایک ایسی کمزوری تھی۔۔۔۔ جس کی خاطر حاعفہ ہر بار اُن کے آگے گھٹنے ٹیکنے پر مجبور ہو جاتی تھی۔ اُس کی زندگی کی سب سے بڑی کمزوری تھی جس کی خاطر وہ اپنی جان بھی اُن کی ہتھیلی پر رکھنے سے باز نہ آتی۔۔۔۔

@@@@@@@@

گولڈن فل کام والے شرارے میں وہ اپنے قیامت خیز حُسن کے ساتھ غضب ڈھا رہی تھی۔ اُوپر سے اُس کا اداؤں بھرا رقص نجانے کتنوں کے دلوں پر کاری وار کر گیا تھا. مگر وہ مغرور حسینہ اپنی اداؤں کا جادوں چلاتی واپس اپنی خواب گاہ میں لوٹ آئی تھی۔ کسی کی جرأت نہیں تھی اُس کی مرضی کے بغیر اُس کے قریب آئے۔۔۔

اُس کی ایک بات تھی جو شاید ہر شخص کی توجہ مزید اپنی جانب کھینچی تھی۔ کہ اُس نے ہمیشہ پورا لباس پہنا تھا. اُس کے رقص کے دوران وہ خود کو بھاری لہنگے اور دوپٹے میں ایسا کور رکھتی تھی کہ دیکھنے والے کا دل مزید للچا جاتا تھا۔ اُوپر سے اُس کے قاتلانہ اداؤں بھرے نین نقش جلدی پر تیل کا کام کرتے تھے۔ اُس اپسرا کی مانگ ہر رقص کے بعد بڑھ جاتی تھی. مہینے میں اُس کا رقص صرف دو بار ہی ہوتا تھا۔ جس پر نگینہ بائی اپنی جھولی اچھی طرح بھر لیتی تھیں۔ وہ اُن کی سونے کی چڑیا تھی جسے وہ ہمیشہ کے لیے اپنے پنجرے میں قید رکھنا چاہتی تھیں۔

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

حاعفہ سنگھار میز کے سامنے بیٹھی تھی۔اُس کی خاص ملازمہ اُس کی جیولری اُتار رہی تھی۔جب اچانک اُس کے کانوں میں کسی کی دل دہلا دینے والی چیخیں پڑتی اُس کی سانسیں روک گئی تھیں۔حاعفہ نے جھٹکے سے آنکھیں کھولی تھیں۔

"یہ۔۔۔یہ۔۔۔ آواز تو میری۔۔۔میری ماورا کی ہے۔۔۔۔"

حاعفہ یہ آواز لاکھوں میں بھی پہچان سکتی تھی. اُس کے جینے کی اکلوتی وجہ تھی وہ۔۔۔۔

حاعفہ ملازمہ کے ہاتھ جھٹکتی باہر کی جانب بھاگی تھی۔۔۔۔جہاں باہر دونوں برآمدے لڑکیوں سے بھرے پڑے تھے۔

نگینہ بائی کے کمرے کا دروازہ بند تھا۔مگر سب کے کان اور آنکھیں اُدھر ہی ٹکی ہوئی تھیں۔

اندر سے آتی ماورا کی چیخیں حاعفہ کا دل چیڑ گئی تھیں۔۔۔وہ لڑکیوں کو سائیڈ پر کر کے راستہ بناتی آگے بڑھی تھی۔اور نگینہ بائی کے کمرے کا دروازہ دھکیل کر سیدھی اندر گھسی تھی۔۔۔

اندر کا منظر دیکھ اُس کے دل پر ہاتھ پڑا تھا۔نگینہ بائی ماورا کے بال اپنی مُٹھی میں جکڑے اُس کے منہ پر تھپڑ مار تیں،اُس کا چہرا لال کر گئی تھیں۔ماورا کا ہونٹ پھٹ چکا تھا۔مگر نگینہ کو اُس پر زرا برابر بھی رحم نہیں آیا تھا۔وہ اُسے کوئی حیوان شے سمجھتیں مسلسل پیٹے جا رہی تھیں. ہر وقت چہرے پر اداؤں بھری مسکراہٹ سجائے رکھنے والی حاعفہ کا چہرا غصے اور نفرت سے خطرناک حد تک لال ہو چکا تھا۔

ایک سیکنڈ کی بھی دیر کیے بنا وہ ماورا تک پہنچی تھی۔نگینہ بائی کو زور دار دھکا مار کر ماورا سے دور دھکیلتی وہ ماورا کو اپنی مہربان آغوش میں بھر گئی تھی۔

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

ستاروں بھری چمکتی دھمکتی ساڑھی، فل میک اپ اور ہیوی جیولری سے لدی پھندی نگینہ بائی حاعفہ کے دھکے پر اوندھے منہ بیڈ پر جا گری تھی۔

"تمہاری ہمت بھی کیسے ہوئی میری ماورا پر ہاتھ اُٹھانے کی۔۔۔"

حاعفہ آنکھوں میں شعلے بھرے خونخوار نظروں سے بیڈ سے سنبھل کر اُٹھتی نگینہ بائی کو گھورتے ہوئے بولی۔۔۔

"تم جانتی بھی ہو۔۔۔ تمہاری یہ لاڈلی کیا گل کھلاتی پھر رہی ہے۔۔۔۔"

نگینہ بائی بھی جواباً اُسی انداز میں بولی تھی۔

"وہ جو بھی گل کھلائے مگر تمہیں یہ اجازت کس نے دی ہے اُسے یوں اتنی بے دردی سے پیٹوں۔۔۔ یہ بہت مہنگا پڑے گا تمہارے لیے یاد رکھنا۔۔۔۔"

حاعفہ تو جیسے اِس وقت آپے میں ہی نہیں تھی۔ ماورا کا لال چہرا اُس کے سینے میں آگ بھڑکا گیا تھا۔ ماورا اُس کے سینے سے لگی بلک بلک کر رو رہی تھی۔ اُس کا ڈرا سہما انداز دیکھ حاعفہ نے اُسے مزید خود میں بھینچ لیا تھا۔

"حاعفہ تم جانتی بھی ہو یہ۔۔۔۔۔"

نگینہ بائی اِس سے پہلے کے مزید کچھ بولتی جب غیض و غضب کی تصویر بنے کرامت خان کو اندر آتے دیکھ وہ خاموش ہوئی تھی۔

"تمہارے کہنے پر ہم نے اِس لڑکی کو اِس کام سے دور رکھا، اِسے پڑھنے کے لیے ہاسٹل بھیجا۔۔۔"

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

کرامت خان کی قہر برساتی نگاہیں ماورا پر ٹکی ہوئی تھیں۔ کرامت کو وہاں دیکھ حاعفہ سمجھ گئی تھی، معاملہ کچھ سیریس ہے ہے۔۔۔

"ہاں اور اُس سب کی بھاری قیمت بھی ادا کر رہی ہوں میں تم لوگوں کو۔۔۔۔"

حاعفہ نے ہونٹ سختی سے آپس میں پیوست کرتے خود پر ضبط رکھا تھا۔

"تو تمہاری یہ لاڈلی اُس سب کا ناجائز فائدہ اُٹھا کر اپنے کسی عاشق کے ساتھ بھاگی جا رہی تھی۔۔۔۔"

کرامت خان نے حاعفہ کے سر پر بم پھوڑا تھا۔ وہ پھٹی پھٹی بے یقینی بھری نظروں سے ماورا کو دیکھنے لگی تھی۔ ماورا نے بے اختیار اپنی بڑی بہن سے نگاہیں چرائی تھیں۔

"ہمارے کہنے پر ادارے کی انتظامیہ کی جانب سے اِس پر کڑی نظر رکھی جا رہی تھی۔ ورنہ اب تک یہ ہمیں دھوکا دے کر اپنے عاشق کے ساتھ فرار ہو چکی ہوتی۔۔۔۔"

کرامت خان کا بس نہیں چل رہا تھا ماورا کو آنکھوں سے ہی سالم نگل جاتا۔ اُس کی بات سننے کے بعد حاعفہ کے الفاظ جیسے ختم ہوئے تھے۔ اُس کی بہن نے اُس کی دی قسم توڑ دی تھی۔

"تمہاری وجہ سے بہت مہلت دی ہم نے اِسے مگر اب اور نہیں۔۔۔ اب اِس کے ساتھ کسی قسم کی کوئی نرمی نہیں برتی جائے گی۔ یہ بھی اب وہی کرے گی جو تم سمیت یہاں کی سب لڑکیاں کر رہی ہیں۔۔۔ کوئی پڑھائی، کوئی ہاسٹل نہیں۔۔۔۔"

کرامت خان اپنی بات کہتا وہاں سے نکل گیا تھا۔ نگینہ بائی بھی سخت نگاہ ماورا پر ڈالتی وہاں سے ہٹ گئی تھی۔

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

حاعفہ نے ماورا کے گرد سے اپنا حصار ہٹالیا تھا .

"آپی میں نے کچھ غلط نہیں کیا۔۔۔میری ایک بار بات سن لیں۔۔۔۔"

ماورا نے اُس کی کلائی تھامتے اُسے روکنا چاہا تھا. حاعفہ کی بے اعتباری بھری نگاہیں برداشت کرنا اُس کے لیے بہت تکلیف دہ تھا .

وہ کچھ بھی سہہ سکتی تھی۔ مگر حاعفہ کی ناراضگی اُس سے نہیں دیکھی جاتی تھی۔

"چلو روم میں۔۔۔۔۔"

حاعفہ اُسے سرد نگاہوں سے گھورتی اپنے ساتھ کمرے میں آنے کا کہتی باہر کی جانب بڑھ گئی تھی۔

اُس کے دل کی بے چینی مزید بڑھ چکی تھی۔اب وہ کیسے بچائے گی اپنی بہن کو اِس دلدل میں اُترنے سے۔۔۔کتنی مشکل سے لڑ جھگڑ کر، منتیں کر کے اُس نے ماورا کو یہاں سے نکال کر پڑھنے کے بہانے دور بھیج رکھا تھا۔ مگر ماورا اپنی ہی نادانی کی وجہ سے خود کو واپس اُسی ذلالت میں گھسیٹ لائی تھی۔

@@@@@@@@

آزاد کشمیر جو اپنی بے پناہ قدرتی خوبصورتی اور دلکش مناظر کی وجہ سے جانا جاتا تھا۔ سرسبزے اور پہاڑوں پر مشتمل فرحت آمیز نظارے بخشتا یہ حسین خطاز مین پر جنت قرار دیا گیا ہے۔۔۔

یہاں کی دلفریبی آنے والوں کو اپنے سحر میں جکڑ لیتی تھی۔ یہاں کا خوبصورت موسم بھی وہاں کی دلکشی کو مزید بڑھا دیتا تھا۔

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

آج بھی مظفر آباد کے علاقے دواریاں میں برف باری ہو رہی تھی۔ ٹھنڈ کی وجہ سے لوگ اپنے گھروں میں دبکے بیٹھے تھے۔ اپنے گرم بستروں سے نکلنا اُن کے لیے مشکل تھا۔

وہیں ایک شخص ایسا بھی تھا جو اپنے کمرے کے ٹیرس پر کھڑا اپنے اندر لگی آگ کو بجھانے کے لیے اُس برف باری کا حصہ بن چکا تھا۔ اُسے اپنے برف سے شل ہوتے وجود کی کوئی پرواہ نہیں تھی. اُس کا چہرا مسلسل برف میں کھڑے رہنے اور یخ بستہ ہواؤں کے تھپیڑوں کی وجہ سے خطرناک حد تک سفید پڑ چکا تھا، مگر اُس کی آنکھوں سے ابھی بھی شعلے نکل رہے تھے۔ برف ہوتی ریلنگ کو تھامے وہ منجمند سا کھڑا تھا جب اُس کا موبائل فون بجا تھا۔

شدید ٹھنڈ کی وجہ سے اُس کے ہاتھ بالکل سن ہو چکے تھے۔ اُسے کچھ محسوس نہیں ہو رہا تھا۔۔۔ اپنی شرٹ کے ساتھ ہاتھ مسلتے اُس نے ہتھیلی کو تھوڑی حرارت بخشی تھی۔ اور اُوپری پاکٹ میں بجتا فون نکال کر آن کرتے کان سے لگایا تھا۔

"سرکار سائیں ایک خوشخبری ہے آپ کے لیے۔۔۔۔۔"

دوسری جانب سے بتانے والا مسکایا تھا۔

"بولو۔۔۔۔۔"

اُس کا لب و لہجہ برف سے بھی زیادہ سرد تھا۔

"ملک آژمیر میران کی لاڈلی بہن زنیشہ میران کی آج مہندی تھی اور کل بارات۔۔۔۔۔"

اُس کے خاص آدمی حاکم نے تمہید باندھنی چاہی تھی۔

"جانتا ہوں آگے بولو۔۔۔۔"

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

اُس کی بات کاٹتے اصل بات کی جانب لاتے لہجہ ہنوز سخت ہی تھا۔

"سائیں زنیشہ میران نے زہر کھالی ہے۔۔۔۔۔"

حاکم نے ابھی اتنا ہی جملہ ادا کیا تھا جب مقابل کے احمریں لبوں پر اُمڈ آنے والی مسکراہٹ اُسی کی طرح انتہائی دلکش تھی۔ دیکھنے والوں کو دیوانہ بنا لینے والی۔۔۔۔

"ابھی اُسے ہاسپٹل لے جایا گیا ہے۔۔۔اُس کی حالت کافی سیریس ہے۔۔۔۔میران پیلس کی شہنائیاں ماتم میں بدل چکی ہیں سائیں۔۔۔"

حاکم کا ایک ایک لفظ اُس کے سینے میں بھڑکتی آگ پر ٹھنڈی پھوار ثابت ہوا تھا.

"اب اگلا کیا حکم ہے میرے لیے سائیں۔۔۔۔"

حاکم اپنے مالک کو سکون میں آتا دیکھ خود بھی جیسے پر سکون ہوا تھا۔

"وہاں ہمیشہ ماتم ہی بچھا رہنا چاہیئے۔۔۔میں جاننا چاہتا ہوں، ملک آژمیر میران کیا کرے گا اب۔۔۔۔۔اپنی لاڈلی بہن کی جانب سے دی جانے والی اِس بدنامی کے بعد۔۔۔۔۔"

اُس کے لبوں کے گوشوں میں جیسے مسکراہٹ قید ہو کر رہ گئی تھی۔وہ ابھی ٹیرس پر ہی کھڑا تھا۔مگر اب اُس کے اندر کا ماحول بدل چکا تھا۔

"جو حکم سائیں۔۔۔۔۔"

حاکم اُس کی بات سنتا فون بند کر گیا تھا۔

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

"میری جانب سے بھیجی جانے والی بربادی تمہاری طرف بڑھ رہی ہے۔۔۔ دیکھتا ہوں کب تک بچتے ہو میرے دوست۔۔۔ ملک آژمیر میران۔۔۔۔"

یہ نام زیرِ لب دوہراتے اُس کی آنکھوں میں انتقام کی واضح جھلک لہرائی تھی۔

اُس کو آج کے لیے اُس کا سکون مل چکا تھا۔۔۔ وہ خاموشی سے اپنے پر حدت روم کی جانب بڑھ گیا تھا۔

@@@@@@@

"آپی پلیز میری بات تو سنیں نا۔۔۔۔"

حاعفہ ہاتھوں میں سر گرائے صوفے پر بیٹھی تھی۔ جب ماورا اُس کے قدموں میں دوزانے بیٹھی اُس کے گھٹنے پر ہاتھ رکھتے بولی۔

"کیا ہو گا تمہاری بات سن کر؟۔۔ یہ لوگ تمہیں واپس پڑھنے کے لیے بھیج دیں گے۔۔ تمہیں اِس دلدل میں نہیں پھینکیں گے۔۔۔۔ تم جانتی بھی نہیں ہو تمہاری خاطر میں اب تک کتنی جنگیں لڑتی آئی ہوں۔۔۔ مگر تم نے میرے بارے میں ایک بار بھی نہیں سوچا۔۔۔ ایک مرد کی محبت نے تمہیں اتنا پاگل کر دیا۔۔۔ اگر وہ تم سے اتنی ہی محبت کرتا تھا تو کہاں ہے اِس وقت۔۔۔۔ کیوں نہیں کھڑا تمہارے ساتھ۔۔۔۔ کیوں بھاگ گیا تمہیں چھوڑ کر۔۔۔۔۔ کہا تھا نا میں نے تمہیں، یہ مرد اعتبار کے قابل بالکل بھی نہیں ہوتے۔۔۔۔ اِن کے نزدیک عورت ایک کھلونے سے زیادہ کی اہمیت نہیں رکھتی، اُن کی محبت دھوکے کے سوا کچھ نہیں ہوتی۔ اُنہیں صرف عورت کے جسم کی چاہ ہوتی اُس کی روح چاہے چھلنی ہو یا اُن کے ستم سہتی فنا ہو جائے، اُنہیں قطعاً پرواہ نہیں۔۔۔۔ بلکہ میرے نزدیک محبت ہوس کا دوسرا نام ہے۔۔۔ تمہیں سمجھایا تھا نا میں

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

نے ایسا کچھ مت کرنا۔۔۔ مرد کی محبت رسوائی کے سوا کچھ نہیں دیتی۔ اُس پُر فریب راستے پر چلنے کا نتیجہ دیکھ لیا تم نے اب؟؟؟... تمہیں واپس اُسی جگہ لا پھینکا جہاں آنے سے پہلے عورت مر جانا پسند کرتی ہے۔۔۔ عورت ہمیشہ مرد کی محبت کو ترستی رہتی ہے۔۔۔ اور طوائف اُس کے لیے تو اِس کا نام لینا بھی گناہ ہے۔۔۔"

حاعفہ کے لہجے میں مرد ذات کے لیے نفرت کوٹ کوٹ کر بھری ہوئی تھی۔

جبکہ اُس کے یوں خود کو طوائف کہے جانے پر ماورا تڑپ کر رہ گئی تھی۔

"ہم طوائفیں نہیں ہیں۔۔۔ آپ کیوں بولتیں ہیں ہر بار ہم دونوں کو ایسا۔۔۔ ہم دونوں گواہ ہیں ایک دوسرے کی۔۔۔ اِس گندگی میں رہنے کے باوجود ہم پاک دامن ہیں۔۔۔ ہمارے دامن پر کوئی داغ نہیں ہے۔۔۔"

ماورا اُس کا چہرا ہاتھوں میں تھامتے ہچکیوں کے درمیان بولی تھی۔

"کون یقین کرے گا تمہاری گواہی پر۔۔۔ طوائف ذادیاں ہیں ہم۔۔۔۔ ایک طوائف کی بیٹیاں۔۔۔۔ نامحرم مردوں کے ساتھ اکیلے۔۔۔۔"

حاعفہ اُس کے ہاتھ جھٹکتی تلخی سے جملا کمپلیٹ کرتی جب ماورا نے اُس کے گلابی ہونٹوں پر ہاتھ رکھ کر اُسے اپنے بارے میں کچھ بھی غلط کہنے سے روکا تھا۔

"فار گاڈ سیک آپی۔۔۔ آپ بھی جانتی ہیں اور میں بھی کہ آج تک آپ نے کسی مرد کو خود کو چھونے نہیں دیا۔۔۔ تو پھر خود کو کیوں بار بار طوائف کہہ کر میرا دل مزید زخمی کر رہی ہیں۔۔۔ اِس گندگی میں گھرے ہونے کے باوجود آپ نے خود کو محفوظ رکھا ہے۔۔۔"

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

ماورا نے اُس کی دل جلاتی بات پوری ہونے سے پہلے ہی ٹوک دیا تھا۔

"اچھا اور تمہیں لگتا تمہاری یہ بات ہمارا معزز معاشرہ تسلیم کر لے گا۔۔۔اور ہمیں پاکدامنی کا سرٹیفیکیٹ مل جائے گا۔۔۔۔؟؟"

حاعفہ تلخی سے ہنسی تھی۔

حاعفہ کا دماغ یہ بات سوچ سوچ کر ہی بے سکون ہو چکا تھا کہ وہ اب ماورا کو اِس سب سے کیسے دور رکھے گی۔ کرامت خان اور نگینہ بائی کے انداز سے یہی لگ رہا تھا کہ وہ اب اُسے مزید مہلت دینے والے بالکل بھی نہیں تھے۔۔

@@@@@@@@@@@

ڈاکٹرز نے فوری طور پر زنیشہ کا میدہ صاف کر دیا تھا۔ وہ اب خطرے سے باہر تھی۔ مگر ہوش میں نہیں آئی تھی ابھی۔۔۔۔ گھر سے صرف ایک دو خواتین کو ہی ساتھ لایا گیا تھا۔ باقی سب مرد حضرات ہی موجود تھے۔

"آژمیر نے کب تک پہنچنا ہے۔۔۔؟"

شمسہ بیگم عدیل کے قریب آتے تشویش زدہ لہجے میں بولی تھیں۔

"بس کچھ ہی دیر میں پہنچنے والے ہیں۔۔۔۔اللہ خیر ہی کرے اب۔۔۔۔نہ کسی کا فون اُٹھا رہے نہ کسی کو کوئی جواب دے رہے۔۔۔۔عام حالت میں وہ اپنے مزاج کے خلاف کسی کو جواب نہیں دیتے، آج تو پھر غضب ہی ہو گیا ہے۔۔۔"

عدیل سمیت وہاں ہر شخص اِسی ٹینشن کا شکار تھا۔

"اللہ خیر کرے گا۔۔۔۔اچھے کی اُمید ہی رکھو۔۔۔۔"

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

شمسہ بیگم نے اُس سے زیادہ خود کو تسلی دی تھی۔

"آژمیر سائیں آ چکے ہیں۔۔۔۔"

اُسی لمحے شور اُٹھا تھا۔ سب کی دھڑکنیں تیز ہوئی تھیں۔ جب کچھ لمحوں بعد آژمیر چہرے پر پتھریلے تاثرات سجائے اندر داخل ہوا تھا۔ ہر طرف موت کا سا سناٹا چھا گیا تھا۔

"آژمیر۔۔۔۔"

شمسہ بیگم اُس کی راہ میں آئی تھیں۔ آژمیر نے نظریں اُٹھا کر اُن کی جانب دیکھا تھا۔

"بیٹا وہ۔۔۔۔۔"

بھیگے چہرے کے ساتھ اُن سے بولنا محال ہوا تھا۔ آژمیر بنا کچھ بولے اُن کے قریب ہوتے اُن کے چہرے سے آنسو صاف کیے تھے۔ شمسہ بیگم اُس کا چہرا دیکھ کر ہی اندازہ لگا گئی تھیں کہ وہ اِس وقت کس قدر شدید غصے میں ہے۔۔۔۔

اُنہوں نے کچھ بولنا چاہا تھا۔ جب آژمیر اُن کے ماتھے پر بوسہ دیتا آگے روم کی جانب بڑھ گیا تھا۔ جتنے غصے میں وہ تھا، اپنی ماں کے آگے کوئی گستاخی سرزد نہیں کرنا چاہتا تھا۔

روم میں داخل ہوتے اُس کی نگاہ بستر پر پڑی اپنی بہن پر پڑی تھی۔ جس کی سہمی نگاہیں اُسی کا انتظار کر رہی تھیں۔۔۔

آژمیر کو اندر آتا دیکھ زنیشہ کی جان حلق میں اٹکی تھی۔ شرمندگی اور ندامت کے مارے اُس سے سر اُٹھانا محال ہوا تھا۔

اُس نے عین شادی کے وقت یہ حرکت کر کے اپنے بھائی کے نام کا خیال بھی نہیں کیا تھا۔ جس نے ہمیشہ اُسے پلکوں پر بیٹھا کر رکھا تھا۔ اُس کو زرا سی گرم ہوا بھی نہیں لگنے دی تھی۔

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

"لالہ میں۔۔۔۔۔"

آژمیر سرد تاثرات سجائے اُس کے قریب آن کھڑا ہوا تھا۔۔۔

زنیشہ بولنا چاہتی تھی مگر اُس کی زبان ساتھ دینے سے انکاری تھی۔

"مجھے بہت غرور تھا اِس بات پر کہ میرے خاندان کا کوئی ایک فرد بھی میری مرضی کے بغیر کچھ نہیں کرتا۔۔۔ مگر میری تو اپنی بہن نے ہی مجھے غلط ٹھہرا دیا۔۔۔ میرے فیصلے سے بچنے کے لیے موت کو گلے لگانا چاہا تم نے۔۔۔۔"

آژمیر مُٹھیاں بھینچے ہوئے تھا۔ اُس کی کنپٹی کی رگیں شدتِ ضبط کی وجہ سے اُبھر کر باہر آگئی تھیں۔۔۔

زنیشہ نقاہت زدہ سی سر نفی میں ہلاتی، ہاتھ سے ڈرپ کی نیڈل نکالتی اُس کے قدموں میں جا بیٹھی تھی۔ وہ اپنے بھائی کا مان تھی بھلا اُس کا سر جھکانے کا باعث بننا کیسے برداشت کر سکتی تھی۔

"لالہ مجھے معاف کر دیں۔۔۔ میں نے یہ سب آپ کی زندگی کی خاطر کیا۔۔۔ میں آپ کی سربلندی کے لیے مر مٹ سکتی ہوں۔۔۔ مگر آپ پر زرا سی آنچ آتی برداشت نہیں کر سکتی۔۔۔ اُس نے کہا تھا اگر میں نے یہ نکاح کیا تو وہ مار دے گا آپ کو۔۔۔۔ مم میں کیا کرتی۔۔۔۔ میرے پاس۔۔ اور کوئی چارہ نہیں تھا۔۔۔"

زنیشہ کے منہ سے نکلنے والے الفاظ آژمیر کے سینے میں تیر کی طرح پیوست ہوئے تھے۔ اُس نے اپنے ہونٹ سختی سے ایک دوسرے میں بھینچ رکھے تھے۔

"تم اُس سے رابطے میں ہو؟ کیوں؟ کس نے اجازت دی تمہیں؟ کیسے ہوا اُس کا رابطہ تم سے؟"

زنیشہ کو بازو سے پکڑ کر اپنے مقابل کھڑا کرتے آژمیر چلایا تھا۔۔

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

"لالہ وہ جم۔۔۔ جمشید نے۔۔۔۔۔"

زنیشہ کے منہ سے خوف کے مارے بات مکمل ہی نہیں ہو پائی تھی۔۔۔۔ آژمیر کا سفید چہرا خطرناک حد تک لال ہو چکا تھا۔ اُس کی مقناطیسی سیاہ آنکھیں غضبناکی کی حد کو چھوتیں مقابل کی جان نکالنے کے در پر تھیں۔۔۔

اُس نے اُسی وقت موبائل پاکٹ سے نکالتے کال ملائی تھی۔۔۔۔

"جمشید کل کا سورج نہ دیکھ پائے۔۔۔۔ ورنہ میں تمہاری سانسیں سلامت نہیں رہنے دوں گا۔۔۔۔"

آژمیر سے اب مزید خود پر قابو رکھ پانا مشکل تھا۔ وہ ایک دم سفاک ہوا تھا۔ زنیشہ نے سہمی نظروں سے اُس کی جانب دیکھا تھا۔

"کل مقررہ کردہ وقت پر تمہارا ذیشان سے نکاح ہو گا۔۔۔۔ اگر تم نے پھر سے کوئی ایسی ویسی حرکت کی تو میں اپنے ہاتھوں سے تمہارا گلا دبا کر قصہ ہی ختم کر دوں گا۔۔۔۔۔"

آژمیر کے لفظوں کی سنگینی پر زنیشہ نے اُس کی جانب دیکھا تھا۔۔۔۔

"مگر ملک زوہان۔۔۔۔۔ اُس نے دھمکی دی مجھے۔۔۔۔۔"

زنیشہ کے لب ہولے سے پھڑ پھڑائے تھے۔۔۔۔

وہ اُس شخص کی دہشت سے بھی اچھی طرح واقف تھی۔۔۔۔۔ اُس سمیت خاندان کا کوئی فرد نہیں چاہتا تھا کہ یہ دو طوفان ایک دوسرے سے ٹکرائیں۔۔۔

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

"اگر وہ اپنی موت کے لیے اتنا ہی اُتاولا ہو رہا ہے تو آ جائے۔۔۔۔میرے کتے کافی دنوں سے من پسند شکار نہ ملنے کی وجہ سے بھوکے گھوم رہے ہیں۔۔۔۔اُنہیں کی دعوت ہو جائے گی۔۔۔"

آژمیر کے سفاکیت بھرے لہجے میں کسی قسم کی کوئی مہلت نہیں تھی۔

زنیشہ کا دل ڈوب کر اُبھرا تھا۔اُسے شدت سے احساس ہوا تھا،وہ اِن دو مضبوط چٹانوں کے بیچ میں پھنس کر بُری طرح پسنے والی تھی۔

"لالہ پلیز آپ۔۔۔۔۔"

زنیشہ نے اُس کے سامنے ہاتھ جوڑ کر اُسے روکنا چاہا تھا۔وہ کسی بھی صورت آژمیر کو خطرے میں نہیں دیکھ سکتی تھی۔ملک زوہان جیسا جنونی شخص کچھ بھی کر سکتا تھا آژمیر کو تکلیف دینے کے لیے۔۔۔

مگر آژمیر اُس کے ہاتھوں پر سرد نگاہ ڈالتا وہاں سے نکل گیا تھا۔

اُس کے اندر جھکڑ چل رہے تھے۔ملک زوہان کی ہمت بھی کیسے ہوئی تھی،اُس کی بہن سے رابطہ کرنے کی۔۔۔۔

اُس کی زرا سی نرمی برتنے کا ناجائز فائدہ اُٹھایا جا رہا تھا۔مگر اب آژمیر میران کوئی لحاظ نہیں کرنے والا تھا۔

"زنیشہ میرے بچے۔۔۔۔"

شمسہ بیگم اندر آ کر زنیشہ کو فرش پر بیٹھا دیکھ اُس کے قریب آئی تھیں۔۔۔۔

"ماما وہ دونوں ایک دوسرے کی جان کے دشمن بنے ہیں۔۔۔۔کیوں ہیں یہ لوگ ایسے؟کب ختم ہو گی اِنکی نفرت۔۔۔۔ماما میں یہ سب نہیں دیکھ سکتی میں مر جاؤں گی۔۔۔۔"

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

زنیشہ اپنی ماں کی آغوش میں چھپتی پھوٹ پھوٹ کر رو دی تھی۔ شمسہ بیگم اُسے سینے سے بھینچے تسلی دیتی رہی تھیں۔ کیونکہ اِس کے علاوہ اُن کے پاس کوئی چارہ تھا ہی نہیں۔ اُن کی آنکھوں کے گوشے بھی نم ہوئے تھے۔ جسے وہ بہت ہی مہارت سے چھپا گئی تھیں ہمیشہ کی طرح۔۔۔۔

@@@@@@@@

"نگینہ بائی تم جو کہو گی میں مان جاؤں گی۔۔۔ جس کے ساتھ جانے کو بولو گی، میں چل پڑوں گی۔۔ مگر پلیز ماورا کو اُس کی نادانی کی اتنی بڑی سزا مت دو تم لوگ۔۔۔"

حاعفہ ایک بار پھر اپنی بہن کی وکالت کرنے کی خاطر وہاں پہنچ چکی تھی. اُسے اُن لوگوں کے پیر بھی پکڑنے پڑتے یا اپنی جان بھی اُن کے قدموں میں رکھنی پڑتی وہ تب بھی پیچھے نہ ہٹتی۔۔۔۔

"میں کچھ نہیں کر سکتی۔۔۔۔ یہ معاملہ اب کرامت کے ہاتھ میں ہے۔۔۔۔۔ وہ اتنی آسانی سے نہیں چھوڑے گا۔ اُس کی نظر میں بھی اور ویسے بھی ماورا کی غلطی بہت بڑی ہے۔ اُس نے دھکا دیا ہے جس کی سزا تو اُسے مل کر رہے گی۔۔۔۔۔"

نگنیہ بائی سگریٹ جلا کر ہونٹوں میں رکھتی حاعفہ کو دوٹوک انکار کر گئی تھی۔

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

حاعفہ نے اُس کی بات اور حرکت پر انتہائی ناگواری سے اُسے دیکھا تھا۔ وہ ڈر کر پیچھے ہٹ جانے والے اور سہم جانے والواں میں سے تو بالکل بھی نہیں تھی. اگر یہ لوگ سیدھے طریقے سے اُس کی بات نہیں مان رہے تھے، تو وہ اپنی بہن کا بچانے کے لیے کوئی انتہائی قدم بھی اٹھا سکتی تھی .

اپنی بہن کی حفاظت ہی اُس کی زندگی کا واحد مقصد تھا۔ اپنی مرتی ماں سے کیا آخری وعدہ تھا۔ وہ بھلا اپنی ماں سے کیا وعدہ کیسے توڑ سکتی تھی۔

"ٹھیک ہے جو تم لوگوں نے کرنا ہے کرو۔۔۔ مگر پھر جو میں کروں گی، تم لوگ بھی اُس کے لیے مجھے روک نہیں پاؤ گے۔"

حاعفہ اُسے چیلنجنگ انداز میں دیکھتی واپس مُڑی تھی۔

جب عین اپنے پیچھے کھڑے کرامت کو دیکھ اُس کے قدموں کو بروقت بریک لگی تھی۔

"تو تم ہمیں دھمکی دے رہی ہو۔۔۔؟"

کرامت نگینہ بائی کے برابر بیٹھتا اُس کی جانب استہزایہ نظروں سے دیکھتے بولا تھا۔

"اپنی بہن کو اِس دلدل میں نہیں گھسنے دوں گی۔ اُسے بچانے کے لیے کی گئی میری کوشش تم دھمکی سمجھو یا نصیحت میں کچھ نہیں کہہ سکتی۔۔۔"

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

حاعفہ اُسے بھی بناڈرے جواب دیتی پلٹی تھی۔اُس حسین ملکہ کا یہی نڈر انداز اور زہانت سے چمکتی آنکھیں اُسے سب سے نمایاں رکھتی تھیں۔ڈرنا تو جیسے حاعفہ نور نے سیکھا ہی نہیں تھا۔جب بات اُس کی بہن کی آتی تھی تو اُس کے لیے اچھائی برائی میں کوئی فرق نہیں رہتا تھا۔

"اگر تم چاہتی ہو ماورا کے ساتھ نرمی برتی جائے،اُسے واپس پڑھنے کے لیے بھیجا جائے تو تمہیں ہمارا ایک کام کرنا ہو گا۔۔۔۔"

کرامت کی بات پر دروازے کے قریب پہنچتی حاعفہ جھٹکے سے پلٹی تھی۔

"کیسا کام۔۔۔؟؟؟"

حاعفہ کی آنکھوں میں واضح چمک در آئی تھی۔ابھی بھی ماورا کو بچانا اُس کے ہاتھ میں تھا۔اُسے اُس کے رب نے دوسرا موقع دے دیا تھا۔

"کام انتہائی مشکل اور کافی حد تک ناممکن بھی ہے۔۔۔اِس میں تمہاری جان بھی جا سکتی ہے۔سوچ سمجھ کر حامی بھرنا۔۔۔۔۔"

کرامت کی بات پر نگینہ بائی نے بھی حیرت بھری نظروں سے اُس کی جانب دیکھا تھا۔

حاعفہ کو بھلا اپنی جان کی پرواہ تھی ہی کہاں۔۔۔وہ تو ماورا کے لیے کچھ بھی کر سکتی تھی۔

"کیا کام ہے؟"

حاعفہ ہمہ تن گوشہ ہوئی تھی۔

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

"ایک بہت بڑی مچھلی کا شکار کرنا ہے تم نے۔۔۔۔ مگر اُس شکار کو زندہ ہم تک لانا ہے۔۔۔۔۔"

کرامت کی بات پر حاعفہ نے بوجھل سانس ہوا میں خارج کی تھی۔

"اُس کے لیے تمہیں یہاں نہیں ایک علیحدہ گھر میں رہنا پڑے گا۔۔۔۔"

کرامت کی اِس بات پر حاعفہ نے نگاہیں اُٹھا کر اُس کی جانب دیکھا تھا۔ چلو کسی ریزن سے ہی سہی مگر اُسے اِس کوٹھے سے کچھ وقت کے لیے چھٹکارا تو ملنے والا تھا۔

"مجھے منظور ہے۔۔۔۔ تم سمجھو تمہارا کام ہو گیا ہے۔۔۔"

حاعفہ نے اُسے یقین دلایا تھا۔

"نام تو سن لو۔۔۔۔ وہ شخص کوئی ایسا ویسا شخص نہیں ہے۔۔۔ ایک باکردار اور مضبوط اعصاب کا مالک کافی شاطر ہے۔۔۔ اُسے دھوکا دینا تقریباً ناممکن ہے۔۔۔ اگر اُسے زرا سی بھی بھنک پڑ گئی تو تمہیں ختم کرنے میں ایک پل نہیں لگائے گا۔۔۔۔"

کرامت نے اُسے معاملے کی سنگینی سے آگاہ کرنا چاہا تھا۔

"اگر مجھے اتنا بڑا کام سونپ رہے ہو تو مجھ پر اعتبار بھی کرو۔۔۔۔"

حاعفہ کے دماغ میں اِس وقت صرف ماورا کو بچانا ہی چل رہا تھا۔ اُس نے سمجھنے کی کوشش ہی نہیں کی تھی کہ جس کام کے لیے وہ حامی بھر رہی تھی وہ اُس پر کتنا بھاری پڑ سکتا تھا۔

حاعفہ اپنی بات کہتی وہاں سے نکل گئی تھی۔

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

"کرامت یہ سب کیا ہے؟تم حاعفہ جیسی سونے کی چڑیا کو اپنے پنجرے سے باہر بھیجنے کی بات کر رہے ہو۔۔۔"

نگینہ بائی کو اُس کی دماغی حالت پر شبہ ہوا تھا۔

"جس کام کے لیے بھیجنے جا رہا ہوں، اگر وہ ہو گیا تو تم سوچ بھی نہیں سکتی ہمیں کتنا پیسہ دیا جائے گا۔اِس کام کی ایڈوانس رقم بھی ہمارے اتنے سالوں سے کیے جانے والے کام سے بھی کہیں زیادہ ہے۔۔۔تو سوچو اگر حاعفہ اِس میں کامیاب ہو گئی تو ہمارے وارے نیارے ہو جائیں گے۔"

کرامت کی بات پر نگینہ بائی کی آنکھیں بھی لالچ سے چمک اُٹھی تھیں۔

"حاعفہ تو ماورا کی خاطر کچھ بھی کر سکتی ہے۔اتنے وقت سے ہم اُس یہی کمزوری ہی تو استعمال کرتے آئے ہیں۔حاعفہ یہ کام ہر حال میں کرے گی اُس کے حُسن کے جلوے کے آگے بڑے بڑے زاہد و عابد اپنا ایمان نہ سنبھال پائیں۔۔۔"

نگینہ بائی پُر امید تھی۔

"نہیں یہ کام اتنا آسان بالکل بھی نہیں ہے۔وہ شخص اتنی آسانی سے پگھلنے والا بالکل بھی نہیں ہے۔انتہائی خطرناک اور طاقتور آدمی ہے۔۔۔اگر اُسے زرا سی بھی بھنک پڑ گئی حاعفہ کے حوالے سے تو بنا کوئی سوال کیے اُدھر ہی ختم کر دے گا۔۔۔اور ہمیں بھی نہیں چھوڑے گا۔۔۔"

کرامت کی بات پر اب کے نگینہ بائی بھی چونکی تھی۔

"کون ہے وہ۔۔۔؟؟"

نگینہ بائی نام جاننے کے لیے متجسس ہوئی تھی۔

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

"ملک آژمیر میران۔۔۔۔اگر جاعفہ حسن کی ملکہ ہے تو وہ بھی طاقت اور زہانت کا بادشاہ ہے۔۔۔بہت سے لوگوں نے اُسے طاقت سے ہرانے کی کوشش کی ہے مگر آج تک ہر کوئی ناکام رہا ہے۔۔۔اب اُس کے دشمن اُس کے دماغ سے نہیں دل سے کھیل کر مات دینے کا ارادہ رکھتے ہیں۔۔۔"

کرامت خان نے نگینہ بائی کی لالچ کی بھڑکتی آگ پر پانی ڈال دیا تھا۔کیونکہ یہ کام شیر کے پنجرے میں جا کر اُس کے منہ سے کھانا چھین کر لانے سے بھی کہیں زیادہ مشکل کام تھا۔۔۔اُنہیں شاید جاعفہ کے بدلے ایڈوانس کی ملنے والی رقم پر ہی گزارا کرنا تھا۔۔۔

@@@@@@

رات بھر وہاں برفباری ہوئی تھی۔جس کی وجہ سے ٹھنڈ مزید بڑھ گئی تھی۔لوگوں سے ہیٹر کے آگے سے ہٹنا اور بستر چھوڑنا محال تھا. وہیں ملک زوہان ٹھنڈے پانی سے شاور لیتا، اپنی جلتی تڑپتی روح کو سکون بخشنے لگا تھا۔اُس کے اندر لگی آگ بجھنے کا نام ہی نہیں لے رہی تھی۔وہ سمجھ ہی نہیں پا رہا تھا، آخر اُس کو سکون کیوں نہیں مل پا رہا تھا۔آژمیر میران کو وہ اُس کی بہن کے ذریعے مات دے تو رہا تھا۔پھر کس چیز میں کمی یا جھول تھا آخر۔۔۔

اُس نے شدید ٹھنڈ کے باوجود بلیک ٹراؤزر کے اُوپر بلیک بنیاں پہن رکھی تھی۔اُس کے کسرتی بازو بنیان سے جھانکتے اُس کی وجاہت میں مزید اضافہ کر رہے تھے۔روشن پیشانی پر بکھرے سیاہ بال، بھوری خوبصورت آنکھیں جو دیکھنے والوں کو اپنا اسیر کیے بنا نہیں رہتی تھیں، کھڑی مغرور ناک اور ایک دوسرے میں پیوست احمری لب۔۔۔جن کی سگریٹ کی طلب

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

روز بروز بڑھتی جارہی تھی۔اُس کے سامنے کم لوگ ہی ٹک پاتے تھے۔اُس کی پرسنیلٹی ایسی تھی کہ لوگ زیادہ دیر اُس کے مقابل کھڑے ہو کر بات نہیں کر سکتے تھے۔ٹھیک بات کرنے کے باوجود اگلا بندہ اُس کی ساحرانہ خود پر اُٹھتی نگاہیں دیکھ سہم جاتا تھا۔وہ انتہا کا موڈی شخص تھا کب اُسے کیا بات بُری لگ جائے ہوئی نہیں جانتا تھا۔

اُسے سمجھنا دنیا کا مشکل ترین کام تھا۔مگر ایک شخص تھا جو اُسے سمجھتا بھی تھا اور اُس کے مقابل آکر اُسے مات دینے کی ہمت بھی رکھتا تھا۔اور وہ شخص تھا ملک آژمیر میران۔اُن دنوں کا ٹکراؤ ہمیشہ کوئی نہ کوئی تباہی ضرور لاتا تھا۔کوئی نہیں جانتا تھا کہ آج کس کی جیت اور کس کی مات ہونے والی تھی۔۔۔۔۔اور کون ٹوٹ کر بکھرنے والا تھا۔۔۔۔

زوہان ٹاول بالوں میں رگڑتا نیچے کی جانب بڑھ گیا تھا۔یہ اندر سے لکڑی کا بنا بہت ہی خوبصورت کاٹیج تھا۔جس کو باہر سے خالص سفید پینٹ کیا گیا تھا۔اِس کے بالکل کنارے سے دلکش اور دلفریب نظارہ پیش کرتی جھیل بہتی تھی۔جو اِس کاٹیج کی لوکیشن کو مزید حسین بنا دیتی تھی۔اِس جگہ کی دلفریبی بھی ملک زوہان کے دل پر کوئی خاص اثر نہیں ڈال پائی تھی۔وہ تنہائی پسند شخص تنہا رہ کر مزید بے حس ہو چکا تھا۔اُس پر اب نہ کسی کے جذبات اثر کرتے تھے نہ احساسات۔۔۔۔

وہ ناشتے سے سجے ڈائننگ ٹیبل پر آن بیٹھا تھا۔جہاں اُس اکیلے شخص کے لیے چار چار ملازمین ہاتھ باندھے کھڑے تھے۔کیونکہ یہ ٹیڑھا شخص ایک دو کو تو تگنی کا ناچ نچا کر رکھ دیتا تھا۔اِن چار پر بھی وہ اکثر بھاری پڑ جاتا تھا۔ناشتے کے تھوڑے سے ٹائم پر وہ اُنہیں گھما کر رکھ دیتا تھا۔

وہ اپنے اندر ہیرو والی نہیں ولن والی خصوصیات لانا چاہتا تھا۔جو دوسروں کو برباد کرنے پر خوش ہونا جانتا ہو صرف۔۔۔۔

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

اُس کو ناشتہ کرتا دیکھ دروازے میں کھڑا حاکم اندر نہیں آیا تھا۔ وہ اتنی بُری خبر سنا کر اُس کا ناشتہ خراب نہیں کرنا چاہتا تھا۔

کچھ دیر بعد اُسے اُٹھ کر ڈرائینگ روم میں جاتے دیکھ حاکم بھی اُس کے پیچھے آیا تھا۔

"حاکم تم یہاں؟.... میں نے تم سے کہا تھا ابھی اُدھر ہی رہنا۔۔۔ ابھی ہمارا وہاں سے کام ختم نہیں ہوا۔"

زوہان اُسے سر جھکائے اپنے سامنے آن کھڑا ہوتا دیکھ زرا برہمی سے بولا تھا۔

"سائیں وہ بُری خبر ہے۔۔۔"

حاکم اُسی طرح جھکائے بولا تھا۔۔۔

"کیا ہوا؟"....

زوہان کے تاثرات منجمند ہوئے تھے۔

"سائیں وہ آژمیر میران نے جمشید کو کل رات مروا دیا ہے۔۔۔ وہ جان گیا تھا جمشید اُس کے ساتھ رہ کر ہمارے لیے کام کر رہا ہے۔۔۔"

حاکم چہرا جھکائے مجرمانہ انداز میں بولا تھا۔ جیسے سارا قصور اُسی کا ہو۔۔۔

جبکہ اپنے اتنے اہم آدمی کی موت کا سن زوہان غصے سے بپھر گیا تھا۔ اُس کا دل چاہا تھا اِسی وقت آژمیر اور اُس کے خاندان کے پرخچے اُڑا دے۔۔۔ ہر بار آژمیر میران اُس کا ایسے ہی نقصان کر جاتا تھا۔

زوہان نے ہاتھ میں پکڑا چائے کا مگ پوری قوت سے سامنے پڑے کانچ کے ٹیبل پر دے مارا تھا۔ جو کافی مضبوط ہونے کے باوجود درمیان سے چکنا چور ہوا تھا۔

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

حاکم خوف کھاتا چند قدم پیچھے ہٹا تھا۔

"آژمیر اب مزید نہیں۔۔۔۔۔اب مزید اپنا نقصان نہیں ہونے دوں گا تمہارے ہاتھوں۔۔۔۔اب بربادی تمہارے مقدر میں لکھی جائے گی۔۔۔ تمہیں ایسا برباد کروں گا کہ دوبارہ میرے سامنے تو کیا کسی کے مقابل آنے کی ہمت نہیں کر پاؤ گے۔۔۔۔"

زوہان غصے سے دھاڑا تھا۔اُس کے اشارے پر حاکم نے اُس کے کسی خاص آدمی کو فون ملا کر موبائل اُس کے ہاتھ میں رکھا تھا۔

"میرا کام کہاں تک پہنچا؟"

زوہان کی آواز میں شعلوں کی سی لپک تھی۔

"سائیں کام ہو گیا ہے۔۔۔۔ملک آژمیر میران کا غرور بہت جلد ٹوٹنے والا ہے۔۔۔۔"

دوسری جانب بیٹھا شخص اثبات میں جواب دیتا کافی پر اُمید لگا تھا۔

"اِس کام میں کوئی کوتاہی برداشت نہیں کروں گا میں۔۔۔۔"

وہ سرد لہجے میں کہتا فون کاٹ گیا تھا۔وہ جب تک اِس پلین میں کامیاب نہ ہو جاتا تب تک خوشیاں نہیں منانا چاہتا تھا۔۔

"حاکم۔۔۔۔تیاری پوری رکھو،میران پیلس جانا ہے میں نے آخر کو زنیشہ میران کی شادی ہے۔۔۔۔اُسے نیگ دینا تو بنتا ہے نا۔۔۔۔۔"

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

زوہان زہر خند مسکراہٹ سے بولتا اُوپر اپنے روم کی جانب بڑھ گیا تھا۔ حاکم اُسے وہاں جانے کے لیے روکنا چاہتا۔ مگر اُس کی اتنی ہمت تھی ہی نہیں۔۔۔ زوہان کا وہاں جانا خطرے سے خالی نہیں تھا۔ مگر اگر اُس نے ٹھان لی تھی تو اُس کا رکنا تقریباً ناممکن تھا۔ حاکم بے بس سا سر پکڑے بیٹھا تھا۔ جب اُس کے دماغ میں کسی کی شبیہہ لہرائی تھی۔ ایک ہستی تھی جو ملک زوہان کے پیروں میں بیڑیاں ڈال سکتی تھی۔ جس کی بات ٹالنا ملک زوہان کے لیے کافی مشکل تھا۔

حاکم جلدی سے اُٹھ کر نمبر ڈائل کرتا باہر کی جانب بڑھ گیا تھا۔ زوہان کو وہاں جانے سے روکنے کی وہ اپنی سر توڑ کوشش کرنا چاہتا تھا۔

@@@@@@@@

زنیشہ ٹانگے فولڈ کر کے سینے سے لگائے اُن پر چہرا ٹکائے نڈھال سی بیڈ پر بیٹھی تھی۔ جب ثمرہ اور فریحہ اُس کا سُرخ کامدار بھاری لہنگا اور باقی سارا سامان اُٹھائے اُس کے روم میں داخل ہوئی تھیں۔

"زینی کیسی طبیعت ہے اب؟"

ثمرہ چیزیں صوفے پر رکھتی اُس کے قریب آئی تھی۔ زنیشہ نے چہرا اُٹھا کر اُس کی جانب دیکھا تھا۔ اُس کا گلابی سوجا چہرا مسلسل رونے کی گواہی دے رہا تھا۔

"بھابھی مجھے بہت ڈر لگ رہا ہے۔۔۔۔"

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

زنیشہ اُس کا ہاتھ تھامتی خوف سے لرزتی آواز میں بولی تھی۔

"کس سے ؟زوہان سے یا آژمیر سے۔۔۔۔"

اُس کے نرم گالوں پر بہہ آئے آنسو کے شفاف قطروں کو پوروں پر چنتے ثمرہ نے سوالیہ نظروں سے اُس کی جانب دیکھا تھا۔۔۔۔

"دونوں سے۔۔۔۔۔"

زنیشہ کی آواز میں نمی کا تاثر نمایاں تھا۔اُس کی جان اِس وقت سولی پر اٹکی ہوئی تھی .

"جبکہ سوچنا اِس وقت تمہیں ذیشان کے بارے میں چاہیئے جس کے نام کچھ دیر میں تم اپنے تمام جملہ حقوق لکھنے والی ہو۔۔۔۔"

فریحہ اُس کے قریب آ بیٹھتی شوخی سے بولی تھی۔وہ سب اِس وقت اندر سے خوفزدہ تھے۔مگر زنیشہ کی حالت زیادہ تشویش ناک تھی۔اُس کی بہتی آنکھیں سب کو ہی تکلیف میں مبتلا کر رہی تھیں۔مگر اُن میں سے کوئی بھی اِس سب پر اختیار نہیں رکھتا تھا۔۔۔۔

"کیا حالت بنا رکھی ہے تم نے۔۔۔۔ آج شادی ہے تمہاری۔۔اگر اتنی وافر مقدار میں ٹینشن لیتی رہی تو۔۔۔تم نے تو نکاح سے پہلے ہی اللہ کا پیارا ہو جانا ہے۔۔۔۔"

فریحہ اُس کی پپڑی زدہ ہونٹ،زرد رنگت اور خوف سے کپکپاتے وجود کی جانب تاسف بھری نظروں سے دیکھتے بولی۔

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

"مجھے بھی یہی آسان حل لگا تھا، اِس اذیت اور خوف سے چھٹکارا پانے کا۔۔۔ مگر میرے نصیب میں تو لگتا ہے ابھی یہ نجات بھی نہیں لکھی۔۔۔۔"

زنیشہ خود اذیتی کی انتہا پر تھی۔۔

"پریشان مت ہو، سب ٹھیک ہو گا۔۔۔ پوری حویلی کے گرد گارڈز کا بہت سخت پیرا ہے۔۔۔ زوہان تو کیا اُس کا کوئی آدمی بھی اندر آنے کا سوچ بھی نہیں سکتا۔۔۔ آژمیر لالہ ابھی کچھ دیر پہلے کسی کام سے نکلے ہیں۔۔۔ نکاح سے پہلے پہلے پہنچ جائیں گے۔۔۔"

ثمرہ نے اُس کی معلومات میں اضافہ کرتے، اُسے کچھ حد تک تسلی دینی چاہی تھی۔ مگر زنیشہ کو کسی طور قرار نہیں آ رہا تھا۔

"آژمیر لالہ گھر پر نہیں ہیں؟ وہ اِس وقت باہر کیوں گئے؟ صرف وہی ہیں جو ملک زوہان کو اندر آنے سے روک سکتے ہیں۔۔۔۔"

آژمیر کی غیر موجودگی کا سن کر زنیشہ کے خوف میں مزید اضافہ ہوا تھا۔

"ابھی کچھ دیر تک آ جائیں گے پریشان مت ہو۔۔۔ ذیشان اور باقی لوگ جو یہاں موجود ہیں۔۔۔ سب سنبھال لیں گے۔۔۔"

فریحہ نے اُسے تسلی دی تھی۔ جب وہ لوگ خود بھی جانتی تھیں۔۔۔ کہ زوہان کے سامنے اِن سب میں سے کسی نے نہیں ٹک پانا تھا۔۔۔

"چلو اب اُٹھو۔۔۔ جلدی سے تیار کر دیں تمہیں۔۔۔ پہلے ہی اتنا ٹائم ویسٹ ہو گیا ہے۔۔۔"

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

ثمرہ اُسے اُٹھنے کا کہتی اُس کا لہنگا ڈریسنگ روم میں ہینگ کرنے چل دی تھی۔ زنیشہ کا اِس سب کے لیے ایک پرسنٹ بھی دل نہیں چاہ رہا تھا۔ مگر مرتے کیا نہ کرتے کے مصداق ایک بوجھل سانس ہوا میں خارج کرتے وہ بیڈ سے اُٹھ گئی تھی۔

@@@@@@

"آپی یہ ملازمہ پیکنگ کیوں کر رہی ہیں ہماری؟ ہم کہیں جا رہی ہیں کیا؟"

ماورا شاور لے کر نکلتی صوفے پر بیٹھی حاعفہ کے پاس آئی تھی۔ اُس کی حیرت بھری نگاہیں دونوں کا سامان پیک کرتیں ملازمین پر ٹکی ہوئی تھیں۔

حاعفہ اُس کی بات کا جواب دیئے بنا نگاہیں کسی غیر مرئی نقطے پر ٹکائے گہری سوچ میں گم تھی۔ وہ کرامت کے سامنے تو بے دھڑک حامی بھر آئی تھی۔ مگر آگے پیش آنے والی صورتِ حال کا سوچ وہ کافی پریشان تھی

پتا نہیں وہ شخص کون تھا؟ کیسا تھا؟

جس کے قریب جا کر اُسے اپنی محبت کی جال میں پھنسانا تھا۔ آج تک وہ اپنی بھرپور ذہانت اور عقل مندی کی بنا پر اپنی عصمت محفوظ رکھتی آئی تھی۔ مگر اب آگے اُس کے ساتھ کیا ہونے والا تھا۔ یہ سوچ کر ہی اُس کا دل کانپ اُٹھتا تھا۔

اُسے ہمیشہ اپنی اور اپنی بہن کی عزت کی حفاظت کرنے کے لیے بھاری قیمت ادا کرنی پڑتی تھی۔ مگر اِس بار تو نجانے اُس سے بھی کہیں بڑھ کر ہونے والا تھا۔

اُسے ملازمہ نے ہی کرامت اور نگینہ بائی کی باتیں سن کر بتایا تھا کہ وہ لوگ اِس کام کے لیے بھاری معاوضہ وصول کر چکے تھے۔ اب چاہ کر بھی حاعفہ کے لیے فرار ممکن نہیں تھا۔۔۔

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

"آپی آپ بہت پریشان لگ رہی ہیں۔ سب ٹھیک ہے نا؟"

ماورادوزانو اُس کے قریب آن بیٹھی تھی۔ اور اُس کے نرم ملائم ہاتھ تھامتی اُس کی پریشانی سے لبریز شہد آگیں آنکھوں میں دیکھتے بولی تھی۔

"تمہاری نادانی کی قیمت چکانی ہے مجھے۔۔۔۔ تمہیں کہا تھا کسی مرد پر بھروسہ مت کرنا۔۔۔ وہ دھوکے کے سوا کچھ نہیں دیتے۔۔۔ یہ مرد ہم طوائف زادیوں کے جسم کی طلب میں تو اپنا سب کچھ وار سکتے ہیں۔۔ مگر ہم سے محبت کر کے اپنا دل میلا کرنا اُن کے لیے گناہِ کبیرہ ہے۔۔۔۔"

ماضی کے کس خیال سے حاعفہ کی آنکھ سے آنسو نکلتے اُس کی نرم گداز گالوں پر بکھر گئے تھے۔

"آپی۔۔۔ نہیں آپ میری سزا اپنے سر لینے کے لیے۔۔۔ اپنے ساتھ کچھ غلط نہیں ہونے دیں گی۔۔۔۔"

ماورا اُس کی بات کا مفہوم کسی حد تک سمجھتی تڑپ اُٹھی تھی. اُس کی بہن صرف اُس کی خاطر اِس گندگی میں رہ رہی تھی، جہاں سب کی نظروں میں وہ ایک طوائف ہی تھی۔ جس نے اپنا سب کچھ گاہکوں کے آگے لُٹا دیا تھا۔ صرف ماورا تھی جو اُس کی پاکدامنی کی گواہ تھی. اور اُس کی اِس پاکدامنی پر داغ لگتا ماورا کو کسی صورت برداشت نہیں تھا۔ یہ سب کچھ ایک ہی شخص کی وجہ سے ہوا تھا۔ جسے ماورا کسی قیمت پر بخشنے کو تیار نہیں تھی. اُس شخص نے اُسے اپنی محبت کی جال میں پھنسا کر ذلیل اور رسوا کیا تھا۔ اُس کو واپس اِسی زلت کے ذندان میں لا پٹخنہ تھا۔ ماورا کے دل سے اُس کے لیے بدعائیں ہی نکل رہی تھیں۔۔۔

جس کے دھوکے نے اُس کی بہن کی مشکلات میں مزید اضافہ کر دیا تھا۔

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

"میری قسمت میں جو لکھا ہے وہ تو میرے ساتھ ہو کر ہی رہے گا۔۔۔ مگر تمہیں مجھ سے وعدہ کرنا ہو گا۔۔۔"

حاعفہ اُس کے گلابی آرزوں پر لڑھکے آنسو اپنی لانبی مخروطی انگلیوں سے چنتی نرمی سے گویا ہوئی تھی۔

ماورا بنا کچھ بولے یک ٹک اُسے دیکھے گئی تھی۔۔۔

"تم آئندہ یہ بات کبھی نہیں بھولو گی کہ تم شہزادی ہو میری۔۔۔۔ یہ دنیا کے مرد تمہاری جیسی صاف دل اور پیاری لڑکی کے قابل بالکل بھی نہیں ہیں۔۔۔ اپنے آپ کو دوبارہ کسی کے آگے بے مول نہیں کرو گی۔۔۔ یہاں محبت نہیں دھوکا اور فریب ہے صرف۔۔۔"

حاعفہ اُس کا چہرا ہاتھوں کے پیالے میں بھرے محبت سے گویا ہوئی تھی۔ اُن دونوں میں بمشکل چار تین سال کا فرق تھا مگر حاعفہ اُسے بالکل چھوٹی بچی کی طرح ٹریٹ کرتی تھی۔ ماں کی وفات کے بعد حاعفہ وقت سے پہلے ہی بڑی ہو گئی تھی کیونکہ اُس کی ماں اُس پر، اُس کے ساتھ ساتھ اُس کی بہن کی حفاظت کی زمہ داری بھی ڈال کر گئی تھی۔ جسے حاعفہ اب تک بہت اچھے سے نبھاتی آئی تھی۔۔۔

"میں آپ کے ساتھ رہوں گی نا۔۔۔"

ماورا نے اُس کی باتوں سے سوال اخذ کرتے پوچھا تھا۔

"نہیں۔۔۔ تم ہاسٹل واپس جاؤ گی۔۔۔ اور اپنی ڈگری کمپلیٹ کرو گی۔۔۔۔ تم جانتی ہو نا امی جان کا خواب تھا تمہیں ڈاکٹر بنانا۔۔۔ تم کسی قیمت پر وہ ادھورا نہیں چھوڑ سکتی۔۔۔۔"

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

حاعفہ نے اُس کے انکار کا جواز ہی نہیں چھوڑا تھا۔ماورا حاعفہ کے ساتھ رہنا چاہتی تھی۔ مگر اُس کے دوٹوک انداز پر خاموش ہو گئی تھی۔۔۔

ماورا کے دل میں اچانک سے ایک خیال زہر بن کر پھیل گیا تھا۔وہاں تو وہ شخص بھی تھا جو اُس کا گنہگار تھا۔ جس کی وجہ سے اُس کی بہن کا آگے نجانے کیا کیا سہنا پڑنا تھا۔ جس نے اُسے اپنی بہن کے سامنے شرمندہ کر کے رکھ دیا تھا۔اُس کا مردوں کے حوالے سے رہا سہہ اعتبار بھی چکنا چور کر دیا تھا۔اُس نفرت کے قابل شخص کا سامنا کرنے سے ماورا کو اپنی آنکھیں نوچ لینا زیادہ بہتر لگ رہا تھا۔

@@@@@@@@

"سائیں آپ کا شک ٹھیک نکلا۔۔۔ملک زوہان کے ثمن خان کے ساتھ گہرے مراسم ہیں۔۔۔اکثر ملک زوہان کے شہر والے گھر اور ہوٹلز میں اُنہیں اُکٹھا دیکھا گیا ہے۔۔۔وہ ہمارا پراجیکٹ آگے کبھی نہیں جانے دے گی۔۔۔اِتنے وقت سے اِس کام میں ناکامی اِسی باعث ہو رہی ہے ہمیں۔۔۔ ثمن خان ملک زوہان کی ایک کٹپتلی سے زیادہ کچھ نہیں ہے۔۔۔ اُنہیں کے چکروں میں وہ اپنے عہدے کا ناجائز استعمال کر رہی ہے۔۔۔۔"

کبیر آژمیر کے قریب آن کھڑا ہوتا اُسے اُس کی مانگی گئی معلومات مہیا کر گیا تھا۔ جسے سن کر آژمیر میران کے جبڑے مزید سختی سے بھینچ گئے تھے۔وہ کرسی کے ہینڈ کو پوری مضبوطی سے جکڑے اپنے اندر اُٹھتے اُبال پر قابو پانے لگا تھا۔اُس کی کپنٹی کی رگیں باہر کی جانب اُبھر آئی تھیں۔۔اُس کے چہرے پر اُتر آئی غضبناکی اور دہشت آس پاس کھڑے اُس کے آدمیوں کو بھی سہما گئی تھی۔

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

"تو ملک زوہان کے اُس عورت کے ساتھ ناجائز تعلقات ہیں۔۔۔۔"

یہ الفاظ ادا کرتے آژمیر میران کے وجیہہ چہرے پر نرمی کا کوئی تاثر موجود نہیں تھا۔اُس کے اشارے پر پاس کھڑے کریم نے سیگریٹ سلگھا کر اُسے تھما دیا تھا۔جس کا دھواں اپنے اندر اُتارتے اُس نے اپنے اضطراب پر قابو پانا چاہا تھا۔۔۔

"سائیں صرف اُس کے ساتھ نہیں۔۔۔۔بلکہ ملک زوہان کو مظفر آباد کے خفیہ ٹھکانوں پر بنائے گئے طوائفوں کے کوٹھوں پر بھی جاتے دیکھا گیا ہے۔۔۔۔"

فیصل کی اگلی بات آژمیر میران کو جھلسا کر رکھ گئی تھی۔۔۔اُس کا بس نہیں چل رہا تھا اِس وقت ملک زوہان اُس کے سامنے ہو اور وہ اُس شخص کا حشر بگاڑ دے۔۔۔۔جو اُس کے معزز خاندان کا نام بدنام کرنے پر تلا ہوا تھا۔۔۔

"سائیں اُس کوٹھے پر جا کر ملک زوہان کے خلاف ثبوت با آسانی اکٹھے کیے جا سکتے ہیں۔۔۔۔"

فیصل نے اپنی سوچ کے مطابق مشورہ پیش کیا تھا۔

"نہیں۔۔۔۔ابھی اُس کے خلاف کچھ نہیں کرنا۔۔۔۔میں دیکھنا چاہتا ہوں۔۔۔میرے خلاف جانے کے لیے وہ کس حد تک گرا تا ہے خود کو۔۔۔۔۔"

آژمیر کے دماغ میں اِس وقت کچھ اور چل رہا تھا۔جسے سمجھنا اُن میں سے کسی کے بس کی بات نہیں تھی۔

آژمیر اپنے آدمیوں کو کچھ ضروری ہدایت دیتا وہاں سے نکل آیا تھا۔اُس کی لاڈلی بہن کی شادی تھی آج۔۔۔اِس وقت اُس سے ضروری آژمیر میران کے لیے کوئی نہیں تھا۔۔۔

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

چوڑے مضبوط شانے، روشن پیشانی جو ہمیشہ شکن آلود ہی رہتی تھی، سختی سے ایک دوسرے میں پیوست عنابی لبوں پر سجی گھنی مونچھیں۔۔۔ کھڑی مغرور ناک۔۔۔۔ وہ حُسن و وجاہت کا منہ بولتا ثبوت تھا۔۔۔ اُسے دیکھ کر ہی کسی فاتح کا گمان ہوتا تھا۔۔۔ اُسے ہر میدان میں کامیابیاں سمیٹنے کی عادت تھی۔۔۔۔ ہارنا اور جھکنا تو اُس نے سیکھا ہی نہیں تھا۔۔۔

اُس کے تیکھے سرد نقوش ہر وقت تنے ہی رہتے تھے۔ غصہ ہر وقت اُس کے ناک پر سوار رہتا تھا۔ جہاں وہ اپنے سے منسلک لوگوں پر زرا سی آنچ آتی برداشت نہیں کر سکتا تھا، ہمیشہ اُن کے لیے جان دینے کے لیے تیار رہتا تھا۔ وہیں اُن میں سے کسی کی جرأت نہیں تھی ملک آژمیر میران کے کیے گئے فیصلے سے انکار کرنے یا اُسے جھٹلانے کی۔۔۔۔

یہی وجہ تھی کہ زنیشہ نے اُس کے کیے گئے شادی کے فیصلے سے انکار کرنے کے بجائے موت کو گلے لگانے کو ترجیح دیا تھا۔۔۔

ملک آژمیر میران اچھوں کے لیے بہت اچھا اور بُرے کے ساتھ بہت بُرے سے پیش آتا تھا۔ اُسے جھوٹ بولنے والے اور دھوکے باز لوگوں سے شدید نفرت تھی. اُس کی زندگی میں ایسے لوگوں کی کوئی جگہ نہیں تھی۔۔۔۔ اُسے دھوکا دینے والوں کا انجام وہ بہت بدتر کرتا تھا۔۔۔ لوگ اُس کی دوستی اور دشمنی دونوں سے ہی ڈرتے تھے۔۔۔

@@@@@@@

آئینے کے سامنے کھڑی زنیشہ پتھرائی آنکھوں سے اپنا پورا پورا سجا سراپا دیکھ رہی تھی۔ ہمیشہ سادگی میں رہنے والی آج بلڈ ریڈ لہنگے میں غضب ڈھا رہی تھی۔ اُس کا قیامت خیز حُسن دیکھنے والوں پر قاتلانہ ثابت ہونا تھا۔

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

لہنگے میں اُس کے متناسب تراشیدہ بدن کی رعنائیاں واضح ہوتیں مزید دلکشی بکھیر رہی تھیں۔۔۔ہاف سلیوز سے جھانکتی اُس کی نازک کلائیوں میں سونے کے کنگن اور سرخ چوڑیاں بے پناہ حسین لگ رہی تھیں۔۔۔نازک صراحی دار گردن میں بھاری ہار اور کانوں میں لٹکتے بھاری جھمکے اُس کے روپ کو مزید چار چاند لگا رہے تھے۔۔۔چھوٹی سے ناک میں پہنائی نتھ اُس کے نازک ہونٹوں سے مس ہو رہی تھی۔اُس کے لال لپسٹک سے سجے ہونٹ اُس کے ہوش ربا حُسن کو مزید دو آتشہ بنا گئے تھے۔۔۔

وہ لوگ زنیشہ کو تیار کر کے جا چکی تھیں۔ابھی کچھ دیر میں اُسے نکاح کے لیے نیچے لے جایا جانا تھا۔اُس کی بھیگی اُداس آنکھیں خشک ہونے کا نام ہی نہیں لے رہی تھیں. میک اپ واٹر پروف ہونے کی وجہ سے کافی بچت ہو گئی تھی۔

زنیشہ نجانے کتنے ہی لمحے بت بنی وہاں کھڑی رہتی جب کھڑکی پر ہوتی آہٹ پر اُس کا دل اُچھل کر حلق میں آن گرا تھا۔وہ خوف زدہ ہوتی پلٹی تھی۔کھڑکی سے روم کے اندر پڑتا سایہ دیکھ اُس کا دل سوکھے پتے کی طرح کانپنے لگا تھا۔

جب اگلے ہی لمحے اُس سائے کا مالک کھڑکی سے اندر اُس کے روم میں کود گیا تھا۔کسی مرد کو اپنے روم میں دیکھ زنیشہ کی آنکھیں خوف کے مارے پھٹنے کو تیار ہوئی تھیں۔۔۔اُس کے بے جان قدموں میں اتنی ہمت نہیں رہی تھی. کہ بھاگ کر روم سے نکل جائے۔۔۔کسی کے آکر ڈسٹرب کرنے کے خیال سے اُس نے دروازے کو اندر سے لاک کر رکھا تھا۔کیونکہ اُسے کم از کم اِس آفت کا اندازہ تو بالکل بھی نہیں تھا۔۔۔

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

وہ سیاہ پینٹ شرٹ میں ملبوس، چہرے کو سیاہ مفلر سے پوری طرح لپیٹے لمبا چوڑا دراز قد شخص اُس کی جانب بڑھا تھا۔ اُس کے کسرتی مضبوط وجود کے آگے زنیشہ کا دھان پان سا وجود کسی چیونٹی کی مانند ہی لگ رہا تھا۔ اُوپر سے اُس کا ہوش ربا سجا سنورا رُوپ، زنیشہ کا پورا وجود خوف کے مارے لرز اُٹھا تھا۔۔۔

"کک۔۔۔ کون ہو تم۔۔۔ کیوں آئے ہو یہاں۔۔۔۔"

اُس کا کمرہ ساؤنڈ پروف تھا۔ اِس لیے چلانے کا تو کوئی فائدہ ہی نہیں تھا۔۔۔ اُس کی لرزتی کانپتی آواز پر مقابل کی گہری سیاہ آنکھیں مسکائی تھیں۔۔۔

"حیرت کی بات ہے۔۔۔ میری پرنسز اپنے پرنس کو نہیں پہچان پائی۔۔۔ تمہیں اِس رُوپ میں میرے علاوہ اور کون دیکھنے کی گستاخی کر سکتا ہے۔۔۔ کون چاہے گا بھلا اُس کی آنکھیں نوچ کر ہتھیلی پر سجا دی جائیں۔۔۔۔"

یہ سرد ٹھٹھڑا دینے والا وحشت ناک گھمبیر لب و لہجہ۔۔۔ زنیشہ خوفزدہ کے مارے سفید پڑتے چہرے کے ساتھ اُسے دیکھتی اپنی جگہ سے لڑکھڑا گئی تھی۔۔۔ وہ بھلا کیسے نہ پہچان پاتی اِس سفاکیت سے بھرے لب و لہجے کو۔۔۔

ملک زوہان نے پورا چہرا مفلر سے ڈھانپ رکھا تھا۔ اُس کی آنکھوں سے بس ایک باریک لائن تک کا فاصلہ چھوڑ رکھا تھا۔۔۔ اِس وجہ سے زنیشہ اُسے پہچان نہیں پائی تھی۔۔۔ مگر جیسے جیسے وہ قریب آ رہا تھا۔ اُس کی مسحور کن دلفریب خوشبو زنیشہ کے نتھنوں سے ٹکراتی اُس کے حواسوں پر چھانے لگی تھی۔

"پچ۔۔۔ چلے۔۔۔ جا۔۔ جائیں۔۔ یہاں۔۔۔ مجھے۔۔ آپ س۔۔ سے۔۔۔ کوئی۔۔۔ بات۔۔۔۔۔۔ نہیں۔۔۔ کرنی۔۔۔۔"

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

زنیشہ کے منہ سے ہکلاتے بمشکل یہ جملے ادا ہوئے تھے۔ اتنے سخت پہرے کے باوجود بھی یہ جنونی شخص یہاں آن پہنچا تھا۔ اکثر سب زنیشہ کے ملک زوہان سے اتنے خوفزدہ ہونے پر حیران بھی ہوتے تھے۔ مگر ہر بار اُس کے ڈر کی وجہ سچ ہو کر ہی رہتی تھی۔ ہر بار یہ ثابت ہو جاتا تھا کہ اُس سے بہتر ملک زوہان کو کوئی نہیں سمجھ سکتا تھا۔

"مجھے یہاں آنے کا کچھ خاص شوق ہے بھی نہیں۔۔۔ چلا تو جاؤں گا ہی سہی مگر جو کام کرنے آیا ہوں۔۔۔ وہ کرنے کے بعد۔۔۔۔"

زوہان اُس کے مقابل پہنچتا چہرے سے مفلر ہٹاتا بیڈ پر اُچھال گیا تھا۔ زنیشہ بالکل دیوار کے ساتھ چپکی کھڑی تھی۔ جیسے دیوار میں گھس کر اِس منظر سے غائب ہونے کی خواہش ہو۔۔۔۔

اُس نے لرزتی پلکیں اُٹھا کر اپنے قریب آ کر کھڑے ہوتے اُس حُسن و وجاہت کے دیوتا کو دیکھا تھا۔ جس کے تنے خوبرو نقوش سے سجا مغرور چہرا اور شکنوں سے سجی روشن پیشانی زنیشہ کا دل بُری طرح دھڑکا گئی تھی۔۔۔

جبکہ مقابل کی بے تاثر، منجمند کرتیں نگاہیں زنیشہ کے قیامت خیز حسین رُوپ پر جم چکی تھیں۔۔۔ اُس کا پورا وجود ہولے ہولے کپکپاتا ملک زوہان کو پوری طرح اپنی جانب متوجہ کر گیا تھا۔۔۔

زوہان درمیان میں بچا دو قدم کا فاصلہ عبور کرتا اُس کے بے انتہا قریب آن کھڑے ہوتے۔۔۔ بازو اُس کے دائیں جانب دیوار پر ٹکاتے تقریباً اُس پر جھک آیا تھا۔۔۔ زنیشہ کی درزیدہ نگاہیں اُس کے مغرور چہرے پر ٹکی ہوئی تھیں۔۔۔

"میری منگ ہوتے تم کسی اور کی دلہن کیسے بن سکتی ہو۔۔۔ میرے نام کی انگوٹھی اپنی اُنگلی سے نکالنے کی ہمت بھی کیسے ہوئی تمہاری۔۔۔۔"

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

زوہان شعلے برساتی آنکھوں سے اُس کی جانب دیکھتے دھیمی آواز میں غرایا تھا۔

چہرے پر پڑتیں اُس کی گرم سانسوں کی تپش اور لہجے کی سفاکی اُسے جی جان سے لرزا گئی تھی۔

زنیشہ سے خوف کے مارے بولنا محال ہوا تھا۔۔۔ملک زوہان کا نارمل مزاج بھی برداشت کرنا اُس کے لیے مشکل تھا۔۔۔ اور اِس وقت تو وہ شدید غصے میں بھی تھا۔۔۔زنیشہ کو اگر دیوار کا سہارا نہ ہوتا تو وہ اب تک زمین بوس ہو چکی ہوتی۔۔۔ ملک زوہان کے وجود سے اُٹھتی مسحور کن خوشبو زنیشہ کے حواس جکڑ رہی تھی۔۔۔وہ اِس شخص کی نگاہوں سے دور بھاگ جانا چاہتی تھی۔۔۔لیکن ملک زوہان کے سامنے اُس کے علاوہ کسی اور کی خواہش پوری یہ ناممکنات میں سے ہی تھا۔۔۔ مگر زوہان کا اب بھی اُسے منگ کہنا اُس کی آنکھوں میں مرچیں سی بھر گیا تھا۔۔۔

"آآاپ۔۔۔۔آپ نے۔۔۔۔۔خود۔۔۔ٹھک ٹھکرایا تھا مجھے۔۔۔۔وہ بھی۔۔۔۔وہ۔۔۔بھی پورے۔۔۔۔ خاندان۔۔کے سامنے۔۔۔۔"

زنیشہ کے سُرخ شیریں لبوں سے شکوہ ٹوٹ کر زوہان کے کانوں سے ٹکرایا تھا۔۔۔۔

"میں تمہیں تمہارے خاندان والوں کے سامنے ٹھکراؤں یا پوری دنیا کے۔۔۔۔مگر میری ایک بات ہمیشہ کے لیے ذہن نشین کر لو۔۔۔۔تم پر پہلا اور آخری حق میرا ہے۔۔۔۔صرف میرا۔۔۔ملک زوہان کا۔۔۔۔اگر خود کو کسی اور کے ساتھ منسوب کرنے کی کوشش بھی کی تو اُس کا وہی حشر ہو گا۔۔۔جو ابھی تھوڑی دیر پہلے اُس ذیشان کا کر چکا ہوں۔۔۔۔"

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

ملک زوہان کے زہر میں ڈوبے الفاظ پر زنیشہ کی آنکھوں کی پتلیاں خوف اور بے یقینی کے عالم میں پھیل کر مزید دلکش لگی تھیں۔۔۔اُس کے خوشبوؤں میں مہکتے وجود کی دلفریبی کسی کو بھی اپنے سامنے چاروں شانے چت کر سکتی تھیں۔۔۔لیکن اِس وقت اُس کے سامنے ملک زوہان کھڑا تھا۔۔۔جو دوسروں کے سامنے جھکنا نہیں بلکہ لوگوں کو اپنے آگے جھکانے پر ایمان رکھتا تھا۔۔۔زنیشہ کے مطابق اِس شخص کو نہ اُس کی ظاہری دلفریبی میں کوئی دلچسپی تھی اور نہ ہی اُس کی ذات میں۔۔۔۔

صرف اپنی ضد اور انا عزیز تھی۔۔۔۔صرف اپنی جیت سے غرض تھی۔۔۔چاہے اُس کا راستہ کسی کا دل چیڑ کر نکلتا ہو۔۔۔۔

"کک۔۔۔کیا۔۔۔کیا کیا آپ نے اُس کے ساتھ۔۔۔۔۔"

زنیشہ اُس سفاک شخص کی جانب سوالیہ نظروں سے دیکھتے بولی۔۔۔وہ اُس کے بے انتہا قریب کھڑا تھا۔۔۔اُس کی گرم سانسوں سے زنیشہ کو اپنا چہرا بالکل آگ کی مانند جلتا محسوس ہوا تھا۔۔۔مگر وہ اُسے دور ہٹانے یا یہاں سے جانے کا کہنے کی غلطی نہیں کر سکتی تھی۔۔۔کیونکہ اِس شخص سے کوئی بعید نہیں تھی۔۔۔یہاں سے جانے سے ہی انکار کر دیتا۔۔۔

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

"بہت جلد پتا چل جائے گا تمہیں۔۔۔۔ مگر ابھی فوراً سے پہلے اپنا حلیہ درست کرو۔۔۔۔۔"

ملک زوہان نے اپنی پاکٹ سے سفید کلر کا رومال نکال کر اُس کی جانب بڑھا دیا تھا۔۔۔

"میں۔۔۔ ایسا کچھ نہیں کروں گی۔۔۔۔"

انکار کرتے زنیشہ کا دل خوف سے پھڑ پھڑایا تھا۔۔۔

"میری نرمی کا ناجائز فائدہ مت اُٹھاؤ زنیشہ میران۔۔۔۔ تم جانتی ہو مجھے اپنا کہا دوہرانے کی عادت نہیں ہے۔۔۔۔ صاف کرو اِس سب کو اپنے چہرے سے۔۔۔۔ سب سے پہلے اپنے ہونٹ صاف کرو۔۔۔۔۔"

ملک زوہان کی گہری نگاہیں اپنے چہرے کے نقوش پر پڑتیں اُس کی جان نکال رہی تھیں۔۔۔ آخری بات کہتے اُس نے جس طرح زنیشہ کے ہونٹوں کی جانب دیکھا تھا۔۔۔۔ زنیشہ اندر تک کانپ کر رہ گئی تھی۔۔۔

لیکن پھر بھی وہ بنا کوئی حرکت کیے ایسے ہی بت بنی کھڑی رہی تھی۔۔۔

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

لیکن اُس کی آنکھیں حیرت کی زیادتی سے اُس وقت پھٹی تھیں۔۔۔جب زوہان نے گن نکالتے اُس کی کنپٹی پر رکھی تھی۔۔۔۔

"یہ نیک کام میں اپنے ہاتھوں سے بھی کر سکتا ہوں۔۔۔مجھے میری بنائی گئی حدود سے تجاوز کرنے پر مجبور مت کرو۔۔۔۔۔"

زوہان نے اپنی شعلے برساتی نگاہیں اُس کی نگاہوں میں گاڑھتے ایک ایک لفظ چبا چبا کر ادا کیا تھا۔۔۔زنیشہ میران اُس کی حکم عدولی کر رہی تھی۔۔۔یہ بات وہ بھلا کیسے برداشت کر سکتا تھا۔۔۔۔

زنیشہ نے بے یقینی سے اپنے سر پر رکھی اُس کی گن کو دیکھا تھا۔۔۔اور رہی سہی کسر اُس کے الفاظ نے پوری کر دی تھی۔۔۔اُس کی آنکھوں سے آنسو لڑیوں کی صورت اُس کے گالوں پر لڑھک آئے تھے۔۔۔

اُس نے زوہان کے ہاتھ سے رومال تھامتے اپنے ہونٹوں پر رکھتے لپسٹک کو بے دردی سے رگڑ دیا تھا۔۔۔زوہان ابھی بھی اُس پر کنپٹی پر پسٹل رکھے ہوئے اُسے یک ٹک دیکھے جا رہا تھا۔۔۔

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

زنیشہ نے لرزتے ہاتھوں سے اپنا سارا میک اپ صاف کر دیا تھا۔۔۔اُس نے رومال ہاتھ میں کی دبوچ رکھا تھا۔۔۔جب زوہان نے ہاتھ بڑھاتے بنا اُسے چھوئے اُس کی مٹھی سے اپنا رومال نکال کر واپس پاکٹ میں رکھ لیا تھا۔۔۔

زنیشہ نے عجیب نظروں سے اُس کی یہ حرکت دیکھی تھی۔۔۔اُسے بھلا اِن عام سے رومالوں کی کیا کمی تھی جو وہ اُس کا میک اپ سے بھرا رومال اپنی پاکٹ میں اتنا سنبھال کر رکھ رہا تھا۔۔۔

"یہ جیولری بھی اُتاروں جلدی۔۔۔۔"

زوہان نے نیا حکم صادر کرتے زنیشہ کو جلا کر راکھ کیا تھا۔۔۔

زنیشہ کی ملک زوہان کے حوالے سے تھوڑی بہت خوش فہمی۔۔۔غلط فہمی میں تبدیل ہو کر ختم ہو چکی تھی۔۔۔یہ شخص اُس کے سر پر اگر بندوق تان سکتا تھا تو کچھ بھی کر سکتا تھا۔۔۔

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

زنیشہ کپکپاتے ہاتھوں سے اپنی جیولری اُتارنے لگی تھی۔۔۔جب جھمکے اُتارتے اُس کے بال جھمکے میں اُلجھ گئے تھے۔۔۔۔ کھینچنے کی وجہ سے اُس کے منہ سے ہلکی سی کراہ بر آمد ہوئی تھی۔۔۔۔

اُس کی جانب ساکت نظروں سے دیکھتا ملک زوہان کچھ لمحے اُسے ایسے ہی زور آزمائی کرتے دیکھے گیا تھا۔۔

زنیشہ کی نازک جان پر یہ تکلیف بھی شاید کافی زیادہ تھی۔۔۔اُس کا چہرا بالکل سرخ پڑ چکا تھا۔زوہان نے اُس کی حالت دیکھتے ناچاہتے ہوئے بھی بے اختیار ہاتھ اُس کی جانب بڑھا دیا تھا۔۔۔۔

لیکن جیسے ہی زوہان کی اُنگلیاں زنیشہ کی اُنگلیوں سے مس ہوئیں۔۔۔اُسے ایسے جھٹکا لگا تھا جیسے بجلی کی ننگی تاروں کو چھو لیا ہو۔۔۔۔

زنیشہ نے اُس کا لمس محسوس کرتے فوراً اُس کا ہاتھ دور جھٹک دیا تھا۔۔۔جو کہ ملک زوہان کی انا پر کافی کاری ثابت ہوا تھا۔۔۔۔۔

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

اُس نے ہونٹ بھینچتے غصے بھری نظروں سے زنیشہ کو دیکھتے اُس کی دونوں کلائیاں اپنی گرفت میں جکڑتے دیوار کے ساتھ لگادی تھیں۔۔۔اور دوسرے ہاتھ سے اُس کے جھمکے سے بالوں کی پھنسی لٹیں آزاد کرتے لال سرخی مائل آنکھیں اُس پر گاڑھ رکھی تھیں۔۔۔زنیشہ کا دل زور زور سے دھک دھک کرنے لگا تھا۔۔۔

خود کو اِس باڈی بلڈر سے آزاد کروانا اِس دھان پان سی لڑکی کے لیے ناممکن تھا۔۔۔

زوہان اُس کا جھمکا اُتار کر دور اُچھال گیا تھا۔

"آئندہ مجھے انکار کرنے کا سوچنا بھی مت۔۔۔بہت بُرے سے پیش آؤں گا۔۔۔"

بنا اُس کی کلائیاں آزاد کیے زوہان اپنا چہرا اُس کے مزید قریب لاتا اُس آنکھوں میں جھانک کر اُسے وارن کرتا وہاں سے پلٹتا، جس راستے سے آیا تھا۔۔۔وہیں سے واپس نکل گیا تھا۔۔۔

جبکہ زنیشہ اپنے بے قابو ہوتے دل کو تھامتی زمین پر بیٹھتی چلی گئی تھی۔۔۔اُس کا کچھ دیر پہلے کا سجا سجایا حسین رُوپ یہ بے رحم شخص پل بھر میں اُجاڑ کر رکھ گیا تھا۔۔۔

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

پتا نہیں اُس نے زیشان کے ساتھ کیا کیا تھا۔۔۔زنیشہ کا دل آنے والے وقت کی فکر میں بیٹھا جا رہا تھا۔۔۔جب آژمیر کو ملک زوہان کے اِس کارنامے کا پتا چلے گا تو اُس کا جوابی وار بھی کچھ کم نہیں ہونے والا تھا۔۔۔۔۔۔۔

@@@@@@@@@@

"ماورا میں نے جو کہا ہے اُس پر عمل کرنا۔۔۔میری اور اپنی زندگی کو مزید مشکل میں مت ڈالنا۔۔۔ہم دونوں کی زندگی کی ایک کی خواہش ہے۔۔اِس نمائش گاہ پر بکاؤ مال بننے سے بچ کر ایک عزت والی زندگی گزارنی ہے۔۔۔جس میں ہمیں کوئی ہمیں ایک طوائف کی ناجائز اولاد کر کے نہ پکارے بلکہ ایک نیک عورت کی جائز اولاد کی حیثیت سے ہی جانا جائے۔۔۔جو کہ ہماری حقیقت ہے۔۔۔"

حاعفہ ماورا کو وہاں سے رخصت کرتے وقت اُسے اپنے مقابل کھڑا کیے بھاری دل کے ساتھ بولی تھی۔ہر بار اُسے خود سے جدا کر کے دوسروں کے رحم و کرم پر بھیجنا اُس کے لیے ایسے ہی مشکل ہو جاتا تھا۔ماورا کے معاملے میں وہ کسی پر ٹرسٹ نہیں کرتی تھی۔

"مجھے معاف کر دیں آپی۔۔۔میری ایک سنگین غلطی کی وجہ سے آپ کی مشکلات میں مزید اضافہ ہوا ہے۔۔۔میں اب آگے کچھ غلط نہیں کروں گی۔۔۔مگر میرا دل آپ کے حوالے سے بہت افسردہ ہے۔۔۔مجھے ملازمہ سے پتا چلا ہے۔۔۔

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

جہاں آپ جا رہی ہیں وہ لوگ بہت خطرناک ہیں۔۔۔۔ آپ کے لیے اپنی جان و عزت کی حفاظت کرنا بہت مشکل ہو جائے گا۔۔۔۔ پلیز آپی مان لیں نا میری بات۔۔۔۔ ہم چھپ کر بھاگ جاتی۔۔۔۔۔۔"

ماورا کے باقی الفاظ منہ میں ہی تھے۔ جب حاعفہ نے ہتھیلی اُس کے ہونٹوں پر رکھتے اُسے وہیں خاموش کروا دیا تھا۔

"ہمیشہ فضول مت بولا کرو۔۔۔۔ آگر کسی نے سن لیا تو ایک نئی مصیبت کھڑی ہو جائے گی۔۔۔۔ اِن لوگوں سے بچ کر نکلنا اتنا آسان ہوتا تو میں کب کی اپنی جان اِس غلاظت بھری زندگی سے چھڑوا چکی ہوتی۔۔۔۔"

یہ جملہ ادا کرتے آخر میں حاعفہ کی آنکھوں میں سے آنسو بہہ نکلے تھے۔۔۔۔ یہاں رہنا اُس کے لیے کتنا اذیت ناک تھا، کوئی سمجھ نہیں پاتا۔۔۔۔

"آپی ایک دن ایسا ضرور ہو گا۔۔۔۔ آئی لو یو سو مچ۔۔۔۔ آپ جیسی صاف نیت پیاری لڑکی کو میرے رب نے جب اِس گندگی اور غلاظت کے ڈھیر میں اب تک محفوظ رکھا ہوا ہے تو مجھے یقین ہے آگے بھی ایسا ضرور ہو گا۔۔۔۔۔ جیسا ہم چاہتی ہیں۔۔۔۔"

ماورا حاعفہ سے گلے مل کر اُس کے گال پر بوسہ دیتی محبت اور عقیدت بھرے لہجے میں بولی تھی۔۔۔

"لو یو ٹو میری جان۔۔۔۔ اپنا بہت سارا خیال رکھنا۔۔۔"

حاعفہ بھی اُسے ملتی وہاں سے رخصت کر گئی تھی۔ کرامت خان کا ڈرائیور اور ایک ملازمہ اُسے ہاسٹل تک چھوڑ آئے تھے۔ جہاں اب اُس پر نگرانی مزید بڑھ گئی تھی۔ وہ ہاسٹل یا یونیورسٹی کچھ بھی کرتی پھرتی اُس سے نہیں پوچھا جاتا تھا۔ لیکن یہاں سے کرامت کا خاص آدمی جو کہ یہاں اُس کی نگرانی ہر معمور تھا، اُسے بنا بتائے جانے کی پرمیشن نہیں تھی۔

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

لیکن اب تو وہ مر کر بھی کوئی ایسی ویسی حرکت کرنے کا سوچ بھی نہیں سکتی۔۔۔۔ جس کا دوہرا بھگتان اُس کی بہن کو بھگتنا پڑتا۔۔۔۔۔

ہمیشہ وہ یہاں خوشی خوشی آتی تھی۔ مگر اِس بار اُس کا یہاں آنے کو دل نہیں چاہ رہا تھا۔ جو کچھ اُس کے ساتھ یہاں ہوا تھا۔۔۔ اُسے کوشش کے باوجود دماغ سے نہیں کھرچ پا رہی تھی۔

مگر جس نے اُس کے ساتھ یہ سب کیا تھا وہ اُسے کسی بھی قیمت پر بخشنے کا ارادہ نہیں رکھتی تھی۔

@@@@@@@@@@

حاعفہ اپنی پیکنگ مکمل کر چکی تھی۔ اُسے کچھ ہی دیر میں یہاں سے نکلنا تھا۔ اِس غلاظت کے ڈھیر سے نکلنا اُس کی زندگی کی سب سے بڑی خواہش تھی۔۔۔ مگر آج جب وہ جا رہی تھی یہاں سے تو اُس کے دل پر ایک بھاری بوجھ آن ٹھہرا تھا۔ کیونکہ جس مقصد کے لیے وہ جا رہی تھی، وہ کرنے سے بہتر وہ یہاں رہنا ہی سمجھتی تھی۔ یہاں کم از کم اُس نے اپنی عزت تو محفوظ رکھی ہوئی تھی۔

حاعفہ کو نگینہ بائی اور کرامت نے جانے سے پہلے کچھ ہدایات دینے کے لیے اپنے کمرے میں بلایا تھا۔ وہ اُس طرف ہی جا رہی تھی جب اُسے وہاں سے گزرتے ساتھ والے ایک روم سے کسی لڑکی کے چیخنے کی آوازیں تھیں۔۔۔۔ یہ دل دہلا دینے والی بے بسی بھری چیخیں یہاں اُسے اکثر سننے کو ملتی تھیں۔۔ مگر جو لڑکی خود اپنے حالت سے بے بس تھی۔ وہ بھلا کسی اور کے لیے کیا کر سکتی تھی۔۔۔۔

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

پھر بھی دل کے ہاتھوں مجبور ہو کر اُس نے اندر جھانکا تھا. جہاں نئی لائی گئی لڑکی کو سج سنور کر کسی کا بستر آباد کرنے کا کہا جا رہا تھا۔

اور اُس لڑکی کے مسلسل انکاری ہونے پر نگینہ بائی کی خاص ملازمائیں اُسے بُری طرح پیٹ رہی تھیں۔۔

وہ لڑکی دیکھنے میں ہی کسی مڈل کلاس گھرانے کی شریف سی لڑکی لگ رہی تھی۔۔۔ مگر اُس کا بے پناہ حسین شاید یہاں موجود باقی لڑکیوں کی طرح اُس کا دشمن نکلا تھا۔ اب تو حاعفہ کے منہ سے اکثر یہی دعا نکلتی تھی کہ اُس کا رب اُسے دیا یہ حسن چھین لے، وہ بدصورت ہو کر عزت کی زندگی تو گزار سکے۔۔۔۔

حاعفہ اکثر یہاں آئی لڑکیوں کی اپنے اختیار کے مطابق خفیہ طریقے سے کچھ نہ کچھ مدد کر ہی دیتی تھی۔ لیکن نگنیہ بائی کو اِس بارے میں کچھ حد تک خبر ہو چکی تھی۔ وہ حاعفہ پر نظر رکھوانے لگی تھی۔ جس کی وجہ سے حاعفہ کافی سنبھل گئی تھی۔۔۔ وہ جانتی تھی نگینہ بائی اُسے تو کچھ نہیں کہے گی۔۔۔ مگر ماورا کے حوالے سے ضرور کوئی اُلٹا قدم اُٹھائے گی۔۔۔۔ وہ لوگ پہلے ہی ماورا کے ڈاکٹر بننے کے کافی خلاف تھے۔۔۔

مگر حاعفہ نے اُن کو کچھ اِس طرح بلیک میل کیا تھا کہ اُنہیں حامی بھرنی ہی پڑی تھی۔

حاعفہ اُس لڑکی کی حالت دیکھ ابھی بھی بے حس بن کر گزر جانا چاہتی تھی۔۔۔ مگر نجانے کیا کشش تھی کہ وہ اپنے قدم کمرے کے اندر بڑھنے سے روک نہیں پائی تھی۔

"کیا ہوا ہے۔۔۔؟ کیوں مار رہی ہو اِسے تم لوگ۔۔؟"

حاعفہ نے قریب آتے سرسری سا پوچھا تھا۔ اُس کی آواز پر دونوں ملازمہ پیچھے ہوتی اُس کی جانب پلٹی تھیں۔۔۔

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

"رانی صاحبہ دو دن ہو گئے ہیں اِسے یہاں آئے۔۔۔۔ مگر یہ مہارانی نہ رقص کے لیے راضی ہو رہی ہے۔۔۔نہ کسی گاہک کے سامنے پیش ہونے کے لیے۔۔۔۔"

ملازمہ اپنے ماتھے سے پسینہ صاف کرتی اُس ڈری سہمی زخموں سے نڈھال بیٹھی لڑکی کی جانب حقارت بھری نظروں سے دیکھتے بولی۔۔۔۔

اُس کی بات پر حاعفہ نے مٹھیاں بھینچے بہت مشکل سے خود پر قابو پایا تھا۔۔۔

اُس کے لیے یہ نئی بات نہیں تھی۔۔۔ یہاں لڑکیوں کو ایسے ہی جانور سمجھا جاتا تھا۔۔۔ حیوان

"ٹھیک ہے تم لوگ جاؤ۔۔۔ میں اپنے طریقے سے سمجھاتی ہوں اِسے۔۔۔۔۔"

حاعفہ اُس ڈری سہمی معصوم سی لڑکی پر ترس کھاتی اُن دونوں سے مخاطب ہوئی تھی۔۔۔۔ جس پر وہ دونوں اثبات میں سر ہلاتی باہر نکل گئی تھیں۔۔۔۔

اُس لڑکی نے اُمید بھری نظروں سے حاعفہ کی جانب دیکھا تھا۔ جو اُن خرانٹ ہٹی کٹی ظالم عورتوں کی طرح نہیں لگ رہی تھی۔

رائل بلو سٹائلش سے گرم سوٹ پر شانوں کے گرد شال لپیٹے، سیاہ سلکی بالوں کا ڈھیلا سا جوڑا بنائے سامنے کھڑی اِس حسن و نزاکت کی مورتی کو اُس لڑکی نے اُمید بھری نظروں سے دیکھا تھا۔۔۔ اُسے یہ گھنیری خمدار پلکوں تلے ڈھکی شہد آگہی نگاہیں اپنائیت لیے اپنی جانب اُٹھتی محسوس ہوئی تھیں۔۔۔

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

"کیوں اِن کی بات سے انکار کر کے خود پر مزید ظلم کر رہی ہو؟... یہاں سے چھٹکارا پانا آسان کام نہیں ہے۔۔۔اِس سے پہلے کے یہ تمہاری چمڑی اُدھیر کر رکھ دیں۔۔۔اِن کی بات مان لو۔۔۔۔۔"

وہ لڑکی زمین پر اپنے گھٹنوں کے گرد بازو باندھے سکڑی سمٹی بیٹھی تھی۔۔۔حاعفہ اُس کے قریب رکھی چیئر پر بیٹھتی اُسے مفید مشورے سے نواز گئی تھی۔۔۔۔

"آپ چاہتی ہیں۔۔۔۔میں اپنی عزت پامال کر دوں۔۔۔۔"

اُس لڑکی نے سرد تاثرات سے حاعفہ کی جانب دیکھا تھا۔اُسے تو لگا تھا شاید یہ پری پیکر اُس کی مدد کرے گی۔۔۔مگر یہ تو اُلٹا اُسے اندھیری کھائی میں کودنے کو بول رہی تھی۔۔۔۔

"یہاں کیسے پہنچی تم؟؟"....

اُس کے سوال کے جواب میں حاعفہ نے دوہرا سوال کیا تھا۔حاعفہ کی بات پر وہ لڑکی گڑبڑاتی نظریں چرا گئی تھی۔۔۔حاعفہ اپنی سوچ کی درستگی پر تلخی سے مسکرا دی تھی۔۔۔

"عزت تو تم اپنی پہلے ہی پامال کر چکی ہو۔۔۔اپنے ماں باپ کو دھوکا دے کر۔۔۔۔گھر سے بھاگ کر۔۔۔۔"

حاعفہ کرسی کے ہینڈ پر پڑی دھول کو انگلی سے صاف کرتی چاہنے کے باوجود اپنے لہجے کو طنزیا ہونے سے روک نہیں پائی تھی۔

"آپ کو کیسے پتا؟"...

اُس لڑکی نے حیرت سے حاعفہ کی جانب دیکھا تھا۔۔۔

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

"یہاں آئی اکثر لڑکیوں کی یہی کہانی ہوتی۔۔۔کسی نا محرم کے پیار میں پڑ کر۔۔۔اُس پر اپنے بوڑھے ماں باپ کی عزت داغدار کرنے میں لمحہ نہیں لگاتیں۔۔۔اور اُن کا وہی عاشق۔۔۔جو اُن کے لیے جان دینے کی قسمیں کھا چکا ہوتا ہے۔۔۔چند پیسوں کے عوض اپنی محبوباؤں کو یہاں بیچ جاتے۔۔۔آج کل تو محبت جیسے پاکیزہ رشتے کو دلوں کے ملن سے زیادہ جسموں کا ملن بنا کر رکھ دیا ہے۔۔۔تم لوگوں نے۔۔۔محبت جیسا خالص جذبہ اب دھوکے اور فریب کے علاوہ کچھ نہیں رہا۔۔۔کتنی ناشکری ہیں نا تم جیسی لڑکیاں۔۔۔اپنے ماں باپ کی عزت و محبت بھری چار داری کی چھاؤں چھوڑ کر۔۔۔خود کو ایسی پُر فریب دنیا میں پٹخ دیتی ہو۔۔۔ہم جیسیوں سے پوچھو۔۔۔جن کی ساری عمر اُس عزت بھری چار دیواری کی خواہش کرتے نکل جاتی۔۔۔اور آخر میں عزت بھرا کفن بھی نصیب نہیں ہوتا۔۔۔۔"

حاعفہ آنکھوں میں اُتر آئی نمی اندر دھکیلتی یاسیت بھرے لہجے میں بولی تھی۔۔۔اُس کے لہجے میں پنپتا دکھ اور محرومی وہ اجنبی لڑکی محسوس کرتی مزید شرمندہ ہوئی تھی۔۔۔پچھتاوں نے پہلے ہی اُسے اندر سے ختم کر چھوڑا تھا۔۔۔اُوپر سے حاعفہ کی باتوں نے اُسے مزید پستی میں دھکیل دیا تھا۔

"آپ یہاں۔۔۔۔۔"

اُس لڑکی نے سوالیہ انداز میں حاعفہ کی جانب دیکھتے اپنی بات ادھوری چھوڑ دی تھی۔۔۔

"میں ایک طوائف زادی ہوں۔۔۔میرا تو جنم ہی اِسی کوٹھے پر ہوا۔۔۔دنیا کی بدقسمت ترین لڑکیوں میں سے ایک۔۔۔۔"

حاعفہ نے اپنا ہی تمسخر اُڑایا تھا۔۔۔جیسے اِس جگہ پیدا ہونا اُس کا قصور تھا۔۔۔

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

"کیا نام ہے تمہارا۔۔۔۔؟"

حاعفہ نے سرسری سا پوچھ لیا تھا۔۔۔

"بینش۔۔۔۔"

وہ لڑکی اب حاعفہ کے سامنے ندامت کے مارے چہرا نہیں اُٹھا پا رہی تھی۔۔۔

"کیا آپ میری مدد کر سکتی ہیں۔۔۔۔؟؟؟ میں مانتی ہوں میری غلطی معاف کیے جانے کے قابل نہیں ہے۔۔۔ مگر میں یہ سب برداشت نہیں کر پاؤں گی۔۔۔ مر جاؤں گی میں۔۔۔۔"

وہ لڑکی حاعفہ کے پیر پکڑتی اُس کے قدموں میں آن گرتی آنے والے وقت کے خوف سے بلک بلک کر رو دی تھی۔۔۔۔

"یہ کیا کر رہی ہو تم؟؟؟ اُٹھو یہاں سے۔۔۔۔"

حاعفہ اُس کی حرکت پر ایک دم بوکھلاتی پیر پیچھے ہٹا گئی تھی۔۔۔

حاعفہ کا ایک لمحے کو دل چاہا تھا اِس لڑکی کو اپنے ساتھ ملازمہ بنا کر ہی لے جائے۔۔۔ مگر پھر نگینہ بائی کا خیال آتے وہ سوچ بدل گئی تھی۔۔۔ نگینہ بائی اُس کے ساتھ اپنی کسی خاص ملازمہ کو ہی بھیجنے والی تھی۔۔۔ جو پوری طرح سے اُس کی جاسوسی کر سکے۔۔۔۔

"پلیز۔۔۔۔ خدا کے لیے میری مدد کر دیں۔۔۔ اللہ آپ کی مدد کرے گا۔۔۔۔"

حاعفہ کچھ دیر خاموش نظروں سے اُسے دیکھے گئی تھی۔۔۔ پھر ایک بوجھل سانس ہوا میں خارج کرتے اُسے کندھوں سے تھام کر اپنے مقابل کھڑا کیا تھا۔۔۔۔

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

"جو میں کہوں گی وہ مانو گی۔۔۔"

حاعفہ خود کو اِس لڑکی کی مدد کرنے سے روک نہیں پا رہی تھی۔۔۔حاعفہ کے نرم لہجے پر بینش نے فوراً زور و شور سے اثبات میں سر ہلایا تھا۔

"یہ لوگ تمہیں جیسا کہہ رہی ہیں ویسے تیار ہو جاؤ۔۔۔اور جس کے پاس بھی بھیجنا چاہیں خاموشی سے وہاں چلی جاؤ۔۔۔"

حاعفہ کی بات پر اُس لڑکی کی آنکھوں میں جلتے اُمید کے دیئے بج گئے تھے۔۔۔

"تمہیں وہاں جا کر صرف ایک کام کرنا ہو گا پوری ہوشیاری اور کانفیڈنس کے ساتھ۔۔۔اگر زرا سی بھی چوکی تم اپنے کام سے تو بہت بُری پھنسو گی۔۔۔"

حاعفہ کی اب کی کہی بات پر بینش سانس روکے ہمہ تن گوشہ ہوئی تھی۔۔۔

جب حاعفہ نے اپنی ٹراؤزر میں بنی خفیہ پاکٹ سے ایک چھوٹی سی تھیلی نکالی تھی۔جو سوتے میں بھی وہ اپنے پاس رکھتی تھی۔۔۔

اُس تھیلی میں سے چند گولیاں نکال کر اُس نے بینش کے ہاتھ پر رکھی تھیں۔۔۔یہ وہی گولیاں تھیں۔۔۔جو آج تک اُس کی نجات کا باعث بنی ہوئی تھیں۔۔۔بینش شاید وہ واحد لڑکی تھی جس کے سامنے حاعفہ اپنا راز کھول رہی تھی۔

بینش نے اپنی ہتھیلی پر رکھی گولیوں کو دیکھتے سوالیہ نگاہیں حاعفہ کی جانب اُٹھائی تھیں۔۔۔

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

"ڈرگز کی ہیوی ڈوز ہیں۔۔۔۔اگر یہ تم اُس شخص کو ڈرنک میں ملا کر دو گی تو وہ اگلے بارہ گھنٹوں کے لیے خود سے بھی غافل رہے گا۔۔۔اُس کے اُٹھنے سے پہلے تمہیں وہاں سے واپس لے آیا جائے گا۔۔۔اِس کی اتنی پاور ہے کہ اُس شخص کو ہوش میں آنے کے بعد بھی یاد نہیں رہے گا کہ اُس کے ساتھ پچھلے چند گھنٹوں میں کیا ہوا۔۔۔"

حاعفہ کی زہین آنکھوں کی چمک اِس لمحے بڑھ گئی تھی۔۔۔۔

آج تک وہ یہی عمل کر کے خود کو بچاتی آئی تھی۔۔۔۔بینش نے اپنی لرزتی مٹھی بند تو کر دی تھی۔۔۔مگر اُس کا خوف ابھی بھی ہنوز تھا۔۔۔

حاعفہ اُسے تسلی دیتی وہاں سے نکل آئی تھی۔۔۔اُس نے اپنی طرف سے بینش کی بہت بڑی مدد کر دی تھی۔اب اپنے لیے باقی کی جنگ بینش نے خود ہی لڑنی تھی۔۔۔۔

@@@@@@@@@@

"لالہ سائیں بہت بڑی گڑبڑ ہو گئی ہے۔۔۔آپ جلدی سے یہاں پہنچیں۔۔۔۔۔"

ثاقب پریشانی زدہ لہجے میں آژمیر کو واپس آنے کا بولنے لگا تھا۔

"میں کچھ ہی دیر میں وہاں پہنچ رہا ہوں۔۔۔۔۔"

آژمیر بنا اُسے مزید کچھ بولنے کا موقع دیئے سرد لہجے میں مختصراً کہتا فون بند کر گیا تھا۔۔۔۔اُسے پہلے ہی ساری خبر مل چکی تھی۔۔۔۔جس کی وجہ سے وہ اپنا کام وہیں ادھورا چھوڑ تا واپس آ گیا تھا۔۔۔

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

میران پیلس میں قدم رکھتے اُس کے جبڑے مزید بھینچ گئے تھے۔۔۔

ہال میں اِس وقت گھر کے تمام افراد موجود تھے۔۔۔بہت سارے مہمان بھی آ چکے تھے۔جو خود یہاں پیش آنے والی افتاد پر ہکا بکا کھڑے تھے۔اُسے اندر داخل ہوتا دیکھ کشمالہ بیگم روتی ہوئی اُس کی جانب بڑھی تھیں۔۔۔

"آژمیر میرے بیٹے کا کچھ پتا نہیں چل رہا۔۔۔وہ ملک زوہان کہیں اُسے نقصان نہ پہنچا دے۔۔۔میرے بیٹے کو کچھ ہوا میں جیتے جی مر جاؤں گی۔۔۔تم نے کہا تھا اُس جنونی شخص سے میرے بیٹے کی حفاظت کرو گے۔۔۔"

کشمالہ بیگم اُس کے سینے سے لگیں رونے کے درمیان بولی تھیں۔۔۔

جبکہ باقی سب کی بھی خوف اور پریشانی سے یہی حالت تھی۔۔۔ملک زوہان اپنا وار کر چکا تھا۔۔۔وہ سب جس بات کے لیے ڈرے ہوئے تھے۔۔۔اُس نے اُن کے ڈر کو سچ کرتے اتنی سیکیورٹی کے باوجود ذیشان کو غائب کروا دیا تھا۔۔۔

"میرا اب بھی وعدہ ہے آپ سے۔۔۔ذیشان کو میں آپ کے پاس واپس لاؤں گا۔۔۔۔آپ سب حوصلہ رکھیں۔۔۔"

آژمیر کو اپنی جگہ ذیشان پر بے حد غصہ آ رہا تھا۔جب وہ سب کو بول کر گیا تھا کہ آج کے دن کسی بھی بدمزگی سے بچنے کے لیے۔۔۔وہ سب گھر سے باہر نہ نکلیں تو ذیشان اُس کے ہتھے کیسے چڑھ گیا تھا۔۔۔

آژمیر بظاہر سب کو تسلی دیتا وہاں سے نکل آیا تھا۔اُس کا غصہ لمحے کے ساتھ بڑھتا جا رہا تھا۔۔۔ملک زوہان ذیشان کو غائب کر کے اور اُس کے سب گھر والوں کو اِس حوالے سے خوفزدہ کر کے آخر کار زنیشہ کی شادی رکوانے میں کامیاب ہو چکا تھا۔۔۔

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

آذمیر دنوں ہاتھوں کی مُٹھیاں سختی سے بھینچے، دانت پر دانت چڑھائے اپنے غصے سے اُبلتے ہوئے دماغ کو ٹھنڈا کرنے کی کوشش کرنے لگا تھا۔۔۔۔ورنہ اُس کا دل چاہ رہا تھا۔۔۔ابھی جا کر اُس ملک زوہان کو اپنے ہاتھوں سے ختم کر دے جو اُس کے خاندان کی خوشیوں کے پیچھے ہاتھ دھو کر پڑ گیا تھا۔۔۔۔

آذمیر ابھی اِسی کشمکش میں اُلجھا ہوا تھا۔۔۔جب اُس کے موبائل کی بجتی رنگ ٹون نے اُسے اپنی جانب متوجہ کیا تھا۔۔۔

"سائیں آپ کا فون۔۔۔۔۔۔"

ڈرائیور کے ساتھ فرنٹ سیٹ پر بیٹھے فیصل نے فون اُس کی جانب بڑھاتے اُسے متوجہ کیا تھا۔۔۔

آذمیر نے بھی بنا نمبر پر غور کیے کال پک کرتے فون کان سے لگایا تھا۔۔

"کیسے ہو میرے پیارے بھائی؟۔۔۔آپ تو کافی خوش ہو گے تم۔۔۔آخر کو تمہاری لاڈلی بہن کی شادی جو ہے۔۔۔یقین مانو۔۔۔مجھے بھی اِس بات کی دلی خوشی تھی۔۔۔اِس لیے خود کو تمہیں فون کرنے سے نہیں روک پایا۔۔۔۔کیونکہ دشمنی کے علاوہ بھی تو ایک بدصورت ترین رشتہ ہے ہمارا۔۔۔اُسی ناطے سے ہی سوچا مبارک باد دینی تو بنتی ہے ہے۔۔۔۔۔"

ملک زوہان کا ٹھنڈا ٹھار زہر میں ڈوبا لہجہ آذمیر میران کو سلگا کر رکھ گیا تھا۔۔۔۔

"میں تم جیسے بزدلوں سے نہ تو بات کرنا پسند کرتا ہوں اور نہ ہی مبارک باد وصول کرنا۔۔۔جسے دشمنی کے آداب ہی نہ پتا ہوں۔۔۔اُسے میں اپنا دشمن مانتا ہی نہیں ہوں۔۔۔۔اگر اتنی ہی ہمت رکھتے ہو۔۔۔۔تو میرے منہ پر آ کر مقابلہ کرو میرا۔۔۔۔پھر جیت کے دیکھاؤ مجھے تب مانوں میں تمہیں۔۔۔یوں بزدلوں کی طرح پیٹھ پیچھے میرے خاندان

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

والوں کو ٹارگٹ کر کے تم خود کو اگر فاتح سمجھ رہے ہو۔۔۔ تو تم سے زیادہ بے وقوف اِس پوری دنیا میں کوئی نہیں دیکھا میں نے۔۔۔۔۔"

آژمیر نے اپنے اندر کی آگ باہر نکالتے اُسے اُس کی اوقات واضح کرنی چاہی تھی۔۔۔

جبکہ اُس کے برعکس اُس کی بات سن کر دوسری جانب سے زوہان کا زوردار قہقہہ سپیکر پھاڑتا اُس کے کانوں میں سنائی دیا تھا۔۔۔۔

"ملک آژمیر میران۔۔۔ لفظوں سے کھیل کر دوسروں کو خود سے نیچے ثابت کرنا تو بہت اچھے سے آتا ہے تمہیں۔۔۔ میں نے پیٹھ پیچھے کچھ نہیں کیا۔۔۔ جس عظیم شخص کو تم نے اپنی لاڈلی بہن کو اور میری بچپن کی منگ کے لیے چنا تھا اُسے کل سے آگاہ کر رکھا تھا میں نے۔۔۔۔ کہ میں کل آ کر اُس کی شادی رکوا کر رہوں گا۔۔۔ آگے سے اُس نے مجھے وہاں آنے کا چیلنج کر کے میری ضد مزید بڑھا دی۔۔۔ تم جانتے ہو نا مجھے اچھے سے کوئی مجھے چیلنج کرے تو اُس کا جواب تو میں دے کر ہی رہتا ہوں۔۔۔۔ تو وہی کیا میں نے۔۔۔۔۔ تمہارے گھر میں آ کر۔۔۔۔ تمہارے اُس ذیشان کے کمرے میں ہی جا کر اُسے عقل سیکھائی کے آئندہ مجھے چیلنج کرنے کی غلطی نہ کرے۔۔۔۔"

ملک زوہان بات کے دوران کچھ سیکنڈ کے لیے رُکا تھا۔۔۔ اُس کی بات کی گہرائی تک پہنچتے آژمیر ٹھٹھکتا ڈرائیور کو گاڑی واپس میران پیلس کی جانب موڑنے کا اشارہ کر گیا تھا۔۔۔

"عجیب ہیں تمہارے خاندان والے۔۔۔۔ جو شخص اپنے ہی کمرے کی الماری میں بند ہے۔۔۔ اُسے ڈھونڈنے کے لیے پورے گاؤں کا چپا چپا چھان مارا ہے۔۔۔۔ تمہاری حویلی میں تمہارے لاڈلے ذیشان کے کمرے میں گھس کر اُسے پیٹا

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

ہے۔۔۔اور تم ابھی بھی مجھے بزدل کہہ رہے ہو۔۔۔تم سب ہی عجیب لوگ ہو۔۔۔اگر اِسے تم میری بزدلی کہتے ہو۔۔۔تو ہاں مجھے بزدل ہونا منظور ہے۔۔۔"

ملک زوہان کے الفاظ زہر خند طنز میں ڈوبے ہوئے تھے۔۔۔

"ایک بات اور کہنا چاہوں گا۔۔۔کافی آستین کے سانپ پال رکھے ہیں تم نے اپنے آس پاس۔۔۔پہلے اُن سے نبٹ لو۔۔۔پھر مجھ سے دشمنی نبھانا۔۔۔کہیں ایسے نہ ہو۔۔۔میرے کچھ کرنے سے پہلے ہی وہ پیٹھ میں خنجر گھونپ کر تمہیں مجھ سے پہلے ہی ختم کر دیں۔۔۔"

ملک زوہان نے دشمنی کا حق نبھاتے، اُسے اُس کے دشمنوں سے آگاہ کیا تھا۔

"تم اپنی ہمدردیاں اپنے پاس رکھو تو زیادہ بہتر ہو گا۔۔۔میں اچھے سے جانتا ہوں۔۔۔اپنے گھر میں چھپے غداروں کو۔۔۔جنہیں ہر بار تم میرے خلاف استعمال کر کے مجھے مات دینے کی کوشش کرتے ہو۔۔۔جیسے شیر ہمیشہ اکیلا شکار کرتا ہے۔۔۔میں بھی ویسے ہی اکیلے لڑنے کا عادی ہوں۔۔۔کبھی بنا کسی کا سہارا لیے اکیلے مقابلہ کرنے کی ٹرائے ضرور کرنا۔۔۔تمہارے مقدر میں مات لکھ کر اپنے قدموں میں نہ پٹخ دیا تو میرا نام بھی۔۔۔ملک آژمیر میران نہیں۔۔۔"

آژمیر اپنے چنگارتے لہجے میں بولتا اب کی بار ملک زوہان کے اندر آگ دہکا گیا تھا۔۔۔

فون بند کرتے اُس نے حویلی میں رابطہ کرتے ذیشان کے کمرے کی تلاشی کے کا کہا تھا۔۔۔کیونکہ پہلے اُس کے پوچھنے پر یہی کہا گیا تھا کہ ذیشان گھر پر موجود ہے ہی نہیں۔۔۔تمام جگہیں چیک کی جا چکی ہیں۔۔۔۔۔

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

@@@@@@@@

حاعفہ نگینہ بائی اور کرامت خان سے اُس شخص کی دہشت کے قصے سنتے اپنے لرزتے دل کے ساتھ کوٹھے کو عارضی طور پر خیر آباد کہتی وہاں سے نکل آئی تھی۔۔۔۔

اُس کے لیے پوش علاقے میں ایک بہت ہی خوبصورت فلیٹ خرید اگیا تھا۔۔۔۔ جہاں اُسے رہنا تھا، اِس، ناٹک کے دوران۔۔۔۔ اُس کے ساتھ ایک کُل وقتی ملازمہ اور ایک ڈرائیور کو بھی بھیجا گیا تھا۔ جو دونوں ہی اصل میں نگینہ بائی کے جاسوس تھے۔۔۔ اور اُنہیں حاعفہ کی پل پل کی خبر دینے کو کہا تھا۔۔۔۔ وہ لوگ حاعفہ کی زہانت اور عقلمندی سے اچھی طرح واقف تھے۔۔۔۔ آج تک حاعفہ نے کبھی کوٹھے سے بھاگنے کی کوشش نہیں کی تھی۔۔۔ کیونکہ وہ ماورا کو کسی مقام پر پہنچا کر ہی یہاں سے فرار چاہتی تھی۔۔۔۔ وہ ماورا کے حوالے سے کسی قسم کا رسک نہیں لینا چاہتی تھی۔۔۔ مگر حاعفہ خود اور نگینہ بائی بھی جانتی تھی کہ اگر حاعفہ چاہتی تو شاید اب تک کوٹھے سے فرار اختیار کر چکی ہوتی۔۔۔

اُنہیں ابھی بھی حاعفہ سے کسی قسم کی بے اعتباری نہیں تھی۔۔۔ کیونکہ جب تک ماورا اُن کی نظروں کے سامنے تھی۔۔۔ حاعفہ ایسا کچھ کرنے کے بارے میں سوچتی بھی نہیں۔۔۔ مگر پھر بھی احتیاطاً اُنہوں نے دو جاسوس حاعفہ کے آس پاس چھوڑ رکھے تھے۔۔۔۔۔

حاعفہ نے گھوم پھر کر سارا فلیٹ دیکھا تھا۔۔۔ جو اتنا لگژری اور خوبصورت تھا کہ حاعفہ کے پژمردہ چہرے پر بھی ہلکی سی مسکان کے ساتھ، آنکھوں میں اُداسی مزید بڑھ گئی تھی۔ اُسے بھی تو ہمیشہ ایسی ہی عزت بھری چار دیواری کی خواہش رہی تھی۔۔۔ جو عارضی طور پر کی سہی مگر اُس انجان شخص کی وجہ سے پوری ہو گئی تھی۔۔۔

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

"رانی صاحبہ آپ کے لیے چائے بنا کر لاؤں۔۔۔۔"

ملازمہ اُسے صوفے کی بیک سے سر ٹکا کر آنکھیں موندے دیکھ اُس کے قریب آتی۔۔۔۔ کندھے دبانے لگی تھی۔۔۔۔

وہ خود بھی کہیں نہ کہیں حاعفہ کی کیفیت سمجھ رہی تھی۔۔۔۔۔

"نہیں عابدہ تم بھی تھک گئی ہو گی۔۔۔۔ آتے ساتھ ہی ڈسٹنگ میں لگ گئی تھی۔۔۔۔ جاؤ آرام کر لو۔۔۔۔"

حاعفہ جس نے کوٹھے پر خود کو بہت مغرور اور نک چڑھی مشہور کروار کھا تھا۔۔۔۔ اُس کے قریبی لوگ ہی صرف جانتے تھے کہ وہ دل کی کتنی نرم اور دوسروں کا احساس کرنے والی حساس لڑکی تھی۔۔۔۔۔

ملازمہ اُس کی بات پر نرم تشکرانہ مسکراہٹ سے اُسے دیکھتی وہاں سے نکل گئی تھی۔

آنے والے وقت کا سوچتے حاعفہ کی بے چینی لمحہ بالمحہ بڑھتی جا رہی تھی۔۔۔۔ اُس کا دل اندر سے بہت زیادہ خوفزدہ تھا۔۔۔۔۔ یہی سوچ اُسے ناگ بن کر ڈسی جا رہی تھی کہ کیا وہ اب بھی اپنی عزت محفوظ رکھ پائے گی۔۔۔۔۔ کیا اُس پاکدامن اُس شخص کے ہاتھوں داغدار ہونے والا تھا۔۔۔۔ یا پھر وہ اُس کے حق میں آگے آنے والے وقت کے لیے بہتر ثابت ہونے والا تھا۔۔۔۔۔

یہ سب سوچتے حاعفہ کا سر درد سے پھٹنے لگا تھا۔ اِن جان لیوا سوچوں سے چھٹکارا حاصل کرنے کی خاطر وہ وہاں سے اُٹھتی چائے بنانے کے لیے کچن کی جانب بڑھ گئی تھی۔۔۔۔

@@@@@@@@@@

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

ماورا نے دو دن کی چھٹی کے بعد یونیورسٹی میں قدم رکھا تھا۔۔۔اُس کی ساری ہاسٹل فرینڈز نے اُس کے اچانک گھر چلے جانے پر حیرت کا اظہار کیا تھا۔ماورا نے اپنے رب کا صد شکر ادا کیا تھا کہ یہاں کسی کو بھی اس کے کارنامے کی خبر نہیں ہوئی تھی۔۔۔ہاسٹل اور یونیورسٹی انتظامیہ اکثر اپنی ریپوٹیشن خراب ہونے کے ڈر سے ایسی باتیں چھپا جاتے تھے۔۔۔۔ماورا کے ساتھ بھی یہی ہوا تھا۔۔۔

اُسے ایکسپیل تو کیا گیا تھا مگر حاعفہ کی ضد پر کرامت خان نے اپنے رسورسز استعمال کرتے اُسے واپس سے یونیورسٹی میں انٹری دلوادی تھی۔

ماورا ایک میڈیکل کی سٹوڈنٹ تھی۔۔۔یونیورسٹی کے اندر ہی باقی ڈیپارٹمنٹ کے ساتھ ہی میڈیکل کالج بنایا گیا تھا۔۔۔ اِس یونیورسٹی کا شمار ملک کی ٹاپ یونیورسٹیز میں ہوتا تھا۔۔۔

اِس لیے یہاں کا میرٹ بہت ہائی تھا۔۔۔یہاں یا تو بھاری جیب والے امیر کبیر لوگوں کے بچے پڑھ سکتے تھے یا پھر ماورا جیسے زہین طالبات۔۔۔جو اِس یونیورسٹی کے میرٹ پر آنے کے لیے دن رات ایک کر دیتے تھے۔۔۔اور آخر کار اپنی محنت کا لوہا منوا کر ہی رہتے تھے۔۔۔

ماورا ابھی یونیورسٹی میں میرٹ پر اپنا ایڈمیشن ہو جانے پر بہت خوش تھی۔۔۔مگر وہ نہیں جانتی تھی کہ یہاں آکر وہ سادہ سی بے لوث لڑکی کسی کی سازش کا شکار ہو کر۔۔۔اپنی ساری محنت اپنے ہاتھوں گنوانے کے در پر ہو جائے گی۔۔۔

ماورا ایک ایسی بہت بڑی بھول کر چکی تھی۔۔۔جس کے لیے وہ خود کو زندگی میں کبھی معاف نہ کرنے کا ارادہ رکھتی تھی۔۔۔

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

"ماورا کن سوچوں میں گم ہو یار۔۔۔۔ جلدی چلو۔۔۔ کلاس شروع ہونے میں ایک دو منٹ رہ گئے ہیں صرف۔۔۔۔ سر اگر ہم سے پہلے پہنچ گئے تو انٹر نہیں ہونے دیں گے کلاس میں۔۔۔۔۔"

اُس کی دوست صوفیہ اُسے تھکے تھکے قدم اُٹھاتے دیکھ بولتی تیزی سے آگے بڑھی تھی۔۔۔۔ صوفیہ کی آواز اُسے اپنی سوچوں سے باہر کھینچ لائی تھی۔۔۔۔

نازک دودھیا کلائی پر بندھی رسٹ واچ پر نظر دوڑاتے وہ بھی جلدی سے آگے بھری تھی۔۔۔ صوفیہ تو تیز تیز قدموں سے بھاگتے ہوئے آگے نکل گئی تھی۔۔۔۔ وہ بھی آگے بڑھی ہی تھی جب کوریڈور کا موڑ مڑتے وہ سامنے سے آتے شخص کو نہیں دیکھ پائی تھی۔۔ سنبھلنے کی کوشش کے باوجود ماورا کا سر اُس شخص کے فولادی سینے سے ٹکرا گیا تھا۔۔۔۔ ماورا کو اپنے سر میں ٹیسیں اُٹھتی محسوس ہوئی تھیں۔۔۔۔

اُس کے قدم ایک دم سے لڑکھڑا سے گئے تھے۔۔۔۔ اِس سے پہلے کے وہ زمین بوس ہوئی اپنی بکس کے اُوپر جا گرتی۔۔۔۔۔ مقابل کھڑے اُسے حیرت بھری نظروں سے دیکھتے شخص کا سکتا ٹوٹا تھا۔ اُس نے ماورا کے گرد بازو حمائل کرتے اُسے گرنے سے محفوظ رکھا تھا۔۔۔۔

ماورا کے نتھنوں سے مقابل کی دلفریب خوشبو ٹکرائی تو اُسے شدید جھٹکا لگا تھا۔۔۔۔ اُس نے نگاہیں اُٹھا کر اُوپر دیکھا تھا۔۔۔۔ جہاں وہ شخص بھی بے یقینی کی تصویر بنے کھڑا اُسے دیکھی جا رہا تھا۔۔۔۔

ماورا کے تن بدن میں ناگواری اور شدید نفرت کی لہر دوڑ گئی تھی۔۔۔ اُس شخص کے اپنے گرد لپٹے بازو کا حصار توڑنے میں اُس نے لمحہ نہیں لگایا تھا۔۔۔۔

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

وہ آگ اُگلتی نظروں سے سامنے کھڑے دنیا کے سب سے بڑے دھوکے باز اور دوغلے شخص کو دیکھ رہی تھی۔۔۔۔

"دوبارہ میرے قریب آنے یا مجھے چھونے کی کوشش بھی کی تو مجھ سے بُرا کوئی نہیں ہو گا۔۔۔۔ مسٹر منہاج درانی۔۔۔۔۔ نفرت سے بھی بڑھ کر اگر کوئی جذبہ ہوتا تو وہ رکھتی ہوں میں تمہارے لیے۔۔۔۔۔۔ بہت بُرا کیا ہے تم نے میرے ساتھ۔۔۔۔ میرا اللہ تمہیں اِس کی سزا ضرور دے گا۔۔۔۔ میرے قدموں میں گر کر گڑگڑاؤ گے تب بھی معاف نہیں کروں گی تمہیں۔۔۔۔۔۔"

منہاج درانی کو دیکھ اُس کے دل زخم پھر سے اُدھڑ گیا تھا۔۔۔۔ وہ جتنا سوچ کر آئی تھی۔۔۔۔ اِس شخص سے بلانا تو دور اِس کی شکل بھی نہیں دیکھے گی۔۔۔۔ ابھی اُسے سامنے دیکھ وہ خود پر سے اختیار کھو بیٹھی تھی۔۔۔

ناگواریت بھری نظروں سے اُسے دیکھتے اپنی بکس اُٹھائے وہ وہاں سے نکلنے لگی تھی۔۔۔۔ جب اُس کی بات خاموشی سے سنتے منہاج درانی نے اُس کی کلائی اپنی گرفت میں دبوچتے اُسے دیوار کے ساتھ لگاتے خود اُس کی جانب مڑا تھا۔۔۔۔ ماورا کی کمر بہت زور سے دیوار کے ساتھ ٹکرائی تھی۔۔۔۔ پہلے سر اور اب کمر سے درد اُٹھتا اُس کی آنکھوں میں نمی بھر گیا تھا۔۔۔۔ ماورا کی بکس ہاتھ سے چھوٹ کر پھر زمین بوس ہوئی تھیں۔۔۔۔ اِس حصے میں رش کم ہوتا تھا۔۔۔ اور اِس وقت تو ماورا کی بدقسمتی سے اکا دکا سٹوڈنٹس بھی دیکھائی نہیں دے رہے تھے۔۔۔۔

"تم گھٹیا شخص۔۔۔۔۔ کیا بدتمیزی ہے یہ؟؟؟ چھوڑو مجھے۔۔۔۔"

ماورا نے اُس کی حرکت پر طیش میں آتے۔۔۔۔ اُس پر ہاتھ اُٹھانا چاہا تھا۔۔۔۔ مگر اُس کا اُٹھا ہاتھ اپنے چہرے تک پہنچنے سے پہلے ہی منہاج درانی بیچ میں ہی روکتا اپنی گرفت میں لے گیا تھا۔۔۔۔۔

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

"یہ غلطی دوبارہ کبھی بھول کر بھی مت کرنا۔۔۔ورنہ اِس کا انجام تمہاری سوچ سے بھی کہیں زیادہ ہو گا۔۔۔۔"

اپنی گرفت میں پھڑ پھڑاتی ماورا کو دیکھ وہ شوخی بھری مسکراہٹ سے گویا ہوا تھا۔۔ماورا کا دل چاہا تھا اِس شخص کے خوبرو چہرے سے یہ دل جلاتی مسکراہٹ نوچ لے۔۔۔۔

وہ اُسے خود کو آزاد کروانے کی پوری کوشش کر رہی تھی۔۔۔مگر اُس لمبے چوڑے مضبوط قدو قامت والے شخص کے سامنے اُس کی مزاحمت ایک چیونٹی سے زیادہ کچھ نہیں تھی۔۔۔

"اور کیا کہا تم نے؟؟؟..... میں تمہارے قدموں میں گر کر تم سے معافی مانگوں گا۔۔۔۔ہاہاہاہاہا۔۔۔۔تم تو پہلے سے بھی زیادہ نان سینس بولنے لگی ہو یار۔۔۔۔۔۔میں نے کچھ غلط نہیں کیا تمہارے ساتھ۔۔۔وہی کیا جو ایک طوائف زادی ڈیزرو کرتی ہے۔۔۔ہم شریفوں اور عزت دار لوگوں کے معاشرے میں تم جیسیوں کی کوئی جگہ نہیں۔۔۔۔۔تمہارا کام گھنگرو پہن کر ناچنا ہے۔۔۔۔یہ بکس پڑھنا نہیں۔۔۔۔میرا تو شکریہ ادا کرنا چاہیئے تمہیں۔۔۔سویٹ ہارٹ۔۔۔۔تمہیں تمہاری اصل جگہ پہنچا دیا تھا۔۔۔۔"

منہاج درانی بات کے اختتام میں زہر خند لہجے میں پھنکارتا، آنکھوں میں اُس کے لیے حقارت لیے دیکھتا وہاں سے نکل گیا تھا۔۔۔۔

جبکہ ماورا کتنے ہی لمحے ساکت سی وہاں کھڑی رہی تھی۔۔۔منہاج کے کہے جانے والے الفاظ اُس کے کانوں میں گونجتے، اُس کے دل پر نشتر کی طرح چلتے اُسے لہولہان کر گئے تھے۔۔۔

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

وہ جانتی تھی خود کو جتنا بھی غیر مردوں کی نظروں سے چھپا کر اور اپنا دامن پاک صاف رکھ لیتی۔۔۔ مگر اُس کی حقیقت ہمیشہ یہی رہنی تھی کہ وہ ایک طوائف زادی ہے۔۔۔ جسے وہ کبھی اپنی ذات سے جدا کر کے ایک باعزت زندگی نہیں گزار سکتی تھی۔۔۔

اُس کی آنکھوں کے کٹورے لبالب پانیوں سے بھر گئی تھیں۔۔ جن سے کئی آنسو ٹوٹ کر ماورا کے گالوں پر پھسلتے بے مول ہوئے تھے۔۔۔۔۔

@@@@@@@@@@

"زنیشہ میری جان تمہیں تو بہت سخت بخار ہے۔۔۔"

شمسہ بیگم اور باقی سب ذیشان کی گمشدگی اور باقی سب معاملے کی وجہ سے اتنے اُلجھے ہوئے تھے۔۔۔ کہ اُنہیں زنیشہ کا خیال ہی نہیں رہا تھا۔۔۔

آژمیر کی اطلاع پر جیسے ہی ذیشان کے کمرے کی تلاشی لی گئی تو۔۔۔ اُسے الماری میں رسیوں سے بندھا پایا گیا تھا۔۔۔ منہ پر بھی پٹی بندھی تھی۔۔۔ جس کی وجہ سے وہ مدد کے لیے کسی کو بلا نہیں پایا تھا۔۔۔۔

اُس کے چہرے اور جسم پر زخموں کے نشان بھی تھے۔۔۔ جو اُسے ملک زوہان نے اُسی کے کمرے میں آ کر پیٹتے، شادی کے گفٹ کے طور پر دیئے تھے۔۔۔

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

سب لوگ ذیشان کی حالت دیکھ سہم گئے تھے۔۔ملک زوہان نے جو کہا تھا وہ کر دیکھایا تھا۔۔۔اُس نے شادی توڑ کوادی تھی۔۔۔مگر وہ آژمیر میران کے قہر کو آواز دے گیا تھا۔۔۔آژمیر میران کے غضب ناک تاثرات بتا رہے تھے کہ اِس بار وہ ملک زوہان کو بخشنے کا ارادہ بالکل بھی نہیں رکھتا تھا۔۔

وہ بنا کسی سے کوئی بات کیے۔۔۔پتھریلے تاثرات کے ساتھ میران پیلس سے نکل گیا تھا۔۔۔

اُس کو اِس قدر غیض وغضب سے جاتا دیکھ سب گھر والے مزید پریشان ہو اُٹھے تھے۔۔۔اب پتا نہیں آژمیر میران زوہان کو اِس عمل کی سزا دینے کے لیے کیا کرنے والا تھا۔۔۔۔

ذیشان کی حالت ایسی نہیں تھی کہ شادی کی تقریب کی جاسکتی۔۔۔اِس لیے فلحال اِس معاملے میں خاموشی اختیار کر لی گئی تھی۔۔۔

شمسہ بیگم کو جیسے ہی زنیشہ کا خیال آیا تو وہ اُس کے کمرے میں آگئی تھیں۔۔۔جو کل سے ملازمین کے رحم وکرم پر ہی تھی۔۔۔

مگر اُس کے بخار میں پھنکتے نقاہت زدہ وجود کو دیکھ اُن کا دل منہ کو آگیا تھا۔۔۔اپنی لاڈلی کو وہ اِس حالت میں نہیں دیکھ سکتی تھیں۔۔۔

اُنہیں زنیشہ ڈری ڈری خوفزدہ سی لگی تھی۔۔۔اُن کی آواز سنتے ہی وہ اُن کے قریب ہوتی اُن کی آغوش میں چھپ گئی تھی۔۔۔

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

"میں نے آپ سب سے کہا تھا۔۔۔وہ بہت خطرناک ہے۔۔۔جو کہا ہے وہ ضرور کرے گا۔۔۔آپ لوگوں نے میری بات نہیں مانی۔۔۔اگر وہ لالہ کو کوئی نقصان پہنچا دیتا تو میں مر جاتی۔۔۔وہ کیوں کرتا ہے آخر لالہ اور ہم سب سے اتنی نفرت۔۔۔۔۔۔"

زنیشہ اُن کی گود میں منہ چھپائے وہ سوال کر رہی تھی۔۔۔جن کے جواب اُس سمیت میران پیلس کے باقی لوگ بھی جاننا چاہتے تھے۔۔۔مگر اِن سوالوں کے جواب دینے سے قاصر تھیں وہ۔۔۔۔

"زنیشہ کچھ نہیں ہوا سب ٹھیک ہے۔۔۔۔زوہان آژمیر کو کبھی نقصان نہیں پہنچائے گا۔۔۔۔اور نہ آژمیر اتنا کمزور ہے کہ اُس کے کیے جانے وار کا مقابلہ ہی نی کر پائے۔۔۔تم یہ فضول باتیں سوچ کر خود کو ہلکان مت کرو۔۔۔دیکھو کیا حالت بنا رکھی ہے تم نے اپنی۔۔۔"

شمسہ بیگم اُسے کندھوں سے تھام کر واپس بیڈ پر لٹاتیں، اُس کا زرد چہرا دیکھ فکر مندی سے بولی تھیں۔۔۔وہ یہی سمجھی تھیں۔ کہ زوہان نے جو ذیشان کے ساتھ کیا وہ اُس کی وجہ سے اتنی ڈری ہوئی ہے۔۔۔مگر وہ یہ نہیں جانتی تھیں کہ یہ ڈر و خوف زوہان کے اِس کمرے میں آکر ادا کیے جانے والے الفاظ کی وجہ سے ہے۔۔۔۔زوہان کی دی جانے والی دھمکی ابھی بھی اُس کے کانوں میں گونجتی اُسے نئے سرے سے خوف میں مبتلا کر جاتی تھی۔۔۔۔

وہ چاہ کر بھی یہ بات شمسہ بیگم یا گھر کے کسی بھی فرد کو نہیں بتا سکتی تھی۔۔۔کیونکہ اگر یہ بات آژمیر تک پہنچ جاتی تو آژمیر نے اِس حرکت پر زوہان کو کسی قیمت پر معاف نہیں کرنا تھا. اور جواب میں زوہان بھی کسی سے کم نہیں تھا۔

اِس لیے اُس نے یہ بات اپنے دل کے اندر ہی دفن کرنا مناسب سمجھا تھا۔۔۔

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

@@@@@@@@@@

آذمیر میران شدید غصے میں شہر کی جانب روانہ تھا۔ کیونکہ اُسے یہی اطلاع ملی تھی کہ زوہان اپنے شہر والے گھر میں ہے۔۔۔اِس لیے وہ جلد از جلد وہاں پہنچ کر آج ملک زوہان کی عقل ٹھکانے لگانے کا پورا ارادہ رکھتا تھا۔

ملک زوہان کی حرکتیں دن بدن بڑھتی جارہی تھیں۔۔۔جن پر بند باندھنا اب ضروری ہو گیا تھا۔۔۔

وہ لوگ ابھی آدھے راستے میں ہی پہنچے تھے۔ آس پاس سنسان جنگل موجود تھا۔۔۔گاڑی اپنی فل رفتار سے چل رہی تھی۔۔۔جب اچانک سامنے روڈ پر اُنہیں سیاہ شال میں ملبوس کوئی تن تنہا لڑکی تیز تیز قدموں سے چلتی نظر آئی تھی۔۔۔

ڈرائیور نے فل سپیڈ میں ہونے کی وجہ سے گاڑی کا بمشکل کنٹرول کرتے بریک لگائی تھی۔۔۔مگر پھر بھی وہ اُس لڑکی کو ٹکراؤ سے بچانے میں ناکام ہوا تھا۔۔۔۔

گاڑی کی زرا سی ٹھوکر سے سامنے چلتی لڑکی اُچھل کر روڈ پر جا گری تھی۔۔۔۔

"جمال یہ کیا کیا تم نے؟؟.... آنکھیں بند کر کے گاڑی چلا رہے تھے کیا۔۔۔جو تمہیں روڈ پر چلتی لڑکی نظر نہیں آئی۔۔۔۔"

آذمیر پہلے ہی شدید غصے میں تھا۔۔۔اُوپر سے ڈرائیور کی حرکت پر اُسے مزید تپ چڑھی تھی۔۔۔جو نجانے کونسی مصیبت اُس کے گلے ڈال چکا تھا۔۔۔۔

پیچھے آتی گارڈز کی گاڑیاں بھی رک چکی تھیں۔۔۔

"معذرت سائیں۔۔۔۔۔"

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

ڈرائیور بس منمنا کر رہ گیا تھا۔۔۔

"سائیں میں دیکھتا ہوں۔۔۔۔۔"

ڈرائیور کے ساتھ فرنٹ سیٹ پر بیٹھا فیصل جلدی سے نیچے اُترا تھا۔۔۔

آژمیر ہونٹ بھینچے وہیں بیٹھا رہا تھا۔۔۔

"سائیں وہ لڑکی بے ہوش ہو چکی ہے۔۔۔ اور اُس کے ماتھے سے بہت زیادہ خون بہہ رہا ہے۔۔۔ یہ اُس لڑکی کے لیے خطرناک ثابت ہو سکتا ہے۔۔۔۔"

فیصل نے کھڑکی سے آ کر آژمیر کو بتایا تھا۔۔۔ سامنے ہوش و خرد سے بیگانہ لڑکی کے بے پناہ حُسن کو دیکھ اُس کی آنکھیں چندھیا گئی تھیں۔۔

"لڑکی بہت زیادہ خوبصورت ہے۔۔۔ یہ آس پاس جنگل بھی ہے۔۔۔۔ کہیں کوئی چڑیل ویل تو نہیں ہے۔۔۔ ورنہ اِس جگہ تن تنہا لڑکی کا کیا کام۔۔۔۔۔ ویسے اتنی حسین لڑکی میں سے آج تک نہیں دیکھی۔۔۔۔۔ اتنی سفید ہے وہ۔۔۔ اندھیرے میں بھی اُس کی دودھیا رنگت دھمک رہی تھی۔۔۔ کاش آج وہ اکیلی ہی مل جاتی۔۔"

فیصل کے پیچھے کھڑے گارڈز آژمیر کے اپنی جانب متوجہ ہونے سے انجان اپنی ہانکی جا رہے تھے۔

اُن کی باتیں سن کر آژمیر کے چہرے کے تاثرات بگڑے تھے۔۔۔ وہ گارڈز کو ہی کہنے والا تھا کہ اُس لڑکی کو ہاسپٹل لے جاؤ۔۔۔ مگر اُنہیں اُس لڑکی کے حُسن میں قصیدے پڑھتے دیکھ آژمیر کو اِس طرح ہوش سے بیگانہ لڑکی کو اُن سب کے ساتھ بھیجنا ٹھیک نہیں لگا تھا۔۔۔

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

آژمیر اُن پر ایک سخت نظر ڈالتا گاڑی سے باہر نکلا تھا۔۔۔ جبکہ آژمیر کو باہر نکلتا دیکھ وہ دونوں مؤدب بنے سر جھکا گئے تھے۔۔

جب اُن کے سامنے آتے آژمیر نے دونوں کے منہ پر پر ایک ایک تھپڑ رسید کیا تھا۔۔۔ اُسے اُن کا ادا کیس جانے والا آخری جملہ آگ بگھولا کر گیا تھا۔۔۔

"جیسی عزت واحترام اپنی گھر کی عورتوں کے لیے رکھتے ہو۔۔۔ باہر موجود تمام عورتوں کو بھی اُسی نظر سے دیکھنا شروع کر دو۔۔۔ معاشرے میں عورتیں تم جیسی گھٹیا سوچ رکھنے والوں کی وجہ سے محفوظ نہیں ہیں۔۔۔ جہاں تن تنہا لڑکی دیکھی، اپنی لال ٹپکانے پہنچ جاتے ہو۔۔۔ اگر ایسا ہی کوئی تمہاری گھر کی عورتوں کے بارے میں سوچے تو کیسا لگے گا تمہیں۔۔۔۔۔۔"

آژمیر اُن پر غصیلی سرد نگاہ ڈالتا اُس لڑکی کی جانب بڑھ گیا تھا۔۔۔ جو واقعی حُسن کا مومی مجسمہ تھی۔۔ باقی وہ پوری طرح سے سیاہ شال میں کور تھی۔۔۔ بس اُس کا دودھیا دلکش نقوش سے سجا چہرا سامنے تھا۔۔۔ ماتھے سے نکلتا خون اُس کے آدھے چہرے کو تر کر چکا تھا۔۔۔ گاڑی کی ہیڈ لائٹس میں اُس کے ستواں ٹھنڈ سے گلابی پڑتی ناک میں پہنی نتھ جگمگا رہی تھی۔۔۔ سیاہ شال میں ڈھکے یونہ

آژمیر نے فوراً اُس کے دلفریب چہرے سے نظریں پھیر لی تھیں۔۔۔ وہ مضبوط اعصاب کا مالک تھا۔۔ جتنا بھی حُسن اُس کے سامنے ہوتا وہ خود کو بہکنے سے بچانا اچھی طرح جانتا تھا۔۔

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

آگے بڑھ کر اُس لڑکی کو بانہوں میں اُٹھاتے وہ اپنی گاڑی کی جانب بڑھ گیا تھا۔اُسے گاڑی کی بیک سیٹ پر لٹاتے وہ خود ڈرائیور کے ساتھ فرنٹ سیٹ پر آن بیٹھا تھا۔۔۔فیصل اب گارڈز کی گاڑی میں تھا۔۔۔اُن کی گاڑیاں تیزی سے ہاسپٹل کی جانب روانہ ہوئی تھیں۔۔۔

آژمیر زوہان کے پاس جلد از جلد پہنچ کر اُس کی عقل ٹھکانے لگانا چاہتا تھا۔۔۔مگر اِس لڑکی کو یوں بے یارو مدد گار چھوڑنے پر بھی اُس کا دل نہیں مان رہا تھا۔۔۔

اِس لیے پہلے وہ اِس لڑکی کو ہاسپٹل پہنچا کر اِس کا ٹریٹمنٹ کروانا چاہتا تھا۔۔۔

@@@@@@@@

منہاج درانی سے ٹکراؤ کے بعد ماورا کا دماغ ڈسٹرب ہو چکا تھا۔۔۔بنا کوئی کلاس اٹینڈ کیے وہ ہاسٹل واپس آگئی تھی۔۔۔۔

منہاج اُس کی سچائی جانتا تھا۔۔اگر وہ یہ بات یونی میں سب کے سامنے مشہور کر دیتا تو اُسے کوئی بھی یونی میں ٹکنے نہ دیتا۔۔۔ماورا کو سمجھ نہیں آرہا تھا کہ منہاج درانی جیسے ناسور سے بچنے کے لیے وہ کیا کرے۔۔۔

@@@@@@@@

آژمیر اُس لڑکی کو لیے سیدھا ہاسپٹل پہنچا تھا۔۔ڈاکٹرز کے مطابق روڈ پر گرنے کی وجہ سے اُس کے ماتھے پر چوٹ آئی تھی۔۔۔بے ہوش ہونے کی وجہ بھی یہی تھی۔۔۔اُس کی بینڈیج کر کے ڈرپ لگا دی گئی تھی۔۔۔کچھ ہی دیر میں اُسے ہوش آجانا تھا۔۔۔آژمیر اُس لڑکی کے ہوش میں آنے تک وہیں رُکا تھا۔۔۔اور ساتھ میں ملک زوہان کے رٹرن گفٹ کی بھی تیاری کرنے لگا تھا۔۔۔

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

"سائیں اُس لڑکی کو ہوش آگیا ہے۔۔۔۔۔ "

آژمیر کال کاٹتا واپس پلٹا تھا جب فیصل نے اُسے اُس لڑکی کے ہوش میں آجانے کی اطلاع دی تھی۔۔۔

آژمیر اثبات میں سر ہلاتا اُس روم کی جانب بڑھ گیا تھا۔۔۔اِس لڑکی کا یوں سنسان روڈ پر اچانک آجانا اُسے میں اچنبھے میں ڈال گیا تھا۔۔۔

اُس کے دشمنوں کی کمی نہیں تھی۔۔۔یہ دشمنوں کی جانب سے کی گئی کوئی سازش بھی ہو سکتی تھی۔۔۔اِس لیے وہ اِس لڑکی سے بات اور جانچ پڑتال کیے بنا جانے نہیں دینا چاہتا تھا۔۔۔

اُسے آتا دیکھ گارڈ نے جلدی سے دروازہ کھولا تھا۔۔۔ آژمیر تیزی سے اندر داخل ہوا تھا۔۔۔جب اُس کی نظر سامنے بیڈ پر تکیوں کے سہارے ٹیک لگائی بیٹھی لڑکی پر پڑی تھی۔۔۔

لرزتے دل کے ساتھ وہاں بیٹھی حاعفہ نے بھی اپنی گھنیری پلکوں کی باڑ اُٹھا کر اُس کی جانب دیکھا تھا۔۔۔اُسے نرس سے ہی پتا چلا تھا کہ کوئی آژمیر نامی شخص اُسے یہاں لایا تھا۔۔۔اور اب اُس کے ہوش میں آنے کے بعد اُسے ملنا چاہتا تھا۔۔۔

حاعفہ کو جو کرنے کو کہا گیا تھا ابھی تک سب ٹھیک چل رہا تھا۔۔۔ مگر اب آگے آژمیر میران کا سامنا کرنے سے اُس کی حالت غیر ہو رہی تھی۔۔۔اُس کا دل بہت گھبرا رہا تھا۔۔۔ نجانے وہ شخص کتنا خطرناک ہو۔۔۔۔۔اور کہیں وہ پکڑی نہ جائے۔۔۔۔۔

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

اُسے صبح ہی کال آئی تھی، اُسی شخص کی جس نے اب آژمیر میران کو اپنے جال میں پھنسانے کے لیے اُسے ساری آگاہی دینی تھی۔۔۔ آج بھی اُسی کے کہنے پر ہی وہ ڈرائیور کے ساتھ اُس سنسان روڈ پر پہنچی تھی۔۔۔ اُس کا ڈرائیور گاڑی کو چند کلو میٹر دور جھاڑیوں میں چھپائے کھڑا تھا۔۔۔ تاکہ آژمیر اور اُس کے آدمیوں کی نظروں میں نہ آسکے۔۔۔۔

آژمیر کی گاڑی کو قریب آتا دیکھ حاعفہ جان بوجھ کر سامنے آئی تھی۔۔۔ کیونکہ اُسے بتایا گیا تھا کہ آژمیر میران سے سامنا ہونا اتنا آسان نہیں تھا۔۔۔ اِس لیے حاعفہ کو یہ موقع سب سے اچھا لگا تھا۔۔۔

جس کا بھرپور فائدہ اُٹھاتے وہ اب آژمیر میران کے سامنے تھی۔۔۔

نرس نے اُس کے اندر آنے کا بتایا تھا۔۔۔ حاعفہ کا دل خوف کے مارے بیٹھا جا رہا تھا۔۔۔ جب دروازہ کھولتے ایک رعب دار پرسنیلٹی کا مالک خوبرو شخص اندر داخل ہوا تھا۔۔۔ سیاہ لباس میں کریم کلر کی گرم شال اپنے چوڑے کندھوں کے گرد لپیٹے وہ مقناطیسی نگاہیں اُس کی جانب اُٹھائے قریب آیا تھا۔۔۔ اُس کی خود پڑ گڑھی سنجیدگی بھری سیاہ آنکھیں حاعفہ کا دل زور سے دھڑکا گئی تھی۔۔۔ وہ جس طرح حاعفہ پر نگاہیں گاڑھے کھڑا تھا۔۔۔ اُس کے خوف سے اپنے ہاتھوں کی لرزش چھپانے کے لیے حاعفہ نے بیڈ کی چادر کو مُٹھی میں دبوچ لیا تھا۔۔۔

آژمیر میران نے ہونٹ سختی سے بھینچ رکھے تھے۔۔۔ ہونٹوں پر سجی گھنیری مونچھیں اُس کی رعب دار پرسنیلٹی میں مزید اضافہ کر رہی تھیں۔۔۔۔

"کون ہو تم؟؟؟ اور رات کے پہر اُس سنسان روڈ پر کیا کر رہی تھی۔۔۔؟؟"

حاعفہ کو کڑے تیوروں سے گھورتے اُس نے سختی بھرے لہجے میں استفسار کیا تھا۔۔۔

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

اُس کی زیرک نگاہیں حاعفہ کے چہرے پر ٹکی ہوئی تھیں۔۔۔جو خود کو کمپوز کرنے کی پوری کوشش کر رہی تھی۔۔۔۔وہ نہیں چاہتی تھی، آژمیر کو اُس پر زرا سا بھی شک ہو۔۔۔۔۔

"حاعفہ نور نام ہے میرا۔۔۔۔۔"

حاعفہ نے اپنے چہرے کے گرد لپٹی شال کو مزید درست کرتے اُسے جواب دیا تھا۔۔۔

"کچھ غنڈے میرے پیچھے لگے ہوئے تھے۔۔۔مجھے پتا ہی نہیں چلا اور میں وہاں آن نکلی۔۔۔۔اور اچانک آپ کی گاڑی سے ٹکرا گئی۔۔۔۔"

حاعفہ نے اپنا خشک حلق تر کرتے سر جھکائے جواب دیا تھا۔۔۔۔

کیونکہ آژمیر میران کی جانچتی نگاہیں اُس پر ٹکی ہوئی تھیں۔۔۔۔ہمیشہ لوگوں کو اپنی قاتل نگاہوں سے مات دینے والی حاعفہ اِس وقت اِس شخص کے سامنے نگاہیں اُٹھانے سے قاصر تھی۔۔۔۔

"اپنے گھر والوں کا نمبر بتاؤ۔۔۔۔تاکہ وہ یہاں سے آکر لے جائیں تمہیں۔۔۔۔۔"

آژمیر نے موبائل پاکٹ سے نکالتے اُس سے نمبر مانگا تھا۔۔۔

حاعفہ کے چہرے کا رنگ متغیر ہوا تھا۔۔۔۔

"میرا اِس دنیا میں کوئی نہیں ہے، میرے پیرنٹس کی ڈیتھ ہو چکی ہے۔۔۔۔میں اکیلی رہتی ہوں۔۔۔۔"

حاعفہ نے فوراً سنبھلتے جواب دیا تھا۔۔۔۔

"اپنے گھر کا ایڈریس بتاؤ۔۔۔۔۔"

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

آژمیر نے نیا سوال داغا تھا۔۔۔اُس کی سرد نگاہیں ہنوز حاعفہ پر ٹکی ہوئی تھیں۔۔۔اِس لڑکی کی گھبراہٹ اُسے شک میں مبتلا کر رہی تھی۔۔۔۔

"میں خود گھر چلی جاؤں گی۔۔۔۔آپ نے اب تک میری جتنی مدد کی،اُس کے لیے بہت مشکور ہوں میں۔۔۔۔"

حاعفہ جذبز ہوئی تھی۔۔۔اِس شخص کی موجودگی اُس پر بہت بھاری پڑ رہی تھی۔۔۔اِس کی ساحرانہ شخصیت کے سامنے اُس سے بولنا محال ہو رہا تھا۔۔۔وہ بھلا اُسے اپنی محبت کے جال میں کیسے پھنساتی۔۔۔۔۔۔۔

اُس کی بات کے جواب میں آژمیر اُس پر ایک نگاہ ڈالتا وہاں سے نکل گیا تھا۔۔۔وہ پہلے ہی اخلاقیات کے چکر میں اِس لڑکی کے پیچھے اپنا کافی ٹائم ضائع کر چکا تھا۔۔۔۔۔۔

اِس لڑکی کا تن تنہا وہاں پایا جانا اُسے مشکوک تو لگا تھا۔۔۔مگر اُس کا آژمیر سے یوں گریز برتنا اُس کا شک دور کر گیا تھا۔

آژمیر کے جاتے ہی حاعفہ نے سکھ کا سانس ہوا میں خارج کرتے تکیے سے سر ٹکا دیا تھا۔۔۔

جس شخص سے وہ ٹھیک سے بات بھی نہیں کر پا رہی تھی۔۔۔اُس سے آگے رکھے جانے والے ریلیشن کا سوچ حاعفہ کی کیفیت غیر ہوئی تھی۔۔۔۔

اُس کا بہت سے مردوں سے سامنا ہوا تھا۔۔۔مگر اِس شخص میں ایک الگ ہی کشش تھی۔۔۔جو حاعفہ کو خود میں جکڑ رہی تھی۔۔۔

جہاں ایک طرف آژمیر میران کو ایک شریف النفس انسان کے روپ میں دیکھ کر اُسے سکون ملا تھا،وہیں اُس کی شخصیت کے آگے حاعفہ کو اپنا سارا کانفیڈنس اور زہانت صفر ہوتی محسوس ہوئی تھی۔۔۔حاعفہ کو یہاں آنے سے پہلے یہی بتایا گیا تھا۔

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

کہ اگر آژمیر میران کے سامنے اُس کی اصلیت کھل گئی کہ وہ اُسے دھوکا دینے آئی ہے یہاں۔۔۔۔تو اُس کا آژمیر میران کے قہر سے بچ پانا ناممکن تھا۔۔

@@@@@@@@@@

"ملک زوہان میری سوچ سے زیادہ مغرور ہو تم۔۔۔۔۔میرے حلقے کے تمام مرد میرے حُسن کے دیوانے ہیں۔۔۔۔اور میں صرف اور صرف تمہارے پیچھے پاگل ہوں، مگر تم ہو کہ مجھے گھاس بھی نہیں ڈالتے۔۔۔۔یہ بہت غلط بات ہے۔۔۔۔۔"

ثمن ایک ادا سے اپنی شولڈر کٹ زلفوں کو ہاتھ سے جھٹکتی اُس کے بے انتہا قریب صوفے پر آن بیٹھی تھی۔۔۔۔

سیگریٹ کا دھواں فضا کے سپرد کرتے ملک زوہان نے نظریں گھما کر اپنے کندھے سے سر ٹکائے بیٹھی ثمن کی جانب دیکھا تھا۔۔۔۔وہ کسی کو اجازت نہیں دیتا تھا اپنے قریب آنے کی۔۔۔۔مگر ثمن خان سے اُس کی کافی دوستی تھی۔۔۔۔۔اسی ریزن سے وہ اُسے اتنا حق تو دیتا تھا۔۔۔۔ثمن نے اُس کی خاطر اپنا نام اپنی ریپوٹیشن داؤ پر لگا رکھی تھی۔۔۔۔زوہان اُس کی بے تکلفی برداشت کرتا تھا مگر ایک حد تک۔۔۔۔اُس حد سے آگے اُس نے ثمن کو کبھی بڑھنے نہیں دیا تھا۔۔۔۔اُس کا یہ گریز ثمن کو مزید اُس کا دیوانہ بنا دیتا تھا۔۔۔۔وہ جی جان سے ملک زوہان کو حاصل کرنا چاہتی تھی۔۔۔۔جس کے لیے وہ آخری دم تک اُس کا دل جیتنے کی کوشش کر سکتی تھی۔۔۔۔

ابھی بھی وہ بے خود سی اُس کے خوبرو چہرے کو دیکھے گئی تھی۔۔۔

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

"تو عقل مندی کا ثبوت دیتے ہوئے۔۔۔اُن مردوں میں سے کسی ایک کا ہاتھ تھام لو۔۔۔کیونکہ یہاں سے تمہیں تمہاری خواہش کے مطابق کچھ نہیں ملنے والا۔۔۔"

زوہان نے دوسرا سیگریٹ سلگھاتے اُسے ہمیشہ کی طرح ٹکا سا جواب دیا تھا۔۔۔ ثمن اُس کے جواب پر جی بھر کر بد مزا ہوئی تھی۔۔۔ مگر اپنا سر ابھی بھی اُس کے کندھے سے نہیں ہٹایا تھا۔۔۔

"تم بہت سنگدل اور ظالم بھی ہو۔۔۔ تمہاری زندگی میں آنے والی لڑکی خوش قسمت ہونے کے ساتھ ساتھ بچاری بھی ہو گی۔۔۔ کیونکہ تمہارا ستم برداشت کرنا آسان کام بالکل بھی نہیں ہے۔۔۔"

ثمن نے خفگی بھرے انداز میں کہا تھا۔۔۔ کیونکہ جتنی انا اور اکڑ اِس شخص میں تھی، اُس نے آج تک کسی میں بھی نہیں دیکھی تھی۔۔۔۔

ثمن کی بات پر زوہان کی آنکھوں کے پردے پر کسی کا دلکشی بھرا، ڈرا سہما نازک سراپا آن ٹھہرا تھا۔۔۔ مگر اگلے ہی لمحے زوہان سر جھٹکتے اُس کے تصور سے باہر آیا تھا۔۔۔ جسے وہ اپنے دل میں کوئی بھی جگہ دینے کی غلطی نہیں کر سکتا تھا۔۔۔ اُسی لمحہ سامنے ٹیبل پر پڑا اُس کا موبائل بج اُٹھا تھا۔۔۔ حاکم کا نمبر دیکھ زوہان نے فوراً کال ریسیو کی تھی۔۔۔ مگر دوسری جانب سے جو خبر اُسے سنائی گئی تھی۔۔۔ اُس کا چہرا غصے کی شدت سے لال ہو گیا تھا۔۔۔ سامنے پڑا ٹیبل اُس کے پیر کی ماری جانے والی ٹھوکر سے دور جا گرا تھا۔۔۔ ثمن دہل کر اُس کی جانب متوجہ ہوئی تھی۔۔۔ اُس کا یہ جنونی رُوپ ہمیشہ خطرناک ثابت ہوتا تھا۔۔۔ اُس کے اپنے لیے بھی اور دوسروں کے لیے بھی۔۔۔

@@@@@@@

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

منہاج درانی سے ٹکراؤ کے بعد ماورا کا دماغ ڈسٹرب ہو چکا تھا۔۔۔بنا کوئی کلاس اٹینڈ کیے وہ ہاسٹل واپس آ گئی تھی۔۔۔۔

منہاج اُس کی سچائی جانتا تھا۔۔اگر وہ یہ بات یونی میں سب کے سامنے مشہور کر دیتا تو اُسے کوئی بھی یونی میں ٹکنے نہ دیتا۔۔۔ماورا کو سمجھ نہیں آ رہا تھا کہ منہاج درانی جیسے ناسور سے بچنے کے لیے وہ کیا کرے۔۔۔

وہ بستر میں گھسی تکیے میں سر دیئے لیٹی روتی رہی تھی۔۔۔اُن دونوں بہنوں کے لیے لائف کبھی آسان نہیں رہی تھی۔اگر ماورا اُس کوٹھے سے دور اِس جگہ پر عزت سے رہ رہی تھی تو اُس کی بھاری قیمت وہاں حاعفہ ادا کر رہی تھی۔اگر حاعفہ کے سر پر ماورا کی زمہ داری نہ ہوتی تو وہ کب کی وہاں سے نکل گئی ہوتی۔۔۔۔۔یہی بات ماورا کو رُلاتی تھی۔۔۔کہ حاعفہ اُس کی وجہ سے مشکل میں تھی۔۔حاعفہ کی صرف ایک ہی خواہش تھی۔۔۔وہ ماورا کو ڈاکٹر بنے دیکھنا چاہتی تھی۔۔۔

ماورا کو یہی ڈر تھا کہ اگر منہاج درانی کی وجہ سے یہ ممکن نہ ہو پاتا تو حاعفہ کا دل دکھتا۔۔۔جو کہ اب ماورا کبھی نہیں ہونے دینا چاہتی تھی۔۔۔ماورا خود کو نارمل کرتی منہاج درانی کو اُس کی جگہ پر ہی رکھنے کا سوچنے لگی تھی۔

وہ شخص اُس کا گنہگار تھا پھر وہ بھلا ہی کیوں ڈرتی اور دبتی اُس سے۔۔۔۔

ماورا تکیے پر سر رکھے آنکھیں موندے ماضی کی بھول بھلیوں میں گم ہوئی تھی۔۔۔

وہ دونوں بہنیں دنیا کی اُن بدنصیب لڑکیوں میں سے تھیں۔۔۔جنہوں نے آنکھ ہی کوٹھے پر کھولی تھی۔پیدا ہوتے ہی اُن کے کانوں میں گھنگھروں کی تھاپ سنائی دی تھی۔۔۔اُن کی ماں سلمہ ایک طوائف زادی تھی۔۔۔مگر شاید اُن کی قسمت اچھی تھی کہ اُن کے پہلے رقص میں ہی کسی امیر زادے کا دل آ گیا تھا اُن پر۔۔۔

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

جو اپنی فیملی کی وجہ سے اُنہیں گھر تو ساتھ نہیں لے جا سکتا تھا مگر اُس نے سلمہ پر ایک طرح سے احسان کرتے اُس پر اپنے نکاح کا ٹھپہ لگا کر اُسے ہمیشہ کے لیے اپنے نام لکھوا لیا تھا۔۔۔اُس کا کہنا تھا وہ سلمہ سے بہت محبت کرتا ہے، ایک دن اُسے اِس جگہ سے نکال کر لے جائے گا۔۔۔سلمہ اُس کی باتوں پر دل سے ایمان لاتی تھی۔۔۔نکاح کی وجہ سے اُس نے سلمہ کی ماں کو بھاری قیمت ادا کی تھی۔۔۔وہ بے پناہ خوش تھیں۔۔۔اِس بات کا اُنہیں اندازہ تھا کہ اُن کی بیٹی کا بے پناہ حُسن ایسی بجلیاں تو ضرور گرائے گا۔۔۔سلمہ کی بڑی بہن نگینہ ہمیشہ اپنی چھوٹی بہن کے حُسن سے خار کھاتی تھی۔بڑی وہ تھی مگر اُن کی ماں ہمیشہ سلمہ کو ہی اہمیت دیتی تھی۔۔۔اُوپر سے اتنے ہینڈسم اور امیر کبیر بندے سے اُس کا نکاح نگینہ کی جیلسی مزید بڑھا گیا تھا۔۔۔مگر وہ جلنے، کڑھنے اور ٹھنڈی آہیں بھرنے کے سوا کچھ نہیں کر سکتی تھی۔۔۔کیونکہ چاہے جو بھی ہو آخر سلمہ اُس کی بہن تھی، وہ اُس کے خلاف کچھ نہیں کر سکتی تھی۔

دوسری جانب سلمہ یہی چاہتی تھی کہ وہ جب تک یہاں ہے، وہ اولاد پیدا نہیں کرے گی۔۔۔وہ نہیں چاہتی مزید کوئی ننھی جانیں ویسی ہی اذیت اور تکلیف برداشت کریں جو وہ اب تک کرتی آئی تھیں۔۔مگر اُس کے شوہر نے اُسے ہر طرح سے اعتبار دلاتے، اُس کی یہ ضد ختم کر دی تھی۔۔۔سلمہ نے اُس کی محبت کے آگے ہتھیار ڈال دیئے تھے۔۔۔

کافی عرصے تک یہ معاملہ ایسے ہی چلتا رہا۔۔۔سلمہ اُس شخص کی بیوی بن کر کوٹھے پر رہتی۔۔۔جب بھی کسی گاہک وغیرہ کے آنے کس ٹائم ہوتا وہ کمرے میں قید ہو جاتی۔۔۔۔۔اُسے اپنے شوہر کی جانب سے کسی کے سامنے آنے کی اجازت نہیں تھی۔

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

جب اُنہیں دنوں اُس کی گود میں ایک چاند سی بیٹی نے جنم لیا تھا۔۔۔ سلمہ اپنی بیٹی کی چاند سی روشن من موہنی صورت دیکھ کر اُسے چومتی اُس کے اچھے نصیب کی دعا کرنے لگی تھی۔۔۔ مگر بیٹی کو جنم دیتے ہی اُس کے دل میں ایک عجیب سا خوف پیدا ہو گیا تھا۔۔۔

سلمہ نے اپنی بیٹی کا نام حاعفہ رکھا ہے۔ وہ اپنی بیٹی کو اِس کوڑے کے ڈھیر میں نہیں پالنا چاہتی تھی. اُس نے پھر اپنے شوہر سے یہاں سے جانے کی خواہش ظاہر کی تھی، جسے اُس نے ہمیشہ کی طرح بہلا پھسلا کر ٹال دیا تھا۔۔۔

جب ٹھیک تین سال بعد سلمہ نے ایک اور بیٹی کو جنم دیا تھا۔۔۔ وہ بھی حاعفہ کی طرح نازک گڑیا سی تھی۔۔۔۔ اپنی بیٹیوں کی بے پناہ خوبصورتی سلمہ کو خوفزدہ کر گئی تھی۔۔۔ اُس نے اپنے شوہر سے ایک بار پھر وہی مطالبہ کیا تھا۔ مگر اِس بار اُسے اپنے شوہر کی جانب سے جو جواب ملا تھا اُس نے سلمہ کا نازک دل توڑ کر رکھ دیا تھا۔۔۔۔

اُس کے شوہر کا کہنا تھا کہ وہ ایک بہت بڑے شریف گھرانے سے تعلق رکھتا ہے۔۔۔ وہ بھلا ایک طوائف زادی اور اُس کی بیٹیوں کو اپنے گھر کیسے لے جا سکتا ہے۔۔۔ اور اُسے خفیہ طور پر کسی اور ٹھکانے پر رکھ کے بھی وہ اپنا کردار مشکوک نہیں بنا سکتا تھا۔ اِس لیے سلمہ کو اپنی بیٹیوں سمیت ساری زندگی یہیں رہنا تھا۔۔۔ سلمہ جو ایک عزت کی زندگی جینے کی خواہش مند تھی، اپنی قسمت کی ستم ظریفی پر پھوٹ پھوٹ کر رو دی تھی۔۔۔ کیونکہ اب اُس پر صرف اپنی عزت کی نہیں بلکہ دو بیٹیوں کی زمہ داری بھی تھی۔۔۔۔

جن کا باپ خود کو ایک شریف النفس انسان اور عزت دار شہری مانتا تھا۔۔۔ مگر اُس کی غیرت اِس کوٹھے کے دروازے کے آگے آکر مر جاتی تھی۔۔۔ جہاں اُس کی بیوی، اُس کی سگی بیٹیاں پڑی تھیں۔۔۔

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

اُس دن کے اپنے شوہر سے ہونے والے جھگڑوں کے بعد سے سلمہ اُس سے سیدھے منہ بات نہیں کر رہی تھی. کیونکہ اُس کی شوہر نے اُس سے دھوکا دیا تھا۔۔۔وہ آتا سلمہ اُس کی احسان مند ہونے کی وجہ سے اُس کے حکم پر سر تسلیم خم کر دیتی۔۔۔اُس کی ہر بات خاموشی سے مان جاتی۔۔۔

جب اچانک نجانے کیا ہوا کہ اُس کے شوہر نے کوٹھے پر آنا ہی بند کر دیا۔۔۔اُس نے سلمہ کو کبھی اپنے خاندان اور اپنی پہچان کے بارے میں کچھ نہیں بتایا تھا۔ جس کی وجہ سے سلمہ اُسے ڈھونڈنے سے قاصر تھی۔۔۔

سلمہ کی بیٹیاں بڑی ہو رہی تھیں۔۔۔ جس کے ساتھ ہی اُن کے معصوم حُسن میں مزید نکھار آ رہا تھا۔۔۔اِس سب کے ساتھ ہی سلمہ کا اُن کو لیے کر خوف بھی بڑھتا جا رہا تھا۔۔۔

اُس نے بہت کوشش کی تھی مگر اپنے شوہر سے رابطہ کرنے کا کوئی سراغ نہیں مل پا رہا تھا اُسے۔۔۔جب اُنہی دنوں سلمہ پر ایک اور ستم آن پڑا تھا۔۔۔ سلمہ کی ماں جو ہمیشہ اُس کے لیے ڈھال بن کر رہی تھیں، اُسے ہمیشہ ہمیشہ سے لیے چھوڑ کر جہانِ فانی سے کوچ کر گئی تھیں۔۔۔ سلمہ بُری طرح ٹوٹ کر رہ گئی تھی۔۔۔کوٹھے کا سارا اختیار نگینہ بائی اور اُس کے خالہ زاد کرامت خان کے پاس آ گیا تھا، کرامت بھی اِسی کوٹھے کی پیداوار تھا۔۔۔۔اور اب اپنے اِس بزنس کو بڑے پیمانے پر لے جانے کے لیے وہ بہت سارے غیر قانونی کاموں میں بھی انوالو ہونے لگا تھا۔۔۔

نگینہ کا شروع سے ہی رویہ ٹھیک نہیں تھا سلمہ کے ساتھ۔۔۔کہنے کو تو وہ بہنیں تھیں۔۔۔ مگر نگینہ سلمہ سے خار کھاتی، دل میں اُسکے خلاف بہت بغض رکھے ہوئے تھی۔ سلمہ اندر سے بالکل ٹوٹ چکی تھی۔۔۔اُسے اپنی بیٹیوں کا مستقبل روشن

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

نہیں لگ رہا تھا۔۔۔اُس نے جیسے بھی لڑ جھگڑ کر، نگینہ سے مخالفت مول لے کر اپنی بیٹیوں کی پڑھائی جاری رکھی تھی۔۔۔

پہلی بار ایسا ہوا تھا کہ کوٹھے میں رہ کر کوئی بچیاں تعلیم حاصل کر رہی تھیں۔۔۔حاعفہ نے ابھی یونیورسٹی میں قدم رکھا ہی تھا جب اُس کی ماں جو اُن کے سر کا سائبان تھی۔۔۔اُنہیں اپنی ٹھنڈی چھاؤں سے محروم کرتی، ایک رات خاموشی سے آنکھیں موند گئی تھی۔۔۔اُن دونوں بہنوں کے سر پر قیامت آن ٹوٹی تھی۔۔۔نگینہ بائی نے اُن دونوں کی پڑھائی چھڑوادی تھی۔۔۔

حاعفہ نگینہ بائی کے سامنے اپنی قربانی تو دے گئی تھی، مگر ماورا کے لیے وہ کسی طور راضی نہیں تھی۔۔۔حاعفہ کا پہلا رقص ہی اتنا شاندار گیا تھا کہ نگینہ بائی اور کرامت خان کو اُس کی ضد ماننے ہی بنی تھی۔۔۔اور ماورا کی تعلیم دوبارہ شروع کروادی گئی تھی۔۔۔وہ دونوں بہنیں اپنے ماں باپ کے ریلیشن کے بارے میں ہر بات سے آگاہ تھیں۔۔۔

کہ اُن کا باپ اتنا بزدل انسان تھا۔ کہ اُنہیں ساتھ کے جانا تو دور کی بات، اُن کے برتھ سرٹیفکیٹ پر اپنا نام بھی لکھوانے سے انکاری تھا۔۔۔

وہ دونوں بہنیں نہ تو اپنے باپ کا نام جانتی تھیں۔۔۔اور نہ اِس بات سے واقف تھیں، کہ وہ شخص اب زندہ بھی تھا یا نہیں۔۔۔۔

حاعفہ نے مردوں کے دو طرح کے رُوپ ہی دیکھے اور سنے تھے۔۔۔ایک اپنے باپ جیسا دھوکے باز، بے وفا اور نفس کا مارا بزدل شخص اور دوسرا کرامت خان جیسا جو پیسوں کی خاطر اپنی عورتوں کی سودا بازی کرتا تھا۔۔۔حاعفہ کو مرد ذات سے

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

شدید نفرت تھی۔۔۔وہ کبھی اِس صنف پر بھروسہ نہ کرنے کی قسم کھا چکی تھی۔۔۔جبکہ دوسری جانب ماورا صدا کی نرم دل کچھ مردوں کی وجہ سے دنیا کے سارے مردوں کو قصوروار ٹھہرانے کو تیار نہیں تھی۔۔۔مگر وہ بھی اپنی ماں کی طرح اِس معاملے میں بدنصیب ہی نکلی تھی۔۔۔منہاج درانی نے اُس کی ذات پر جو داغ لگایا تھا وہ تو شاید مٹ جاتا۔۔۔مگر اُس کا دیا دل کا درد کبھی نہیں بھرنے والا تھا۔۔۔

@@@@@@@@@@

"بہت غلط کیا ہے آژمیر میران تم نے۔۔بہت غلط۔۔۔اِس کا بہت بڑا حساب چکانا ہو گا تم نے۔۔۔۔۔۔۔"

زوہان کال کاٹتا مُٹھیاں بھینچ گیا تھا۔۔۔اُس سے اپنا غصہ کنٹرول کرنا مشکل ہو رہا تھا۔۔۔اُس کی دو انتہائی قیمتی فیکٹریز میں آگ لگا دی گئی تھی۔۔۔جس کی شدت اتنی زیادہ تھی کہ کوئی بچاؤ کرنے سے پہلے ہی سب کچھ جل کر راکھ ہو گیا تھا۔۔۔زوہان کو کروڑوں کا نقصان ہوا تھا۔۔۔وہ اچھے سے جانتا تھا۔۔۔آژمیر کے علاوہ کوئی انسان اتنی جرأت نہیں کر سکتا تھا یہ کارنامہ اُسی کا تھا۔۔۔زوہان اگر اُس کے خاندان والوں کو نقصان پہنچاتا تھا تو آژمیر اُس کا بدلہ ایسے ہی لیتا تھا۔۔۔۔

"کیا ہوا زوہان؟؟؟؟"

ثمن بھی پریشان ہوتی زوہان کے قریب آئی تھی۔۔۔

اِس سے پہلے کے کہ ثمن کی اِس بات کا وہ کوئی جواب دیتا۔۔۔

جب دروازہ ناک کرتے اُس کی اجازت سے ملازم گھبرایا بوکھلایا اندر داخل ہوا تھا۔۔۔

"سائیں وہ باہر۔۔۔۔آژمیر میران۔۔۔زبردستی اندر آ گئے ہیں۔۔۔ہماری کوئی بات سننے کو تیار ہی نہیں"....

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

ملازم کی باقی بات منہ میں ہی رہ گئی تھی۔۔۔جب پیچھے سے آژمیر نے آکر اُسے ایک طرف دھکیل دیا تھا۔۔

زوہان کے اندر پہلے ہی آژمیر میران کے لیے نفرت کی آگ بھڑک رہی تھی۔۔۔اتنے بڑے کارنامے کے بعد اُس کا یہاں آنا،اُس آگ میں چنگاری بھڑکا گیا تھا۔۔۔

اندر داخل ہوتے آژمیر نے انتہائی نخوت اور ناگواری بھری نظروں سے زوہان کے انتہائی قریب بیٹھی ثمن کو دیکھا تھا۔۔۔جنہیں محسوس کرتی ثمن زوہان کا بازو تھامتی اُس کے مزید قریب ہوئی تھی۔۔۔

"کیسا لگا میرا رٹرن گفٹ میرے پیارے بھائی۔۔۔؟"

آژمیر فاتحانہ مسکراہٹ کے ساتھ اُس کے غصے سے لال پڑتے چہرے پر نظریں ٹکائے بولا تھا۔۔

زوہان کا یہ غصے سے بھڑکتا انداز آژمیر میران کے جلتے سینے پر ٹھنڈی پھوار کی طرح ثابت ہوا تھا۔۔۔یہی دیکھنے تو وہ اتنی دور سے آیا تھا۔۔تاکہ اپنی آنکھوں سے اِس شخص کی مات دیکھ سکے۔۔۔

زوہان آنکھوں میں شعلوں کی سی لپک لیے آژمیر کے مقابل آن کھڑا ہوا تھا۔۔۔

"میرا یہ نقصان تمہیں بہت مہنگا پڑے گا۔۔۔یہ سب کر کے تم نے اپنی بربادی کو آواز دی ہے ملک آژمیر میران۔۔۔
"

زوہان کا دل چاہا تھا۔۔ابھی اِسی وقت اپنی بندوق اِس شخص کے سینے پر خالی کر دے۔۔۔مگر نہیں وہ میران پیلس کے کسی بھی شخص کو اتنی آسان موت نہیں مار سکتا تھا۔۔وہ اُن سب کو تڑپانا چاہتا تھا۔۔۔

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

"برباد کس نے ہونا ہے یہ تو وقت کی بتائے گا۔۔۔ لیکن اگر خود کو میرے ہاتھوں بچانا چاہتے ہو تو میرے گھر والوں سے۔۔۔۔ میری بہن سے دور رہو۔۔۔۔ اِسی میں تمہاری بھلائی ہے۔۔۔۔ ورنہ تمہیں برباد کرنے سے مجھے کوئی روک نہیں پائے گا۔۔۔۔۔"

آژمیر بھی چہرے پر سرد و سپاٹ تاثرات لیے اُسے وارن کرتے بولا۔۔۔۔

جبکہ اُس کی بات پر زوہان قہقہہ لگاتے ہنس دیا تھا۔۔۔

"تمہاری بہن میری ہونے والی بیوی ہے۔۔۔ اُس سے بھلا کیسے دور رہوں میں سالے صاحب۔۔۔۔۔"

زوہان بھی اُس کے اندر ویسی ہی آگ بھڑکانہ چاہتا تھا۔۔۔ جیسی اِس وقت اُس کے اپنے اندر لگی تھی۔۔۔۔ اور ہوا بھی ایسے ہی تھا۔۔۔ آژمیر میران بھڑکا ضرور تھا۔۔۔ مگر پھر جلد ہی خود پر قابو پا گیا تھا۔۔۔۔

"بزدلوں کی طرح عورتوں کو مہرا بنا کر وار کرنا چھوڑ دو۔۔۔۔ جس خاندان سے تعلق رکھتے ہو۔۔۔ کم از کم اُس کے نام کا کی خیال کر لو۔۔۔"

آژمیر نے ایک جتاتی نظر زوہان کے پیچھے کھڑی ثمن پر ڈالی تھی۔۔۔ زوہان اچھے سے سمجھ گیا تھا کہ آژمیر اُن دونوں کے درمیان کس ٹائپ کا ریلیشن سمجھ رہا ہے۔۔۔۔۔۔

"میری بہن انتہائی معصوم اور ایک باکردار لڑکی ہے۔۔۔ جسے تم جیسا شخص تو بالکل بھی ڈیزرو نہیں کرتا۔۔۔۔ اُسے اِسے اِس دشمنی میں استعمال کرنے کا سوچنا بھی مت۔۔۔۔ کیونکہ اُس کے بعد میں جو تمہارا حال کروں گا۔۔۔۔ وہ ابھی سوچ بھی نہیں سکتے تم۔۔۔۔۔"

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

آژمیر اُسے سخت لہجے میں وارن کر تا وہاں سے نکل گیا تھا۔۔۔ جبکہ اُس کے جاتے ہی زوہان نے کمرے کی کوئی شے سلامت نہیں چھوڑی تھی۔۔۔ ثمن اُس کے اتنے شدید غصے پر ایک کونے میں کھڑی خاموشی سے اُسے دیکھے گئی تھی۔۔۔۔ وہ سمجھ نہیں پائی تھی کہ زوہان کو اتنا جنونی غصہ آژمیر کی آخری بات پر آیا تھا۔۔۔ یا پھر اُس کے کیے جانے والے نقصان پر۔۔۔

'آژمیر اب تم دیکھو گے۔۔۔ تمہاری اِس دھمکی کو میں تم پر کیسے لوٹاتا ہوں۔۔۔"

پورے کمرے کی ہر شے زمین بوس کرنے کے بعد زوہان دوبارہ سیگریٹ سلگھاتا زہر خند لہجے میں بولا تھا۔۔۔

@@@@@@@@@@

میران پیلس کی سیکیورٹی مزید بڑھادی گئی تھی۔۔۔ آژمیر اپنے خاندان والوں کی سیفٹی پر کسی قسم کا رسک نہیں لے سکتا تھا۔۔۔۔

"زنیشہ بیٹا آپ یونیورسٹی کیوں نہیں جارہی ہیں؟؟؟ شادی تو فلحال پوسٹ پونڈ ہو گئی ہے نا۔۔۔ تو اِس طرح آپ کو چھٹیاں کر کے اپنی پڑھائی کا مزید خرج نہیں کرنا چاہیئے۔۔۔"

شمسہ بیگم زنیشہ کے گھنے لمبے بالوں کی چٹیا بناتے نرمی سے گویا ہوئی تھیں۔۔۔ اُن کی بات پر زنیشہ پہلو بدل کر رہ گئی تھی۔۔۔ وہ اُنہیں کی بتاتی وہ ملک زوہان سے کس قدر خوفزدہ تھی۔۔۔ جو شخص میران پیلس میں اُس کے کمرے کے اندر تک رسائی حاصل کر سکتا تھا۔۔۔ وہ باہر پتا نہیں اُس کے ساتھ کیا کرتا۔۔۔

یہی سوچ کر اُس نے خود کو گھر میں ہی قید کر رکھا تھا۔۔۔

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

مگر گھر میں سب کے بڑھتے اسرار پر اُس کی مانتی ہی بنی تھی۔۔۔

"میں کس کے ساتھ جاؤں کالج۔۔۔میرے ڈرائیور جمشید کو تو آژمیر لالہ۔۔۔۔"

زنیشہ نے بات ادھوری چھوڑ دی تھی۔۔۔

"اچھا میں بات کرتی ہوں آژمیر سے۔۔۔۔اُس دن آژمیر تمہارے لیے کسی خاص سیکیورٹی کی بات بھی کر رہا تھا۔۔۔ زوہان سے کسی بھی بات کی اُمید کی جاسکتی ہے اب۔۔۔اِس لیے آژمیر کہہ رہا تھا۔۔۔کہ کسی ٹرینڈ باڈی گارڈ کا انتظام کرتا ہے تمہارے لیے۔۔۔جو یونیورسٹی میں بھی فل ٹائم تمہارے ساتھ ہو۔۔۔۔"

شمسہ بیگم نے اُس کا خوف سمجھتے اُسے تفصیل سے بتایا تھا۔۔۔

زنیشہ کے لیے یہ چیز کافی آکورڈ تھی۔ مگر وہ پھر بھی اِس کے لیے راضی تھی۔۔۔ملک زوہان کی پہنچ سے دور رہنے کے لیے اُسے جو بھی برداشت کرنا پڑتا وہ کرنے کو تیار تھی۔۔۔

@@@@@@@@@@

حاعفہ اپنے سامنے لیپ ٹاپ کھولے بیٹھی تھی۔۔۔جس پر اُسے آژمیر میران کے حوالے سے سارا بائیوڈیٹا سینڈ کیا گیا تھا۔۔وہ کس مزاج کا شخص تھا، اُس کا رہن سہن کیسا تھا۔۔۔غصے کس قدر شدید آتا تھا۔۔۔اُس کی سخت مزاجی۔۔۔اور دھوکے باز اور جھوٹے لوگوں کو کڑی سے کڑی سزا دینے کی عادت۔۔۔

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

اُس حُسن و وجاہت کے شاہکار کو دیکھ حاعفہ کتنے ہی لمحے پلکیں جھپکنا بھول گئی تھی۔۔۔اُس کی ایک سے بڑھ کر ایک خوبصورت تصویر اُسے سینڈ کی گئی تھی۔۔۔۔۔اُسے اُس کا کام پوری طرح سمجھا دیا گیا تھا۔۔۔۔جسے کرنے کے لیے حاعفہ بالکل بھی تیار نہیں تھی۔۔۔۔اُس کا دل آژمیر میران کی ایک جھلک سے ہی خوفزدہ ہو گیا تھا۔۔۔

اُس نے مردوں کے جو رُوپ دیکھے تھے۔۔۔یہ اُن سب سے بالکل الگ رُوپ تھا۔۔۔

وہ یک ٹک کتنے ہی لمحے سامنے لیپ ٹاپ پر جگمگاتی اُس کی تصویر دیکھے گئی تھی۔۔۔۔وہ ساحر تھا جو ایک نظر میں ہی اُسے اپنے سحر میں جکڑ گیا تھا۔۔۔۔۔

اچانک خیال آتے حاعفہ اپنا سر جھٹکتی لیپ ٹاپ بند کرتی پیچھے ہوئی تھی۔۔۔۔

"نہیں مرد ذات دھوکے کے سوا کچھ نہیں ہے۔۔۔پہلی ملاقات میں کوئی اپنی اصلیت نہیں دیکھاتا۔۔۔۔یہ شخص بھی باقی مردوں کی طرح جھوٹ اور فریب سے زیادہ کچھ نہیں ہو گا۔۔۔۔۔مجھے یہاں جس کام کے لیے بھیجا گیا ہے میں اُسی کام پر توجہ دوں تو زیادہ بہتر ہے۔۔۔۔۔"

حاعفہ اپنے دل کی نادانیوں پر اُسے ڈپٹتے بولی تھی۔۔۔اُسے خود بھی سمجھ نہیں آرہا تھا۔۔۔کہ آخر اُسے ہو کیا رہا تھا۔۔۔

حاعفہ جو کوٹھے سے نکلتے وقت بس یہی دعا کرتی آئی تھی کہ وہ شخص کوئی اچھا، شریف انسان ہو۔۔۔جس کے قریب جانے سے اُسے کوئی خطرہ نہ ہو۔۔۔۔اِس وقت اُس کی یہی دعا قبول تو ہو چکی تھی۔۔۔۔مگر حاعفہ کو سکون ابھی بھی نہیں تھا۔۔۔

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

کسی شخص کے جذبات کے ساتھ کھیلناوہ بھی صرف اپنے مقصد کے لیے۔۔۔اور بعد میں اُسی شخص کو موت کے کنارے لے کر جانا۔۔۔یہ سب اُسے کرنا تھا۔۔۔

لیکن خود کو اتناڈانٹ ڈپٹ کے باوجود ق ایسا کرنے کے لیے اُس کا دل نہیں مان رہا تھا۔۔۔

اگر وہ پیچھے ہٹ جاتی تو۔۔۔۔ماورا کو نہ بچاپاتی۔۔۔اپنی ماں سے کیاوعدہ ٹوٹ جاتا۔۔۔وہ دھوکے باز اور جھوٹی نہیں تھی۔۔۔مگر اب بننا تھا اُسے۔۔۔۔۔اپنی زندگی میں موجود واحد رشتے کی خاطر۔۔۔۔

ٹھنڈا سانس بھرتی وہ صوفے کی بیک سے سر ٹکاتی آژمیر میران سے ہونے والے اپنے اگلے ٹکراؤ کے بارے میں سوچنے لگی تھی۔۔۔

@@@@@@@@

"ماورااپناموڈ ٹھیک کرو۔۔۔حیرت ہورہی ہے مجھے۔۔۔کی ماورانور لڑنے کے بجائے۔۔۔چھپ کر روتی ہے۔۔۔امیزنگ۔۔۔۔"

فاطمہ اُس کے ساتھ ساتھ چلتی کلاس روم کی جانب بڑھتے بولی۔۔۔کیونکہ ماورااُس دن منہاج درانی سے ہونے والے ٹاکرے کے بعد دو دن تک یونی آئی ہی نہیں تھی۔۔۔اُسے خوف تھا کہ کہیں وہ سب کو اُس کی اصلیت نہ دیکھا دے۔۔۔۔

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

اِس وقت بھی کلاس کی جانب بڑھتے اُسے ایک طرف وہ اپنے گروپ کے ساتھ بیٹھا نظر آیا تھا۔۔۔اور وہ اُس کی طرف متوجہ بالکل بھی نہیں تھا۔۔۔ماورا سکھ کا سانس لیتی آگے بڑھ گئی تھی۔۔۔اُس نے فاطمہ کو بھی اپنے طوائف زادی ہونے کا نہیں بتایا تھا۔کیونکہ وہ جانتی تھی اُس کی اصلیت جان کر فاطمہ بھی اُسے چھوڑ دے گی۔۔۔

وہ یہاں بنی اپنی اکلوتی دوست نہیں کھونا چاہتی تھی۔۔۔۔

ماورا یونیورسٹی کے پہلے دن سے اب تک ہمیشہ دوپٹہ سر پر اوڑھتی تھی۔۔۔اُس کے دوپٹے کی لینتھ اتنی تو ضروری ہوتی تھی۔۔۔کہ اُس کے نازک سراپے کو پوری طرح ڈھانپ لے۔۔۔مگر کچھ لوگ ایسے بھی تھے۔۔۔جنہیں خود تو پردے کی توفیق نہیں ملتی تھی۔۔۔مگر وہ دوسروں کو بھی ایسا کرتے برداشت نہیں کر سکتے تھے۔۔۔۔

خاص طور پر منہاج درانی اور اُس کے فرینڈز اُسے حقارت بھری نظروں سے ہی دیکھا کرتے تھے۔۔۔

جب سے وہ اِس یونی میں آئی تھی۔۔۔اُس نے ایک ہی شخص کو ہر جگہ چھائے دیکھا تھا۔۔۔منہاج درانی اپنی پرسنیلٹی، اپنے رکھ رکھاؤ اور اپنے منفرد لاپرواہ انداز کی وجہ سے ہر جگہ مقبول تھا۔۔۔پہلے پہل تو ماورا کو وہ بلاوجہ کی اکڑ اور اونچی ناک رکھنے والا شخص ایک آنکھ نہیں بھایا تھا۔۔۔

جو اپنے سوا باقی سب کو کمتر ہی سمجھتا تھا، جسے اپنے خاندان اور اپنی بے شمار دولت پر بہت گھمنڈ تھا۔۔۔باقی بھی بہت سارے سٹوڈنٹس اُس کے آگے ہاتھ باندھے اُس کی ہر بات ماننے کو تیار رہتے تھے۔۔۔

ماورا کو نہ ہی اُس شخص کا بی ہیوئیر پسند آیا تھا اور نہ ہی وہ خود۔۔۔جو اپنے علاوہ باقی سب کو حقیر سمجھتا تھا۔۔۔ماورا کو اُس سے عجیب سی چڑ ہو گئی تھی۔۔۔اِس کا بہتر حل اُس نے یہی جانا تھا کہ وہ اُس کا سامنا کم سے کم کرے۔۔۔

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

وہ اگر کہیں سے گزر رہا ہوتا۔۔۔ تو ماورا اپنا راستہ ہی بدل لیتی۔۔۔ یونی کی جس پارٹی یا فنکشن میں وہ ہوتا۔۔۔ وہاں جانا ہی چھوڑ دیا تھا۔۔۔

وہ سمجھ رہی تھی یہ سب کر کے وہ منہاج درانی کی نظروں سے بچی ہوئی ہے۔۔۔ مگر ایسا نہیں تھا۔۔۔ بہت سے لوگ یہ بات نوٹ کر چکے تھے۔۔۔ اور منہاج کا دھیان بھی اِس جانب دلا چکے تھے۔۔۔

منہاج کو اپنا اگنور کیا جانا وہ بھی کسی لڑکی سے نہایت ہی عجیب لگا تھا۔۔۔

جب اچانک ایک دن وہ ماورا کے پاس خود آن ٹپکا تھا۔۔۔ ماورا نے اُسے اگنور کرنے کی پوری کوشش کی تھی۔۔۔ مگر وہ تو جیسے اُس کے پیچھے ہی پڑ چکا تھا۔۔۔ لیکن وہ اُس کے سامنے جتنے اچھے سے بی ہیو کرتا تھا۔۔۔ ماورا اُس کے لیے اپنا نظریہ بدلنے پر مجبور ہو گئی تھی۔۔۔ اُسے حاعفہ کی کی گئی نصیحت بھولنے لگی تھی۔۔۔ وہ منہاج درانی پر ٹرسٹ کرنے لگی تھی۔۔۔ اپنے دل کو اُس کی جانب مائل ہونے سے نہیں روک پا رہی تھی۔۔۔

جب منہاج نے اُس کے لیے اپنی محبت کا اظہار کر دیا تو وہ بھی اپنی فیلنگز کو مزید جھٹلا نہیں پائی تھی۔۔۔ اور منہاج درانی کے سامنے اپنا دل کھول کر رکھ دیا تھا۔۔۔

جسے منہاج نے دل و جان سے قبول کیا تھا۔۔۔ منہاج کے دوست اور یونی کے تمام لوگ حیران تھے، کوئی سوچ بھی نہیں سکتا تھا کہ منہاج درانی کو یہ بڑے سے تھان میں لپٹی لڑکی بھی پسند آ سکتی ہے۔۔۔

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

منہاج کو اُس نے اپنا سچ نہیں بتایا تھا۔۔۔ وہ بتانا چاہتی تھی۔۔۔۔ مگر اُسے ڈر تھا کہ کہیں منہاج اُسے چھوڑ نہ دے۔۔۔۔۔ وہ اُس سے بہت زیادہ محبت کرنے لگی تھی۔۔۔ منہاج کی عورت کی ریسپیکٹ کرنے والی، اُنہیں خود سے اعلیٰ مقام دینے والی جو سائیڈ اُس نے دیکھی تھی۔ اُس نے ماورا کو اپنا اسیر کر لیا تھا۔۔۔۔

منہاج نے اچانک ایک دن اُس کے گھر رشتہ بھیجنے، اُس سے نکاح کرنے کی خواہش ظاہر کرتے اُس کے سامنے ثابت کر دیا تھا کہ وہ یہ محبت ٹائم پاس کے لیے نہیں کر رہا تھا۔۔۔ بلکہ واقعی اُس سے محبت کرتا تھا۔۔۔

لیکن وہیں ماورا کا دل یہ سوچ کر بھی بے چین ہوا تھا کہ اگر اُس کی اصلیت جان کر منہاج نے اُسے چھوڑ دیا تو۔۔۔۔ ایسا وہ کسی صورت نہیں چاہتی تھی۔۔۔۔ اِس لیے اُس نے خود غرض بنتے منہاج کو یہ کہہ دیا تھا کہ اُس کے پیرنٹس اِس رشتے کے لیے کسی صورت نہیں مانیں گے۔۔۔۔ جس پر منہاج بھی اُسے کھونا نہیں چاہتا تھا۔۔۔۔ اُس نے خفیہ طور پر نکاح کرنے کا حل پیش کیا تھا۔۔۔۔

مگر یہ ماورا کی بد قسمتی تھی یا خوش قسمتی کہ جس وقت اُنہوں نے نکاح کے لیے فرار ہونا تھا اُسی وقت کرامت اپنے آدمیوں کے ساتھ آ کر اُسے رنگے ہاتھوں پکڑ چکا تھا۔۔۔۔ ماورا کے لیے حیرت کی بات یہی تھی کہ کرامت نے منہاج کو کچھ بھی نہیں کہا تھا۔۔۔ بلکہ اُس کا شکریہ ادا کیا تھا۔۔۔ کہ اُس نے بروقت اُنہیں اطلاع کرتے اُن کا اتنا بڑا نقصان ہونے سے بچا لیا تھا۔۔۔۔

ماورا نے پھٹی پھٹی بے یقین نظروں سے اُس کی جانب دیکھا تھا۔۔۔۔ وہ تو اُس سے بے پناہ محبت کرتا تھا۔۔۔۔ پھر اُس کے ساتھ اتنا بڑا دھوکا کیسے کر سکتا تھا۔۔۔

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

جب منہاج آنکھوں میں طنز اور حقارت لیے اُس کے قریب آیا تھا۔۔۔

"کیا ہوا مس ماورا نور؟؟؟ دغابازی کرنا اور جھوٹ بولنا صرف تمہارا کام ہے کیا؟۔۔۔ تم نے محبت کے نام پر مجھے دھوکا دیا اور میں نے وہ اُس سے ڈبل کر کے تمہیں واپس لوٹا دیا۔۔۔ حساب برابر۔۔۔ اب آئندہ میں بھی محبت لفظ پر اعتبار کرنے سے پہلے ہزار بار سوچوں گا اور تم بھی۔۔۔ "

منہاج اُسے انتقامی نظروں سے دیکھتا وہاں سے پلٹ گیا تھا۔۔۔

ماورا سکتے کی کیفیت میں پھٹی پھٹی نظروں سے اُسے جاتا دیکھ رہی تھی۔۔۔ تو اِس کا مطلب یہ شخص اُس کی اصلیت جان چکا تھا۔۔۔ اور اب اُسی کی سزا دے گیا تھا۔۔۔ ماورا نہیں جانتی تھی کہ اِس شخص نے کبھی اُس سے محبت کی بھی تھی یا نہیں۔۔۔ کیونکہ محبت میں اتنی کم ظرفی نہیں ہوتی۔۔۔ کہ اپنے محبوب کو اُس کی ایک غلطی پر اُٹھا کر موت اور ذلت کے منہ میں پھینک دیا جائے۔۔۔ جو بھی تھا۔۔۔ مگر ماورا کا اعتبار اب مردوں اور محبت پر سے بالکل اُٹھ گیا تھا۔۔۔ اُس کے نزدیک دنیا کا ہر مرد دھوکے باز اور فراڈ تھا۔۔۔

منہاج کے دھوکے کے بعد وہ اندر سے ٹوٹ چکی تھی۔۔۔ صرف اپنی بہن کی خاطر وہ اپنا دل کچلتی واپس اُسی جگہ آ گئی تھی۔۔۔ جہاں اُسے اُس شخص کا سامنا کرنا تھا۔۔۔ جس کی شکل بھی دیکھنا پسند نہیں کرتی تھی وہ۔۔۔ جو اُس کا خطاوار تھا۔۔۔ اُس کا دل لہولہان کر دیا تھا۔۔۔۔

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

ماورا نے آج پہلی بار کی طرح منہاج درانی اور اُس کے گروپ کو بیٹھا دیکھ اپنا راستہ نہیں بدلا تھا۔۔۔ بلکہ سر اُٹھائے بے تاثر چہرے کے ساتھ وہاں سے گزر گئی تھی۔۔۔۔ یہ ظاہر کرتے کہ اُس شخص کے ہونے نہ ہونے سے اب اُسے کوئی فرق نہیں پڑتا تھا۔۔۔

وہاں بیٹھے منہاج درانی نے پلٹ کر گہری نظروں سے اُس کی جانب دیکھا تھا۔۔۔ اُس کے نظروں سے اوجھل ہونے پر سر جھٹکتا اپنے دوستوں سے باتوں میں مصروف ہو گیا تھا۔۔۔۔۔

@@@@@@@@@

"السلام و علیکم لالہ۔۔۔۔ "

حسیب نے ڈرائنگ روم میں داخل ہوتے آژمیر کو سلام کیا تھا۔۔۔ جو ابھی کچھ دیر پہلے شہر سے لوٹا تھا۔۔۔ باقی سب افراد بھی رات کا وقت ہونے کی وجہ سے وہاں جمع تھے۔۔۔ اُن سب کی عادت تھی۔۔ رات کے وقت سب لوگ ایک ساتھ ضرور بیٹھتے تھے۔۔۔ یہ عادت سب کی آژمیر نے ہی بنائی تھی۔۔۔ اُسے پسند نہیں تھا کہ شام ہوتے ہی سب لوگ اپنے اپنے کمروں میں گھس جائیں۔۔۔

وہ اپنے خاندان کو ایک ساتھ جوڑ کر رکھنا چاہتا تھا۔۔۔ جس میں وہ کافی حد تک کامیاب بھی تھا۔۔۔

"حسیب میں نے تمہیں ایک ضروری کام سونپا تھا، ہو گیا کیا؟؟ "

آژمیر سنجیدگی بھرے تاثرات کے ساتھ حسیب کی جانب متوجہ ہوا تھا۔۔۔

باقی سب بھی اُن کی جانب متوجہ تھے۔۔۔

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

"جی لالہ آج میں اُسی کام میں مصروف رہا ہوں۔۔۔ آپ کے کہے کے عین مطابق بہت قابل باڈی گارڈ ڈھونڈا ہے میں نے زنیشہ کے لیے۔۔۔ جو یونیورسٹی میں بھی فل ٹائم اُس کے ساتھ رہے گا۔۔ "

حسیب نے تفصیل سے جواب دیا تھا۔

"مگر باڈی گارڈ کس لیے آژمیر؟ ہم میں سے ہی کوئی زنیشہ کو پک اینڈ ڈراپ کر لے گا۔۔۔ میں ملا ہوں اُس شخص سے جسے حسیب نے اِس جاب کے لیے رکھا ہے۔۔۔ کافی شریف اور قابل انسان لگ رہا ہے۔۔۔ پچھلا ریکارڈ بھی بہت اچھا ہے اِس کا۔۔۔ مگر پھر بھی ہمارے ہوتے زنیشہ کو کسی باڈی گارڈ کی کیا ضرورت۔۔۔۔ "

قاسم میران کو یہ بات کافی عجیب لگی تھی۔ جس کا اُنہوں نے برملا اظہار بھی کیا تھا۔۔

"آپ نے بالکل ٹھیک کہا چچا جان۔۔۔۔ مگر میں فل ٹائم زنیشہ کی حفاظت چاہتا ہوں۔۔۔ میں زنیشہ کے حوالے سے کسی قسم کا رسک نہیں لے سکتا۔۔۔۔ ملک زوہان کسی بھی حد تک گر سکتا ہے۔۔۔ "

آژمیر اٹل لہجے میں بولا تھا۔۔ اُسے اس بات کا شک ہو چکا تھا کہ زوہان زنیشہ کے روم تک گیا تھا۔۔ مگر ابھی اِس بات کا پوری طرح سراغ نہیں مل پایا تھا۔۔ اپنی بہن کی عزت کی خاطر وہ نہ کسی کے سامنے اِس بات کا ذکر کر سکتا تھا۔ اور نہ بنا کسی ٹھوس ثبوت کے زوہان سے اِس بارے میں کوئی بات کر سکتا تھا۔۔

"اللہ اُسے ہدایت عطا فرمائے۔۔۔ اور جلد اُسے احساس ہو جائے کے وہ کتنا غلط کر رہا ہے۔۔۔ "

شمسہ بیگم افسوس سے سر ہلاتے بولی تھیں۔۔۔

"بات تو تمہاری بالکل ٹھیک ہے۔۔۔ "

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

قاسم صاحب نے اثبات میں سر ہلایا تھا۔۔۔

"لالہ سائیں مزمل نام ہے اُس کا۔۔۔ میں اور چچا جان مل چکے ہیں اُس سے۔۔۔ اور اُس کے حوالے سے پوری تسلی بھی کرلی ہے۔۔۔ آپ بھی ایک بار مل لیں۔۔۔ پھر فائنل کر لیتے ہیں اُسے۔۔۔۔ "

حسیب کو بھی آزمیر کا آئیڈیا اچھا لگا تھا۔۔۔ زوہان کی سوچ تک پہنچنا بہت مشکل کام تھا۔۔۔

"نہیں۔۔۔ مجھے آپ دونوں پر خود سے زیادہ بھروسہ ہے۔۔۔ اگر آپ نے اُسے فائنل کیا ہے تو ٹھیک ہی ہو گا۔۔۔ اماں سائیں آپ زنیشہ کو کل یونیورسٹی کے لیے تیار کر دیجیے گا۔۔۔ اور مزمل کے حوالے سے بھی سمجھا دیجئے گا۔۔۔ اپنی سیفٹی کے لیے ہی سہی اُسے اپنے گارڈ کو فل ٹائم اپنے ساتھ رکھنا ہو گا۔۔۔ "

آزمیر کی بات پر شمسہ بیگم بھی کافی حد تک مطمئین ہوتیں اثبات میں سر ہلا گئی تھیں۔۔۔

@@@@@@@@@@

میران پیلس روشنی اور خوشیوں سے جگمگاتی پورے گاؤں کی سب سے خوبصورت عمارت مشہور تھی۔۔۔ آزاد کشمیر کے اس خوبصورت علاقے میں آئے سیاحت کے شوقین لوگوں کے اندر بھی اکثر اِس وسیع پیمانے پر پھیلی سیاہ عمارت کو دیکھنے کا اشتیاق پیدا ہو جاتا تھا۔۔۔

جو باہر سے تو دلفریب مناظر پیش کرتی ہی تھی۔۔۔ مگر اندر جا کر ایسا معلوم ہوتا تھا۔۔۔ کہ جیسے انسان جنت میں قدم رکھ چکا ہو۔۔۔ ہر طرح کی آسائش اور دلکشی سے مبرا یہ خوبصورت عمارت اکثر لوگوں کا للچاتی پوری شان سے کھڑی تھی۔۔۔ اِس حویلی میں میران خاندان کے تمام افراد بستے تھے۔۔۔ مگر اُن سب پر ایک بے تاج بادشاہ بھی راج کرتا

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

تھا۔۔۔ملک آژمیر میران۔۔۔۔ جس کی کہی ہر بات پر ایمان لانا سب لوگ اپنا فرض سمجھتے تھے۔۔۔۔وہ اگر اپنوں کی خاطر اپنا سب کچھ قربان کرنے کو تیار رہتا تھا۔۔۔تو باقی سب بھی اُس کے ایک اشارے پر کچھ بھی کر گزرنے کا حوصلہ رکھتے تھے۔۔۔اُن سب کی یہی محبت اور دل میں موجود ایک دوسرے کے لیے بے پناہ خلوص تھا۔۔۔کہ اتنے طوفان آکر گزر جانے کے باوجود کوئی اُس خاندان کی بنیاد کو ہلا نہیں پایا تھا۔۔۔وہ آج بھی ہر طرح کی مشکل کا سامنا کرنے کے لیے۔۔۔ایک ساتھ کھڑے تھے۔۔۔۔

ملک احمد علی میران نے اِس حویلی کی بنیاد جس محبت اور اپنائیت سے رکھی تھی۔۔۔اُن کی آل واولاد اُسے اُسی وفاداری سے لے کر چل رہی تھی۔۔۔

ملک احمد علی میران کی چار اولادیں تھیں۔۔۔۔

سب سے بڑے ملک فیاض تھے۔۔۔جن کی شادی اپنی چچازاد شمسہ بیگم سے ہوئی تھی۔۔۔اُن کا ایک بیٹا۔۔۔آژمیر اور بیٹی زنیشہ تھے۔۔۔ایک حادثے میں ملک فیاض بہت بُری طرح زخمی ہوئے تھے۔۔۔۔ڈاکٹرز کی بہت کوششوں کے باوجود بھی وہ انہیں کوما میں جانے سے نہیں روک پائے تھے۔۔۔پچھلے کتنے سالوں سے وہ کوما میں تھے۔۔۔۔آژمیر نے دنیا کا کوئی قابل ڈاکٹر نہیں چھوڑا تھا۔۔۔وہ اپنے بابا کو سہی سلامت واپس اپنے ساتھ دیکھنا چاہتا تھا۔۔۔مگر وہ اپنے رب کے کیے گئے فیصلے سے جیت نہیں پایا تھا۔۔۔۔

اور بے بسی سے اپنے بابا کو اتنے سالوں سے بیڈ پر ہی پڑا دیکھ رہا تھا۔۔۔۔

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

دوسرا نمبر ملک قاسم میران کا تھا۔۔۔ جن کی شادی اُن کی خالہ زاد حمیرا بیگم سے ہوئی تھی۔۔۔ اُن کی کوئی اولاد نہیں تھی۔۔۔ اُنہوں نے نجانے کتنی منتیں مرادیں مانگی تھیں۔۔۔ کوئی درگاہ کوئی پیر فقیر نہیں چھوڑا تھا۔۔۔ مگر ابھی تک اُن کی مُراد بر نہیں آئی تھی۔۔۔ جسے اُنہوں نے اللہ کی رضا سمجھتے اِسی حقیقت سے سمجھوتہ کر لیا تھا۔۔۔

تیسرا نمبر ملک شاکر کا تھا۔۔۔ جن کی شادی آمنہ بیگم سے ہوئی تھی۔۔۔ اُن کے دو بیٹے حسیب، حاشر اور دو بیٹیاں رامین اور فریحہ تھیں۔۔۔

سب سے چھوٹی کشمالہ بیگم تھیں۔۔۔ اُن کی شادی اپنے چچازاد ملک عثمان سے ہوئی تھی۔۔۔۔ جن کا ایک بیٹا ذیشان اور بیٹی فجر تھی۔۔۔ اُن کا گھر میران پیلس سے کچھ فاصلے پر ہی تھی۔۔۔ مگر وہ زیادہ طرح میران پیلس ہی پائے جاتے تھے۔۔۔ نجمہ بیگم کو اُن کے بھائیوں نے اُن کے حصے کے طور پر میران پیلس کا ایک پورشن دے رکھا تھا۔۔۔ تاکہ وہ بھی اُن کے ساتھ ایک ہی گھر میں رہ سکیں۔۔۔ بھائیوں کی نظروں کے سامنے۔۔۔۔

وہ سب ایک ہی چھت کے نیچے ہنسی خوشی رہتے تھے۔۔۔ اُنہوں نے ایک دوسرے کا غم بانٹنا اور خوشیوں پر خوش ہونا ہی سیکھا تھا۔۔۔

@@@@@@@@

"واٹ؟؟؟؟ اماں سائیں یہ کیا کہہ رہی ہیں آپ۔۔۔ میں یونی میں بھی، اور اپنی کلاس میں بھی اپنے ساتھ باڈی گارڈ لیے پھروں گی۔۔۔"

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

زنیشہ شمسہ بیگم کی بات سنتے ہتھے سے ہی اُکھڑ گئی تھی۔۔۔اُسے یہ بات سوچ کر ہی اتنی فنی لگ رہا تھا۔۔۔کہ ہر وقت اُس کے پیچھے ہاتھ باندھے ایک ملازم کھڑا رہے گا۔۔۔

اُس کی فرینڈز، ٹیچرز اور کلاس فیلوز بھلا کیا سوچیں گے اُس کے بارے میں۔۔

"اگر ایسا ہی ہے۔۔۔تو مجھے پڑھنا ہی نہیں ہے۔۔۔میں سب کو خود پر ہنستا ہوا نہیں دیکھ سکتی۔۔۔اور یونی میں تو ویسے بھی اسلحہ لے جانے کی اجازت نہیں ہے۔۔۔۔تو بھلا وہ باڈی گارڈ بنا اسلحے کی حفاظت کیسے کر پائے گا۔۔۔۔آپ لالہ کو کہیں نا۔۔کہ وہ اُسے یونی کے باہر ہی رکھیں۔۔۔"

زنیشہ کو یہ سوچ سوچ کر ہی کوفت ہو رہی تھی

"زنیشہ بچے آپ کی بھلائی کے لیے ہی آژمیر نے یہ فیصلہ لیا ہے۔۔۔۔آپ اچھے سے جانتی ہیں ملک زوہان آژمیر کو نیچا دیکھانے کے لیے کچھ بھی کر سکتا ہے۔۔۔اور کچھ عرصہ پہلے بھی آپ پر دو بار جو جان لیوا حملے ہو چکے ہیں۔۔۔وہ بھی نظر انداز کیے جانے والے نہیں ہیں۔۔۔۔اِس لیے بہتری اِسی میں ہے جو آژمیر نے فیصلہ لیا ہے۔۔۔۔"

شمسہ بیگم نے اُسے دوٹوک الفاظ میں اپنی بات کہہ دی تھی۔۔۔جس پر زنیشہ کے پاس ماننے کے علاوہ کوئی چارہ نہیں تھا۔۔۔

"پر اماں سائیں وہ حملے تو بہت پہلے ہوئے تھے۔۔۔اُن لوگوں کو تو لالہ سائیں نے پکڑ لیا تھا۔۔۔وہ معاملہ اب دب چکا ہے۔۔۔اب مجھے بھلا کیا خطرہ۔۔۔۔"

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

زنیشہ نے ایک آخری کوشش کرنی چاہی تھی۔۔۔۔

"زنیشہ آپ کب سے اتنی ضد کرنے لگی ہیں۔۔۔۔وہ معاملہ اگر دب گیا ہے۔۔۔۔ہم تب بھی آپ کی حفاظت پر کسی قسم کا رسک نہیں لے سکتے۔۔۔۔ آپ تیاری کر لیں۔۔۔۔کل سے آپ نے یونی جانا ہے۔۔۔۔یہ آپ کے لالہ کا فیصلہ ہے۔۔۔۔شاید آپ ایک بات پھر یہ بات بھول رہی ہیں۔۔۔۔"

شمسہ بیگم اُسے اچھے سے باور کروایا تھا۔۔۔کہ وہ دوسری بار آژمیر کے فیصلے کے خلاف جا رہی تھی۔۔۔

"اوکے اماں سائیں مجھے منظور ہے۔۔۔۔۔"

آژمیر اُس کی پچھلی حرکت پر پہلے ہی اُس سے ناراض تھا۔۔۔۔وہ اب اُسے مزید خفا نہیں کرنا چاہتی تھی۔۔۔۔اِس لیے بے دلی سے ہی سہی مگر رضامندی دے گئی تھی۔۔۔۔۔

"شاباش۔۔۔۔میرا بچہ۔۔۔۔"

شمسہ بیگم اُس کا گلابی ملائم گال محبت سے چومتی کمرے سے نکل گئی تھیں۔۔۔

اُن کے جاتے ہی زنیشہ دروازہ اندر سے لاک کرتی اپنی الماری کی جانب بڑھی تھی۔۔۔۔اور وہاں بنے خفیہ لاکر کو کیز سے کھولنے لگی تھی۔۔۔۔جہاں لوگ اپنی قیمتی چیزیں پیسے اور زیورات رکھتے تھے۔۔۔۔وہاں اُس نے ایک تصویر بہت سنبھال کر رکھی ہوئی تھی۔۔۔۔۔

ابھی بھی ٹوٹے فریم والی وہ تصویر پوری احتیاط سے اُٹھاتے وہ بیڈ پر آن بیٹھی تھی۔۔۔۔یہ فریم اُس نے اپنی شادی والی رات غصے سے توڑا تھا۔۔۔۔

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

"اپنی دشمنی اور بدلے میں میری لائف سپوئل کر رہے ہیں آپ۔۔۔۔ جس کے لیے کبھی معاف نہیں کروں گی میں آپ کو۔۔۔۔ آئی ہیٹ یو۔۔۔۔۔ آئی ہیٹ یو سو مچ۔۔۔۔۔۔"

زنیشہ سائیڈ دراز سے سیاہ مار کر نکالتی اُس کی تصویر پر ایک اور کراس لگا گئی تھی۔۔۔۔

"آپ سے بچنے کے لیے مجھے باڈی گارڈ۔۔۔ کو اپنے ساتھ لیے پھرنا پڑے گا۔۔۔۔ آپ کو اِس بات کی زرا پرواہ نہیں ہے۔۔۔۔ لوگ مجھ پر کتنا ہنسیں گے۔۔۔۔ کہ میں خود اپنی حفاظت بھی نہیں کر سکتی۔۔۔۔ مگر اصل بات یہ ہے۔۔۔ کہ مجھے آپ سے خطرہ ہے۔۔۔۔۔ آپ مجھے نقصان پہنچانا چاہتے ہیں۔۔۔۔ کیوں کر رہے ہیں آپ ایسا۔۔۔ کیوں ہیں آپ اتنے بُرے۔۔۔ کیوں ۔۔۔"

زنیشہ گالوں پر بہہ آئے آنسو بے دردی سے صاف کرتی اذیت بھرے لہجے میں بولی تھی۔۔۔۔

اور پھر ہمیشہ کی طرح اُس تصویر سے شکوہ کرتی اُسے مضبوطی سے اپنی گرفت میں جکڑے نیند کی آغوش میں جا چکی تھی۔۔۔۔

@@@@@@@@@

ماورا تیز تیز قدموں سے سیڑھیاں اُترتی یونی کی بیک سائیڈ کی جانب بڑھی تھی۔۔۔۔۔ اُس کا چھٹیوں کی وجہ سے اچھا خاصا حرج ہو گیا تھا۔۔۔۔ اُسے صوفیہ نے سارے لیکچر سمجھانے کا وعدہ کیا تھا۔۔۔ اِبھی اُن دونوں کا پلان یونیورسٹی کے بیک سائیڈ والے حصے میں بیٹھ کر سٹڈی کرنے کا تھا۔۔۔ کیونکہ باقی تو ہر جگہ سٹوڈنٹس کا اتنا رش لگا رہتا تھا کہ پڑھنے کے بارے میں سوچنا بھی محال تھا۔۔۔۔

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

اِس لیے اُنہوں نے وہ حصہ سلیکٹ کیا تھا۔۔۔

صوفیہ پہلے ہی وہاں جا چکی تھی۔۔۔ جبکہ ماورا ابھی کلاس فیلو سے نوٹس لے کر وہاں ہی جا رہی تھی۔۔۔ بیک سائیڈ پر آ کر اُس کی متلاشی نظریں دصوفیہ کو ڈھونڈنے لگی تھیں۔۔۔

صوفیہ تو شاید وہاں نہیں تھی۔۔۔ مگر وہاں ایک طرف کا نظر آتا منظر دیکھ ماورا کے کانوں سے دھویں نکلے تھے۔۔۔ شرمندگی کے مارے اُس سے وہاں سے جانے کے لیے بھی قدم اُٹھانا محال ہوئے تھے۔۔۔

کیونکہ وہاں ایک لڑکا اور لڑکی انتہائی نازیبا حرکتیں کرتے قابلے اعتراض حد تک ایک دوسرے کے قریب اپنا نامہ اعمال سیاہ کرنے میں مصروف تھے۔۔۔

"تمہارے لیے تو یہ نارمل ہو گا نا۔۔۔۔ عادت ہو گی تمہیں یہ سب کرنے کی۔۔۔۔"

اپنے عقب سے اُٹھتی طنز سے ڈوبی آواز سنتے ماورا کا حلق اندر تک کڑوا ہوا تھا۔۔۔ شرمندگی کے مارے اُس کا چہرا مزید جھک گیا تھا۔۔۔

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

وہ بنا کوئی جواب دیئے وہاں سے پلٹی تھی۔۔۔جب منہاج بے اُس کی کلائی اپنی گرفت میں لیتے اُسے واپس اپنی جانب کھینچ لیا تھا۔۔۔خود کا اور اپنی بات کا اگنور کیا جانا اُسے قطعاً پسند نہیں تھا۔۔۔جو ماورا اچھے سے جاننے کے باوجود کر گئی تھی۔۔۔

@@@@@@@@

اپنے مقررہ وقت پر وہ یونی کے لیے تیار تھی۔۔۔بے دلی سے ناشتہ کیے وہ حسیب کے ساتھ باہر گاڑی تک آئی تھی۔۔۔ جہاں اُس کا باڈی گارڈ اُس کے ڈرائیور کے ساتھ مستعدی سے سر جھکائے کھڑا اُس کا ویٹ کر رہا تھا۔

مہرون لانگ شرٹ اور ٹراؤزر میں ملبوس سیاہ شال سے خود کو ڈھکے وہ بُرے بُرے منہ بناتے حسیب کی جانب دیکھ رہی تھی۔کہ شاید کہیں سے کچھ مہلت مل جائے۔۔۔

"میری بہنا۔۔۔اب اِس سے چھٹکارا پانا مشکل ہے تمہارے لیے۔۔۔کیونکہ اِس میں تمہاری سیفٹی بھی ہے۔۔۔اور آژمیر لالہ کا آرڈر بھی۔۔۔"

حسیب نے بھی کندھے اُچکا کر اُس کی کسی قسم کی بھی مدد سے انکار کر دیا تھا۔۔۔جس کے جواب میں زنیشہ بُرا سا منہ بناتے گاڑی جانب بڑھ گئی تھی۔۔۔اُس نے ایک نظر ہی اپنے باڈی گارڈ کی جانب ڈالی تھی۔۔۔اُس کی شکل دیکھ کر ہی زنیشہ کو کوفت ہوئی تھی۔۔۔لمبے بال، گھنی داڑھی اور مونچھیں۔۔۔اور دراز قد و قامت۔۔۔اِس باڈی بلڈر کو دیکھ زنیشہ کو دشمنوں کا تو نہیں پتا مگر اُس کی دوستوں نے بھی اس کے قریب نہیں آنا تھا۔۔۔

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

وہ اِسی طرح الٹے سیدھے منہ بناتی آنے والے وقت کا سوچتی کوفت زدہ سی بیٹھی تھی۔۔۔جب گاڑی یونی کے پارکنگ ایریا میں جا رکی تھی۔۔۔

زنیشہ کے اُترتے ساتھ ہی اُس کا باڈی گارڈ مزمل بھی اس کے پیچھے پیچھے چلنے لگا تھا۔۔۔آژمیر اُس کی یونیورسٹی انتظامیہ سے پہلے ہی بات کر چکا تھا۔۔۔اِس لیے یونی کے مین گیٹ پر اُس کا یونی کارڈ چیک کرواتے ہی مزمل کو اُس کے ساتھ اندر بھیج دیا گیا تھا۔۔۔

جس پر زنیشہ کی آخری اُمید بھی ٹوٹ گئی تھی۔۔۔

"ارے زنیشہ اتنے دنوں سے یونی کیوں نہیں آئی تم۔۔۔کہاں تھی؟؟۔۔۔ہمیں پتا چلا کہ تمہاری شادی ہو گئی ہے۔۔۔"

فضا اور سحرش اُسے دیکھتے ہی خوشگوار حیرت سے گویا ہوئی تھیں۔۔۔دونوں کی نظریں فاصلے پر رکتے مزمل کی جانب نہیں اُٹھی تھیں۔۔۔

"ہاں ہونی تھی شادی۔۔۔مگر کسی کھڑوس، اکڑو اور گھمنڈی شخص کی من مانیوں کی وجہ سے رُک گئی۔۔۔"

زنیشہ نے زوہان کو سنہری القابات سے نوازتے اپنے دل کی بھڑاس نکالی تھی۔۔۔

"پہلی بار کسی کو اپنی شادی خراب ہونے کے بارے میں اتنی خوشی سے بتاتے دیکھ رہی ہوں میں۔۔۔۔"

فضا کو اُس کے انداز سے وہ کہیں سے بھی افسردہ نہیں لگی تھی۔۔۔

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

کلاس کا ٹائم ہونے والا تھا۔۔۔وہ لوگ یونی کی جانب بڑھ گئی تھیں۔۔۔جب فضا اور سحرش کو محسوس ہوا تھا۔۔۔جیسے پیچھے چلتا شخص کافی ٹائم سے اُن کا پیچھا کر رہا ہے۔۔۔۔

وہ اُسے سبق سیکھانے پیچھے مُڑنے ہی والی تھیں۔سب زنیشہ نے اُن کا بازو تھام کر روم لیا تھا۔

"کوئی ڈرامہ کریٹ کر کے میری مزید بے عزتی مت کروانا۔۔۔۔یہ میرا باڈی گارڈ ہے۔۔۔اور اب فل ٹائم سائے کی طرح میرے ساتھ ہی رہے گا۔۔۔"

"واٹ۔۔۔؟؟؟"

زنیشہ کی بات پر دونوں نے حیرت بھری نظروں سے اُس کی جانب دیکھا تھا۔۔۔

جس پر زنیشہ اُنہیں معاملہ پوری تفصیل سے سمجھا گئی تھی۔۔۔جس پر وہ سمجھنے سے قاصر تھیں کہ کیساری ایکٹ کریں۔۔۔۔

جو چیزیں فلموں اور ڈراموں میں دیکھی تھیں۔۔۔وہ اب حقیقت میں اُن کو دیکھنے کو مل رہی تھی۔۔۔اُنہیں اِس بات کا علم تھا کہ زنیشہ کا تعلق کسی بڑے خاندان سے ہے۔۔۔مگر اِس سب کا اندازہ بالکل بھی نہیں تھا۔۔۔

زنیشہ کی بات کے جواب میں وہ دونوں خاموشی سے سر اثبات میں ہلا گئی تھیں۔۔۔

اپنی دوستوں کے بدلتے انداز پر زنیشہ نے خفگی بھری نظر پیچھے آتے گارڈ پر ڈالی تھی۔۔۔وہ بھی اپنی ڈارک براؤن آنکھوں سے اُسے ہی دیکھ رہا تھا۔۔۔نظروں کے تصادم پر زنیشہ کو اُس کی آنکھوں میں عجیب سے مقناطیسی کشش محسوس ہوئی تھی۔۔۔جس پر وہ گھبراتی چہرا موڑ گئی تھی۔۔۔

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

اُسے یہ شخص حلیے اور حرکتوں دونوں سے ہی مشکوک لگا تھا۔۔۔اُس کے گھر والے بھی کیا تھے۔۔۔ایک غنڈے نما شخص کو اُس کی حفاظت سونپ دی تھی۔۔۔۔۔

@@@@@@@@@@

پہاڑوں میں گھرے خوبصورت سے پرل کانٹینٹل ہوٹل میں ہل چل عروج پر تھی۔۔گیسٹ کا آنا جانا لگا ہوا تھا۔۔۔یہاں سیاحوں کا اتنا رش ہوتا تھا۔۔۔کہ پہلے سے ہی ٹیبلز کی بکنگ کروائی جاتی تھی۔۔۔ورنہ عین ٹائم پر ٹیبلز ملنا تقریباً ناممکن امر ہی تھا۔۔۔

ہوٹل کی انتظامیہ اتنے رش کے باوجود سب کچھ بہت اچھے سے مینیج کرتی تھی۔۔۔مگر آج وہاں کا عملہ پہلے سے بھی زیادہ چاکو چوبند نظر آرہا تھا۔۔۔کیونکہ آج وہاں ملک آزمیر میران نے آنا تھا۔۔۔اُس کا اسسٹنٹ پہلے سے ہی بکنگ کروا چکا تھا۔۔۔ہوٹل کی طرف سے سارے انتظامات کیے جا چکے تھے۔۔۔مگر پھر بھی مظفر آباد کی اتنی بڑی شخصیت کی آمد نے اُن کے ہاتھ پیر پھلا رکھے تھے۔۔۔۔

ابھی کچھ دیر پہلے ہی منیجر کو باہر آزمیر کے پہنچنے کی اطلاع ملی تھی۔۔۔وہ اُس کے استقبال کے کیے دروازے کے قریب پہنچا تھا۔۔۔جہاں سے آزمیر اپنے آدمیوں سے آگے چلتا تیز قدموں سے اندر داخل ہوا تھا۔۔۔

منیجر کی خوش آمدید کا سر کی ہلکی سی جنبش سے جواب دیتا وہ اپنے مطلوبہ ٹیبل کی جانب بڑھ گیا تھا۔۔۔جہاں پہلے ہی اُس کے کلائنٹس بیٹھے اُس کے منتظر تھے۔۔۔۔

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

یہ قدرے الگ تھلگ وی آئی پی ٹیبل تھا۔۔۔جو باقی ٹیبلز سے زرا ہٹ کر پر سکون گوشے میں لگایا گیا تھا۔۔۔۔ آژمیر پوری دلجمعی سے اپنی بزنس میٹنگ میں مصروف تھا،جب اچانک اُس کی نظر پاس سے گزرتی ویٹرس پر پڑی تھی۔۔۔۔کلائنٹ کی بات کا جواب دیتا لمحے بھر کو آژمیر کو بریک لگی تھی۔۔۔۔

اُس نے ایک کے بعد دوسری نظر ڈالتے اُس لڑکی کی جانب دیکھا تھا۔۔۔۔یہ وہی تھی جس کا اُس دن اُس کی گاڑی سے ایکسیڈنٹ ہوا تھا۔۔۔۔

مگر آج وہ اُس دن سے قدرے مختلف حلیے میں تھی۔۔۔اُس دن جو لڑکی سیاہ شال میں پوری طرح لپٹی ہوئی تھی۔۔۔۔ صرف اُس کے حسین چہرے کے علاوہ کچھ دیکھائی نہیں دے رہا تھا۔۔۔۔ آج وہ ویٹرس کے وائٹ اور بلیک کلر کے چست سے ڈریس میں دوپٹے کو آگے سیٹ کیے۔۔۔۔۔بالوں کو جوڑے کی شکل میں قید کیے وہ اپنے بے پناہ حُسن کی نمائش کرتی آژمیر کو ایک دم زہر لگی تھی۔۔۔۔۔

اُس دن جس لڑکی کو دیکھ پاکیزگی کا احساس ہوا تھا۔۔۔۔ آج اُس کو یوں لوگوں کا مرکزِ نگاہ بنے دیکھ آژمیر کو اُس پر بہت غصہ آیا تھا۔۔۔۔

مگر وہ ہونٹ بھینچے واپس اپنے کلائنٹس کی جانب متوجہ ہوا تھا۔۔۔جو اُس کے بدلتے سخت تاثرات دیکھ حیرت سے اُسے دیکھ رہے تھے۔۔۔۔ آژمیر کو جب بھی غصہ آتا تو اُس کی سفید رنگت بالکل سُرخ ہو جاتی تھی۔۔۔۔جس سے مقابل با آسانی اُس کے غصے کا انداز لگا پاتا تھا۔۔۔۔

"مسٹر آژمیر۔۔۔۔۔ایوری تھنگ از آل رائٹ۔۔۔۔"

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

سامنے بیٹھے حمید صاحب نے اُس کے متغیر ہوتے تاثرات دیکھ تشویش سے پوچھا تھا۔۔۔۔

"یا۔۔۔ آئم اوکے۔۔۔۔۔"

آژمیر نے جواب دیتے پلٹ کر واپس حاعفہ کی جانب دیکھا تھا۔۔۔۔ جواب ایک ٹیبل پر کولڈ ڈرنک سرو کر رہی تھی۔۔۔۔ جس پر چار آدمی بیٹھے نازیبا انداز سے اُس کے نازک سراپے کو گھور رہے تھے۔۔۔ آژمیر کو اُس لڑکی میں کوئی انٹرسٹ نہیں تھا۔۔ وہاں باقی بھی بہت سی ویٹرس اِسی لباس میں ملبوس تھیں۔۔۔ مگر آژمیر حاعفہ کو پہلے چادر میں دیکھ چکا تھا۔۔ اُسے بس یہی بات ڈسٹرب کر رہی تھی۔۔ کہ آخر ایسی کیا مجبوری تھی۔۔ اِس لڑکی کو یہ جاب کرنے کی کہ وہ اپنے سر سے چادر اُتارنے پر مجبور ہو گئی تھی۔۔۔

آژمیر آگ اُگلتی نظروں سے اُن مردوں کی جانب دیکھ رہا تھا۔۔۔ جب حاعفہ کو واپس پلٹتا دیکھ اُن اوباش مردوں میں سے ایک نے حاعفہ کا ہاتھ تھام لیا تھا۔۔۔

اور بس۔۔۔ یہیں پر آژمیر کا صبر ختم ہوا تھا۔۔۔ وہ اپنی آنکھوں کے سامنے کسی لڑکی کے ساتھ یہ سب ہوتا نہیں دیکھ سکتا تھا۔۔۔

وہ اپنی جگہ سے اُٹھتا پتھریلے تاثرات کے ساتھ اُس جانب بڑھا تھا۔۔۔ وہ ٹیبل قدرے سنسان ایریا میں تھا۔۔۔ اِس وجہ سے اُن لوگوں کو یہ گھٹیا حرکت کرنے کی شے مل گئی تھی۔۔۔۔ حاعفہ اپنی کلائی چھڑوانے کی سر توڑ کوشش کر رہی تھی۔۔۔ مگر وہ آدمی اُس سے فری ہونے کی کوشش کرتا۔۔ نمبر کا مطالبہ کر رہا تھا۔۔۔

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

جب اُسی لمحے آژمیر اُن کے سر پر پہنچتا اُس کے شخص کے منہ پر زور دار گھونسہ مارتے اُسے کرسی سمیت پیچھے پھینک گیا تھا۔۔۔

"گھٹیا شخص۔۔۔۔ تمہیں کس نے حق دیا اِس لڑکی کی بنا اجازت اُسے چھونے کا۔۔۔۔۔ تم جیسے نفس پرستوں کو تو اِس دنیا سے ہی خارج کر دینا چاہیئے۔۔۔۔"

آژمیر اونچی آواز میں دھاڑا تھا۔۔۔۔

حاعفہ سمیت باقی سب نے بھی دہل کر اُس غصے سے بپھرے شیر کی جانب دیکھا تھا۔۔۔

آژمیر نے سب سے پہلے اپنا کوٹ اُتار کر حاعفہ کے گرد لپیٹ دیا تھا۔۔ جبکہ حاعفہ اُس کے اِس عمل پر آنکھیں پھاڑے بے یقینی سے اُسے دیکھے گئی تھی۔۔ وہ اپنے گرد لپٹے کوٹ کی گرمائش محسوس کرتی سن سی اپنی جگہ سے ہل بھی نہیں پائی تھی۔۔۔

جبکہ آژمیر اُس شخص کو گریبان سے دبوچتا زمین سے اُٹھاتے بُری طرح اُس کے منہ پر مکے برساتا اُس کا چہرا لہولہان کر گیا تھا۔۔۔۔۔

اُس کے آدمی خاموشی سے ہاتھ باندھے اُس کے پیچھے کھڑے رہے تھے۔۔۔۔ انہیں آژمیر کو روکنے کی اجازت نہیں تھی۔۔۔۔ ہوٹل کی انتظامیہ نے وہاں پہنچتے بامشکل اُس شخص کو آژمیر کے شکنجے سے آزاد کروایا تھا۔۔۔۔

مگر آژمیر نے پہلے اُس پکڑ کر حاعفہ کے قدموں کی جانب دھکیل دیا تھا۔۔۔۔ جو اُس کے بولنے سے پہلے ہی حاعفہ کے سامنے ہاتھ جوڑتا اپنی گھٹیا حرکت کی معافی مانگ گیا تھا۔۔۔

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

"آئم۔سوری سر۔۔۔۔۔یہ سب۔۔۔۔۔"

منیجر آژمیر کی جتاتی نظروں کے جواب میں منمنا کر رہ گیا تھا۔۔۔

"جیسے اپنی گھر کی عورتوں کی عزت کا خیال ہوتا ہے۔۔۔ویسے ہی اپنے عملے کی خواتین کی عزت کا خیال رکھنا آپ کا فرض ہے۔۔۔ آئندہ خیال رکھیئے گا۔۔۔۔"

آژمیر اُسے سخت لہجے میں وارن کرتا اب کی باربت بنی حاعفہ کی جانب پلٹا تھا۔۔

"آپ میرے ساتھ آنا پسند کریں گی۔۔۔بات کرنی ہے آپ سے۔۔۔۔۔"

آژمیر آگ اُگلتی نظروں سے اُس کی جانب دیکھتے ایک طرف بنے ٹیرس کی جانب بڑھ گیا تھا۔۔۔حاعفہ نے درزیدہ نظروں سے منیجر کی جانب دیکھا تھا۔۔۔جو اُسے آژمیر کی بات سننے کا اشارہ کر رہا تھا۔۔۔جس پر ناچار حاعفہ اپنی اُنگلیاں مروڑتی مرے مرے قدموں سے اُس کی جانب بڑھ گئی تھی۔۔۔

@@@@@@@@@@

"سائیں جیسا آپ نے کہا تھا سب کچھ ویسا ہی ہوا۔۔۔۔۔مجھے بہت حیرانی ہو رہی ہے۔۔۔۔کہ آپ آژمیر میران کو اتنے اچھے طریقے سے کیسے جانتے ہیں۔۔۔۔آپ دونوں تو دشمن ہیں ایک دوسرے کے۔۔۔۔۔کافی دوری ہے آپ دونوں کے درمیان۔۔۔۔پھر آپ کو کیسے معلوم ہوتا کہ کس بات پر آژمیر میران کیساری ایکٹ کرے گا۔۔۔۔۔"

ملک زوہان کے آدمی نے فوری طور پر اُسے اطلاع دیتے ساتھ بھرپور حیرت کا اظہار کیا تھا۔۔۔

جبکہ اُس کی بات پر زوہان کی آنکھوں میں تلخی بھری مسکراہٹ بکھر گئی تھی۔۔۔۔

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

"دشمن کی رگ رگ سے واقف ہونا ہے، اُس کی کمزوریوں سے آگاہی ہی تو آپ کو اصل جیت کے راستے پر لے جاتی ہے۔۔۔ملک زوہان نے زندگی میں جیتنا ہی سیکھا ہے۔۔۔اپنے گنہگاروں کو معاف کرنا نہیں، اُن کو اُن کے جرم کی دوہری سزا دینا آتا ہے مجھے۔۔۔۔جو کہ میں ہر حال میں دے کر رہوں گا۔۔۔آژمیر میران کو تڑپتے دیکھنا چاہتا ہوں۔۔۔ویسے ہی ٹوٹ کر بکھرے ہوئے دیکھنا چاہتا ہوں جیسا اُنہوں نے میرے ساتھ کیا۔۔۔۔۔میران خاندان کو برباد کیے بنا میرے دل کو سکون نہیں مل پائے گا۔۔۔میرے دلی سکون کے لیے آژمیر میران اور اُس کے خاندان کو برباد ہونا پڑے گا۔۔۔۔"

آژمیر زہر خند لہجے میں بولتا فون کاٹ گیا تھا۔۔۔میران خاندان کا نام آتے ہی اُس کی آنکھوں میں خون اُتر آتا تھا۔۔۔اُس کا دل چاہتا تھا ایک ایک کر کے سب کو گولیوں سے اُڑا دے۔۔۔مگر پھر اُس کا دل اُن سب کو اتنی آسان موت دینے کو بھی نہیں مانتا تھا۔۔۔اور آژمیر سے تو اُس کی دوہری دشمنی چل رہی تھی۔۔۔آژمیر اُس سے اُس کا سب کچھ چھوڑنے کے باوجود بھی ابھی تک سکون سے نہیں بیٹھا تھا۔۔۔وہ اب بھی اُس کے ہر عمل کے بدلے اُس کا نیا نقصان کر دیتا تھا۔۔۔آژمیر میران کے لیے تو کسی قسم کی معافی کا سوال پیدا ہو ہی نہیں سکتا تھا۔۔۔سب سے کڑی سزا وہ اُسی کو دینے کا ارادہ ہی رکھتا تھا۔۔۔

@@@@@@@@@@

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

ماورا منہاج درانی کی شکل دیکھنے کی بھی روادار نہیں تھی۔۔۔اُس کی بات کا جواب دینا تو دور کی بات۔۔۔۔۔۔شاید منہاج درانی کو احساس ہی نہیں تھا کہ وہ اس کے جھوٹ کے بدلے، اُسے کہیں بڑی سزا دے کر اپنا بدلہ پورا کر چکا تھا۔۔۔

مگر اُس کا اب بھی بات بے بات ٹارچر کرنا ماورا کو مزید ہرٹ کر رہا تھا۔۔۔اُسے سمجھ نہیں آ رہی تھی۔۔۔یہ شخص اب بھی اُس کا پیچھا چھوڑنے کے لیے تیار کیوں نہیں تھا۔۔۔جب وہ اُسے ایک حقیر نفرت آمیز لڑکی سے زیادہ کچھ نہیں سمجھتا تھا۔۔۔

منہاج کے کھینچنے پر ماورا سیدھی اُس کے چوڑے سینے سے جا ٹکرائی تھی۔۔۔۔مگر لمحے کے ہزارویں حصے میں وہ درمیان میں فاصلہ برقرار رکھتی پیچھے ہٹی تھی۔۔۔مگر اُس کی کلائی ابھی بھی منہاج کی گرفت میں تھی۔۔۔۔

"تم پوری یونیورسٹی کے سامنے یہ پارسا ہونے کا ناٹک کر سکتی ہو۔۔۔مگر میرے سامنے بالکل بھی نہیں۔۔۔ویسے تم طوائفوں کی تو قیمت لگتی ہے نا۔۔۔تمہاری کیا قیمت ہے ایک رات کی۔۔۔۔"

منہاج اُس کی کلائی کو سختی سے اپنی گرفت میں دبوچے اپنے الفاظ سے اُس کی روح چھلنی کر گیا تھا۔۔۔

ماورا نے تڑپ کر اُس کی جانب دیکھا تھا۔۔۔مگر اُس کی سرد و سپاٹ نگاہوں میں کسی قسم کی کوئی رعایت موجود نہیں تھی۔۔۔وہ سنگدل اُس کو لہولہان کرنے ہی آیا تھا۔۔۔

"میرا ہاتھ چھوڑو۔۔۔۔۔"

ماورا غصے بھری نظروں سے اُسے دیکھتی چلائی تھی۔۔۔ساتھ ساتھ اُس سے اپنی کلائی بھی آزاد کروانے کی مزاحمت جاری رکھی ہوئی تھی۔۔۔

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

"میں نے جو پوچھا ہے پہلے اُس کا جواب دو۔۔۔ کتنی قیمت ہے تمہاری۔۔۔۔ اور آج تک کتنوں کا بستر آباد کر چکی ہو۔۔۔۔"

یہ الفاظ ادا کرتے منہاج کی آنکھوں میں شعلوں کی سی لپک تھی۔۔۔ جیسے اُس کے لیے بھی یہ الفاظ اذیت کا باعث ہوں۔۔

اُس کی بات پر ماورا کی نم آلود سرخی مائل آنکھیں اُس سنگدل اور بے حس شخص پر جم سی گئی تھیں۔۔۔ جو اُسے تکلیف اور اذیت سے دوچار کرنے کے لیے کسی بھی حد تک گر سکتا تھا۔۔۔۔

"بہت ساروں کے۔۔۔ ایک طوائف کے بارے میں اتنا جانتے ہو۔۔۔۔ تو یہ بھی جانتے ہو گے کہ وہ اپنے پاس آئے لاتعداد مردوں کا حساب نہیں رکھتی۔۔۔۔ لوگ آتے ہیں اپنا دل بہلاتے ہیں اور چلے جاتے ہیں۔۔۔ اور رہی بات قیمت کی۔۔۔ تو میری قیمت میرے کوٹھے پر لگتی ہے بولیوں کے حساب سے۔۔۔۔ جس کی بولی زیادہ بڑی ہوتی ہے۔۔۔ مجھے اُس کی جھولی میں ڈال دیا جاتا ہے۔۔۔۔"

ماورا بنا کوئی لحاظ کیے۔۔۔ منہاج درانی کو اپنے بارے بارے میں وہ وہ باتیں بول گئی تھی۔۔۔ جو اُس کی اپنی ذات کے حوالے دے تھی ہی نہیں۔۔۔ نہ ہی آج تک کوٹھے پر آئے کسی مرد کی اُس پر نگاہ پڑی تھی۔۔۔ نہ ہی حاعفہ نے آج تک اُس کے قریب گھنگروں کو بھٹکنے دیا تھا۔۔۔ وہ صرف نام کی طوائف ذادی تھی۔۔۔ جبکہ حقیقت اِس کے بالکل بر خلاف تھی۔۔۔ وہ جانتی تھی اُس کی حقیقت پر منہاج سمیت کبھی کوئی یقین نہیں کرے گا۔۔۔ تو پھر وہ کیوں صفائیاں دیتی پھرے۔۔۔ اپنی پاک بازی کی۔۔۔۔

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

"بکواس نہیں سننی مجھے۔۔۔۔۔سچ سچ بتاؤ۔۔۔۔۔"

ماورا کے منہ سے نکلے الفاظ منہاج درانی کو جلتی بھٹی میں پھینک گئے تھے۔۔۔

"کیوں ایک طوائف کا سچ۔۔۔۔اِس کے علاوہ اور کیا ہو سکتا ہے۔۔۔۔۔طوائف زادی ہوں۔۔۔۔بستروں کی زینت نہیں بنوں گی تو اور کیا کروں گی۔۔۔۔۔۔"

ماورا خود اذیتی سے بولتی اپنی کلائی اُس کی گرفت سے آزاد کرتی واپس جانے کے لیے مُڑی تھی۔۔۔

جب اُس کے وہاں سے پلٹنے سے پہلے ہی منہاج اُس کی کمر میں بازو حمائل کرتا اُسے اپنے بے حد قریب کر چکا تھا۔۔۔۔اتنا کہ اُس کی بھسم کرتیں گرم سانسیں ماورا کا چہرا جھلسا گئی تھیں۔۔۔۔

ماورا نے شاک ہوتی نظروں سے منہاج کی جانب دیکھا تھا۔۔۔۔آج تک وہ ماورا کے قریب نہیں آیا تھا۔۔۔۔مگر اب اُس کی یہ حرکت ماورا کچھ لمحے سمجھ ہی نہیں پائی تھی۔۔۔۔

کمر پر محسوس ہوتی منہاج کی مضبوط گرفت غصے، خفگی اور حجالت کے مارے اُس کا پورا چہرا لال کر گئی تھی۔۔۔۔اُسے دیکھ کر ایسا لگ رہا تھا کہ جسم کا سارا خون چہرے پر سمٹ آیا ہو۔۔۔۔

"یہ۔۔۔۔۔یہ کک کیا بے ہودگی ہے؟... چھچھ چھوڑو مجھے۔۔۔۔۔"

ماورا زندگی میں پہلی بار کسی مرد کے اتنے قریب ہوئی تھی۔۔۔۔اُس کا پورا وجود خوف کے مارے ہولے ہولے لرز رہا تھا۔۔۔یہ جگہ کافی سنسان تھی۔۔۔اُوپر سے منہاج کے چہرے کے خطرناک تاثرات۔۔۔۔وہ رو دینے کو تھی۔۔۔۔

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

"کیا ہوا؟؟؟؟۔۔۔طوائف زادی ہو کر۔۔۔ایک مرد کے قریب آنے سے اتنی بُری حالت کیوں ہو رہی ہے تمہاری ؟؟؟تم تو اِس سے بھی کہیں زیادہ کی عادی ہو نا۔۔۔"

منہاج ہاتھ بڑھاتے اُس کا چہرا ٹھوڑی سے تھام کر اپنے مزید نزدیک کر گیا تھا۔۔۔

اپنے چہرے پر محسوس ہوتے اُس کے لمس پر ماورا کو جیسے کرنٹ چھو کر گزر گیا تھا۔۔

"چھوڑو مجھے۔۔۔۔پلیز۔۔۔۔"

ماورا کا پورا وجود ہولے ہولے لرزنے لگا تھا۔۔۔اُس نے منہاج درانی کا ایسا جارحانہ رُوپ آج تک نہیں دیکھا تھا۔۔وہ اُس کے ساتھ ایسا کیوں کر رہا تھا۔۔۔ماورا سمجھ نہیں پا رہی تھی۔۔۔

منہاج نے بہت گہری نظروں سے ماورا کی آنکھوں سے آنسوں ٹوٹ کر گرتے دیکھے تھے۔۔۔اپنی گرفت میں موجود اُس کے وجود کی لرزش وہ با آسانی محسوس کر پا رہا تھا۔۔۔

ماورا کی یہ کیفیت دیکھ اُسے عجیب سا سکون ملا تھا۔۔۔اِس لڑکی کی حقیقت کچھ اور تھی۔۔۔وہ نہیں جو وہ اُس کے سامنے ظاہر کر رہی تھی۔۔۔

"بہت جلد تمہاری قیمت لگانے تمہارے کوٹھے پر جاؤں گا۔۔۔خود کو تیار رکھنا میرے لیے۔۔۔۔جس بکاؤ مال کو حلال طریقے سے اپنے نام لگوانا چاہتا تھا۔۔۔اب اُسے اُس کی اوقات کے مطابق حاصل کروں گا۔۔۔کیونکہ تم جس رُوپ میں بھی سہی۔۔۔چاہے ایک طوائف زادی ہو یا پاکیزہ۔۔۔تمہیں آنا صرف منہاج درانی کی دسترس میں ہی ہو گا۔۔۔

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

یہ بات اپنے دماغ میں اچھی طرح سے بیٹھالو۔۔۔ تمہیں چاہنا میری زندگی کا سب سے غلط فیصلہ تھا۔۔۔ مگر اپنے غلط فیصلوں کا درست سمت لے جانا مجھے بہت اچھے سے آتا ہے۔۔۔"

منہاج نے ہاتھ بڑھا کر بے دردی سے اُس کی گال پر پھسلے آنسو صاف کیے تھے۔۔۔ اور اُسے اپنی گرفت سے آزاد کرتا وہاں سے پلٹ گیا تھا۔۔۔

اُس کے الفاظ کے ساتھ ساتھ اُس کا عمل بھی کافی سختی لیے جارحانہ تھا۔۔۔۔ ماورا تو سمجھ رہی تھی کہ منہاج درانی اُسے اُس کی غلطی کی سزا دے کر اب کبھی پلٹ کر اُس کی جانب نہیں دیکھے گا۔۔۔ مگر یہاں تو ایک نیا امتحان اُس کا منتظر تھا۔۔۔ ماورا سر پکڑتی وہیں پاس رکھے سنگی بینچ پر جا بیٹھی تھی۔۔۔۔

@@@@@@@@

حاعفہ اپنے گرد لپٹے اُس کے کوٹ کو مضبوطی سے تھامے آہستہ روئی سے چلتی اُس کے پیچھے ٹیرس پر آئی تھی۔۔۔

جو ریلنگ پر دونوں ہتھیلیاں جمائے کھڑا دور پہاڑوں سے اُڑتے سفید دھویں کو دیکھ رہا تھا۔۔۔ اِس ٹیرس سے ارد گرد کو منظر بہت دلکش نظر آتا تھا۔۔۔ نیلا آسمان جو زیادہ تر بادلوں سے ڈھکا رہتا تھا۔۔۔ اور اُس کے نیچے ہریالی سے بھرے یہ بلند و بالا خوبصورت پہاڑ۔۔۔۔ جو اِس وادی کی دلفریبی میں مزید اضافہ کرتے تھے۔۔۔۔

ٹیرس پر کافی زیادہ ٹھنڈ تھی۔۔۔ حاعفہ اپنے یونیفارم کے ساتھ ساتھ آژمیر کا گرم کوٹ بھی اپنے گرد لپیٹے ٹھنڈ سے کانپ گئی تھی۔۔۔ جبکہ آژمیر بنا کسی گرم شے کے وہاں اتنے سکون سے کھڑا تھا۔۔۔ جیسے فولاد کا بنا ہو۔۔۔۔ اُس پر یہ موسم کی زیادتی اثر نہ کرتی ہو۔۔۔

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

حاعفہ اُس کی چوڑی پشت پر ایک نگاہ ڈال کر واپس جھکا گئی تھی۔۔۔۔

"یہ کام کرنے کے پیچھے کیا مجبوری ہے آپ کی۔۔۔۔ کوئی مجبور کر رہا ہے ایسا کرنے پر یا پرسنل چوائس ہے۔۔۔۔"

آژمیر بنا اُس کی جانب پلٹے گھمبیر لہجے میں بولتا حاعفہ کے چودہ طبق روشن کر گیا تھا۔۔۔۔ اُس نے کرنٹ کھا کر اُوپر دیکھا تھا۔۔۔۔ وہ کس کام کی بات کر رہا تھا۔۔۔۔ تو اِس کا مطلب وہ اُسے پکڑ چکا تھا۔۔۔۔ حاعفہ اندر تک کانپ گئی تھی۔۔۔۔ وہ ملک آژمیر میران کی پرسنیلٹی کے رعب میں آکر اپنی سوچنیں سمجھنے کی صلاحتیں کھو دیتی تھی۔۔۔۔ جیسا وہ اِس وقت کر رہی تھی۔۔۔۔

"کک۔۔۔ کون سا کام۔۔۔۔؟؟"

حاعفہ نے بمشکل ہکلاتے ہوئے پوچھا تھا۔۔۔۔ جس پر آژمیر نے پلٹ کر بے اختیار اُس کی جانب دیکھا تھا۔۔۔۔ جو خوفزدہ سی سر جھکائے ایسے کھڑی تھی۔۔۔۔ جیسے کوئی بہت بڑا گناہ سرزد ہو گیا ہو۔۔۔۔۔

"ویٹرس والا کام۔۔۔۔۔ کیوں آپ اِس کے علاوہ بھی کوئی کام کرتی ہیں۔۔۔۔۔ ؟؟"

آژمیر سینے پر بازو لپیٹے سامنے کھڑی ٹھنڈ اور شاید خوف سے کانپتی لڑکی کو دیکھنے لگا تھا۔۔۔۔ اُس کے نارمل انداز میں بات کرنے پر اِس کی یہ حالت تھی۔۔۔۔ اگر جو وہ اپنے اصلی رُوپ میں ہوتا تو اِس لڑکی نے تو بے ہوش ہو کر یہیں گر جانا تھا۔۔۔۔

"نن۔۔۔۔ نہیں۔۔۔۔ مم میرا۔۔۔ مطلب ہے۔۔۔۔ مم۔۔۔ میں۔۔۔ صرف۔۔۔ یی۔۔۔ یہی۔۔۔ کام کرتی ہوں۔۔۔۔ مم۔۔۔۔ میری۔۔۔ مجبوری ہے۔۔۔ میں اکیلی رہتی ہوں۔۔۔۔ میرے ماں باپ کی ڈیتھ ہو چکی ہے۔۔۔۔

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

اپنے لیے مجھے خود ہی سب کچھ کرنا پڑتا ہے۔۔۔اِس لیے۔۔۔ مجبوری کے تحت ہی سہی۔۔۔گھر سے نکلنا پڑتا ہے۔۔۔۔"

حاعفہ نے ہلکلاتے بمشکل الفاظ ادا کیے تھے۔۔۔کیونکہ آژمیر کی جانچتی نگاہیں اُس پر ٹکی ہوئی تھیں۔۔۔اگر اِس وقت وہ ناٹک کر رہی ہوتی تو ایک لمحہ بھی نہ لگتا آژمیر کو اُسے پکڑنے میں۔۔۔ مگر اُس کا یہ خوف، آژمیر سے بات کرتے لرزنا۔۔۔لڑکھڑانا یہ سب نیچرل تھا۔۔۔۔جس کی وجہ سے اُس کے منہ سے نکلنے والا جھوٹ بھی سچ ہی معلوم ہو رہا تھا۔۔۔

وہ خود بھی حیران تھی کہ بھلا وہ ایک شخص سے اتنی خوفزدہ کیسے ہو سکتی تھی۔۔۔۔اُس کا سارا کانفیڈنس، خود اعتمادی کہاں چلی جاتی تھی۔۔۔جب وہ آژمیر میران کے سامنے آتی تھی۔۔۔حالانکہ اُس نے ہمیشہ حاعفہ سے نرمی سے بات ہی کی تھی۔۔۔ مگر اُس کا نرمی لیے انداز بھی اتنا دہشت بھرا ہوتا تھا کہ حاعفہ کے ہاتھوں کے طوطے اُڑنا نارمل بات تھی۔۔۔۔

"تو اِس کے علاوہ آپ کو کوئی جاب نظر نہیں آئی۔۔۔ جس جاب میں ڈریسنگ ہی ایسی ہو۔۔۔ آپ کو کیا لگتا وہاں آپ کو عزت مل پائے گی۔۔۔"

آژمیر اُس کا خوف کم کرنے کے لیے زرا نرمی بھرے لہجے میں بات کر رہا تھا۔۔۔ مگر حاعفہ کا خوف ہنوز تھا۔۔۔

اُس کی بات کے جواب میں حاعفہ نے صرف نفی میں سر ہلایا تھا۔۔۔

"کوالیفیکیشن کیا ہے آپ کی؟؟؟"

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

آژمیر کو نجانے کیوں اِس لڑکی سے ہمدردی محسوس ہونے لگی تھی۔۔۔اِس بات سے انجان کہ آگے یہی ہمدردی اُس سے اُس کا سب کچھ لوٹنے والی تھی۔۔۔۔

"بی۔اے" ...

اب کی بار بھی سر جھکائے مختصراً جواب ملا تھا۔۔حاعفہ میں ہمت نہیں تھی۔۔۔اُس ساحر کی مقناطیسی نگاہوں میں دیکھنے کی۔۔۔جو مقابل کو خود میں جکڑنے کی پوری صلاحیت رکھتی تھیں۔۔۔

"میرے پاس جاب کریں گی۔۔۔"

آژمیر نے اُس کی معصوم صورت دیکھ آفر کی تھی۔۔۔

کیونکہ اُس کی سوچ کے مطابق اِس لڑکی کا یہ غیر معمولی حُسن اِسے کسی بہت بڑی مشکل سے دوچار کر سکتا تھا۔اور ایسی جاب جہاں اُسے روز نجانے کتنے نامحرم مردوں سے واسطہ پڑنا تھا۔اُس کے لیے سیف بالکل بھی نہیں تھی۔۔۔

"کیسی جاب؟؟"

حاعفہ نے گھنیری پلکوں کی جھالر اُٹھا کر اُس کی جانب دیکھا تھا۔۔۔جواب پاکٹ میں دونوں ہاتھ ڈالے کھڑا اُسی کی جانب دیکھ رہا تھا۔۔۔حاعفہ نے جز بز ہوتے فوراً نگاہیں جھکالی تھیں۔۔۔

آژمیر چند قدم اپنی جگہ سے آگے بڑھا تھا۔۔حاعفہ کی نگاہیں اُس کے پیروں پر تھیں۔۔۔اُس کی پیش قدمی پر حاعفہ کا دل لرز گیا تھا۔۔۔دھڑکتے دل کے ساتھ وہ اپنی جگہ پر کھڑی رہی تھی۔۔۔

"یہ میرا کارڈ ہے۔۔۔کل اِس پر لکھے ایڈریس پر پہنچ جایئے گا۔۔۔۔"

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

آژمیر کے قریب آنے کا مقصد صرف اُس کی جانب کارڈ بڑھانا تھا۔۔۔حاعفہ نے ہاتھوں کی کپکپاہٹ پر قابو پانے کی ناکام کوشش کرتے اُس کے ہاتھ سے کارڈ پکڑ لیا تھا۔۔۔

اُس کے کارڈ لینے پر آژمیر واپس پلٹا تھا۔۔۔

"سر آپ کا کوٹ۔۔۔۔۔"

حاعفہ کو ایک دم خیال آیا تھا کہ اتنی دیر سے وہ اتنی ٹھنڈ میں ایسے ہی کھڑا تھا۔۔۔اور جس کوٹ کو اپنے گرد سختی سے وہ دبوچ کر لپیٹے ہوئے ہے وہ اِس شخص کو لوٹانا بھی ہے۔۔۔

اُس کی پکار پر آژمیر کے قدم تھمے تھے۔۔۔اُس نے نگاہیں گھما کر حاعفہ کی جانب دیکھا تھا۔۔

"مجھ سے زیادہ اِس کی ضرورت آپ کو ہے۔۔۔"

سرد و سپاٹ لہجے میں اُس پر گہرا طنز کرتے وہ وہاں سے نکل گیا تھا۔۔۔

جبکہ حاعفہ نجانے کتنی دیر وہاں ساکت سی کھڑی اُس کی مسحور کن خوشبو کی مہک فضا میں محسوس کرتی رہی تھی۔۔۔۔

"کتنی خوش قسمت ہو گی نا وہ لڑکی۔۔۔جس کی قسمت میں یہ شاندار مرد لکھا گیا ہو گا۔۔۔۔"

حاعفہ حسرت بھری نظروں سے سیاہ بادلوں سے ڈھکے آسمان کی جانب دیکھتے بولتی تھکے تھکے قدموں سے چلتی وہاں سے ہٹ آئی تھی۔۔۔کیونکہ اب ایک اُس شخص کے چلے جانے سے یہ حسین منظر بھی ادھورا لگنے لگا تھا۔۔۔۔۔

@@@@@@@@@

"زنیشہ تمہیں ایچ اوڈی سر اپنے آفس میں بلا رہے ہیں۔۔۔"

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

وہ کلاس لے کر نکلی ہی تھی۔۔۔جب یہ پیغام ملنے پر اُس نے اپنے قدموں کو آفس کی سمت بڑھا دیا تھا۔۔اُس کا باڈی گارڈ بھی سائے کی طرح اُس کے ساتھ ساتھ ہی تھا۔۔۔زنیشہ اب لوگوں کی عجیب و غریب نظروں کی عادی ہوتی جا رہی تھی۔۔۔اکثر لڑکیاں تو اُس سے اُس کے باڈی گارڈ کا نمبر بھی مانگ چکی تھیں۔۔۔زنیشہ کا دل چاہتا تھا یا تو اپنے باڈی گارڈ کا یہ داڑھی اور مونچھوں سے سجا منہ توڑ دے یا پھر۔۔۔اِن اندھی لڑکیوں کا، جنہیں وہ اُس کی باڈی بلڈر جسامت سے ہینڈسم لگتا تھا۔۔۔۔

زنیشہ آفس میں داخل ہونے سے پہلے واپس پلٹی تھی۔۔۔جہاں اُس کا باڈی گارڈ بھی ہاتھ باندھے اُس کے ساتھ اندر آنے کو تیار تھا۔۔۔۔

"اب ایچ او ڈی کے آفس میں بھلا مجھے کیا خطرہ ہو سکتا ہے۔۔۔خاموشی سے یہیں کھڑے رہو۔۔۔۔"

زنیشہ نے پلٹ کر مزمل کو سخت نگاہوں سے وارن کیا تھا۔۔جس پر حیرت انگیز طور پر وہ اثبات میں سر ہلاتا پیچھے ہوتا دیوار کے ساتھ سر ٹکاتا خاموشی سے کھڑا ہو گیا تھا۔۔۔۔زنیشہ اُس کی اتنی فرمانبرداری پر منہ کھولے اُسے دیکھے گئی تھی۔۔۔۔

"اِس کا مطلب یہ ڈانٹ کر کہی جانے والی بات سمجھتا ہے۔۔۔اب اِس سے ایسے ہی پیش آنا پڑے گا۔۔۔"

زنیشہ اُسے گھورتی نگاہوں سے دیکھتی دل میں سوچ کر رہ گئی تھی۔۔۔پہلی دفعہ اُس کی ڈانٹ کو کسی نے سیریس لیا تھا۔۔۔وہ بھی ایک باڈی بلڈر نے اُس کے لیے حیران ہونا تو بنتا تھا۔۔۔

زنیشہ اُس کی جانب سے مطمئین ہوتی اجازت ملنے پر اندر داخل ہوئی تھی۔۔۔۔

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

"السلام و علیکم سر۔۔۔ آپ نے بلایا مجھے۔۔۔۔۔۔"

زنیشہ بنا ارد گرد دیکھے ایچ اوڈی کے ٹیبل سے فاصلے پر رکتی اُن سے مخاطب ہوئی تھی۔۔۔

"جی مس زنیشہ۔۔۔۔ مسٹر ملک زوہان آپ سے ملنا چاہتے تھے۔۔۔۔ اِسی لیے یہاں بلایا آپ کو۔۔۔۔۔"

سر نے ہاتھ کے اشارے سے اُس کا دھیان دائیں جانب بڑے شاہانہ انداز میں صوفے پر براجمان ملک زوہان کی جانب کیا تھا۔۔۔۔

جبکہ اُن کی بات پر زنیشہ سے گردن موڑنا مشکل ہو گیا تھا۔۔۔۔ اُسے لگا جیسے وہ اپنی جگہ پر پتھر کی ہو چکی ہے۔۔۔۔ اب کبھی یہاں سے ہل نہیں پائے گی۔۔۔۔

"آپ بات کر لیں۔۔۔۔ میری ایک بہت امپورٹنٹ کلاس ہے میں زرا وہ اٹنیڈ کر لوں۔۔۔۔۔"

ایچ اوڈی زوہان سے ایسے مخاطب تھے جیسے اُن کی بہت اچھی جان پہچان ہو۔۔۔۔

زنیشہ نے سر کو بلانا چاہا تھا۔۔۔ مگر اُس کی زبان کوئی الفاظ ادا کرنے سے قاصر تھی۔۔۔۔

اُس نے پلٹ کر وہاں سے جانا چاہا تھا۔۔۔ جب زوہان کی کمرے میں گونجتی گھمبیر آواز اُس کے قدم وہیں جکڑ گئی تھی۔۔۔۔

"کیسی ہو؟... اپنی شادی ٹوٹنے کا سوگ ختم ہوا یا نہیں۔۔۔۔"

زوہان اپنی جگہ پر ہی براجمان اُس سے مخاطب تھا۔۔۔۔ زنیشہ نے نظریں اُٹھا کر اُس کی جانب دیکھا تھا۔۔۔۔ جو پہلے ہی دلچسپی بھری نگاہیں اُس کے سیاہ شال میں مقید دودھیا چہرے پر گاڑھے ہوئے تھا۔۔۔۔ زنیشہ اُس کے دیکھنے کے انداز پر جی جان سے لرز گئی تھی۔۔۔۔

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

اُس نے دل ہی دل میں اپنے باڈی گارڈ کو صلواتوں سے نوازا تھا۔۔۔ جس نے ابھی ہی اُس کی بات ماننی تھی۔۔۔۔ جب اندر یہ جلاد موجود تھا۔۔۔

"آپ کیوں آئے ہیں یہاں؟ مجھے کوئی بات نہیں کرنی آپ سے۔۔۔۔ نہ ہی میں آپ کو اِس قابل سمجھتی ہوں۔۔۔۔۔"

زنیشہ دیدہ دلیری کا مظاہر کرتی اپنے باڈی گارڈ کی شے پر اُسے ٹکا سا جواب دیتی وہاں سے نکلی تھی۔۔۔۔

"تمہارا باڈی گارڈ میرے آدمیوں کے نشانے پر ہے۔۔۔ اگر تم یہاں سے نکلی تو وہ اُسے شوٹ کر دیں گے۔۔۔۔ کیوں بچارے کسی مظلوم کی زندگی کی دشمن ہو رہی ہو۔۔۔۔"

زوہان اُسی طرح ریلیکس انداز میں بیٹھا زنیشہ کے بڑھتے قدم وہیں روک گیا تھا۔۔۔۔ زنیشہ نے بے یقینی سے پلٹ کر اُس کی جانب دیکھا تھا۔۔۔ وہ بھلا اتنا بے رحم کیسے ہو سکتا تھا۔۔۔

"سب بالکل ٹھیک کہتے ہیں۔۔۔ آپ میں انسانیت بالکل ختم ہو چکی ہے۔۔۔ آپ کے غصے اور انتقام کی آگ نے آپ کو بالکل بے حس بنا دیا ہے۔۔۔"

زنیشہ کو پہلے اُس پر ذیشان کے ساتھ کیے گئے ناروا سلوک کی وجہ سے غصہ تھا۔۔۔ اور اب اُس کا مزمل کے لیے ایسا بولنا اُسے مزید بھڑکا گیا تھا۔۔۔۔

زوہان بنا اُس کی کسی بات پر غصہ کیے۔۔۔۔ دلچسپی سے اُس کا یہ نیا رُوپ اپنے سامنے دیکھ رہا تھا۔۔۔ جیسے وہ بھول چکی ہو کہ اُس کے سامنے ملک زوہان تھا۔۔۔۔ جو خود سے ایسے بات کرنے کی اجازت کسی کو نہیں دیتا تھا۔۔۔

"دوسروں کی رائے کی مجھے قطعاً پرواہ نہیں ہے۔۔۔ تم اپنا بتاؤ۔۔۔۔ تم کیا رائے رکھتی ہو میرے بارے میں۔۔۔"

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

زوہان اپنی جگہ سے اُٹھتا اب کی بار زنیشہ کی جانب پیش قدمی کر چکا تھا۔۔۔

اُسے قریب آتا دیکھ زنیشہ کی ساری بہادری جھاگ بن کر بیٹھنے لگی تھی۔۔۔اِس شخص سے کسی قسم کی توقع بھی کی جاسکتی تھی۔۔۔اِس لیے اُس نے اب کی بار اپنی زبان بند رکھنا ہی مناسب سمجھا تھا۔۔۔

"جواب دو ڈارلنگ میں تم سے کچھ پوچھ رہا ہوں۔۔۔"

ملک زوہان اُس کے قریب آتا گہری نظریں اُس کے صبیحہ چہرے پر ڈالتے ہوئے بولا۔۔۔جب اُس کے درزِ تخاطب پر زنیشہ اُسے گھور کر رہ گئی تھی۔۔۔

"میں اُس ظالم شخص کے لیے کوئی رائے رکھنا ہی نہیں چاہتی۔۔۔جس کے لیے اپنی ضد اور نفرت سے بڑھ کر کچھ نہ ہو۔۔۔جو صرف اپنی دلی تسکین کی خاطر لوگوں کو نقصان پہنچاتا ہے۔۔۔ذیشان نے۔۔۔۔۔"

زنیشہ کے باقی الفاظ ابھی منہ میں ہی رہ گئے تھے۔۔۔جب زوہان نے اُس کے ہونٹوں پر مضبوط ہتھیلی جماتے اُس کے الفاظ وہیں دبا دیئے تھے۔۔۔۔

"ذیشان کا نام میں اب تمہارے منہ سے کبھی نہ سنوں۔۔۔شادی ٹوٹ گئی نا، اب کوئی تعلق نہیں بچتا تمہارا اُس سے۔۔۔سو نیکسٹ ٹائم بی کیئر فل۔۔۔۔"

زوہان اُسے لال آنکھوں سے گھور کر اچھے سے باور کرواتا ہتھیلی ہٹا گیا تھا۔۔۔جبکہ اُس کے اِس استحقاق بھرے عمل پر زنیشہ کا پارہ چڑھا تھا۔۔۔وہ ہوتا کون تھا۔۔۔بنا اجازت اُسے چھونے والا۔۔۔

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

"آپ اپنی لمٹس میں رہیں۔۔۔۔میری مرضی میں جس کا نام لوں۔۔۔جس کے بارے میں مرضی بولوں۔۔۔آپ ہوتے کون ہیں مجھ پر حکم چلانے والے۔۔۔اور ذیشان میرا ہونے والا شوہر ہے۔۔۔۔اُس کا نام لینا کو تو حق حاصل ہے مجھے۔۔۔۔۔۔"

زنیشہ کو اُس کا یوں اپنے ہونٹوں کو ٹچ کرنا بہت غصہ دلا گیا تھا۔۔۔جس کا جواب دیتے وہ بنا زوہان کا لحاظ کیے جو دل میں آیا بول گئی تھی۔۔۔

جبکہ اُس کا ذیشان کو اپنا ہونے والا شوہر بولنا زوہان کو پتنگے لگا گیا تھا۔۔۔۔

"تم چاہتی ہو۔۔۔۔ذیشان کو جان سے ہی مروادوں میں۔۔۔۔ہے نا۔۔۔۔"

زوہان اپنے غصے پر بہت مشکل سے قابو پاتا۔۔۔اُس کی کلائی دبوچتا اپنے قریب کرتے زہر خند لہجے میں بولا تھا۔۔۔

جہاں اُس کی حرکت زنیشہ کا دل بُری طرح دھڑکا گئی تھی۔۔۔وہیں اُس کے الفاظ پر زنیشہ نے پھٹی پھٹی نظروں سے اُس کی جانب دیکھا تھا۔۔۔

اُسے کبھی کبھی آژمیر اور زوہان بالکل ایک جیسے لگتے تھے۔۔۔جن کی بات مار سے شروع ہو کر مار پر ہی ختم ہوتی تھی۔۔۔اور وہ کسی کو مارنے کی بات اتنی نارملی کرتے تھے۔۔۔جیسے کسی سے کھانے کا پوچھا جا رہا ہو۔۔۔

"چھوڑیں مجھے۔۔۔۔"

زنیشہ اُس کے سینے پر دوسری ہتھیلی سے دباؤ ڈالتی پیچھے ہونے کی کوشش کر رہی تھی۔۔۔مگر ایک انچ بھی نہیں ہل پا رہی تھی۔۔۔۔

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

"ایسا تو ناممکن ہے۔۔۔۔مائی لیڈی۔۔۔۔۔ تمہیں ہی تو نہیں چھوڑ سکتا۔۔۔۔ تمہارا وہ ظالم بھائی سمجھتا ہی نہیں۔۔۔۔ مگر لگتا ہے بہت جلد سمجھانا پڑے گا اُسے۔۔۔اور تمہیں بھی۔۔۔۔ تم پر اپنے نام کی مہر لگا کر۔۔۔۔ تا کہ تم کسی گھامڑ کا نام لے کر میرے غصے کو مزید ہوا نہ دو۔۔۔۔۔ میران پیلس میں ایک تم ہی تو واحد ہستی ہو۔۔۔ جس سے چاہنے کے باوجود نفرت نہیں کر پایا میں۔۔۔۔۔"

زوہان اُس کی شال سے نکلی گھنے بالوں کی لٹ کو ہاتھ بڑھا کر اُس کے کان کے پیچھے اڑستے بولا۔۔۔۔

زنیشہ نے اُس کے ہاتھ کو دور جھٹکا تھا۔۔۔۔

جس پر اُس کی کلائی پر زوہان کی گرفت مزید تیز ہوئی تھی۔۔۔۔

آپ مجھے ہرٹ کر رہے ہیں۔۔۔۔"

زنیشہ کو اُس کی سخت گرفت پر اپنی کلائی جلتی محسوس ہوئی تھی۔۔۔۔

زوہان جو غصے میں بھول گیا تھا کہ اُس کے مقابل اُس کی زنیشہ میران ہے۔۔۔ جسے تکلیف پہنچانے کا وہ سوچ بھی نہیں سکتا۔۔۔۔اُس نے فوراً گرفت ڈھیلی کر دی تھی۔۔۔ مگر آزادی ابھی بھی نہیں بخشی تھی۔۔۔۔

"تمہیں دیکھنے کے ساتھ ساتھ میں تمہیں یہاں کچھ بتانے بھی آیا تھا۔۔۔۔"

زنیشہ کی آنکھوں میں آنسوؤں دیکھ زوہان ڈھیلا پڑ گیا تھا۔۔۔۔شاید یہ لڑکی اور اِس کے یہ آنسو ہی اُس کی زندگی کی واحد کمزوری تھے۔۔۔جو بات جاننے کے باوجود بھی زوہان خود کو اُس سے انجان رکھنا چاہتا تھا۔۔۔۔

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

"تم اور شاید میران پیلس کا ہر فرد یہ بات بھول چکے ہیں کہ تم میری منگ ہو۔۔۔ مگر میں بالکل بھی نہیں بھولا۔۔۔ تم بچپن سے میرے نام لگائی گئی ہو۔۔۔ صرف میری ہو۔۔۔ تم پر صرف میرا حق ہے۔۔۔ یہ بات خود کو اچھے سے ازبر کروا لو۔۔۔ اور رہی بات میران پیلس والوں کی تو اُنہیں یہ بات بہت جلد میں خود ہی اچھے سے سمجھانے والا ہوں۔۔۔ وہ سمجھ رہے یہ ایک گارڈر کھ کر وہ مجھے تم سے دور رکھ پائیں گے۔۔۔ آژمیر میران کو کہہ دینا کہ ایسے ہزاروں اور لاکھوں بھی لے آئے تب بھی مجھے تم سے دور نہیں رکھ پائے گا۔۔۔"

زوہان اُس کا ملائم گال ہولے سے تھپتھپاتا اُس کی کلائی آزاد کر گیا تھا۔۔۔

زنیشہ جلدی سے پیچھے ہٹتی درمیان میں فاصلہ بنا گئی تھی۔۔۔ اُس کی اِس پھرتی پر زوہان زیرِ لب مسکرایا تھا۔۔

"ابھی جتنی احتیاطی تدابیر کرنی ہیں کر لو۔۔۔۔ کیونکہ بعد میں یہ سب نہیں کر پاؤ گی۔۔۔"

زوہان اُسے جتاتی نظروں سے دیکھتے پلٹا تھا۔۔۔

"جب آپ مجھ سے اور میرے خاندان سے اتنی نفرت کرتے ہیں تو اب بھی میرے ساتھ وہ رشتہ قائم کیوں کرنا چاہتے ہیں۔۔۔ ایسے رشتے تو محبت کی بنیاد پر رکھے جاتے ہیں۔۔۔ نفرت کی بنیاد پر نہیں۔۔۔"

زنیشہ اُس سے کچھ اُگلوانا چاہتی تھی جو شاید اُس کے بے چین دل کو قرار بخش جاتا۔۔۔

"مگر ملک زوہان کو اپنی زندگی کا ہر رشتہ نفرت کی بنیاد پر رکھنا ہی آتا ہے۔۔۔ میران پیلس کے ہر فرد سے نفرت کرتا ہوں میں شدید نفرت سوائے تمہارے۔۔۔ مگر اِس کا یہ مطلب مت سمجھنا کہ ملک زوہان محبت کرتا ہے تم سے۔۔۔ ایسا بالکل بھی نہیں ہے۔۔۔ میران پیلس کی چہیتی زنیشہ میران ملک زوہان کی محبت کے قابل نہیں ہو سکتی۔۔۔ اِس

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

خوش فہمی کو اپنے دل میں جگہ مت دینا۔۔۔ تمہیں حاصل کرنے کی وجہ صرف میری ضد ہے۔۔۔۔۔ میری غیرت گنوارہ نہیں کرتی میری منگ کسی اور کی جھولی مین ڈال دی جائے۔۔۔ میں اپنی شے خراب کر کے پھینکنے کا حوصلہ رکھتا ہوں۔۔۔۔ مگر کسی اور کا ہوتا ہوا نہیں دیکھ سکتا۔۔۔ تم تو پھر ایک جیتی جاگتی انسان ہو۔۔۔ تمہیں کیسے اپنے دشمنوں کے پاس دیکھ سکتا ہوں۔۔۔۔۔"

زوہان پل بھر میں اپنی نگاہوں میں اُس کی حیثیت ظاہر کرتا اُسے آسمان سے زمین پر پٹخ گیا تھا۔۔۔

اُس کی گالوں پر بہتی آنسوؤں کی لڑیاں دیکھے بنا وہ وہاں سے جا چکا تھا۔۔۔ جبکہ زنیشہ کتنے ہی لمحے اپنی جگہ سے ہل بھی نہیں پائی تھی۔۔۔ اُس کی آنکھوں سے آنسوؤں کا نہ ختم ہونے والا سلسلہ جاری ہو چکا تھا۔۔۔

وہ جانتی تھی ملک زوہان سنگدل، ظالم، بے حس اور گھمنڈی انسان ہے۔۔۔ جو اُس سے محبت ہونے کے باوجود نہیں بولے گا کہ اُس سے محبت کرتا ہے۔۔۔ مگر آج جو لفظ اُس نے ادا کیے تھے۔۔۔ زنیشہ اپنا دل چھلنی ہونے سے نہیں روک پائی تھی۔۔۔

وہ بے دردی سے اپنے آنسو صاف کرتی خود کو کافی حد تک کمپوز کرتی آفس سے نکل آئی تھی۔۔۔ جہاں مزمل کھڑا اُس کے انتظار میں تھا۔۔۔

"ایڈیٹ۔۔۔ کیسے باڈی گارڈ ہو تم؟؟؟..... تمہیں لالہ نے اِسی لیے رکھا ہے نا کہ فل ٹائم میرے ساتھ رہو۔۔۔ میں اتنی دیر سے اندر تھی سر بھی آفس سے نکل گئے۔۔۔ تمہیں زرا خیال نہیں آیا کہ اندر جا کر دیکھ لو۔۔۔ میں کس جلاد کے پاس پھنسی کھڑی ہوں۔۔۔ لگتا ہے صرف باڈی ہی بنائی ہے۔۔۔ عقل نام کی چیز ہی نہیں ہے تم میں۔۔۔۔۔"

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

زنیشہ زوہان کی ساری فرسٹیشن مزمل پر نکالتی غصے سے بولتی آگے بڑھ گئی تھی۔۔۔جبکہ مزمل اُس کی لال آنکھوں پر ایک نگاہ ڈالتا بنا کچھ بولے خاموشی سے اُس کے پیچھے چل دیا تھا۔۔۔۔

@@@@@@@@

"گڈ مارننگ ڈیڈ۔۔۔۔۔"

منہاج درانی جم سے نکلتا سیدھا ڈرائنگ روم میں آیا تھا۔۔۔جہاں شہاب درانی اُسی کے انتظار میں بیٹھے تھے۔۔۔وہ اُس کے بغیر ناشتہ شروع نہیں کرتے تھے۔۔۔

"گڈ مارننگ مائی سن۔۔۔۔آج زیادہ دیر نہیں لگادی۔۔۔"

شہاب درانی محبت بھری نظروں سے اپنے فٹ اور ہینڈسم کو دیکھتے ہوئے بولے۔۔۔

"سوری آپ کو ویٹ کرنا پڑا۔۔۔آئیں ناشتہ کرتے ہیں۔۔۔"

منہاج اُنہیں اتنی دیر سے انتظار میں بیٹھا دیکھ شرمندہ سا ہوا تھا۔۔۔

وہ دونوں باتیں کرتے ایک ساتھ ڈائننگ ٹیبل کی جانب بڑھ گئے تھے۔جو ابھی ملازمین سجا کر گئے تھے۔۔۔

"بوا جی کہاں ہیں؟اُنہوں نے ناشتہ نہیں کرنا کیا؟؟"...

منہاج کو کلثوم بیگم کا خیال آیا تھا۔۔۔جو اِس بڑے سے عالیشان بنگلے کا تیسرا فرد تھیں۔۔۔

منہاج کی مدر کی کچھ عرصے پہلے ڈیتھ ہو چکی تھی۔۔۔جس کہ بعد اُس کی بیوہ پھوپھو کلثوم بیگم نے ہی درانی مینشن کا اچھے سے خیال رکھا تھا۔۔۔اور اب تک رکھتی آرہی تھیں۔۔۔شہاب درانی کے دو بیٹے تھے۔۔۔بڑا منہاج درانی اور چھوٹا

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

شہریار درانی۔۔۔ شہاب درانی کا شمار ملک کے نامور سرجنز میں ہوتا تھا۔۔۔ وہ ہارٹ سپیشلسٹ تھے۔۔۔ منہاج کی پیدائش کے بعد اُنہوں نے اُس کے نام پر اپنا ایک ہاسپٹل تعمیر کروایا تھا۔۔ جو کہ اُن کی محنت اور سچی لگن کی وجہ سے اب ملک کے ٹاپ کے ہاسپٹلز میں جانا جاتا تھا۔۔۔ میڈیکل کے ہر سٹوڈنٹ کا خواب اُسی ہاسپٹل میں پریکٹس کرنے کا ہوتا تھا۔۔ شہاب درانی اب وہاں ہارٹ ٹرانسپلانٹ کے لیے جدید مشینریز لانے والے تھے جو پہلی بار یہاں کہ کسی ہاسپٹل میں لائی جارہی تھیں۔۔۔۔ اِس لیے وہ اب پہلے سے زیادہ اِس کام میں مصروف تھے۔۔۔ منہاج بھی اہم بی بی ایس کا سٹوڈنٹ تھا۔۔۔ شہاب درانی کی خواہش تھی کہ منہاج اُن کے نقشِ قدم پر چل کر اُن سے بھی بڑا ہارٹ سپیشلسٹ بنے۔۔۔ منہاج ہمیشہ اپنی سٹڈیز اور باقی ایکٹیوٹیز میں جبکہ شہریار ہاسٹل میں ہی رہتا تھا۔۔ درانی مینشن کی ساری دیکھ بھال کی زمہ داری کلثوم بیگم کی ہی تھی۔۔۔

"اُن کی طبیعت کچھ ٹھیک نہیں تھی۔۔۔ تو پہلے ہی ناشتے کے بعد دوا لے کر سو گئی ہیں۔۔۔ تم سناؤ آج کل کہاں گم رہتے ہو۔۔۔۔"

شہاب درانی نے گہری جانچتی نظروں سے اُس کی جانب دیکھا تھا۔۔۔ وہ پچھلے ایک ہفتے سے نوٹ کر رہے تھے منہاج کافی ڈسٹرب سا ہے۔۔۔ کچھ دنوں سے نہ صبح ناشتے کے ٹیبل پر ملتا تھا اور نہ ہی رات کو ڈنر کے ٹائم پر۔۔۔

دو دن سے میٹنگ کے سلسلے میں دبئی گئے ہوئے تھے۔۔۔ کلثوم بیگم سے ہی اُنہیں پتا چلا تھا کہ منہاج ٹائم پر گھر نہیں آرہا تھا۔۔۔ جو بات اُن کے لیے کافی فکر مندی کا باعث تھی۔۔۔ اُنہوں نے ہمیشہ منہاج کے ساتھ دوستانہ رویہ ہی رکھا

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

تھا۔۔۔اُن دونوں کے درمیان باپ بیٹے کے رشتے سے زیادہ بے تکلفی تھی۔۔۔۔شہاب درانی اُس کی پریشانی کی وجہ جاننا چاہتے تھے۔۔۔۔وہ چاہتے تھے منہاج ہمیشہ کی طرح اب بھی کھل کر اُن سے اپنا مسئلہ شیئر کرے۔۔۔۔

"سٹڈی میں ہی بزی رہتا ہوں۔۔۔۔آپ جانتے ہیں میڈیکل کی پڑھائی کتنی ٹف ہے۔۔۔۔۔"

منہاج لاپرواہی بھرے انداز میں گویا ہوا تھا۔۔۔

"یہ پڑھائی تو پچھلے پانچ سالوں سے چل رہی ہے۔۔۔۔اچانک اتنی ٹف ہو گئی کہ میرا بیٹا رات رات بھر گھر سے باہر رہنے لگ گیا۔۔۔۔۔"

شہاب درانی جوس کا گلاس ہونٹوں سے لگاتے اُس پر گہرا طنز کر گئے تھے۔۔۔۔

منہاج نے جواباً مسکرا کر اُن کی جانب دیکھا تھا۔۔۔۔

تو مطلب آپ سخت گیر باپ بننے کی کوشش کر رہے ہیں۔۔۔۔"

منہاج جانتا تھا وہ اُس سے کتنا پیار کرتے تھے۔۔۔اُس کے چہرے پر دکھ کا شائبہ تک نہیں دیکھ سکتے تھے۔۔۔اِس لیے وہ اپنے اندر کی اذیت اُن سے چھپاتا اُن کی بات مذاق میں اُڑا گیا تھا۔۔۔۔

مگر یہ بھی سچ تھا کہ منہاج درانی بہت ڈسٹرب تھا۔۔۔۔وہ محبت کا روگ لگا بیٹھا تھا۔۔۔جس کی تکلیف کسی پل اُسے چین نہیں لینے دے رہی تھی۔۔۔۔وہ چاہنے کے باوجود اُس دھوکے باز لڑکی کو اپنے دل سے نہیں نکال پا رہا تھا۔۔۔۔

اُس کی اصلیت جان لینے کے بعد بھی وہ اُس سے نفرت نہیں کر پا رہا تھا۔۔۔

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

"کاش سخت گیر باپ بن کر ہی اپنے لاڈلے کے اِس اُداس چہرے کی رونقیں واپس لے آتا۔۔۔جو پچھلے دو مہینوں میں بہت بڑھ گئی تھیں۔۔۔مجھے تو لگتا ہے میری ہی نظر لگ گئی تمہیں۔۔۔"

شہاب درانی باپ تھے بیٹے کی مصنوعی ہنسی کے پیچھے چھپی تکلیف با آسانی دیکھ پا رہے تھے۔۔۔

"بابا پلیز آپ ایسا کیوں بول رہے ہیں؟.... میں بالکل ٹھیک ہوں۔۔۔صرف سٹڈی کا سٹریس ہے اور کچھ نہیں۔۔۔فائنل ائیر چل رہا اِس لیے۔۔۔"

منہاج اب قدرے سنجیدگی سے بولا۔

"اُس لڑکی سے کب ملوا رہے ہو۔۔۔۔"

شہاب درانی نے بات کا رُخ اُسی سائیڈ موڑا تھا۔۔۔جہاں وہ لے جانا چاہتے تھے۔۔۔

جب نوالہ منہ کی جانب لے جاتا منہاج کا ہاتھ ساکت ہوا تھا۔۔۔

"کبھی بھی نہیں۔۔۔بہت غلط راستے پر چل نکلا تھا میں۔۔۔مگر اللہ کا شکر ہے وقت رہتے سنبھل گیا میں۔۔۔بابا مجھے یونی کے لیے لیٹ ہو رہا ہے۔۔۔شام میں ملاقات ہوتی ہے۔۔۔۔"

منہاج سرد تاثرات کے ساتھ جواب دیتا وہاں سے اُٹھ گیا تھا۔۔۔۔

@@@@@@@@@@

حاعفہ نے اپنی اندرونی گھبراہٹ پر قابو پاتے سامنے کھڑی بڑی سی عمارت کے اندر قدم رکھا تھا۔۔۔وہاں لوگوں کی بھیڑ لگی ہوئی تھی۔۔۔سب اپنے اپنے کاموں میں مصروف آجا رہے تھے۔۔۔کسی کو دوسرے کا ہوش نہیں تھا۔۔۔

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

حاعفہ کا بچپن سے لے کر اب تک کا وقت کوٹھے پر ہی گزرا تھا۔۔۔اگر وہ وہاں سے نکلی تھی تو صرف پڑھائی کے لیے۔۔۔ اُس کے علاوہ نہ کہیں گئی تھی۔۔۔نہ ایسی جگہوں پر لوگوں سے ڈیل کرنا اُسے آتا تھا۔۔۔یہ سب اُس کے لیے نیا تھا۔۔۔۔

مگر اُس کی گھبراہٹ کی وجہ لوگوں کی یہ بھیڑ نہیں تھی۔۔۔بلکہ آژمیر میران سے سامنا تھا۔۔۔

چھوٹے چھوٹے قدم اٹھاتی وہ ریسیپشن کی جانب بڑھی تھی۔۔۔اُس نے خود کو سیاہ شال میں لپیٹ رکھا تھا۔۔۔جس سے صرف اُس کا سُندر مکھڑا ہی جھانک رہا تھا۔۔۔سیاہ رنگ میں اُس کی دودھیا رنگت مزید دھمک رہی تھی۔۔۔بنا میک اپ کے اُس کا حُسن مزید نکھر کر سامنے آتا تھا۔۔۔۔

ریسیپشن پر کھڑی لڑکی جو پہلے تو اُس کے حلیے کی وجہ سے اُسے عجیب نظروں سے گھورتی رہی تھی۔۔۔اُس کے نام بتانے پر اُسے آژمیر کے آفس کی سمت جانے کا اشارہ کر دیا تھا۔۔۔

شاید آژمیر اُسے پہلے ہی آگاہ کر چکا تھا۔۔۔

اُس لڑکی نے آژمیر کا آفس اُوپر والے پورشن پر بتایا تھا۔۔۔جہاں جانے کے لیے سب لوگ الیکٹرک سٹیئرز کا استعمال کر رہے تھے۔۔۔حاعفہ نے آج تک سٹیئرز کا یوز نہیں کیا تھا۔۔۔اُس نے باقی سب کو دیکھتے جھجھکتے ہوئے پیر اُس پر رکھ دیا تھا۔۔وہ ہولے سے لڑکھڑائی تھی مگر سائیڈ پر بنی سپورٹ کا سہارا لیتے اُس نے خود کو گرنے سے محفوظ رکھا تھا۔۔۔

"کس مصیبت میں پھنس گئی ہوں میں۔۔۔"

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

حاعفہ کو خجالت سی محسوس ہونے لگی تھی۔اگر اُسے یہاں آژمیر میران کے ساتھ کام کرنا پڑا تو وہ یہاں سروائیو کیسے کرے گی۔۔۔۔

اپنے خیالوں میں کھوئے وہ بھول گئی تھی کہ اُسے اِن سٹیئرز سے اُترنا بھی ہے۔۔۔جب اچانک اُوپر پہنچ جانے کا احساس ہوتے وہ وہ بوکھلا گئی تھی۔۔۔خوف کے عالم میں پیر پھنس جانے کے ڈر سے اُس نے فرش پر پیر جمانے چاہے تھے، مگر وہ بُری طرح لڑکھڑا گئی تھی۔۔۔۔اِس سے پہلے کے وہ کھڑے قد سے پیچھے جا گرتی کسی نے اُسے گرنے سے بچانے کے لیے اُس کی کلائی تھام کر اپنے نجانب کھینچ لیا تھا۔۔۔۔

اگلے ہی لمحے حاعفہ کسی کی مضبوط بانہوں کے حصار میں تھی۔۔۔۔وہ اِس وقت اِس قدر خوف کے زیرِ اثر تھی۔۔۔۔کہ کچھ لمحے اُس کا دماغ کچھ سمجھ ہی نہیں پایا تھا۔۔۔۔

لیکن جیسے ہی اپنے گرد کسی کی بانہوں کا حصار محسوس ہوا وہ لمحے کے ہزارویں حصے میں اُس ے سے جدا ہوئی تھی۔۔۔۔بنا شکل دیکھے وہ اپنی سانسوں میں اُترتی مہک سے ہی پہچان گئی تھی کہ مقابل شخص کون ہے۔۔۔۔

"آپ ٹھیک ہیں۔۔۔۔۔"

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

آژمیر اُس کا زرد پڑتا چہرا دیکھ فکر مندی سے بولا تھا۔۔۔وہ اُس کے خوف کی وجہ سمجھ گیا تھا۔

حاعفہ سر اثبات میں ہلاتی واپس جھکا گئی تھی۔۔۔

"آئیں میرے ساتھ۔۔۔۔۔"

آژمیر اُسے نرمی سے اپنے ساتھ آنے کا کہتا اپنے آفس کی جانب بڑھ گیا تھا۔۔۔وہ اِس وقت آفس کا وزٹ کرنے نکلا ہوا تھا۔۔۔جب اُس کی نظر حاعفہ پر پڑی تھی۔۔۔وہ اُسی کی جانب آرہا تھا جب اُسے نیچے گرتا دیکھ وہ خود کو اُسے تھامنے سے نہیں روک پایا تھا۔۔۔۔

حاعفہ اُس کی چوڑی پشت کو گھورتی اُس کے پیچھے چل دی تھی۔۔جب آژمیر نے جدید آرائش سے سجے ایک شاندار آفس میں قدم رکھا تھا۔۔۔حاعفہ تو اُس کی بناوٹ دیکھ کر ہی پلکیں جھپکنا بھول گئی تھی۔۔۔آژمیر بڑے سے شیشے کے ٹیبل کے پڑے رکھی چیئر پر براجمان ہوتے اُسے اپنے سامنے بیٹھنے کا اشارہ کر گیا تھا۔۔۔

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

حاعفہ خاموشی سے کرسی پر ٹک گئی تھی۔اور اپنے ہاتھ میں تھامی فائل اُس کی جانب بڑھادی تھی۔۔۔جہاں کسی بھی چیز میں اُس کا ایکسپیرینس نِل تھا۔۔۔حاعفہ کو یہی لگا تھا کہ وہ اُسے ابھی ہی وہاں سے واپس لُٹادے گا۔۔۔اتنے بڑے آفس میں،اتنے پڑھے لکھے لوگوں کے درمیان بھلا اُس کی جگہ کہاں ہو سکتی تھی۔۔۔آژمیر میران اُس پر ترس کھا کر اُسے اپنے آفس میں باورچی کی جاب ہی دینے والا تھا شاید۔۔۔

"کیا آپ میرے آفس میں کام کرنا چاہیں گی؟آپ کو یہاں مکمل عزت اور تحفظ ملے گا۔آپ کو میری سیکریٹری کے طور پر جاب کرنی ہو گی۔اگر آپ اِس میں کمفرٹیبل ہیں تو۔۔۔۔"

آژمیر اُنگلیوں میں پین گھماتا اُس سے مخاطب ہوا تھا۔۔۔حاعفہ نے حیرت بھری نگاہیں اُٹھا کر اُس کی جانب دیکھا تھا۔۔۔مگر اُس کی نگاہیں خود پر نرکوز دیکھ۔۔۔واپس سر جھکا گئی تھی۔۔۔

اُس کے ہاتھوں پر ہمیشہ کی طرح آژمیر کی موجودگی میں لرزہ طاری ہو چکا تھا۔۔۔اُس نے دونوں ہاتھ کی اُنگلیوں کو ایک دوسرے میں پیوست کیے اُن کی کپکپاہٹ پر قابو پانے کی کوشش کی تھی۔۔۔

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

"سر میرے لیے یہ جاب بھی بہت بڑی ہے۔۔۔۔ پچھلی سے تو کہیں گنا بہتر۔۔۔۔ آپ میری اتنی مدد کر رہے ہیں۔۔۔ میں اُس کے لیے آپ کی ہمیشہ مشکور رہوں گی۔۔۔۔"

حاعفہ چہرے پر بشاشت طاری کیے ہولے سے مسکرا کر اُس سے مخاطب ہوئی تھی۔۔۔۔

اُس کے مسکرانے پر اُس کی دونوں گالوں پر اُبھرنے والے گڑھے اتنا دلفریب منظر پیش کر رہے تھے کہ آژمیر کو بے اختیار اُس کے چہرے سے نظریں چرانی پڑی تھیں۔۔۔

"اوکے آپ کل سے جوائن کر سکتی ہیں۔۔۔ ظفر باہر موجود ہے وہ آپ کو جاب کے حوالے سے باقی ساری ڈیٹیلز سمجھا دیں گے۔۔۔۔"

آژمیر نے لیپ ٹاپ اپنے سامنے رکھتے اُسے جانے کا بول دیا تھا۔ حاعفہ کے فائل اُٹھاتے ہاتھوں کی لرزش آژمیر کی نگاہوں سے پوشیدہ نہیں رہ سکی تھی۔۔۔ لمحے کے ہزارویں حصے میں مسکراہٹ اُس کے ہونٹوں پر اپنی جھلک دیکھاتی معدوم ہوئی تھی۔۔۔

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

وہ خود سمجھنے سے قاصر تھا کہ آخر یہ لڑکی اُس سے اتنا ڈرتی کیوں تھی۔۔۔۔ حلانکہ وہ تو اپنے مزاج کے بر خلاف ہر ملاقات میں اُس سے انتہائی نرمی سے پیش آتا تھا۔۔۔ جو کہ اُس کے مزاج کا خاصہ بالکل بھی نہیں تھا۔۔۔ مگر حاعفہ کا دھیما مزاج اُس کی نرم پر سوز آواز۔۔۔۔ ہمیشہ نگاہیں جھکا کر بات کرنا۔۔۔۔ آژمیر میران کی دلچسپی اپنی جانب بڑھا رہا تھا۔۔۔۔ اور سب سے زیادہ جس چیز نے آژمیر کو زیادہ افیکٹ کیا تھا۔۔۔۔ وہ تھا اُس کا خود کو ڈھکے رکھنا۔۔۔۔ اِسی لیے اُس دن اُسے بے پردہ دیکھ وہ خود پر ضبط نہیں رکھ پایا تھا۔۔۔ اور پھر اُسے بنا سوچے سمجھے اپنے آفس میں جاب دے گیا تھا۔۔۔

"تھینکیو سو مچ سر۔۔۔۔"

حاعفہ اُس کا شکریہ ادا کرتی اُٹھی تھی۔۔۔ اور بے دھیانی میں کرسی کی بیک سے اُلجھا اپنی شال کا پلو نہیں دیکھ پائی تھی۔۔۔۔ وہ ایک قدم ہی آگے بڑھی تھی۔۔۔ جب اُس کی شال میں کھنچاؤ پیدا ہوا تھا۔۔۔ اور اُس کے سر سے شال پھسل کر شانوں پر ڈھلک گئی تھی۔۔۔۔

اُس کے منہ سے نکلی ہلکی سے "آہ" پر آژمیر نے اُس کی جانب دیکھا تھا۔۔۔ مگر اُس کی سیاہ گھنی حسین زلفوں پر نظر پڑتے ہی آژمیر کی نگاہیں بے خودی میں اِن گہری دلفریب گھٹاؤں پر ساکت ہوئی تھیں۔۔۔

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

یہ لڑکی سراپا قیامت تھی۔۔۔ آژمیر گہری سانس بھرتا نظریں فوراً پھیر گیا تھا۔۔

مگر وہ بھی آژمیر کے لیے کسی آزمائش سے کم ثابت نہیں ہو رہی تھی۔۔۔ ابھی تک اُسی پوزیشن میں کھڑی وہ پلو نکالنے کی کوشش کرتی رہی تھی۔ جو نکلنے کا نام ہی نہیں لے رہا تھا۔۔۔

آژمیر زیادہ دیر خود کو اِس سب سے اجنبی نہیں رکھ پایا تھا۔۔۔ وہ اپنی جگہ سے اُٹھا تھا۔۔

اُسے اُٹھتا دیکھ حاعفہ کا دل زور سے دھڑکا تھا۔۔۔ وہ اتنی دیر سے کوشش کے باوجود اپنے ہاتھوں کی کپکپاہٹ کی وجہ سے پلو نکال ہی نہیں پا رہی تھی۔۔۔

مگر اب آژمیر کو اپنے قریب آتا دیکھ اُس نے ہاتھوں کو مُٹھیوں کی صورت بھینچ لیا تھا۔۔۔ آژمیر نے تو اب تک اُس کے سامنے شرافت کا مظاہرہ ہی کیا تھا۔۔۔ پھر اب وہ کیوں قریب آ رہا تھا۔۔۔

لیکن آژمیر کے اگلے عمل نے حاعفہ کے شکوک و شبہات کا جواب دے دیا تھا۔۔۔ وہ اُس کے قریب اُس کی مدد کرنے آیا تھا۔۔۔ چیئر کے کیل میں پھنسی اُس کی شال آزاد کرواتے ہوئے بھی وہ اُس سے کافی فاصلے پر تھا۔۔ حاعفہ نے پلکوں کی بھاری باڑ اُٹھاتے اُس کی جانب دیکھا تھا۔۔۔

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

اپنے پورے ہوش و حواس میں پہلی بار وہ اُسے اپنے قریب دیکھ رہی تھی۔۔ آژمیر کے وجود سے اُٹھتی مسحور کن خوشبو اُسے جکڑنے لگی تھی۔۔۔۔

"سنبھل کر۔۔۔۔"

آژمیر اُس کا پلو آزاد کرواتا سیدھا ہوا تھا۔۔۔ اُس کے مختصر اًادا کیے الفاظ کا اصل مطلب حاعفہ با آسانی سمجھ پائی تھی۔۔۔۔

"سوری سر۔۔۔۔"

اُس کے سرد و سپاٹ انداز پر حاعفہ اُس سے جلدی سے معافی مانگتے وہاں سے نکل گئی تھی۔۔۔۔ اِس ساحر کے پاس زیادہ دیر کھڑے ہونا حاعفہ کو خطرے سے خالی نہیں لگا تھا۔۔۔۔

"منہاج واٹس ہیپنگ ودیو۔۔۔۔ تم پچھلے دو دن سے نہ ہی یونی آرہے ہو اور نہ ہی میری کالز پک کر رہے ہو۔۔۔۔"

فجر منہاج کو آج فائنلی آتا دیکھ خفگی سے گویا ہوئی تھی۔۔۔

"تو اِس کا یہی مطلب بنتا نا کہ میں بزی ہوں۔۔۔۔ تم کالز کر کے اپنی انرجی کیوں ویسٹ کرتی رہی ہو۔۔۔۔"

منہاج فجر کا جواب دیتا اپنے دوستوں کے بیچ آن بیٹھا تھا۔۔۔۔ فجر، طلحہ، حارث اور ثنا اُس کے بچپن کے دوست تھے۔۔۔۔ ہمیشہ ہر جگہ اکٹھے رہے تھے۔۔۔ میڈیکل کی فیلڈ بھی تینوں نے ایک ساتھ جوائن کی تھی۔۔۔۔ وہ سب منہاج کی ماورا کے لیے پسندیدگی سے واقف تھے۔۔۔۔ مگر منہاج کے اچانک اُس سے دور ہو جانا۔۔۔ پھر ماورا کا یونی سے

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

غائب رہنا اور اُس کے واپس آنے پر منہاج کا اُس کی جانب نگاہ اُٹھا کر دیکھنا بھی نہیں یونی کے باقی سٹوڈنٹس سمیت اُن سب کے لیے بھی حیران کن تھا۔۔۔

مگر منہاج کا اِن دنوں موڈ اتنا خراب رہتا تھا کہ اُن میں سے کوئی کچھ پوچھ ہی نہیں پایا تھا۔۔

"منہاج تم جانتے ہو یونی میں آج کل کیا چل رہا ہے؟"

اب کی بار ثنا کی زبان میں کھجلی ہوئی تھی۔۔۔۔

"کیا چل رہا ہے ؟"....

منہاج لاپرواہ انداز میں ٹانگ پر ٹانگ چڑھائے بولا۔

"سرو قاص اور آصف ہاتھ دھو کر ماورا نور کے پیچھے پڑے ہوئے ہیں۔۔۔۔۔ اور آئی تھنک وہ اُن کا شکار بن بھی رہی ہے۔۔۔۔ اگر اپنی آنکھوں سے دیکھنا چاہتے ہو تو دیکھ لو۔۔۔۔ سامنے کھڑے ہیں۔۔۔۔"

ثنا کے بجائے طلحہ نے تفصیل سے جواب دیتے اُس کی توجہ ماورا کی جانب دلوائی تھی۔۔۔۔

منہاج نے فوراً گھوم کر اُس جانب دیکھا تھا۔۔۔ جہاں واقعی ماورا سرو قاص اور آصف کے ساتھ ہی کھڑی ہوئی تھی۔۔۔۔

اُن دونوں کی ریپوٹیشن پوری یونی میں بہت خراب تھی۔۔۔۔ جو لڑکیاں اِن کے قریب نظر آتی تھیں۔۔۔۔ اگلے چند ہفتوں میں وہ لڑکیاں یونی سے لاپتہ ہو جاتی تھیں۔۔۔۔ اُن دونوں کے خلاف بہت سے کیسز چلے تھے۔۔۔ اِنہیں یونی سے نکالا بھی گیا تھا۔۔۔ مگر ہر طرح کی انویسٹی گیشن کے بعد بھی اِن کے خلاف ہوئی ٹھوس ثبوت نہیں مل پایا تھا۔۔۔۔ کچھ وقت کیس چلنے کے بعد اُنہیں باعزت طریقے سے اِس معاملے سے بری کر دیا گیا تھا۔۔۔

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

لیکن لڑکیاں غائب ہونے کا سلسلہ وقفے وقفے سے ابھی بھی جاری تھا۔۔۔اُن کی نظر کافی ٹائم سے ماورا پر تھی۔۔۔ مگر اُس کے منہاج کے ساتھ ہونے کی وجہ سے وہ ایسا کچھ نہیں کر پائے تھے۔۔۔ماورا جیسی حسین چڑیا کو قابو کرنا اُن کی پہلی ترجیح تھی۔۔یہ سنہری موقع وہ جانے دینا نہیں چاہتے تھے۔۔۔۔

ماورا کو اُن کے ساتھ کھڑا دیکھ منہاج اندر تک جل اُٹھا تھا۔۔چاہے وہ ماورا سے جتنی بھی نفرت کا اظہار کرتا مگر اُسے یوں کسی اور کا شکار بنتا نہیں دیکھ سکتا تھا۔۔بنا کسی کا لحاظ کیے وہ اپنی جگہ سے اُٹھ کر اُن کی سمت بڑھ گیا تھا۔۔

طلحہ وغیرہ نے روکنے کی پوری کوشش کی تھی مگر وہ اَن سنی کرتا آگے بڑھ گیا تھا۔۔۔

"جی سر میں یہ ورک شاپس ضرور اٹینڈ کروں گی۔۔۔"

ماورا اُن کے ہاتھوں سے کوئی لیٹر تھامتی خوشدلی سے بولی تھی۔۔۔جب منہاج نے اُن کے سر پر پہنچتے ماورا سے وہ لیٹر چھین کر کئی ٹکڑوں میں بانٹ کر واپس اُس کی جانب اُچھال دیا تھا۔۔۔اُس کا یہ عمل اتنا غیر متوقع اور پھرتی لیے ہوئے تھا کہ ماورا سمیت وہ دونوں بھی اُسے ایسا کرنے سے روک نہیں پائے تھے۔۔۔۔

"یہ کیا بدتمیزی ہے منہاج؟؟؟"

سر و قاص اُسے وہاں دیکھ آگ بھگولا ہوئے تھے۔۔۔اُنہیں اپنی دو دن کی محنت رائیگاں ہونے کے ساتھ ساتھ یہ سونے کی چڑیا اپنے ہاتھوں سے نکلتی معلوم ہو رہی تھی۔۔۔۔ماورا بھی منہاج کی آنکھوں سے نکلتے غصے کے شعلے دیکھ اپنی جگہ سہم سی گئی تھی۔۔۔۔

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

"ابھی تو بہت تمیز سے پیش آیا ہوں۔۔۔اِس لڑکی سے دور رہو تم دونوں۔۔۔۔ورنہ تمیز اور لحاظ تو بھولوں گا ہی سہی۔۔۔ بلکہ تم دونوں کبھی اِس جگہ بھٹک بھی نہیں پاؤ گے۔۔۔۔۔اپنی سلامتی چاہتے ہو تو اِس سے دور رہو۔۔۔۔۔"

منہاج اُنہیں برفیلے لہجے میں اچھے سے وارن کرتا ماورا کا ہاتھ تھامے وہاں سے نکل آیا تھا۔۔۔۔ماورا اُس سے اپنا ہاتھ چھڑوانے کی کوشش کرتی ساتھ کھنچی چلی جا رہی تھی۔۔۔۔

"منہاج درانی چھوڑو میرا ہاتھ۔۔۔سب لوگ دیکھ رہے ہیں۔۔۔۔میں تمہاری کوئی زر خرید غلام نہیں ہوں جو تم میرے ساتھ یہ سب کر رہے ہو۔۔۔۔۔"

ماورا کا صبر جواب دے گیا تھا۔۔۔۔وہ اُس کے ہاتھ پر اپنے ناخن گاڑھتی غصے سے چلائی تھی۔۔۔مگر منہاج کے سر پر جوں تک نہ رینگی تھی۔۔۔وہ اُسی طرح اُسے اپنے ساتھ لیے پارکنگ تک آیا تھا۔۔۔

"گاڑی میں بیٹھو۔۔۔۔"

منہاج نے گاڑی کا دروازہ اَن لاک کرتے اُسے اندر بیٹھنے کا کہا تھا۔۔۔۔

اُس کا یہ دھونس بھرا انداز ماورا کو مزید پتنگے لگا گیا تھا۔۔۔۔

"کیوں میں کیوں بیٹھوں تمہاری گاڑی میں؟"

ماورا اُس کا ہاتھ اپنے ناخنوں سے اچھی طرح زخمی کر چکی تھی۔۔۔اور اب اُس کے مقابل کھڑی اُس کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر بولی تھی۔۔۔۔

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

"کیونکہ میں تمہیں تمہاری اوقات سے بڑھ کر قیمت ادا کرنے کو تیار ہوں۔۔۔۔بہت شوق ہے نا تمہیں مردوں کے بیچ رہنے کا تو وہ مرد میں ہی کیوں نہ سہی۔۔۔۔۔میں تمہارے اُس کرامت خان کو تمہاری منہ مانگی قیمت ادا کر چکا ہوں۔۔۔۔ اب تمہیں میرے ساتھ چلنا ہی ہو گا۔۔۔۔تم انکار نہیں کر سکتی۔۔۔"

منہاج کو ماورا پر بہت غصہ آ رہا تھا کہ وہ اُن کے بارے میں سب جانتے ہوئے بھی، اُن گھٹیا لوگوں کے پاس کھڑی ہی کیوں تھی۔۔۔وہ جانتے بوجھتے خود کو خطرے میں جھونک رہی تھی۔۔۔جس کی سزا تو بنتی ہی تھی۔۔۔۔

منہاج چہرا اُس کے قریب کرتا اُس کی بڑی بڑی خوبصورت آنکھوں میں جھانکتا اُسے لمحہ بھر کو لڑکھڑانے پر مجبور کر گیا تھا۔۔اُس نے نفی میں سر ہلاتے پھٹی پھٹی آنکھوں سے اُس کی جانب دیکھا تھا۔۔

"تم جھوٹ بول رہے ہو۔۔۔۔کرامت ایسا کچھ نہیں کر سکتا۔۔۔۔"

کرامت پیسوں کی خاطر کچھ بھی کر سکتا تھا۔۔۔مگر ماورا یہ جانتی تھی کہ حاعفہ نے اُس کے ہاتھ باندھ رکھے تھے اِس معاملے میں۔۔۔۔وہ چاہ کر بھی اُس کی قیمت نہیں لگا سکتا تھا۔۔۔۔

"اِس میں اتنی حیرانی کی کیا بات ہے۔۔۔۔تم نے خود ہی تو کہا تھا۔۔۔۔کہ جو تمہاری سب سے زیادہ قیمت لگاتا ہے تم اُس کی ہو جاتی ہو۔۔۔۔تو پھر آج پیسوں نے تمہیں میری جھولی میں پھینکا ہے۔۔۔۔"

منہاج نے اُسے دوبارہ گاڑی میں بیٹھنے کا اشارہ کیا تھا۔۔۔مگر ماورا وہاں سے ہٹنے کی کوشش کرتی صاف انکاری تھی۔۔۔۔

"تم آرام سے نہیں مانو گی۔۔۔۔"

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

منہاج ہونٹ بھینچے کچھ پل اُس کے بیٹھنے کا ویٹ کرتا رہا تھا۔۔۔ مگر اُسے ٹس سے مس نہ ہوتا دیکھ آگے بڑھ کر اُسے بانہوں میں اُٹھا کر گاڑی کے اندر بیٹھا گیا تھا۔۔۔ ماورا سکتے کی کیفیت میں اُس کی یہ حرکت دیکھے گئی تھی۔۔۔ جواب خود فرنٹ سیٹ پر آن بیٹھا تھا۔۔۔ ماورا نے دروازہ کھولنا چاہا تھا مگر وہ پہلے ہی لاک کر چکا تھا۔۔۔

ماورا کو ایکدم منہاج سے خوف محسوس ہونے لگا تھا۔۔۔ جو ہونٹوں پر سیٹی کی کوئی شوخ سی دھن بجاتا نگاہیں سامنے روڈ پر مرکوز کیے ڈرائیونگ میں مصروف تھا۔۔۔

ماورا تو اِسی چیز میں اُلجھی ہوئی تھی کہ آخر کرامت اُس کا سودا کیسے کر سکتا تھا۔۔۔ لیکن وہیں اُس لالچی شخص سے کسی بھی بات کی اُمید کی جا سکتی تھی۔۔۔ یہ خیال آتے ہی ماورا کا پورا وجود لرز اُٹھا تھا۔۔۔ اُس کا نازک وجود منہاج درانی کا مقابلہ کر پانے سے قاصر تھا۔۔۔

@@@@@@@@@@

"بھابھی کیا ہوا ہے؟ سب خیریت ہے نا؟ یہ سب بڑے ڈرائنگ روم میں کیوں جمع ہیں؟ کوئی آیا ہے کیا۔۔۔"

زنیشہ نے ابھی ابھی آزمیر کی گاڑی تیزی سے پورچ میں آتے دیکھی تھی۔۔۔ گھر کی بڑی خواتین اور مرد حضرات بھی وہاں جمع تھے۔۔۔ وہ ابھی سو کر اُٹھی تھی۔۔۔ اِس لیے اُسے اندر چلتے معاملے کی کچھ خبر نہیں تھی۔۔۔

باہر بھی سب لڑکیوں کے پریشانی زدہ چہرے دیکھ وہ پوچھے بنا نہیں رہ پائی تھی۔۔۔

"جب ملک زوہان میران پیلس میں آئے تو بھلا خیریت کیسے ہو سکتی ہے۔۔۔"

ثمرہ بھابھی تشویش زدہ لہجے میں بولی تھیں۔۔۔ جبکہ اُن کی بات سن کر زنیشہ اپنی جگہ سے ہل گئی تھی۔۔۔

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

"کیا؟؟؟وہ کیوں آئے ہیں یہاں۔۔۔"

زنیشہ کے منہ سے چیخ کی صورت یہ الفاظ ادا ہوئے تھے۔۔۔۔

"تمہارا رشتہ لے کر۔۔۔۔۔"

فریحہ نے اُس کے قریب آتے اگلا دھماکا کیا تھا۔۔۔زنیشہ کو اپنا دماغ گھومتا ہوا محسوس ہوا تھا۔۔۔اِس شخص کو فساد پھیلانے کے علاوہ زندگی میں اور کوئی کام نہیں تھا کیا۔۔۔اُس نے تو اُس دن اُس کی کہی بات کو سیریس ہی نہیں لیا تھا۔۔۔

"لالہ اور باقی سب تو بہت غصے میں ہونگے۔۔۔۔"

زنیشہ کو فکر لاحق ہوئی تھی۔۔۔اُسے رہ رہ کر خود پر غصہ آرہا تھا کیونکہ زوہان اُسی کی وجہ سے اُس کے سب گھر والوں کو بلیک میل کرتا تھا۔۔۔

" نفیسہ خالہ بھی ساتھ آئی ہوئی ہیں زوہان کے۔۔۔۔اِس لیے ابھی معاملہ تھوڑا کنٹرول میں ہے۔۔۔۔تم جانتی ہو وہ ہی واحد ہستی ہیں جن کا لحاظ آژمیر لالہ بھی کرتے ہیں اور ملک زوہان بھی۔۔۔۔"

ثمرہ نے اُسے اب تک اندر کی فضا پر امن ہونے کی اصل وجہ بتائی تھی۔۔۔جسے سن کر اتنی پریشانی میں بھی زنیشہ کے ہونٹوں پر نرم مسکراہٹ بکھر گئی تھی۔۔۔

"نفیسہ آنی آئی ہیں اور آپ مجھے اب بتا رہی ہیں۔۔۔مجھے ملنا ہے اُن سے۔۔۔۔"

زنیشہ ہر بات بھلاتی ایک دم بچوں کی طرح ایکسائیٹڈ ہوتے ڈرائنگ روم کی جانب بڑھی تھی۔۔۔۔

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

"زنیشہ پاگل ہو گئی ہو۔۔۔۔ اندر ملک زوہان بھی بیٹھا ہے۔۔۔ تم اُس کے سامنے کیسے جا سکتی ہو۔۔۔۔ آژمیر لالہ بہت غصہ کریں گے۔۔۔۔"

فریحہ نے اُس کی کلائی تھام کر اُسے روکنا چاہا تھا۔۔

"پر مجھے نفیسہ آنی سے ملنا ہے۔۔۔ اِس کے علاوہ کوئی موقع نہیں ملے گا اُن سے ملنے کا۔۔۔۔ اتنے سالوں بعد آئے اِس موقع کو گنوانا نہیں چاہتی میں۔۔۔۔"

زنیشہ اُن کی کوئی بھی بات سننے کو تیار ہی نہیں تھی۔۔۔۔ بنا اپنے حلیے پر دھیان دیئے وہ ڈرائنگ روم میں قدم رکھ چکی تھی۔۔۔

@@@@@@@@

ٹی پنک گھٹنوں سے نیچے آتے کلیوں والے سمپل سے فراک میں جس کے کناروں پر پنک کلر کی ہی نفیس سی موتیوں کی لیس لگائی گئی تھی، چوڑی دار بازو، گھنے بالوں کی ڈھیلی سی چٹیا کی گئی تھی، سونے کی وجہ سے جس میں سے بالوں کی بہت سی لٹیں نکل کر اُس کے چہرے کے گرد بکھر گئی تھیں۔۔۔ ریشمی دوپٹہ سلکی بالوں سے پھسل کر کندھوں پر لڑھکا ہوا تھا۔۔۔ گلابی سوٹ میں اُس کا پورا چہرا گلابیاں چھلکاتا دیکھنے والوں کو اپنا اسیر کرنے کے لیے کافی تھا۔۔

وہ اندر داخل ہوتی بنا اِرد گرد غور کرتی سیدھی نفیسہ بیگم کی جانب بڑھی تھی۔۔۔ اُس کے چہرے پر چھلکتی انوکھی خوشی وہاں بیٹھے تمام افراد کی نظروں سے پوشیدہ نہیں رہ سکی تھی۔۔۔

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

نفیسہ بیگم بھی زنیشہ کو وہاں دیکھ بہت خوش ہوئی تھیں۔۔۔اور اپنی جگہ سے اُٹھتے اُسے اپنی بانہوں کے حصار میں لیتے سینے میں بھینچ لیا تھا۔۔۔

نفیسہ بیگم کے ساتھ ہی صوفے پر براجمان زوہان اور سامنے والے صوفے پر بیٹھے آژمیر دونوں نے ہی بے اختیار غصے سے مُٹھیاں بھینچ لی تھیں۔۔۔زنیشہ کا اِس حلیے میں سب کے سامنے آنا اُنہیں بہت ناگوار گزرا تھا۔۔۔بہت غور سے اُن دونوں کی ایک ایک حرکت پر نظر رکھتیں شمسہ بیگم سے اُن کا یہ عمل پوشیدہ نہیں رہ پایا تھا۔۔۔وہ اپنے ہونٹوں پر اُمڈ آتی بے ساختہ مسکراہٹ روک نہیں پائی تھیں۔۔۔

یہ دونوں جو ایک دوسرے کے جانی دشمن بنے بیٹھے تھے۔۔۔اِن کی بہت سی باتیں اور عادتیں ایک جیسی تھیں۔۔۔جس بات کو جانتے ہوئے بھی وہ بہت آسانی سے نظر انداز کیے ہوئے تھے۔۔۔

اُن دونوں کے لیے زنیشہ بہت اہم تھی۔۔۔دونوں ہی اُسے تکلیف میں نہیں دیکھ سکتے تھے۔۔۔مگر ہمیشہ اُن کی دشمنی میں سب سے زیادہ تکلیف زنیشہ نے ہی برداشت کی تھی۔۔۔وہی سب سے زیادہ پستی آئی تھی۔۔۔

شمسہ بیگم جانتی تھیں کہ اِس دشمنی کو ختم بھی زنیشہ ہی کر سکتی تھی۔۔۔مگر وہ اپنے خاندان والوں کی مخالفت مول لے کر زنیشہ کا رشتہ زوہان سے نہیں کروا سکتی تھیں۔۔۔

"کیسا ہے میرا بچہ؟"

اُسے خود سے علیحدہ کرتے اُس کی پیشانی پر کب رکھتے نفیسہ بیگم محبت سے چور لہجے میں بولی تھیں۔۔۔

"میں ٹھیک ہوں۔۔۔آپ کیسی ہیں؟"

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

زنیشہ اُن کے ہاتھ تھامے جواباً اُسی محبت سے گویا ہوئی تھی۔۔۔جب اچانک اُس کی نظر نفیسہ بیگم کے دائیں جانب بیٹھے زوہان پر پڑی تھی۔۔۔جو اُس کا سب کزنز کے سامنے سر سے دوپٹہ اُترا ہونے کی وجہ سے اُسے کھا جانے والی نظروں سے گھور رہا تھا۔۔۔زنیشہ نے فوراً نگاہیں اُس کی جانب سے پھیر لی تھیں۔۔۔اُس کا دل زور زور سے دھڑکنے لگا تھا۔۔۔وہ سمجھ نہیں پائی تھی کہ آخر زوہان اُسے اتنے غصے سے کیوں گھور رہا ہے۔۔۔آخر اُس نے غلط کیا کیا تھا۔۔۔۔

اِس سے پہلے کہ اُن دونوں میں سے کوئی زنیشہ کے کندھوں سے لڑھکتے دوپٹے کو دیکھ کر بھڑک اُٹھتا شمسہ بیگم خود ہی اُٹھ کر آگے بڑھی تھیں۔۔۔اور نامحسوس طریقے سے زنیشہ کا دوپٹہ اُس کے سر پر ڈالتے وہ اُسے پیچھے سے اپنے حصار میں لیا تھا۔۔۔

"زنیشہ بیٹا آنی سے مل لیا اب آپ جاؤ۔۔۔"

شمسہ بیگم نے نہایت دھیمی آواز میں بولتے اُسے وہاں سے جانے کا کہہ دیا تھا۔۔۔زنیشہ ابھی نفیسہ بیگم سے بات کرنا چاہتی تھی۔۔۔مگر ماں کی آنکھوں کا اشارہ سمجھتی بُرے بُرے منہ بناتی وہاں سے نکل گئی تھی۔۔۔

زنیشہ کے ہی رشتے کی بات چلنے کی وجہ سے وہاں جو پہلے ماحول بہت گرم تھا اُس کے اچانک آجانے کی وجہ سے اب کچھ حد تک بہتری آگئی تھی۔۔۔۔

زنیشہ آج بھی جس محبت سے نفیسہ بیگم سے ملی تھی وہ بات کسی کے لیے بھی نظر انداز کیے جانے کے قابل نہیں تھی۔۔۔

یہ دیکھ جہاں ملک زوہان کی آنکھوں کی روشنی مزید بڑھ گئی تھی۔۔۔وہیں آژمیر میران کا غصے کے مارے ہونٹ مزید بھنچ گئے تھے۔۔۔

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

"زنیشہ تم کبھی تو دماغ استعمال کر لیا کرو۔۔۔کچھ کرنے سے پہلے۔۔۔۔نفیسہ خالہ تم سے ملنے نہیں بلکہ ملک زوہان کے لیے تمہارا رشتہ مانگنے آئی ہیں۔۔۔اور تم اُن سے ایسے گرمجوشی سے مل رہی ہو۔۔۔۔جیسے دل و جان سے راضی ہو اِس رشتے کے لیے۔۔۔۔"

اُس کے باہر آتے ہی فریحہ نے اُسے آڑھے ہاتھوں لیا تھا۔۔۔۔

"اندر میرے لالہ بھی بیٹھے ہیں۔۔۔اور میں پورے یقین سے کہہ سکتی ہوں وہ مجھے کبھی ملک زوہان کے حوالے نہیں کریں گے۔۔۔۔چاہے وہ جو بھی کر لے۔۔۔۔نفیسہ آنی سے ملنے کا موقع اتنے ٹائم بعد ملا میں کیسے نہ جاتی اُن سے ملنے۔۔۔۔"

زنیشہ کو لمحے بھر کے لیے فریحہ کی بات نے تشویش میں مبتلا کیا تھا مگر اگلے ہی لمحے وہ پورے اعتماد سے بولتی وہاں سے ہٹ گئی تھی۔۔۔

@@@@@@@@

حاعفہ دروازہ ہولے سے ناک کرتی اندر داخل ہوئی تھی۔۔ابھی کچھ دیر پہلے ہی آژمیر نے اُس سے کوئی فائل مانگی تھی۔ وہی پروف ریڈ کر کے وہ اُسے دینے آئی تھی۔۔۔

وہ ٹیبل کے قریب آن پہنچی تھی۔ مگر آژمیر کہنیاں ٹیبل پر جمائے دونوں ہاتھوں کی مُٹھیوں بند کیے اُن پر ٹھوڑی رکھے بیٹھا بظاہر اُس کی جانب دیکھتا نجانے کس سوچ میں مبتلا تھا۔ حاعفہ سمجھ سکتی تھی کہ آژمیر کی نگاہیں اُسی پر جمی ہوئی ہیں۔۔۔ مگر وہ سوچ کچھ اور رہا ہے۔۔۔۔

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

اُس کی آنکھوں میں تیرتے سرخ ڈورے کسی خاص بات کی جانب اشارہ کر رہے تھے۔۔۔ نجانے کیوں حاعفہ کو وہ بے چین سا لگا تھا۔۔۔ مگر اُس میں ہمت نہیں تھی یہ پوچھنے کی اور نہ ہی حیثیت۔۔۔۔ اِس لیے وہ اُس کے بولنے کا انتظار کرتی چپ چاپ کرسی پر ٹک گئی تھی۔۔۔ اُس نے ہولے سے نگاہیں اُٹھا کر سامنے بیٹھے شخص کو دیکھا تھا۔۔۔ چوڑی کشادہ پیشانی پر لاتعداد شکنوں کا جال بچھا ہوا تھا۔۔ چہرے کے تاثرات میں مزید کھردرا پن اُتر آیا تھا۔ حاعفہ یک ٹک اُسے دیکھے گئی تھی۔۔۔ یہ شخص اُس کے دل کو پہلی نظر میں بھا گیا تھا۔ مگر اُسے تفصیل سے دیکھنے کا موقع آج مل رہا تھا۔۔۔ حاعفہ بھی بنا اُس کی محویت توڑے یک ٹک اُسے دیکھے گئی تھی۔۔۔

اگلے دس منٹ بعد بھی آژمیر ویسے ہی بیٹھا رہا تھا۔۔۔

حاعفہ کو اب عجیب سا محسوس ہونے لگا تھا۔۔۔

"سر آپ نے فائل منگوائی تھی۔۔۔"

حاعفہ نے دھیمے لہجے میں اُسے مخاطب کیا تھا۔۔۔

اُس کے ایک دوبار مزید پکارنے پر کہیں جا کر آژمیر اپنی گہری سوچ سے باہر آیا تھا۔۔۔

"آئم سوری۔۔۔۔ آپ کب آئیں؟؟؟"

حاعفہ کو آژمیر کا موڈ کافی خراب لگا تھا۔۔۔

"سر پندرہ منٹ پہلے۔۔۔۔"

حاعفہ چہرا جھکائے شرمندہ لہجے میں ایسے بولی تھی۔۔۔ جیسے اِس میں اُسی کی غلطی ہو۔۔۔

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

"تو پندرہ منٹ سے آپ ایسے ہی بیٹھی ہیں یہاں۔۔۔"

آژمیر نے اُس کی بات پر دلچسپی سے اُس کی جانب دیکھا تھا۔ جو جب بھی اُس کے سامنے ہوتی، اُس سے بات کر رہی ہوتی تو اُس کا سر ایسے ہی جھکا ہوتا۔۔۔

"جی۔۔۔"

حاعفہ شرمندگی سے چور لہجے میں بولی تھی۔۔ اُسے کیا بتاتی پچھلے پندرہ منٹ سے وہ اُسے ہی گھور رہی تھی۔۔۔ اور اُس کے نقوش اچھی طرح ازبر کر چکی تھی۔۔۔

اُس نے جس طرح مجرمانہ انداز میں اِس بات کا اقرار کیا تھا۔۔۔ آژمیر چاہنے کے باوجود اپنے ہونٹوں پر اُمڈ آنے والی مسکراہٹ کو روک نہیں پایا تھا۔۔۔

حاعفہ اُس کی گہری نگاہیں خود پر مرکوز کرتی پزل ہوئی تھی۔۔۔

"آپ پلیز فائل دیکھا دیں مجھے جہاں مسٹیکس ہائی لائٹ کی ہیں آپ نے۔۔۔"

آژمیر اُس کے ماتھے پر جگمگاتے پسینے کے ننھے ننھے قطرے دیکھ فوراً سنجیدہ ہوا تھا۔۔۔ اُس کے خلافِ مزاج اتنے نرم انداز کے باوجود حاعفہ کا اُس سے اتنا گھبرانا وہ اب تک سمجھ نہیں پایا تھا۔۔۔

"جی سر۔۔۔ میں نے تمام غلطیوں کی نشاندہی کر دی ہے۔۔۔"

حاعفہ نے فائل اُس کی جانب بڑھائی تھی۔۔۔ ابھی آژمیر نے فائل تھامی ہی تھی جب اُس کے پرائیویٹ فون پر شمسہ بیگم کی کال آنے لگی تھی۔۔۔ آژمیر نے فائل اپنے سامنے رکھتے فوراً کال اٹینڈ کی تھی۔۔۔

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

کچھ دیر وہ خاموشی سے دوسری جانب سے کہی جانے والی باتیں سنتا رہا تھا۔۔۔ حاعفہ نے کن اکھیوں سے اُس کی جانب دیکھا تھا۔۔۔ جس کے چہرے کے تاثرات دوسری جانب سے بات سنتے مزید سخت ہوتے جا رہے تھے۔۔۔

"اماں سائیں۔۔۔ معاف کیجیئے گا مگر آپ خاندان والے جتنے بھی لاجکس دیں۔۔۔۔ جو مرضی کریں۔۔۔ میں اپنی بہن کو کبھی زوہان کے حوالے نہیں کروں گا۔۔۔ زنیشہ کی شادی ہو گی تو ذیشان سے۔۔۔۔ آپ سب لوگ اچھی طرح ازبر کر لیں۔۔۔۔"

آژمیر کا لہجہ دوٹوک تھا۔۔۔۔ جس میں ہر طرح کی نرمی مفقود تھی۔۔۔ کیونکہ یہاں بات اُس کی لاڈلی بہن کی تھی۔۔۔

"مگر آژمیر یہ بات ہم سب جانتے ہیں کہ زوہان زنیشہ سے محبت کرتا ہے۔۔۔۔ بچپن کی منگ ہے وہ اُس کی۔۔۔۔ اور اُس کی جنونی طبیعت سے بھی ہم سب اچھے سے واقف ہیں۔۔۔ وہ خود کو اور زنیشہ کو ختم کر دے مگر کسی اور کا ہونے نہیں دے گا۔۔۔ اُسی کی بلیک میلنگ میں آکر زنیشہ خودکشی کی کوشش بھی کر چکی ہے۔۔۔ میں اپنی بیٹی کو کسی صورت کھو نہیں سکتی۔۔۔ زوہان کبھی بھی زنیشہ سے ہماری اِس دشمنی کا بدلہ نہیں لے گا۔۔۔۔ اور وہاں نفیسہ بھی ہے۔۔۔۔ کیا پتا ہمارے اِس قدم سے زوہان کے دل میں موجود نفرت کچھ حد تک کم ہو جائے۔۔۔۔"

شمسہ بیگم آج پوری طرح زوہان کی وکیل بنی ہوئی تھیں۔۔۔

"وہ ایک پاگل، گھٹیا دماغ کا ایک کریکٹر لیس انسان ہے۔۔۔ میں اُسے کبھی اپنی بہن نہیں دے سکتا۔۔۔ اور ہمارے خلاف اپنے دل میں نفرت اُس نے خود بھری ہے۔۔۔۔ نکالے گا بھی وہ خود۔۔۔۔ میں اُس کی شکل دیکھنے کا روادار بھی نہیں ہوں۔۔۔ اور آپ لوگ اُسے میرے سر پر بیٹھانا چاہتے ہیں۔۔۔۔ زنیشہ سے شادی بھی وہ صرف مجھے بلیک میل کرنے

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

کے لیے کرنا چاہتا ہے۔۔۔اگر محبت کرتا تو میری بہن کو حرام موت مرنے کی نوبت پر نہ پہنچاتا۔۔۔آپ سب لوگ جس طرف جا رہے ہیں۔۔۔مجھے ہمیشہ اُس کے مخالف سمت ہی پائیں گے۔۔۔زنیشہ اور زوہان کی منگنی میں توڑ چکا ہوں۔۔۔اب زوہان کا زنیشہ سے کسی قسم کا کوئی رشتہ نہیں ہے۔۔۔"

آژمیر شدید غصے میں بول رہا تھا۔۔۔جبکہ حاعفہ کو اِس وقت وہ ریسٹورنٹ والے دن سے بھی زیادہ غصے میں لگا تھا۔۔۔شدید غصے میں اُس کا چہرا لال اور کنپٹی کی رگیں باہر اُبھر آتی تھیں۔۔۔

اُس کے مضبوط ہاتھ کی گرفت موبائل فون پر مزید بڑھ گئی تھی۔۔۔

"اور اگر زنیشہ بھی زوہان سے شادی کرنا چاہتی ہوئی تب بھی تم ایسے کی مخالفت کرو گے۔۔۔"

شمسہ بیگم نے بہت سوچ سمجھ کر یہ پتا پھینکا تھا۔

آژمیر کے لیے ہر چیز لمحہ بھر کے لیے ساکت ہوئی تھی۔۔۔

"اُس نے ایسا کہا آپ سے۔۔۔۔"

آژمیر نے تنے نقوش کے ساتھ بامشکل خود پر ضبط کرتے پوچھا تھا۔

"اُس نے تو نہیں کہا مگر روز صبح اُس کے تکیے کے نیچے پڑی زوہان کی تصویر اُس کے دل کا حال بیان کرتی ہے مجھ سے۔۔۔۔"

شمسہ بیگم نے بنا کچھ چھپائے اپنی بیٹی کی خوشی کی خاطر اُس کا سچ بتا دیا تھا۔۔۔

"کیا اب بھی اعتراض ہے تمہیں اِس رشتے سے۔۔۔۔؟؟"

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

شمسہ بیگم کو آژمیر کا خاموش ہونا اُس کی کمزوری محسوس ہوئی تھی۔۔۔۔

"آپ بات کرلیں زنیشہ سے اگر وہ اِس رشتے کے لیے رضامند ہے تو ٹھیک ہے۔۔۔۔ آپ سب لوگ جو مرضی کرنا چاہیں کریں۔۔۔۔ مگر میری ایک بات یاد رکھ لیں کہ جو شخص ملک زوہان سے رشتہ جوڑے گا اُسے پہلے مجھ سے تعلق توڑنا پڑے گا۔۔۔ چاہے وہ آپ ہوں، زنیشہ ہو یا خاندان کا کوئی بھی فرد۔۔۔۔ مجھے دھوکے باز لوگوں سے سخت نفرت ہے۔۔۔۔ اور زوہان تو اپنے نام اِس سے بھی بڑے گناہ لکھوا چکا ہے۔۔۔ اُسے کسی صورت معافی نہیں مل سکتی۔۔۔۔"

آژمیر شمسہ بیگم کا جواب سنے بغیر فون کاٹ گیا تھا۔۔۔۔ جبکہ اُس کی ایک ایک بات سنتی حاعفہ تو اُس کے آخری ادا کیے الفاظ میں ہی اٹک گئی تھی۔

وہ بھی تو آژمیر میران کو دھوکا ہی دے رہی تھی۔ اُس کا پتا نہیں آگے چل کر کیا انجام ہونے والا تھا۔

"چلیں ہمیں سائٹ پر جانا ہے۔۔۔ کنسٹرکشن کا کچھ کام چیک کرنے۔۔۔۔۔"

آژمیر حاعفہ کی دی گئی فائل واپس ٹیبل پر پٹختے خراب موڈ کے ساتھ بولتا اپنی جگہ سے اُٹھ گیا تھا۔۔۔ حاعفہ اُس کا اتنا خراب موڈ دیکھتی مزید سہم گئی تھی۔۔۔ کیونکہ اب آژمیر کے چہرے پر اُس کے لیے مخصوص رہتی نرمی اب مفقود تھی۔۔۔ وہ اتنی تیزی سے باہر نکلا تھا کہ حاعفہ کو بھاگ کر ہی اُس کے قریب پہنچنا پڑا تھا۔۔۔

@@@@@@@@@@

منہاج کی گاڑی ایک ہوٹل کے سامنے رکی تھی۔۔۔ راستے میں وہ فون پر نجانے کس کس سے کیا کیا بات کرتا آیا تھا۔۔۔ ماورا تو اُس کے تاثرات دیکھ کر ہی پریشان ہوتی رہی تھی۔۔۔ بظاہر خود کو نارمل دیکھانے کی کوشش کرتے اندر سے اُس کا

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

دل ہول رہا تھا۔۔۔ نجانے یہ شخص اُسے کہاں لے آیا تھا۔ وہ منہاج کے غصے سے بہت اچھی طرح واقف تھی۔۔۔ جو غصے میں کچھ بھی کر سکتا تھا۔۔۔ دوسروں کی غلطی معاف کرنے میں وہ ہمیشہ کم ظرف ہی رہا تھا۔۔۔

"نکلو باہر۔۔۔۔۔"

اُسے اِسی طرح گاڑی میں جما دیکھ وہ اُس کی جانب کا دروازہ کھولتا اُسے خوشمگیں نظروں سے گھورتے ہوئے بولا۔۔۔

"نہیں آؤں گی میں باہر۔۔۔۔ مجھے واپس یونی چھوڑ کر آؤ۔۔۔"

ماورا ڈھیٹ بنی بیٹھی رہی تھی۔۔۔ یہاں ارد گرد کافی آؤٹ کلاس لوگوں کا آنا جانا لگا ہوا تھا۔۔۔ سامنے انٹرنس پر بھی اسلحہ اُٹھائے باوردی گارڈز موجود تھے۔ ماورا کو پورا یقین تھا منہاج یہاں اُس سے کوئی زبردستی نہیں کر سکتا تھا۔۔۔

مگر وہ منہاج درانی ہی کیا جو کسی کا لحاظ کر جائے۔۔۔۔

"مجھے نہیں معلوم تھا کہ تمہیں میری قربت اتنی پسند ہے۔۔۔۔"

منہاج بنا لوگوں کا خیال کیے اُسے بازو سے تھام کر اپنی جانب کھینچ چکا تھا۔۔۔ ماورا کی اپنی مزاحمت کی وجہ سے اُس کا سر زور دار طریقے سے گاڑی سے ٹکرایا تھا۔۔۔۔

"اوہ آئم سوری۔۔۔۔"

ماورا سے بھی پہلے منہاج نے اُس کے سر پر ہاتھ رکھے ہولے سے سہلایا تھا۔۔۔ ماورا کے چہرے پر تکلیف کے آثار دیکھ منہاج بے اختیاری میں اُس کا سر سہلانے لگا تھا۔۔۔ مگر جیسے ہی ماورا نے اچھنبے سے اُس کی جانب دیکھا۔۔۔ منہاج فوراً ہاتھ

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

واپس کھینچ گیا تھا۔۔۔ماورا عجیب سی کیفیت کا شکار یک ٹک اُسے دیکھے گئی تھی۔۔۔جو شخص اُس کی زرا سی تکلیف پر ایسے ری ایکٹ کر رہا تھا۔۔۔وہ بھلا اُسے کسی بڑی اذیت سے دوچار کیسے کر سکتا تھا۔۔۔ماورا کا دل ایک دم مطمئین ہوا تھا۔۔۔

منہاج نگاہیں پھیرتے ایسے اجنبی بنا تھا جیسے ابھی تھوڑی دیر پہلے بہت بڑا جرم سرزد ہوا ہو اُس سے۔۔۔۔

اب کی بار ماورا بنا کوئی مزاحمت کیے خاموشی سے اُس کے ساتھ چلنے لگی تھی۔۔۔۔ریسپشن پر آکر منہاج نے اپنے مطلوبہ روم کی کیز لی تھیں۔۔۔ماورا کا دل لمحہ بھر کو خوفزدہ ہوا تھا مگر وہ منہاج درانی کو آج آزمانا چاہتی تھی۔۔۔۔کہ کیا جس شخص سے اُس نے محبت کی وہ اِس قابل تھا بھی یا نہیں۔۔۔۔

منہاج اُسے لیے ایک شاندار سے روم میں انٹر ہوا تھا۔۔۔ماورا کی ٹانگیں کانپ رہی تھیں۔۔۔مگر وہ پھر بھی بہت مشکل سے خود کو کمپوز کیے ہوئے تھی۔۔۔

"کک کیوں لائے ہو مجھے یہاں؟"

ماورا نے آخر کار چپ توڑتے رخ موڑے فون پر مصروف منہاج سے پوچھ ہی لیا تھا۔۔۔

"بتایا تو تھا۔۔۔۔کس لیے لے کر جا رہا ہوں تمہیں۔۔ویسے بھی بند کمرے میں کسی غیر مرد کے ساتھ ایک طوائف زادی کی حقیقت کیا ہوتی ہے۔۔۔۔مجھ سے زیادہ اچھی طرح تو تم بتا سکتی ہو۔۔۔آخر کو تجربہ رکھتی ہو اِس کا۔۔۔۔"

منہاج نے اپنا موبائل فون بیڈ پر اُچھالتے اُس کی جانب پیشِ قدمی کی تھی۔۔۔جبکہ اپنے بارے میں اُس کے اتنے گھٹیا الفاظ پر ماورا کی آنکھوں سے آنسو رواں ہوئے تھے۔۔۔

"تم ایسا نہیں کر سکتے میرے ساتھ۔۔۔۔"

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

ماورا سر نفی میں ہلاتی اپنی جگہ پر جمی کھڑی رہی تھی۔۔۔۔

"کیوں نہیں کر سکتا۔۔۔ آخر میں بھی تو ایک مرد ہوں۔۔۔ جسے تم نے اپنی جھوٹی محبت کے جال میں پھانسنے کی کوشش کی تھی۔۔۔"

منہاج اُس کے مد مقابل آتا اُس کی بھیگی آنکھوں میں اپنی لال آنکھیں گاڑھتے سفاکیت بھرے لہجے میں کہا تھا۔۔

"کیونکہ تم مجھ سے محبت کرتے ہو۔۔۔۔ محبت کرنے والے عزت کے محافظ ہوتے ہیں لُٹیرے نہیں۔۔"

ماورا کا یقین ابھی بھی اُس پر قائم تھا۔۔۔

"وہی محبت جس کی دھجیاں اُڑا دیں تم نے۔۔۔۔"

منہاج کو اپنے لیے اُس کی آنکھوں میں تیرتا یقین مزید آگ لگا رہا تھا۔۔۔

"میں نے جو غلطی کی تھی تم مجھے اُس کی سزا دے چکے ہو۔۔۔۔۔"

ماورا نے اُسے اُس کی بے رحمی کا احساس دلانا چاہا تھا۔۔۔۔

"میرے نزدیک وہ سزا کم تھی۔۔۔ تمہارے دھوکے کے بعد سے میرے دل کا سکون چھن چکا ہے مجھ سے۔۔۔ کسی صورت قرار نہیں مل رہا مجھے۔۔۔ آج وہی دوبارہ حاصل کرنے کے لیے تمہیں یہاں لایا ہوں۔۔۔"

منہاج نے بات کے اختتام پر اُس کی کمر میں بازو حمائل کرتے اُسے اپنے نزدیک کھینچ لیا تھا۔۔۔۔

ماورا پھٹی پھٹی نگاہوں سے اُس کی جانب دیکھتی اُس سے فاصلہ رکھنے کی کوشش کرنے لگی تھی۔۔۔۔

یہ شخص ایک بار پھر اُس کے بھروسے کو چکنا چور کرنے والا تھا۔۔

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

جس لڑکی نے کوٹھے پر رہ کر اپنی عزت محفوظ رکھی تھی۔۔۔وہ آج اپنی محبت کے ہاتھوں لُٹنے کے در پر تھی۔۔۔

"پلیز مت کرو ایسا۔۔۔میں مر جاؤں گی۔۔۔"

ماورا کی آنکھوں سے آنسوؤں کی لڑیاں جاری ہو چکی تھیں۔۔۔

"تو ٹھیک ہے۔۔۔پھر میری دوسری شرط ماننے کے لیے راضی ہو جاؤ۔۔۔اِس چیز سے بچ جاؤ گی۔۔۔"

منہاج نے اُسے جتنا خوفزدہ کرنا تھا کر لیا تھا۔۔۔اب وہ اُسے اپنے اصل مقصد کی جانب لایا تھا۔۔۔

اُس کی بات پر ماورا ہمہ تن گوشہ ہوئی تھی۔۔۔

"ساتھ والے روم میں نکاح خواں اور گواہان تیار بیٹھے ہیں۔۔۔ابھی اور اِسی وقت اپنے تمام جملہ حقوق میرے نام کر کے مجھ سے حلال رشتہ قائم کر لو۔۔۔چوائس تمہارے پاس ہے حلال رشتہ یا حرام رشتہ جو بھی رکھنا چاہو مجھے منظور ہے۔۔۔"

منہاج کی گرفت ڈھیلی پڑنے پر ماورا اُس سے دور ہوئی تھی۔۔۔اُس کے الفاظ ماورا پر آتش فشاں بن کر پھٹے تھے۔۔۔وہ اُسے ایک دلدل سے نکال کر دوسری میں پھینکنا چاہتا تھا۔

اُسے حاعفہ کی نصیحتیں، کرامت کی دھمکیاں سب یاد تھیں۔۔۔وہ حاعفہ کے لیے زندگی مزید مشکل میں نہیں ڈال سکتی تھی۔۔۔اور یہ بھی جانتی تھی کہ منہاج اُس سے یہ نکاح کس دلی خواہش کے تحت محبت میں آکر نہیں کر رہا تھا۔۔۔بلکہ اپنے اندر لگی انتقام کی آگ بجھانے کے لیے کر رہا تھا۔۔۔ایک طوائف کو اپنے نکاح میں لینے کے لیے بہت حوصلہ چاہیئے

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

تھا۔۔۔اور اگر وقتی طور پر جذبات میں آکر منہاج یہ قدم اُٹھا رہا تھا تو اِسی طرح کس دن اُس نے کہ نکاح ختم بھی کر دینا تھا۔۔۔

ماورا کے لیے زندگی کبھی بھی آسان نہیں رہی تھی۔۔۔ مگر اِس وقت وہ اپنی زندگی کے عجیب دوہرائے پر آن کھڑی ہوئی تھی۔۔۔

اُس کی زندگی کی سب سے بڑی خواہش یعنی کہ منہاج درانی سے نکاح وہ آج پوری ہو رہی تھی۔ مگر جس طرح ہو رہی تھی۔۔۔ماورا اُس دے بہتر مرنا پسند کرتی تھی۔۔۔

اُس نے بے بسی سے منہاج کی جانب دیکھا تھا۔۔۔ کہ شاید اِس سنگدل کو اُس پر رحم آجائے۔۔ مگر وہاں کسی قسم کی نرمی کا احساس موجود نہیں تھا۔۔۔ منہاج نے اُسے پانچ منٹ دیئے تھے سوچنے کے لیے۔۔۔ جس کے بعد ماورا بھیگے چہرے کے ساتھ اثبات میں سر ہلا گئی تھی۔۔

ماورا کا چہرا جھکا ہوا تھا جبکہ اُس کی رضامندی منہاج درانی کی آنکھوں میں واضح چمک بھر گئی تھی۔۔۔۔وہ اُسے بلیک میل کرنے میں کامیاب ہو چکا تھا۔۔۔

@@@@@@@

"زوہان میں آپ سے یہ بات پہلے بھی پوچھنا چاہتی تھی۔۔۔ مگر ٹائم نہیں مل پایا۔۔۔۔کیا آپ زنیشہ سے یہ رشتہ محبت کی وجہ سے جوڑنا چاہتے ہیں یا کسی انتقام کی تکمیل کی خاطر۔۔۔۔"

نفیسہ بیگم زوہان کے قریب صوفے پر براجمان ہوتیں جانچتی نظروں سے اُس کی جانب دیکھے گئی تھیں۔۔۔

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

"آپ کو کیا لگتا ہے؟"

اپنے سامنے کھلے لیپ ٹاپ پر مصروف انداز میں کام کرتے وہ اُسی سنجیدگی کے ساتھ جواباً اُنہیں سے سوال کر گیا تھا۔۔۔

"میرا دل کہتا ہے میرا زوہان اپنی نفرت میں مر کر بھی زنیشہ کو استعمال نہیں کرے گا۔ مگر دوسری جانب یہ بھی سچ ہے کہ ملک زوہان آژمیر میران کو تکلیف پہنچانے کے لیے کسی بھی حد تک جا سکتا ہے۔۔اور زنیشہ آژمیر کے جگر کا ٹکڑا ہے۔۔۔ آژمیر کو ہرانے یا توڑنے کی سب سے آسان کڑی زنیشہ ہی ہے۔۔۔"

نفیسہ بیگم نے صاف گوئی سے اپنے خیالات کا اظہار کیا تھا۔۔۔

اُن کی بات سنتے زوہان کے چہرے پر تلخی بھری مسکراہٹ بکھر گئی تھی۔۔۔

"میں بس اتنا ہی جواب دینا چاہوں گا کہ آپ کا دل بالکل ٹھیک کہتا ہے۔۔۔اور رہی بات محبت کی تو ایسا کچھ نہیں ہے۔۔۔۔ مجھے کوئی محبت وحبت نہیں ہے زنیشہ سے۔۔۔۔وہ میری بچپن کی منگ ہے تو دلہن بھی اُسے میری ہی بننا چاہیئے۔۔۔۔۔ "

زوہان نے نپے تلے الفاظ میں اُنہیں اُن کے سوالوں کے جواب دے دیئے تھے۔۔۔۔

جبکہ اُس کے آخری جملے پر نفیسہ بیگم اپنی مسکراہٹ ضبط نہیں کر پائی تھیں۔۔۔

"مجھے ایک اور بات بھی کنفیوز کر رہی۔۔۔۔"

نفیسہ بیگم نے اپنے لاڈلے کے وجیہہ چہرے کو نگاہوں کے فوکس میں لیے کہا۔۔۔

"کونسی بات۔۔۔۔"

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

زوہان اُسی طرح مصروف انداز میں بولا۔۔۔۔

"ملک زوہان جو کسی سے نہیں ڈرتا۔۔۔اپنے دشمنوں کو جوتے کی نوک پر رکھتا ہے، جس کے آگے اُس کے مخالفین زیادہ دیر ٹک نہیں پاتے۔۔۔وہ بھلا محبت سے اتنا ڈرتا کیوں ہے؟؟محبت کے نام پر اُس کے چہرے کی ہوائیاں کیوں اُڑ جاتی ہیں۔۔۔۔"

نفیسہ بیگم کی بات پر زوہان کے متحرک ہاتھ پل بھل کے لیے رکے تھے۔۔۔اُس نے نگاہیں گھما کر نفیسہ بیگم کی جانب دیکھا تھا۔۔۔۔

جن کی مسکراہٹ اُس سے پوشیدہ نہیں رہ پائی تھی۔۔۔

"ایسا کچھ نہیں ہے۔۔۔نہ ہی مجھے کسی سے محبت ہے اور نہ ہی میں محبت نامی بلا سے ڈرتا ہوں۔۔۔۔لگتا ہے مجھے اپنا باقی کا کام سٹڈی میں ہی جا کر کرنا ہو گا۔۔۔۔"

زوہان اُن کی شرارت سمجھتا وہاں سے اُٹھ گیا تھا۔۔۔جبکہ نفیسہ بیگم اُس کے یوں محبت کے نام پر کھسک جانے پر مسکرا دی تھیں۔۔۔۔

اُنہیں شمسہ بیگم کے وہاں سے آتے وقت کہے الفاظ بالکل ٹھیک لگے تھے۔۔۔زنیشہ ہی اِن دونوں کے درمیانی فاصلے کم کر کے اِن کی نفرت واپس محبت میں بدل سکتی تھی۔۔۔۔

@@@@@@@@@@

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

"فری کیا ہر ٹائم یہ انڈین فضول ڈرامے دیکھتی رہتی ہو۔۔۔جب دیکھو یہ ناگن ہی چلتی رہتی ٹی وی پر۔۔۔بھلا ناگن بھی ہیروئن ہو سکتی ہے۔۔۔پاگل لوگ۔۔۔۔"

زنیشہ کا مزاج کافی چڑچڑا سا ہو رہا تھا تھا۔۔

اِس لیے لاؤنج میں آکر فائقہ اور فریحہ کو پوری محویت سے پھر ناگن ڈرامے میں گم دیکھتی لتاڑنے کے ساتھ ساتھ اُن کے ہاتھ سے ریموٹ چھین گئی تھی۔۔۔

"زنیشہ چینل چینج مت کرنا۔۔۔بہت مزے کا سین چل رہا ہے۔۔۔۔"

فریحہ اُسے باز رہنے کا کہتی پوری طرح ٹی وی دیکھنے میں مصروف تھیں۔۔۔

مگر زنیشہ کی تو ویسے ہی سانپوں سے جان جاتی تھی۔۔۔وہ اتنے خوفناک سین نہیں دیکھ سکتی تھی۔۔۔اِس لیے اُس نے فوراً ہی چینل چینج کر دیا تھا۔۔۔

"زنیشہ ریموٹ واپس کرو۔۔۔۔سین گزر جائے گا۔۔۔"

وہ دونوں اُس پر جھپٹیں ریموٹ چھیننے کی تگ و دو میں تھیں۔۔۔جب اچانک کانوں پر پڑتی آواز نے اُنہیں سکرین پر چلتے مناظر کی جانب متوجہ کیا تھا۔۔۔ایک دوسرے سے ہٹتے اُنہوں نے نظریں سکرین پر گھمائی تھیں۔۔۔۔جہاں دیکھائی جانے والی خبر زنیشہ کے چہرے سے سارا خون نچوڑ گئی تھی۔۔۔

ملک کی نامور ہستی ثمن خان ملک زوہان کی بانہوں میں جھولتی اُس کے انتہائی قریب ہونے کی کوشش کرتی پورے استحقاق سے دیکھنے والوں کو زوہان سے اپنی نزدیکیوں کی ساری داستان سنا رہی تھی۔

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

زنیشہ جو تھوڑی دیر پہلے فل مستی کے موڈ میں تھی۔۔۔اِس وقت اُس کا چہرا الٹھے کی مانند سفید پڑ چکا تھا۔۔۔۔

@@@@@@@@@@

زوہان میٹنگ میں بزی تھا۔۔۔اُس کا موبائل اُسکے پرسنل اسسٹنٹ کامران کے پاس تھا۔۔۔جس پر زنیشہ کی پانچ مس بیلز آچکی تھیں۔۔۔مگر کامران زوہان کو کال کے بارے میں آگاہ کر کے اُس کی میٹنگ خراب نہیں کرنا چاہتا تھا۔

کیونکہ زوہان کی جانب سے کی جانے والی ڈانٹ برداشت کرنا آسان نہیں تھا۔۔۔

ماورا اپنی سسکیوں کا گلا گھونٹتی جھکے ہوئے چہرے کے ساتھ بیٹھی سامنے پڑے نکاح نامے کو گھور رہی تھی۔۔۔منہاج کی شاید کوئی ملازمہ تھی جو روم میں اُس کے ساتھ موجود تھی۔۔۔ابھی کچھ دیر مولوی صاحب اُس کے پاس نکاح نامہ لے کر آئے تھے۔۔۔

ماورا اِس وقت ایسا نہیں چاہتی تھی۔۔۔مگر اور کوئی چارہ بھی نہیں تھا۔۔۔اُس نے لرزتے کانپتے ہاتھوں سے پین اُٹھاتے نکاح نامے پر سائن کر دیئے تھے۔۔۔اُس نے اپنا آپ اُس شخص کے نام کر دیا تھا۔۔۔جسے اُس نے دل و جان سے چاہا تھا۔۔۔سچی محبت کی تھی اُس سے۔۔۔مگر منہاج درانی نے اُس پر اعتبار نہیں کیا تھا۔۔۔اور اُس کے دل کو مزید تکلیف سے دوچار کر دیا تھا۔۔۔اب نجانے وہ اُسے آگے کیا سزا دینے والا تھا۔۔۔آنے والے لمحوں کا سوچتے ماورا کا خوف کے مارے بُرا حال تھا۔۔۔

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

نکاح ہوئے آدھا گھنٹا گزر چکا تھا۔۔۔ ابھی کچھ دیر پہلے ملازمہ بھی جا چکی تھی۔۔۔ مسلسل رونے اور زہنی ٹنشن کی وجہ سے ماورا کے سر میں بہت درد ہو رہا تھا۔۔۔ اِس لیے وہ صوفے کے ہینڈ پر سر ٹکاتی آنکھیں موندے زرا سا ریلیکس انداز میں بیٹھ گئی تھی۔۔۔۔

رات کو بھی امپورٹنٹ اسائنمنٹ تیار کرتے وہ بہت دیر سے سوئی تھی۔۔۔ زرا سا کمفرٹیبل ہونے کی وجہ سے وہ کب غنودگی میں چلی گئی اُسے پتا بھی نہیں چلا تھا۔۔۔۔

سب لوگوں کو رخصت کرتے منہاج روم میں داخل ہوا تھا۔۔۔ جہاں وہ اُسے صوفے پر سکڑی سمٹی بیٹھی نظر آئی تھی۔۔۔

وہ دبے قدموں سے چلتا اُس کے قریب صوفے پر آن بیٹھا تھا۔۔ ماورا کا آدھا چہرا اُس کے سامنے تھا۔۔۔ جہاں سے وہ اتنا تو اندازہ لگا چکا تھا کہ اُس کی نئی نویلی زوجہ محترمہ گہری نیند میں جا چکی ہیں اِس وقت۔۔۔۔۔۔

منہاج کو سمجھ نہیں آیا تھا کہ ماورا کو اُس کی یہ بات سزا لگی بھی تھی یا کہیں یہ اُس کے لیے سکون کا باعث تھی۔۔۔ جس بے فکری سے وہ سو رہی تھی۔۔۔ لگ تو یہی رہا تھا۔۔۔۔

یہ خیال آتے ہی منہاج نے بنا ایک سیکنڈ کی دیر کیے اُسے کلائی سے تھام کر اپنی جانب کھینچ کر اُسے پوری طرح اپنے حصار میں لیا تھا۔۔۔۔

ماورا جو کہ گہری نیند میں جا چکی تھی۔۔۔۔ اِس شدید جھٹکے پر چہرے پر خوفزدہ تاثرات سجائے آنکھوں میں نا سمجھی بھرے اُس کی جانب دیکھتی وہ لمحہ بھر کو منہاج درانی کو مسمرائز سا کر گئی تھی۔۔ پوری طرح سے واں ہرنی جیسی آنکھیں اُسے اپنا

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

آپ بھولنے پر مجبور کر گئی تھیں۔وہ بالکل منہاج کے سینے سے چپکی ہوئی تھی۔۔۔اپنی ٹھوڑی اُس کے سینے پر ٹکائے وہ آنکھوں میں نیند کے خمار سے سُرخ ڈورے لیے اُسے یک ٹک دیکھے گئی تھی۔۔۔اُس کا ذہن پوری طرح سے بیدار ہو چکا تھا۔۔۔مگر وہ بنا مزاحمت کیے ایسے ہی بیٹھی رہی تھی۔۔۔

منہاج جو اُس پر اپنا غصہ اپنی نفرت ظاہر کرنا چاہتا تھا اچانک اُس کو نجانے کیا ہوا تھا کہ وہ جھک کر اُس کی رونے کی وجہ سے سُرخ ہوئی دونوں آنکھوں پر باری باری نرمی سے لب رکھ گیا تھا۔۔۔اُسے ایک دم سے محسوس ہوا تھا جیسے اُس کے تڑپتے، بھڑکتے دل کو لمحہ بھر کے لیے سکون مل گیا ہو۔۔۔

جبکہ اُس کی اِس استحقاق بھری جسارت پر ماورا کی دھڑکنیں ساکت ہوئی تھیں۔۔۔جسم کا سارا خون چہرے پر سمٹ آیا تھا۔۔۔وہ لرزتی گرتی پلکوں کی باڑ سنبھالتی اُس سے دور ہوئی تھی۔۔۔

اُسے ابھی تھوڑی دیر پہلے کی اِس شخص کی بے رحمی یاد آئی تھی۔۔۔اگر منہاج درانی کو اُس سے محبت ہوتی تو وہ ایسا بالکل بھی نہ کرتا۔۔۔اُسے یوں بلیک میل کر کے نکاح کبھی نہ کرتا۔۔۔مگر وہ اپنی انا کی تسکین کے لیے اُس کی عزتِ نفس کو ٹھیس پہنچا چکا تھا۔۔۔اب وہ حاعفہ کے سامنے کس منہ سے جاتی۔۔۔جس نے اُس کی خوشی اور حفاظت کی خاطر خود کو ذلت کی دلدل میں جھونک رکھا تھا۔۔۔اِس بات کی خبر اگر کرامت کو ہو گئی تو وہ اب کی بار اُسے حاعفہ کے کہنے پر بھی نہیں چھوڑے گا۔۔۔۔یہ سب کچھ سوچتے ماورا جھڑ جھڑی لے کر رہ گئی تھی۔۔۔

"تمہاری ضد اور انتقام اگر پورا ہو چکے ہو تو مجھے واپس میرے ہاسٹل چھوڑ آؤ۔۔۔"

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

وہ اپنی وحشت ناک سوچوں سے نکلتی اُس کے قریب سے اُٹھتی سرد و سپاٹ تاثرات کے ساتھ بولی تھی۔۔۔ جبکہ اُس کی زرا سی قربت پر دل اِس بُری طرح سے دھڑک رہا تھا جیسے ابھی پسلیاں توڑ کر باہر آ جائے گا۔۔۔

"ابھی صرف ضد پوری ہوئی ہے۔۔۔ انتقام پورا کرنا تو رہتا ہے ابھی۔۔۔ اتنی جلدی بھی کیا ہے مجھ سے دور جانے کی۔۔۔ اب تو پوری زندگی اِن بانہوں کا حصار ہی تمہارا ٹھکانا ہے۔۔۔ اگر اِن کے علاوہ کہیں بھی جانے کی کوشش کی تو تمہاری جان اپنے اِن ہاتھوں سے لوں گا۔۔۔ اچھے سے یاد رکھنا میری یہ بات۔۔۔"

منہاج اُس کے دور جانے سے پہلے ہی اُس کی کلائی دبوچ کر واپس اپنی جانب کھینچ چکا تھا۔۔۔ ماورا اِس جارحانہ عمل کے لیے بالکل بھی تیار نہیں تھی۔۔۔ وہ کسی بے جان گڑیا کی طرح منہاج کی گود میں آن سمائی تھی۔۔۔ اُس کا دوپٹہ اُس کے کندھوں سے نیچے پھسل گیا تھا۔۔۔

"منہاج درانی تم مجھ سے مزید زبردستی نہیں کر سکتے۔۔۔ میں تمہیں اِس بات کی اجازت بالکل بھی نہیں دوں گی۔۔۔۔"

ماورا اُس کے تیور دیکھ اُس کے سینے پر دونوں ہتھیلیاں ٹکائے اُس سے فاصلہ رکھنے کی کوشش کرنے لگی تھی۔۔۔

"ہاہاہاہا مزید کا کیا مطلب ہے۔۔۔ ابھی میں نے کچھ کیا ہی کہاں ہے۔۔۔ اور تمہیں کیا لگتا ہے منہاج درانی کو تمہاری کسی قسم کی اجازت کی ضرورت پیش آئے گی۔۔۔"

منہاج اُس کے لال سرخیاں چھلکاتا چہرا دیکھ ہنستے ہوئے بولا۔۔۔ جب کے اُس کی گہری تپش زدہ نگاہیں ماورا کے ایک ایک نقش سے ٹکراتیں اُسے بہکنے پر مجبور کر رہی تھیں۔۔۔

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

ماورا کے سُرخ حیا اور غصے سے تمتماتے گال، اُس کی لرزتی پلکوں کا رقص، گداز گلابی رس بھرے لبوں کی کپکپاہٹ اور اُس کی گردن کی دائیں جانب چمکتا وہ سیاہ قاتل تل۔۔۔ جو آج پہلی بار منہاج کی نگاہوں کے سامنے آیا تھا۔۔۔

بنا دوپٹے کے ماورا کا یہ قیامت خیز حُسن منہاج درانی پر کافی بھاری ثابت ہو رہا تھا۔۔۔ وہ ماورا سے نکاح کر کے اُسے صرف سزا دینا چاہتا تھا۔۔۔ مگر اُس کی یہ حواس سلب کرتی دلفریب مہکتی قربت اُسے کسی اور جانب ہی لے کر جا رہی تھی۔۔۔ منہاج چاہے جتنا بھی انکاری ہوتا۔۔۔ مگر یہ بھی سچ تھا کہ یہ لڑکی اُس کے دل کی اولین ترجیح تھی۔۔۔ اُس نے سچے دل سے ٹوٹ کر چاہا تھا اِسے۔۔۔ اب جب وہ اپنے ہوش ربا حُسن کے ساتھ اپنے تمام حقوق اُس کے نام لکھوائے صرف اُس کی تھی تو پھر وہ بھلا کیسے اپنے دل کو سنبھال پاتا۔۔۔۔

منہاج درانی اپنے جذبات پر قابو پانے میں بے بس سا ہوا تھا۔۔۔ اُس نے جھک کر ماورا کی نازک گردن پر جگمگاتے اُس سیاہ تل پر اپنی لب رکھ دیئے تھے۔۔۔

ماورا کو لگا تھا جیسے کس نے دھکتے کوئلے اُس کی گردن ہر رکھ دیئے ہوں۔۔۔ اُس کے اِس شدت بھرے لمس پر ماورا کا پورا وجود لرز اُٹھا تھا۔۔۔

اُسے یہ بات رلا رہی تھی۔۔۔ کہ منہاج درانی اُس کے قریب محبت کے احساس سے نہیں بلکہ ایک انتقامی کارروائی کے تحت آ رہا ہے۔۔۔ جو بات اُسے مزید انگاروں کے لپیٹ میں لے رہی تھی۔۔۔

"منہاج درانی تمہیں تو نفرت ہے نا مجھ سے۔۔۔ شاید تم بھول رہے ہو۔۔۔ میں ایک طوائف ہوں۔۔۔ جس کے ناپاک وجود سے گھن محسوس کی تھی تم نے۔۔۔۔"

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

ماورا اُسے خود سے دور کرنے کی غرض سے اپنی ذات کے حوالے سے سخت ترین الفاظ بول گئی تھی۔۔۔

اُس کی قربت کے خمار میں ڈوبے منہاج درانی پر یہ بات بہت گہری چوٹ کی طرح ثابت ہوئی تھی۔۔۔اُس کی گرفت ماورا پر ڈھیلی ہوئی تھی۔۔۔جس کا فائدہ اُٹھاتے وہ جلدی سے اُٹھ گئی تھی۔۔۔

منہاج کو اُس کی بات کافی گراں گزری تھی وہ خون آشام نگاہوں سے اُس کی جانب دیکھتا اپنی جگہ سے اُٹھا تھا۔۔۔

"تم میرے نکاح میں ہو اب۔۔جب چاہے تمہیں اپنے قریب کر سکتا ہوں۔۔۔۔تم پر ہر طرح کا حق استعمال کر سکتا ہوں۔۔۔۔تم سمیت کسی کے پاس بھی مجھے روکنے کا حق نہیں ہے۔۔۔۔اِس لیے آئندہ اپنی یہ فضول گوئی اپنے پاس رکھنا۔۔۔۔۔"

منہاج کا موڈ سخت خراب ہو چکا تھا۔۔۔

ماورا کو اپنے نام لگا کر کچھ دیر پہلے جو سکون اُس کے دل و دماغ میں اُترا تھا۔۔۔ماورا کے یہ سخت الفاظ اُس میں انتشار برپا کر گئے تھے۔۔۔۔

"میں اِس نکاح کو نہیں مانتی جو میری عزت کے بدلے مجھے بلیک میل کر کے کیا گیا ہے۔۔۔۔۔"

ماورا بھی منہاج کے مقابل آتی دوبدو بولی تھی۔۔۔وہ اِس وقت دوہری ذہنی ٹنشن کا شکار تھی۔۔۔۔

"تو تم نہیں مانتی اِس نکاح ہو۔۔۔۔۔"

منہاج نے کوٹ کی پاکٹ سے نکاح نامہ نکالتے اُس کی جانب سوالیہ نظروں سے دیکھا تھا۔۔۔۔

جس کے جواب میں ماورا ویسے ہی برہمی بھرے تاثرات کے ساتھ چہرا نفی میں ہلا گئی تھی۔۔۔۔

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

"تو پھر اِس کو ہی ضائع کر دینا چاہیئے جب اِسے تم مانتی ہی نہیں ہو۔۔۔ کیا فائدہ اِس کا سنبھال کر رکھنے کا۔۔۔ تم میری بیوی ہو۔۔۔۔ یہ بات صرف اِس کمرے تک محدود ہو کر رہ جائے تو کتنی کی اچھی بات ہے۔۔۔۔ ایک طوائف سے نکاح کرنے پر نہ مجھے دنیا والوں کے سامنے شرمندہ ہونا پڑے گا نہ تمہیں جواب دہ۔۔۔۔۔"

منہاج پر اسرار لہجے میں بولتا پاکٹ سے لائٹر نکالتے نکاح نامے کو آگ لگا چکا تھا۔۔۔۔

اُس کی حرکت پر ماورا پھٹی پھٹی نگاہوں سے اپنی جگہ ساکت کھڑی اُسے دیکھ رہی تھی۔۔۔ آگ کے شعلے ٹیبل پر پھینکے نکاح نامے کو پوری طرح جلا کر راکھ کر گئے تھے۔۔۔

"یہ۔۔۔"

ماورا نے بے یقینی سے راکھ بنے نکاح نامے کی جانب دیکھا تھا۔۔۔ وہ غصے میں نکاح ماننے سے انکار کر رہی تھی۔۔۔۔۔ مگر حقیقت یہی تھی کہ وہ منہاج درانی کے نکاح میں آچکی تھی۔۔۔ وہ بیوی تھی اُس کی مگر منہاج کے یہ سب کرنے کے بعد بھلا کون یقین کرنے والا تھا اُس کا۔۔۔۔۔

"تمہاری سزا یہی ہے کہ تم اب ساری زندگی شرعی طور پر میری بیوی رہو گی۔۔۔ مگر ساری زندگی کسی کو اِس بات پر یقین نہیں دلوا پاؤ گی۔۔۔۔۔ اور نہ میری امانت میں خیانت کرنے کا گناہ کبیرہ کرو گی۔۔۔۔ تم میری بیوی ہو یہ بات ہم دونوں اچھے سے جانتے ہیں مگر دنیا والے نہیں اور نہ ہی ہمارے نکاح کے گواہان اور مولوی صاحب میں سے کوئی منہ کھولے گا۔۔۔۔ تو سوچ لو پھر اب کیا کرو گی تم آگے۔۔۔۔۔"

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

منہاج زہر خند لہجے میں بولتا اُس کی ٹھوڑی چھو کر اُس کا چہرا اپنی جانب موڑ گیا تھا۔۔۔ماورا کی آنکھوں سے آنسو قطار در قطار ٹوٹ کر گر رہے تھے۔۔۔ منہاج نے بہت کاری وار کیا تھا اُس پر۔۔۔۔۔ جس سے سنبھلنا آسان بالکل بھی نہیں تھا اُس کے لیے۔۔۔۔۔

"منہاج درانی کبھی معاف نہیں کروں گی میں تمہیں۔۔۔۔۔۔بہت غلط کر رہے ہو تم میرے ساتھ۔۔۔۔۔"

ماورا اُس کو نفرت آمیز نگاہوں سے دیکھتی وہاں سے نکل گئی تھی۔۔۔ جبکہ منہاج اپنے اندر لگی آگ کافی حد تک کم ہو جانے پر پر سکون سا ہوتا۔۔۔ ہونٹوں پر سیٹی پر اپنے پسندیدہ گانے کی دھن بجاتا اُس کے پیچھے نکل گیا تھا۔۔۔۔ وہ خود بھی سمجھنے سے قاصر تھا کہ جو وہ کر رہا ہے وہ ٹھیک ہے یا غلط۔۔۔ماورا کے آنسو دیکھ دل نے اُسے ملامت بھی کیا تھا۔۔۔ مگر وہیں اُسے اپنا بنا لینے کا سکون اِن سب باتوں پر حاوی آ کر اُسے صحیح ہونے کی شے دے رہا تھا۔۔

@@@@@@@@@@

زوہان میٹنگ میں بزی تھا۔۔۔اُس کا موبائل اُسکے پرسنل اسسٹنٹ کامران کے پاس تھا۔۔۔ جس پر زنیشہ کی پانچ مس بیلز آ چکی تھیں۔۔۔ مگر کامران زوہان کو کال کے بارے میں آگاہ کر کے اُس کی میٹنگ خراب نہیں کرنا چاہتا تھا کیونکہ زوہان کی جانب سے کی جانے والی ڈانٹ برداشت کرنا آسان نہیں تھا۔۔۔

"سر آپ کے موبائل پر کالز آ رہی تھیں۔۔۔ مگر میں نے آپ کو ڈسٹرب کرنے کے خیال سے بتایا نہیں۔۔۔"

کامران ہولی آواز میں منمناتا فون زوہان کی جانب بڑھا گیا تھا۔۔۔ جو ابھی ابھی میٹنگ سے فارغ ہو کر بیٹھا تھا۔۔

"کس کی کالز آ رہیں۔۔۔؟؟"

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

زوہان اپنے سامنے کھلی فائلز بند کرتا لاپرواہ سے انداز میں بولا تھا۔۔۔کیونکہ نفیسہ بیگم اُسے اُس کے پرائیویٹ نمبر سے ہی کال کرتی تھیں۔۔۔جو ہر وقت اُس کے پاس رہتا تھا۔۔۔

"سر زنیشہ میران کے نام سے۔۔۔۔۔۔"

کامران کی بات ابھی مکمل بھی نہیں ہوئی تھی جب زوہان نے اُسے خونخوار نظروں سے دیکھتے موبائل فون اُس کے ہاتھ سے جھپٹ لیا تھا۔۔۔

"واٹ۔۔۔۔۔پہلے کیوں نہیں بتایا مجھے۔۔۔۔اتنی دیر سے ٹائم ویسٹ کر رہے ہو۔۔۔۔۔"

زوہان کو آج زندگی میں پہلی بار زنیشہ نے خود کال کی تھی۔۔۔۔اُس کے لیے بے پناہ حیرت کی بات تو تھی ہی۔۔۔۔

زوہان نے کامران کو باہر جانے کا اشارہ کرتے فوراً کال ملائی تھی۔۔۔جسے پہلی کال پر ہی اٹینڈ کر لیا گیا تھا۔۔۔جیسے دوسری جانے وہ بھی اِسی کی منتظر ہو۔۔۔

"زنیشہ تم ٹھیک ہو۔۔۔۔۔کہاں ہو اِس وقت؟ مجھے کال کیوں کی؟؟؟ خیریت ہے ناسب۔۔۔"

زوہان نے بنا سلام دعا کے چھوٹتے ہی سوالوں کی برسات کر دی تھی۔۔۔

"میں بالکل ٹھیک ہوں۔۔۔۔اور اگر کسی مشکل میں ہونگی بھی سہی تو اپنے لالہ کو کال کروں گی آپ کو نہیں۔۔۔میرے لالہ موجود ہیں میرے پاس میری حفاظت کے لیے۔۔۔سو آپ کو فکر کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔۔۔۔"

زنیشہ کافی بدلحاظی سے بولی تھی۔۔۔جس کے مدمقابل آنے پر اُس کی زبان تالو سے چپک جاتی تھی۔۔۔آواز نکلنا بند ہو جاتی تھی۔۔۔وہ فون پر ہی اُس سے ایسی دیدہ دلیری سے کا مظاہرہ کر سکتی تھی۔۔۔

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

"زنیشہ بی ہیویور سیلف یہ کیا طریقہ ہے بات کرنے کا۔۔۔ میں ایسے لہجوں کا عادی نہیں ہوں۔۔۔ اپنا لہجہ درست کرو پہلے۔۔۔"

اُس کے خیریت میں ہونے کا سن کر زوہان واپس اپنے ازلی اکڑو انداز میں واپس لوٹا تھا۔۔۔ اُس کے ٹھنڈے ٹھار لہجے اور سختی بھرے الفاظ پر زنیشہ کے ہاتھ پل بھر کو لرز گئے تھے۔۔۔

مگر وہ سامنے نہیں تھا۔۔۔ زنیشہ کو اِس بات کی تسلی تھی۔۔۔ اور نہ ہی وہ اب اُسے کوئی موقع دینا چاہتی تھی اپنے سامنے آنے کا۔۔۔

"اچھا میں تمیز سیکھو۔۔۔ اور آپ جو کرتے پھر رہے ہیں اُس کا کیا۔۔۔ آپ کی وجہ سے میرا ان خاندان کی عزت اُچھالی جا رہی ہے۔۔۔ آپ کو اِس کا زرا سا احساس بھی ہے۔۔۔ آپ ایک بہت ہی معزز گھرانے سے تعلق رکھتے ہیں۔۔۔ آپ کو یہ حرکتیں زیب نہیں دیتیں جو آپ کرتے پھر رہے ہیں۔۔۔"

زنیشہ کی نگاہوں میں ٹی وی پر چلتا وہ منظر پھر سے لہرایا تھا۔۔۔ جس کے ساتھ اُس کا غصہ مزید دگنا ہوا تھا۔۔۔ اُس کی جلن کم ہونے کا نام ہی نہیں لے رہی تھی۔۔۔۔ تن بدن میں جیسے آگ کے شعلے بھڑک رہے تھے۔ ملک کے نامور بزنس مین ملک زوہان کے ثمن خان کے ساتھ کئی سالوں سے چلتے تعلقات منظر عام پر آ گئے تھے۔۔۔

جبکہ دوسری جانب اُس کے الفاظ اور انداز پر زوہان ہونٹ بھینچ کر رہ گیا تھا۔

مگر وہیں ایک بات نے اُسے چونکایا بھی تھا۔۔۔ زنیشہ کا یوں کھل کر اِس بات پر ناراضگی کا اظہار کرنا کافی اچھنبے کی بات تھی اُس کے لیے۔۔۔ آج تک وہ آژمیر کے ساتھ لڑ کر نجانے کیا کیا حرکتیں کرتا آیا تھا۔۔۔ مگر کبھی زنیشہ نے ایسا کچھ نہیں

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

کیا تھا۔۔۔ لیکن آج ثمن خان کے ساتھ اُس کی کلوز نیس پر زنیشہ کا یوں بھڑک اُٹھنا زوہان کے لیے عام بات نہیں تھی۔۔۔

"تم کافی غصے میں لگ رہی ہو۔۔۔ میرے خیال میں آمنے سامنے بات کرنی چاہیئے۔۔۔ میں کچھ دیر میں پہنچتا ہوں تمہارے پاس۔۔۔۔۔"

زوہان کی اِس غیر متوقع بات پر زنیشہ کے چودہ طبق روشن ہوئے تھے۔۔۔۔

"کک کیا مطلب۔۔۔۔۔"

زنیشہ کی زبان لڑکھڑائی تھی۔۔۔ اُسے احساس ہوا تھا۔ اِس شخص کو کال کر کے اور یہ سب بول کر وہ غلط کر چکی ہے۔۔۔

"میری جان جس طرح تم میری بیوی بن کر پوچھ گچھ کر رہی ہو۔۔۔ اِس کا یہی مطلب ہے تم میرا بھیجا گیا رشتہ قبول کر چکی ہو۔۔۔ اور اُسی حق سے مجھ سے ثمن خان کا جواب مانگ رہی ہو۔۔۔"

زوہان نے بات کو اُسی پر گھما دیا تھا۔۔۔

"ایسا کچھ نہیں ہے۔۔۔۔"

زنیشہ ہولے سے منمنائی تھی۔۔۔ اُس کے یہاں آنے کا سن کر ہی اُس کی ساری دیدا دلیری اُڑن چھو ہو گئی تھی۔۔۔

"تو پھر کیسا ہے۔۔۔۔"

زوہان اپنی کرسی پر بیٹھتا سیگریٹ سلگھا چکا تھا۔۔۔ دوسری جانب جواباً خاموشی ہی رہی تھی۔

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

"میں ثمن ملک سے میرے کوئی غلط تعلقات نہیں ہیں۔۔۔وہ میری بہت اچھی دوست ہے۔۔۔۔مجھ سے محبت کرتی اور شادی بھی کرنا چاہتی ہے۔۔۔۔میں ہمیشہ اُسے انکار کرتا آیا ہوں۔۔۔مگر اب اِس بارے میں سوچنے کا دل چاہ رہا ہے۔۔۔۔بہت اچھی لڑکی ہے۔۔۔۔میری خاطر اپنی جان بھی دینے کو تیار رہتی ہے۔۔۔آئی تھنک ایسی محبت کرنے والی لڑکی مجھے کہیں نہیں ملے گی۔۔۔۔مگر ڈونٹ وری تم سے میں شادی کروں گا ضرور چاہے دوسری ہی کیوں نہ ہو۔۔۔۔"

زوہان سیگریٹ کا گہرا کش لیتا نپے تلے الفاظ میں بولتا زنیشہ کی آنکھیں نم کر گیا تھا۔۔۔زوہان کے منہ سے کسی لڑکی کا ذکر اِس طرح سننا اُس کے دل پر تیر بن کر پیوست ہوا تھا۔۔۔۔وہ بے آواز رو رہی تھی۔۔۔مگر پھر بھی چھوٹی سی سسکی نکل کر زوہان کی سماعتوں سے ٹکراتی اُسے دوسری جانب کے حالات سے آگاہ کر گئی تھی۔۔۔

"آئی ہیٹ یو۔۔۔۔شدید نفرت کرتی ہوں آپ سے۔۔۔۔جس میں دن بدن اضافہ ہی ہوتا جا رہا ہے۔۔۔۔"

زنیشہ آنسوؤں کے درمیان بولتی زوہان کے ہونٹوں پر لمحے بھر کے لیے مسکراہٹ بکھیر گئی تھی۔۔۔

"میں جانتا ہوں۔۔۔"

اُس کا جواب مختصر تھا۔۔۔

"آپ سے زیادہ بُرا انسان اِس دنیا میں کوئی نہیں ہے۔۔۔"

زنیشہ کو سمجھ نہیں آ رہا تھا اپنے دل کی بھڑاس کیسے نکالے۔۔۔

"میں یہ بات بھی بہت اچھے سے جانتا ہوں۔۔۔۔"

اب کی بار زوہان کی آواز مسکراتی ہوئی تھی۔۔۔جو اُسے پتنگے لگا گئی تھی۔۔۔۔

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

"آئی تھنک میں آپ کا آپ کی ثمن خان کو دیا جانے والا ٹائم ضائع کر رہی ہوں۔۔۔۔ آپ اُس کے ساتھ کیری آن کریں۔۔۔ کہیں آپ کی چہیتی گرل فرینڈ ناراض نہ ہو جائے۔۔۔۔"

زنیشہ دانت چبھا چبھا کر بولتی کال کاٹ گئی تھی۔۔۔ اُس کا غصے سے بُرا حال تھا۔۔۔ اندر عجیب سی جنگ چھڑی ہوئی تھی۔۔۔۔

اُسے کہیں نہ کہیں محسوس ہوا تھا کہ زوہان اُس کے یوں کال کاٹنے پر اُسے کال بیک ضرور کرے گا۔۔۔

مگر ایسا کچھ نہیں ہوا تھا۔۔۔ جو بات زنیشہ کے لیے مزید تکلیف کا باعث تھی۔۔۔۔۔

@@@@@@@@@@

حاعفہ نے ترچھی نگاہوں سے فرنٹ سیٹ پر براجمان آژمیر کی جانب دیکھا تھا۔۔۔ جس کے اعصاب ابھی تک سختی سے تنے ہوئے تھے۔۔۔ اُس کے مغرور تیکھے نقوش غصے کی آمیزش لیے مزید دلکش لگنے لگے تھے۔۔۔۔ حاعفہ مبہوت سی اُسے دیکھے گئی تھی۔۔۔

"اِس بندے پر تو غصہ بھی بہت سوٹ کرتا ہے۔۔۔۔" حاعفہ زیرِ لب مسکرائی تھی۔۔۔

آژمیر فرنٹ سیٹ پر ڈرائیور کے برابر میں براجمان تھا۔۔۔ وہ بیک سیٹ پر بیٹھی کن اکھیوں سے مسلسل اُسے تکے جا رہی تھی۔۔۔

اُس کی نظروں سے انجان آژمیر نے اپنے اضطراب پر قابو نہ رکھ پاتے سیگریٹ سلگھایا تھا۔۔۔ حاعفہ اُس کی جانب دیکھتی اُس کی ایک حرکت پر نظر رکھے ہوئے تھی۔۔۔

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

مگر اُسے بالکل بھی اندازہ نہیں تھا کہ آژمیر کا سگریٹ پینا اُس پر کس قدر بھاری پڑے گا۔۔۔ اُسے دھویں سے بہت سخت الرجی تھی۔۔۔ آژمیر نے جیسے ہی سیگریٹ کا گہرا کش لیتے دھواں گاڑی کی فضا میں چھوڑا۔۔۔ حاعفہ نے ناک اور منہ پر ہاتھ رکھتے دھویں کا اثر خود تک پہنچنے سے روکا تھا۔۔۔ مگر ایسا وہ زیادہ دیر نہیں کر پائی تھی۔۔۔

اُس کے ہاتھ ہٹاتے ہی گاڑی میں بھرتے دھویں نے اُسے پوری طرح اپنی لپیٹ میں لے لیا تھا۔۔۔ اُس کے سائیڈ کا شیشہ کھلا ہونے کے باوجود کسی قسم کی بچت نہیں ہو پائی تھی۔۔۔ اور حاعفہ کو بُری طرح کھانسی کا دورہ پڑا تھا۔۔۔

آژمیر نے پیچھے مُڑتے اُسے تشویش بھری نظروں سے کھانستے ہوئے دیکھا تھا۔۔۔ وہ منہ پر دونوں ہاتھ رکھے کھانس کھانس کر دوہری ہو رہی تھی۔۔۔

"کیا ہوا۔۔۔"

آژمیر اُس کا لال چہرا اور آنسو چھلکاتی آنکھیں دیکھ فکر مند ہوا تھا۔۔۔ اُسے سمجھ نہیں آ رہی تھی۔۔۔ اچانک بیٹھے بیٹھائے اِس لڑکی کو ہوا کیا ہے۔۔۔

حاعفہ اُس کی بات کا کوئی جواب نہیں دے پائی تھی۔۔ بولنے تو دور کی بات اُس سے اِس وقت سانس لینا محال ہو رہا تھا۔۔۔

"گاڑی سائیڈ پر روکو۔۔۔۔"

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

ڈرائیور کو گاڑی روکنے کا کہتے۔۔۔ آژمیر نیچے اُترتا اُس کی سائیڈ پر آیا تھا۔۔۔ سیگریٹ وہ حیرت انگیز طور پر بے دھیانی میں باہر اُچھال چکا تھا۔۔ سیگریٹ آژمیر میران کی زندگی کی سب سے عزیز شے تھی۔۔۔ نجانے وہ کیسے لاپرواہی برت گیا تھا سیگریٹ کے ساتھ۔۔۔

"یہ پانی پیئیں۔۔۔"

آژمیر نے اُس کی جانب پانی کی بوتل بڑھائی تھی۔۔ مگر حاعفہ بنا اُسے تھامے ابھی تک اُسی کیفیت میں مبتلا تھی۔۔۔ اُس کی خطرناک حد تک خراب ہوتی حالت دیکھ آژمیر خود کو مزید نہیں روک پایا تھا۔۔ اُس نے حاعفہ کی دونوں کلائیاں تھامتے اُسے پکڑ کر گاڑی سے باہر نکالا تھا۔۔۔ حاعفہ نے بے حال ہوتے نم آنکھوں سے اُس کی جانب ایک نظر ڈالی تھی۔۔۔

جواب اُس کا چہرا تھامے بوتل اُس کے ہونٹوں سے لگاتے اُسے پانی پلا رہا تھا۔۔ حاعفہ کے منہ میں چند گھونٹ جاتے ہی اُس کی کھانسی کو کافی حد تک افاقہ ہوا تھا۔۔۔

کچھ دیر بعد ہوش سنبھالتے آژمیر کی مضبوط گرفت پر وہ سرخ پڑتی چند قدم پیچھے ہٹتی گاڑی سی جا لگی تھی۔۔۔

"یہ سب کیا تھا؟... اچانک کیا ہوا آپ کو۔۔۔۔"

آژمیر اُس کی جانب پانی کی بوتل بڑھاتے گہری نظروں سے اُس کے لال گلابی ہوتے چہرے کی جانب دیکھتے بولا۔۔۔

حاعفہ کا چہرا نیچے جھک گیا تھا۔۔۔

"وہ۔۔۔ آپ سیگریٹ پی رہے تھے۔۔۔ اور مجھے دھویں سے الرجی ہے تو اِس لیے۔۔۔۔"

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

حاعفہ شرمندہ سی ہولے سے منمنائی تھی۔۔۔۔ جیسے سارا قصور اُسی کا ہو۔۔۔۔

"لیکن میں تو سیگریٹ کے بغیر نہیں رہ سکتا۔۔۔۔ پھر آپ ایسے ہی کھانستی رہیں گی کیا؟؟؟"...

سیگریٹ تو آژمیر میران کسی کی خاطر بھی چھوڑنے کے بارے میں سوچ بھی نہیں سکتا تھا۔۔۔۔

"اٹس اوکے سر میں مینج کرلوں گی۔۔۔۔"

آژمیر کی نگاہیں مسلسل خود پر ٹکی دیکھ حاعفہ کے ہاتھوں کی کپکپاہٹ میں اضافہ ہوا تھا۔۔۔

"جیسے ابھی کیا۔۔۔۔۔"

آژمیر اُس کے ابھی تک لال ہوئے چہرے پر چوٹ کرتے بولا۔۔۔۔ اُس کے چہرے کی سُرخی اور آنکھوں کی نمی ابھی بھی برقرار تھی۔۔۔

حاعفہ سے کوئی جواب نہیں بن پایا تھا اُس نے خاموش نگاہیں اُٹھا کر آژمیر کی جانب دیکھا تھا۔۔۔ جو پہلے ہی کافی گہری دلچسپی بھری نظروں سے اُسے ہی دیکھ رہا تھا۔۔۔۔ حاعفہ گھبرا کر ایک دم سر زمین میں گاڑھ گئی تھی۔۔۔۔

اُس کا دل زور سے دھڑک اُٹھا تھا۔۔۔۔ اُسے آژمیر کی نگاہوں میں کچھ مختلف نظر آیا تھا۔۔۔۔ جو اُس کی سانسیں بڑھا گیا تھا۔۔۔۔

آژمیر کچھ دیر اُس کی پلکوں کا رقص دیکھنے کے بعد اُسے گاڑی میں بیٹھنے کا اشارہ کرتا خود بھی فرنٹ سیٹ کی جانب بڑھ گیا تھا۔۔۔۔

کچھ فاصلے پر اُن کے تعاقب میں چلتی گاڑی بھی اُن کے ساتھ آگے بڑھ گئی تھی۔۔۔۔۔

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

@@@@@@@@@@

"یہ باڈی کو بھی ہر وقت میرے سر پر سوار کر رکھا ہے۔۔۔ابھی وہاں لیڈیز واش روم کے باہر کھڑا میرا انتظار کر تا رہے گا۔۔۔اور میں آرام سکون سے کچھ ٹائم گزار پاؤں گی۔۔۔۔۔"

زنیشہ مزمل کو لیڈیز واش کے باہر کھڑا کر کے اندر داخل ہوئی تھی۔۔۔اور پھر کسی کلاس فیلو کے ساتھ شال چینج کر کے اپنا حلیہ کافی حد تک بدلتی اُسے چکما دیتی چہرا چھپائے وہاں سے نکل آئی تھی۔۔۔

شاید اُس کے باڈی گارڈ کو زنیشہ سے اِس بات کی قطعاً توقع نہیں تھی۔۔۔اِس لیے وہ باقی لڑکیوں کے خیال سے دروازے سے زرا ہٹ کر کھڑا ہوا تھا۔۔۔

"اب اکیلے گھر جا کر میں اِس باڈی گارڈ کا خود ہی جاب سے نکلواؤں گی۔۔۔۔"

زنیشہ دل ہی دل میں پلینز بناتی گیٹ کی جانب بڑھی تھی۔۔۔ابھی گیٹ سے نکلتے اپنی گاڑی کی تلاش میں نظریں دوڑاتی وہ چند قدم آگے بڑھی ہی تھی۔۔۔۔

جب اچانک اُس کے قدموں کے قریب کسی گاڑی کے ٹائر زور سے چڑچڑائے تھے۔۔۔زنیشہ سنبھل کر دور ہٹنے ہی والی تھی۔۔۔جب گاڑی سے نکلنے والے شخص نے اُس کے ناک پر کلوروفارم بھرا رومال رکھتے اُس کے پھڑ پھڑاتے وجود کو گاڑی میں گھسیٹ لیا تھا۔۔۔زنیشہ نے مزاحمت کرنی چاہی تھی۔۔۔مگر چند لمحوں میں ہی ہوش و حواس سے بیگانا ہوتے اُس کی آنکھیں بند ہوئی تھیں۔۔۔۔

@@@@@@@@@@

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

حاعفہ آژمیر کے پیچھے گاڑی سے نکلی تھی۔۔ سامنے بڑی سی بلڈنگ پر کنسٹرکشن کا کام زور وشور سے جاری تھا۔۔ بڑی تعداد میں مزدور کام میں مصروف تھے۔۔ یہ کنسٹرکشن کا کام آژمیر کی کمپنی کی جانب سے ہی کیا جارہا تھا۔۔۔ اِسی لیے وہ آج یہاں وزٹ کرنے آیا تھا۔۔۔

وہاں موجود آژمیر کا منیجر اُسے وہاں یوز ہورہے مٹیریل اور باقی چیزوں کے بارے میں بریفنگ دیتا اُس کے ساتھ آگے بڑھ رہا تھا۔۔۔ جبکہ حاعفہ بامشکل وہاں پڑے پتھروں اور اونچے نیچے راستوں سے سنبھلتی اُن کے پیچھے چل رہی تھی۔۔۔ آژمیر کا دماغ پہلے ہی اچھا خاصہ ڈسٹرب تھا۔۔۔ اُوپر سے ابھی منیجر کی باتیں پورے دھیان سے سننے کی کوشش کرتے وہ حاعفہ کی وہاں موجودگی کو بالکل فراموش کر گیا تھا۔۔۔

حاعفہ نے تیز قدموں سے آگے بڑھتے آژمیر کی چوڑی پشت کو گھور کر دیکھا تھا۔۔۔ جب اُسی لمے وہ راستے میں پڑے پتھر کو نہیں دیکھ پائی تھی۔۔۔ اُس کا پیر بہت زور سے پتھر کے ساتھ ٹکرا گیا تھا۔۔۔ زوردار ٹھوکر کی وجہ سے وہ بُری طرح لڑکھڑاتی زمین بوس ہوئی تھی۔۔۔۔ درد کے مارے ناچاہتے ہوئے بھی اُس کے منہ سے چیخ برآمد ہوئی تھی۔۔۔ اُس کے انگوٹھے کا ناخن ٹوٹ گیا تھا۔۔۔ جہاں سے اب خون نکلنا شروع ہوچکا تھا۔۔۔

حاعفہ کی چیخ پر آژمیر اور اُس کے منیجر نے مڑ کر پیچھے دیکھا تھا۔۔۔ آژمیر جو حاعفہ کو بالکل فراموش کرچکا تھا۔۔۔ اور کسی نسوانی چیخ پر حیران بھی ہوا تھا۔۔۔ حاعفہ کو وہاں گرا دیکھ وہ اپنی لاپرواہی پر افسوس سے سر ہلاتا جلدی سے اُس کی جانب بڑھا تھا۔۔۔

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

"کیا ہوا آپ کو؟؟؟ آپ ٹھیک ہیں.... کہیں چوٹ تو نہیں لگی؟؟؟"

آژمیر اُس سے پوچھ رہا تھا جب اُس کی نظر حاعفہ کے پیر پر پڑی تھی۔۔۔اُس کا ٹوٹا ناخن اور تیزی سے نکلتا خون دیکھ آژمیر نے فکر مندی سے اُس کا بھیگا چہرا دیکھا تھا۔۔جو ہونٹ بھینچے لال پڑتی رنگت کے ساتھ اپنی تکلیف پر قابو پانے کی کوشش کر رہی تھی۔۔۔ آژمیر کچھ پل کے لیے اُسے دیکھ کر رہ گیا تھا۔۔۔اُس کا درد اور نجانے کس بات کے زیرِ اثر لرزتا کانپتا وجود، درزیدہ نگاہیں جو آژمیر کی توجہ بالکل اپنی جانب ہونے کی وجہ سے گھبرا رہی تھی۔۔۔اُس کی گہری نگاہوں کی تپش کے زیرِ اثر وہ درد بھلائے اندر ہی اندر لرز اُٹھی تھی۔۔۔۔

اب تک کے اُس کے ساتھ گزرے وقت میں یہ پہلی بار آژمیر نے اُسے اتنے غور سے دیکھا تھا۔۔۔وہ بھی اتنے قریب بیٹھ کر۔۔۔۔۔

حاعفہ کا کنفیوژ ہونا تو بنتا تھا۔۔

"دیکھائیں مجھے۔۔۔۔۔"

آژمیر نے اُس کے پیر کی جانب ہاتھ بڑھاتے اُس کا زخم دیکھنا چاہا تھا۔۔۔

"نو سر میں بالکل ٹھیک ہوں۔۔۔۔۔"

حاعفہ نے فوراً پیر پیچھے کھینچا تھا۔۔۔اُسے آژمیر کا یوں اپنے پیر کو ہاتھ لگایا جانا پسند نہیں تھا۔۔

اُس کی اِس گریز بھری حرکت پر آژمیر نے بہت غور سے اُس کی جانب دیکھا تھا۔۔۔اور اگلے ہی لمحے آگے بڑھ کر اُسے بانہوں میں اُٹھاتے وہ گاڑی کی جانب بڑھ گیا تھا۔۔۔حاعفہ ہکا بکا سی اُسے دیکھے گئی تھی۔۔۔۔

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

اُسے لگا تھا اُس کے انکار کرنے پر آژمیر پیچھے ہٹ جائے گا۔۔۔ کیونکہ اُس کے قریب رہتے وہ اُس کے مزاج سے اچھی طرح واقف ہو چکی تھی۔۔۔ وہ کافی موڈی بندہ تھا۔۔ اپنا اگنور کیا جانا یا پھر یوں کسی بات سے گریز برتنا اُسے بالکل بھی پسند نہیں تھا۔۔۔

مگر اب اُس کا یہ ایک دم الگ کیئر نگ سا انداز دیکھ حاعفہ اچھی خاصی حیران ہوئی تھی۔۔۔

آژمیر نے اُسے گاڑی کے اندر آن بیٹھایا تھا۔۔۔ اُس کا منیجر بھی اتنی دیر میں فرسٹ ایڈ باکس لے آیا تھا۔۔ حاعفہ مبہوت سی اُسے دیکھے گئی تھی۔۔۔ گرے تھری پیس میں ملبوس وہ اپنے مغرور انداز کے ساتھ ہمیشہ کی طرح ڈیشنگ اور ہینڈسم لگ رہا تھا۔۔ حاعفہ کی ماں کے بعد آج پہلی بار کسی نے اُس کے لیے اتنی کیئر دیکھائی تھی۔۔۔

آژمیر گاڑی میں اُس کے قریب بیٹھتے اُس کا پیر تھام کر روئی سے اُس پر لگا خون صاف کرنے لگا تھا۔۔ زخم اچھا خاصہ تھا۔۔ آژمیر کو حیرت بھی ہوئی تھی۔۔۔ کہ لڑکیاں تو چھوٹی سی تکلیف پر رونا دھونا مچا دیتی تھیں۔۔۔ مگر حاعفہ اتنی نارمل کیوں تھی۔۔۔ اُس کی آنکھوں کے راستے ہی آنسو ٹپک رہے تھے۔۔۔ اِس کے علاوہ اُس نے زرا سی آواز تک نہیں نکالی تھی۔۔۔۔

آژمیر یہ نہیں جانتا تھا حاعفہ اپنے دل اور روح پر اتنی چوٹیں کھا چکی تھی۔۔۔ کہ یہ معمولی سی چوٹ اُس کے لیے کچھ بھی نہیں تھی۔۔۔۔

حاعفہ نے اِس بار آژمیر کی گرفت سے اپنا پیر نہیں کھینچا تھا۔۔۔ آژمیر کی مضبوط گرفت اپنے پیر پر محسوس کرتے حاعفہ کا دل زور زور سے دھڑک رہا تھا۔۔۔

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

اُسے لگ رہا تھا کہ شاید وہ اپنا مقصد بھول رہی ہے۔۔۔اُسے یہاں پر پر آژمیر میران کی محبت میں مبتلا ہونے کے لیے نہیں بھیجا گیا تھا۔۔۔بلکہ اپنی ادائیوں سے اُسے اپنا گرویدہ کرنے کو کہا گیا تھا۔۔۔مگر جس شخص کے سامنے اُس کی آواز تک نہیں نکلتی تھی۔۔۔اُس کے سامنے بھلا وہ اپنی کیا ادائیں دیکھاتی۔۔۔۔آژمیر کے ایک بار نگاہ اُٹھا کر دیکھنے پر ہی اُس کی سانسیں رک جاتی تھیں۔۔۔

ابھی بھی ایسا ہی ہوا تھا۔۔۔وہ بہت ہی انہماک سے آژمیر کا سر جھکا ہونے کی وجہ سے اُس کی چوڑی پیشانی پر آئے گھنے بالوں کو گھور رہی تھی۔۔۔جب اُسی لمحے آژمیر نے بھی نظریں اُٹھائے اُس کی جانب دیکھا تھا۔۔۔نظروں کے اِس تصادم پر حاعفہ فوراً گڑبڑاتی نگاہیں جھکا گئی تھی۔۔۔

اُس کا دل زور زور سے دھک دھک کرنے لگا تھا۔۔۔رنگت ایک دم لال پڑی تھی۔۔۔اُس کے گلابیاں چھلکاتے رخسار اور ناک میں پہنی لونگ اُس کی دلکشی مزید بڑھا دیتی تھی۔۔۔آژمیر بھی کچھ دیر کے لیے اِس قیامت خیز منظر سے نگاہیں ہٹا ہی نہیں پایا تھا۔۔۔

"مس حاعفہ سنبھل کر رہا کریں۔۔۔لگتا ہے آپ کو خود کو ہی چوٹیں لگوانے کا بہت شوق ہے۔۔۔۔"

آژمیر اپنی بے اختیار حرکت سے سنبھلتا سنجیدہ لہجے میں گویا ہوا تھا۔۔۔اُس نے نظریں حاعفہ کے سندر مکھڑے سے ابھی بھی نہیں ہٹائی تھیں۔۔۔جب اُس کا دائیاں ہاتھ ابھی بھی حاعفہ کے پیر پر تھا۔۔۔

حاعفہ کو اِس بات کا احساس تو اب ہوا تھا۔۔۔کہ وہ اُس کے کتنے قریب بیٹھا ہے۔۔۔اور اب قدرے اُس کی طرف جھک کر بات کرتا حاعفہ کی حالت غیر کر گیا تھا۔۔۔اُس کے لیے اب مزید اپنے دل پر پہرے بیٹھانا مشکل ہو گیا تھا۔۔۔

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

یہ سامنے بیٹھا شخص ایک ساحر تھا۔۔۔اور آہستہ آہستہ اُسے اپنے سحر میں جکڑ رہا تھا۔۔۔ آژمیر کی خوشبو اُسے کے گرد پھیلی اُسے اپنا مزید دیوانہ بنا رہی تھی۔۔۔

"تھینکیو سر۔۔۔۔اور آئم سوری بھی۔۔۔۔میں نے آپ کا اتنا ٹائم ویسٹ کر دیا۔۔۔"

حاعفہ اُس کی گہری نگاہوں سے گھبرا کر اُس کا دھیان خود سے ہٹانے کی کوشش کرتے بولی۔۔۔جو بات اُس کے کام کے بالکل خلاف تھی۔۔۔اُسے آژمیر کو اپنے قریب لانا تھا۔۔۔خود سے دور نہیں کرنا تھا۔۔۔ مگر نجانے آژمیر میران کے قریب آتے اُسے کیا ہو جاتا تھا کہ وہ سب کچھ فراموش کر جاتی تھی۔۔۔

"اٹس اوکے۔۔۔۔ آپ یہاں گاڑی میں ہی بیٹھیں۔۔۔میں جلدی سے وزٹ کر کے آتا ہوں۔۔۔پھر آپ کو آپ کے گھر ڈراپ کروادوں گا۔۔۔۔"

آژمیر واپس سنجیدگی کی چادر اوڑھتے اُس کے پاس سے اُٹھ گیا تھا۔۔۔حاعفہ خالی نگاہوں سے اُسے دور جاتے دیکھنے لگی تھی۔۔۔۔کاش یہ شخص صرف اور صرف اُس کا ہوتا۔۔۔۔وہ اِس کی مضبوط بانہوں کے حصار میں چوڑے سینے پر سر رکھ کر اپنا ہر غم کہہ دیتی۔۔۔۔اور اپنی باقی کی ساری زندگی اُنہیں مضبوط پناہوں میں ہی سکون سے گزار دیتی۔۔۔۔ مگر ایسا صرف سوچا ہی جا سکتا تھا۔۔۔۔وہ اِس کاش سے آگے کبھی نہ بڑھ پائے گی۔۔۔۔۔۔ آژمیر میران جیسا مکمل مضبوط مرد۔۔۔جو ظاہری اور باطنی دونوں طرح سے ہی پاک صاف اور شریف نفس تھا۔۔۔وہ بھلا اُس کی قسمت میں کیسے لکھا جا سکتا تھا۔۔۔۔

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

حاعفہ خود اذیتی سے سوچتی۔۔۔ آژمیر کے جانے کے بعد سیٹ کی بیک سے پشت ٹکا گئی تھی۔۔۔جب اُسی لمحے اُس کے موبائل کی میسیج ٹون بجی تھی۔۔۔دوسری جانب سے اُسے ویلڈن کا میسج کیا گیا تھا۔۔۔

حاعفہ نے اپنی جگہ پر ہی بیٹھے۔۔۔۔ نگاہیں گھما کر اِدھر اُدھر دیکھا تھا۔۔۔۔

جب کافی دور اُسے ایک سیاہ شیشوں والی گاڑی کھڑی نظر آئی تھی۔۔۔حاعفہ بوجھل سانس ہوا میں خارج کرتی واپس آنکھیں موند گئی تھی۔۔۔وہ اِس گیم سے نکلنا چاہتی تھی۔۔۔ مگر اپنی زندگی کی طرح اِس معاملے میں بھی بے بس تھی۔۔۔۔

@@@@@@@@

زنیشہ نے مندی مندی آنکھیں کھولی تھیں۔۔اُس پر ابھی مدہوشی چھائی ہوئی تھی۔۔۔وہ پہلے تو کتنے ہی لمحے اجنبی نگاہوں سے اُسے دیکھے گئی تھی۔۔۔جب کافی دیر بعد اُس کے دماغ میں جھماکا ہوا تھا تھا کہ اُس کا کڈنیپ ہو چکا ہے۔۔۔۔زنیشہ کی آنکھوں سے کئی آنسو قطار کی صورت اُس کے گالوں پر لڑھک آئے تھے۔۔۔

وہ اِس وقت اوندھے منہ سنگل بیڈ پر پڑی تھی۔۔۔اُس کے ہاتھ پیر رسیوں سے باندھے گئے تھے۔۔۔کمرے میں نیم تاریکی پھیلی ہوئی تھی۔۔۔

زنیشہ کو جیسے ہی گزرے لمحوں اپنی سرزد کی گئی غلطی کا احساس ہوا۔۔۔اُس کا دل چاہا اپنی کم عقلی اور بے وقوفی پر اپنا سر کسی دیوار کے ساتھ دے مارے۔۔۔۔

بھیا کے بھیجے گئے باڈی گارڈ کے بنا یونی سے نکلنا کا بہت بڑا بھگتان وہ بھگتنے والی تھی۔۔۔

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

بیڈ پر اُٹھ کر بیٹھتے۔۔۔اُس نے چاروں جانب نگاہیں دوڑائی تھیں۔۔۔اِس پورے کمرے میں سوائے سنگل بیڈ کے کچھ بھی نہیں تھا۔۔۔بیڈ کے سائیڈ ٹیبل پر پانی کا جگ اور گلاس رکھا گیا تھے۔۔۔۔

زنیشہ خود کو مضبوط ظاہر کرنے کی کوشش کر رہی تھی۔۔۔مگر اندر سے وہ بہت زیادہ خوفزدہ تھی۔۔۔

اُسے نجانے کس نے اور کس مقصد کے لیے کڈنیپ کیا گیا تھا۔۔۔۔

"بھیا پلیز جلدی سے آجائیں۔۔۔۔مجھے بہت ڈر لگ رہا ہے یہاں پر۔۔۔۔"

زنیشہ آژمیر کو پکارتی رونے لگی تھی۔۔۔۔وہ جانتی تھی آژمیر جتنا پاور فل تھا اُس کے دشمن بھی اُتنے ہی بے شمار تھے۔۔۔اُس کے مطابق زوہان اتنی گری ہوئی حرکت نہیں کر سکتا تھا۔۔۔وہ آژمیر کے کتنے بھی خلاف کیوں نہ ہو۔۔۔اُسے وہ اپنی عزت مانتا تھا۔۔۔اُس کے معاملے میں وہ اتنا نہیں گر سکتا تھا۔۔۔۔

زنیشہ جاننا چاہتی آخر ایسا کیا کس نے تھا۔۔۔جو اگلی بات اُس کے دماغ میں آرہی تھی۔۔۔وہ سوچ کر اُس کا دل سوکھے پتے کی طرح کانپ رہا تھا۔۔۔

اُس نے ٹیبل کو پیروں سے ایک زور دار ٹھوکر رسید کی تھی۔۔۔جس کے نتیجے میں اُس پر رکھے گئے جگ اور گلاس چھنا کے کی آواز سے زمین بوس ہوئے تھے۔۔۔۔

آواز کافی اونچی تھی۔۔۔۔کچھ ہی لمحوں بعد زنیشہ کو دروازہ کھلنے کی آواز آئی تھی۔۔۔جس کے بعد جو شخص اندر داخل ہوا تھا۔۔۔اُسے پتھرائی نگاہوں سے دیکھتے زنیشہ اپنی جگہ ساکت ہوئی تھی۔۔۔۔

اُس کی آنکھوں سے موٹے موٹے آنسو گرتے اُس کا چہرا پوری طرح بھگو گئے تھے۔۔۔

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

@@@@@@@@

آژمیر فون کان سے لگائے مزمل کی دی جانے والی اطلاع سنتا۔۔۔زلزلوں کی ضد میں تھا۔۔۔

اُس کا دل چاہا تھا۔۔۔اِس نااہل باڈی گارڈ کو ابھی اور اِسی وقت شوٹ کروادے۔۔۔۔مگر ابھی اُس کے پاس اِس سب کے لیے ٹائم نہیں تھا۔۔۔

اُس کی پھولوں جیسی نازک بہن اِس وقت نجانے کس ظالم کے شکنجے میں تھی۔۔۔

حاعفہ کو وہ پہلے ہی ڈراپ کر چکا تھا۔۔۔اُس کا رُخ آفس کی جانب تھا۔۔۔مگر اب یہ دل چیرتی خبر نے اُسے ہلا کر رکھ دیا تھا۔۔۔ڈرائیونگ سیٹ سنبھالتے وہ اندھا دھند گاڑی بھگانا شروع کر چکا تھا۔۔۔۔

ساتھ ساتھ وہ ایس پی راحیل سے بھی رابطے میں تھا۔۔۔۔جسے اُس نے زنیشہ کا موبائل اور اُس کی ریسٹ واچ میں خفیہ طور پر لگائے ٹریکر کو ٹریس کرنے کو کہا تھا۔۔۔۔

جب کچھ ہی دیر میں ایس پی راحیل نے اُسے جس لوکیشن کے بارے میں بتایا تھا آژمیر کا غصے سے خون کھول اُٹھا تھا۔۔۔۔

اسٹیئرنگ پر اُس کی گرفت مزید مضبوط ہوئی تھی۔۔۔۔وہ اُڑ کر زنیشہ کے پاس پہنچ جانا چاہتا تھا۔۔۔اپنی بہن پر وہ ایک آنچ بھی نہیں آنے دینا چاہتا تھا۔۔۔۔۔

اُس کے گارڈز کی چار گاڑیاں بھی اِس وقت اُس کے پیچھے آچکی تھیں۔۔۔جہاں وہ جا رہا تھا وہاں اُسے گارڈز کی ضرورت پڑ سکتی تھی۔۔۔۔

@@@@@@@@

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

زنیشہ پھٹی پھٹی نگاہوں سے سامنے کھڑے شخص کو دیکھ رہی تھی۔۔۔اُس کا چہرا پوری طرح آنسوؤں سے بھیگ چکا تھا۔۔۔

"آپ۔۔۔۔ آپ نے مجھے کڈنیپ کیا؟"....

شدید تکلیف اور اذیت کے زیرِ اثر زنیشہ کے منہ سے یہ الفاظ ادا ہوئے تھے۔۔۔۔

"ہاں۔۔۔۔ میں نے ایسا کیا۔۔۔۔اِس کے علاوہ میرے پاس کوئی چارہ نہیں تھا۔۔۔۔ آژمیر تمہیں کسی قیمت پر میرے حوالے نہیں کرتا۔۔۔۔۔اِس لیے مجھے یہ کرنا مناسب لگا۔۔۔۔۔اب تم میرے پاس ہی رہو گی۔۔۔۔اپنی اصل پہچان کے ساتھ۔۔۔۔سب کو بتاؤں گا میں۔۔۔ کہ تم زنیشہ میران نہیں۔۔۔۔زنیشہ اکرام ہو۔۔۔۔میری اکرام حنیف کی بیٹی۔۔۔۔۔"

زنیشہ نے دکھ بھری نگاہوں سے سامنے کھڑے اپنے باپ کو دیکھا تھا۔۔۔ جسے آج اتنے سالوں بعد خیال آگیا تھا کہ اُس کی کوئی بیٹی بھی ہے۔۔۔ مگر زنیشہ اچھے سے جانتی تھی۔۔۔۔اُسے یہاں وہ باپ بیٹی کی محبت میں نہیں بلکہ اپنے کسی مقصد کے تحت لائے تھے۔۔۔۔

ورنہ بھلا دنیا کا کونسا باپ اپنی بیٹی کو کڈنیپ کر کے یوں رسیوں میں باندھ کر رکھتا ہے۔۔۔

"کیا چاہتے ہیں آپ؟۔۔۔۔اصل مقصد کیا ہے آپ کا مجھے یہاں لانے کا۔۔۔۔؟"

زنیشہ مسلسل اپنے ہاتھ پیر رسیوں سے چھڑوانے کی ناکام کوشش کرتی بے خوفی سے بولی تھی۔۔۔

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

"تمہارا پیارا بھائی آژمیر۔۔۔ بہت اچھے سے جانتا ہے کہ میں کیا چاہتا ہوں۔۔۔ اُس کی اتنے دنوں کے مسلسل انکار کی وجہ سے ہی مجھے یہ انتہائی قدم اُٹھانا پڑا۔۔۔ بہت ٹائٹ سیکیورٹی رکھی ہوئی تھی اُس نے تمہاری۔۔۔۔ مگر میری پیاری بیٹی نے اُن سب کی آنکھوں میں دھول جھونک کر میرا اتنے دنوں سے ناکام ہوتا مشن کامیاب کروادیا۔۔۔۔"

اکرام حنیف کے چہرے پر مکروں ہنسی کے آثار دیکھ کر زنیشہ نے نفرت سے نگاہیں پھیر لی تھیں۔۔۔

"میرا آپ سے کوئی رشتہ نہیں ہے۔۔۔ اور نہ ہی زندگی میں کبھی رکھنا چاہتی ہوں۔۔۔ میں یہ بھی اچھے سے جانتی ہوں کہ آپ میرے نام پر موجود میری ماما کی جائیداد حاصل کر کے اُسے غلط مقصد کے لیے استعمال کرنا چاہتے ہیں جو کہ میں کبھی ہونے نہیں دوں گی۔۔۔ اور مجھے یوں کڈنیپ کر کے آپ نے اپنا مزید نقصان کیا ہے۔۔۔ میرے آژمیر بھائی آپ کو چھوڑیں گے نہیں۔۔۔۔"

زنیشہ کو آژمیر پر خود سے زیادہ بھروسہ تھا۔۔۔ وہ اُسے کچھ نہ ہونے دیتا۔۔۔

"ہاہاہاہا۔۔۔ تمہارا بھائی تم تک پہنچے اُس سے پہلے ہی میں تمہارا نکاح اپنے بھتیجے سے کروادوں گا۔۔۔ پھر تمہارے اُن سو کالڈ اپنوں میں سے کوئی کچھ نہیں کر پائے گا۔۔۔ تمہارے پاس پندرہ منٹ ہیں۔۔۔ تمہارا سگا باپ ہونے کے ناتے تمہیں ذہنی طور پر نکاح کے لیے تیار ہونے کے لیے اتنا ٹائم تو دے ہی سکتا ہوں۔۔۔۔"

اکرام حنیف اُس پر ایک مسکراہٹ اُچھالتے وہاں سے نکل گئے تھے۔۔۔ اُنہیں آژمیر پر زنیشہ کا یہی یقین ختم کرنا تھا۔۔۔ زنیشہ کا دل خوف سے کانپ اُٹھا تھا۔۔۔ اگر آژمیر وقت پر نہ پہنچ پایا تو۔۔۔۔ اِس سے آگے اُس سے کچھ سوچا ہی نہیں گیا تھا۔۔۔۔

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

زوہان کا وجیہہ چہرا اُس کی نگاہوں میں آن سمایا تھا۔۔۔اُسے کزن سے ہی پتا چلا تھا۔۔۔کہ زوہان دوپہر میں ہی دبئی کے لیے نکل گیا ہے۔۔۔۔زنیشہ اچھے سے جانتی تھی۔۔۔کہ اگر وہ یہاں ہوتا تو ایک لمحہ بھی نہ لگاتا یہاں پہنچنے میں۔۔۔۔

@@@@@@@@@

آژمیر کی گاڑیاں بڑے سے بنگلے کے سیاہ گیٹ کے سامنے آن رکی تھیں۔۔۔۔وہ جیسے ہی گاڑی سے نکلا تو سامنے کھڑے گارڈ نے اُس کا راستے روکنا چاہا تھا۔۔۔جس کے جواب میں آژمیر اُس کی کنپٹی پر سلنسر لگے پسٹل کا نشانہ باندھتا آگے بڑھ گیا تھا۔۔۔۔اُس کے گارڈز بھی اُس کے پیچھے ہی تھے۔۔۔

آژمیر پتھروں کی روش طے کرتا تھوڑا سا ہی آگے بڑھا تھا جب سامنے سے گارڈز کی فوج نمودار ہوئی تھی۔۔۔

"آپ اندر نہیں جا سکتے۔۔۔"

گارڈز نے آژمیر پر بندوقیں تانے اُسے اندر آنے سے روکا تھا۔۔۔

"اپنی جان پیاری ہے تو آگے سے ہٹ جاؤ۔۔۔۔اندر تو میں ہر قیمت پر جا کر ہی رہوں گا۔۔۔۔تم یہاں کھڑے میرا وقت ضائع کر کے اپنی موت کو مزید عبرت ناک بنا رہے ہو۔۔۔۔"

آژمیر نے اُنہیں آخری وارننگ دی تھی۔۔۔۔مگر وہ گارڈز اپنے مالک کی جانب سے ملے گئے حکم کے مطابق وہیں جمے کھڑے رہے تھے۔۔۔جب آژمیر کے ہاتھ کے اشارے پر اُس کے آدمی سامنے کھڑے لوگوں پر ٹوٹ پڑے تھے۔۔۔اُن لوگوں کے لیے یہ حملہ اتنا اچانک اور غیر متوقع تھا کہ انہیں ٹریگر دبانے کا موقع بھی نہیں ملا تھا۔۔۔شاید اُنہیں اِس بات کا اندازہ نہیں تھا کہ کوئی اُنہیں کے ڈیرے پر آ کر اُن پر حملہ بھی کر سکتا ہے۔۔۔

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

آژمیر کے پوری طرح ٹرینڈ گارڈز نے اُن کی گردنیں مڑورتے اُنہیں ایک سائیڈ پر ڈال دیا تھا۔۔۔

آژمیر عجلت میں اندر داخل ہوا تھا۔۔ لمبی سی راہداری عبور کرتے اندر ڈرائینگ روم میں بیٹھا اکرام حنیف اور اُس کے ساتھ بیٹھے تین افراد آژمیر کو وہاں دیکھ جھٹکے سے اپنی جگہ سے کھڑے ہوئے تھے۔۔۔

"تم یہاں۔۔۔۔۔"

اکرام حنیف کو قطعاً اندازہ نہیں تھا کہ آژمیر اتنی جلدی زنیشہ کو ڈھونڈ لے گا۔۔۔ اور اُس کے سب سے خفیہ ٹھکانے پر آن پہنچے گا۔۔۔ زنیشہ کا موبائل تو اُس کے آدمی وہیں پھینک آئے تھے۔۔۔ پھر آژمیر اتنی جلدی یہاں کیسے پہنچ گیا تھا۔۔۔۔

"میری بہن کہاں ہے؟؟؟"....

آژمیر کے لہجے میں چھپی غراہٹ مقابل کا دل دہلانے کے لیے کافی تھی۔۔۔

"وہ تمہاری بہن نہیں ہے۔۔۔ صرف اور صرف میری بیٹی ہے۔۔۔ میں اب کبھی اُسے تمہارے حوالے نہیں کروں گا۔۔۔ قانونی طور پر اُس کا سرپرست صرف اور صرف میں ہوں۔۔۔ میں قانونی طور پر بھی اُسے اپنے پاس رکھنے کا حق رکھتا ہوں۔۔۔ اِس لیے تمہارے لیے بہتر ہو گا یہاں سے چلے جاؤ۔۔۔۔"

اکرام حنیف اب زنیشہ کو کسی قیمت پر ہاتھ سے جانے نہیں دینا چاہتے تھے۔۔۔

"ہر طرف پھیل جاؤ۔۔۔۔ سب کمرے چیک کرو۔۔۔۔ میری بہن ہر قیمت پر ملنی چاہیئے ۔۔۔۔"

آژمیر اپنے آدمیوں پر چلایا تھا۔۔۔ اُس کے لیے اکرام حنیف کی بات کوئی اہمیت نہیں رکھتی تھی۔۔۔

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

"آژمیر اپنے آدمیوں کو روک لو ورنہ میں تمہیں شوٹ کر دوں گا۔۔۔"

اکرام حنیف نے آژمیر کے ماتھے پر نشانہ باندھتے اُسے باز رکھنا چاہا تھا۔۔۔۔

"اتنی اوقات نہیں ہے تمہاری۔۔۔۔"

آژمیر صوفے پر براجمان ہوتا اُسے خون آشام نگاہوں سے گھورتے ہوئے بولا۔۔

"تم ابھی میری اوقات سے پوری طرح واقف نہیں ہو۔۔۔ میں ایسا کر سکتا ہوں۔۔۔"

اکرام حنیف نشانہ اُس کی کنپٹی سے ہٹا کر بازو پر رکھتا دھمکی آمیز لہجے میں بولا۔۔

جبکہ آژمیر نے طنزیا نگاہوں سے اُسے نشانہ بدلتے دیکھا تھا۔۔اِس شخص کی واقعی اتنی اوقات نہیں تھی کہ اُسے ختم کرنے کا سوچ بھی سکے۔۔۔۔

"آژمیر میران چلے جاؤ یہاں سے۔۔۔۔"

اکرام حنیف اُسے آخری بار وارن کرتا ٹریگر پر انگلی دبا گیا تھا۔۔ مگر اُس سے بھی پہلے وہاں داخل ہوتے زوہان نے اُس کے بازو پر گولی چلاتے اُس کا نشانہ ضائع کیا تھا۔۔ بندوق اکرام حنیف کے ہاتھ سے چھوٹ کر دور جا گری تھی۔۔

آژمیر نے حیرت بھری نگاہوں سے مُڑ کر اپنے اُس خیر خواہ کو دیکھا تھا۔۔۔ جب اُس کی نگاہیں پیچھے کھڑے زوہان سے ٹکرائی تھیں۔۔ نظروں کے اِس تصادم پر دونوں نے نفرت سے نگاہیں پھیر لی تھیں۔۔

"تم۔۔۔ تم اپنے ہی دشمن کو بچا رہے ہو۔۔۔ جو تمہاری ہر چیز پر سانپ بن کر بیٹھا ہے۔۔۔"

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

اکرام حنیف درد سے بلبلاتا زوہان پر دھاڑا تھا۔۔۔اُسے تو یہی معلومات ملی تھی۔۔کہ زوہان اور آژمیر ایک دوسرے کے بہت بڑے دشمن ہیں۔۔۔مگر زوہان کا آژمیر کو اِس طرح گولی سے محفوظ رکھنا اُس کا دماغ گھما گیا تھا۔۔۔

"آژمیر میران میری زندگی میں میرے کیے سب سے زیادہ نفرت آمیز انسان ہے۔۔۔مگر اِس وقت ہم دونوں کے مشترکہ دشمن تم ہو۔۔۔تم نے زنیشہ کو کڈنیپ کر کے جو گھناؤنی حرکت کی ہے۔۔۔اُس کے لیے میں کسی قیمت پر نہیں چھوڑوں گا تمہیں۔۔۔۔۔"

زوہان نفرت بھری نظر آژمیر پر ڈالتا غصے سے اکرام کی جانب بڑھا تھا۔۔۔

"وہ میری بیٹی ہے۔۔۔اُسے اپنے پاس رکھنے کا حق ہے میرا۔۔۔"

اکرام حنیف آج کسی صورت زنیشہ کو اُن کے حوالے کرنے کو تیار نہیں تھا۔۔۔چاہے وہ تین چار دشمن اور بھی کیوں نہ لے آتے۔۔۔۔

"دیکھ لیں گے زنیشہ کو اپنے پاس رکھنے کا حق کون حاصل کرتا ہے۔۔۔۔"

زوہان اکرام کے ساتھ ساتھ آژمیر پر بھی ایک سخت نگاہ ڈالتا بیسمنٹ کی جانب بڑھ گیا تھا۔۔۔آژمیر کا رُخ بھی اُسی جانب تھا۔۔۔کیونکہ اُس کے آدمی اُوپر سے خالی ہاتھ لوٹے تھے۔۔۔۔

وہ دونوں باری باری مختلف کمرے چیک کر رہے تھے۔۔جب اچانک ایک کمرے کے پاس آتے دونوں کے قدم آمنے سامنے آن رکے تھے۔۔۔وہ کمرہ لاک تھا۔۔۔اُنہیں پورا یقین تھا۔۔۔زنیشہ اندر ہی تھی۔۔۔۔

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

دونوں نے بنا زبان سے ایک لفظ بھی ادا کیے دروازے پر ضربیں لگانا شروع کر دی تھیں۔۔۔جب اُن کی چند منٹوں کی کوششوں کے بعد دروازہ ٹوٹا تھا۔۔۔۔

دونوں ایک ساتھ اندر داخل ہوئے تھے۔۔۔

جب زنیشہ کو بیڈ پر بیٹھے رسیوں میں جکڑا دیکھ اُن کا خون کھول اُٹھا تھا۔۔۔۔ آژمیر آگے بڑھتے زنیشہ کو اپنے حصار میں لے گیا تھا۔۔۔زوہان کے قدم فاصلے پر ہی رک گئے تھے۔۔۔

"میری گڑیا آپ ٹھیک ہو۔۔۔۔"

آژمیر اُس کے ماتھے پر بوسہ دیتا اُسے رسیوں سے آزاد کرنے لگا تھا۔۔۔

زنیشہ اِس وقت گہرے شاک میں تھی۔۔۔اُس کے سگے باپ نے اُسے کڈنیپ کروایا تھا یہ بات اُس کے لیے بہت اذیت ناک تھی۔۔۔۔۔ مگر وہیں آژمیر اور زوہان کو ایک ساتھ اپنے لیے فکر مند دیکھ اُس کی نم آنکھوں میں آسودگی سی بھر گئی تھی۔۔ لیکن وہ اِس بات سے بھی اچھی طرح واقف تھی کہ یہ دونوں ایک ساتھ تو تھے مگر دل سے ایک بالکل بھی نہیں تھی۔۔۔۔

زنیشہ کو سہی سلامت دیکھ زوہان روم سے نکل گیا گیا تھا۔۔۔اُس کے پیچھے ہی آژمیر بھی زنیشہ کو اپنے حصار میں لیے باہر نکل آیا تھا۔۔۔

"رُک جاؤ آژمیر۔۔۔۔۔ تم میری بیٹی کو اِس طرح نہیں لے کر جا سکتے۔۔۔۔"

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

اکرام حنیف نے آژمیر کو روکنا چاہا تھا۔۔۔ مگر آژمیر اُس کی بات کی پرواہ کیے بغیر آگے بڑھا تھا۔۔۔ وہ اکرام حنیف کو اُس کے اِس گناہ کا سبق بہت اچھے سے سیکھانے کا ارادہ رکھتا تھا۔۔۔ مگر زنیشہ کے سامنے بالکل بھی نہیں۔۔۔۔ وہ پہلے ہی بہت ڈری ہوئی تھی۔۔۔

اِس لیے اِس وقت وہ اکرام حنیف کو اگنور کرتا آگے بڑھ گیا تھا۔۔۔

جب اکرام نے دائیں جانب صوفے کے پیچھے چھپے اپنے آدمی کو اشارہ کیا تھا۔۔۔ جو اگلے ہی لمحے باہر نکلتا آژمیر پر نشانہ باندھ گیا تھا۔۔۔۔ اکرام ہر قیمت پر زنیشہ کو اپنے پاس رکھنا چاہتا تھا۔۔۔ جس کے لیے آژمیر کا مرنا ناگزیر ہو گیا تھا۔۔۔۔

زوہان جسے اکرام فراموش کر چکا تھا۔۔۔ اُسی لمحے بیسمنٹ سے برآمد ہوا تھا۔۔۔ اُس کی زیرک نگاہوں سے اکرام کی حرکت چھپی نہیں رہ پائی تھی۔۔۔ اُس اپنی پاکٹ ٹٹولی تھی۔۔ مگر اُس کی گن دروازہ توڑتے شاید کہیں گر گئی تھی۔۔۔

اُس کے پاس اور کوئی چارہ نہیں تھا۔۔۔

وہ خون آشام نگاہوں سے اکرام کے آدمی کو گھورتا آگے بڑھا تھا۔۔۔ نجانے کس احساس کے تحت۔۔ آژمیر کے نام کی گولی وہ اُس کے سامنے آتے اپنے اُوپر کھا گیا تھا۔۔۔

زوہان سر۔۔۔۔"

حاکم چلایا تھا۔۔۔ زنیشہ نے پھٹی پھٹی نگاہوں سے زوہان کی یہ حرکت دیکھی تھی۔۔۔ زوہان خود آژمیر کا جانی دشمن بنا ہوا تھا۔۔۔ اور اب اُسی کے نام کی گولی اپنے سر لے گیا تھا۔۔۔

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

گولی زوہان کے کندھے میں پیوست ہوئی تھی۔۔ آژمیر ساکت نگاہوں سے زوہان کی یہ حرکت دیکھ رہا تھا۔۔ جب اگلے ہی لمحے اُس کی آنکھوں میں غصے کی لکیر اُبھری تھی۔۔۔

زوہان جس کے گرد اُس کے آدمی اکٹھے ہو چکے تھے۔۔۔ اُس نے جتاتی نظروں سے آژمیر کی جانب دیکھا تھا۔۔۔ جانے انجانے میں آژمیر میران پر ملک زوہان کا احسان آن پڑا تھا۔۔۔ جسے وہ کسی بھی قیمت پر اُتارنے کا ارادہ رکھتا تھا۔۔۔ وہ دنیا میں کسی سے بھی مدد لے لیتا سوائے ملک زوہان کے۔۔۔۔

ملک زوہان سے وہ اِس قدر نفرت کرتا تھا کہ اُس کی انا ایسا کوئی بھی احسان قبول نہیں کر سکتی تھی۔۔۔

زوہان کو گولی لگتے دیکھ اکرام اپنے آدمی کے ساتھ وہاں سے بھاگ گیا تھا۔۔۔

زنیشہ زوہان کے کندھے سے نکلتا خون دیکھ بے ہوش ہونے کے در پر تھی۔۔۔ اُس کی تکلیف اپنے دل میں محسوس کرتے زنیشہ آنکھوں سے آنسو رواں ہوئے تھے۔۔۔۔

اپنے ساتھ کھڑے آژمیر کا خیال کیے بغیر وہ بے اختیاری میں قدم زوہان کی جانب بڑھا گئی تھی۔۔۔ آژمیر نے بہت گہری نگاہوں سے زنیشہ کی زوہان کے لیے یہ بے قراری اور فکر دیکھی تھی۔۔۔

اُسے تو یہی لگا تھا کہ زنیشہ بھی زوہان سے اتنی ہی نفرت کرتی ہو گی جتنی وہ کرتا ہے۔ کیونکہ زوہان نے اب تک زنیشہ کو استعمال ہی کیا ہے اپنے مقصد کے لیے۔۔۔ اُس کی بہن اتنی نادانی کیسے کر سکتی تھی۔۔۔ لیکن شاید وہ ابھی محبت کے وار سے محفوظ تھا اِس لیے اُس کے لیے اِسے سمجھنا ابھی ممکن نہیں تھا۔۔۔۔ اِس وقت اُسے شمسہ بیگم کی کہی بات بالکل سچ لگنے لگی تھی۔۔۔ زنیشہ زوہان کی محبت کے جال میں پھنس چکی تھی۔۔۔۔

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

آژمیر سے مزید وہاں ایک لمحے کے لیے رکنا محال ہوا تھا۔۔۔وہ سر نفی میں ہلاتا زنیشہ کو زوہان کے پاس جانے سے روک گیا تھا۔۔۔زنیشہ کی آنکھوں سے آنسوؤں کی لڑیاں جاری ہوئی تھیں۔۔۔

زوہان خاموش نگاہوں سے یہ منظر دیکھ رہا تھا۔۔۔۔

آژمیر نے بھی زوہان کی جانب دیکھا تھا۔۔۔دونوں کی ضبط سے لال ہوتی آنکھیں پل بھر کو ٹکرائی تھیں۔۔۔

جب اگلے ہی لمحے آژمیر زنیشہ کا ہاتھ تھامتا وہاں سے نکلتا چلا گیا تھا۔۔۔

"سائیں وہ آپ کے دشمن ہیں۔۔۔۔آپ نے اُنہیں بچانے کے لیے اپنی جان داؤ پر کیوں لگائی۔۔۔"

حاکم اُسے سہارا دیتے کھڑا کرتے بولا۔۔۔زوہان کے کندھے سے خون تیز رفتاری سے بہہ رہا تھا۔۔۔اُس پر غنودگی طاری ہو رہی تھی۔۔۔شدید تکلیف کے احساس سے اُس نے سختی سے ہونٹ بھینچ رکھے تھے۔۔اُس کا چہرا بالکل زرد ہو چکا تھا۔۔۔

اِس وقت اُس کے پاس حاکم کو جواب دینے کے لیے کوئی الفاظ ہی نہیں تھے۔۔۔بلکہ وہ خود بھی ابھی تک سمجھ نہیں پا رہا تھا کہ اُس نے ایسا کیا کیوں تھا۔۔۔

@@@@@@@@

"ماورا کیا ہوا ہے تمہیں؟؟تمہاری طبیعت تو ٹھیک ہے نا۔۔۔کل اتنی امپورٹنٹ پریزینٹیشن ہے اور تم بنا تیاری کیے ایسے ہی پڑی ہو۔۔۔"

بیلا ماورا کو شام سے منہ سر لپیٹے کمبل میں چھپا دیکھ اب آخر کار اُسے ٹوکے بنا نہیں رہ پائی تھی۔۔۔

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

لیکن ماورا پر پھر بھی اُس کی بات کا کوئی اثر نہیں ہوا تھا۔۔۔ وہ ایسے ہی منہ پر کمبل ڈالے پڑی رہی تھی۔۔۔

"ماورا۔۔۔۔۔ تم بتانا پسند کرو گی۔۔۔ آخر ہوا کیا ہے؟... کسی نے کچھ کہا ہے تم سے۔۔۔۔"

بیلا اب کی بار اُس کے اُوپر سے کمبل کھینچتے اُس کے پاس آن بیٹھی تھی۔۔۔۔

جب ماورا کی بھیگی آنکھیں دیکھ اُس کی تشویش مزید بڑھی تھی۔۔۔۔

"بتاؤ مجھے کیا ہوا ہے؟"...

بیلا پیار سے اُس کے ہاتھ تھامتی نرمی بھرے لہجے میں بولی تھی۔۔۔ جب ماورا سہارا پاتے اُس کے کندھے پر سر رکھتی پھوٹ پھوٹ کر رو دی تھی۔۔۔۔

وہ اُس بُری طرح ٹوٹ کر بکھری تھی کہ بیلا بھی اپنے آنسو روک نہیں پائی تھی۔۔۔۔

اُس نے اِس بات پر دھیان دیئے بنا کہ بیلا بھی اُس سے نفرت کرنے لگ جائے گی۔۔۔۔ بیلا کو شروع سے لے کر آخر تک اپنی ساری سچائی بتا دی تھی۔۔۔ منہاج سے نکاح اور پھر نکاح کے بعد اُس کے رواں رکھے گئے سلوک کی بھی۔۔۔۔

جسے سن بیلا کو نجانے کتنی دیر لگی تھی شاک سے باہر آنے کی۔۔۔۔

"دنیا کا کوئی مرد اعتبار اور محبت کے قابل نہیں ہوتا بیلا۔۔۔۔ سب ایک جیسی ہوتے ہوس کے پجاری۔۔۔ میرے باپ کی طرح۔۔۔۔ منہاج درانی کی طرح اور کوٹھے پر آنے والے اُن تمام معزز مردوں کی طرح۔۔۔۔ نفرت کرتی ہوں میں اِن سب سے۔۔۔۔ کبھی معاف نہیں کروں گی اِن سب کو۔۔۔۔ اور منہاج درانی کو تو کبھی بھی نہیں۔۔۔۔ میری محبت،

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

میرے جذبات سے کھیلا ہے وہ۔۔۔۔۔میری اذیت، تڑپ اور اِس رسوائی کا حساب تو دینا ہو گا اُسے ایک دن۔۔۔۔وہ بھی ایسے ہی تڑپے گا۔۔۔۔۔"

بیلا کو ماورا اِس وقت اپنے حواسوں میں نہیں لگی تھی۔۔۔اُس کی کہانی سن کر بیلا کا دل اذیت سے بھر گیا تھا۔۔۔۔

کافی دیر کی مسلسل کوششوں کے بعد بیلا نے کتنی مشکلوں سے سنبھالا تھا اُسے یہ وہی جانتی تھی۔۔۔۔

"ماورا بس بہت رو لیا تم نے۔۔۔۔اب مزید نہیں۔۔۔۔وہ شخص اِس قابل بالکل بھی نہیں ہے کہ تم اُس کے لیے اتنے آنسو بہاؤ۔۔۔۔۔ناؤ سٹاپ اِٹ۔۔۔۔"

بیلا اُسے نرمی سے ڈپٹتے پانی کا گلاس اُس کے ہونٹوں سے لگا گئی تھی۔

"تمہیں بھی مجھ سے نفرت محسوس ہو رہی ہو گی نا۔۔۔۔گھن آ رہی ہو گی مجھ سے۔۔۔۔"

نارمل ہوتے حواس کے ساتھ ماورا بیلا کی جانب دیکھتی تلخ مسکراہٹ کے ساتھ گویا ہوئی تھی۔۔۔۔

"میری دوست ایک پاکباز لڑکی ہے۔۔۔۔جس نے اُس گندگی بھری جگہ پر رہنے کے باوجود اپنی عزت محفوظ رکھی۔۔۔۔مجھے فخر محسوس ہو رہا ہے کہ تم میری دوست ہو۔۔۔۔۔محبت کرنا جرم نہیں ہے۔۔۔تم نے بھی سچے دل سے محبت کی منہاج درانی سے۔۔۔۔مگر تمہاری بدقسمتی سے وہ کم ظرف نکلا۔۔۔اُس نے جو تمہارے ساتھ کیا اُسے اُس کی سزا ضرور ملے گی۔۔۔مگر تم وعدہ کرو مجھ سے خود کو اِس اذیت میں مبتلا نہیں رکھو گی۔۔۔۔

تمہیں جو موقع ملا ہے۔۔۔کوٹھے پر رہنے والی ہر لڑکی اتنی خوش قسمت نہیں ہوتی۔۔۔۔اِسے ضائع مت کرو۔۔۔۔فل وقت بھول جاؤ اِس بات کو کہ کوئی منہاج درانی نامی شخص تمہاری زندگی میں آیا تھا۔۔۔۔"

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

بیلا ایک اچھی دوست ہونے کا فرض نبھاتی خلوص و محبت سے ماورا کو سمجھانے لگی تھی۔۔۔

@@@@@@@@@@

زنیشہ پورے راستے بے آواز آنسو بہاتی آئی تھی۔۔۔اُسے لگا تھا جیسے زوہان نے اپنی نفرت بھلا کر آژمیر کے نام کی گولی خود پر کھائی تھی۔۔۔۔ویسے ہی آژمیر کچھ وقت کے لیے اپنی دشمنی بھلا کر زوہان کو کم از کم ہاسپٹل تک تو لے کر ضرور جائے گا۔۔۔

مگر زنیشہ کو زوہان کی تکلیف کے ساتھ ساتھ آژمیر کی یہ بے حسی بھی مزید رلا رہی تھی۔۔۔نجانے کتنے نقصان سے گزرنے کے بعد اِن دونوں کی دشمنی ختم ہونی تھی۔۔

"زنیشہ سٹاپ کرائنگ۔۔۔مرا نہیں ہے وہ،،،زندہ ہے ابھی۔۔۔"

آژمیر جو کب سے ہونٹ بھینچے اُس کا رونا دیکھ رہا تھا۔۔۔خود کو یہ سخت الفاظ کہنے سے روک نہیں پایا تھا۔

آژمیر کے اتنے کھٹور انداز پر زنیشہ نے تڑپ کر اُس کی جانب دیکھا تھا۔۔۔وہ بھلا اتنی آسانی سے زوہان کے مرنے کی بات اپنے منہ سے کیسے نکال سکتا تھا۔۔

مگر آژمیر کی لال آنکھیں اور تنے ہوئے نقوش دیکھ اُسے اپنے سوال کا جواب مل گیا تھا۔۔

آژمیر کے اپنے جانب دیکھنے پر وہ اپنے آنسو صاف کرتی واپس سر جھکا گئی تھی۔۔۔

"لالہ وہ تکلیف میں تھے۔۔۔۔۔۔"

زنیشہ نے موقع دیکھ کر آژمیر کا دل نرم کرنے کی چھوٹی سی کوشش کی تھی۔۔۔

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

"اتنے وقت سے اُس نے ہمارے پورے خاندان کو جس تکلیف میں مبتلا کر رکھا ہے اُس کا کیا۔۔۔"

آژمیر اپنے سامنے زوہان کی وکالت تو بالکل بھی نہیں سن سکتا تھا۔۔۔اور وہ بھی زنیشہ کے منہ سے۔۔۔۔یہ امپاسبل تھا۔۔۔۔

زنیشہ اُس کے غصے سے دھاڑنے پر مزید کچھ بول ہی نہیں پائی تھی۔۔۔۔

زنیشہ کو آژمیر سے بڑھ کر اِس دنیا میں کوئی بھی عزیز نہیں تھا۔۔۔شاید ملک زوہان بھی نہیں۔۔۔۔۔

مگر آج زوہان نے آژمیر کی جان بچا کر جو کیا تھا وہ اُس کا مقام زنیشہ کے دل میں پہلے سے بھی کہیں زیادہ بڑھا گیا تھا۔۔۔۔

اس وقت اُس کا دل ملک زوہان کی سلامتی کے لیے دعا گو تھا۔۔۔اُس کی تڑپ اور بے قراری لمحہ بالمحہ بڑھتی جا رہی تھی۔۔۔۔

@@@@@@@@

"سر آپ کی پچھلے ہفتے کی تین میٹنگز پینڈنگ پر ہیں۔۔۔اِن کو نیکسٹ ویک کے سیکیجول میں شامل کر دوں یا آپ اِس ویک ہی کرنا چاہیں گے کیونکہ پروجیکٹ مسلسل ڈیلے ہوتا جا رہا ہے۔۔۔۔"

بھٹی صاحب آژمیر سے کچھ فائلز پر سائن لیتے اُسے اِس حوالے سے بھی آگاہ کرنے لگے۔

"اوکے اِسی ویک رکھ دیں۔۔۔اور مس حاعفہ کو میرے آفس بھیجیں۔۔"

آژمیر اپنے سامنے رکھی فائل بند کر کے اُس کی جانب بڑھاتا مصروف سے انداز میں گویا ہوا تھا۔۔۔۔

"سر وہ تو آج آفس نہیں آئیں۔۔۔اور کچھ انفارم بھی نہیں کیا۔۔۔"

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

بھٹی صاحب جواب دیتے آژمیر کے سر ہلانے پر اُس کے آفس سے نکل گئے تھے۔۔۔

آژمیر یہ بات تو فراموش ہی کر گیا تھا کہ کل حاعفہ کے پیر پر بہت سخت موچ آئی تھی۔۔۔کل سے وہ اکرام حنیف والے معاملے اور زنیشہ کی ٹینشن میں اتنا اُلجھا ہوا تھا کہ حاعفہ کا خیال اُس کے دماغ سے بالکل ہی نکل گیا تھا۔۔۔

اُس نے فوراً حاعفہ کا نمبر ڈائل کیا تھا۔۔۔مگر مسلسل کئی بار ٹرائے کرنے کے باوجود دوسری جانب سے کال پک ہی نہیں کی گئی تھی۔۔۔اِس بات نے آژمیر کی فکر مزید بڑھادی تھی۔۔۔

اُسے غیر زمہ دار لوگ سخت ناپسند تھے۔۔۔مگر شاید اِس بار وہ خود ہی حاعفہ کے معاملے میں غیر زمہ داری کا ثبوت دے گیا تھا۔۔۔

وہ اُس کی ایمپلائے تھی۔۔۔اُسی کے کام کے دوران اُسے چوٹ لگی تھی۔۔۔کل ہی حاعفہ کو گھر چھوڑ کر آتے اُسے پتا چلا تھا کہ وہ اکیلی رہتی تھی۔۔۔اُس کے پیرنٹس کی ڈیتھ ہو چکی تھی۔۔۔اُن کے بعد اب اِس دنیا میں اُس کا کوئی نہیں تھا۔۔۔

یہ خیال آتے ہی آژمیر کو اپنی لاپرواہی پر مزید غصہ آیا تھا۔۔۔

اپنے سامنے کھلی فائلز بند کرتا وہ موبائل اور کوٹ اُٹھاتے آفس سے نکل گیا تھا۔۔۔

اُسے اب اُس بے ضرر سی لڑکی کی فکر ہونے لگی تھی۔۔۔اُسے اچھا خاصہ زخم آیا تھا۔۔۔نجانے اُس نے دوبارہ ڈاکٹر کو بلوا کر ٹھیک سے بینڈیج کروائی بھی تھی یا نہیں۔۔۔کیونکہ آژمیر کو وہ اپنے معاملے میں لاپرواہ سی ہی لگی تھی۔۔۔

اکثر وہ آفس میں کام میں اتنا مصروف رہتی تھی کہ کھانا کھانا بھی بھول جاتی تھی۔۔۔شاید اُس نے اپنا خیال رکھنا سیکھا ہی نہیں تھا۔۔۔یا پھر حاعفہ کے لیے اُس کا اپنا آپ امپورٹنٹ تھا ہی نہیں۔۔۔

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

آژمیر ہمیشہ اپنے ارد گرد کے ماحول کا زیرک نگاہی سے جائزہ لینے والا شخص تھا۔۔۔حاعفہ کے وہم و گمان میں بھی نہیں تھا کہ آژمیر اُس کے بارے میں یہ باتیں بھی نوٹ کرتا ہے۔۔۔

یہ شاید آژمیر کی بد قسمتی تھی یا اُس کے آگے بُنا گیا حاعفہ کی معصومیت کا جال کہ جو چیز اُسے دیکھنی تھی۔۔۔وہ آژمیر دیکھ نہیں پا رہا تھا۔۔۔

@@@@@@@@

"زنیشہ میرے بچے آپ اتنی ٹھنڈ میں ٹیرس پر کیوں کھڑی ہو۔۔۔اندر چلو۔۔۔آپ کو تو ویسے ہی ٹھنڈ بہت جلدی لگ جاتی ہے۔۔۔بیمار پڑ گئی تو۔۔۔"

شمسہ بیگم زنیشہ کو ٹیرس پر سرد ہواؤں میں بنا کوئی گرم شے اوڑھے کھڑا دیکھ فکر مندی سے اُس کے قریب آئی تھیں۔۔۔

میران پیلس میں تمام افراد وہاں پیش آئے واقع سے آگاہ ہو چکے تھے۔۔۔اکرام حنیف کے واپس لوٹ آنے پر جہاں سب کے دلوں میں زنیشہ کی فکر مزید بڑھ گئی تھی وہیں زوہان کا آژمیر کی جان بچانے کے لیے اُٹھایا گیا یہ قدم سب کے لیے انتہائی خوش کن تھا۔۔۔

درمیانی نفرت ابھی اتنی بھی نہیں بڑھی تھی کہ اُسے ختم کرنا ناممکن ہو جائے۔۔۔۔

"اماں سائیں۔۔۔۔وہ کیسے ہیں اب؟؟؟"

زنیشہ بنا رُخ موڑے رندھے ہوئے لہجے میں اُن سے مخاطب ہوئی تھی۔۔۔

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

وہ جب سے آئی تھی۔۔۔ایسے گم صم ہی تھی۔نہ کسی سے بات کر رہی تھی نہ کچھ کھا پی رہی تھی۔۔۔اُس نے خود کو بالکل کمرے میں بند کر رکھا تھا۔۔۔

"زنیشہ آپ کو تو بہت تیز بخار ہے۔۔۔۔ چلو میرے ساتھ اندر۔۔۔۔"

شمسہ بیگم اُس کے بخار سے تپتے ماتھے کو چھوتیں پریشان ہو اُٹھی تھیں۔۔۔اب کی بار بنا اُس کی کچھ سنے۔۔۔۔اُس کا ہاتھ پکڑتے وہ اُسے زبردستی اندر لے آئی تھیں۔۔۔۔

"وہ تو ٹھیک ہے۔۔۔۔ مگر زنیشہ آپ خود کو اذیت میں مبتلا کر کے بہت غلط کر رہی ہیں۔۔۔۔"

شمسہ بیگم اُس کی مسلسل رونے کی وجہ سے سوجی آنکھیں دیکھ فکر مندی سے بولی تھیں۔۔۔اُس کا چہرا بخار کی وجہ سے بالکل سُرخ پڑ چکا تھا۔۔۔۔

"اماں سائیں یہ سب کچھ میری وجہ سے ہوا ہے۔۔۔۔اگر آژمیر لالہ یا زوہان کو کچھ ہو جاتا تو۔۔۔ آپ لالہ سے کہیں مجھے میرے باپ کے حوالے کر دیں۔۔۔۔ویسے بھی میں آپ سب کے لیے ہمیشہ پریشانی ہی بن کر رہی ہوں۔۔۔لالہ اب مزید کب تک میری وجہ سے اتنا کچھ برداشت کرتے رہیں گے۔۔۔۔ آپ پلیز اُن سے بات کریں۔۔۔۔"

زنیشہ کی کنڈیشن اِس وقت بہت عجیب سی ہو رہی تھی۔۔۔۔اُس نے اپنی وجہ سے آج اپنی لائف کی دو اہم ترین ہستیوں کو خطرے میں دیکھا تھا۔۔۔اگر اُن دونوں میں سے کسی کو کچھ ہو جاتا تو شاید وہ خود کو بھی ختم کر دیتی۔۔۔۔

شمسہ بیگم کچھ پل خاموش نگاہوں سے اُسے دیکھنے کے بعد آگے بڑھتیں اُسے اپنی آغوش میں بھر گئی تھیں۔۔۔

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

"وہ دونوں ہیں کیونکہ آپ اُن دونوں کے درمیان موجود ہیں۔۔۔اگر ایسا نہ ہوتا تو وہ کب کا ایک دوسرے کو ختم کر چکے ہوتے۔۔۔آپ اُن دونوں کو واپس سے ایک ساتھ نہیں دیکھنا چاہتیں کیا۔۔۔آپ کو تو خوش ہونا چاہیے۔۔۔جو کچھ آج ہوا اُس سے کم از کم ہمیں اتنا اندازہ تو ہو گیا کہ اُن دونوں کے دلوں میں ابھی بھی ایک دوسرے کے لیے تھوڑا سا احساس تو موجود ہے نا۔۔۔۔اور رہی بات زوہان کی تو وہ اب بالکل ٹھیک ہے۔۔۔۔میں ابھی یہی بتانے آئی تھی۔۔۔۔"

شمسہ بیگم کی آخری بات اُس کے رگ وپے میں سکون طاری کر گئی تھی۔۔۔۔

"میں ابھی کھانا اور دوا لے کر آتی ہوں۔۔۔۔بیڈ سے اُٹھنا نہیں۔۔۔۔"

شمسہ بیگم اُسے نرمی سے وارن کرتیں روم سے نکل گئی تھیں۔۔۔

اُن کے جاتے ہی زنیشہ کچھ لمحوں کی سوچ وبچار کے بعد سائیڈ ٹیبل پر رکھا ہوا موبائل اُٹھاتی زوہان کا نمبر ڈائل کر دیا تھا۔۔۔۔

مقابل کو بھی شاید اُسی کی کال کا انتظار تھا۔۔۔پہلی بیل پر ہی کال ریسیو کر کی گئی تھی۔۔۔زنیشہ کو دوسری جانب سے کی جانے والی اِس پھرتی کا اندازہ نہیں تھا۔۔۔اِس لیے کال پک ہوتے ہی اُس کا دل زور سے دھڑک اُٹھا تھا۔۔۔موبائل تھامے ہاتھ میں لرزش سی ہوئی تھی۔۔۔

زوہان خاموشی سے فون کان سے لگائے اُس کے بولنے کا منتظر تھا۔۔۔۔جبکہ اُس کی بوجھل سانسوں کی آواز زنیشہ کے کانوں سے ٹکراتی اُس کی سانسوں میں اتھل پتھل پیدا کر گئی تھی۔۔۔

"آپ۔۔۔ٹھیک۔۔۔ہیں؟؟؟؟"

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

زنیشہ نے جھجھکتے بامشکل یہ الفاظ ادا کیے تھے۔۔۔ہمیشہ زوہان سے بات کرنے کے لیے وہ بہت کچھ سوچے رکھتی تھی۔۔۔۔ مگر جیسے ہی وہ مد مقابل ہوتا یا فون پر بات کرنی ہوتی زنیشہ کے دماغ سے سب کچھ بھگ سے اُڑ جاتا تھا۔۔

"بہت گہرا زخم ہے۔۔۔اتنی جلدی کیسے ٹھیک ہو سکتا ہوں۔۔۔۔"

زوہان کا جواب کافی معنی خیزی لیے ہوئے تھا۔۔۔جبکہ اُس کے لہجے میں چھپی تکلیف کا اندازہ لگاتے زنیشہ کی آنکھیں ایک بار پھر سے بھیگ گئی تھیں۔۔۔

وہ اُس کے مختصر جملے میں چھپا طنز با آسانی سمجھ گئی تھی۔۔۔

"مجھے ملنا ہے آپ سے۔۔۔۔۔میں دیکھنا چاہتی ہوں آپ کو۔۔۔۔"

زنیشہ کے منہ سے بے ساختہ وہ الفاظ نکل گئے تھے۔۔۔۔جو کہنے کے لیے اُس کا دل کب سے بے قابو ہو رہا تھا۔۔۔

جبکہ اُس کا یہ کھلا اظہار زوہان کے ہونٹوں پر دلکشی بھری مسکراہٹ کی چھب دکھلا گیا تھا۔۔۔

اِس سے پہلے کہ زوہان اُسے اُس کی بات کا جواب دیتا جب اُسی لمحے ثمن پریشان سی اندر داخل ہوئی تھی۔۔۔

"زوہان کیسے ہوا یہ سب؟؟؟تم اپنے آپ کو کسی کی وجہ سے بھی خطرے میں کیسے ڈال سکتے ہو۔۔۔۔"

ثمن اُس کے بیڈ کے قریب آتی اُس کے کندھے پر لگی بینڈیج دیکھ تشویش بھرے لہجے میں گویا ہوئی تھی۔۔۔۔

زنیشہ زوہان کے اتنے قریب سے آتی یہ فکر سے لبریز نسوانی آواز سن کر واپس اپنے خول میں سمٹ گئی تھی۔۔۔۔کچھ لمحے پہلے وہ کمزور لمحوں کی زد میں آکر اُس کے سامنے دبے لفظوں میں جو اظہار کر گئی تھی۔۔۔۔اُس پر اُس نے خود کو جی بھر کو کوسا تھا۔۔۔۔

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

زنیشہ نے شدید غصہ ہونے کے باوجود کال نہیں کاٹی تھی۔۔۔اُسے ایسا محسوس ہوا تھا کہ ثمن نے بات کے دوران شاید زوہان کو بوسہ بھی دیا ہے۔۔۔زنیشہ کا دل چاہا تھا موبائل سے نکل کر زوہان سمیت اُس لڑکی کی بھی گردن دبا دے۔۔۔۔۔ جسے شرم نہیں آتی تھی کسی نامحرم مرد کے اتنے قریب جانے کی۔۔۔وہ سوشل میڈیا پر ایسی کئی پکچرز دیکھ چکی تھی اُن دونوں کی، جہاں ثمن زوہان کا بازو تھامے اُس کے ساتھ بالکل چپک کر کھڑی ہوتی تھی۔۔

صرف ثمن ہی زوہان کے قریب نہیں جاتی تھی۔۔۔بلکہ زوہان خود بھی اُسے بہت اہمیت دیتا تھا۔۔اکثر اُس کی بزنس میٹنگز میں ثمن اُس کے ساتھ پائی جاتی تھی۔۔۔اُس کے سرکل کے لوگ تو یہی سمجھنے لگے تھے کہ عنقریب وہ دونوں شادی بھی کر لیں گے۔۔۔

ملک زوہان تو ویسے بھی سوسائٹی کا ہر دلعزیز تھا۔۔خاص طور پر لڑکیوں کا مگر ثمن خان بھی کسی سے کم نہیں تھی۔۔اتنی اہم پوسٹ پر ہونے کی وجہ سے ہر بندہ اُس کے ساتھ راہ و رسم بڑھانے اور اچھے تعلقات قائم کرنے کا خواہش مند تھا۔۔۔ لیکن ثمن خان تو صرف ملک زوہان کی دیوانی تھی۔۔۔اُس کے سوا وہ کسی کی جانب ایک نگاہِ غلط بھی ڈالنا پسند نہیں کرتی تھی۔۔۔۔

"میں بالکل ٹھیک ہوں۔۔۔یہ چھوٹی موٹی تکلیف میرا کچھ نہیں بگاڑ سکتی۔۔۔۔۔"

زوہان کی آواز زنیشہ کے کانوں سے ٹکرائی تھی۔۔۔آنکھوں میں پانی بھرے وہ ایسے ہی فون کان سے لگائے ہوئے تھی۔۔۔اُس کی مدھم مدھم سانسیں زوہان کی سماعتوں سے ٹکراتیں اُسے ایک سرور سا بخش رہی تھیں۔۔۔۔

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

وہ زنیشہ کے بنا بولے ہی اُس کی خفگی اچھے سے سمجھ رہا تھا۔۔۔جو نہ تو فون بند کر رہی تھی نہ ہی اُس سے کوئی بات کر رہی تھی۔۔۔

"ملنا چاہو گی مجھ سے۔۔۔۔۔؟؟"

زوہان گھمبیر لہجے میں بولتا زنیشہ کا کچھ دیر پہلے کا کہا سوال واپس اُسی سے کر گیا تھا۔۔۔کیونکہ وہ اب اِس سوال کا جواب اچھے سے جانتا تھا۔۔۔

جبکہ اُس کے بولنے پر پاس کھڑی ثمن کا دھیان اُس کے کان سے لگے موبائل کی جانب گیا تھا۔۔ملک زوہان کسی لڑکی سے بات کر رہا تھا اور وہ لڑکی زنیشہ میران کے سوا کوئی نہیں ہو سکتی تھی۔۔۔ ثمن کو چند سیکنڈز لگے تھے سمجھنے میں۔۔۔اُس نے حسرت بھری نگاہوں سے زوہان کی جانب دیکھا تھا۔۔وہ ہر پل اپنے رب سے اِس شخص کو مانگتی تھی۔۔۔یہ جانتے ہوئے بھی کہ وہ کبھی اُس کا نہیں ہو سکتا تھا۔۔۔

مگر پھر بھی وہ ابھی تک ہمت نہیں ہاری تھی۔۔۔

"نہیں۔۔۔۔"

زنیشہ نے اپنی ناراضگی اور غصے پر قابو پاتے یک لفظی جواب دیا۔۔۔

زوہان زیرِ لب مسکرایا۔۔۔جواب اُس کی سوچ کے عین مطابق تھا۔۔۔

دروازے پر دستک ہوئی تو زنیشہ نے پلٹ کر اُس جانب دیکھا تھا۔۔۔

جہاں سے ملازمہ اندر داخل ہو رہی تھی۔۔۔

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

"زنیشہ بی بی آپ کو حسیب سائیں بلا رہے نیچے۔۔۔ مزمل دو دن کی چھٹی پر گیا ہے تو آژمیر سائیں نے کہا ہے تب تک حسیب سائیں کے ساتھ ہی آپ کو یونیورسٹی جانا آنا ہو گا۔۔۔۔"

ملازمہ اُس کے اشارے پر اپنا پیغام سناتی روم سے نکل گئی تھی۔۔۔

جبکہ دوسری جانب آگ بھگولا ہونے کی باری اب زوہان کی تھی۔۔ وہ ملازمہ کی بات سن چکا تھا۔۔۔ اور زنیشہ کا ہامی بھرنا بھی۔۔۔۔

"اُس کے ساتھ نہیں جاؤ گی۔۔۔۔ تمہارا بھائی باتیں تو بڑی بڑی کرتا ہے۔۔۔ دو دن کے لیے اپنے ضروری کام چھوڑ کر تمہاری حفاظت نہیں کر سکتا۔۔۔۔ خبردار جو تم اُس حسیب کے ساتھ گئی تو مجھ سے برا کوئی نہیں ہو گا۔۔۔۔"

زوہان کا غصے بھرا سرد لہجہ زنیشہ کو سہما گیا تھا۔۔۔

ثمن نے بھی بغور زوہان کی شدت پسندی دیکھی تھی۔۔۔ اِس وقت اُسے زنیشہ دنیا کی سب سے خوش قسمت لڑکی لگی تھی۔۔۔

"آپ ہوتے کون ہیں مجھے کسی بھی کام سے روکنے والے۔۔۔ میرے لیے میرے لالہ کا کہا ہے سب کچھ ہے۔۔۔ اگر اُنہوں نے مجھے کوئی حکم دیا ہے تو ہر صورت وہ مانوں گی میں۔۔۔۔"

زنیشہ کچھ دیر پہلے کا ثمن والا غصہ زوہان کو اِس طرح لوٹاتی کال کاٹ گئی تھی۔۔۔ وہ جانتی تھی زوہان شدید غصے میں آ گیا ہو گا۔۔۔ اگر وہ مزید اُس کی غصیلی آواز سن لیتی تو اُس کے رعب میں آ کر حسیب کے ساتھ جانے سے انکار کر دیتی۔۔۔۔ اِس لیے مزید اُس کی بات نہ سننا ہی زنیشہ کو مناسب لگا تھا۔۔۔۔

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

اُسے آج یونیورسٹی نہیں جانا تھا۔۔۔ مگر موجودہ سچویشن کو دیکھتے زوہان کو مزید تپانے کے لیے اُسے یونی جانا تھا اور وہ بھی حسیب کے ساتھ۔۔۔۔

@@@@@@@

زوہان کو زنیشہ سے اتنی جرأت کی اُمید بالکل بھی نہیں تھی کہ وہ یوں کال کاٹ دے گی۔۔۔ اُس نے دوبارہ کال ملائی تھی۔۔۔ مگر زنیشہ اپنا فون سوئچ آف کر چکی تھی۔۔۔ زوہان کا طیش کے مارے بُرا حال تھا۔۔۔ اُس نے ہاتھ میں پکڑا موبائل پوری شدت سے موبائل پر دے مارا تھا۔۔۔۔

ثمن جو اُس کے قریب ہی کرسی پر بیٹھی با آسانی اُن دونوں کی گفتگو سن رہی تھی۔۔۔۔ زوہان کے اِس جارحانہ عمل پر کچھ لمحے خاموش نگاہوں سے اُسے دیکھے گئی تھی۔۔۔

"تو آخر کار ملک زوہان بھی اِس جان لیوا مرض میں مبتلا ہونے سے خود کو نہیں روک پایا ہے۔۔۔۔"

ثمن بیڈ پر کہنی رکھ کر اُس پر چہرے ٹکاتی ہلکا سا زوہان کے قریب جھکی تھی۔۔۔۔

جس کا چہرا اور آنکھیں غصے کی شدت سے لال ہو چکی تھیں۔۔۔۔

"تمہیں معلوم ہے یہ محبت نہیں میری ضد اور جنون ہے۔۔۔ اُس کے بغیر میں رہ سکتا ہوں۔۔۔ مگر اُسے کسی اور کا ہوتا نہیں دیکھ سکتا۔۔۔ وہ مجھ سے ضد باندھ کر میرے انتقام کو مزید ہوا دے رہی ہے۔۔۔۔ جس میں نقصان صرف اُسی کو اُٹھانا پڑے گا۔۔۔۔"

زوہان کو ثمن کی بات مزید غصہ دلا گئی تھی۔۔۔

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

ثمن نے جانچتی نگاہوں سے زوہان کو دیکھا تھا۔۔اُسے زوہان کے اِس بے انتہا جنون سے خوف محسوس ہوا تھا۔۔۔

وہ جانتی تھی یہ جنون جلد یا بدیر شدید عشق میں بدلنے والا تھا۔۔۔جسے جھٹلانا ملک زوہان کے بس میں نہیں ہونا تھا۔۔

"وہ تم سے محبت کرتی ہے۔۔شاید تم سے بھی جواباً یہی چاہتی ہے۔۔۔کہ تم اُس کی خاطر میران خاندان سے دشمنی ختم کر دو۔۔۔۔۔"

ثمن نے مخلصانہ انداز کے ساتھ زوہان کے آگے زنیشہ کی سوچ واضح کی تھی۔۔۔۔

"وہ صرف اپنے بھائی آژمیر میران سے محبت کرتی ہے۔۔۔میں اُس کی محبت کی نہیں بلکہ نفرت کی فہرست میں آتا ہوں۔۔۔۔اگر مجھ سے محبت کرتی ہوتی تو اب تک میرے پاس ہوتی۔۔۔۔۔"

زوہان زخمی مسکراہٹ کے ساتھ گویا ہوا تھا۔۔۔جبکہ اُس کا دل زور و شور سے اُس کی بات کی نفی کر رہا تھا۔۔۔مگر زوہان بہت آرام سے اُس آواز کو دل کے ہی کسی کونے میں دبا گیا تھا۔۔۔

ثمن نے جواب میں خاموش رہنا ہی مناسب سمجھا تھا۔۔۔زوہان پہلے ہی غصے سے بپھرا ہوا تھا۔۔وہ اِس حوالے سے اُسے چھیڑ کر خود سے بھی ناراض نہیں کرنا چاہتی تھی۔۔۔

@@@@@@@@

آژمیر سیدھا حاعفہ کے فلیٹ میں پہنچا تھا۔۔۔دروازہ کھلا ہونے کے باوجود اُس نے بیل بجانا مناسب سمجھا تھا۔۔۔مگر مسلسل دو تین بیلز کے بعد بھی اندر سے کسی قسم کی کوئی ہلچل سنائی نہیں دی تھی۔۔۔اور نہ ہی کوئی دروازے پر آیا تھا۔۔۔

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

آژمیر کو حیرت کے ساتھ ساتھ تشویش بھی ہوئی تھی۔۔۔حاعفہ اُسے اتنی لاپرواہ تو بالکل بھی نہیں لگتی تھی کہ اکیلے رہتے یوں گیٹ اَن لاک رکھے گی۔۔۔۔

جب حالات بھی اتنے خراب تھے۔۔۔۔

آژمیر نے اندر قدم بڑھانے سے پہلے آفس کال کر کے حاعفہ کا ایڈریس کنفرم کیا تھا۔۔۔جہاں سے اُسے

اِسی بلنڈنگ کا یہی فلیٹ نمبر بتایا گیا تھا۔۔۔۔

آژمیر کو چند سیکنڈز لگے تھے فیصلہ کرنے میں۔۔۔وہ دروازہ ہلکے سے دھکیلتا اندر داخل ہوا تھا۔۔۔

چھوٹا سا کوریڈور کراس کرتا وہ ٹی وی لاؤنج میں داخل ہوا تھا۔۔۔جو بالکل ویران پڑا تھا۔۔۔

سامنے کی دو رومز بنے تھے جن کے دروازے بند تھے۔۔۔آژمیر تیزی سے ایک میں داخل ہوا تھا۔۔نجانے کیوں اُس کا دل بوجھل سا ہوا تھا۔۔حاعفہ کے کسی مصیبت میں ہونے کا خیال ہی اُس کے اعصاب پر بہت بھاری پڑ رہا تھا۔۔۔

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

یہ کمرہ بھی خالی دیکھ عجیب سی بے چینی اُس کے رگ وپے میں سرایت کر گئی تھی۔۔۔دائیں ہاتھ سے پیشانی کو مسلتے وہ پہلے سے بھی زیادہ تیزی سے دوسرے کمرے کی جانب بڑھا تھا۔۔۔

جب روم کا دروازہ کھولتے ہی سامنے کا منظر دیکھ اُس کے پیروں تلے سے زمین کھسک گئی تھی۔۔۔۔دروازے پر ساکت کھڑا وہ ہینڈل کو اپنی مُٹھی میں سختی سے دبوچ گیا تھا۔۔۔۔

@@@@@@@@@@

ماورا نے اپنے آپ کو بہت مشکل سے نارمل کرتے یونی میں قدم رکھا تھا۔۔۔وہ منہاج درانی کی وجہ سے اپنا مستقبل داؤ پر نہیں لگا سکتی تھی۔۔۔۔اور نہ حاعفہ کو مزید ناراض کر سکتی تھی۔۔وہ فیصلہ کر چکی تھی کہ اِس نکاح والی حقیقت کو ہمیشہ کے لیے اپنے دل کے تہہ خانے میں چھپا کر رکھ دے گی۔۔۔مگر کبھی منہاج درانی سے بھیک نہیں مانگے گی۔۔۔۔

ماورا اِن جان لیوا سوچوں کو جھٹکتی اپنے ساتھ چلتی بیلا کی جانب متوجہ ہوئی تھی۔۔۔۔

"ماورا وہ دیکھو۔۔۔۔"

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

بیلا نے دائیں جانب اشارہ کیا تھا۔۔۔ جہاں منہاج درانی اپنے دوستوں کے ساتھ کھڑا کسی بات پر مسکراتا اُن کی جانب متوجہ نہیں تھا۔۔۔

بیلا کی نگاہوں کے تعاقب میں دیکھتے ماورا کی نظر جیسے ہی منہاج درانی کے دلکش مسکراہٹ سے سجے خوبرو چہرے پر پڑی، تو اُسکی آنکھوں میں مرچیں سی بھر گئی تھیں۔۔۔

اُس نے لمحے کے ہزارویں حصے میں نگاہیں پھیر لی تھیں۔۔۔

"ہر ایک کے سامنے دنیا کا سب سے مہذب اور ایماندار انسان بنا پھرتا ہے۔۔۔ منافق اور دوغلا انسان۔۔۔"

ماورا کی آنکھیں ضبط کے چکر میں سرخ ہوئی تھیں۔۔

"تو تم بے نقاب کر دو اِسے۔۔۔ ایچ او ڈی بہت اچھے ہیں وہ تمہاری بات پر تحقیق ضرور کروائیں گے۔۔۔ اور اگر ایک بار مولوی اور گواہان سامنے آ گئے تو منہاج درانی نہیں مکر پائے گا۔۔۔"

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

بیلا سے اُس کی تکلیف دیکھنا بہت مشکل تھا۔۔۔

"بے نقاب کرنے سے کیا ہو گا۔۔۔؟؟؟ میں مزید بدنام ہو جاؤں گی۔۔۔۔ میرے کوٹھے والے آ کر مجھے لے جائیں گے۔۔۔ اور منہاج درانی کو زرا برابر بھی فرق نہیں پڑے گا۔۔۔۔ زندگی برباد ہو گی تو میری۔۔۔۔"

ماورا تلخی سے بولتی بیلا کے ساتھ کیفے ٹیریا کی جانب بڑھ گئی تھی۔۔۔

اِس وقت اُس کی کنڈیشن کلاس اٹینڈ کرنے والی بالکل بھی نہیں تھی۔۔۔

"ماورا تم نے مجھ سے پرامس کیا تھا۔۔۔ منہاج درانی کی وجہ سے اپنے آپ کو ہرٹ نہیں ہونے دو گی۔۔۔ اُس کے ہونے نہ ہونے سے تمہیں کوئی فرق نہیں پڑے گا۔۔۔ فوراً صاف کرو یہ آنسو۔۔۔ تم ایک بریو لڑکی ہو۔۔۔۔"

بیلا اُس کے سامنے رکھی چیئر پر بیٹھ کر اُس کا ہاتھ نرمی سے تھامتی مصنوعی خفگی سے بولی۔۔۔ اُس کے انداز پر ماورا کے ہونٹوں پر مسکراہٹ بکھری تھی۔۔۔۔ بھیگی آنکھوں اور مسکراتے چہرے کے ساتھ وہ اِس لمحے بے پناہ حسین لگی

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

تھی۔۔۔جب عین اُسی وقت کیفے ٹیریا میں داخل ہوتے منہاج کی نظر اُس کی جانب اُٹھی تھی۔۔۔۔اور پھر پلٹنا بھول گئی تھی۔۔۔اُس کے بھیگے گلابی گال اور نم آلود ہیزل گرین آنکھیں۔۔۔سادگی میں بھی وہ قیامت کا حُسن رکھتی تھی۔۔۔

گہری نگاہوں کی تپش پر ماورا نے ارد گرد نظریں گھمائی تھیں۔۔۔۔جب اُس کی نظریں منہاج کی لال آنکھوں سے ٹکرائی تھیں۔۔۔۔

چہرے پر نفرت بھرے تاثرات سجائے وہ فوراً سے بیشتر نگاہیں پھیر گئی تھی۔۔۔۔منہاج نے بہت غور سے اُس کا یہ عمل دیکھا تھا۔۔۔وہ گہری سانس بھر تا سر جھٹکتا دوسرے ٹیبل کی جانب بڑھ گیا تھا۔۔۔

ماورا بھی بیلا کی جانب متوجہ ہوئی تھی۔۔۔

"ماورا میں تو کہتی ہوں۔۔۔مل کر منہاج درانی کو مزا چکھاتے ہیں۔۔۔۔جو اُس نے کیا اُتنی بڑی تکلیف تو نہیں پہنچا سکتے اُسے۔۔۔مگر اپنی چھوٹی موٹی حرکتوں سے اُس کا جینا اجیرن تو بنا سکتے ہیں نا۔۔۔۔"

بیلا آنکھوں میں شرارت بھرے اُس کی جانب دیکھتے ہوئے بولی۔۔۔۔

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

"کیا مطلب میں سمجھی نہیں؟"

ماورا نے نا سمجھی سے اُس کی جانب دیکھا تھا۔۔۔

"آگے ہو۔۔۔"

بیلا ارد گرد بیٹھے سٹوڈنٹس کا خیال کرتی اُس کے کان میں سرگوشی بھرے انداز میں اپنا ابھی تازہ تازہ بنایا پلان بنانے لگی تھی۔۔۔

جسے سن کر ماورا کی ہنسی چھوٹ گئی تھی۔۔۔

"نہیں۔۔۔۔"

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

اُس نے نفی میں سر ہلاتے منہاج کے ساتھ ایسا کوئی بھی مذاق کرنے سے صاف انکار کیا تھا۔۔۔اگر وہ پکڑی جاتیں تو۔۔۔۔

"ماورا یقین کرو۔۔۔بہت مزا آئے گا۔۔۔دیکھنا تمہیں وہ منظر دیکھ کر کتنا سکون ملے گا۔۔۔۔"

ماورا کے انکار کے باوجود بیلا اُسے اِس بات پر رضامند کرنے پر بضد تھی۔۔۔۔

@@@@@@@@@

زنیشہ زوہان کے منع کرنے کے باوجود جان بوجھ کر یونی آگئی تھی۔۔۔مگر زوہان سے بغاوت کرنے کے بعد اُس کا دل اندر سے خوفزدہ بھی بہت تھا۔۔۔ملک زوہان سے کوئی بعید نہیں تھی کہ وہ اپنی بات نہ مانے جانے پر زخمی ہونے کے باوجود یونیورسٹی آن دھمکتا۔۔

ایک ہی کلاس لے کر اُس کا واپس جانے کا ارادہ تھا۔۔وہ سے کلاس لے کر نکلی ہی تھی جب اُس کے موبائل پر مزمل کی کال آنے لگی تھی۔۔۔

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

کال اٹینڈ کرتے اُس نے فون کان سے لگایا تھا۔۔۔جب دوسری جانب سے اُسے مزمل کی پریشان سی آواز سنائی دی تھی۔۔۔۔

"کیاہوا مزمل سب ٹھیک ہے؟؟؟؟"

زنیشہ بھی فوراً پریشان ہو اُٹھی تھی۔۔۔

"بی بی جی وہ آژمیر سائیں کا بہت بُرا ایکسیڈنٹ ہو گیا ہے۔۔۔اُن کی کنڈیشن بہت سیریس ہے۔۔۔آپ کی یونی کے باہر ڈرائیور بھیج دیا ہے۔۔۔آپ فوراً ہاسپٹل پہنچیں۔۔۔۔زیادہ وقت نہیں ہے ہمارے پاس۔۔۔۔"

مزمل کے الفاظ زنیشہ کا سینہ چھلنی کر گئے تھے۔۔۔پاس موجود پلڑ کو تھامتے اُس نے پانے لڑکھڑاتے وجود کو سہارا دیا تھا۔۔۔۔

"نن نہیں لالہ کو کچھ نہیں ہو سکتا۔۔۔"

زنیشہ نے ہکلاتے بمشکل یہ الفاظ ادا کیے تھے۔۔۔

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

"بی بی جی آپ بس جلدی ہاسپٹل پہنچیں۔۔۔۔"

مزمل یہ الفاظ ادا کر تا فون بند کر گیا تھا۔۔۔

زنیشہ آژمیر کے بارے میں ایسی خبر سن کر اِس قدر گھبراہٹ اور پریشانی کا شکار ہو چکی تھی کہ ایک بار گھر کے کسی اور فرد کو کال کر کے اِس خبر کی تصدیق کرنے کا خیال اُس کے دماغ میں آیا ہی نہیں تھا۔۔۔

وہ مزمل کی بات پر ایمان لاتی تیز قدموں سے مین گیٹ کی جانب بڑھی تھی۔۔۔ جہاں سامنے ہی گاڑی اور ڈرائیور دونوں اُس کے منتظر تھے۔۔

زنیشہ کے بیٹھتے ہی ڈرائیور نے تیزی سے گاڑی مطلوبہ راستے کی جانب بڑھادی تھی۔۔۔۔

زنیشہ کے آنسو رکنے کا نام نہیں لے رہے تھے۔ آژمیر کا سن کر اُس کی جان پر بن آئی تھی۔۔۔ اگر خدانخواستہ آژمیر کو کچھ ہو جاتا تو وہ بھی زندہ نہ رہ پاتی۔۔۔۔ اپنے بھائی سے اِس قدر محبت کرتی تھی وہ۔۔۔۔۔

@@@@@@@@@@

آژمیر کی نظریں فرش پر بے سدھ پڑے وجود پر پڑی تھیں۔۔۔ وہ تیزی سے حاعفہ کی جانب بڑھا تھا۔۔ جو ٹھنڈے فرش پر بنا دوپٹے اور کھلے بالوں کے ساتھ بے ہوش پڑی تھی۔۔۔ اُس کے ہر وقت چادر میں چھپے رہنے والے وجود کی رعنائیاں ہر طرح کی قید سے آزاد تھیں اِس وقت۔۔۔۔

آژمیر جیسے مضبوط اعصاب کے مالک شخص نے بامشکل نگاہیں چرائی تھیں۔۔۔ اُس کی لانبی حسین گھٹائیں اور اُن سے اُٹھتی مسحور کن خوشبو نظر انداز کیے جانے کے قابل بالکل بھی نہیں تھی۔۔

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

آژمیر کو سمجھ نہیں آرہا تھا کہ یہاں آکر اُس نے ٹھیک کیا ہے یا غلط۔۔۔

"مس حاعفہ آنکھیں کھولیں۔۔۔۔۔"

آژمیر نے تشویش کے عالم میں اُس کا گال تھپ تھپایا تھا۔۔ مگر وہ ویسے ہی بے سدھ پڑی رہی تھی۔۔۔

حاعفہ کی یہ حالت دیکھ آژمیر کے دل کو کچھ ہوا تھا۔۔ اُس کے پیر میں پہلے ہی چوٹ لگی ہوئی تھی۔۔ اور اب شاید لڑکھڑا کر گرنے کی وجہ سے اُس کے ماتھے پر بھی چوٹ آئی تھی۔۔۔ ساتھ پڑے ٹیبل کی نوک پر ماتھا لگنے کی وجہ سے اُس کی پیشانی سے خون بہہ کر وہیں خشک ہو چکا تھا۔۔۔

آژمیر اُسے بانہوں میں اُٹھاتا بیڈ کی جانب بڑھا تھا۔۔ حاعفہ کا پورا وجود ٹھنڈ کی وجہ سے بالکل برف ہو رہا تھا۔۔۔

حاعفہ جو ابھی تک بمشکل اپنی بے ہوشی کا ناٹک جاری رکھے ہوئے تھی۔۔۔ آژمیر کی نرم گرم مضبوط گرفت پر اُس نے نامحسوس طریقے سے اپنی مُٹھیاں بھینچ لی تھیں۔۔۔ آژمیر کا لمحے بھر کا قرب، اُس کی نتھنوں میں اُترتی جان لیوا خوشبو اور اُس کی پکار میں چھپی بے قراری۔۔۔ حاعفہ سے اپنا ناٹک جاری رکھنا بہت مشکل ہوا تھا۔۔ اُس کا دل چاہا تھا ابھی آنکھیں کھول کر آژمیر پر اپنی ساری حقیقت آشکار کر دے۔۔۔ مگر نہ ایسا کرنے کی اجازت تھی اُسے۔۔۔۔ اور نہ ہی آژمیر کی آنکھوں میں اپنے لیے نفرت دیکھنے کی ہمت۔۔۔۔

اُس کے دل میں ہر گزرتے لمحے کے ساتھ آژمیر میران کے لیے محبت زور پکڑتی جا رہی تھی۔۔۔ جو آگے جا کر اُس کی تکلیفیں مزید بڑھانے والی تھی۔۔۔ اِس لیے حاعفہ جلد از جلد یہ سارا معاملہ ختم کر کے آژمیر کی زندگی سے بہت دور جانا چاہتی تھی۔۔۔۔

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

اُس نے آج یہ سارا ڈرامہ کیا ہی اِسی لیے تھا تا کہ آژمیر کو کسی طرح اپنے حُسن کے جال میں پھنسا سکے۔۔۔۔یہ سب کرتے اُس کے پورے وجود میں انگارے لُوٹ رہے تھے۔۔۔اپنے اندر لگی آگ پر قابو پاتے وہ آژمیر کے سامنے اپنے آپ کو نارمل رکھنے کی پوری کوشش کر رہی تھی۔۔۔جس کی جان لیوا قربت پر اُس کے دل کی دھڑکنیں تیز سے تیز تر ہوتی جا رہی تھیں۔۔۔یہ پل حاعفہ کے لیے کسی قیامت سے کم نہیں تھے۔۔۔

آژمیر نے اُس پر کمبل ڈالتے اُسے پوری طرح کور کر دیا تھا۔۔آژمیر میران کا یہی مضبوط کردار ہی حاعفہ کو اُس کا دیوانہ بناتا تھا۔۔۔وہ اُس کی بے خبری اور تنہائی کا فائدہ اُٹھا سکتا تھا۔۔۔مگر اُس نے تو حاعفہ کو اپنی نامحرم نگاہوں سے بھی ڈھک دیا تھا۔۔۔۔

"حاعفہ آنکھیں کھولیں۔۔۔۔"

آژمیر نے اُسے ایک بار پھر پکارا تھا۔۔اُس کے بھاری فکر سے چور دلکش لہجے میں اپنے نام کی پکار سن کر حاعفہ تو موت سے بھی اُٹھ جاتی یہ تو پھر صرف بے ہوشی کا ایک ناٹک تھا۔۔۔

حاعفہ نے بنا سوچے سمجھے پٹ سے آنکھیں کھول دی تھیں۔۔جب اُسی لمحے آژمیر رُخ موڑ تا ڈاکٹر کو کال ملانے لگا تھا۔۔۔۔اُس نے حاعفہ کو آنکھیں کھولتے نہیں دیکھا تھا۔۔۔۔

بلیک تھری پیس سوٹ میں ملبوس، چوڑی پشت اُس کی جانب موڑے وہ فکر مندی سے ڈاکٹر کو کال کر رہا تھا۔۔اِس لمحے اُسے زرا بھی اِس بات کی پرواہ نہیں تھی کہ اگر کسی نے اُسے یہاں ایک تنہا لڑکی کے فلیٹ میں دیکھ لیا تو اُس کا امیج کتنا

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

خراب ہو سکتا ہے۔۔۔اُسے اِس لمحے صرف بیڈ پر ہوش و حواس سے بیگانہ لڑکی کی فکر تھی۔۔۔جس کی پیشانی پر جما خون آژمیر میران کے لیے تکلیف کا باعث بن رہا تھا۔۔۔۔

نجانے کتنے ہی لمحے حاعفہ اُسے دیوانہ وار نگاہوں سے دیکھتی رہی تھی۔۔۔کوئی شخص اُسے اپنی لائف میں اتنا پیارا بھی لگ سکتا تھا اُس نے کبھی نہیں سوچا تھا۔۔

مگر اُس کی زندگی کا سب سے بڑا المیہ ہی یہی تھا کہ وہ اِسی پیارے شخص کو زندگی کا سب سے بڑا دھوکا دینے والی تھی۔۔۔

"سر۔۔۔۔"

حاعفہ نے اپنے اندر کی کیفیت سے گھبرا کر کمزور آواز میں آژمیر کو پکارا تھا۔۔۔

آژمیر اُس کی آواز پر فوراً اُس کی جانب مُڑتا قریب آیا تھا۔۔۔

"حاعفہ آپ ٹھیک ہیں؟ کیا ہوا تھا آپ کو؟"

آژمیر اُس کی لال پڑتی رنگت کی جانب بغور دیکھتا اُس سے مخاطب ہوا تھا۔۔۔جس کی پیشانی پر آیا کٹ معمولی بالکل بھی نہیں تھا۔۔حاعفہ اپنا یہ ناٹک بھی پورے دل سے کر رہی تھی۔۔۔یہی وجہ تھی کہ آژمیر جیسا ذہین شخص بھی اُس کے فریب کو سمجھنے میں ناکام ہو رہا تھا۔۔۔

لیکن وہیں اِس کا ایک ریزن یہ بھی تھا کہ حاعفہ کی نگاہوں میں آژمیر کے لیے جذبے سچے تھے۔۔۔جس کی وجہ سے وہ اُس کا اصلی چہرا نہیں دیکھ پا رہا تھا۔۔

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

"سر وہ پیر پر چوٹ کی وجہ سے لڑکھڑا کر گر گئی تھی۔۔۔ماتھے پر ٹیبل سے چوٹ لگنے کی وجہ سے شاید بے ہوش ہو گئی۔۔۔۔۔"

حاعفہ نے نظریں نیچی کیے مجرمانہ انداز میں اپنی فرضی بے ہوشی کا ناٹک بتایا تھا۔۔کیونکہ خود پر جمیں آژمیر کی گہری نگاہیں اُسے خوفزدہ کر رہی تھیں۔۔۔ کہیں وہ اُس کی چوری پکڑ تو نہیں چکا تھا۔۔اور اگر اُس کو پتا چل جاتا کہ اِس بے وقوف دیوانی لڑکی نے خود ٹیبل سے اپنا سر پھوڑا ہے تو نجانے کیا ہوتا۔۔۔۔

"فرسٹ ایڈ باکس کہاں ہے؟"

آژمیر اُس کی گھبراہٹ اور خوف سے سُرخ پڑتی من موہنی صورت دیکھ کر انتہائی سنجیدگی سے بولا تھا۔۔

"اٹس اوکے سر میں اب ٹھیک ہوں۔۔میں خود۔۔۔۔۔"

حاعفہ نے جھجھک کر انکار کرنا چاہا تھا۔۔مگر آژمیر کے گھورنے پر اُس کی باقی کی بات منہ میں ہی رہ گئی تھی۔۔۔

اُس نے خاموشی سے سائیڈ ٹیبل کی جانب اشارہ کیا تھا۔۔آژمیر دراز سے باکس نکالتا واپس اُس کے قریب آیا تھا۔۔

حاعفہ کہنیوں کے بل تکیے کے سہارے اُٹھ بیٹھی تھی۔۔۔اُس کا دل بُری طرح دھک دھک کر رہا تھا۔۔۔آژمیر کے چہرے پر چھائی سنجیدگی اور سرد تاثرات حاعفہ کا حلق تک خشک کر گئے تھے۔۔۔ہاتھوں پیروں کی لرزش تو ویسے بھی آژمیر میران کے سامنے اب عام بات ہو چکی تھی۔۔۔

"آپ کے فادر کا کیا نام ہے۔۔۔"

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

آژمیر بیڈ کے قریب کرسی رکھے اُس کے مقابل براجمان ہوتا اُس سے مخاطب ہوا تھا۔۔۔ جبکہ متفکر سی نگاہیں اُس کی پیشانی پر آئے کٹ کا جائزہ لے رہی تھیں۔۔۔ آژمیر اُس سے چند قدموں کے فاصلے پر ہی تھا۔۔۔ آج پھر وہ کل کی طرح اُس کے قریب تھا۔۔۔ حاعفہ کی دھڑکنوں کا شور لمحہ بالمحہ بڑھتا جا رہا تھا۔۔۔

اُس کے سوال پر حاعفہ کی آنکھوں میں نفرت کی لہر سی دوڑ گئی تھی۔۔ جسے پلکوں کی گھنیری باڑ تلے چھپاتے وہ خشک لبوں پر زبان پھیر گئی تھی۔۔۔

اِس شخص کی ایک نگاہ اُس کی دنیا تہہ و بالا کر جاتی تھی اور اب تو وہ اُس کے سامنے بیٹھا اُس کی جانب پوری طرح متوجہ تھا۔۔۔ اور یہ موقع پیدا کرنے والی بھی وہی تھی۔۔۔

"شاکر احمد۔۔۔۔۔"

حاعفہ نے بہت سوچ کر جواب دیا تھا۔۔۔

"آپ کو ہمیشہ سے ایسے ہی چوٹیں کھانے کی عادت ہے یا یہ سب ابھی سے سٹارٹ ہوا ہے۔"

آژمیر نے انتہائی سکون سے بولتے لمحے بھر کو حاعفہ کے پیروں تلے سے زمین کھینچ لی تھی۔۔۔

اُس کی بات پر حاعفہ نے جھٹکے سے اُس کی جانب دیکھا تھا۔۔۔ مگر وہ پورے انہماک سے روئی پر ڈیٹول لگائے اُس کے زخم کے اِرد گرد جما خون صاف کر رہا تھا۔۔۔

"کک کیا مطلب سر۔۔۔۔ میں سمجھی نہیں۔۔۔"

حاعفہ کو اب محسوس ہو رہا تھا کہ آژمیر کے سامنے یہ چھوٹا سا ناٹک کر کے بھی کس بُری طرح پھنس سکتی تھی۔۔۔

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

"اِس میں نہ سمجھنے والی کونسی بات ہے مس حاعفہ۔۔۔کل سے آپ کو دوبار چوٹ لگ چکی ہے اور میں یہ آپ کی دوسری بار بینڈ یج کر رہا ہوں۔۔۔اتنا مہنگا ڈاکٹر ملنے پر آپ چوٹ پر چوٹ ہی لگوائی جا رہی ہیں۔۔۔"

آژمیر کی بات پر حاعفہ کی لرزتی نگاہیں اُس پر ٹک گئی تھیں۔۔۔بھلا اتنے سیریس لہجے میں کون مذاق کرتا تھا۔۔۔حاعفہ کی جان حلق کو آگئی تھی۔۔۔

لیکن آژمیر کے الفاظ کی نسبت اُس کے سنجیدہ چہرے سے اِس بات کا اندازہ لگانا اب بھی مشکل تھا کہ وہ سیریس ہے یا مذاق کر رہا ہے۔۔۔۔

اُس کی بات میں کوئی گہرا طنز چھپا تھا یا وہ یہ بات عام انداز میں ہی بولا تھا۔۔۔

اُس کے چوٹ پر ڈیٹول لگانے سے حاعفہ کی درد سے سسکاری نکلی تھی۔۔۔مگر ہونٹ بھینچے وہ اپنا درد دبا گئی تھی۔۔۔

آژمیر نے اُس کا یہ عمل بہت غور سے دیکھا تھا۔۔۔

اِسے یہ کوئی عام لڑکی بالکل بھی نہیں لگی تھی۔۔۔کچھ تو خاص تھا اِس میں۔۔۔۔آژمیر کو ہمیشہ وہ باقی لڑکیوں سے بالکل منفرد لگی تھی۔۔۔

"آئم سوری سر۔۔۔۔۔"

حاعفہ کو اُس کی بات کے جواب میں یہی کہنا ہی مناسب لگا تھا۔۔۔

"سوری فار واٹ۔۔۔۔۔"

آژمیر بھنویں اُٹھائے اُس کی آنکھوں میں جھانکتے ہوئے بولا تھا۔۔۔

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

"وہ آپ کو تکلیف ہوئی۔۔۔۔۔"

حاعفہ جزبز ہوئی تھی۔۔۔

"محترمہ جو لوگ اور کام مجھے تکلیف دیں میں خود کو اُن سے کوسوں دور رکھنا پسند کرتا ہوں۔۔۔ اور اِس کام سے بھلا مجھے کیا تکلیف ہونی۔۔۔۔"

آژمیر اُس کے ماتھے پر بینڈ تیج لگاتا پیچھے ہٹا تھا۔۔ اُس کی بات پر حاعفہ نے اُسے خفگی سے گھورا تھا۔۔۔ نرمی سے کسی بات کا جواب دینا تو شاید سیکھا ہی نہیں تھا اِس اُکھڑ شخص نے۔۔۔۔

"تھینکس۔۔۔۔"

حاعفہ نے دھیمے لہجے میں شکریہ ادا کیا تھا۔۔۔ جس کے جواب میں آژمیر نے صرف سر ہلانے پر ہی اکتفا کیا تھا۔۔۔

"سر کیا میں آپ سے ایک بات پوچھ سکتی ہوں؟۔۔۔۔۔"

حاعفہ نے ہاتھوں کی اُنگلیاں مڑورتے بامشکل جملہ ادا کیا تھا۔۔۔ کیونکہ پہلے تو اُسے یہی اُمید تھی کہ آژمیر اُسے منع کر دے گا۔۔

اور اگر اجازت دے بھی دی تو جو بات وہ پوچھنے والی تھی اُس کا جواب ملنا بضی مشکل تھا۔۔۔ مگر ڈانٹ ضرور پڑ جانی تھی۔۔۔

"جی فرمائیں۔۔۔۔"

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

آژمیر اُس کی ملازمہ کے آنے کا ویٹ کرنے لگا تھا۔۔۔اُس کی امپورٹنٹ میٹنگ تھی۔۔۔اُسے جلد از جلد نکلنا تھا مگر وہ حاعفہ کو یوں اکیلے چھوڑ کر بھی نہیں جا سکتا تھا۔۔۔۔

آژمیر نے موبائل پر نظریں گاڑھے بہت ہی مصروف انداز میں اُسے جواب دیا تھا۔۔۔

"کیا آپ میریڈ ہیں۔۔۔؟"..

حاعفہ نے آخر کار وہ بات پوچھ ہی لی تھی۔۔۔جس نے نجانے جب سے اُس کے ضمیر کو ملامت کر رکھا تھا۔۔۔اور یہ بات سوچ کر اُس کے دل میں بے چینی سی بھر جاتی تھی۔۔۔۔

آفس میں دو تین لوگوں سے پوچھنے پر بھی اُسے اِس بات کا جواب نہیں ملا تھا۔۔۔

آژمیر نے موبائل سے نظریں ہٹا کر اچھنبے سے اُس کی جانب دیکھا تھا۔۔۔۔جیسے سماعتوں پر یقین نہ کر پا رہا ہو۔۔۔۔کہ سوال حاعفہ نے ہی اُس سے پوچھا ہے۔۔۔

حاعفہ اُس کے انداز پر شرمندہ سی ہوتی چہرا جھکا گئی تھی۔۔۔۔

"جی میریڈ بھی ہوں۔۔۔اور پانچ بچے بھی ہیں میرے۔۔۔۔۔"

آژمیر موبائل پاکٹ میں رکھ کر اُس کی جانب پلٹتا بھرپور سنجیدگی سے بولا تھا۔۔۔اُس کی بات پر حاعفہ نے ہونقوں کی طرح اُس کی جانب دیکھا تھا۔۔۔اُس تو لگا تھا وہ میریڈ نہیں ہے۔۔

آژمیر کسی اینگل سے بھی اُسے پانچ بچوں کا باپ تو بالکل بھی نہیں لگتا تھا۔۔۔

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

حاعفہ کی ہونق شکل دیکھ آژمیر کے ہونٹوں پر محظوظ کن مسکراہٹ بکھر گئی تھی۔۔ مگر پھر فوراً سنجیدہ ہوتے وہ باہر سے آتی ملازمہ کی جانب متوجہ ہوا تھا۔۔۔

حاعفہ اُسے اتنی جلدی واپس جانے نہیں دینا چاہتی تھی۔۔۔

وہ بیڈ سے اُٹھی تھی۔۔۔ اُس کے پیر میں ابھی بھی بہت تکلیف تھی۔۔۔ وہ چند قدم ہی بڑھا پائی تھی۔۔۔ جب زور سے لڑکھڑانے کی وجہ سے وہ منہ کے بل دوبارہ زمین بوس ہونے کو تھی کہ آژمیر تیزی سے اُس کے قریب آتا گرنے سے پہلے ہی اُسے اپنے حصار میں لے گیا تھا۔۔۔

آژمیر کا ایک بازو حاعفہ کی کمر میں حمائل تھا، جبکہ دوسرے ہاتھ سے اُس نے حاعفہ کی کلائی تھام رکھی تھی۔۔۔۔

حاعفہ جو اِس بات سچ میں منہ کے بل گرنے والی تھی آژمیر کے مضبوط لمس پر اُس کا دل اُچھل کر حلق میں آن پہنچا تھا۔۔ اُس کی بے ترتیب ہوتی سانسیں اُس کے قابو سے باہر ہوئی تھیں۔۔

آژمیر کے وجود سے اُٹھتی سحر انگیز خوشبو اُسے اپنے ساتھ باندھنے لگی تھی۔۔۔ یہ لمحہ حاعفہ لیے جاں گزیں تھا۔۔

"آر یو اوکے۔۔۔۔ آپ کو کس نے کہاں تھا وہاں سے اُٹھنے کو۔۔۔۔"

آژمیر کڑے تیوروں کے ساتھ گویا ہوا تھا۔۔۔

"وہ مم میں۔۔۔۔"

حاعفہ منمنا کر رہ گئی تھی۔۔۔ اُس نے آژمیر سے فاصلہ برقرار رکھنے کے لیے اُس کا حصار توڑ دیا تھا۔۔۔

آژمیر نے گہری نگاہوں سے اُس کی خفت اور شرم سے لال پڑتے چہرے کی جانب دیکھا تھا۔۔

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

حاعفہ کو آج آژمیر کے انداز کافی بدلے بدلے سے لگنے لگے تھے۔۔۔جو وہ چاہتی تھی بالکل ویسے ہی۔۔۔۔

آژمیر اُسے واپس بیڈ پر بیٹھاتا بنا ایک لفظ بھی ادا کیے وہاں سے نکل گیا تھا۔۔۔۔

حاعفہ کی نگاہیں دروازے پر کی ٹک گئی تھیں۔۔

"دو دن کے اندر مجھے اِس لڑکی کا سارا بائیو ڈیٹا چاہیے۔۔۔"

آژمیر گاڑی میں بیٹھتا اپنے خاص آدمی کو ہدایت سے گیا تھا۔۔۔۔

زنیشہ ڈرائیور کے ساتھ مطلوبہ ہاسپٹل پہنچی تھی۔۔جہاں مزمل کے مطابق آژمیر کو لایا گیا تھا۔زنیشہ کا پورا وجود کانپ رہا تھا۔۔اُس سے اِس وقت چلنا محال ہو رہا تھا۔۔۔

جیسے ہی ڈرائیور نے آئی سی یو کے بجائے ایک پرائیویٹ وی آئی پی روم کی جانب اشارہ کیا۔۔۔زنیشہ کی آنکھوں میں حیرت کے ساتھ ساتھ تشویش بھی واضح ہوئی تھی۔۔۔اگر آژمیر کا اتنا سیریس ایکسیڈنٹ ہوا تھا تو پھر اُسے یہاں روم میں کیوں رکھا گیا تھا۔۔۔

دل میں خوف اور خدشات لیے زنیشہ باہر کھڑے گارڈ کے دروازہ کھولنے پر لرزتے قدموں سے اندر داخل ہوئی تھی۔۔۔

اُس کا پورا چہرا آنسوؤں سے بھیگا ہوا تھا۔۔۔

مگر جیسے ہی اُس کی نظر سامنے بیڈ پر تکیے سے ٹیک لگائے بیٹھے وجود پر پڑی اُس کی نگاہوں میں ہر چیز گھوم گئی تھی۔۔۔

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

وہاں آژمیر تو کہیں نہیں تھا مگر ملک زوہان اپنی رعب دار پرسنیلٹی کے ساتھ پورے ماحول پر چھایا اُسے کڑے تیوروں سے گھور رہا تھا۔۔۔

زنیشہ کا پورا وجود ہولے ہولے لرز رہا تھا۔۔ سامنے بیٹھے زوہان کو دیکھ زنیشہ کو لمحہ لگا تھا یہ جاننے میں کہ وہ ایک بار پھر ملک زوہان کے ہاتھوں بے وقوف بن کر خود بخود اُس کی دسترس میں پہنچ گئی ہے۔۔

زنیشہ کا بھیگا چہرا زوہان کی نگاہوں کے فوکس میں تھا۔۔۔ اُس نے ملک زوہان کی بات نہیں مانی تھی۔۔۔ جس کی اتنی سزا تو بنتی ہی تھی۔۔۔

" آپ نے اتنا گھٹیا جھوٹ بول کر دھوکے سے بلایا مجھے یہاں۔۔۔۔۔ آپ لالہ کے بارے میں ایسا سوچ بھی کیسے سکتے ہیں۔۔۔۔"

زنیشہ کے دل کو ابھی تک کسی صورت سکون نہیں ملا رہا تھا۔۔۔

وہ وہیں سے واپس پلٹ جانا چاہتی تھی مگر زوہان کو اُس کے اتنے گھٹیا مذاق پر بخشنے کو بھی دل نہیں چاہا تھا اُس کا۔۔۔۔ وہ زوہان کے قریب آتی طیش کے عالم میں بولی تھی۔۔۔

غصے اور شدید غم کی وجہ سے اُس کا چہرا بالکل لال ہو چکا تھا۔۔۔ پھولے نتھنوں کے ساتھ وہ زوہان کو ناراضگی سے گھور رہی تھی۔۔۔

جو ابًا زوہان کے تیور بھی کچھ کم خطرناک نہیں تھے۔۔۔ زنیشہ نے اُس کی بات نہ مان کر حسیب کو اُس پر ترجیح دی تھی۔۔۔ جو زوہان کے نزدیک کسی بھی طرح زنیشہ کی سیکورٹی کا اہل نہیں تھا۔۔۔

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

"صرف سوچنا تو بہت عام سی بات ہے۔۔۔۔وقت آنے پر میں ایسا کروا بھی سکتا ہوں۔۔۔۔"

زوہان زنیشہ کا اپنے سامنے یہ نیا رُوپ انتہائی دلچسپی سے دیکھتے ہوئے بولا۔۔۔جو لڑکی اُس کے مقابل آتے تھر تھر کانپنے لگتی تھی آج وہ اپنے بھائی کی وجہ سے اُس کے آگے شیرنی بنی کھڑی تھی۔۔۔۔

زوہان کے سفاکیت بھرے جواب پر زنیشہ نے نفی میں سر ہلاتے افسوس بھری نگاہوں سے اُس کی جانب دیکھا تھا۔۔

"ہر بار میں آپ کے اِس چہرے کے فریب میں آکر دھوکا کھا جاتی ہوں۔۔۔مگر لالہ بالکل ٹھیک کہتے ہیں۔۔۔آپ میں انسانیت بالکل ختم ہو چکی ہے۔۔۔آپ کو اپنے بدلے اور انتقام سے آگے کچھ دیکھائی ہی نہیں دیتا۔۔۔آپ جو کچھ کر رہے ہیں ایک دن ضرور پچھتائیں گے اِس پر۔۔۔۔"

زنیشہ اِس وقت شدید غصے میں یہ بھول چکی تھی کہ یہی شخص تھا جس کی خاطر کل وہ آژمیر کے سامنے آنسو بہاتی اُسے بے حس قرار دے رہی تھی۔۔۔اور آج وہ آژمیر کی خاطر زوہان سے لڑ رہی تھی۔۔۔

یہی اصل حقیقت تھی زنیشہ میران کی، اُس کے لیے وہ دونوں ہی بہت زیادہ اہمیت رکھتے تھے۔۔۔مگر اُس نے یہ بات آج تک اپنے آپ سے بھی پوشیدہ رکھی ہوئی تھی۔۔

زنیشہ اُسے غصے سے بولتی وہاں سے پلٹی تھی۔۔۔جب زوہان تکیے کے سہارے بیڈ پر پوری طرح اُٹھ بیٹھا تھا۔۔۔اُس کے کندھے پر گولی لگی تھی۔۔۔اِس لیے اُس حصے کو ہلانا بھی محال تھا۔۔۔سیدھا ہونے پر اُس کے کندھے پر دباؤ آیا تھا۔۔درد کی وجہ سے زوہان کے منہ سے ہلکی سی کراہ نکلی تھی۔۔۔۔

جو وہاں سے جاتی زنیشہ کے کانوں میں پڑتی اُس کا دل بے چین کر گئی تھی۔۔۔

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

زنیشہ ایک جھٹکے سے پلٹی تھی۔۔اور زوہان کو تکلیف میں دیکھ بھاگ کر قریب آئی تھی۔۔۔کندھے ہلانے کی وجہ سے زخم پر لگی بینڈ یج پر خون کے نشانات واضح ہوئے تھے۔۔۔

"آپ ٹھیک ہیں؟ آپ کو درد ہو رہا ہے میں ڈاکٹر کو بلاؤں؟ آپ کو گولی لگی ہے تھوڑی دیر کے لیے تو سکون سے بیٹھ جائیں۔۔۔"

زنیشہ اُسے ڈپٹتے ہوئے خفگی سے بولی تھی۔۔۔وہ اچھے سے جانتی تھی کہ خود کو تکلیف پہنچانا زوہان کا سب سے پسندیدہ عمل تھا۔۔۔

زنیشہ ابھی چند سیکنڈز پہلے بولے جانے والے اپنے الفاظ بھلائے فکر مند سی اُس کے قریب آئی تھی۔۔۔

اتنی دیر میں اُسے اب خیال آیا تھا کہ زوہان کو گولی لگی تھی۔۔۔جو اُس نے کل آژمیر کو بچاتے ہوئے ہی کھائی تھی۔۔۔

پھر بھلا وہ اُس شخص کو کیسے نقصان پہنچا سکتا تھا جس کے لیے اُس نے اپنا خون بہایا تھا۔۔۔

"آپ پلیز اِس کندھے پر زور مت دیں۔۔۔آپ کا خون نکل رہا ہے۔۔۔اِس طرح زخم مزید خراب ہو جائے گا۔۔"

زنیشہ بے دھیانی میں اُس کے قریب آن کھڑی ہوتی اُس کے بازو پر ہاتھ رکھتے پریشانی زدہ لہجے میں اُس سے مخاطب ہوئی تھی۔۔۔

مگر سامنے بیٹھا دنیا کا ضدی ترین شخص ملک زوہان تھا۔۔۔زنیشہ کی التجا کو کسی کھاتے میں ڈالا ہی نہیں تھا۔۔۔کیونکہ اُس کے کانوں میں ابھی تک زنیشہ کی کچھ دیر پہلے کی کہی باتیں ہی گھوم رہی تھیں۔۔۔

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

نیوی بلو شیفون کے ہم رنگ دھاگوں کی کڑھائی سے مزین ڈریس پہنے وہ ہمیشہ کی طرح پاکیزگی کی مورت اپنے معصوم حُسن سے ملک زوہان کو گھائل کرنے کے لیے تیار تھی۔۔۔

زوہان اُسے خود سے دور جھٹکنا چاہتا تھا مگر کوشش کے باوجود ایسا نہیں کر پایا تھا۔۔

زنیشہ کی کسی بھی بات کا جواب دیئے بنا وہ غصے اور خفگی سے لال ہوئی اپنی آنکھیں اُس پر گاڑھے ہوئے تھا۔۔۔

زنیشہ نے اُس کی آگ اُگلتی نگاہوں کی تپش پر گھبرا کر دور رہنا چاہا تھا۔۔ مگر اُس سے پہلے ہی اُس کا ارادہ بھانپتے زوہان اُس کی کلائی گرفت میں لیتا اُسے اپنی جانب کھینچ چکا تھا۔۔۔

زنیشہ اِس حملے کے لیے قطعاً تیار نہیں تھی۔۔۔ سیدھی اُس کے چوڑے سینے سے ٹکر آئی تھی۔۔

"کیا کہا تم نے؟... انسانیت نہیں ہے مجھ میں؟؟۔۔۔ آژمیر میران کا زندہ ہونا اور میران پیلس کے باسیوں کا سکون سے زندگی گزارنا میرے اندر ابھی بھی باقی انسانیت کا ثبوت ہی ہے۔۔۔ اگر انسانیت ختم ہو جاتی تو تمہارا خاندان اور تمہارے لوگ نجانے کب کے ختم ہو چکے ہوتے۔۔۔

اور رہی بات آگے جا کر پچھتانے کی تو میرے پاس، میری زندگی میں کچھ ایسا ہے ہی نہیں جسے کھو کر مجھے پچھتانا پڑے۔۔"

زوہان بڑے ہی سفاکانہ انداز میں اُس کے اندر پنپتی معمولی سی خوش فہمی بھی مٹی میں ملا گیا تھا۔۔

زوہان کی گرفت اُس کی کلائی پر اتنی مضبوط تھی کہ زنیشہ کو اُس کی اُنگلیاں اپنی جلد میں پیوست ہوتی محسوس ہوئی تھیں۔۔۔

"آپ کا زخم مزید خراب ہو جائے گا پلیز ایسے مت کریں۔۔۔"

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

زنیشہ کی آنکھوں میں نمی اُتر آئی تھی۔۔۔وہ اُس کی گرفت سے کلائی آزاد کروانے کی ناکام کوشش کرتی زوہان کی جانب دیکھنے دے گریز برتتی منمنائی تھی۔۔اُسے اِس وقت اپنی تکلیف سے زیادہ زوہان کی فکر ہو رہی تھی۔۔۔۔اوپر سے زوہان کی نزدیکی الگ اُس کے حواس باختہ کیے دے رہی تھی۔۔۔

زوہان کا چہرا اُس کے چہرے سے زیادہ دور نہیں تھا۔۔۔اُس کی گرم سانسیں زنیشہ کا چہرا جھلسا رہی تھیں۔۔۔

مگر زوہان کا اِس وقت نہ خود پر نہ ہی اُس پر رحم کرنے کا کوئی موڈ تھا۔۔۔۔

"زنیشہ میرا ان بند کرو یہ فضول کا دکھاوا۔۔۔میں اچھے سے سمجھتا ہوں میری تکلیف سے تم لوگوں کو کتنا فرق پڑتا۔۔۔تم لوگوں کے بس میں ہو تو ایک لمحے کی دیر کیے بنا میری سانسیں روک دو۔۔۔"

زوہان کو زنیشہ کا یوں اپنی تکلیف پر آنسو بہانا مزید طیش دلا گیا تھا۔۔۔اِس لیے وہ مزید برہمی سے بولتا زنیشہ کو مزید سہما گیا تھا۔۔

زنیشہ اُس کے قریب تقریباً جھکی ہوئی تھی۔۔۔اُس کا آدھا وزن زوہان کے زخمی کندھے پر تھا۔۔۔جہاں سے نکلتا خون تکیے پر پھیل رہا تھا۔۔

زوہان کی آنکھیں تکلیف کے احساس سے لال ہو چکی تھیں۔۔۔مگر اِس درد میں بھی ایک عجیب سا سرور مل رہا تھا اُسے۔۔۔۔

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

"وہ سب آپ کے بھی کچھ لگتے ہیں۔۔۔اُن میں سے کوئی آپ کا دشمن نہیں ہے۔۔۔۔آپ خود برباد کرنا چاہتے ہیں اپنے ہی خاندان کو۔۔۔۔کیا بگاڑا ہے لالہ نے آپ کا۔۔۔۔کیوں کرتے ہیں اُن سے اتنی نفرت۔۔۔اور باقی سب کے ساتھ بھی۔۔۔کیوں ہر ایک کو خود سے دور کر کے اپنا دشمن بنا رہے ہیں۔۔۔۔

اور میرے یہ آنسو آپ کو دکھاوا لگتے ہیں۔۔۔کیا واقعی آپ جو بول رہے ہیں۔۔۔آپ ایسا ہی سمجھتے ہیں۔۔۔آپ کو میرے چہرے کی یہ تکلیف صرف ایک ڈرامہ لگتی ہے؟... آپ تو میری سوچ سے بھی زیادہ کھٹور اور بے حس نکلے ہیں۔۔۔آپ جو یہ سب میرے ساتھ کر رہے ہیں۔۔۔یاد رکھیئے گا زندگی میں کبھی معاف نہیں کروں گی۔۔۔۔"

زنیشہ بھی مزاحمت ترک کرتی اُس کی جانب دیکھتی خفگی بھرے لہجے میں بولتی آخر میں روہانسی ہوئی تھی۔۔۔اُس کی نرم گرم سانسیں زوہان کے چہرے سے ٹکراتیں اُس کے ہمیشہ کے لیے دل میں دفن کیے جذبات کو جگانے لگی تھیں۔۔۔

"میری زندگی کی سب سے قیمتی ہستی چھینی ہے اُنہوں نے مجھ سے۔۔۔۔کیسے چھوڑ دوں اُنہیں میں۔۔۔۔اُنہیں بھی وہ تکلیف برداشت کرنی ہو گی جو اُنہوں نے مجھے دی ہے۔۔۔۔

اگر میرے لیے تمہاری یہ فکر دیکھاوا نہیں ہے تو پھر مانو گی میری بات۔۔۔وعدہ کرتا ہوں۔۔۔کبھی خود کو تکلیف نہیں پہنچاؤ گا۔۔۔"

ہمیشہ زنیشہ کے وجود کو جھٹلانے والا اِس وقت اُس کی زرا سی قربت اور توجہ پر موم کی طرح پگھلتا اپنے اُوپر چڑھایا گیا بے حسی کا خول اُتارتے انتہائی نرمی سے بولا تھا۔۔۔

زنیشہ اُس کی نگاہوں میں بدلتے جذبات کا رنگ دیکھ ٹرانس کی کیفیت میں سر اثبات میں ہلا گئی تھی۔۔۔۔

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

"میری بیوی بن کر ہمیشہ ہمیشہ کے لیے میری دسترس میں آجاؤ۔۔۔"

زوہان نے ایک بار پھر زنیشہ کے سامنے زندگی کا سب سے مشکل فیصلہ رکھ دیا تھا۔۔۔

زوہان کی بات پر زنیشہ کا طلسم ٹوٹ گیا تھا۔۔۔زوہان کے قریب جانے کا مطلب تھا اپنے پورے خاندان اور خاص کر آژمیر کو ہمیشہ ہمشہ کے لیے کھو دینا۔۔۔جو کہ وہ مر کر بھی نہیں کر سکتی تھی۔۔۔

زنیشہ بنا کچھ بولے زوہان کی ڈھیلی پڑتی گرفت سے نکل گئی تھی۔۔۔زوہان کی اِس بات نے اُس کے زخمی دل کو مزید لہولہان کر دیا تھا۔۔۔بہت مشکل سے سنبھالا دل ایک بار پھر ٹکڑوں میں بکھر گیا تھا۔۔۔

"میران حویلی کا ہر شخص منافقت کر کے اُس کا الزام میرے سر ڈال دیتا ہے۔۔۔میں کم از کم اپنے جذبات میں کلیئر تو ہوں نا۔۔۔نفرت بھی سرِعام کرتا ہوں اور محبت بھی۔۔۔دوغلا پن نہ میں نے سیکھا ہے اور نہ ایسے لوگ مجھے پسند ہیں۔۔۔"

زوہان ہونٹوں پر تلخ مسکراہٹ سجائے زنیشہ کو مزید شرمندہ کر گیا تھا۔۔۔

"آپ کے کندھے سے بہت زیادہ خون بہہ رہا ہے۔۔۔"

زنیشہ اُس کی تلخ ترین باتوں کو خاموشی سے پیتی۔۔۔بے حد پریشانی سے اُس کی خون آلود بینڈیج کو دیکھ رہی تھی۔۔۔

"تم جا سکتی ہو یہاں سے۔۔۔باہر ڈرائیور موجود ہے تمہیں تمہاری یونی ڈراپ کر دے گا۔۔۔"

زوہان نے ہونٹ بھینچتے اُسے کی جانب سے رُخ موڑ لیا تھا۔۔۔

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

زنیشہ نے دکھ بھری نظروں سے اُس دنیا جہان کے سنگدل شخص کی جانب دیکھا تھا۔۔۔جو اُسے اپنے قریب لاتا بھی خود تھا اور پھر اُتنی ہی بے دردی سے خود سے دور بھی کر دیتا تھا۔۔۔۔

زنیشہ آنکھوں میں نمی بھری وہاں سے نکل گئی تھی۔۔۔کیونکہ وہ جتنی دیر وہاں رکتی، جانتی تھی زوہان اُتنی دیر ہی خود کو اِس تکلیف میں رکھتا۔۔۔۔۔

اُن دونوں کا قریب رہنا ہی ایک دوسرے کے لیے ہی تکلیف کا باعث تھا۔۔۔۔

@@@@@@@@

"بیلا انسان بنو۔۔۔اگر پکڑے گئے تو اُس فضول انسان نے چھوڑنا نہیں ہے ہمیں۔۔۔۔"

ماورا اُسے مسلسل باز رکھنے کی کوشش کر رہی تھی۔۔۔بیلا اور ماورا دونوں ہمیشہ سے کرائم پارٹنر رہی تھیں۔۔۔۔اکثر ہاسٹل میں بھی لڑکیوں کو لڑکا بن کر ڈرانے اور اِسی طرح کی اُلٹی سیدھی حرکتوں میں ملوث رہتی تھیں۔۔۔

ماورا نے کبھی اُسے نہیں روکا تھا۔۔۔بلکہ ہمیشہ دونوں برابر کی شریک رہی تھیں۔۔۔۔۔مگر اِس بار معاملہ منہاج درانی کا تھا۔۔۔اِسی لیے ماورا اُس سے مزید کوئی بھی پنگا لینے سے گھبرا رہی تھی۔۔۔

"ماورا کچھ نہیں ہو گا۔۔۔تم آؤ تو سہی۔۔۔ابھی اِس منہاج درانی کے دانت اندر اور زبان باہر کرواتے ہیں۔۔۔۔"

بیلا کی بات پر ماورا کی نظر اپنے دوستوں کے ساتھ کسی بات پر قہقہہ لگاتے منہاج پر پڑی تھی۔۔۔جس کی باچھیں آج پہلے سے بھی زیادہ کھلی ہوئی تھیں۔۔۔

اُس کو مصیبت اور اذیت میں مبتلا کر کے وہ خود بھلا اتنے سکون میں کیسے رہ سکتا تھا۔۔۔

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

ماورااس خیال کے آتے ہی بیلا کو روکنے کے بجائے اُس کے ساتھ ہولی تھی۔۔۔

"اے چھوٹو اِدھر آؤ۔۔۔۔"

بیلا نے کیفے ٹیریا کے اندرونی حصے میں آکر پلڑ کے پیچھے کھڑے ہوتے کیفے کے ہر دل عزیز ویٹر کو آواز لگائی تھی۔۔۔وہ عمر اور قد دونوں میں بہت چھوٹا تھا اِس لیے سب اُسے اِسی نام سے پکارتے تھے۔۔۔وہ بناٹپ لیے کیسی کا کوئی کام نہیں کرتا تھا۔۔۔ مگر اُس کا کام اتنا پرفیکٹ ہوتا تھا کہ پر کوئی اُسے ہی کام کہتا تھا۔۔۔

وہ کسی کی بھی خاطر کوئی بھی کام کرنے کو تیار ہوتا تھا۔۔۔بس ٹپ زرا بھاری ہونی چاہئے تھی۔۔۔

"جی بی بی جی کیسے یاد کیا اِس باکمال چھوٹو کو۔۔۔ کیا چاہئیے چاکلیٹ کافی، سٹارنگ سی چائے یا پھر۔۔۔۔"

چھوٹو عادت کے مطابق اپنی خدمات کے بارے میں آگاہ کرتا نان سٹاپ بولنا شروع ہو چکا تھا۔۔۔

"جمال گھوٹا۔۔۔اور کڑک سی لال مرچوں کا پیکٹ۔۔۔"

ماورا نے اُس کی بات وہی کاٹتے اپنی ڈیمانڈز بتائی تھیں۔۔۔ جس پر جہاں بیلا شرارتاً مسکرائی تھی۔۔۔وہی چھوٹو نے بھی مشکوک انداز میں اپنی آنکھیں گھمائی تھیں۔۔۔

"یہ تمہاری ٹپ۔۔۔۔اگلے دس منٹ کے اندر یہ دونوں چیزیں کافی میں مکس کر کے یہ سپیشل کافی اُس ٹیبل پر بیٹھے منہاج درانی کو پلا دو۔۔۔۔"

ماورا کی خونخوار نگاہیں منہاج کے مسکراتے وجیہہ چہرے پر جمی ہوئی تھیں۔۔۔۔

چھوٹو کی تو ماورا کی جانب سے بڑھائی گئی نوٹوں کی گڈی دیکھ کر ہی نیت بدل گئی تھی۔۔۔۔

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

"بی بی جی آپ فکر ہی مت کریں۔۔۔اور آرام سے اپنی سیٹ پر بیٹھ کر میرے کمالات دیکھیں۔۔۔"

چھوٹو اُن دونوں کو تسلی دلاتا اپنی جیب بھاری کرتا اندر کی جانب بڑھ گیا تھا۔۔۔

@@@@@@@

حاعفہ بیڈ پر ہی آنکھیں موندے لیٹی تھی۔۔جب موبائل کی بیل کی آواز نے اُس کی توجہ اپنی جانب کھینچی تھی۔۔۔

آژمیر میران کے خیالوں میں ڈوبی حاعفہ کا طلسم ٹوٹا تھا۔۔۔وہ چونک کر موبائل کی جانب متوجہ ہوتی کال اٹینڈ کر گئی تھی۔۔۔کیونکہ دوسری جانب نگینہ بائی تھی۔۔۔جس کا فون وہ اگنور نہیں کر سکتی تھی۔۔۔

"حاعفہ آج پھر تمہارا باپ آیا تھا تمہاری ماں اور تم دونوں کا پوچھنے۔۔۔میں نے ہمیشہ کی طرح تمہارا کہا جواب دوہرا دیا۔۔۔کہ تم لوگ کوٹھے سے فرار ہو چکی ہو۔۔۔اور اب تک کوئی پتا نہیں چل پا رہا۔۔۔"

حال احوال کے بعد نگینہ بائی نے اُسے اپنے فون کرنے کا ریزن بتایا تھا۔۔۔

جبکہ اُس کی بات سنتے ایک آنسو بے مول ہو کر اُس گال پر پھسل گیا تھا۔۔۔

"بہت اچھا کیا آپ نے۔۔۔شکریہ۔۔۔۔"

حاعفہ کو اپنے حلق میں کانٹے سے چبھتے محسوس ہوئے تھے۔۔۔

"آج بھی اپنے باپ کے بارے میں نہیں پوچھو گی۔۔۔کون ہے؟ کیا نام ہے اُس کا؟؟"

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

نگینہ بائی کو ہمیشہ سے حاعفہ کی اپنے باپ کے متعلق برتے جانے والی یہ لاپرواہی کھٹکتی آئی تھی۔۔۔ ہر سال وہ درمیانی عمر کا بارعب شخصیت کا مالک شخص آنکھوں میں اُمید جگائے آتا تھا۔۔۔ اور ہر بار حاعفہ اُسے خالی ہاتھ لُوٹا دیتی تھی۔۔۔ بنا اُس کی ایک جھلک دیکھے۔۔۔۔۔

"نہیں۔۔۔۔ وہ انسان میرے لیے زندگی میں سب سے زیادہ نفرت کا باعث ہے۔۔۔ میری ماں کا گنہگار۔۔۔ میں کبھی معاف نہیں کروں گی اُسے۔۔۔ ایک بزدل شخص کو میں اپنے باپ کے رُوپ میں قبول نہیں کر سکتی۔۔۔"

حاعفہ نے بے دردی سے گالوں پر لڑھک آئے آنسو صاف کرتے جواب دیا تھا۔۔۔

"اور اگر ماورا نے کبھی اپنے باپ سے ملنے کی خواہش ظاہر کی تو۔۔۔۔۔ کیا اُسے بھی روکو گی۔۔۔۔"

نگینہ بائی اپنی جانب سے پوری طرح سے تسلی کرنا چاہتی تھیں۔۔۔ کیونکہ آج حاعفہ کے باپ کو اپنی آنکھوں سے دیکھ کر اُس کی شان و شوکت کا اندازہ تو وہ لگا چکی تھیں۔۔۔ اگر اُس شخص کو پتا چل جاتا کہ اُس کی بیٹیاں کیسی زندگی گزار رہی ہیں تو اُس نے کوٹھے کو آگ لگانے میں ایک لمحہ نہیں لگانا تھا۔۔۔

اِس کوٹھے نے اُس کی بیٹیوں کو پناہ تو دی تھی۔۔۔۔ مگر اُن کا وجود ہر پل آگ اُگلتی بھٹی میں جلتا رہا تھا۔۔۔ جو اذیت انہوں نے کاٹی تھی، اُس کا مداوا کرنا اُن کے باپ کے بس میں نہیں تھا۔۔۔۔

"وہ ایسا کبھی نہیں کرے گی۔۔۔ اگر اُس نے ایسا کیا تو پہلے اُسے مجھ سے اپنا ناتا توڑنا ہو گا۔۔۔۔"

نرم مزاج سی حاعفہ اپنے باپ کے نام پر ایک دم پتھر ہو جاتی تھی۔۔۔ ماورا پر وہ جان چھڑکتی تھی، اُس کی ہر خواہش سر آنکھوں پر رکھتی تھی۔۔۔ مگر اِس معاملے میں وہ ماورا کو کسی قسم کی چھوٹ نہیں دینے والی تھی۔۔۔

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

نگینہ بائی اچھی طرح تسلی ہو جانے کے بعد فون رکھ گئی تھی۔۔۔وہ ماورا کو بھی اچھے سے جانتی تھی کہ وہ مر سکتی تھی مگر حاعفہ کے خلاف کسی قیمت پر نہیں جاسکتی تھی۔۔۔

@@@@@@@@

چھوٹو اُن دونوں کی جانب ایک نظر دیکھ کر منہاج کے ٹیبل کی جانب بڑھ گیا تھا۔۔جہاں ابھی کچھ دیر پہلے انہوں نے کافی ہی آرڈر کی تھی۔۔۔

ایک مخصوص کپ منہاج کے آگے رکھتے وہ باقی سب کے آگے بھی کافی رکھنے لگا تھا۔۔

چھوٹو کام اتنی پھرتی سے کر رہا تھا کہ اگر اُن دونوں کو پتا نہ ہوتا تو وہ لوگ بھی چھوٹو کی ایکٹنگ سے کچھ سمجھ نہ پاتیں۔۔۔

منہاج نے باتوں میں مصروف کپ اُٹھاتے ہونٹوں سے لگایا تھا۔۔مگر اِس سے پہلے کہ وہ گھونٹ بھرتا کال آجانے کی وجہ سے وہ کافی واپس ٹیبل پر رکھتا کچھ فاصلے پر ہوتا کال سننے لگا تھا۔۔۔

"اُف یہ کال کیوں آگئی بیچ میں۔۔۔اچھا بھلا وہ پینے لگا تھا۔۔۔"

بیلا اور ماورا پوری توجہ سے منہاج کو گھورتیں اُس کے فارغ ہونے کا ویٹ کر رہی تھیں۔۔اور ساتھ ہی اُن کی ایک آنکھ کافی پر بھی تھی۔۔۔

فون پر بات کرتے منہاج کی نظر اُن دونوں پر پڑی تھی۔۔۔اُس نے سن گلاسز لگائی ہوئی تھیں۔۔۔جس کی وجہ سے وہ دونوں سمجھ نہیں پائی تھیں۔۔کہ منہاج اُن کی جانب دیکھ رہا ہے یا پھر کہیں اور۔۔۔

"ہائے گائز۔۔۔واٹس اپ۔۔۔۔"

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

وہ دونوں منہاج کے دیکھنے پر نظریں جھکا گئی تھیں۔۔۔جب اپنے ٹیبل کے قریب اُنہیں جاسم کی آواز سنائی تھی۔۔۔جو بڑے ہی خوشگوار انداز میں اُن دونوں سے ہی مخاطب تھا۔۔۔

جاسم یونی کے اندر منہاج کا سب سے بڑا دشمن تھا۔۔۔دونوں کے گروپس کے درمیان اکثر جھگڑے ہوتے رہتے تھے۔۔۔

بیلا کا دماغ پھر سے اُلٹا چلنے لگا تھا۔۔۔منہاج کو اِدھر ہی دیکھتا پا کر اُس نے انتہائی خوش اخلاقی کا مظاہرہ کرتے جاسم کو بیٹھنے کی آفر کی تھی۔۔۔۔۔۔ماورا نے اُسے سختی سے گھورا تھا۔۔۔کیونکہ یونیورسٹی میں جاسم کی ریپوٹیشن کچھ زیادہ اچھی نہیں تھی۔۔۔اور ماورا نے ہمیشہ اُسے اپنی جانب پسندیدگی بھری نگاہوں سے دیکھتے ہی پایا تھا۔۔۔جو بات اُسے کوفت میں مبتلا کر دیتی تھی۔۔۔

جاسم کے لیے تو بیلا کی جانب سے کی جانے والی آفر کسی غنیمت سے کم نہیں تھی۔۔۔

وہ ہونٹوں پر جاندار مسکراہٹ سجاتا براجمان ہوا تھا۔۔۔

یہ منظر صاف صاف دیکھتا منہاج درانی آگ کی لپیٹ میں آتا جل بھن اُٹھا تھا۔۔۔جس طرح جاسم ماورا کو گھور رہا تھا۔۔۔منہاج کا دل چاہا تھا اُس کی یہ آنکھیں نوچ کر اُس کے گلے میں پہنا دے۔۔۔

منہاج ایک سخت ترین نگاہ ناپسندیدہ منظر پر ڈال کر فون بند کرتا واپس اپنی کرسی پر آن بیٹھا تھا۔۔۔

اُس کی کافی جوں کی توں پڑی تھی۔۔۔

کچھ دیر کافی کو گھورنے کے بعد۔۔۔منہاج نے چھوٹو کو آواز لگائی تھی۔۔۔

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

"جی سر جی۔۔۔۔"

چھوٹو بھاگتا ہوا اُس کے قریب آیا تھا۔۔۔ اُسے ہمیشہ سب سے زیادہ ٹپ منہاج سے ہی ملی تھی۔۔۔ اِس لیے وہ اُس کا کام سب سے زیادہ دوڑ دوڑ کر کرتا تھا۔۔۔

"یہ کافی ٹھنڈی ہو گئی ہے۔۔۔ مجھے دوسری لا کر دو۔۔۔۔"

منہاج کی بات پر وہ جز بز ہوا تھا۔۔۔

"سر جی یہی دوبارہ گرم کر کے لا دوں۔۔۔۔"

چھوٹو کو سمجھ نہیں آ رہا تھا کیا بولے۔۔۔

"کیوں چھوٹو ایسا کیا خاص ڈالا اِس میں میرے لیے۔۔۔۔ جو یہی پلانا چاہتے ہو مجھے۔۔۔"

منہاج پاکٹ سے سیگریٹ نکالتے چھوٹو کو گھورتے ہوئے بولا۔۔۔ جاسم کو ماورا کے بالکل سامنے بیٹھا دیکھ منہاج کے اندر جنگ چھڑ چکی تھی۔۔۔ اُسی کیفیت پر قابو پانے کے لیے اُس نے سیگریٹ کا سہارا لیا تھا۔۔۔

"چھوٹو مجھے دوبارہ ڈبل کراس کرنے کی کوشش مت کرنا۔۔۔ اب یہ کافی اُٹھاؤ اور گرم کر کے اُس ٹیبل پر بیٹھے اُس گھٹیا شخص کو دو آؤ۔۔۔"

منہاج سیگریٹ کا دھواں اُڑاتا چھوٹو کو تنبیہی بھری نگاہوں سے دیکھتے آئندہ ایسی کوئی بھی حرکت کرنے سے وارن کر گیا تھا۔۔۔

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

اُسے شک تو اُسی وقت ہو گیا تھا جب اُس نے ماورا اور بیلا کو ککنگ ایریا سے نکلتے دیکھا تھا، پھر چھوٹو کا سپیشل ایک کپ اُٹھا کر اُس کے سامنے رکھنا، اُن دونوں کو اپنی جانب پوری توجہ سے گھورتے دیکھنا۔۔۔ منہاج کو اچھی طرح اُن کی شرارت سمجھا گیا تھا۔۔ جس کی تصدیق بھی چھوٹو کر کے جا چکا تھا۔۔۔

وہی کافی اب جاسم کے آگے رکھ دی گئی تھی۔۔۔ جاسم کی وجہ سے اُن دونوں کا دھیان منہاج کی کافی سے ہٹ گیا تھا۔۔۔ وہ کافی کا یہ ردوبدل نہیں دیکھ پائی تھیں۔۔۔

جاسم اِس وقت ہواؤں میں اُڑ رہا تھا کیونکہ کبھی ایک نگاہ اُٹھا کر بھی نہ دیکھنے والی ماورا کے مقابل بیٹھنے کا موقع ملا تھا۔۔۔ اپنی اِسی خوشی کے زیرِ اثر وہ سامنے پڑی کافی اُٹھاتا ہونٹوں سے لگا گیا تھا۔۔۔ جب دو گھونٹ بھرنے پر ہی اُس کی حالت ایسی خراب ہوئی تھی۔۔۔ جیسے زہر پلا دی گئی ہو۔۔۔

ماورا اور بیلا اُسے بُری طرح کھانستے اور خطرناک حد تک لال پڑتا چہرا دیکھ پریشان ہوئی تھیں۔۔۔

جبکہ منہاج کے دل میں سکون اُتر گیا تھا۔ اُس نے آدھ جلے سیگریٹ کو زمین پر پھینک کر پیر کے نیچے مسل دیا تھا۔۔۔ ماورا کو جاسم کی حالت سے خوف آنے لگا تھا۔۔۔ اُسے شاید مرچوں سے الرجی تھی اور مرچوں سے بھری کافی اُس کی یہ حالت کر گئی تھی۔۔۔ ماورا نے اُٹھ کر اُس کے قریب جاتے پانی کا گلاس تھمایا تھا۔۔۔ باقی سٹوڈنٹس بھی اُن کی جانب متوجہ ہو چکے تھے۔۔۔

گلاس تھامتے جاسم کا ہاتھ ماورا کے ہاتھ سے ٹچ ہوا تھا۔۔۔ جو دیکھتے منہاج تو جیسے غصے سے پاگل ہو اُٹھا تھا۔۔۔ اُس کی بیوی کو بھلا کوئی اور شخص کیسے چھو سکتا تھا۔۔۔

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

وہ اپنی جگہ سے اُٹھتا طیش کے عالم میں ماورا کے سر پر پہنچا تھا۔۔۔ اور اُسے کچھ بھی سمجھنے کا موقع دیئے بغیر۔۔۔ کلائی سے پکڑ کر اپنے ساتھ کھینچتے وہاں سے نکل گیا تھا۔۔۔ ماورا ہکا بکا سی منہاج کا یہ جارحانہ عمل دیکھے گئی تھی۔۔۔

باقی سب نے بھی منہاج کی یہ حرکت کافی غور سے دیکھی تھی۔۔ بیلا سمجھ گئی تھی کہ منہاج اُن کے پلان سے واقف ہو چکا ہے۔۔۔ اور یہ شاید اُسی کا رد عمل تھا۔۔

وہ ماورا کو اُس سے بچانے جانا چاہتی تھی۔۔۔ مگر جاسم کی حالت دیکھ وہ ایسا نہیں کر پائی تھی۔۔۔

@@@@@@@@

منہاج ماورا کے مزاحمت کرنے، چیخنے چلانے کے باوجود اپنے ساتھ گھسیٹتا یونی کے قدرے سنسان حصے کی جانب لے آیا تھا۔۔ جہاں لائن میں موجود درختوں کی تعداد کافی زیادہ تھی۔۔۔ وہاں سیمنٹ کے سنگی بینچ بھی بنائے گئے تھے۔۔۔ مگر سٹوڈنٹس اِس ایریا میں کم ہی پائے جاتے تھے۔۔۔ یہاں زیادہ تر یونی کے کپلز کا ہی آنا جانا لگا رہتا تھا۔۔۔

کچھ سٹوڈنٹس نے تو اِسے "لو پلیس" کا نام دے دیا تھا۔۔۔

اِس وقت وہاں کوئی اکا دکا کپلز ہی نظر آ رہے تھے۔۔ جو آپس میں مگن اُن کی جانب بالکل بھی متوجہ نہیں تھے۔۔۔

"یہ کیا بدتمیزی ہے؟ تم اپنے آپ کو سمجھتے کیا ہو۔۔۔؟ جب دل چاہتا ہے سب کے بیچ سے ایسے گھسیٹ کر لے آتے ہو۔۔۔"

منہاج نے اُسے درخت کے پاس لا پٹخا تھا۔۔ ماورا کی کمر بہت زور سے درخت کے موٹے تنے سے ٹکرائی تھی۔۔۔ جس کی تکلیف اور منہاج کی اِس دھونس بھری حرکت پر وہ آگ بگولا ہوتی چلائی تھی۔۔۔

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

"بدتمیزی یہ نہیں وہ ہے جو تم کر رہی تھی۔۔۔اتنا شوق کیوں ہے تمہیں ہر وقت غیر مردوں کو اپنے ارد گرد گھیرے رکھنے کا۔۔۔"

منہاج آگ اُگلتی سرخ نگاہوں سے اُسے گھورتا اُس سے چند قدموں کے فاصلے پر آن کھڑا ہوا تھا۔۔

"کیونکہ میں ایک طوائف ہوں۔۔۔اور ایک طوائف یہی تو کرتی ہے۔۔۔اُس کے دن اور راتیں نامحرم مردوں کے لیے ہی تو ہوتی ہیں۔۔۔"

ماورا زہر خند لہجے میں بولتی منہاج درانی کو اندر باہر سے جھلسا گئی تھی۔۔۔

"بکواس بند کرو اپنی۔۔۔"

منہاج اُس کا جبڑا سختی سے دبوچتے اُسے خون آلود نظروں سے گھورا تھا۔۔

تکلیف کے احساس سے ماورا کی آنکھوں سے آنسو بہہ نکلے تھے۔۔۔

"تم میری بیوی ہو۔۔۔منہاج درانی کی بیوی۔۔۔اگر دوبارہ ایسی بکواس کی۔۔۔یا کسی ایرے غیرے کے قریب نظر آئی تو مجھ سے بُرا کوئی نہیں ہوگا۔۔۔میرے ردعمل کی ذمہ دار تم خود ہو گی۔۔۔"

منہاج کی آنکھیں بے انتہا لال ہو چکی تھیں۔۔۔ماورا کا پل بھر کے لیے اُس سے خوف محسوس ہوا تھا۔۔

"اچھا۔۔۔تو کیا ثبوت ہے تمہارے پاس کے میں تمہاری بیوی ہوں۔۔۔وہ جلا ہوا نکاح نامہ۔۔۔تم نے مجھے تکلیف دینے کے لیے اُس نکاح کا کھیل رچایا۔۔۔مگر یہ بھول گئے کہ ایک طوائف کے نزدیک ایسی حد بندیوں کی کوئی اہمیت نہیں ہوتی۔۔۔"

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

ماورا اُس کا ہاتھ اپنے منہ سے ہٹاتی جواباً اُسی کو ہی تلخ حقیقت سے آگاہ کر گئی تھی۔۔۔

منہاج نے سختی سے ہونٹ بھینچتے بہت مشکل سے خود کو کوئی انتہائی قدم اُٹھانے سے روکا تھا۔۔۔

وہ اِس زخمی شیرنی کو جتنی تکلیفوں سے دوچار کر چکا تھا۔۔۔ اُس کا ایسا ردعمل عام سی بات تھی۔۔۔

"کیوں کر رہی ہو یہ سب؟"

منہاج نے خود کو حتی الامکان نارمل رکھتے انتہائی تحمل سے یہ سوال کیا تھا۔۔۔

"کیا کیا ہے میں نے؟؟.. تم ہر بار تکلیف دیتے ہو مجھے۔۔۔"

ماورا بھی شاید چیخ چلا کر تھک گئی تھی۔۔ وہ بھی جواباً کمزور لہجے میں بولی تھی۔۔۔

"مجھ سے میرا سکون چھینا ہے تم نے۔۔۔ نہ تم سے محبت قائم رکھنا چاہتا ہوں۔۔۔ اور نہ ہی نفرت کر پا رہا ہوں۔۔۔"

منہاج نے بے تاثر انداز میں بولتے ماورا کے دل کے کئی ٹکڑے کیے تھے۔۔۔

"تو کیوں باندھ کر رکھا ہوا ہے مجھے اپنے ساتھ۔۔۔ چھوڑ دو مجھے۔۔۔۔ اور میری اذیت بھی کم کر دو۔۔۔"

ماورا نم آلود نگاہوں سے سامنے کھڑے بے حس، احساس سے عاری، سنگدل شخص کی جانب دیکھتے بولی۔۔ جس نے محبت تو کر لی تھی۔۔۔۔ مگر ظرف کے معاملے میں بہت چھوٹا نکلا تھا۔۔۔

"ایسا تو میں کبھی نہیں کروں گا۔۔۔ تم ساری زندگی ایسے ہی میرے ساتھ جڑی رہو گی۔۔۔ اور اگر کسی غیر مرد کے قریب جانے کی کوشش کی تو میرے ہاتھوں بچ نہیں پاؤ گی۔۔۔۔"

منہاج واپس اپنی اُسی ضد پر اڑ چکا تھا۔۔۔ وہ اُسے وارن کرتا واپس پلٹا تھا۔۔۔

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

جب ماورا اُس کی بات کے جواب میں مزید غصے سے بھڑکتی اُس کے سامنے آتی اُس کا گریبان دونوں مٹھیوں میں دبوچ گئی تھی۔۔۔

"تم سمجھتے کیا ہو خود کو۔۔۔۔؟؟؟ تم چاہے جتنی۔۔۔۔۔"

وہ دونوں جس جگہ کھڑے تھے وہاں مٹی کا ڈھیر تھا۔۔ماورا کی بات ابھی منہ میں ہی رہ گئی تھی۔۔۔جب اُس کا پیر گیلی مٹی سے سلپ ہوا تھا۔۔۔شاید ابھی کچھ دیر پہلے ہی یہاں پانی کا چھڑکاؤ کیا گیا تھا۔۔

اُس نے منہاج کا گریبان مزید مضبوطی سے تھاما تھا۔۔منہاج نے اُسے سلپ ہوتے دیکھ سنبھالنا چاہا تھا۔۔۔مگر زرا سا آگے قدم بڑھانے پر وہ خود کو بھی سلپ ہونے سے نہیں روک پایا تھا۔۔۔

اگلے ہی لمحے وہ دونوں ایک ساتھ زمین بوس ہوئے تھے۔۔۔منہاج نے زمین پر بازو ٹکاتے اپنا وزن ماورا پر پڑنے سے روکا تھا۔۔۔

ماورا تو اِس اچانک رونما ہونے والے واقع پر ہی بھونچکا گئی تھی۔۔۔۔منہاج پوری طرح اُس پر چھایا ہوا تھا۔۔۔اُس کی گرم سانسیں اپنی گردن پر محسوس کرتے ماورا کی حالت غیر ہوئی تھی۔۔۔

اُس نے دونوں ہاتھ منہاج کے سینے پر ٹکاتے اُسے پیچھے دھکیلا تھا۔۔۔

مگر اُسے ایک انچ بھی خود سے دور نہیں کر پائی تھی۔۔۔

"بہت شوق تھا نا میرے قریب آنے کا۔۔۔۔اب بولو کیا کہہ رہی تھی؟"

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

منہاج اتنے ریلیکس موڈ میں اُس کے لال ہوتے چہرے کی جانب دیکھتے بولا۔۔۔ جیسے اِس وقت وہ یونی کے وسیع و عریض گراؤنڈ کی زمین پر نہیں بلکہ اپنے بیڈ پر لیٹا ہو۔

"منہاج دور ہٹو مجھ سے۔۔۔۔ یہ کیا بیہودگی ہے۔۔۔؟؟"

یہاں کسی کے آجانے کے خوف اور منہاج کی اِس قدر نزدیکی پر ماورا کی جان نکلنے کے در پر تھی۔۔۔

"یہ بیہودگی تم نے کری ایٹ کی ہے میں نے نہیں۔۔۔"

منہاج اُس کے خون چھلکاتے لال ٹماٹر رخساروں کو گہری نگاہوں سے دیکھتا مزید تپا گیا تھا۔۔۔

اُن دونوں کے کپڑے گیلی مٹی سے بھر چکے تھے۔۔۔

"پلیز ہٹو۔۔۔۔ اگر یہاں کسی نے ایسے دیکھ لیا تو۔۔۔ پلیز۔۔۔۔"

ماورا شرم اور خوف کے مارے لرز کر رہ گئی تھی۔۔۔

"تو کیا میاں بیوی ہیں۔۔۔ کہیں پر بھی۔۔۔ کیسے بھی رومانس کرنے کا حق رکھتے ہیں۔۔۔"

منہاج کو تو جیسے موقع مل گیا تھا اُسے زچ کرنے اور تپانے کا۔۔۔۔

اِس سے پہلے کے ماورا اُسے کوئی جواب دیتی۔۔۔ قریب آتے قدموں کی آواز پر ماورا کی جان حلق میں اٹکی تھی۔۔۔

"ماورا کہاں ہو تم۔۔؟؟"

ساتھ ہی بیلا کی آواز بھی سنائی دی تھی۔۔۔ ماورا کے زرد پڑتے چہرے پر رحم کھاتے اُس کے اوپر سے ہٹ گیا تھا۔۔۔ ماورا بھی جلدی سے اُٹھی تھی۔۔۔ تب تک بیلا بھی درختوں کے پیچھے سے اُنہیں ڈھونڈتی اُن تک پہنچ چکی تھی۔۔۔

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

مگر اُن دونوں کے مٹی سے بھرے کپڑے دیکھ بیلا کی آنکھوں کے ساتھ ساتھ غیرت کے مارے منہ بھی کھل گیا تھا۔۔

"ماورا یہ سب۔۔۔۔"

بیلا نے منہاج کی موجودگی کا خیال کرتے بات ادھوری چھوڑ دی تھی۔۔۔

"بتائیں اپنی بیسٹ فرینڈ کو ماورا۔۔۔ ابھی تھوڑی دیر پہلے تنہائی میں ہم دونوں کیا کر رہے تھے۔۔۔ ہمارے حلیے دیکھ کر کافی حد تک تو یہ سمجھ بھی گئی ہو نگی۔۔۔ اِتنی عقل مند تو لگتی ہیں یہ مجھے۔۔۔"

منہاج ماورا کی جانب دیکھ کر ایک آنکھ دباتا وہاں سے نکل گیا تھا۔۔۔ ماورا نے بے یقینی سے منہاج کی جانب دیکھا تھا۔۔ جو بیلا کو اُس کے حوالے سے مشکوک کر کے مزے سے وہاں سے نکل گیا تھا۔۔

"ماورا یہ سب کیا ہے؟؟.. تم دونوں کیا کر رہے تھے؟"

بیلا کا حیرت کی زیادتی سے کھلا منہ بند ہونے کا نام ہی نہیں لے رہا تھا۔۔۔

"کیا کر رہے تھے مطلب؟؟... چلو یہاں سے۔۔۔۔"

ماورا نے اپنا غصہ بیلا پر نکالا تھا۔۔۔

"مگر منہاج کیا کہہ رہا تھا ابھی؟؟؟؟"

بیلا کا تجسس کم ہونے کا نام ہی نہیں لے رہا تھا۔۔۔۔

"میرا سر۔۔۔۔۔"

ماورا اُسے وہی چھوڑتی آگے بڑھ گئی تھی۔۔۔

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

@@@@@@@@

حاعفہ نے ایک ہفتے کے بعد آج آفس میں قدم رکھا تھا۔۔۔ آژمیر نے اُسے مکمل صحت یاب ہونے کے بعد آنے کا کہا تھا۔۔۔

حاعفہ کے پیر کا زخم اب کافی حد تک ٹھیک ہو چکا تھا۔۔۔ ماتھے کی بینڈ یج بھی اُتر چکی تھی مگر اُس کی بے داغ پیشانی پر کٹ کا نشان باقی رہ گیا تھا۔۔۔

حاعفہ فیروزی سوٹ کے اُوپر سیاہ شال اوڑھے اپنے نازک وجود کو پوری طرح چھپائے ہوئے تھی۔۔۔ سیاہ شال میں اُس کی گلابیاں چھلکاتی سرخ و سفید رنگت مزید نکھر جاتی تھی۔۔۔ اِس وقت وہ اپنے کیبن میں بیٹھی پورے انہماک سے کام میں مصروف تھی۔۔۔ جب اُسے باہر سے آژمیر کے کسی پر چلانے کی آواز آئی تھی۔۔۔

حاعفہ کے کام کھڑے ہوئے تھے۔۔۔ شاید آژمیر ابھی ابھی آفس میں آیا تھا۔۔۔ اور آتے ہی شاید کسی کی کلاس لگا دی تھی۔۔۔

حاعفہ اپنی کرسی سے اُٹھ کر آہستہ روئی سے چلتی دروازے تک گئی تھی۔۔۔ جہاں سے سامنے منظر بالکل کلئیر تھا۔۔۔

"میرے آفس میں یہ سب نہیں چلے گا۔۔۔ یہ عشق و معشوقی آپ لوگ کہیں اور جا کر چلائیں تو زیادہ بہتر ہو گا۔۔۔ میں آپ دونوں آفس سے نکال رہا ہوں۔۔۔ آپ لوگوں کو رکھ کر یہاں کا ماحول خراب نہیں کر سکتا۔۔۔"

آژمیر اپنے سٹاف کے دو ممبرز پر اِس وقت شدید غصہ ہو رہا تھا۔۔۔ جو دونوں ہر وقت لو برڈز بنے پورے آفس میں گھومتے رہتے تھے۔۔۔ کبھی ہاتھ پکڑ رکھا ہے تو کبھی چپک کر بیٹھے ہیں۔۔۔ یہ سب تو پھر بھی کسی حد تک مقابلے قبول

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

تھا۔۔۔ مگر آج تو پین نے اُنہیں کچھ زیادہ ہی نازیبا حالت میں پکڑا تھا۔۔۔ جس کے بعد آفس والوں سمیت آژمیر کا بھی ضبط ختم ہو گیا تھا۔۔۔

"کیا سر صرف اِسی بات پر اتنے غصے میں ہیں یا کوئی اور ریزن بھی ہے۔۔۔؟"

حاعفہ نے پاس کھڑی کولیگ سمیرا کو مخاطب کرتے پوچھا تھا۔۔۔ جس سے اُس کی تھوڑی بہت بات چیت ہو جاتی تھی۔۔۔

آژمیر کو وہ پہلی بار اِس قدر شدید غصے میں دیکھ رہی تھی۔۔۔ اُسے کے تنے ہوئے نقوش اور ماتھے کی اُبھری نسیں دیکھ حاعفہ سمیت سارا اسٹاف ہی پریشان ہو چکا تھا۔۔۔

آژمیر میران نے اکثر بڑی بڑی غلطیوں پر بھی کسی کو اِس بُری طرح نہیں ڈانٹا تھا۔۔۔

"جہاں تک میں نے آبزرو کیا ہے۔۔ اُس سے میری یہی رائے ہے کہ آژمیر سر محبت کی توہین برداشت نہیں کر سکتے۔۔۔ "

سمیرا کی بات پر حاعفہ نے ساکت نگاہوں سے سامنے کا منظر دیکھا تھا۔۔۔

کیا واقعی ایسا تھا۔۔۔

تو جو وہ آژمیر کے ساتھ کرنے جا رہی تھی۔۔۔ اُس کا آژمیر کے ہاتھوں نجانے کیا انجام ہونے والا تھا۔۔۔ یہ سوچ کر ہی حاعفہ نے خوف سے جھرجھری لی تھی۔۔۔

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

وہ گم صم سی واپس اپنی کرسی پر آن بیٹھی تھی۔۔۔اُس پر مسلسل پریشر تھا کہ وہ اپنے کام میں اتنی سلو کیوں جا رہی ہے۔۔۔ مگر اُسے سمجھ نہیں آ رہی تھی۔۔ کہ آخر وہ کرے تو کیا۔۔۔ آژمیر کے سامنے آتے ہی اُس کی بولتی بند ہو جاتی تھی۔۔۔اُسے محبت کے جال میں اُلجھانا تو بہت بڑی بات تھی۔۔۔

حاعفہ ہاتھوں پر چہرا گرائے بیٹھی تھی، جب دروازے پر کھٹکا ہوا تھا۔۔۔

"مس حاعفہ آر یو اوکے۔۔۔۔۔"

آفس میں گونجتی آژمیر کی بھاری گھمبیر آواز پر حاعفہ ہڑبڑا کر اپنی جگہ سے اُٹھی تھی۔۔۔

سامنے ہی دروازے میں استہزادہ سینے پر بازو باندھے کھڑے اُسے سوالیہ نظروں سے دیکھ رہا تھا۔۔۔

حاعفہ ابھی کچھ دیر پہلے آژمیر کو جتنے غصے میں دیکھ چکی تھی۔۔۔اِس لمحے اُسے آژمیر سے خوف محسوس ہونے لگا تھا۔۔۔

"یِس سر۔۔۔ آئم اوکے۔۔۔۔۔"

حاعفہ آژمیر کے اتنے سنجیدہ تاثرات دیکھ بمشکل بول پائی تھی۔۔۔

"آپ کو جو فائل بھجوائی گئی تھی وہ ریڈی ہو گئی۔۔۔؟"

آژمیر اُس کے سامنے کرسی پر براجمان ہوتا کام کے متعلق پوچھنے لگا تھا۔

"نو سر ابھی رہتی ہے۔۔۔"

حاعفہ اُس کی خود پر اُٹھتی نگاہوں سے گھبراتی نم ہوتی ہتھیلیوں کو بھینچ گئی تھی۔۔۔

"اوکے۔۔۔اُس میں کچھ چینجنگز کرنی ہیں۔۔۔ دیکھائیں فائل میں آپ کو بتا دیتا ہوں۔۔۔"

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

آژمیر عام سے لہجے میں بولتا اُس سے فائل کے متعلق استفسار کرنے لگا تھا۔۔۔

"جی سر۔۔۔۔"

حاعفہ نے اپنے سامنے ہی رکھی فائل اُس کے آگے کی تھی۔۔۔اور ساتھ ہی پین بھی اُسے تھمانے کے لیے بڑھایا تھا۔۔۔

حاعفہ کے ہاتھ بُری طرح لرز رہے تھے۔۔ جیسے ہی آژمیر نے پین تھامنے کے لیے ہاتھ بڑھایا حاعفہ کا ہاتھ بے دھیانی اور بوکھلاہٹ میں اُسے ٹچ کر گیا تھا۔۔۔۔

حاعفہ کے پورے وجود میں برقی رو سی دوڑ گئی تھی۔۔۔اُس نے تیزی سے ہاتھ واپس کھینچا تھا۔

آژمیر نے خاموشی نگاہوں سے اُس کی یہ ساری حرکتیں نوٹ کی تھیں۔۔۔۔

"اینی پرابلم مس حاعفہ۔۔۔۔ آپ کی طبیعت ٹھک ہے اب؟؟؟"

آژمیر اُس کا لرزنا، کانپنا اور سُرخ پڑتا چہرا نوٹ کر چکا تھا۔۔۔اِس لیے اپنے سامنے کھلی فائل بند کرتا بغور اُس کی جانب دیکھتا حاعفہ کو پہلے سے بھی زیادہ کنفیوژ کر گیا تھا۔۔۔

وہ اچھی بھلی دوسروں کو اپنے اشاروں پر نچانے والی کانفیڈنٹ لڑکی اِس ایک شخص کے سامنے آتے خود ہی پاگل ہو جاتی تھی۔۔۔ آژمیر میران کی شخصیت کے سحر میں وہ پور پور ڈوبتی باقی ہر کام کے لیے ناکارہ ہو رہی تھی۔۔۔۔اُسے یہاں آژمیر کو اپنی محبت اور حُسن کے جال میں اُلجھانے بھیجا گیا تھا۔۔۔

مگر وہ تو اُلٹ ہی کر بیٹھی تھی۔۔۔۔

"یس سر میں ٹھیک ہوں۔۔۔"

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

حاعفہ اُس کی نگاہوں کے ارتکاز سے گھبراتے بولی۔۔۔ جبکہ آژمیر کی نگاہیں تو اُس کی صبیح پیشانی پر آئے کٹ کے نشان پر جمی ہوئی تھیں۔۔۔

"یہ فائل لے کر میرے آفس میں آئیں۔۔۔۔ وہیں ڈسکس کرتے ہیں۔۔۔۔"

آژمیر اُس کی کیفیت گہری نظروں سے دیکھتا وہاں سے اُٹھ گیا تھا۔۔۔۔

اُس کے جاتے ہی حاعفہ نے کب سے روکی سانس ہوا میں خارج کی تھی۔۔۔۔

"اُف میرے خدا۔۔۔۔ یہ کوئی انسان ہے یا جادو گر۔۔۔۔ اِس کی ایک نظر ہی ہلا کر رکھ دیتی ہے۔۔۔۔ میں کیسے اِسے اپنی اداؤں کا دیوانہ بناؤں۔۔۔ یہ شخص تو لمحہ بالمحہ مجھے اپنا اسیر کیے جا رہا ہے۔۔۔۔"

حاعفہ ایک عجیب سے کشمکش میں پھنس چکی تھی۔۔

اُسی لمحے اُس کا موبائل بجا تھا۔۔۔ سکرین پر اُسی شخص کا نمبر جگمگا رہا تھا۔۔۔۔ جو اُسے آژمیر کے حوالے سے اُس کے کام سے آگاہ کرتا تھا۔۔۔

"آژمیر میران کو آپ پر شک ہو چکا ہے۔۔۔ اُس نے اپنے دو آدمیوں کو آپ کی معلومات حاصل کرنے کے لیے لگایا ہے۔۔۔۔ جس کو فلحال تو ہم نے ہینڈل کر لیا ہے۔۔۔ مگر آژمیر میران چپ بیٹھنے والا نہیں ہے۔۔۔ اُسے اگر زرا سی بھی بھنک پڑ چکی ہے تو وہ معاملے کی تحقیق ہر حال میں کروا کر رہے گا۔۔۔۔ آپ کا کام بہت سول چل رہا ہے۔۔۔۔ جلد از جلد اپنا مقصد پورا کریں۔۔۔ کیونکہ اگر آژمیر کو آپ کی اصلیت پتا چل گئی تو وہ کسی قیمت پر نہیں چھوڑے گا۔۔۔۔"

وہ آدمی اپنی بات کہہ کر فون رکھ چکا تھا۔۔۔ جبکہ حاعفہ اُسی پوزیشن میں فون کان سے لگائے بیٹھی رہی تھی۔۔۔

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

اُس کے بنا کچھ کیے ہی آژمیر کو اُس پر شک ہو چکا تھا۔۔۔ حاعفہ کی ایک ایک حرکت پر جس طرح نظر رکھی جا رہی تھی۔۔۔ حاعفہ چاہ کر بھی آژمیر کو کچھ نہیں بتا سکتی تھی۔۔۔ اگر بتاتی تو اُس کے ساتھ ساتھ ماورا کی جان کو بھی خطرہ تھا۔۔۔ ماورا پر تو زرا سی خراش آتی برداشت نہیں تھی اُسے۔۔۔۔

@@@@@@@

"ہم سب اچھے سے جانتے ہیں اکرام حنیف کوئی عام آدمی بالکل بھی نہیں ہے۔۔۔ اُس کے کتنے خطرناک لوگوں کے ساتھ تعلقات ہیں اِس بات سے کوئی ناواقف نہیں ہے۔۔۔ اللہ کا شکر ہے کہ اُس کے پہلے وار سے بنا کسی بڑے نقصان سے دوچار ہوئے زنیشہ کو آژمیر اور زوہان نے بچا لیا۔۔۔ مگر ضروری نہیں قسمت ہر بار قسمت ہمارا ساتھ دے گی۔۔۔ اِس سے پہلے کہ وہ گھٹیا شخص دوبارہ کچھ کرے۔۔۔ ہمیں زنیشہ کی حفاظت کے لیے اہم اقدامات کرنے ہونگے۔۔۔ یوں ہاتھ پر ہاتھ دھرے رکھ کر نہیں بیٹھ سکتے ہم۔۔۔۔"

قاسم میران کے چہرے پر فکر کی لکیریں نمایاں تھیں۔۔

اِس وقت ہال کمرے میں گھر کے تمام بڑے موجود سب سے گھمبیر اور پریشان کن معاملے پر غور و فکر کر رہے تھے۔۔ اکرام حنیف واپس آ چکا تھا۔۔۔ اور اُس کے ارادے نیک بالکل بھی نہیں تھے۔۔۔ کہنے کو تو وہ زنیشہ کا سگا باپ تھا مگر در حقیقت اُسی سے ہی زنیشہ کو سب سے زیادہ خطرہ لاحق تھا۔۔۔

"وہ زنیشہ سے اپنے بھتیجے کا نکاح کروانا چاہتا ہے۔۔۔ زنیشہ کے لیے سب سے بڑی سیکورٹی ہی یہی ہے کہ اُس کا نکاح کر دیا جائے۔۔۔۔"

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

شاکر میران نے پر سوچ انداز میں اپنی تجویز پیش کی تھی۔۔۔

" مگر اکرام نے تو صاف لفظوں میں دھمکی دی ہے کہ اگر زنیشہ کا کسی سے نکاح کیا گیا تو وہ اُسے مروادے گا۔۔۔ ہم کیسے حسیب کو موت کے منہ میں دھکیل سکتے ہیں۔۔۔۔"

آمنہ بیگم نے فوراً اپنے شوہر کی بات ٹوکتے اُنہیں ایسی ویسی حامی بھرنے سے روکا تھا۔۔ جب سے زنیشہ سے اُن کے بیٹے کا رشتہ طے ہوا تھا۔۔۔ حسیب پر مسلسل خطرے کی تلوار لٹکتی ہی رہتی تھی۔۔۔ پہلے ملک زوہان کی تو اب اکرام حنیف کی۔۔۔

وہ اب ایسا ہر گز نہیں چاہتی تھیں۔۔۔ زنیشہ اُنہیں پسند تھی مگر اپنے بیٹے کی زندگی سے بڑھ کر نہیں۔۔۔

شاکر صاحب سمیت وہاں بیٹھے باقی سب افراد نے بھی اُن کی اِس رشتے کے حوالے سے ناپسندیدگی نوٹ کر لی تھی۔۔۔

"آمنہ یہ۔۔۔۔۔"

شاکر صاحب نے اُنہیں سرزنش کرنی چاہی تھی۔۔ جب شمسہ بیگم نے ٹوک دیا تھا۔۔۔

"شاکر بھائی آمنہ بالکل ٹھیک کہہ رہی ہے۔۔۔ حسیب کو اِن دشمنیوں کے بیچ اُلجھا کر ہم اُس کے ساتھ زیادتی کریں گے۔۔۔ ہم نے جو حسیب اور زنیشہ کا رشتہ جوڑا تھا۔۔۔ اُسے یہیں پر ختم کر دینا ہے مناسب ہے۔۔۔۔"

شمسہ بیگم کی بات پر باقی سب بھی متفق ہوئے تھے۔۔۔ حسیب کسی طور بھی زوہان اور اکرام حنیف کا مقابلہ کر کے زنیشہ کی اور اپنی حفاظت نہیں کر سکتا تھا۔۔۔

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

"تو پھر اِن حالات میں ایسا شخص کہاں سے ملے گا۔۔۔جو ہماری زنیشہ کے لیے پرفیکٹ ہو۔۔جو اُسے اُس کے باپ کے شر سے بھی محفوظ رکھے۔۔۔اور اُس کے قابل بھی ہو۔۔۔۔"

قاسم صاحب بھی اب زنیشہ کی حسیب سے شادی کروانے کے حق میں نہیں تھے۔۔۔۔

"ہے ایک شخص۔۔۔۔جو میری بیٹی کو خوش بھی رکھے گا اور اُس پر زرا سی آنچ بھی نہیں آنے دے گا۔۔۔۔"

شمسہ بیگم نے وہاں بیٹھے تمام افراد پر ایک سرسری نگاہ ڈالتے پر یقین لہجے میں کہا تھا۔۔

"کون۔۔۔؟"

حمیرا بیگم کو لگا تھا جیسے وہ جانتی ہوں شمسہ بیگم کے دماغ میں کس کا نام چل رہا ہے۔۔۔

"ملک زوہان میران۔۔۔۔"

شمسہ بیگم نے اتنے دنوں سے دل میں چلتی بات کہہ دی تھی۔۔۔

جس کے بعد اُن کی توقع کے عین مطابق سب کو شدید جھٹکا لگا تھا۔۔۔۔

"شمسہ بھابھی یہ آپ کیا کہہ رہی ہیں۔؟؟؟... ہم ایک دشمن سے زنیشہ کو بچانے کے لیے دوسرے کے حوالے کر دیں۔۔۔ آپ ایسا بول بھی کیسے سکتی ہیں۔۔۔۔"

سب سے پہلے شاکر صاحب نے ہی اپنا اعتراض اُٹھایا تھا۔۔۔وہ ابھی تک حسیب کی وہ حالت بھولے نہیں تھے۔۔۔جو زوہان نے زنیشہ سے شادی روکنے کے لیے کیا تھا اُس کے ساتھ۔۔۔۔۔

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

"شمسہ بھابھی زوہان کے رشتہ لانے پر آپ سمجھ بیٹھیں۔۔۔وہ سچ میں ہماری زنیشہ کو چاہتا ہے۔۔۔۔زوہان نے وہ سب صرف آژمیر کی ضد میں کیا۔۔۔ورنہ اُس کے دل میں میران پیلس کے کسی بھی فرد کے لیے کوئی جگہ نہیں ہے۔۔۔۔وہ ہمیں برباد کرنا چاہتا ہے۔۔۔اور زنیشہ کی شادی اُس سے کر کے ہم اپنی بربادی کا سامان خود کریں گے۔۔۔"

حمیرا بیگم کو بھی زوہان والی چوائس بالکل بھی پسند نہیں آئی تھی۔۔۔۔

"آپ سب کو جو لگتا ہے وہ اپنی جگہ ٹھیک ہے۔۔۔۔مگر میں جانتی ہوں میں نے زوہان کی آنکھوں میں زنیشہ کی فکر دیکھی ہے۔۔۔اگر وہ زنیشہ کا دشمن ہوتا تو کبھی اُسے بچانے اکرام کے گھر نہ پہنچ جاتا۔۔۔اور آژمیر کے نام کی گولی اپنے وجود پر نہ کھاتا۔۔۔۔زوہان اُتنا بُرا نہیں ہے جتنا ہم نے اُسے مان لیا ہے۔۔۔میرے خیال کے مطابق زوہان کے علاوہ زنیشہ کے لیے کوئی انسان پرفیکٹ میچ نہیں ہو سکتا۔۔۔۔۔"

شمسہ بیگم نے اپنی سوچ سب کے سامنے کھل کر بیان کر دی تھی۔۔۔اُن کی بات میں کچھ ایسا تھا۔۔۔کہ کوئی اُنہیں جھٹلا نہیں پایا تھا۔۔۔۔

"آژمیر کبھی نہیں مانے گا۔۔۔۔"

قاسم صاحب کو بھی شمسہ بیگم کی دلیل کچھ حد تک زوہان کے حوالے سے رضامند کر گئی تھی۔۔۔۔لیکن وہ راضی ہو بھی جاتے تب بھی آژمیر کا ماننا ناممکن سی بات تھی۔۔۔جو بھی تھا مگر آخری فیصلہ آژمیر کا ہی ہونا تھا۔۔۔

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

"آژمیر کے لیے اُس کی نفرت، ضد اور انا اپنی بہن سے زیادہ اُوپر نہیں ہے۔۔۔وہ زنیشہ کی حفاظت کر سکتا ہے۔۔۔ مگر جہاں تک نکاح کی بات ہے، اُس کے لیے اُسے بھی زوہان کے لیے ماننا پڑے گا۔۔۔۔جب تم زنیشہ کا نکاح نہیں ہو جاتا۔۔۔اکرام اُسے اپنے پاس لانے کے لیے کسی بھی حد تک جائے گا۔۔۔۔"

شمسہ بیگم پہلے ہی خود کو آژمیر سے اِس موضوع پر بات کرنے کے لیے تیار کر چکی تھیں۔۔۔۔

@@@@@@@

کافی دیر کے بعد حاعفہ کو ہوش آیا تھا کہ آژمیر نے اُسے بلایا ہے۔۔۔وہ جلدی سے فائل اُٹھاتی باہر کی جانب دوڑی تھی۔۔۔

ہڑبڑاہٹ میں بناناک کیے وہ عجلت میں اندر داخل ہوئی تھی۔۔۔جب اُسی لمحے آژمیر فون کان سے لگائے چہرے پر کافی برہمی بھرے تاثرات سجائے باہر نکلتا سامنے سے وارد ہوتی حاعفہ کو نہیں دیکھ پایا تھا۔۔۔اچانک حاعفہ کے سامنے آجانے پر دونوں کا زوردار تصادم ہوا تھا۔۔۔

حاعفہ کا سر اُس کے مضبوط پتھر جیسے کندھے سے ٹکرا تا بُری طرح دکھنے لگا تھا۔۔۔اُس کے ہاتھ سے فائل چھوٹ کر زمین بوس ہوئی تھی۔۔۔اُس کے گرد اوڑھی سیاہ چادر کا ایک پلو نیچے ڈھلک گیا تھا۔۔۔

آژمیر نے بروقت اُس کے گرد حصار کھینچتے اُسے گرنے محفوظ رکھا تھا۔۔۔حاعفہ نے بے دھیانی اور گھبراہٹ میں آژمیر کے کوٹ کے کالر دونوں مٹھیوں میں دبوچ رکھے تھے۔۔۔۔

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

آژمیر کے بازو کا مضبوط لمس اپنی کمر پر محسوس کرتے حاعفہ کے تن بدن میں کرنٹ دوڑ گیا تھا۔۔اُس کی سحر انگیز خوشبو حاعفہ کے نتھنوں سے ٹکراتی اُس پر حاوی ہونے لگی تھی۔۔۔

آژمیر ابھی بھی فون پر مصروف کسی پر بھڑک رہا تھا۔۔۔ نجانے آج اُسے اتنا غصہ کیوں اور کس پر آرہا تھا۔۔۔

حاعفہ اپنی پوزیشن کا خیال کرتی فوراً پیچھے ہٹی تھی۔۔۔ مگر چند انچ ہلنے پر ہی اُس کی گردن میں بہت سخت کھینچاؤ آیا تھا۔۔۔ اُس کی گردن میں پہنی چین آژمیر کی شرٹ کے بٹن سے اُلجھ گئی تھی۔۔۔

حاعفہ کی جان لمحہ بھر کے لیے حلق میں آن اٹکی تھی۔۔۔ اگر آژمیر کو اُس پر شک تھا تو وہ اِسے اُس کی کوئی چال بھی سمجھ سکتا تھا۔۔۔ حاعفہ اِسی گھبراہٹ میں لرزتے ہاتھوں کے ساتھ اپنی چین آزاد کروانے لگی تھی۔۔۔ جو نجانے کیسے پھنسی ہوئی تھی کہ اُس کی اتنی کوشش کے بعد وہ نکلنے کے بجائے مزید اُلجھتی جا رہی تھی۔۔۔

آژمیر جو بہت امپورٹنٹ کال پر مصروف تھا اُس نے نظریں جھکا کر اپنے سینے سے لگی کھڑی حاعفہ کی جانب دیکھا تھا۔۔۔ جو سرخ ہوتے چہرے کے ساتھ اُس سے دور ہونے کی کوشش میں چین کھینچتی اپنی نازک گردن کو بھی اچھا خاصہ ہرٹ کر چکی تھی۔۔۔

اُس کی دودھیا گردن پر رگڑ کے نشان واضح تھے۔۔۔ آژمیر نے ایک نظر ڈالنے کے بعد واپس نگاہ پھیر لی تھی۔۔۔

"آنی آپ چاہتی ہیں۔۔۔ میں اپنی بہن کو ایک درندے سے بچانے کے لیے دوسرے درندے کے حوالے کر دوں۔۔۔۔"

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

آژمیر نے حاعفہ کو ہاتھ کے اشارے سے مزید خود کو ہرٹ کرنے سے روکا تھا۔۔۔ حاعفہ اُس کا اشارہ سمجھ نہیں پائی تھی۔۔۔ اُسے لگا شاید اُس کا قریب کھڑا ہونا آژمیر کو بُرا لگ رہا ہے۔۔۔ جلدی سے نکالنے کے چکر میں اُس نے چین کو زور سے جھٹکا دیا تھا۔۔ جس کی وجہ سے اُن کی گردن پر زور دار کھنچاؤ آتا اُس کو چھلنی کر گیا تھا۔۔۔

حاعفہ کے منہ سے ہلکی سی سرکاری بر آمد ہوئی تھی۔۔۔ جس پر آژمیر کا پارہ مزید چڑھ گیا تھا۔۔۔ اُس نے حاعفہ کے دونوں ہاتھ اپنی سخت گرفت میں لیتے چین سے ہٹائے تھے۔۔۔

وہ اِس وقت نفیسہ بیگم سے بات کر رہا تھا چاہ کر بھی فون نہیں رکھ سکتا تھا۔۔۔

"میر ازوہان اپنا آپ قربان کر دے گا مگر زنیشہ پر آنچ بھی نہیں آنے دے گا۔۔۔ تم اِس بات سے اچھی طرح واقف ہو۔۔۔ تمہارے بعد زوہان ہی وہ واحد انسان ہے جو اپنی جان دے بڑھ کر زنیشہ کی حفاظت اور اُس سے محبت کر سکتا ہے۔۔۔۔"

نفیسہ بیگم نے زوہان کی وکالت کی تھی۔۔۔

جبکہ دوسری جانب حاعفہ بے یقینی سے آژمیر کا یہ عمل دیکھے گئی تھی۔۔۔

"کس محبت کی بات کر رہی ہیں آپ۔۔۔۔ آپ کا بیٹا صرف اور صرف مجھے برباد کرنے کے لیے میری بہن کو مہرا بنا رہا ہے۔۔۔ وہ خود یہ بات میرے سامنے کر چکا ہے۔۔۔ آپ مزید اُس پر پردے ڈال کر میری اُس کے حوالے سے سوچ نہیں بدل سکتیں۔۔۔۔"

آژمیر نے اُن کو اُن کے بیٹے کی اصلیت سے آگاہ کیا تھا۔۔۔

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

آژمیر کی نگاہیں حاعفہ کی گردن سے نکلتی خون کی چھوٹی سے لکیر پر ٹکی ہوئی تھیں۔۔۔یقیناً اُسے اپنے ہی ہاتھوں اپنی گردن پر دیئے زخموں پر اب تکلیف ہونا شروع ہو چکی تھی۔۔۔

آژمیر اِس بے وقوف لڑکی کو دیکھ تاسف سے سر ہلا کر رہ گیا تھا۔۔۔

"میں بعد میں بات کرتا ہوں آپ سے۔۔۔۔"

آژمیر حاعفہ کے زخم پر نظریں گاڑھے مختصراً بولتا کال کاٹ گیا تھا۔۔

"واٹس رانگ ودیو۔۔۔کوئی اپنے آپ کو یوں ہرٹ کرتا ہے کیا؟؟"

آژمیر کی غصیلی نظریں اُس کی خراش زدہ خون آلود گردن پر جمی ہوئی تھی۔۔۔

حاعفہ نے بنا کچھ بولے آژمیر کی گرفت میں موجود اپنے ہاتھ واپس کھینچے تھے۔۔۔آژمیر نے بھی خیال آتے اُسے آزاد کیا ہے جب اُس کی نظر حاعفہ کے گلابی ہاتھوں پر بنے اپنی اُنگلیوں کے نشان پر پڑی تھی۔۔۔

"یہ۔۔۔۔"

آژمیر کا دماغ گھوم گیا تھا۔۔۔۔

یہ لڑکی اتنی نازک تھی کہ اُس کے زرا سے سختی دیکھانے پر واضح نشانات اُس کے ہاتھوں پر چھپ گئے تھے۔

"آئم سوری سر۔۔۔"

حاعفہ بلاوجہ ہی شرمندہ ہوئی تھی۔۔۔۔

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

جتنی نازک آپ ہیں۔۔۔اُس سے کہیں زیادہ کیئر لیس بھی ہیں۔۔۔اپنا خیال رکھا کریں۔۔۔انسان کی اپنی حفاظت ہر چیز پہلے آتی ہے۔۔۔"

اِس وقت وہ دونوں ایک دوسرے کے کافی قریب کھڑے تھے۔۔۔جہاں حاعفہ کا دل اُس کی تپش زدہ نگاہیں محسوس کرتا۔۔۔پسلیاں توڑ کر باہر آنے کو تیار تھا۔۔۔وہیں آژمیر اُلجھی نگاہوں سے اِس عجیب و غریب لڑکی کو دیکھ رہا تھا۔۔۔

آژمیر نے اُس کا بازو پکڑ کر اُسے ہلکا سا اپنے مزید قریب کر کے اُس کی چین کو ڈھیلا کرتے بٹن کے ساتھ اُلجھے دونوں بلوں کو نکال دیا تھا۔۔۔

آژمیر کے مزید قریب آنے پر اُس کی گرم سانسیں اور محسور کن قربت حاعفہ کی حالت غیر کر گئی تھی۔۔۔اُس کی شور مچاتی دھڑکنیں اُسے پاگل کر رہی تھیں۔۔۔

"یس سر۔۔۔۔۔میں رکھتی ہوں اپنا خیال۔۔۔۔"

حاعفہ اُس سے فاصلے پر ہوتی سوکھے لبوں پر زبان پھیرتی اپنی صفائی پیش کرتے بولی۔۔۔۔

"آپ کی گردن پر کافی خراشیں آئی ہیں۔۔۔اور خون بھی نکل رہا ہے۔۔۔۔"

آژمیر اُسے مضبوطی سے شال لپیٹتے دیکھ بولنے سے خود کا روک نہیں پایا تھا۔۔۔جو بھی تھا اُس کے تصادم کی وجہ سے ہی حاعفہ کو یہ زخم آئے تھے۔۔۔جو معمولی نوعیت کے ہونے کے باوجود آژمیر کی توجہ اپنی جانب کھینچ رہے تھے۔۔۔

حاعفہ نے اُس کی فکر پر حیرانی سے نگاہیں اُٹھا کر آژمیر کی جانب دیکھا تھا۔۔۔

کیا وہ واقعی اُس کی جانب متوجہ ہو رہا تھا۔۔

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

یا یہ اُس کی کوئی خوبصورت غلطی فہمی تھی۔۔۔

"سر میں ٹھیک ہوں۔۔۔یہ معمولی سا زخم ہے خود ہی ٹھیک ہو جائے گا۔۔۔۔"

حاعفہ زمین پر پڑی فائل اُٹھاتے لاپرواہی سے بولی تھی۔۔۔

آژمیر نے خاموش نگاہوں سے اُس کی جانب دیکھا تھا۔۔۔

"سر یہ فائل۔۔۔۔"

حاعفہ اُس کی جانچتی نگاہوں سے گھبراتی فائل اُس کی جانب بڑھا گئی تھی۔۔۔

"کل شام ہمیں کراچی جانا ہے۔دو دن کا سٹے ہو سکتا وہاں۔۔۔تیار رہیئے گا۔۔۔۔یہ فائل میرے ٹیبل پر رکھ دیں۔۔۔ ابھی مجھے ضروری کام سے جانا ہے بعد میں دیکھ لوں گا۔۔۔۔"

آژمیر اُس کی جانب سے نگاہوں کا زاویہ بدلتا سنجیدگی سے اپنی بات کہتا وہاں سے نکل گیا تھا۔۔۔

جبکہ حاعفہ اُس کے ساتھ دو دن رہنے کے خیال سے ہی چکرا کر رہ گئی تھی۔۔۔جس شخص کے ساتھ وہ چند گھنٹے نہیں گزار سکتی تھی۔۔۔اُس کے ساتھ اب حاعفہ کو اتنا ٹائم رہنا پڑنا تھا۔۔۔۔

حاعفہ کا دل چاہا تھا اِس سب سے کہیں دور بھاگ جائے۔۔۔۔۔جہاں صرف وہ ہو اور آژمیر میران کا خیال۔۔۔نہ سر پر لٹکتی دھوکے اور فریب کی تلوار اور نہ اپنے ایک طوائف زادی ہونے کا غم۔۔۔

@@@@@@@@

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

اُس دن زوہان سے ملنے کے بعد اُس کا موڈ بہت سخت آف رہا تھا۔۔۔ زوہان نے جس طرح خود کو تکلیف دی تھی وہ سب یاد آتے زنیشہ کی تڑپ میں مزید اضافہ ہو جاتا تھا۔۔۔

وہ چاہے جتنا بھی جھٹلاتی مگر ملک زوہان اُس کے دل میں بہت اُونچے مقام پر تھا۔۔۔ اب سے نہیں نجانے کب سے۔۔۔ زنیشہ اُس کی خیریت جاننا چاہتی تھی۔۔۔ مگر اُس کے آس پاس ایسا کوئی نہیں تھا، جس سے وہ زوہان کے متعلق پوچھ سکتی۔۔۔۔

زنیشہ نے دل کو بہت سمجھایا تھا مگر وہ چاہ کر بھی اُس کے حوالے سے بے گانگی نہیں برت پائی تھی۔۔۔ زوہان سب خاندان والوں کو خود سے دور کر کے۔۔۔ اُن سے دشمنیاں قائم کر کے خود کو جس طرح اذیت میں رکھے ہوئے تھا۔۔۔ یہ بات سب سے زیادہ زنیشہ کے لیے ہی تکلیف کا باعث تھی۔۔۔۔

اُس نے اُس کھٹور اور سنگدل شخص کی مغروریت کے آگے ایک بار پھر گھٹنے ٹیکتے اُسے کال ملائی تھی۔۔۔۔

ایک بار۔۔۔ دو۔۔۔۔ تین۔۔۔ بیل مسلسل جا رہی تھی۔۔۔ مگر دوسری جانب سے کال پک کرنے کی زحمت نہیں کی گئی تھی۔۔۔

"اُف میرے خدا۔۔۔ کسی انسان میں اتنی اکڑ بھی نہیں ہونی چاہیئے۔۔۔ ایک تو ہر معاملے میں غلطی بھی اپنی ہوتی اُوپر سے اٹیچوڈ بھی مجھے ہی دیکھانا ہے۔۔۔۔ بیٹھے رہیں اِسی زعم میں اب نہیں کروں گی کال۔۔۔۔۔"

زنیشہ غصے سے بھڑکتی موبائل بیڈ پر اُچھالتی روم سے نکل گئی تھی۔۔۔۔

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

اُسے کچھ دیر پہلے آمنہ پھوپھو نے بلایا تھا۔۔۔اِس لیے وہ سلیقے سے سر پر دوپٹہ اوڑھتی اُن کے پورشن کی طرف بڑھ گئی تھی۔۔۔

جب حسیب کے روم کے باہر سے گزرتے اُس کے کانوں میں زوہان کا نام پڑا تھا۔۔۔

حسیب سے شاید دروازہ بے دھیانی میں کھلا رہ گیا تھا۔۔۔زنیشہ دروازے کے قریب ہوتی کان لگائے اُس کی بات سننے لگی تھی۔۔۔۔

"زوہان نے جو میرے ساتھ کیا، اب اُس کا حساب چکانے کا وقت آچکا ہے۔۔۔وہ جیسے ہی اپنی اُس گرل فرینڈ کے ساتھ آج رات کی پارٹی کے لیے نکلے گا۔۔۔اُس پر حملہ کروا دینا۔۔۔۔اُس کے وہم و گمان میں بھی نہیں ہو گا۔۔۔آج اُس کے ساتھ کیا ہونے والا ہے۔۔۔بیچارہ ملک زوہان بے خبری میں ہی مارا جانے والا ہے۔۔۔۔"

حسیب کے منہ سے نکلنے والے الفاظ اُس کے رونگٹے کھڑے کر گیا تھا۔۔۔

اُس کا دل چاہا تھا۔۔۔ابھی شور مچا کر سب گھر والوں کو اکٹھا کر لے۔۔مگر زوہان کے حوالے سے کوئی اُس کی حسیب کے خلاف بات نہیں سنے گا۔۔۔اور حسیب کے مکر جانے کے چانسز بھی زیادہ تھے۔۔۔

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

زنیشہ کم از کم زوہان کی سلامتی پر تو کسی قسم کا رسک نہیں لے سکتی تھی۔۔۔۔

وہ بھاگتے قدموں سے واپس اپنے روم میں بھاگی تھی۔۔۔

زوہان اُس کی کال اٹینڈ نہیں کر رہا تھا۔۔۔زنیشہ نے اُس کے منیجر حاکم کا نمبر پریس کیا تھا۔۔۔۔

"تمہارے وہ اُلٹی کھوپڑی والے باس کہاں ہیں۔۔۔؟؟ جلدی سے بات کرواؤں میری اُن سے۔۔۔"

زنیشہ حاکم کے ہیلو کے جواب میں فوراً بولی تھی۔۔۔اُس کو سمجھ نہیں آرہی تھی وہ کس نام سے نوازے اُس دنیا جہان کے مغرور اور سنکی شخص کو۔۔۔۔

"میم وہ سربزی ہیں۔۔۔۔"

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

حاکم بنانام پوچھے ہی سمجھ گیا تھا۔۔۔کہ یہ محترمہ کون ہو سکتی تھیں۔۔۔جو زوہان کو اتنے استحقاق کے ساتھ ایسے القابات سے پکار رہی تھیں۔۔۔۔

"میں نے کہا ابھی اور اِسی وقت بات کرواؤ میری اُن سے۔۔۔وہ چھپکلی تو ہر وقت اُن کے ساتھ چپکی رہتی ہے۔۔۔"

زنیشہ کے جل کر بولنے پر حاکم نے موبائل کان سے ہٹاتے حیرت سے سکرین جو گھورا تھا۔

بھلا اُسے کیسے معلوم تھا کہ زوہان اِس وقت ثمن کے ساتھ ہے۔۔۔۔

"اوکے میم۔۔۔۔"

وہ حامی بھر تا ڈرائینگ روم میں براجمان زوہان اور ثمن کی جانب بڑھ گیا تھا۔۔۔

"سر زنیشہ میڈم آپ سے بات کرنا چاہتی ہیں۔۔۔۔"

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

حاکم اجازت مانگتا اندر داخل ہوا تھا۔۔۔زوہان ثمن سے بہت اہم معاملات ڈسکس کر رہا تھا۔۔اِس وقت حاکم کی مداخلت اُسے سخت ناگوار گزری تھی۔۔۔

اُس کے ماتھے پر آئی تیوری کے بل دیکھ حاکم جلدی سے اپنے آنے کا ریزن بتاتا ہولے سے منمنایا تھا۔۔۔۔

جسے سنتے زوہان کی شکنیں کچھ کم ہوئی تھیں۔۔۔۔

"فرمائیں اب کیا مسئلہ ہے آپ کو؟؟؟"

زوہان بنا سلام دعا کے فون کان سے لگاتا بے لچک سپاٹ لہجے میں بولا تھا۔۔

"مسئلہ میرے ساتھ نہیں آپ کے ساتھ ہے۔۔۔کال کیوں نہیں پک کر رہے میری۔۔۔۔لڑکیوں سے زیادہ نخرے ہیں آپ کے۔۔۔۔۔"

زنیشہ غصے سے بھڑکتی نان سٹاپ بولے گئی تھی۔۔۔۔

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

"ایکسکیوزمی۔۔۔ محترمہ آپ ہوش میں تو ہیں۔۔۔ یہ کیا طریقہ ہے بات کرنے کا۔۔۔"

زوہان اُسے وہیں ٹوکتا سرد لہجے میں گویا ہوا۔۔۔

جس پر زنیشہ اچانک ہوش میں آتی اپنی زبان دانتوں تلے دبا گئی تھی۔۔۔

وہ اِس وقت اِس قدر ٹینشن کا شکار تھی کہ لمحہ بھر کو بھول گئی تھی کہ اِس وقت وہ کس سے ہٹلر سے بات کر رہی ہے۔۔۔

"آپ کو ابھی تھوڑی دیر بعد جس پارٹی کے لیے نکلنا ہے آپ نہیں جائیں گے وہاں۔۔۔۔ "

زنیشہ کی اگلی بات پر زوہان نے فون کان سے ہٹاتے ایک نظر سکرین کو گھورا تھا۔۔۔ کیا واقعی یہ زنیشہ میران ہی تھی۔۔۔

"مس زنیشہ میران کیا اِس وقت آپ کی مینٹلی کنڈیشن نارمل ہی ہے۔۔۔ آپ کس حق سے مجھے کہیں جانے سے روک رہی ہو۔۔۔ اور آپ کو کیا لگتا ہے میں رک جاؤں گا۔۔۔۔ "

زوہان کی بات پر اُس کے سامنے بیٹھی ثمن پھیکا سا مسکرا دی تھی۔۔۔

اپنے دل و دماغ پر راج کرنے والی ہستی سے وہ اُسی کا مقام پوچھ رہا تھا۔۔۔

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

"میں جانتی ہوں میرا آپ پر کوئی حق نہیں ہے۔۔۔اور نہ ہی آپ کا مجھ پر۔۔۔ "

زنیشہ نے جان بوجھ کر یہ جملہ شامل کیا تھا۔۔۔ جسے سن کر زوہان کے ماتھے کی رگیں تن گئی تھیں۔۔۔۔

"کال کیوں کی ہے؟؟؟"

زوہان نے سرد لہجے میں غصہ ضبط کرتے پوچھا تھا۔۔۔

"آپ پر حملہ ہونے والا ہے۔۔۔ آپ آج کہیں نہیں جائیں گے۔۔۔"

زنیشہ نے بھی مختصر جواب دیا تھا۔۔۔

"تو تمہیں لگتا ہے میں تمہاری بات مان لوں گا۔۔۔۔"

زوہان سیٹ کی پشت سے ٹیک لگاتے بے تاثر لہجے میں بولا۔۔۔

"آپ کی سیفٹی اِسی میں ہے۔۔۔۔"

زنیشہ کو اُس اُکھڑ انسان پر شدید تپ چڑھ رہی تھی۔۔۔ جس سے انسان اُس کی بھلائی کی بات بھی نہیں کر سکتا تھا۔۔۔۔

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

"آج ایسا کیا ہے۔۔۔۔ آئندہ ایسی فکر مجھے دیکھانے کی کوشش بھی مت کرنا۔۔۔مجھے اچھے سے اپنی سیفٹی کا خیال رکھنا آتا ہے۔۔۔۔مجھے کب، کہاں جانا ہے یہ میں ڈیسائیڈ کروں گا۔۔۔۔۔"

زوہان اُس کی اگلی بات سنے بغیر کال کاٹ گیا تھا۔۔۔

جبکہ اُس کے اِس قدر روڈ انداز پر زنیشہ کی آنکھوں میں نمی بھر گئی تھی۔۔۔

"ملک زوہان۔۔۔۔۔بہت غلط کر رہے ہو تم یہ۔۔۔۔ کبھی معاف نہیں کروں گی میں تمہیں۔۔۔۔۔"

زنیشہ آنکھوں میں آئے آنسو بے دردی سے رگڑتی ایک بار پھر اُس سنگدل کا نمبر ڈائل کر گئی تھی۔۔۔

زوہان کی جان خطرے میں تھی۔۔۔اِس مقام پر وہ اپنی انا نہیں دیکھا سکتی تھی۔۔

"واٹس رانگ ود یو زنیشہ۔۔۔۔"

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

اب کی بار زوہان پہلے سے بھی زیادہ غصے میں دھاڑا تھا۔۔۔وہ جتنا اِس لڑکی کو اپنے تصور سے نکالنے کی کوشش کرتا تھا یہ اتنا اُس کے سر پر سوار ہوتی تھی۔۔۔

"آئی ہیٹ یو ملک زوہان۔۔۔۔"

زنیشہ نے بھی روتے ہوئے اُسی کے انداز میں جواب دیا تھا۔۔۔

اُس کی روتی آواز سن کر زوہان ایک دم خاموش ہوا تھا۔۔۔

"نفرت کرتی ہو تو مرنے دو پھر۔۔۔۔اتنی تڑپ کس بات کی ہے۔۔۔۔"

زوہان بہت مشکل سے اپنے بگڑے اعصاب پر قابو پاتا اُسے سے گویا ہوا تھا۔۔۔

"مجھے کوئی تڑپ نہیں ہے آپ کے لیے۔۔۔۔"

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

زنیشہ نے روتے ہوئے اُس کی بات کو جھٹلایا تھا۔۔۔ جس پر نا چاہتے ہوئے بھی زوہان کے ہونٹوں پر ایک پیاری سی مسکان بکھر گئی تھی۔۔۔

ثمن بہت غور سے زوہان کا ایک ایک انداز نوٹ کر رہی تھی۔۔۔ جو زنیشہ میران سے بات کرتا ایک بالکل الگ انسان ہوتا تھا۔۔۔

"میران پیلس والے میرے خون کے پیاسے ہیں۔۔۔ میں اچھی طرح جانتا ہوں۔۔۔ اور اپنے دشمنوں کی ایک ایک حرکت پر نظر ہے میری۔۔۔ وہ میرا بال بھی بیکا نہیں کر سکتے۔۔۔ حسیب میران کی تو اتنی اوقات نہیں ہے جتنی وہ پلاننگ کر رہا ہے۔۔۔ بلکہ میران خاندان کے ایک فرد کے علاوہ کسی کی اتنی اوقات نہیں کہ وہ مجھ سے مقابلہ کرنے کا سوچیں بھی۔۔۔۔ اور وہ ایک انسان ہے آژمیر میران۔۔۔۔ جو کبھی مجھ پر وار نہیں کرے گا۔۔۔۔ یہ میری زندگی کا سب سے بڑا یقین ہے۔۔۔۔"

زوہان کے ایک ایک لفظ پر زنیشہ ساکت سی اُسے سن رہی تھی۔۔۔

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

وہ پہلے سے جانتا تھا حسیب کے پلان کے بارے میں۔۔۔اور آژمیر اُس سے اتنی نفرت کے باوجود اُس کو کیوں نہیں مروا سکتا تھا۔۔۔یہ کیسا یقین تھا۔۔۔۔

زنیشہ کے پاس اِن سوالوں پر اُلجھنے کے سوا کوئی چارہ نہیں تھا۔۔۔۔

کیونکہ ملک زوہان سے تو وہ اِن کے جواب کی اُمید کسی صورت نہیں کر سکتی تھی۔۔۔۔

"آپ حسیب کے ساتھ کیا کریں گے۔۔۔۔؟؟؟"

زنیشہ کو اب حسیب کی متوقع درگت کا سوچ کر افسوس ہوا تھا۔۔۔

"تمہیں اُس کی فکر ہو رہی ہے۔۔۔۔؟"

زنیشہ اُس کے سوال میں چھپی ناگواریت محسوس کر سکتی تھی۔۔۔اگر وہ ہاں بول دیتی تو مطلب سچ میں حسیب کی شامت لانے والی بات تھی۔۔۔۔

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

"نہیں۔۔۔اُسے اُس کے کیے کی سزا ملنی چاہیئے۔۔۔"

زنیشہ نے اپنے ننھے سے دماغ کا استعمال کرتے حسیب کی جان بخشی کروانی چاہی تھی۔۔۔

"اوکے اگر تمہیں بھی ایسا لگتا ہے تو میں اُسے اُس کی سزا ضرور دو گا۔۔۔"

زوہان طنزیا لہجے میں جواب دیتے بولا۔۔۔

"اور ہاں۔۔۔آئندہ کبھی میرے سامنے یوں بننے کی کوشش مت کرنا زنیشہ میران۔۔۔تمہارے بارے میں وہ سب بھی جانتا ہوں جن سے تم خود بھی انجان ہو۔۔۔"

زوہان کو حسیب کے حوالے سے اُس کا جھوٹ بولنا پسند نہیں آیا تھا۔۔۔

اُس کی بات سن کر زنیشہ کا دل چاہا تھا اپنا سر پیٹ لے۔۔۔

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

اُس نے کچھ کہنے کے لیے منہ کھولا ہی تھا۔۔۔ مگر اُس سے پہلے ہی فون ایک بار پھر بند ہو چکا تھا۔۔۔

یہ شخص اُس کی سوچ سے بھی کہیں زیادہ شاطر نکلا تھا۔۔۔

اب پتا نہیں حسیب کی اِس بے وقوفی کا کیا جواب ملنے والا تھا اُسے۔۔۔

@@@@@@@@

"سر کا بھی لگتا ہے موٹی موٹی کتابیں پڑھ کر دماغ خراب ہو گیا ہے۔۔۔ وہ لیچڑ انسان ہی ملا تھا اُنہیں میرے لیے۔۔۔ کسی اور کے گروپ میں نہیں ڈال سکتے تھے کیا؟؟؟ اب دیکھنا کیسے کیمپنگ کے پورے ٹائم وہ مجھے تنگ کرے گا۔۔۔"

ماورا زور سے اپنی ساری چیزیں گھاس پر پھینکتی خود بھی ٹک گئی تھی۔۔۔ جبکہ بیلا اُس غبارے کی طرح پھولا لال ہوتا چہرا دیکھ اپنی ہنسی نہیں روک پائی تھی۔۔۔

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

یونی کی جانب سے اُنہیں سوات کے ایک گاؤں میں کیمپنگ کے لیے جانا تھا۔۔۔ جس کے لیے ڈپارٹمنٹ کے کچھ مخصوص سٹوڈنٹس چنے گئے تھے۔۔۔ اُن میں ماورا اور بیلا بھی شامل تھیں۔

اُن سٹوڈنٹس کو پانچ گروپس میں تقسیم کیا گیا تھا۔۔۔ منہاج اور چار سینئرز سٹوڈنٹس کو گروپ لیڈر بنایا گیا تھا۔۔۔ اور ماورا کو ایچ اوڈی نے اتفاقاً منہاج کے گروپ میں شامل کر دیا تھا۔۔۔ جس وجہ سے پورے سات دن اُسے منہاج کے انڈر کام کرنا تھا۔۔۔ جب سے یہ خبر اُسے ملی تھی وہ غصے سے بھڑکتی اپنا بہت سارا خون جلا چکی تھی۔۔۔

مگر اُسے اِس سب سے چھٹکارا حاصل کرنے کا کوئی راستہ نہیں مل رہا تھا۔۔۔

"لڑکیاں مر رہی ہیں اُس کے گروپ میں جانے کے لیے۔۔۔ اور ایک تم ہو۔۔۔"

بیلا چہرے پر شرارتی مسکراہٹ سجائے اُسے چھیڑتے ہوئے بولی۔۔۔ جس کے جواب میں ماورا نے اُسے کھا جانے والی نظروں سے گھورا تھا۔۔۔

"ایسی لڑکیاں مر ہی جائیں پھر۔۔۔"

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

وہ چڑھ کر بولی تھی۔۔۔اُس کے انداز پر بیلا اپنا قہقہہ نہیں روک پائی تھی۔۔

"یار پلیز کوئی حل بتاؤ۔۔۔۔میں اب مزید اُس انسان کے ساتھ بات چیت نہیں رکھنا چاہتی۔۔۔۔"

ماورا اِس وقت واقعی بہت پریشان تھی۔۔۔

"تم سر سے بات کر لو۔۔۔۔"

بیلا بھی اب کی بار سنجیدگی سے بولی تھی۔۔۔۔

"وہ مان ہی نہ لیں میری بات۔۔۔۔"

ماورا اِس وقت ہر شے سے اُکتائی ہوئی نظر آ رہی تھی۔۔۔وہ خاموش نگاہوں سے ارد گرد آتے جاتے سٹوڈنٹس کو دیکھ رہی تھی، جب اچانک اُس کی نظر سڑھیوں کی جانب بڑھتے منہاج کی جانب اُٹھی تھی۔۔۔۔

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

اُس کے ساتھ اُس کی کلاس فیلو رمشہ بھی تھی۔۔۔جو اپنی خوبصورت آنکھوں اور فگر کی وجہ سے یونیورسٹی کی ایشو ریارائے مشہور تھی۔۔۔ماورا کو وہ نک چڑی سی لڑکی ایک آنکھ نہیں بھاتی تھی۔۔۔جو نا محرموں سے اپنے حُسن کو سراہ کر فخر محسوس کرتی تھی۔۔۔۔

لیکن اُس پورے منظر میں ایک بات جو نوٹ کیے جانے والی تھی۔۔۔۔وہ تھی منہاج کی ہاتھ میں قید رمشہ کا ہاتھ۔۔۔۔ جس پر نظر پڑتے ہی ماورا کی آنکھوں میں مرچیں سی بھر گئی تھیں۔۔۔

وہ اپنی چیزیں وہیں چھوڑتی تیز قدموں سے اُن کے پیچھے بڑھی تھی۔۔۔۔

"ماورا کہاں جا رہی ہو؟؟؟"

بیلا کی پکار کو نظر انداز کرتی وہ منہاج کی چوڑی پشت پر اپنی خونخوار نظریں گاڑھے اُن کے پیچھے چلتی جا رہی تھی۔۔۔

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

سیڑھیوں سے اُوپر آتے اُسے وہ دائیں جانب جاتے کوریڈور میں دیکھائی دیئے تھے۔۔۔نہ صرف رمشہ کا ایک ہاتھ اُس کی گرفت میں تھا۔۔۔بلکہ رمشہ نے دوسرا ہاتھ بہت ہی نزاکت سے منہاج کے کندھے پر بھی پھیلا رکھا تھا۔۔۔

ماورا کے تن بدن میں آگ بھڑک اُٹھی تھی۔۔۔۔

کوریڈور کا موڑ مڑتے وہ دونوں اُسے پہلے روم میں داخل ہوتے دیکھائی دیئے تھے۔۔۔

اِس وقت سٹوڈنٹس زیادہ لیب ورک میں ہی مصروف ہوتے تھے۔۔۔اِس لیے کلاس روم خالی ہی ملتے تھے۔۔۔اُوپر کے پورشن میں تو ویسے ہی کم ہی کلاسز ہوتی تھیں۔۔۔

ماورا نے آدھ کھلے دروازے سے اندر جھانکا تھا۔۔۔مگر سامنے کا منظر دیکھ وہ چکرا گئی تھی۔۔۔منہاج درانی اِس قدر گرا ہوا انسان ہو سکتا تھا اُسے بالکل بھی اندازہ نہیں تھا۔۔۔

رمشہ منہاج کے سینے سے لگی کھڑی تھی۔۔جبکہ

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

ماورا کا خون کھول اُٹھا تھا۔۔۔

اُس کا دل چاہا تھا ابھی اندر جا کر منہاج درانی کی شکل بگاڑ دے۔۔۔۔جواب ایسی نازیبا حرکتوں میں انوالو ہو چکا تھا۔۔

وہ ایسا کرنے بھی والی تھی جب اُس کی نظر کوریڈور کے سرے پر کھڑے ایچ اوڈی پر پڑی تھی۔۔۔اِس سے اچھا موقع نہیں مل سکتا تھا اُسے منہاج درانی کو بے نقاب کرنے کا۔۔۔۔

"سر پلیز آپ میرے ساتھ آئیں مجھے آپ کو کچھ دیکھانا ہے۔۔۔۔۔"

وہ اگلے چند سیکنڈز میں اُن کے سر پر پہنچتی عجلت میں مخاطب ہوئی تھی۔۔۔

"ماورا کیا پرابلم ہے؟؟؟"

اُنہوں نے اپنے موٹے چشموں کے پیچھے سے اُسے گھور کر دیکھا تھا۔۔۔

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

"سر آپ کو کچھ دیکھانا ہے۔۔۔پلیز ایک بار چلیں میرے ساتھ۔۔۔میں آپ کو بتاتی ہوں۔۔۔"

ماورا جس طرح ملتجی لہجے میں بولی تھی۔۔۔وہ اُسے انکار نہیں کر پائے تھے۔۔۔

روم کی جانب بڑھتے ماورا نے مناسب الفاظ میں اُنہیں منہاج درانی کی حرکتوں کے بارے میں بتایا تھا۔۔۔جسے سن کر سر کے تاثرات کافی حد تک تشویش ناک ہوئے تھے۔۔۔

"سر یہ۔۔۔۔۔"

ماورا نے دروازہ دھکیلتے اندر اشارہ کیا تھا۔۔۔مگر خالی کمرہ دیکھ اُس کا منہ کھلے کا کھلا رہ گیا تھا۔۔۔

"ماورا کیا بے ہودہ مذاق ہے یہ؟؟؟ یہاں کوئی نہیں ہے۔۔۔آپ کو شرم آنی چاہیئے ایسا پرینک کرتے ہوئے۔۔۔"

ایچ اوڈی کا اِس وقت بس نہیں چلا تھا کہ ماورا کو اِس بچکانا حرکت پر ایک تھپڑ ہی رسید کر دیں۔۔۔

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

ماورا اپنچ اوڈی سے ہونے والے جھاڑ کے بعد روہانسی صورت لیے آنسو بہاتی ہکا بکا سی کھڑی تھی۔۔۔

ابھی تو وہ دونوں وہاں تھے پھر اچانک کہاں غائب ہو گئے تھے۔۔۔

ماورا نے پورے کمرے میں نگاہیں دوڑائی تھیں۔۔۔ مگر وہ دونوں کہیں بھی نہیں تھے۔۔۔

وہ اپنے آنسو صاف کرتی واپسی کے لیے مڑی تھی۔۔۔ وہ ساتھ والے روم کے سامنے سے گزری کی تھی۔۔۔ جب کسی نے اُس کی کلائی دبوچ کر اپنی جانب کھینچتے اُس کے منہ پر مضبوط ہتھیلی جما دی تھی۔۔۔ یہ سب کچھ اتنا اچانک ہوا تھا کہ وہ اپنے بچاؤ کے لیے ہاتھ پیر نہیں چلا پائی تھی۔۔۔ اور اُس گرفت کے ساتھ کھینچی چلی گئی تھی۔۔۔

@@@@@@@

"آژمیر بیٹا ساری حقیقت آپ کے سامنے ہے۔۔۔ فیصلہ آپ کے ہاتھ میں ہے۔۔ زنیشہ پر یہ خطرے کی تلوار ہمیشہ کے لیے لٹکتے دینا چاہتے ہیں۔۔ یا اُس کا نکاح زوہان سے کر کے اُسے اکرام حنیف جیسے شخص کی سازش کا شکار ہونے سے بچانا چاہتے ہیں۔۔۔

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

میں اچھے سے جانتی ہوں۔ آپ سے بڑھ کر زنیشہ کی حفاظت کوئی نہیں کر سکتا۔۔۔ مگر فلحال اہم بات ہے زنیشہ کا نکاح۔۔۔ نکاح کے بعد اکرام حنیف کے ناپاک ارادے ناکام ہو جائیں گے۔۔۔ اور زوہان جیسے پاور فل شخص کا وہ کچھ نہیں بگاڑ پائے گا۔۔۔ اُس کا نشانہ زنیشہ سے ہٹ جائے گا۔۔۔"

شمسہ بیگم نے نہایت ہی تحمل سے آژمیر کو ہر پہلو سے آگاہ کیا تھا۔۔۔

"آپ چاہتی ہیں میں اپنے ایک دشمن سے اپنی بہن کو بچانے کے لیے دوسرے دشمن کی مدد لوں۔۔۔"

آژمیر صوفے پر آگے کو جھک کر بیٹھا کارپٹ کو گھورتے سپاٹ لہجے میں بولا تھا۔۔۔

ڈرائینگ روم میں بیٹھے تمام افراد کی نگاہیں اُسی پر ہی ٹکی ہوئی تھیں۔۔۔

"زوہان کا دشمنی کے علاوہ اِس خاندان سے ایک اور بہت اہم رشتہ بھی ہے۔۔۔۔"

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

شمسہ بیگم آج جیسے آژمیر کو راضی کرنے کی پوری طرح تیاری کر کے بیٹھی تھیں۔۔۔

"میں نہیں مانتا کسی رشتے کو۔۔۔۔زوہان زنیشہ کو استعمال کرنا چاہتا ہے مجھے کمزور کرنے کے لیے۔۔۔۔اور آپ چاہتی ہیں میں خود اپنے ہاتھوں سے اپنی بہن کو اُس کے حوالے کر دوں۔۔۔۔جس کی نہ نیت ٹھیک ہے نہ کریکٹر۔۔۔۔ثمن ملک کو بنا کسی رشتے کے دن رات اپنے ساتھ رکھا ہوا ہے اُس نے۔۔۔۔ایسے بد کردار۔۔۔۔"

آژمیر نے لہو رنگ آنکھوں سے یہ الفاظ ادا کرتے بات ادھوری چھوڑ دی تھی۔۔۔

شمسہ بیگم بھی لمحہ بھر کو لاجواب ہوئی تھیں۔۔۔

"زنیشہ سے محبت نہ کرتا ہوتا تو اِس رشتے کے لیے کبھی نہ راضی ہوتا۔۔۔وہ اچھے سے جانتا ہے زنیشہ سے نکاح کر کے۔۔۔۔وہ اپنے آپ کو کتنے بڑے خطرے میں دھکیل دے گا۔۔۔۔مگر پھر بھی وہ اپنی بات پر ڈٹا کھڑا ہے۔۔۔۔مجھے نہیں لگتا وہ زنیشہ کے ساتھ زندگی کے کسی موڑ پر بھی کچھ غلط کرے گا یا ہونے دے گا۔۔۔"

شمسہ بیگم آج ہر صورت آژمیر کو منا کر ہٹنے کا ارادہ رکھتی تھیں۔۔۔۔

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

باقی سب گھر والے خاموشی سے اُن دونوں کی باتیں سن رہے تھے۔۔۔ مگر اُن میں سے کوئی فیصلہ نہیں کر پا رہا تھا کہ زنیشہ کے لیے کونسا فیصلہ اچھا ثابت ہو سکتا تھا۔۔۔

"آژمیر بھابھی بالکل ٹھیک کہہ رہی ہیں۔۔ زوہان چاہے جتنا بھی بُرا سہی مگر زنیشہ کے معاملے میں وہ کبھی کچھ غلط نہیں کر سکتا۔۔۔ اتنا تو ہم سب اب تک اندازہ لگا ہی چکے ہیں۔۔۔"

قاسم صاحب نے شمسہ بیگم کی حمایت کرتے آژمیر کے سامنے اپنا نظریہ بھی رکھا تھا۔۔۔

"تو مطلب آپ سب پہلے سے ہی اِس بات پر رضامند بیٹھے ہیں۔۔۔ انتہائی حیرت ہو رہی مجھے۔۔۔ آپ سب کو ملک زوہان سے اب کوئی ایشو نہیں ہے۔۔۔ اُس نے کیا کچھ نہیں کیا ہمارے خاندان کو نقصان پہنچانے کے لیے۔۔۔"

آژمیر سب پر ایک گہری طنزیا نگاہ ڈالتے اپنی جگہ سے کھڑا ہوا تھا۔۔۔

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

"مجھے ابھی کراچی کے لیے نکلنا ہے۔۔۔میں لیٹ ہو رہا ہوں۔۔۔۔اور جہاں تک رہی زنیشہ کے نکاح کی بات تو میں اُس کے لیے زوہان سے بھی کہیں زیادہ اچھا اور پاور فل شخص ڈھونڈ چکا ہوں۔۔۔میرے کراچی سے واپس آتے زنیشہ کی رضامندی کے بعد میں اُس کا نکاح ایک بہت ہی اچھے انسان کے ساتھ کر دوں گا۔۔۔۔تب تک آپ سب لوگ اپنے دماغ سے زوہان کو نکال دیں۔۔۔۔"

آژمیر اُن سب کے سروں پر بم پھوڑ تا وہاں سے نکل گیا تھا۔۔۔

شمسہ بیگم ساکت نگاہوں سے خالی دروازے کو گھورنے لگی تھیں۔۔ آژمیر اپنی انا اور ضد میں آکر اپنی لاڈلی بہن کے دل کا خون کرنے والا تھا۔۔۔جس کی چھوٹی سے چھوٹی خواہش اُس نے ہمیشہ پوری کی تھی۔۔۔اور اب اُس کی زندگی کی سب سے بڑی خوشی پریوں انجان بن بیٹھا تھا۔۔۔۔

@@@@@@@@

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

حاعفہ نے جہاز میں بیٹھتے خوفزدہ نظروں سے ارد گرد دیکھا تھا۔۔۔وہ پہلی بار جہاز کا سفر کرنے والی تھی۔۔۔۔وہ بھی آژمیر کے ساتھ۔۔۔جس کے ساتھ ہوتے ویسے ہی اُس کی دھڑکنیں کنٹرول میں نہیں رہتی تھیں۔۔۔اب نجانے کیا ہونے والا تھا اُس کے ساتھ۔۔۔۔

آژمیر ابھی سیٹ پر آکر نہیں بیٹھا تھا۔۔۔حاعفہ یہی دعا مانگ رہی تھی کہ وہ اُس کے ساتھ نہ بیٹھے۔۔۔۔اُس کی کوئی اور سیٹ ہو۔۔۔

مگر اگلے ہی سیکنڈ اُس کی یہ دعا ادھوری رہ گئی تھی۔۔۔جب وہ اُس کے ساتھ والی سیٹ پر براجمان ہوتا اُسے اپنی سحر انگیز خوشبو کے حصار میں لپیٹ گیا تھا۔۔۔

تھوڑی دیر میں جہاز نے ٹیک آف کرنا تھا۔۔۔یہ سوچ کر ہی حاعفہ کی سانسیں رُک رہی تھیں۔۔۔اُوپر سے ساتھ بیٹھے آژمیر کی موجودگی اُس کے اعصاب پر بھاری پڑ رہی تھی۔۔۔

اُسی لمحے سیٹ بیلٹ باندھنے کی اناؤنسمنٹ ہوئی تھی۔۔۔آژمیر نے اپنا بیلٹ باندھتے پلٹ کر حاعفہ کی جانب دیکھا تھا۔۔۔جس کی حالت دیکھ اُس کے ہونٹوں پر مسکراہٹ بکھر گئی تھی۔۔۔۔

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

حاعفہ آنکھیں زور سے میچے دونوں ہاتھ آپس میں جکڑے بیٹھی اُسے بہت کیوٹ لگی تھی۔۔۔ہمیشہ کی طرح اُس نے خود کو سیاہ شال میں لپیٹ رکھا تھا۔۔۔جس کے ہالے میں اُس کی دودھیا رنگت مزید دھمک رہی تھی۔۔۔آرزوؤں پر لرزتی پلکیں، کپکپاتے گلابی ہونٹ آژمیر چاہ کر بھی اِس دلفریب منظر سے نظریں نہیں ہٹا پایا تھا۔۔۔

آژمیر کتنے ہی لمحے اُسے ایسے ہی مبہوت سا تکے گیا تھا۔۔۔وہ اُس لمحے واقعی ہوش میں نہیں تھا۔۔۔ورنہ ایسی بے اختیار حرکت وہ کبھی سرزد نہ کرتا۔۔۔جب دوبارہ ہوتی اناؤنسمنٹ پر اُس کا سحر ٹوٹا تھا۔۔۔

وہ ہولے سے اُس کے کان کے قریب جھکا تھا۔۔۔

"اٹس اوکے۔۔آئم دیئر۔۔کچھ نہیں ہو گا۔۔۔"

نجانے کس احساس کے زیرِ اثر وہ اُسے اپنے ہونے کا یقین بخش گیا تھا۔۔۔

بے انتہا قریب سے آتی آژمیر کی گھمبیر بھاری آواز اور چہرے ہر محسوس ہوتی اُس کی سانسوں کی تپش حاعفہ کی دھڑکنیں منتشر کر گئی تھیں۔۔۔

حاعفہ نے گھنی پلکوں کی باڑ اُٹھاتے مڑ کر اُس کی جانب دیکھا تھا۔۔۔

اِس لمحے اُسے آژمیر کی آنکھوں میں اپنے لیے ایک انوکھی کشش دیکھائی دی تھی۔۔۔جس کے بارے میں شاید فلحال وہ خود بھی نہیں جانتا تھا۔۔۔

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

حاعفہ کا دل زور سے دھڑکا تھا۔۔۔وہ یہی تو چاہتی تھی پھر اُس کا دل اتنا خوفزدہ کیوں ہو رہا تھا۔۔۔

وہ اپنی سوچوں میں اُلجھی اُسے بے خودی میں تکے گئی تھی۔۔۔جو آج اُس کے بہت قریب بیٹھا تھا۔۔۔جس کے پاس ہوتے اُسے واقعی کسی سے ڈرنے کی ضرورت نہیں تھی۔۔۔مگر وہ خوفزدہ تھی، آژمیر میران کے اندر اپنے لیے سر اُٹھاتے محبت بھرے جذبوں سے خوفزدہ تھی۔۔۔وہ اِس صاف دل، پیارے انسان کو اپنی وجہ سے ٹوٹتا نہیں دیکھ سکتی تھی۔۔۔اِس شخص کی محبت میں دیوانی ہوتی وہ کب کا اپنا مقصد بھول چکی ہوتی اگر بات ماورا کی سیفٹی کی نہ ہوتی۔۔۔

آژمیر میران اُس کی زندگی کی وہ لاحاصل خواہش بنتا جا رہا تھا جس کی تکمیل حاعفہ نور کی زندگی میں ناممکن سی بات تھی۔۔۔آژمیر میران جیسا غیرت مند مرد اُس جیسی طوائف زادی پر نگاہ ڈالنا بھی پسند نہ کرتا۔۔۔

اور جو دھوکا وہ اُس کے ساتھ کر رہی تھی اُس کے بعد تو آژمیر میران اصلیت جاننے کے بعد اُسے اپنے ہاتھوں سے ختم کر دیتا۔۔۔اتنا تو وہ اُسے جان چکی تھی۔۔۔دھوکے باز شخص کو وہ کبھی معاف نہیں کرتا تھا۔۔۔

"سیٹ بیلٹ۔۔۔۔۔"

آژمیر کی پکار نے حاعفہ کا سکتہ توڑا تھا۔۔۔وہ اپنی حرکت پر پزل ہوتی فوراً نگاہیں جھکا گئی تھی۔۔۔کیونکہ اُس کا یوں دیوانہ وار بے خود ہو کر دیکھنا آژمیر بہت اچھی طرح سے نوٹ کر چکا تھا۔۔۔

حاعفہ اُس کی نگاہوں کی تپش اور اپنی حرکت پر شرمندہ ہوتی اِس قدر کنفیوز ہو چکی تھی۔۔کہ اُس سے سیٹ بیلٹ باندھنا تو دور تھاما بھی نہیں جا رہا تھا۔۔۔

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

آژمیر زیرک نگاہ رکھنے والا شخص تھا۔۔اپنے قریب آنے پر وہ ہمیشہ سے حاعفہ کا نارمل سے ہٹ کر رویہ نوٹ کرتا آیا تھا۔۔۔جسے اُس نے اپنی غلط فہمی سمجھ کر اگنور ہی کیا تھا۔۔مگر آج کی حاعفہ کی کیفیت اگنور کرنے والی بالکل بھی نہیں تھی۔۔۔

"ویٹ۔۔۔۔"

آژمیر نے اُس کی جانب جھکتا اُس کے ہاتھ سے سیٹ بیلٹ تھام گیا تھا۔۔۔

حاعفہ ایک بار پھر آژمیر کے قریب ہونے پر اپنی سانسیں نارمل رکھنے کی ناکام کوشش کرتی بے قابو ہوتی دھڑکنوں کا شمار لگانے لگی تھی۔۔۔

حاعفہ کو اپنے آپ پر ہی ترس آنے لگا تھا کہ اِس شخص کی زرا سی قربت پر اُس کا کیا حال ہو رہا ہے جو کام کرنے کے لیے اُسے یہاں بھیجا گیا ہے وہ کرتے تو اُس نے فوت ہی ہو جانا ہے۔۔۔۔

آژمیر اُس کا سیٹ بیلٹ باندھنا پیچھے ہٹا تھا۔۔اُس کی مسحور کن خوشبو حاعفہ کو اپنے حصار میں پوری طرح جکڑ گئی تھی۔۔۔

جہاز ٹیک آف کرنے والا تھا اور حاعفہ کی رنگت لمحہ بالمحہ زرد پڑتی جا رہی تھی۔۔۔اُسے یہ بھی خوف تھا کہ کہیں ڈر کے مارے اُس کے منہ سے چیخ نہ نکل جائے۔۔۔

آژمیر ناک کی سیدھ میں دیکھ رہا تھا۔۔۔مگر اُس کا پورا دھیان حاعفہ کی غیر ہوتی حالت پر تھا۔۔۔جہاز میں اتنا خوفزدہ اُس نے آج تک کسی کو نہیں دیکھا تھا۔۔۔

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

حاعفہ کو اُس نے ہمیشہ اپنی ایک آفس ورکر ہی سمجھا تھا۔۔۔ مگر آج دل کی اچانک بدلتی کیفیت اُس کی سمجھ سے بالاتر تھی۔۔

اُس نے پلٹ کر حاعفہ کی جانب دیکھا تھا۔۔۔ جو تقریباً رو دینے کو تھی۔۔ اُسے بے اختیار اِس لڑکی پر رحم آیا تھا۔۔

"ڈر لگ رہا ہے۔۔۔؟"

اُس کی جانب ہلکا سا رُخ موڑتے آژمیر نے شاید پہلی بار اتنی نرمی سے اُس سے بات کی تھی۔۔۔

حاعفہ نے لب کاٹتے آنسو پینے کی کوشش کرتے اثبات میں سر ہلا کر جواب دیا تھا۔۔۔ اُسے لگ رہا تھا، خوف کے مارے اُس کا ہارٹ فیل ہو جائے گا۔۔۔

"لک اِن ٹو مائی آئیز۔۔۔۔"

آژمیر نے اُس کی آنکھوں میں جھانکتے گھمبیر لہجے میں کہا تھا۔۔۔ حاعفہ تو پہلے سے ہی پور پور اُس کی محبت میں ڈوبی ہوئی تھی۔۔۔ اُس کے زرا سا توجہ دینے پر اُس کی جانب کھینچی چلی گئی تھی۔۔۔۔

جہاز ٹیک آف ہوا تھا۔۔۔ جب حاعفہ نے گھبرا کر بے اختیار آژمیر کا بازو اپنی گرفت میں لے لیا تھا۔۔۔ اور پھر وہ دیوانی بھول گئی تھی کہ وہ کس دنیا میں ہے۔۔۔ اُس کے لیے دنیا کا یہ سب سے بڑا فریب ہی حقیقت لگنے لگا تھا۔۔۔ وہ ہمیشہ کے لیے اِن خوش قسمت ترین لمحوں میں قید ہو کر رہنا چاہتی تھی۔۔۔

"ایوری تھنگ از آل رائٹ۔۔۔"

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

آژمیر کی آواز نے اُس کا سحر توڑا تھا۔۔۔اُس نے فوراً آژمیر کی جانب سے نظریں پھیری تھیں۔۔۔اُس کا دل زور زور سے دھڑکتا پسلیاں توڑ کر باہر آنے کو تیار ہو چکا تھا۔۔۔ماتھے پر پسینے کی ننھی ننھی بوندیں جگمگانے لگی تھیں۔۔۔۔

وہ اِس وقت اتنی بوکھلا چکی تھی۔۔۔کہ آژمیر کا بازو چھوڑنا بھول چکی تھی۔۔۔اُس کی گرفت آژمیر کے بازو پر پہلے سے زیادہ سخت ہو چکی تھی۔۔۔

آژمیر خاموش نگاہوں سے حاعفہ کی ایک ایک حرکت کا جائزہ لے رہا تھا۔۔۔

"سر واٹر۔۔"

ائیر ہوسٹس کی پکار پر آژمیر اُس جانب متوجہ ہوا تھا۔۔۔جو چہرے پر معنی خیز مسکراہٹ سجائے اُن دونوں کو دیکھ رہی تھی۔۔۔

ائیر ہوسٹس کی بات پر حاعفہ نے آژمیر کا بازو چھوڑتے فوراً ہاتھ کھینچ لیا تھا۔۔۔اُس کا اِس وقت اپنی بے وقوفیوں پر شرم سے ڈوب مرنے پر دل چاہ رہا تھا۔۔۔

آژمیر نے پانی کی بوتل اُس کی جانب بڑھائی تھی۔۔حاعفہ نے لرزتے ہاتھوں سے تھام لی تھی۔۔اِس کی اُسے اِس وقت سخت ضرورت تھی۔۔۔

"سر آپ اور آپ کی مسز چائے لیں گے یا کافی۔۔۔۔"

ائیر ہوسٹس کو یہ کپل بہت پسند آیا تھا اور ایک دم پرفیکٹ لگا تھا۔۔۔

نازک سی چھوئی موئی بیوی اور اٹیچوز بھرا مغرور مگر بہت ہی کیئرنگ ہزبینڈ۔۔۔

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

اُس کی بات پر جہاں پانی پیتی حاعفہ کو زور کا اچھو لگا تھا وہیں آژمیر نے سخت قسم کی گھوری سے نوازا تھا اُسے۔۔۔

"شی از ناٹ مائی وائف۔۔۔"

آژمیر کا انداز اتنا سرد تھا کہ ایئر ہوسٹس بھی گھبرا گئی تھی۔۔۔ حاعفہ کو ایئر ہوسٹس کی بات نے جو پل بھر کی تسکین دی تھی۔۔ آژمیر اُسے بہت بے دردی سے جھٹلاتا حقیقت کی دنیا میں پٹخ گیا تھا۔۔ اُس نے بالکل ٹھیک کیا تھا۔۔۔ مگر حاعفہ کی آنکھوں میں نمکین پانی بھر گیا تھا۔۔۔ اُس کا دل ایک دم بوجھل ہوا تھا۔۔۔ کچھ دیر پہلے کے حسین لمحوں کا فسوں زائل ہوتا محسوس ہوا تھا۔۔۔

"نیکسٹ ٹائم بی کیئر فل اِن یور ورڈز۔۔۔ آپ جا سکتی ہیں یہاں سے، کچھ چاہیئے ہو گا تو بول دیں گے آپ کو۔۔۔"

آژمیر نے سخت لہجے میں ایئر ہوسٹس کو وارن کرتے وہاں سے بھیج دیا تھا۔۔۔

حاعفہ نے اُس کے بعد مڑ کر آژمیر کی جانب نہیں دیکھا تھا۔۔۔ اُسے آژمیر کا موڈ اِس وقت بہت خراب لگ رہا تھا۔۔۔ کیونکہ آژمیر نے بھی اُس کے بعد اُس سے کوئی بات نہیں کی تھی۔۔۔ اور جتنی بے وقوفیاں ابھی تھوڑی دیر میں وہ کر چکی تھی۔۔۔ یہ ہونا تو بنتا تھا۔۔۔

@@@@@@@@

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

ماورا ایک ہی جھٹکے میں اُس مضبوط گرفت کے ساتھ کھینچی چلی گئی تھی۔۔ ہونٹوں پر جمی ہتھیلی کی وجہ سے وہ اپنی مدد کے لیے کوریڈور کے دوسرے سرے پر کھڑے سٹوڈنٹس کو پکار نہیں پائی تھی۔۔ کسی انہونی کے خوف سے اُس کا دل لرزنے لگا تھا۔۔۔

اُس نے اِس آہنی گرفت سے آزاد ہونے کے لیے ہاتھ پیر چلائے تھے۔۔۔ مگر تب تک دوسری جانب موجود شخص اُسے پوری طرح اپنے قبضے میں لیتا دروازے کے ساتھ لگا کر لاک کر چکا تھا۔۔۔

ماورا اپنے آپ کو چھڑوانے کی پوری کوشش کر رہی تھی۔۔ جب مقابل شخص نے اپنی گرفت مزید سخت کرتے اُس کی رہی سہی مزاحمت بھی ختم کر دی تھی۔۔۔

ماورا نے گرفت کی سختی پر بلبلاتے چہرا اُٹھا کر اُس کی جانب دیکھا تھا۔۔۔ جہاں سامنے کھڑی ہستی کو دیکھ جہاں اُس کا خوف کم ہوا تھا۔۔۔ وہیں کچھ دیر پہلے کا منظر یاد کرتے آنکھوں میں چنگاریاں بھڑک اُٹھی تھیں۔۔۔

"کیا ہوا مسز؟ میرا کسی اور لڑکی کے قریب جانا برداشت نہیں کر پائی تم۔۔۔۔"

منہاج اُس کے ماتھے پر پھسل آئے بال کو پھونک مار کر پیچھے ہٹاتا شوخی سے بولا تھا۔۔ مگر نہ ماورا کو اپنی گرفت سے آزاد کیا تھا اور نہ اُس کے منہ سے ہاتھ ہٹایا تھا۔۔۔

ماورا اُسے خونخوار آگ اُگلتی نگاہوں سے گھورنے کے سوا کچھ نہیں کر پا رہی تھی۔۔۔

"قسم سے یوں پر کٹی چڑیا کی طرح میری گرفت میں پھڑ پھڑاتی تم میرے جذبات اور احساسات میں کیسا طوفان برپا کر رہی ہو کاش میں اپنے عمل سے بتا پاتا۔۔۔۔"

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

منہاج ناک سے اُس کے گلابی گال کو ٹچ کرتا ماورا کو پورا لال کر گیا تھا۔۔۔اُس کی یہ بڑھتی گستاخیاں ماورا کا پارہ مزید چڑھا رہی تھیں۔۔۔

"میں ہاتھ ہٹانے لگا ہوں۔۔۔اگر تم چلائی تو میں جس انداز میں تمہیں چپ کرواؤں گا وہ شاید تمہیں پسند نہ آئے۔۔۔"

منہاج معنی خیزی سے کہتا اُس کے ہونٹ آزاد کر گیا تھا۔۔۔۔

اُس کے بے باک الفاظ اور انداز ماورا کے کانوں سے دھواں نکال گئے تھے۔۔۔

"تم سے زیادہ گھٹیا شخص میں نے آج تک نہیں دیکھا۔۔۔تمہیں شرم آنی چاہیئے غیر لڑکیوں کے ساتھ یہ سب کرتے ہوئے۔۔۔"

ماورا کا بس نہیں چل رہا تھا۔۔۔ابھی اور اِسی وقت شوٹ کر دے اِس شخص کو۔۔۔جو اُس کی محبت کی سزا بن چکا تھا۔۔۔

گہرے گہرے سانس لیتی وہ منہاج کو اچھا خاصہ تپا گئی تھی۔۔۔

"گھٹیا کون ہے یہ بتانے کی ضرورت بالکل بھی نہیں ہے۔کیا کیا میں نے غیر لڑکیوں کے ساتھ؟؟رات کی تاریکی میں اُن کا سودا تو نہیں کیا نا۔۔۔اور نہ ہی اُن کی عزت۔۔۔۔۔"

منہاج اُس کے گھٹیا کہنے پر طیش میں آیا تھا۔۔۔وہ اُسے اپنی گرفت سے آزاد کرتا اُس کی ذات پر ایک بار پھر گہرا وار کر گیا تھا۔۔۔۔

دانت بھینچتے اُس نے خود کو سنگین الفاظ ادا کرنے سے روکا تھا۔۔۔

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

جبکہ ماورا آنکھوں میں آنسو بھرے افسوس بھری نظروں سے اُس کی جانب دیکھے گئی تھی۔۔۔ جس حوالے سے وہ ہمیشہ دور بھاگتی رہی تھی۔۔ یہ شخص ہر بار وہ کڑوی سچائی طمانچے کی طرح اُس کے منہ پر دے مارتا تھا۔۔

"تم جانتے ہو منہاج درانی۔۔۔۔ مجھے ہمیشہ ایک ہی نصیحت ملی، کہ چاہے کچھ بھی ہو جائے مرد ذات پر کبھی بھروسہ مت کرنا اور محبت۔۔۔۔ وہ تو گناہ ہے تمہارے لیے۔۔۔۔ آج تک میں نے مردوں کے بُرے رُوپ ہی دیکھے۔۔ مگر تمہیں دیکھ کر، تم سے مل کر مجھے لگا نہیں سب مرد ایک جیسے نہیں ہوتے۔۔۔ تم اُن مردوں جیسے بالکل بھی نہیں ہو۔۔۔ تم عورت کی عزت کرنا، اُسے محبت دینا، اُسے اُس کا مقام دینے والے ایک اعلیٰ ظرف مرد ہو۔۔۔۔ لیکن تم نے مرد کا جتنا بھیانک رُوپ دیکھایا مجھے۔۔۔۔ میں نے پہلے کبھی نہیں دیکھا تھا۔۔۔۔ تم نے میری محبت کو میرا جرم بنا کر رکھ دیا ہے۔۔۔۔ مجھے لگا تھا منہاج درانی میری محبت کو معتبر کر کے مجھے دنیا والوں کے سامنے وہ مقام دے گا۔۔۔۔ جس کی خواہش ہوش سنبھالتے ہی میں کرتی آئی ہوں۔۔۔۔ مگر تم نے تو میری محبت کو رسوا کر کے مجھے زندگی کی سب سے بڑی سیکھ دے دی ہے۔۔۔۔

تم مجھ سے اِس لیے نفرت کرتے ہو نا کہ میں ایک طوائف زادی ہوں۔۔۔ میں نے اپنی اصلی پہچان چھپا کر تمہیں دھوکا دیا۔۔۔ تو آج سن لو منہاج درانی میری اصلیت کیا ہے۔۔۔۔

میری اب تک کی زندگی بے شک کوٹھے پر گزری ہے۔۔۔۔ مگر میرے اللہ نے ہمیشہ میری عزت کی حفاظت کیے رکھی۔۔۔ آج تک کوٹھے پر آئے کسی غیر مرد کا مجھے چھونا تو دور، کسی کی غلط نگاہ بھی نہیں پڑنے دی مجھ پر۔۔۔۔ میں ایک

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

طوائف کی بیٹی اور کوٹھے پر پلنے والی لڑکی ضرور ہوں۔۔۔ مگر عزت دار شریف گھرانوں میں تربیت پانے والی لڑکیوں سے کہیں زیادہ پاکباز ہوں۔۔۔۔

میں اب ایسے مرد کو اپنی لائف میں بالکل بھی نہیں دیکھنا چاہتی جسے مجھے اپنے پاک دامن ہونے کا یقین دلانا پڑے۔۔۔

میں اپنے اللہ کی قسم کھا کر کہتی ہوں۔۔۔ میرا دامن ہر غلاظت سے پاک ہے۔۔۔ میرے دل اور تصور میں اگر کسی انسان کی شبیہہ آئی ہے تو وہ واحد مرد تم ہو۔۔۔۔

مگر آج جس طرح مجھے تمہارے سامنے اپنے دل کے ہزاروں ٹکڑے کر کے، اپنے پاک دامن ہونے کا یقین دلانا پڑا ہے۔۔۔ اِس کے بعد تم نے مجھے ہمیشہ کے لیے کھو دیا ہے۔۔۔ اِن الفاظ کے ساتھ ہی میں اپنی محبت کو اپنے دل میں ہمیشہ کے لیے دفن کر چکی ہوں۔۔۔۔

تم نے نکاح نامہ پھاڑ کر بہت اچھا کیا۔۔۔۔

منہاج درانی تم نے آج ہمیشہ ہمیشہ کے لیے میرا اعتبار، میری محبت کو کھو دیا ہے۔۔۔۔"

ماورا ایک ہی سانس میں بولتی منہاج درانی کو بہت گہری کھائی میں دھکیل گئی تھی۔۔۔ وہ ساکت و جامد ایک ہی جگہ پر کھڑا خاموش نگاہوں سے ماورا کی آنکھوں سے بہتا سیلاب دیکھ رہا تھا۔۔۔

"مجھے نیچا دکھانے کے لیے۔۔۔ باقی لڑکیوں کے جذبات سے مت کھیلو۔۔۔ میں نہیں چاہتی کسی کے ٹوٹے دل سے نکلی آہ تمہیں برباد کر دے۔۔۔۔۔"

ماورا بے دردی سے آنسو پونچھتی واپس پلٹی تھی۔۔۔۔

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

"اور ہاں۔۔۔۔۔ منہاج درانی میرے ساتھ دوبارہ کسی قسم کی زبردستی کرنے یا میرے قریب آنے کی کوشش کی تو میرا مرا ہوا منہ دیکھو گے۔۔۔۔"

ماورا اُسے زخمی نظروں سے دیکھتی وہاں سے نکل گئی تھی۔۔۔۔

منہاج درانی کو لگا تھا کسی نے اُس کا دل تیز دھار آلے سے چیر کر رکھ دیا ہو۔۔۔۔۔

ہمیشہ وہ ماورا پر بنا کسی تصدیق کے اُس کی ذاتی زندگی پر کیچڑ اُچھالتا آیا تھا۔۔۔ اُسے دھوکے باز کہتا آیا تھا۔۔۔۔ جبکہ اب تک جو سزا وہ اُسے دے چکا تھا، ماورا کا کیا اُس کے آگے کچھ بھی نہیں تھا۔۔۔۔

@@@@@@@@

" ماشاءاللہ تم کتنی پیاری لگ رہی ہو۔۔۔ اللہ نظر بد سے بچائے۔۔۔۔"

فریحہ زنیشہ کے کمرے میں داخل ہوتیں اُس کا سہانا رُوپ دیکھ بلائیں لیتے بولی۔۔۔

"آپ سے کم۔۔۔۔"

زنیشہ ہولے سے مسکرا دی تھی۔۔۔۔ کیونکہ فریحہ فل میک اور ریلو کلر کے لہنگے میں ماتھے پر بندیا لگائے بہت پیاری لگ رہی تھی۔۔۔۔ اُن کے بہت قریبی رشتہ داروں میں شادی کی تقریب تھی۔۔ جس میں گھر کے تقریباً سبھی لوگ ہی

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

جارہے تھے۔فائزہ زنیشہ کی سیکنڈ کزن ہونے کے ساتھ ساتھ فرینڈ بھی تھی۔۔۔اُسی کے بار بار فورس کرنے پر زنیشہ جانے کے لیے تیار ہوئی تھی۔۔۔

وہ ہمیشہ سادہ سے حلیے میں ہی رہی تھی۔۔۔۔اِس لیے جب زرا سا بھی تیار ہوتی تو اُس کا حسین سراپا مزید نکھر جاتا تھا۔۔۔۔اِس وقت بھی وہ پنک اور اورنج فل ایمبرائیڈڈ پیروں تک آتے فراک میں بے پناہ حسین لگ رہی تھی۔۔۔

گرین کلر کا بھاری کامدار نیٹ کا دوپٹہ ایک سائیڈ پر کندھے پر پھیلا رکھا تھا۔۔۔

سیاہ زلفیں اُس کی نازک کمر کو ڈھانپے ہوئے تھیں۔۔۔جنہیں سلجھا کر اب وہ باندھنے لگی تھی۔۔۔۔میک کے نام فیس کریم اور ہلکا سا لپ گلاز لگایا تھا۔۔۔اُس کے مطابق جتنا فینسی ڈریس اُس نے پہنا تھا، مزید اُس کا کچھ نہ لگانا ہی بہتر تھا۔۔۔

اُسے اپنا آپ دلہن جیسا فیل ہو رہا تھا۔۔۔۔

"چلیں میں تیار ہوں۔۔۔"

زنیشہ بالوں کو کس کر بل دے کر جوڑے کی شکل میں لپیٹتی فریحہ سے مخاطب ہوئی تھی۔

"یہ تم تیار ہو؟"

فریحہ نے خفگی سے اُسے گھورا تھا۔۔۔

"کیوں کیا ہوا؟؟"

زنیشہ اُس کے گھورنے پر حیرت سے بولی۔۔۔

"تمہاری بیسٹ فرینڈ کی شادی ہے۔۔۔۔ایسے جاؤ گی بھلا۔۔۔"

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

"آپ جانتی ہیں نا کہ وہ شہر میں رہنے والے لوگ کتنے ماڈرن ہیں۔۔۔اُن کا اگر مردوں اور عورتوں کا انتظام اکٹھا ہوا تو۔۔۔آج تو لالہ بھی نہیں ہیں۔۔۔کہ کہ ہمارے لیے میلز کو ہٹوا دیں۔۔۔اِس لیے سمپل جانا زیادہ بہتر ہے۔۔۔"

زنیشہ کو پہلے گزرا ایک شادی کا فنکشن بہت اچھے سے یاد تھا۔۔۔جس میں میلز اور فی میلز کا ایک ساتھ انتظام کیا گیا تھا۔۔۔آژمیر اپنی فیملی کی خواتین کا ان کمفرٹیبل فیل ہونا محسوس کر گیا تھا۔۔۔اور اُسے خود بھی اچھا نہیں لگ رہا تھا۔۔۔اپنے گھر کی عورتوں کو یوں غیر مردوں کے درمیان دیکھنا۔۔۔

اُس نے اُن لوگوں سے بات کر کے۔۔۔دس منٹ کے اندر اندر وہاں کا نقشہ ہی بدلوا دیا تھا۔۔۔ہال کے اندر ہی پارٹیشن کر کے اُسے دو پارٹس میں ڈیوائڈ کر دیا گیا تھا۔۔۔آژمیر ہمیشہ اُن کے سر پر مہربان سایہ بن کر رہا تھا۔۔۔اِس لیے اُس کی زرا سی بھی کم بہت محسوس ہوتی تھی۔۔۔

"ڈونٹ وری باقی سب تو ساتھ ہی ہے نا۔۔۔سب ٹھیک کر دیں گے۔۔۔مگر تمہارا یہ بنا میک اپ کے پھیکا چہرا سب کو ضرور کھٹکے گا۔۔۔زوہان کا تمہارے لیے رشتہ آنے کی وجہ سے آج کل ویسے بھی تم چرچام ہو۔۔۔سب کی نظریں تم پر ہی ہونگی تو اِس لیے مخالفین کو جلانے کے لیے تھوڑی سے محنت تو تم کر ہی سکتی ہو۔۔۔"

فریحہ اُس کی ایک نہ سنتی، نجانے کیسے کیسے لاجکس دیتی۔۔۔ہلکا ہلکا ہی سہی مگر میک کے تمام لوازمات اُس کے چہرے پر استعمال کرتی اُسے مزید نکھار گئی تھی۔۔۔مرر پر نظر پڑتے پل بھر کے لیے زنیشہ کی مسکارے سے سجیں گھنیری پلکیں بھی ساکت ہوئی تھیں۔۔وہ زرا سے نقش نکھارنے کی وجہ سے بے پناہ حسین لگ رہی تھی۔۔۔

"آپی لپسٹک تو زرا لائٹ کر دیں۔۔۔"

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

زنیشہ کے ترشیدہ لبوں پر سجی مہرون لپسٹک پر سے نگاہیں ہٹانا مشکل ہو رہا تھا۔۔۔

"تھوڑی دیر میں خود ہی لائٹ ہو جائے گی۔۔۔۔ابھی کچھ مت کرنا اِس کے ساتھ۔۔"

فریحہ یہ کہتی زنیشہ کے بالوں کی جانب مڑی تھی۔۔۔اور یہاں ہر بھی اُس کی ایک نہ سنتے، لمبے بالوں کو ہلکا ہلکا کرل دیتے ماتھے سے اُس خوبصورت ساڈیزائن بناتی وہ زنیشہ کے چہرے کا نقشہ ہی بدل گئی تھی۔۔۔

"ماشاءاللہ اب لگ رہی ہو۔۔۔وہ زنیشہ میران جس ک ملک زوہان جیسا اکڑو بندہ دیوانہ ہے۔۔۔۔"

فریحہ مسکراتی نظروں سے اُسے دیکھتے شوخی سے بولی۔۔۔

"آپی۔۔۔۔ایسا کچھ نہیں ہے۔۔۔۔"

زنیشہ اُسے گھورتی چلائی تھی۔۔۔اُس کا چہرا زوہان کی کچھ حرکتیں اور باتیں یاد کر تا شرم سے لال ہوا تھا۔۔۔

"اوکے۔۔۔اوکے مان لیتی ہوں۔۔۔۔مگر یہ بات میں نہیں کہتی فیملی گوسپس میں یہی کہا جاتا ہے۔۔۔کہ ملک زوہان اگر صرف آژمیر کو نیچا دکھانے کے لیے زنیشہ سے شادی کرنا چاہتا ہوتا تو اب تک کر چکا ہوتا۔۔۔مگر وہ آژمیر لالہ سے پوری رضامندی لے کر تمہیں اپنانا چاہتا ہے۔۔۔یہ بات اُسی جانب اشارہ کرتی ہے۔۔۔۔"

فریحہ کی بات پر زنیشہ کے ہاتھ لمحہ بھر کو ساکت ہوئے تھے۔۔۔۔مگر پھر وہ سر جھٹک گئی تھی۔۔۔

"آپی آپ نہیں جانتیں۔۔۔۔۔ملک زوہان کی سوچ کہاں تک جاتی ہے۔۔۔۔چھوڑیں اُس شخص کو میں اُس کی بات کر کے اپنا موڈ خراب نہیں کرنا چاہتی۔۔۔۔"

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

زنیشہ کا غصہ ابھی زوہان پر سے ختم نہیں ہوا تھا۔۔۔ فریحہ اُس کے دوٹوک انداز پر خاموش ہوتی اُسے ساتھ لیے وہاں سے نکل گئی تھی۔۔۔۔۔

@@@@@@@@@

آژمیر، حاعفہ اپنے منیجر اور باقی ٹیم کے ساتھ سیدھا اُسی ہوٹل میں آیا تھا جہاں اُن کی میٹنگ ارینج کی گئی تھی۔۔۔ روم وہ پہلے ہی بک کروا چکا تھا اِس لیے انہیں زیادہ دشواری پیش نہیں آئی تھی۔۔۔

حاعفہ کا کمرہ آژمیر کے کمرے کے ساتھ والا ہی تھا۔۔۔ جس کی وجہ سے وہ تھوڑی ریلیکس بھی تھی۔۔۔ ورنہ ہوٹل کا ماحول دیکھ کر تو اُس کی کیفیت عجیب سی ہوئی تھی۔۔۔ وہاں فی میلز مردوں کی نسبت کم ہی تھیں۔۔۔ اور جو تھیں اُن کے لباس دیکھ کر حاعفہ نے اپنی سیاہ شال کو اپنے گرد مزید لپیٹ لیا تھا۔۔۔

مردوں جیسے لباس پہنے عورتیں بلاوجہ اُن کے ساتھ چپکتیں، حاعفہ کا دل خراب کر گئی تھیں۔۔۔ اُسے اُن عورتوں پر افسوس ہوا تھا۔۔۔ جو اُس کے جیسی مجبور نہیں تھیں۔۔۔ اُن کی زندگی کی چوائس اُن کے پاس تھی۔۔۔ پھر بھی وہ اپنے ہاتھوں اپنی نسوانیت ضائع کر رہی تھیں۔۔۔ کاش وہ اِس کی قیمت سمجھ پاتیں۔۔۔۔ کہ کیسے حاعفہ جیسی لڑکیاں اِسی عزت کے لیے تڑپتی تھیں۔۔۔ جسے ماڈرنزم کے نام پر لڑکیاں اپنے ہاتھوں سے پامال کر دیتی تھیں۔۔۔۔

حاعفہ جیسی لڑکی وہاں کوئی نہیں تھی۔۔۔ اول تو دوپٹہ کسی کے پاس نام کو بھی نہیں تھا۔۔۔ جن کے پاس اگر غلطی سے تھا بھی تو اُس کو گلے میں یا بازو پر فیشن کی طرح لٹکایا گیا تھا۔۔۔۔

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

کچھ لوگ حاعفہ کے حلیے کی وجہ سے اُس کو عجیب عجیب نگاہوں سے دیکھ رہے تھے۔۔۔حاعفہ کو حیرت ہوئی تھی آژمیر پر۔۔۔اُسے حاعفہ کے اِس حلیے پر غصہ کیوں نہیں آرہا تھا۔۔۔کیا وہ نہیں چاہتا تھا کہ اُس کی سیکرٹری بھی ماڈرن بن کر اُس کے ساتھ چلے؟

حاعفہ یہی سوچتی۔۔۔آژمیر کا باقی لوگوں سے موازنہ کرتی اپنے دھیان میں ہی آژمیر کے پیچھے چل رہی تھی۔۔۔اچانک آژمیر رک کر پیچھے پلٹ تھا۔۔۔جب اُس کے عین پیچھے چلتی حاعفہ اپنے ہی خیالوں میں الجھی سیدھی آژمیر کے چوڑے سینے سے جا ٹکرائی تھی۔۔۔

اِس اچانک رونما ہوئی افتاد پر حاعفہ بوکھلا کر فوراً پیچھے ہٹی تھی۔۔۔اُس کی پیشانی آژمیر کے کندھے سے بہت زور سے ٹکرائی تھی۔۔۔اور اُس جگہ سے لال ہوتی درد کرنے لگی تھی۔۔۔۔

"آر یو اوکے۔۔۔۔"

آژمیر نے سنجیدگی سے پوچھا تھا۔۔۔اُس کی لال گلابی ہوتی پیشانی ایک نظر دیکھ وہ نگاہیں پھیر گیا تھا۔۔۔

"یس سر۔۔۔۔"

حاعفہ اپنی لاپرواہی پر خود کو کوستی ہولے سے جواب دے گئی تھی۔۔۔

جہاز میں بیٹھے جو حرکتیں وہ کر چکی تھی۔۔۔ابھی اُنہیں کی شرمندگی ختم نہیں ہوئی تھی کہ اب یہ نئے بلنڈر سرزد ہونے لگے تھے اُس سے۔۔۔۔

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

وہ نوٹ کر رہی تھی۔۔۔ کہ جہاز والے مومنٹ کے بعد سے آژمیر کافی سنجیدہ سا تھا۔۔۔ اور اُسے مسلسل اگنور کر رہا تھا۔۔۔ جو حاعفہ کے لیے شرمندگی کے ساتھ ساتھ خوف کا بھی باعث تھا۔۔۔

"آئم سوری سر۔۔۔۔"

حاعفہ نجانے کس احساس کے زیرِ اثر آژمیر کے مقابل آن کھڑی ہوئی تھی۔۔۔

"سوری فار واٹ۔۔۔۔"

آژمیر نے بھنویں اُٹھاتے سوالیہ نظروں سے اُس کی جانب دیکھا تھا۔۔۔

"میں جانتی ہوں۔۔۔ میری وجہ سے آپ کو یہاں شرمندگی محسوس ہو رہی ہو گی۔۔۔ سر آپ اگر کہیں تو میں اپنا حلیہ چینج۔۔۔۔۔"

حاعفہ کی بات ابھی منہ میں ہی رہ گئی تھی۔۔۔ جب آژمیر اُسے لال آنکھوں سے گھورتا قریب ہوا تھا۔۔۔

"واٹ ربش۔۔۔۔ مس حاعفہ آپ کا دماغ خراب ہو گیا ہے۔۔۔ آپ کا یہ شال اوڑھنا، خود کو ڈھانپ کر رکھنا میرے لیے شرمندگی کا باعث ہو گا۔۔۔ کیا آپ ہیں ہی اتنی بے وقوف یا میرے سامنے بن جاتی ہیں۔۔۔"

آژمیر اُس پر سہی کر کے تپا تھا۔۔۔ ابھی وہ مزید بھی کچھ کہتا جب منیجر اُسے میٹنگ شروع ہونے کا انفارم کرنے لگا تھا۔۔۔

آژمیر خوف سے زرد پڑتی حاعفہ پر سخت نظر ڈالتا وہاں سے پلٹ گیا ہے۔۔۔

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

"سرد مہری کی بھی حد ہوتی ہے۔۔۔انسان اِس بات کا جواب نارمل انداز میں بھی دے سکتا ہے۔۔۔مگر نہیں سنائے بغیر گزارا کیسے ہو سکتا اِس مغرور اور اکڑو باس کا۔۔۔مجھے تو لگتا یہ اپنی فیملی کے ساتھ بھی ایسے ہی ہوتے ہونگے۔۔۔ہر وقت آرڈر دینے کے موڈ میں۔۔۔اور زرا سی غلطی پر جھڑکنے کے موڈ میں۔۔۔۔۔بچاری اِن کی بیوی کیا۔۔۔۔"

حاعفہ کی زبان کو اچانک بریک لگی تھی۔۔۔آخری جملہ ادا کرتے اُس کی آنکھوں میں آنسو بھر آئے تھے۔۔۔۔

آژمیر کے جانے کے بعد وہ وہیں سائیڈ پر پڑی کرسیوں میں سے ایک پر بیٹھ گئی تھی۔۔۔وہ بھول چکی تھی کہ اُسے بھی اندر میٹنگ میں جانا ہے۔۔۔۔

"آژمیر میران کی وائف۔۔۔۔خوش نصیب ترین لڑکی ہو گی۔۔۔۔۔"

آنکھوں میں نمکین پانی بھرے وہ ہونٹوں پر مبہم مسکراہٹ لیے گویا ہوئی تھی۔۔۔اِس بات سے انجان کہ وہ کسی کی نگاہوں کی حصار میں ہے۔۔۔۔

"اوہ شٹ مجھے بھی تو میٹنگ میں جانا تھا۔۔۔۔۔"

حاعفہ کو اچانک خیال آیا تھا۔۔۔پہلے وہ اپنی روئی صورت درست کرنے واش روم کی جانب بڑھی تھی۔۔۔۔

اِس بات سے انجان کے اُس پر نظر رکھا شخص بھی لیڈیز واش روم میں اُس کے پیچھے داخل ہو چکا تھا۔۔۔

حاعفہ اپنا چہرا صاف کرتے جیسے ہی پلٹی دروازے کے قریب کھڑے شخص کو دیکھ اُس کے ہاتھ سے موبائل چھوٹ کر زمین بوس ہوا تھا۔۔۔۔

@@@@@@@@

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

ماورا بیلا اور باقی سٹوڈنٹس کے ساتھ کیمپنگ کے لیے نکل چکی تھی۔۔۔اُن کے ساتھ دو پروفیسرز بھی تھے۔۔۔وہ سب ایک ہی بس میں جا رہے تھے۔۔۔۔

سب گروپ لیڈرز اپنے اپنے گروپ کے ساتھ تھے۔۔۔جبکہ اُن کا لیڈر ہی سرے سے غائب تھا۔۔۔

سر نے اور اُس کے اپنے دوستوں نے اُس کو بہت کالز کی تھیں مگر اُس کا فون مسلسل آف جا رہا تھا۔۔۔کافی دیر انتظار کے بعد وہ لوگ نکل آئے تھے۔۔۔لیکن پورا راستہ منہاج کو ہی ڈسکس کیا گیا تھا۔۔۔

ماورا اُس انسان کا اب نام بھی نہیں سننا چاہتی تھی۔۔۔بیلا کے ایک دو بار کہنے پر اُس نے بیلا کو بُری طرح جھڑک دیا تھا۔۔۔۔

جس کے بعد اب بیلا بھی خاموش ہی تھی۔۔۔۔

سوات میں داخل ہوتے وہاں کی خوبصورتی نے ماورا کی بوجھل طبیعت کو تازگی سی بخش دی تھی۔۔۔۔

وہ لوگ سوات کے ایک بہت ہی خوبصورت مگر پسماندہ گاؤں میں داخل ہوئے تھے۔۔۔جہاں ہوٹل کا کسی قسم کا انتظام نہ ہونے کی وجہ سے اُنہیں اپنے ساتھ لائے گئے کیمپس میں ہی رہنا تھا۔۔۔۔

وہاں بہت زیادہ ٹھنڈ تھی۔۔۔۔ہر طرف دھند ہی دھند چھائی محسوس ہو رہی تھی۔۔۔

کیمپس لگانے کے لیے انہوں نے جو جگہ سلیکٹ کی تھی وہ خوبصورت بلند و بالا پہاڑوں کے درمیان سرسبز سے گھری ہموار سطح تھی۔۔جس کے ایک طرف نیلے پانی کی جھیل واقع تھی۔۔۔۔ماورا یہاں آ کر بہت زیادہ خوش تھی۔۔۔وہ پہلی دفعہ یوں باہر نکلی تھی۔۔۔اِس لیے اُس کی ایکسائٹمنٹ سب سے زیادہ تھی۔۔۔۔

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

"بیلا مجھے وہ جھیل دیکھنی ہے۔۔۔۔ آؤ اُس طرف چلتے ہیں۔۔۔۔"

ماورا نے بیلا کا ہاتھ پکڑے اپنے ساتھ کھینچا تھا۔۔۔۔ جو سگنل کی تلاش میں موبائل ہاتھ میں پکڑے اِدھر اُدھر پھر رہی تھی۔۔۔۔

"ماورا پاگل ہو گئی ہو۔۔۔ اُس سائیڈ پر نہیں جانا۔۔۔ سر نے سختی سے منع کیا ہے۔۔۔۔ اگر زرا سا بھی پیر سلپ ہوا تو یہ نیلا خوبصورت پانی ہمیشہ ہمیشہ کے لیے تمہیں اپنے ساتھ بہا کر لے جائے گا۔۔۔۔ یہیں پر کھڑی ہو کر انجوائے کرو۔۔۔"

بیلا اُسے منع کرتی کسی کی پکار پر دوسری جانب بھاگ گئی تھی۔۔۔

"یہ تو ہے ہی ڈرپوک۔۔۔۔ کچھ نہیں ہوتا۔۔۔ میں سنبھل کر جاؤں گی نہیں ہوتی سلپ۔۔۔۔۔"

ماورا دور جاتی بیلا کو گھور کر دیکھتی جھیل کے اونچے نیچے راستے کی جانب بڑھ گئی تھی۔۔۔ ڈھلوانی سطح پر پتھر رکھ کر چلنے کے لیے تھوڑی سی روکاوٹیں بنائی گئی تھیں۔۔۔۔

ماورا کی نظریں جھیل کے پانی سے ہوتیں۔۔۔ کناروں پر پڑے رنگ برنگے پتھروں پر ٹک گئی تھیں۔۔۔ اُس کے لیے یہ سب بہت نیا اور انتہائی دلفریب تھا۔۔۔۔ دور سے چمکتے پتھروں کو جگمگاتی آنکھوں سے دیکھتے اُس کی نظر راستے سے ہٹی تھی۔۔۔ جس کے نتیجے میں وہ سامنے پڑے پتھر کی ٹھوکر کی وجہ سے اپنا توازن برقرار نہیں رکھ پائی تھی۔۔۔۔

ماورا کے منہ سے خوف اور حواس باختگی کے عالم میں چیخ برآمد ہوئی تھی۔۔۔

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

وہ اُس اونچائی سے سیدھی جھیل میں جا گرتی جب کسی مہربان گرفت نے اُس کی یخ بستہ کلائی اپنی گرفت میں لیتے اُسے اپنی جانب کھینچ لیا تھا۔۔۔ماورا کسی ٹوٹی شاخ کی طرح اپنے اُس مسیحا کے سینے سے جا لگی تھی۔۔۔۔ماورا کا پورا وجود ہولے ہولے لرز رہا تھا۔۔۔موت کو اتنے قریب سے دیکھنے کے خوف سے اُس کا پورا چہرا آنسوؤں سے بھیگ چکا تھا۔۔۔

جب منہاج درانی نے اپنی مضبوط بانہیں پھیلاتے اُس کے کپکپاتے نازک سراپے کو پوری طرح اپنی آغوش میں سمیٹ لیا تھا۔۔۔

@@@@@@@@

میران پیلس کے تمام لوگ مہندی کے بڑے سے پنڈال میں داخل ہوئے تھے۔۔۔زنیشہ کی توقع کے عین مطابق میل اور فی میلز کا کمبائن فنکشن رکھا گیا تھا۔۔۔جو دیکھ کر ہی زنیشہ کو کوفت محسوس ہوئی تھی۔۔۔گاڑی میں آنے کے باوجود وہ گھر سے شال کر کے آئی تھی۔۔۔۔اور اب یہاں اُس کے شال کو خود سے جدا کرنے کا کوئی موڈ نہیں تھا۔۔۔

باقی سب اپنے دوپٹوں کو ہی ہلکا سا سر پر لیتی کمفرٹیبل ہو چکی تھیں۔۔۔

"زنیشہ میلز ایک طرف ہی ہیں تم اُتار دو شال۔۔۔۔"

فجر نے زنیشہ کو اُسی طرح شال لپیٹے دیکھ ٹوکا تھا۔۔۔

"مگر ہیں تو سامنے نا۔۔میں نہیں اُتاروں گی۔۔۔۔"

زنیشہ سب کزنز کی گھوریوں کے باوجود ضدی لہجے میں بولی تھی۔۔۔

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

شمسہ بیگم اپنی کی احتیاط پر دھیمے سے مسکرادی تھیں۔۔۔زنیشہ خود بھی اپنے پردے کا بہت خیال رکھتی تھی۔۔۔۔مگر اِس وقت یہاں اُس کی متلاشی نظریں کسی اور کو ڈھونڈ رہی تھیں۔۔۔۔فائزہ کی جس سے شادی ہو رہی تھی وہ زوہان کا بہت اچھا دوست تھا۔۔۔یہاں زوہان کا پایا جانا سو فیصد متوقع تھا۔۔۔اور اگر وہ زنیشہ کو اتنے مردوں کے بیچ بنا دوپٹے کے دیکھ لیتا تو زنیشہ کی خیر نہیں تھی۔۔۔آژمیر اور زوہان میں سب سے بڑی بات جو کامن تھی وہ تھی زنیشہ کے حوالے سے پوزیسونیس۔۔۔۔

"آپی آپ کو فائزہ آپی اُدھر برائیڈل روم میں بلا رہی ہیں۔۔۔۔"

فائزہ کی چھوٹی بہن اُسے بلانے آئی تھی۔۔۔۔

جس پر نا چاہتے ہوئے بھی زنیشہ اُس کے ساتھ چل پڑی تھی۔۔۔وہ آج کے دن فائزہ کی کسی بات کا انکار نہیں کرنا چاہتی تھی۔۔۔

"ایک منٹ آپی۔۔۔۔زوہان بھائی آگئے میں زرا اُن سے مل لوں۔۔۔۔"

کرن زنیشہ کو آدھے راستے میں ہی چھوڑتی زوہان کو ہال میں دلہا بنے کاشف کے ساتھ انٹر ہوتا دیکھ اُس جانب بھاگ گئی تھی۔۔۔۔۔

زنیشہ نے بھی دل کے ہاتھوں مجبور ہوتے پلٹ کر اُس کی جانب دیکھا تھا۔۔۔۔جہاں وہ سیاہ قمیض شلوار پر سیاہ کوٹ پہنے، بالوں کو اپنے مخصوص سٹائل میں جیل لگا کر سیٹ کیے، ہونٹوں پر دل پر قابض ہونے والی دلفریب مسکراہٹ سجائے وہ دور کھڑا زنیشہ کا دل بُری طرح دھڑکا گیا تھا۔۔۔۔

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

وہ کرن کے ساتھ اُس کی جانب ہی بڑھ رہا تھا۔۔۔

زنیشہ اتنی تیاری کے ساتھ زوہان کے سامنے جانے کا سوچ کر پزل ہوئی تھی۔۔۔اُس نے اُس لمحے کو کوسا تھا جب اُس نے فریحہ کو اپنے فیس پر یہ سب تھوپنے دیا تھا۔۔۔زوہان کی نظر ابھی تک اُس پر نہیں پڑی تھی۔۔۔زنیشہ نے جلدی سے اپنے ماتھے پر لٹکتی بندیاں کو شال کے نیچے چھپایا تھا۔۔۔اُس کا دل کر رہا تھا اپنے فیس پر نقاب چڑھالے یا یہاں سے غائب ہو جائے۔۔۔

"زنیشہ آپی آئم سوری۔۔۔۔"

کرن کو اچانک زنیشہ کا خیال آیا تو وہ شرمندہ ہوئی تھی۔۔۔

اِس نام کی پکار پر کاشف سے بات کرتے زوہان نے پلٹ کر اُس کی جانب دیکھا تھا۔۔۔جب زنیشہ پر نظر پڑتے ہی اُس کے الفاظ منہ میں ہی رہ گئے تھے۔۔۔وہ یک ٹک اُس کا حسین رُوپ دیکھے گیا تھا۔۔۔

زوہان کا یہ رد عمل زنیشہ نے خواب میں بھی تصور نہیں کیا تھا۔۔۔اُس کی گہری نظروں کی تپش پر زنیشہ کے پسینے چھوٹ چکے تھے۔۔۔۔

زوہان کو تو کبھی کسی کی پرواہ رہی نہیں تھی۔۔ مگر اِس وقت وہاں ہال میں اُن کے خاندان کے تقریباً سبھی لوگ موجود تھے۔۔۔جن کی نظریں پہلے سے ہی زوہان پر فکس تھیں۔۔۔زوہان خاندان کے کسی فنکشن میں نہیں آتا تھا۔۔۔وہ ہمیشہ سب سے الگ رہنا ہی پسند کرتا تھا۔۔۔ مگر کاشف سے اُس کی دوستی بہت پرانی تھی۔۔۔کاشف اُس کے بہت زیادہ کلوز

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

تھا۔۔۔یہی وجہ تھی کہ وہ اُسے انکار نہیں کر پایا تھا۔۔اور اپنی زندگی کے سب سے ناپسندیدہ لوگوں کے درمیان موجود تھا اِس وقت۔۔۔۔

مگر ایک انسان کو دیکھ ملک زوہان اپنے احساسات پر قابو نہیں رکھ پایا تھا۔۔جس ہستی کی اپنی لائف میں موجود اہم مقام کو وہ شروع سے جھٹلاتا آرہا تھا۔۔ہمیشہ اُسی کے سامنے جا کر ہی وہ بے خود ہوتا تھا۔۔۔

"چلیں۔۔۔۔"

زنیشہ کرن کو اشارہ کرتی وہاں سے آگے بڑھ گئی تھی۔۔۔۔زوہان کی نظروں نے دور تک زنیشہ کا پیچھا کیا تھا۔۔۔

جو بات وہاں موجود میران خاندان کے افراد کے ساتھ ساتھ باقی سب نے بھی بہت گہرائی سے نوٹ کی تھی۔۔۔

"زوہان وہ چلی گئی ہیں۔۔۔۔"

کاشف اُسکی جانب دیکھتے شرارتی لہجے میں گویا ہوا تھا۔۔۔۔

"تم مجھے دیکھ رہے تھے۔۔۔۔"

زوہان نے اُسے گھوری سے نوازا تھا۔۔۔

"صرف میں نہیں سارا میران خاندان دیکھ رہا ہے کہ کیسے ملک زوہان آژمیر میران کی لاڈلی بہن کو گھور رہا ہے۔۔۔۔ "

کاشف کی بات پر زوہان کے چہرے پر مسکراہٹ کا زرا سا تاثر نمایاں ہوا تھا۔۔زنیشہ کی ایک جھلک اُس کے خراب موڈ پر بہت خوشگوار اثر چھوڑ گئی تھی۔۔۔۔

"بہت جلد میران خاندان دیکھتا رہ جائے گا۔۔۔اور میں اِن کی لاڈلی کو اِن کے بیچ سے لے جاؤں گا۔۔۔۔"

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

زوہان زیرِ لب بڑبڑاتا کاشف کے ساتھ آگے بڑھ گیا تھا۔۔۔اُسے زنیشہ کا یوں خود کو ڈھانپ کر رکھنا بہت اچھا لگا تھا۔۔۔اُس کا دل ایک بار پھر زنیشہ کو دیکھنے کا خواہشمند ہوا تھا۔۔۔لیکن اب وہ وہاں کہیں بھی نہیں تھی۔۔۔

@@@@@@@@@

ماورا پانی میں ڈوب جانے کے خوف سے اتنی سہم چکی تھی۔۔۔کہ کتنے ہی پل وہ اُس اپنائیت بھرے حصار سے لگی کھڑی رہی تھی۔۔۔

جب کچھ لمحوں بعد مقابل کی گرم سانسیں اپنی پیشانی پر محسوس کرتے ماورا نے جھٹکے سے دور ہونا چاہا تھا۔۔۔مگر منہاج درانی اِس بات کے لیے ابھی تیار نہیں تھا۔۔۔

اُس نے ماورا کے خوف سے کانپتے نازک وجود کو پوری طرح اپنے حصار میں قید کر رکھا تھا۔۔۔

ماورا حواس بحال ہوتے ہی سمجھ چکی تھی کہ یہ دلفریب خوشبو اور استحقاق بھرا انداز کس کا ہو سکتا ہے۔۔۔۔

جب رہی سہی کسر پیشانی پر محسوس ہوتے منہاج کے ہونٹوں کے لمس نے پوری کر دی تھی۔۔۔۔

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

اِس دھکتے لمس نے ماورا کو جی جان سے لرزا کر رکھ دیا تھا۔۔۔منہاج کی یہ نرم گرم قربت اُس پر سکون بخشتا ایک سحر طاری کرنے لگی تھی۔۔۔۔

"چھوڑو مجھے۔۔۔۔"

ماوراِاِس شخص کے فریب میں دوبارہ نہیں آنا چاہتی تھی۔۔۔اِس لیے اچانک ہوش میں آتے ماورا نے اُس کا حصار توڑ کر دور ہونا چاہا تھا۔۔۔۔

"اب ایسا ممکن نہیں ہے۔۔۔۔"

منہاج درانی تو آج اُسے الگ ہی زون میں لگا تھا۔۔۔

اُس کی خمار آلود آواز اور کانوں کی لوح پر محسوس ہوتے ہونٹ کے لمس پر ماورا کا دل دھک سے رہ گیا تھا۔۔۔

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

وہ دونوں جھیل کے سائیڈ پر قدرے نچلے حصے میں کھڑے تھے۔۔۔جہاں وہ باقی سٹوڈنٹس کی نگاہوں سے بالکل اوجھل تھا۔۔۔اور اِس بات کا منہاج درانی خوب فائدہ بھی اُٹھا رہا تھا۔۔۔

"تم سمجھتے کیا ہو خود کو۔۔۔۔میرے وجود کو کھلونا سمجھ رکھا ہے تم نے۔۔۔۔جب دل چاہے گا قریب آؤ گے۔۔۔۔اپنی تسکین حاصل کرو گے۔۔۔اور پھر کوئی نئی تہمت لگا کر دھتکار کر چلے جاؤ گے۔۔۔۔میں نے تمہیں کہا تھا میرے قریب مت آنا۔۔۔"

ماورا کو اُس کا یہ استحقاق بھرا انداز آگ لگا گیا تھا۔۔۔

یہ انسان اُس کی سوچ سے زیادہ ڈھیٹ اور خود سر تھا۔۔۔

"واٹ ربش۔۔۔۔یہ کیا بولی جا رہی ہو تم۔۔۔پاگل ہو گئی ہو کیا۔۔۔۔میں نے کب یوز کیا تمہیں۔۔۔نکاح ہونے کے باوجود اپنا حق استعمال نہیں کیا۔۔۔۔اور تمہارے منہ میں جو آ رہا ہے۔۔۔وہ اوٹ پٹانگ بولی جا رہی ہو۔۔۔۔"

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

منہاج اُس کا چہرا اپنے مقابل کرتے حیرانگی بھرے مگر زرا سخت لہجے میں بولا تھا۔۔۔ جبکہ ماورا اپنے کچھ زیادہ اُلٹا بول جانے پر شرمندگی سے لال ہوئی تھی۔۔۔

"تو کیوں آتے ہو میرے قریب۔۔۔۔ دور رہو مجھ سے۔۔۔۔"

ماورا اُس کے سینے پر دونوں ہتھیلیاں جما کر اُسے خود سے دور دھکیلنے کی کوشش کرتے بولی تھی۔۔۔

جس کے رد عمل کے طور پر منہاج اُس کی کمر میں بازو حمائل کرتا اُسے مزید قریب کر گیا تھا۔۔۔

"اپنی بیوی کے قریب نہیں جاؤں گا تو اور کس کے جاؤں گا۔۔۔"

منہاج اُس کی لال پڑتی رنگت دیکھ شوخی سے بولا تھا۔۔۔

ماورا کو اُس کے جارحانہ لمس پر کرنٹ سا چھو گیا تھا۔۔۔

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

"چھوڑو مجھے ورنہ میں چیخ چیخ کر سب کو یہاں اکٹھا کر لوں گی۔۔۔ دنیا والوں کی نظروں میں میں تمہاری بیوی نہیں ہوں۔۔۔"

ماورا اپنی کمر سے اُس کا بازو ہٹانے کی کوشش کرتے چلائی تھی۔۔۔

"اوکے چلاؤ۔۔۔ میں دیکھنا چاہتا ہوں۔۔۔ چلاتے ہوئے تم کتنی حسین لگو گی۔۔۔ اور مجھے کتنی محبت سے تمہیں چپ کروانا پڑے گا۔۔۔"

منہاج کو اُسے چھیڑنے میں مزا آنے لگا تھا۔۔۔ اُس کے پھولے گال پر ہولے سے دانت گاڑھتے وہ ماورا کو غصے اور خفت سے لال کر گیا تھا۔۔۔

"سب لوگوں کے سامنے بہت اچھا امیج بنا رکھا ہے نا تم نے۔۔۔ اب دیکھو تمہاری اصلیت کیسے میں سب کے سامنے لاتی ہوں۔۔۔"

ماورا اُس کی بڑھتی جسارتوں پر لال پیلی ہوتی بولی تھی۔۔۔

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

ماورا نے چلانے کے لیے منہ کھولا ہی تھا۔۔۔جب منہاج اُس کا چہرا ہاتھوں کے پیالے میں لیتا اُس کی سانسیں اپنی سانسوں میں اُلجھا گیا تھا۔۔۔۔

@@@@@@@@

حاعفہ لیڈیز واش روم میں کسی مرد کو کھڑا دیکھ خوف سے کانپ گئی تھی۔۔۔اِس وقت واش روم میں اُس کے علاوہ کوئی نہیں تھا۔۔۔

"تت تم کون ہو؟؟؟ یہاں کیا کر رہے ہو؟؟؟"

اُس شخص کے دیکھنے کے انداز پر حاعفہ کو اپنے گرد خطرے کی گھنٹیاں بجتی محسوس ہوئی تھیں۔۔۔

"تمہارا عاشق۔۔۔۔۔"

وہ شخص خباثت سے مسکراتا اُس کی جانب بڑھا تھا....

"دیکھو۔۔۔وہیں رک جاؤ۔۔۔میرے قریب مت آنا۔۔۔"

حاعفہ نے لرزتی لہجے میں اُسے وارن کرنا چاہا تھا۔۔۔اُسے سمجھ نہیں آرہی تھی آژمیر کو مدد کے لیے یہاں سے کیسے پکارے۔۔۔

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

"ملک آژمیر میران سے بہت حساب نکلتے ہیں میرے۔۔۔ ہر بار اُس نے بھری محفل مجھے بے عزت کیا ہے۔۔۔ آج اُس کی سیکرٹری کی صورت اُس کے سارے حساب کلیئر ہو جائیں گے۔۔۔۔ ویسے آژمیر میران نے اتنی حسین سیکرٹری رکھی ہوئی ہے۔۔۔ یقین نہیں آرہا۔۔۔ لگتا ہے وہ بھی ہمارے جیسے شغل پالنے لگا ہے۔۔۔۔"

وہ شخص حاعفہ کے قریب آتا ہوس بھری نظروں سے اُس کے چادر میں ڈھکے ہوئے سراپے کو گھورنے لگا تھا۔۔

حاعفہ کو اِس وقت شدت سے رونا آیا تھا۔۔۔ وہ جو کوٹھے کی غلاظت سے آج تک اپنی عزت محفوظ رکھتی آئی تھی۔۔۔ اِس وقت اُسے بچانا مشکل لگا تھا۔۔۔

اُس نے شدت سے اپنے پروردگار کو پکارتے مدد مانگی تھی۔۔۔ جو ہمیشہ اُسے ایسی سچویشن سے بچاتا آیا تھا۔۔۔

"دور رہو مجھ سے۔۔۔۔"

حاعفہ نے اُسے اپنے قریب آتا دیکھ دور دھکیلتے وہاں سے نکلنا چاہا تھا۔۔۔

جب وہ شخص اُسے بازو سے پکڑتا اپنی جانب کھینچ گیا تھا۔۔۔ حاعفہ اُس سے اپنا بازو چھڑوانے کی پوری کوشش کر رہی تھی۔۔۔ مگر اُس سے مقابلہ کر پانا بہت مشکل تھا۔۔۔

حاعفہ نے اللہ سے مدد مانگتے آژمیر کو پکارا تھا۔۔۔ مگر تب تک اُس شخص کا ہاتھ حاعفہ کی چادر تک پہنچ چکا تھا۔۔۔

جب اُسی لمحے حاعفہ کے کانوں میں دروازے پر ہوتی آہٹ سنائی دی تھی۔۔۔

@@@@@@@@

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

میٹنگ روم میں سب لوگوں کے آتے میٹنگ سٹارٹ ہو چکی تھی۔۔۔سب لوگ باری باری پراجیکٹ کے حوالے سے اپنی پریذنٹیشن دے رہے تھے۔۔۔آذمیر بھی بڑے افیکٹ وے میں اپنی پریزنٹیشن دیتا واپس کرسی پر آن بیٹھا تھا۔۔۔

اُس کا دھیان بار بار حاعفہ کی جانب جا رہا تھا۔۔۔جو ابھی تک میٹنگ روم میں نہیں آئی تھی۔۔۔اُس نے کام کے حوالے سے اتنی لاپرواہی کبھی نہیں برتی تھی۔۔۔اور آج تو کام بھی اتنا امپورٹنٹ تھا۔۔۔آذمیر کے دل کو عجیب سی بے چینی نے آن گھیرا تھا۔۔۔

وہ سمجھ نہیں پا رہا تھا کہ اتنی امپورٹنٹ میٹنگ، جس سے اُس کی کمپنی کو کروڑوں کا فائدہ پہنچ سکتا تھا۔۔۔اُس میں وہ چاہنے کے باوجود اپنا دھیان حاعفہ سے نہیں ہٹا پا رہا تھا۔۔۔

"فیصل میں ابھی تھوڑی دیر میں آتا ہوں۔۔۔یہاں سب سنبھال لینا۔۔۔"

آذمیر اپنے منیجر کو ہدایت دے کر حیران چھوڑتا میٹنگ روم سے نکل آیا تھا۔۔۔جہاں ابھی کچھ دیر تک، کس کمپنی کو پراجیکٹ ملا اِس فیصلے کی اناؤنسمنٹ ہونے والی تھی۔۔۔مگر آذمیر میران جیسے سٹرانگ بندے کے دل و دماغ پر اِس وقت عجیب قسم کی بے چینی چھائی ہوئی تھی۔۔۔۔

آذمیر حاعفہ کا نمبر ٹرائے کرتا اُس کے روم کی جانب بڑھا تھا۔۔۔مگر وہاں پہنچ کر روم اُس کے روم کو لاک دیکھ آذمیر کی ٹینشن مزید بڑھی تھی۔۔۔نہ وہ اُس کی کال پک کر رہی تھی نہ وہ اپنے روم میں موجود تھی۔۔۔یہاں وہ کسی کو جانتی بھی نہیں تھی تو پھر آخر گئی کہاں تھی۔۔۔

"ایکسکیوزمی۔۔۔۔"

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

آژمیر نے پاس سے گزرتی ایک ویٹرس کو بلا کر حاعفہ کا حلیہ بتاتے اُس کے بارے میں پوچھا تھا۔۔۔ جس پر ویٹرس نے حاعفہ کو آخری بار واش روم کے ایریا میں دیکھا تھا۔۔۔۔

آژمیر کو اب تشویش ہونے لگی تھی۔۔۔ اُس نے اُسی لمحے ہوٹل کے منیجر کو بلواتے اگلے پانچ منٹ کے اندر حاعفہ کو ڈھونڈنے کا آرڈر دیا تھا۔۔۔

"سر پلیز کول ڈاؤن۔۔۔ ہم ڈھونڈ لیں گے اُنہیں۔۔۔ شی ول بی فائن۔۔۔"

منیجر نے آژمیر کا جاہ و جلال بھرا رُوپ دیکھتے اپنے پورے عملے کو متحرک کیا تھا۔۔۔ آژمیر کی بے چینی لمحہ بالمحہ بڑھتی جا رہی تھی۔۔۔

"سر لیڈیز واش روم اندر سے لاک ہے۔۔۔"

ویٹرس کی دور سے آتی آواز پر آژمیر فوراً اُس طرف دوڑا تھا۔۔۔

"ڈوپلیکیٹ کیز کہاں ہیں؟؟؟"

دروازے کے قریب پہنچتا وہ اونچی آواز میں دھاڑا تھا۔۔۔ یہ ہوٹل کا سب سے لاسٹ پورشن تھا۔۔۔ جہاں لوگوں کا آنا جانا کم ہی ہوتا تھا۔۔۔

ویٹر کو کیز لے جانے کے لیے بھاگتا دیکھ آژمیر دروازے کی جانب بڑھا تھا۔۔۔ اُس کے پاس انتظار کرنے کا ٹائم نہیں تھا۔۔۔ پوری شدت سے دروازے پر ضربیں لگاتے وہ اُس کے لاک کو توڑنے کی کوشش کر رہا تھا۔۔۔ منیجر کے اشارے

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

پر پاس کھڑے ویٹرز بھی آژمیر کی مدد کے لیے آگے بڑھے تھے۔۔۔جب اگلے ہی لمحے دروازے کا لاک ٹوٹ جانے کی وجہ سے وہ

کھلتا چلا گیا تھا۔۔

@@@@@@@@

فائزہ کی ضد تھی کہ زنیشہ اُس کے ساتھ باقی کزنز کے ساتھ سٹیج تک اُسے چھوڑنے آئے۔۔۔مگر زنیشہ اتنے لوگوں کی نگاہوں کا مرکز بننے کو کسی صورت تیار نہیں تھی۔۔۔اور ملک زوہان کی موجودگی تو الگ ہی اُس کا خون خشک کیے دے رہی تھی۔۔۔

اُسے رہ رہ کر خود پر غصہ آرہا تھا کہ آخر اتنا تیار ہونے اور یہ ہیوی ڈریس پہننے کی ضرورت ہی کیا تھی۔۔۔سمپل بن کر آنے میں آخر کیا گناہ تھا۔۔۔

لیکن اب وہ کچھ نہیں کر سکتی تھی۔۔۔اور نہ فائزہ اور باقی اُسے میک اپ صاف کرنے دے رہی تھیں۔۔۔

"زوہان لالہ تمہیں کھا نہیں جائیں گے جو اتنا کانپ رہی ہو۔۔۔۔"

فائزہ اُسے بار بار اپنی شال درست کرتا دیکھ چھیڑتے ہوئے بولی۔۔۔۔

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

"جتنا اچھا تم لوگ اُسے سمجھتی ہو۔۔۔ اتنا اچھا وہ اکڑو انسان ہے نہیں۔۔۔۔"

زنیشہ اپنی ہی روانی میں فائزہ کو اُسکے مطلب کا جواب دے گئی تھی۔۔۔۔

"مطلب واقعی تمہارا یہ گھبرانا شرمانا زوہان لالہ کے لیے ہی ہے۔۔۔۔"

فائزہ فوراً اُس کی جانب مڑتی ایکسائیٹڈ ہوئی تھی۔۔۔

"مجھے لگتا ہے۔۔۔ تم آج اپنی مہندی والے دن بھی میرے ہاتھوں مار کھانے والی ہو۔۔۔۔ میرا اُس انسان سے کوئی رشتہ نہیں ہے۔۔۔۔ اور نہ ہی مجھے اُس سے کوئی فرق پڑتا ہے۔۔"

زنیشہ فائزہ کو گھوری سے نوازتے وارن کر گئی تھی۔۔۔

"چلو دیکھ لیں گے۔۔۔ اپنی اِس بات میں کتنی غلط ہو تم۔۔۔۔"

فائزہ اُسے چھیڑنے سے باز نہیں آئی تھی۔۔۔۔

کاشف اور فائزہ کا نکاح پہلے ہو چکا تھا۔۔۔ اسلیے اب اُنہیں ایک ساتھ بیٹھا کر مہندی کا فنکشن کیا جانا تھا۔۔۔

فائزہ کے بے حد اصرار پر زنیشہ اُس کے ساتھ دوپٹے کی چھاؤں میں چلتی برائیڈل روم سے نکل کر سیڑھیاں اُترتی ہال میں داخل ہوئی تھی۔۔۔ ہال کی انٹرنس پر کھڑے ہو کر زنیشہ کی نظر سٹیج پر کاشف کے ساتھ بیٹھے زوہان پر پڑی تھی۔۔۔ وہ بھی اب اُس کی جانب متوجہ ہو چکا تھا۔۔۔ اور کافی گہری نگاہوں سے اُسے گھور بھی رہا تھا۔۔۔

"میں آگے تمہارے ساتھ نہیں آسکتی۔۔۔۔"

زنیشہ فائزہ کے کان میں آہستہ سے بولی تھی۔۔

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

"ہاں جی وہ تو مجھے بھی لگ رہا ہے۔۔۔جو تمہاری حالت ہے ابھی تھوڑا آگے چل کر تو تم نے بے ہوش ہی ہو جانا ہے۔۔۔میرے بجائے سب کو تمہیں سنبھالنا پڑے گا۔۔۔"

فائزہ اُس کی رگ رگ سے واقف تھی۔۔۔اُس کی کیفیت اچھے سے سمجھ رہی تھی۔۔۔

"فائزہ کے ساتھ جو لڑکی ہے یہ زنیشہ ہی ہے نا۔۔۔ آژمیر میران کی بہن۔۔۔یہ تو میری سوچ سے بھی کہیں زیادہ خوبصورت ہے۔۔۔بہت تعریفیں سن رکھی ہیں اِس حسنیہ کی، آج دیکھنے کا اتفاق بھی ہو گیا۔۔۔"

سٹیج پر بیٹھے کاشف کے ایک کزن فاخر نے زنیشہ کی جانب پسندیدگی بھری نظروں سے دیکھتے کاشف سے پوچھا تھا۔۔

زنیشہ نے اپنے آپ کو پوری طرح شال میں چھپا رکھا تھا۔۔۔مگر پھر بھی اُس کا سجا سجایا دو آتشہ حُسن چھپائے نہیں چھپ رہا تھا۔۔۔

فاخر کی بات زوہان کے کانوں میں پڑتی اُسے آگ لگا گئی تھی۔۔۔اِس سے پہلے کہ وہ بنا کسی کا لحاظ کرتا فاخر کا حشر بگاڑ دیتا کاشف نے جلدی سے زوہان کے ہاتھ پر دباؤ ڈالتے کول رہنے کا اشارہ کیا تھا۔۔

"زوہان پلیز۔۔۔۔۔"

کاشف التجائی لہجہ میں بولا تھا۔۔

مگر وہ زوہان ہی کیا جو کسی کی سن لے۔۔۔وہ بھی زنیشہ کے حوالے سے کی جانے والی کوئی بات۔۔۔

زوہان اپنی جگہ سے اُٹھتا فاخر کا گریبان دبوچ چکا تھا۔۔۔

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

"وہ لڑکی میری ہونے والی بیوی ہے۔۔۔۔اگر آئندہ اُس کی جانب اِن غلیظ نگاہوں سے دیکھا تو دوبارہ کچھ دیکھنے کے قابل نہیں چھوڑوں گا۔۔۔۔۔"

زوہان فاخر کو منہ پر ایک زور دار پنچ رسید کر کے واپس صوفے پر پھینکتا سٹیج سے اُتر گیا تھا۔۔۔ہال میں موجود زیادہ لوگ دلہن کی جانب متوجہ تھے۔۔۔لیکن کچھ نے سٹیج پر پیش آیا یہ منظر بھی دیکھا تھا۔۔۔

کاشف بھی فوراً زوہان کے پیچھے بھاگا تھا۔۔۔

"زوہان پلیز کول ڈاؤن میں اُسے سمجھا دوں گا۔۔۔آئندہ وہ ایسی کوئی بات نہیں کرے گا۔۔۔"

کاشف زوہان کو بازو سے پکڑ کر روکنے کی کوشش کرتے بولا تھا۔۔۔

وہ دونوں سائیڈ پر تھے،اِس وقت کوئی اُن کی جانب متوجہ نہیں تھا۔۔۔۔

"یہ کیسے گھٹیا لوگوں کو گھر کی عورتوں کے بیچ بلا رکھا ہے تم نے۔۔۔۔۔"

زوہان اِس وقت جتنے غصے میں تھا کوئی بعید نہیں تھی۔۔۔کہ وہ کاشف کو بھی ایک پنچ رسید کر دے۔۔۔

"زنیشہ کہاں ہے۔۔۔؟؟؟"

زوہان نے سٹیج کی طرف جاتی فائزہ کے ساتھ زنیشہ کو تلاشنہ چاہا تھا۔۔۔مگر زنیشہ اب اُس کے ساتھ نہیں تھی۔۔۔

اُس نے بے چینی سے ہال کے چاروں اطراف نظریں دوڑائی تھیں۔۔۔جب اُسے وہ ایک کونے میں کھڑی نظر آئی تھی۔۔۔۔

زوہان تیز قدم اُٹھاتا مشتعل سا اُس کی جانب بڑھا تھا۔۔۔۔

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

"ابھی اِن موصوف کا کہنا ہے کہ اِنہیں زنیشہ سے محبت نہیں ہے۔۔ محبت نہیں ہے تو یہ حال ہے اگر محبت ہو گئی تو نجانے کیا ہو گا۔۔۔۔"

کاشف مسکراتا ہوا سٹیج کی جانب بڑھ گیا تھا۔۔۔

زنیشہ کو سب کی نگاہوں کا مرکز بننے کی وجہ سے کوفت محسوس ہو رہی تھی۔۔۔ اِس لیے وہ ایک کونے میں قدرے الگ تھلگ جگہ پر آن کھڑی ہوئی تھی۔۔۔ جب اچانک اُسے زوہان اپنی جانب آتا دیکھائی دیا تھا۔۔

زنیشہ کا دل زور سے دھڑک اُٹھا تھا۔۔۔ اُس نے گھبرا کر اِرد گرد دیکھا تھا مگر اِس جلاد سے بچانے کے لیے اِس وقت آس پاس کوئی موجود نہیں تھا۔۔۔۔

زوہان کے بگڑے تیور زنیشہ کی سانسیں روک گئے تھے۔۔۔

"آا۔۔۔۔ آپ۔۔۔۔"

اُس کے قریب پہنچنے پر زنیشہ ابھی اتنا ہی بول پائی تھی۔۔۔۔ جب زوہان اُسے بنا کچھ بولنے کا موقع دیئے بغیر اُس کی کلائی انتہائی نرمی مگر مضبوطی سے تھامتا اُسے لیے ہال سے نکلتا برائیڈل روم کی جانب جاتی سیڑھیاں چڑھنے لگا تھا۔

زنیشہ بنا کوئی مزاحمت کیے بے جان گڑیا کی طرح اُس کے ساتھ کھینچتی چلی گئی تھی۔۔۔۔

@@@@@@@@

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

سامنے کا منظر دیکھ آژمیر کا خون کھول اُٹھا تھا۔۔۔اُس کا روایتی بزنس حریف جمال قریشی حاعفہ کی چادر کھینچتا اُسے زبردستی اپنے قریب کرنے کی کوشش کر رہا تھا۔۔۔۔حاعفہ کے سر اور کندھوں سے شال ڈھلک چکی تھی۔۔۔جسے دیکھ آژمیر کا دماغ بالکل اُلٹ گیا تھا۔۔۔۔

جمال قریشی آژمیر اور ہوٹل کے عملے کو اتنی جلدی وہاں پہنچتا دیکھ ہکا بکا رہ گیا تھا۔۔۔۔

"کمینے۔۔۔۔میں چھوڑوں گا نہیں تمہیں۔۔۔"

آژمیر کی کنپٹی کی رگیں باہر کو اُبھر آئی تھیں۔۔۔

وہ جمال قریشی کو گریبان سے پکڑتا اُسے بُری طرح پیٹنے لگا تھا۔۔۔اُس کے بالوں کی گدی سے پکڑتے آژمیر نے اُس کا سر سائیڈ پر بنے واش بیسن پر دے مارا تھا۔۔۔۔جس کے بعد اُس نے یہ عمل روکا نہیں تھا۔۔۔جمال قریشی کوشش کے باوجود اُس بپھرے شیر کی گرفت سے خود کو آزاد نہیں کروا پایا تھا۔۔۔۔

حاعفہ ایک کونے میں ساکت سی کھڑی یہ سب دیکھ رہی تھی۔۔۔۔اُس نے ایک بار ہی تو پکارا تھا اس شخص کو۔۔۔۔اور وہ فرشتہ بن کر اُسکی مدد کو پہنچ چکا تھا۔۔۔۔

آژمیر کے جنونی عمل پر جمال قریشی کا سر پھٹ گیا تھا۔۔۔۔اور خون کی ندیاں جاری ہو چکی تھیں۔۔۔مگر آژمیر کا جنون کم ہونے کا نام نہیں لے رہا تھا۔۔۔

منیجر اور ویٹر اُسے روکنے کی کوشش کرتے ہلکان ہو چکے تھے۔۔۔۔مگر آژمیر تو جیسے آج اُس خبیث شخص کو جان سے مارنے کے بعد ہی چھوڑنے والا تھا۔۔۔۔

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

ویٹرز میں سے کسی نے فیصل اور آژمیر کی باقی ٹیم کو انفارم کر دیا تھا۔۔۔وہ سب بھی بھاگے آئے تھے۔۔۔فیصل آژمیر کے غصے سے اچھی طرح واقف تھا۔۔۔

"سر پلیز چھوڑ دیں اُسے وہ مر جائے گا۔۔۔"

فیصل اور باقی سب نے بہت مشکل سے آژمیر کے چنگل سے خون میں لت پت جمال قریشی کو آزاد کروایا تھا۔۔۔

آژمیر اُسے نیچے پھینکتا غصے سے گہرے گہرے سانس لیتا حاعفہ کی جانب پلٹا تھا۔۔جو دھندلائی آنکھوں سے آژمیر کی جانب دیکھ رہی تھی۔۔۔اُس کا ڈھکا وجود دیکھ آژمیر کا غصہ کچھ حد تک نارمل ہوا تھا۔۔۔

آژمیر کے اشارے پر اُس کی ٹیم ممبر ثنا حاعفہ کو لیے اُس کے روم کی جانب بڑھ گئی تھی۔۔۔

حاعفہ کچھ دیر پہلے اپنے ساتھ پیش آئے واقع کے خوف سے تو کچھ حد تک باہر آگئی تھی۔۔۔مگر آژمیر میران کا اپنے لیے یہ رُوپ دیکھ اُس کا دل خوف سے بھر گیا تھا۔۔۔آژمیر کا انداز عام بالکل بھی نہیں لگا تھا اُسے۔۔۔

وہ اُس کی اتنی کیئر کرنے لگا تھا کہ اپنی اتنی امپورٹنٹ میٹنگ چھوڑ صرف اُس کی تلاش میں نکل آیا تھا۔۔۔

تو کیا وہ واقعی اُس سے محبت کرنے لگا تھا۔۔۔

حاعفہ اپنے دل میں اُٹھتے سوالوں سے اُلجھتی پھوٹ پھوٹ کر رو دی تھی۔۔۔اگر آژمیر واقعی اُس سے محبت میں گرفتار ہو رہا تھا۔۔۔تو یہ بات آگے چل کر آژمیر کے لیے کافی دردناک ثابت ہونے والی تھی۔۔۔

یہی وہ خوف تھا جو آج رونما ہوئے باقی واقعات کے ساتھ اُس پر حاوی ہوتا حاعفہ کو رُلا گیا تھا۔۔۔

"مس حاعفہ پلیز سب ٹھیک ہے۔۔۔سر نے ٹائم پر پہنچ کر آپ کو بچا لیا۔۔۔کچھ نہیں ہوا۔۔۔سب ٹھیک ہے۔۔۔"

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

ثنا حاعفہ کی حالت کے پیشِ نظر مسلسل اُسے تسلی دینے کی کوشش کرنے لگی تھی۔۔۔ مگر حاعفہ کے آنسو تھمنے کا نام ہی نہیں لے رہے تھے۔۔۔

وہ چہرا ہاتھوں پر گرائے پھوٹ پھوٹ کر رو رہی تھی۔۔۔ ثنا اُسے چپ کروانے میں ناکام ہوتی باہر نکل گئی تھی۔۔۔

جب کچھ دیر بعد آژمیر اندر داخل ہوا تھا۔۔۔

حاعفہ چہرا ہاتھوں میں چھپائے پوری طرح رونے میں مگن تھی۔۔۔ جب اپنے قریب رکتے قدموں کی آواز پر حاعفہ نے سر اُوپر اُٹھایا تھا۔۔۔

اُس کی رونے کی وجہ سے لال ہوئی آنکھیں دیکھ آژمیر نے مٹھیاں بھینچتے بہت مشکل سے اپنے غصے پر قابو پایا تھا۔۔۔

اِس سے پہلے کے آژمیر اُسے کوئی بات کہتا۔۔۔ حاعفہ اپنے آپ پر کنٹرول نہ رکھ پائی تھی۔۔۔۔ وہ اُٹھ کر آژمیر کے مقابل آتی۔۔۔ اُس کے سینے پر سر رکھے زور و شور سے رو دی تھی۔۔۔

اُس کے نرم گرم لمس پر آژمیر کو لگا تھا جیسے کسی نے اُس کے جلتے دل پر ٹھنڈی پھوار رکھ دی ہو۔۔۔

مگر وہیں اُسے حاعفہ سے اِس جذباتی عمل کی اُمید بالکل بھی نہیں تھا۔۔۔ وہ بنا اُسے اپنے حصار میں لیے اُسی طرح بازو گرائے کھڑا رہا تھا۔۔۔ اُس کے پاس ایسا کوئی حق نہیں تھا کہ ہاتھ بڑھا کر اِس روتی بلکتی لڑکی کو اپنے سینے میں چھپا لے۔۔۔

اُسے حاعفہ کا یوں شدت سے رونا تکلیف دینے لگا تھا۔۔۔ جو اُس کی شرٹ کو دونوں مٹھیوں میں دبوچے سینے سے بالکل گیلا کر چکی تھی۔۔۔

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

"حاعفہ۔۔۔۔"

کافی دیر کی خاموشی کے بعد آژمیر نے اُسے پکارا تھا۔۔۔ حاعفہ کے رونے میں کمی آچکی تھی۔۔۔ مگر وہ ابھی بھی ویسے ہی ساکت سی اُس کے سینے سے لگی کھڑی تھی۔۔ آژمیر کو تشویش ہونے لگی تھی۔۔۔ اُس نے حاعفہ کا ہاتھ تھام کر اُسے پکارا تھا۔۔۔ جب اُس کے سینے پر بے ہوش ہوئی حاعفہ کا سر ایک جانب لڑھک گیا تھا۔۔۔ آژمیر نے فوراً اُس کے گرد اپنے بازو پھیلاتے اُسے اپنی مضبوط گرفت میں لیا تھا۔۔۔

وہ روتے روتے بے ہوش ہو گئی تھی۔۔۔

"حاعفہ آنکھیں کھولو۔۔۔ کیا ہوا ہے تمہیں۔۔۔۔؟؟"

آژمیر اُس کا سر اپنے کندھے پر ٹکاتا اُس کا آنسوؤں سے بھیگا گلابی گال سہلاتے ہوئے پریشانی سے بولا۔۔۔۔

حاعفہ اتنی دیر کی ذہنی اذیت کے بعد اِس مضبوط اور محفوظ حصار میں آتے ہی اپنا آپ اُس انسان کو سونپ گئی تھی۔۔۔ جو اُس کی سانسوں میں خوشبو بن کر بسنے لگا تھا۔۔۔ جس کے بغیر جینے کا تصور کرنا ہی حاعفہ کو عذاب لگنے لگا تھا۔۔۔۔

آژمیر حاعفہ کو بانہوں میں اُٹھاتے بیڈ کی جانب بڑھا تھا۔۔۔ اور نہایت احتیاط سے اُسے بیڈ پر لیٹا کر اُس کے اُوپر کمبل اوڑھا دیا تھا۔۔۔

"حاعفہ آنکھیں کھولو پلیز۔۔۔۔"

آژمیر کا بس نہیں چل رہا تھا کچھ بھی کر کے حاعفہ کو ہوش میں لے آئے۔۔۔۔

جبکہ آژمیر کو ابھی اندازہ ہی نہیں تھا کہ وہ نازک جان ذہنی طور پر کس عذاب سے گزر رہی تھی۔۔

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

"ابھی اِسی وقت ڈاکٹر کو میرے روم میں بھیجو۔۔۔۔"

آژمیر نے فیصل کو کال کرتے ہوٹل کے ڈاکٹر کو لانے کو کہا تھا۔۔۔

جب کچھ ہی منٹ بعد ڈاکٹر وہاں پہنچ گیا تھا۔۔۔

"سر پریشانی کی کوئی بات نہیں ہے۔۔۔یہ کافی زیادہ زہنی دباؤ اور ٹینشن لینے کی وجہ سے بے ہوش ہو گئی ہیں اور بہت ویک بھی ہیں یہ تو اِن کی ڈائٹ کے حوالے سے بھی بہت احتیاط کی ضرورت ہے۔ تھوڑی دیر میں ہوش آجائے گا اِنہیں آپ یہ میڈیسن کھلا دیجئے گا۔۔۔۔"

ڈاکٹر آژمیر کو ہدایت دیتا اپنا سامان لیے وہاں سے نکل گیا تھا۔۔۔

آژمیر بیڈ کے قریب کھڑا خاموش نگاہوں سے حاعفہ کا زرد پڑتا چہرا دیکھے گیا تھا۔۔۔

اِس لڑکی کے حوالے سے اب تک اُسے جتنی معلومات بھی ملی تھی، وہ سب بہت ہی مشکوک تھی۔۔۔حاعفہ کی حقیقت کافی پر اسرار طریقے سے اُس کے سامنے آرہی تھی۔۔۔مگر آژمیر چاہنے کے باوجود اُس سب پر یقین نہیں کر پا رہا تھا۔۔۔یہ معصوم چہرا کہیں سے بھی دھوکے باز نہیں لگتا تھا اُسے۔۔۔

ہمیشہ حاعفہ کو اگنور کرنے کی کوشش کی تھی اُس نے۔۔۔۔مگر کب اُس کا دل اِس پیاری لڑکی کی محبت میں گرفتار ہو گیا تھا وہ سمجھ ہی نہیں پایا تھا۔۔۔۔

جس محبت کا ادراک آج حاعفہ کے آنکھوں سے اوجھل ہوتے ہوا تھا۔۔۔۔

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

آژمیر اُس سے چند قدموں کے فاصلے پر کھڑا اُس کے حسین چہرے کو اپنی آنکھوں کے راستے دل میں اُتارنے لگا تھا۔۔۔

آج وہ چاہ کر بھی اُس کی جانب سے رُخ نہیں موڑ پا رہا تھا۔۔۔اُس کا دل اِس لڑکی کو مکمل اپنا سمجھ بیٹھا تھا اور بہت جلدی حلال طریقے سے اپنے نام لگوانا چاہتا تھا۔۔۔۔

گھنی مڑی پلکیں اُس کے آرزوں پر سایہ فگن ہولے سے کپکپائی تھیں۔۔ مسلسل آژمیر کی گہری نگاہوں کی تپش سے اُس کے گال لال ہوئے تھے۔۔۔شاید وہ نیند میں بھی آژمیر میران کی موجودگی اپنے آس پاس محسوس کر پا رہی تھی۔۔۔

"حاعفہ۔۔۔آنکھیں کھولیں۔۔۔۔"

آژمیر نے اُس کے قریب ہلکا سا جھکتے گھمبیر بھاری لہجے میں ہولے سے پکارا تھا۔۔۔

اُس کی پکار میں چھپی شدت ایسی تھی کہ حاعفہ کو اپنے دل میں اُترتی محسوس ہوئی تھی۔۔۔اُس نے کسمساتے ہولے سے آنکھیں کھول دی تھیں۔۔۔

آژمیر کو اپنے قریب دیکھ اُس کی آنکھوں کے کنارے پھر سے بھیگ گئے تھے۔۔۔

"حاعفہ ڈونٹ کرائے۔۔۔۔مجھے بتائیں کیا پرابلم ہے؟؟.... میں سب ہینڈل کر لوں گا۔۔۔۔کیا بات آپ کو پریشان کر رہی ہے۔۔۔۔کیا اُس گھٹیا انسان نے آپ کو کوئی دھمکی دی ہے۔۔۔۔"

آژمیر کو سمجھ نہیں آ رہا تھا کہ آخر حاعفہ کو اچانک ہوا کیا ہے۔۔۔۔وہ میٹنگ کے لیے جانے سے پہلے تو اُسے بالکل ٹھیک چھوڑ کر گیا تھا۔۔۔

"نہیں۔۔۔میں بالکل ٹھیک ہوّ۔۔۔۔"

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

حاعفہ نے چہرا جھکا کر آنسو پیتے بمشکل ہوا دیا تھا۔۔۔اُس کے دل نے چیخ چیخ کر اُسے آژمیر کو سب سچ بتانے کو کہا تھا۔۔۔ مگر حاعفہ اپنا دل کا خون کرنے کو تیار تھی۔۔۔وہ اپنی بہن کی زندگی پر اتنا بڑا رسک نہیں لے سکتی تھی۔۔۔

وہ زندگی میں ہمیشہ ہر مقام پر مجبور ہی رہی تھی۔۔۔اور اِس بار تو وہ دوہری اذیت کا شکار تھی۔۔۔اُس کی زندگی کی سب سے بھیانک حقیقت، اُس کے طوائف ہونے کا پتا جب آژمیر کو چلنا تھا۔۔۔تو آژمیر جیسا شریف انسان اُس پر تھوکنا بھی پسند نہیں کرتا۔۔۔

جو اپنی عورت کے سر سے زرا سی چادر ڈھلکی ہوئی برداشت نہیں کر سکتا تھا۔۔۔وہ یہ کیسے برداشت کرتا کہ جس سے وہ محبت کرنے لگا ہے۔۔۔وہ ایک بازاری عورت ہے۔۔۔

"اگر آپ بالکل ٹھیک ہیں تو یہ آنسو دوبارہ میں نہ دیکھوں آپ کی آنکھوں میں۔۔۔"

آژمیر اُس کی جانب میڈیسن بڑھاتے نرمی سے بولا تھا۔۔۔

حاعفہ نے اُس کے ہاتھ سے میڈیسن لیتے اثبات میں سر ہلا دیا تھا۔۔۔

@@@@@@@@@

ماورا کو منہاج سے ایسی کسی حرکت کی اُمید نہیں تھی۔۔۔اُس کا پورا وجود ہولے ہولے لرزنے لگا تھا۔۔۔اُسے اپنی سانسیں رکتی محسوس ہوئی تھیں۔۔۔منہاج کا شدت بھرا لمس ماورا سے برداشت کرنا مشکل ہوا تھا۔۔۔

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

وہ اُس کے کالر کو دونوں مٹھیوں میں سختی سے دبوچے ہوئے تھی۔۔۔وہ پوری طرح سے منہاج کے سہارے کھڑی تھی ورنہ اب تک زمین بوس ہو چکی ہوتی۔۔۔خود کو سیر اب کرتے،اُس کی حالت پر رحم کھاتے آخر کار منہاج نے اُسے آزادی بخش دی تھی۔۔۔

ماورا گہرے گہرے سانس لیتی اُس کے سینے پر سر ٹکاتی آنکھیں موند گئی تھی۔۔۔

"کیا ہوا مائی لو۔۔۔۔۔میرے زرا سے لمس پر یہ حال ہے۔۔ابھی تو میری محبت کی شدتیں باقی ہیں۔۔۔"

منہاج اُس کی گردن پر ہونٹ ٹکاتے بولتا ماورا کو شرم سے لال کر گیا تھا۔۔۔

یہ شخص اُس کی سوچ سے زیادہ بے باک تھا۔۔۔جسے نہ جگہ کا خیال تھا اور نہ ہی لوگوں کا۔۔۔۔

"آئی ہیٹ یو منہاج درانی۔۔۔تم یوں زبردستی مجھ سے اپنی ہوس پوری نہیں کر سکتے۔۔۔۔میں اب مزید تمہارے ہاتھوں کھلونا نہیں بنوں گی۔۔۔"

ماورا بھیگی آنکھوں کے ساتھ اُس پر چلائی تھی۔۔۔

اُس کے آنسو دیکھ منہاج بھی سیریس ہوا تھا۔۔۔

"میں مانتا ہوں بہت غلط کیا میں نے تمہارے ساتھ۔۔۔جو کہ اتنی آسانی سے معاف کیے جانے کے قابل بالکل بھی نہیں ہے۔۔۔۔تم سے محبت کے باوجود اعتبار نہیں کر پایا۔۔۔۔یہ بات اب احساس ہونے کے بعد میرے لیے کتنی تکلیف دہ ہے میں بتا نہیں سکتا۔۔۔میں نہیں چاہتا تم مجھے معاف کرو۔۔۔۔میں چاہتا ہوں تم سزا دو مجھے۔۔۔۔جب تک تمہارے دل میں میرے لیے جمع غصہ ختم نہ ہو جائے۔۔۔

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

میں تم سے بہت محبت کرتا ہوں۔۔۔ نہیں رہ سکتا تمہارے بغیر۔۔۔۔ تم پر اعتبار نہ کر کے جو میں نے کیا ہے۔۔۔۔ اُس کے لیے میں کبھی خود کو معاف نہیں کر پاؤں گا۔۔۔۔"

منہاج بول رہا تھا جبکہ ماورا خاموش نگاہوں سے اُسے تکے جا رہی تھی۔۔۔۔

@@@@@@@@

اُسے برائیڈل روم میں لا کر زوہان زنیشہ کی کلائی آزاد کرتا دورازے کو لاک لگا گیا تھا۔۔۔ جو دیکھ زنیشہ کا دل اُچھل کر باہر آیا تھا۔۔۔

"آپ یہ کیا کر رہے ہیں؟؟؟ مجھے یہاں کیوں لائے ہیں۔۔؟"

زنیشہ نے اُس کے غصے بھرے تاثرات دیکھ ہلکی سی آواز میں پوچھا تھا۔۔ اتنا تو وہ جانتی تھی کہ جب زوہان شدید غصے میں ہوتا تھا تو کسی کی نہیں سنتا تھا۔۔۔۔

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

زوہان اُس کے دلنیشن سجے سنورے حلیے کو سر سے پیر تک تیز نظروں سے گھورتا سامنے پڑے ڈریسنگ ٹیبل کی جانب بڑھا تھا۔۔

زوہان کی اپنے سراپے پر گڑھی گہری نگاہوں پر زنیشہ گھبراہٹ اور خوف سے اندر تک کانپ اُٹھی تھی۔۔۔زوہان کو مسلسل اپنی جانب گھورتا دیکھ زنیشہ کے گال تپ اُٹھے تھے۔۔۔زوہان کی تپش زدہ نگاہوں کے ارتکاز میں کچھ ایسا تھا جو اُس کی جان نکال رہا تھا۔۔۔۔

"صاف کرو یہ سب۔۔۔۔۔"

زوہان ٹیبل سے ٹشو کا باکس اُٹھاتا اُس کے مقابل آن کھڑے ہوتے بولا۔۔۔۔

سیاہ لباس میں زوہان خود بھی اپنی سحر انگیز پرسنیلٹی کے ساتھ پوری محفل پر چھایا ہوا تھا۔۔۔زنیشہ نے اپنی کزنز اور خاندان کی باقی لڑکیوں کو زوہان کو گھورتے اور اُس کے بارے میں باتیں کرتے بھی سنا تھا۔۔۔زنیشہ جو یک ٹک اُسے دیکھے گئی تھی۔۔۔اُس کی پکار پر شرمندہ سی ہوتی نظریں پھیر گئی تھی۔۔۔

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

"جلدی سے اپنا چہرا صاف کرو۔۔۔۔"

زوہان ٹشو پیپر اُس کے ہاتھ میں تھماتا کچھ فاصلے پر رکھے صوفے پر جا بیٹھا تھا۔۔اُس کا دھیان ابھی بھی پوری طرح زنیشہ پر تھا۔۔۔

"کیوں میں آپ کے کہنے پر کیوں صاف کروں میک اپ۔۔۔میں اتنی محنت سے تیار ہوئی ہوں میں بالکل صاف نہیں کروں گی۔۔۔۔"

زنیشہ کو بھی اُس کے دھونس بھرے انداز پر ضد سی ہوئی تھی۔۔۔خود تو اُس کی کوئی بات مانتا نہیں تھا۔۔اور اُس پر ایسے حکم صادر کرتا تھا۔۔۔

ابھی تھوڑی دیر پہلے تک زنیشہ خود بھی اِسی موقع کی تلاش میں تھی۔۔۔کہ کسی طرح اپنا میک اپ صاف کرلے۔۔۔۔

"کیونکہ میں یہ کسی قیمت پر برداشت نہیں کر سکتا کہ میری ہونے والی بیوی کا یہ حسین روپ کوئی اور دیکھے۔۔۔۔یہ صرف میرے لیے ہونا چاہیئے۔۔۔کسی غیر مرد کی نگاہ پڑتی نہیں دیکھ سکتا میں۔۔۔۔میرے گھر میں آکر تم چاہے ہر وقت تیار

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

ہو کر پھرتی رہنا، میں تمہارے لیے فل ٹائم بیوٹیشن کا انتظام کر دوں گا وہاں کوئی پابندی نہیں ہو گی۔۔۔ مگر اِس وقت نہیں۔۔۔۔۔"

زوہان نے تفصیل سے جواب دیتے زنیشہ کے چودہ طبق روشن کر دیئے تھے۔۔۔

زنیشہ اُس کی اتنی لمبی پلینگ پر ہونق سی کھڑی اُسے گھور رہی تھی۔۔۔

جواب سیگریٹ سلگھاتا اُس کی حالت سے حظ اُٹھا رہا تھا۔۔۔

"آپ ہر بار مجھ پر یوں حکم صادر نہیں کر سکتے۔۔۔۔"

زنیشہ ٹشو پیپر باکس سامنے پڑے ٹیبل پر پٹختی خود بھی صوفے پر ٹک گئی تھی۔۔۔

"کوئی پرابلم نہیں ہے۔۔۔ میں آج ویسے بھی کافی فرصت سے آیا ہوں۔۔۔ میرے پاس بہت ٹائم ہے۔۔۔ جب تک تم میک اپ صاف نہیں کرتی دونوں یہیں بیٹھتے ہیں پھر۔۔۔۔"

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

زوہان سیگریٹ کا دھواں فضا میں چھوڑتا اطمینان سے بولتا صوفے پر ہی نیم دراز ہوا تھا۔۔۔ مگر اُس کی گہری بولتی نگاہیں زنیشہ کے حسین و دلکش سراپے پر ہی ٹکی ہوئی تھیں۔۔۔ جو زنیشہ کو کافی پزل کر رہی تھیں۔۔۔

اُس کا چہرا بالکل لال ہو چکا تھا۔۔۔

ملک زوہان کو ضد میں ہرانا آسان کام نہیں تھا۔۔۔

زوہان دوسرا سیگریٹ سلگھاتا گہری نگاہوں سے اُسے گھورتا بہت مزے میں لگا رہا تھا۔۔۔ جیسے اُس کی زندگی کا سب سے پسندیدہ منظر اُس کی آنکھوں کے سامنے ہو۔۔۔۔

"آپ کی پرابلم کیا ہے آخر۔۔۔۔"

زوہان کی مسلسل گھورتی نگاہوں سے گھبرا کر زنیشہ تپ کر بولی تھی۔۔۔۔

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

"تم اور تمہارا یہ حسین روپ۔۔۔۔۔"

زوہان کی اِس صاف گوئی پر زنیشہ کے گال مزید لال ہوئے تھے۔۔۔

"آپ کے پاس کوئی حق نہیں مجھ پر یوں کمنٹس پاس کرنے کا۔۔۔۔"

زنیشہ اُس سے کافی فاصلے پر ہونے کی وجہ سے کافی بہادری کا مظاہرہ کر رہی تھی۔۔۔

"ابھی نہیں تو کیا ہوا بہت جلد تمہاری ذات کے حوالے سے سارے حق میرے پاس ہی آنے والے ہیں۔۔۔۔"

زوہان اپنی جگہ سے اُٹھتا اُس کے قریب آن بیٹھا تھا۔۔۔اُسے اپنے ساتھ صوفے پر بیٹھتے دیکھ زنیشہ دور کھسک گئی تھی۔۔۔۔اُس کا یہ گریز زوہان کو کافی پسند آیا تھا۔۔۔۔

"ایسا کبھی نہیں ہو سکتا۔۔۔۔میرے لالہ ایسا کبھی نہیں ہونے دیں گے۔۔۔۔۔"

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

زنیشہ صوفے کے کنارے پر پہنچی پورے یقین سے بولی تھی۔۔۔۔

"اور میں کہوں اگر یہ کام تمہارا وہ جان سے پیارا بھائی خود کرے گا۔۔۔تو پھر۔۔۔۔میری اِس جیت پر کیا انعام ملے گا مجھے۔۔۔۔"

زوہان نے زرا سا آگے جھکتے دھواں زنیشہ کی جانب چھوڑتے اپنی پلاننگ بتائی تھی۔۔۔

جسے سنتے زنیشہ کا رنگ اُڑا تھا۔۔۔۔اگر زوہان ایسا کہہ رہا تھا تو ضرور اُس نے کچھ بڑا سوچ رکھا تھا۔۔۔

"جب آپ مجھ سے محبت ہی نہیں کرتے تو یہ سب کیوں کر رہے ہیں۔۔۔۔۔"

زنیشہ کے منہ سے بے ساختہ نکلا تھا۔۔۔اُس نے جلدی سے زبان دانتوں تلے دبائی تھی۔۔۔مگر تب تک تیر کمان سے نکل گیا تھا۔۔۔

"تو تم چاہتی ہو میں بھی تم سے محبت کروں۔۔۔۔۔"

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

زوہان کو تو جیسے اُسے چھیرنے کے لیے کوئی بات مل گئی تھی۔۔۔

"میں نے ایسا کچھ نہیں کہا۔۔۔۔۔"

زنیشہ نظریں جھکائے منمنائی تھی۔۔۔۔زوہان اُس کے قریب صوفے پر تھوڑے سے فاصلے پر بیٹھا تھا۔۔۔جس کی وجہ سے زنیشہ کی دھڑکنیں ناقابلے یقین حد تک تیز اور ہاتھوں میں لرزاطاری تھا۔۔۔

زوہان اُس کی گھبراہٹ پر گہری نظر رکھے ہوئے تھا۔۔۔کچھ دیر پہلے کا اُس کا غصہ اب کافی حد تک ٹھنڈا ہو چکا تھا۔۔۔یا شاید پھر وہ زنیشہ کے سامنے اپنا غصہ باہر لانا نہیں چاہتا تھا۔۔۔

باقی بہت سارے ریزنز کے ساتھ زنیشہ کا میک اپ صاف کروانے کا ایک ریزن یہ بھی تھا کہ اُس سے اپنی خود کی نظریں ہٹانا مشکل ہو رہا تھا۔۔۔اُس کی بے خودی بڑھ رہی تھی۔۔۔۔

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

زنیشہ میر ان عام سے حلیے میں بھی اُس پر بجلیاں گرانے کی صلاحیت رکھتی تھی۔۔۔اور آج تو پھر وہ پوری طرح ہتھیاروں سے لیس تھی۔۔۔۔

اِس ستمگر کی اِس زرا سی قربت پر زنیشہ کی اِس وقت جو حالت ہو رہی تھی یہ وہی جانتی تھی۔۔۔۔

وہ خاموشی سے کانپتے ہاتھوں سے ٹشو پیپر لیتے اپنا میک اپ صاف کرنے لگی تھی۔۔۔۔

اُسے نظروں کے حصار میں رکھے زوہان نے پر سنل نمبر پر بار بار آتی کال اٹینڈ کی تھی۔۔۔

"ثمن آر یو اوکے۔۔۔۔۔"

لپسٹک صاف کرتے زنیشہ کے ہاتھ اِس پکار پر تھم سے گئے تھے۔۔۔

جب اگلے ہی لمحے زوہان کی فکر مند آواز قہقے میں تبدیل ہوئی تھی۔۔۔۔

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

زنیشہ کا دل چاہا تھا زوہان سے موبائل چھین کر کھڑکی سے باہر پھینک دے۔۔۔۔

آخر کیوں زوہان اِس لڑکی کو اتنی اہمیت دیتا تھا۔۔۔

زنیشہ میک اپ صاف کرتی صوفے سے اُٹھنے لگی تھی۔۔۔جب زوہان نے اُس کی کلائی تھام کر روکا تھا۔۔۔

وہ زنیشہ کا غصے اور جیلسی سے لال پڑتا چہرا دیکھ چکا تھا۔۔۔

"چھوڑیں میرا ہاتھ۔۔۔۔۔۔"

زنیشہ اِس وقت اچھی خاصی تپ چکی تھی۔۔۔اُسے اِس وقت آژمیر کی کہی بات ٹھیک لگنے لگی تھی۔۔۔زوہان آژمیر کو نیچا دیکھانے کے لیے اُس کا استعمال ہی کر رہا تھا۔۔۔

زنیشہ اُس کے ہاتھ پر ناخن مارتی اپنی کلائی آزاد کروانے کی کوشش کر رہی تھی۔۔۔

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

"اوکے کچھ دیر میں ملتا ہوں میں تم سے۔۔۔۔۔"

زوہان ثمن کا خدا حافظ کرتا اپنے سامنے بیٹھی جنگلی بلی کی جانب متوجہ ہوا تھا۔۔جو غصے میں اُس کا ہاتھ پوری طرح نوچ چکی تھی۔۔۔۔

اُسے یہ بات ہی آگ لگا گئی تھی کہ زوہان اب رات کے ٹائم ثمن سے ملنے جائے گا۔۔۔

"کیا ہوا ہے۔۔۔۔زنیشہ میران کے اچانک اتنے غصے میں آنے کی وجہ۔۔۔۔۔"

زوہان اُس کا لال پڑتا چہرا دیکھ قدرے نرمی سے بولا۔۔۔کیونکہ وجہ وہ جانتا تھا۔۔۔

زنیشہ اُس سے اپنی کلائی آزاد کرواتی دور جا کھڑی ہوئی تھی۔۔۔زوہان اُس کی آنکھوں میں آنسو دیکھتا اُس کی جانب بڑھا تھا۔۔۔اُسے زنیشہ کے اتنے شدید رد عمل پر حیرانی ہو رہی تھی۔۔۔۔

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

"میں اچھے سے آپ کا مقصد سمجھ گئی ہوں۔۔۔ آپ مجھ سے شادی صرف آژمیر لالہ کو نیچا دکھانے کے لیے کرنا چاہتے ہیں۔۔۔ آپ کا دل و دماغ اُس ثمن خان کے پاس ہے۔۔۔ آپ اُسی سے شادی کیوں نہیں کر لیتے۔۔۔ چھوڑ دیں میری جان۔۔۔۔"

زنیشہ زوہان کے قریب آنے پر اُلٹے قدموں پیچھے ہٹی تھی۔۔۔ جب اُس کا پیر کندھے سے ڈھلکی اپنی ہی شال میں اُلجھتا اُسے لڑکھڑانے پر مجبور کر گیا تھا۔۔۔

زوہان نے جلدی سے آگے آکر اُسے تھامتے گرنے سے بچایا تھا۔۔۔ زوہان کا بازو اُس کی کمر میں حمائل تھا۔۔۔ اور وہ اُس کے اُوپر زرا سا جھکا ہوا تھا۔۔۔

"اُس سے تو میں نے دوسری شادی کرنی ہی ہے۔۔۔ مگر پہلی تم سے کروں گا۔۔۔۔"

زوہان زنیشہ کو تھام کر سیدھا کھڑا کرتے بولا تھا۔۔۔

جبکہ اُس کی دوسری شادی والی بات پر زنیشہ کے آنسو چھلک پڑے تھے۔۔۔

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

"اِس میں رونے والی کیا بات ہے۔۔۔۔ تم تو شکر کرو۔۔۔ تمہاری جان چھوٹے گی مجھ سے۔۔۔۔"

زوہان اُس کی شال کندھوں سے اُٹھا کر سر پر سیٹ کرتا معنی خیزی سے بولتا اُسے چھیڑنے سے باز نہیں آیا تھا۔۔۔

زنیشہ کے اِس حسین رُوپ نے اُس کا غصہ کیسے چٹکیوں میں ختم کیا تھا۔۔۔ یہ خود حیران تھا۔۔۔ یہ لڑکی واقعی اُس کے کر مرض کی دوا تھی۔۔۔۔ اِسے ہر حال میں اُس کی دسترس میں ہی آنا تھا۔۔۔

"آپ سے زیادہ سنگدل انسان اِس پوری دنیا میں کوئی نہیں ہے۔۔۔۔ میں آپ کو کبھی معاف نہیں کروں گی۔۔۔۔ اور نہ ہی کبھی آپ سے شادی کروں گی۔۔۔۔"

زنیشہ اُسے غصیلی نم آلود نگاہوں سے دیکھتی وہاں سے پلٹی ہی تھی۔۔۔ جب زوہان نے واپس اُس کی کلائی دبوچ کر اُسے اپنی جانب کھینچا تھا۔۔۔۔

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

"میری زندگی کی سب سے بڑی حقیقت ہو تم۔۔۔۔۔جب سے میں نے ہوش سنبھالا ہے۔۔۔۔صرف اُسی لمحے کا انتظار کیا ہے جب تم میرے نام لگائی جاؤ گی۔۔۔۔زنیشہ میران صرف اور صرف زوہان کی ہے۔۔۔۔تم خود بھی اپنے آپ کو مجھ سے دور رکھنے کا حق نہیں رکھتی۔۔۔۔اگر ایسا ہوا تو میں پوری دنیا کو آگ لگا کر رکھ دوں گا۔۔۔۔"

زوہان شدت پسندی سے بولتا زنیشہ کی دھڑکنیں منتشر کر گیا تھا۔۔۔وہ ساکت سی اُسے دیکھے گئی تھی۔۔۔ایک طرف وہ اُس کی محبت سے انکاری تھا تو دوسری طرف اُس کی یہ شدت پسندی۔۔۔۔۔

زنیشہ کے دل و دماغ میں الگ جنگ چھڑ چکی تھی۔۔۔۔۔

زوہان اُس پر ایک بھرپور نگاہ ڈالتا واپس پلٹ گیا تھا۔۔۔جبکہ زنیشہ اپنا دل تھامتی وہیں بیٹھتی چلی گئی تھی۔۔۔۔

@@@@@@@@

"پلیز آپ مت جائیں مجھے یہاں اکیلے ڈر لگ رہا ہے۔۔۔۔"

آژمیر اُس کو میڈیسن کھلا کر سونے کا کہتا جانے کے لیے پلٹا تھا۔۔۔جب حاعفہ نے نجانے کس خیال کے زیرِ اثر اُسے پکار لیا تھا۔۔۔۔

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

"آر یو شیور۔۔۔۔میں مت جاؤں؟؟؟"

آژمیر پینٹ کی پاکٹ میں ہاتھ ڈالے کھڑا سوالیہ انداز میں بھنویں اُچکاتا اُس سے بولا تھا۔۔

"جی۔۔۔۔"

حاعفہ نے سر اثبات میں ہلاتے ایسے مجرموں کی طرح نیچے جھکا دیا تھا جیسے یہ بات بول کر کوئی جرم کر لیا ہو۔۔۔۔

"اوکے۔۔۔۔۔آپ ریسٹ کریں میں یہیں ہوں۔۔۔۔"

آژمیر ایک طرف رکھے صوفوں پر بیٹھتا فون کان سے لگاتا فیصل سے میٹنگ کی اپڈیٹس لینے لگا تھا۔۔۔

حاعفہ آژمیر کی جانب ہی کروٹ لے کر لیٹی ہوئی تھی۔۔۔تاکہ وہ دیوانی اپنے محبوب کا اچھے سے دیدار کر سکے جس سے بہت جلد وہ جدا ہونے والی تھی۔۔۔

آژمیر فون پر بات کرتے مسکرایا تھا۔۔۔میٹنگ میں سب سے بڑا پراجیکٹ اُسی کی کمپنی کو ملا تھا۔۔۔

حاعفہ تو جیسے اِس دلکش مسکراہٹ پر مر مٹی تھی۔۔اُس کے دل نے بے اختیار اِس شخص کو ہمیشہ کے لیے اپنے رب سے مانگ لیا تھا۔۔۔۔

آج تک حاعفہ نے اتنی شدت سے اپنے لیے کچھ نہیں مانگا تھا جتنا وہ اب تک آژمیر میران کو اپنے لیے مانگ چکی تھی۔۔۔

اُس کا دل کسی ضدی بچے کی طرح آژمیر کو پانے کی چاہ میں اُس کی جانب ہمک رہا تھا۔۔۔۔

آژمیر نے فون بند کرتے حاعفہ کی جانب دیکھا تھا۔۔حاعفہ نے لمحے کے ہزارویں حصے میں آنکھیں جھپکتے خود کو سوتا ظاہر کیا تھا۔۔۔مگر اُس کی یہ چلاکی آژمیر میران کی نظروں سے نہیں بچ پائی تھی۔۔

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

آژمیر بنا کچھ بولے مسکراتا آنکھیں موندتے صوفے کی بیک سے سر ٹکا گیا تھا۔۔۔جب کچھ دیر بعد اُسے پھر سے حاعفہ کی نگاہوں کی تپش اپنے چہرے پر محسوس ہوئی تھی۔۔۔

اُسے اِس لڑکی کی معصومیت پر ہنسی آئی تھی۔۔۔جو ابھی بھی شاید یہی سمجھ رہی تھی کہ آژمیر اُس کے جذبوں سے انجان ہے۔۔۔مگر آژمیر تو کب سے اُس کی آنکھوں میں اپنا عکس دیکھ چکا تھا۔۔۔

بلکہ کہیں نہ کہیں اِسی لڑکی کی اسیری اُسے آہستہ آہستہ اپنا اسیر بنا رہی تھی۔۔۔

حاعفہ کچھ دیر لیٹے لیٹے اُسے گھورتی رہی تھی۔۔جب کافی دیر تک آژمیر اُسی پوزیشن میں لیٹا رہا تو حاعفہ اُس کے سوئے ہونے کا یقین کرتی اپنی جگہ سے اُٹھ بیٹھی تھی۔۔۔۔

چوڑا سینہ،روشن پیشانی،مضبوط کسرتی بازو،کھڑی مغرور ناک اور سختی سے ایک دوسرے میں پیوست عنابی ہونٹ۔۔۔۔

حاعفہ بنا پلکیں جھپکے اُسے دیکھے گئی تھی۔۔۔

آژمیر کو اتنی دیر ایک ہی پوزیشن میں بنا زرا سا بھی ہلے نیم دراز دیکھ حاعفہ یہی سمجھی تھی کہ وہ سو چکا ہے۔۔۔

حاعفہ بنا سلیپرز پہنے دبے پاؤں اُس کی جانب بڑھی تھی۔۔۔۔اور اُس سے چند قدموں کے فاصلے پر زمین پر ٹک گئی تھی۔۔۔وہ اپنی جگہ فلحال آژمیر کے قدموں میں ہی سمجھتی تھی۔۔۔

آنکھیں موندے حاعفہ کی ایک ایک حرکت محسوس کرتے آژمیر کو حاعفہ کی یہ بات بہت بُری لگی تھی۔۔۔اُس کا اپنے قدموں میں بیٹھنا آژمیر کو غصہ دلا گیا تھا۔۔۔وہ آنکھیں کھولے اپنی جگہ سے اُٹھنے ہی والا تھا جب حاعفہ کے منہ سے نکلنے والے الفاظ نے اُسے ساکت کیا تھا۔۔۔۔

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

"آپ کی یہ دیوانی بہت محبت کرتی ہے آپ سے۔۔۔کاش کہ میرا پروردگار آپ کو میری قسمت میں لکھ دے۔۔"

آژمیر کی ہاتھ کی پشت کو ہلکا سا ٹچ کرتے حاعفہ نے بہت ہی آہستہ آواز میں سرگوشی کی تھی۔۔۔جو بہت غور کرنے کے بعد بامشکل آژمیر کی سماعتوں سے ٹکرائی تھی۔۔۔

آژمیر پچھلے چند واقعات سے اتنا تو سمجھ گیا تھا کہ حاعفہ اُس سے محبت کرتی ہے۔۔۔مگر اُس کی محبت کی شدت اتنی زیادہ ہے اِس بات کا ادراک ابھی کچھ لمحے پہلے ہوا تھا اُسے۔۔۔۔

حاعفہ اپنے دل کو تسکین پہنچاتی خاموشی سے وہاں سے اُٹھ گئی تھی۔۔۔جب اچانک اپنی کلائی پر محسوس ہوتی آژمیر کی گرفت حاعفہ کا خون خشک کر گئی تھی۔۔اُس کا دل بُری طرح سے دھڑکنے لگا تھا۔

"مس حاعفہ ابھی آپ نے کیا کہا؟؟؟میں نے ٹھیک سے سنا نہیں۔۔۔۔"

آژمیر کے متبسم لہجے اور کلائی پر بنتی مضبوط گرفت نے حاعفہ کی جان نکال دی تھی۔۔۔۔

اُسے بے جان گڑیا کی طرح ساکت کھڑا دیکھ اگلے ہی لمحے آژمیر اُسے اپنی اوور کھینچ چکا تھا۔۔۔۔

@@@@@@@@@

حاعفہ اِس کھنچاؤ پر آژمیر کے بے حد قریب صوفے پر آن گری تھی۔۔۔اُس کے جسم کا سارا خون چہرے پر سمٹ آیا تھا۔۔۔حیا، خفت، شرمندگی اور گھبراہٹ جیسے بہت سے جذبات ایک ساتھ اُس پر اثر انداز ہوئے تھے۔۔۔اُس کا دل دھڑکنے کی تمام حدود کراس کرتا باہر آنے کے درپے تھا۔۔۔

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

آژمیر خاموش نگاہوں سے اِس حسین منظر کو دیکھتا اُس کی یہ گھبراہٹ انجوائے کر رہا تھا۔۔۔

حاعفہ آژمیر کے کافی قریب تھی۔۔۔۔

"مس حاعفہ آپ نے جو کچھ کہا ابھی میں دوبارہ سننا چاہتا ہوں وہ۔۔۔۔"

آژمیر کی گھمبیر سرگوشی حاعفہ کی سماعتوں سے ٹکراتی اُس کی دھڑکنیں اتھل پتھل کر گئی تھی۔۔۔

جس بات کا اقرار وہ کبھی آژمیر کے سامنے کرنے کا ارادہ نہیں رکھتی تھی۔۔۔ آج وہ اپنی ہی بے وقوفی کی وجہ سے اُس کے آگے بول چکی تھی۔۔۔

اُسے لگا تھا کہ آژمیر ایسا کچھ سن کر اُس پر غصہ کرے گا۔۔۔ مگر آژمیر کا اِس بات کو اتنی نرمی سے لینا اسی جانب اشارہ کر رہا تھا کہ وہ بھی اُس کے بارے میں کوئی خاص جذبے رکھتا ہے۔۔۔

یہ سوچ حاعفہ کی دھڑکنوں کی رفتار مزید تیز کر گئی تھی۔۔۔

"سس سوری سر۔۔۔۔"

حاعفہ چہرہ جھکائے، آنکھیں سختی سے میچے اُس کی پوری توجہ خود پر ہونے کی وجہ سے ہولے ہولے کانپ رہی تھی۔۔۔

"مس حاعفہ اٹس اوکے۔۔۔ آپ اتنا ڈر کیوں رہی ہیں؟"

آژمیر نے نہایت نرمی سے اُس سے پوچھا تھا۔۔۔ شاید اتنی نرمی سے اُس نے آج تک کسی سے بات نہیں کی تھی۔۔۔ مگر یہ لڑکی اُس کے لیے اچانک سے بہت خاص ہو گئی تھی۔۔۔ اِس نازک سی لڑکی نے اُس جیسے خشک مزاج اور اُکھڑ آدمی کے دل میں اپنی محبت کی کونپل کھلا کر کوئی چھوٹا کام نہیں کیا تھا۔

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

اِس میں کچھ تو ایسا خاص تھا کہ آژمیر اِس کی معصومیت کے آگے اپنا دل ہار بیٹھا تھا۔۔۔

آج کا دن اُس کی زندگی کا سب سے خاص دن ہونے والا تھا۔۔ جس میں نہ صرف اُس کے آگے محبت جیسے طاقت ور جذبے میں گھرنے کا انکشاف ہوا تھا بلکہ ضرورت سے بھی کم بولنے والی، اُس سے ڈری سہمی، اُس کی پلکوں کی جنبش سے اُس کے خراب موڈ کا اندازہ لگانے والی حاعفہ نور انجانے میں ہی سہی مگر اُس کے آگے اپنی محبت کا اظہار کر گئی تھی۔۔۔

آژمیر میران کو ہمیشہ کی طرح لمحہ لگا تھا۔۔۔ اپنی زندگی کا آگے کا فیصلہ کرنے کا۔۔۔ وہ اب کم از کم اِس لڑکی کو تو خود سے جدا کرنے کا ارادہ نہیں رکھتا تھا۔۔۔۔

آژمیر نے حاعفہ کے سامنے ظاہر نہیں کیا تھا۔۔ لیکن حاعفہ کا اقرار سن کر اُس کے دل و دماغ سے ساری فرسٹیشن ختم ہو گئی تھی۔۔۔ وہ کچھ دیر کے لیے اپنی تمام سوچوں کو پیچھے جھٹکتا پر سکون ہوا تھا۔۔

"سر پلیز۔۔۔۔"

حاعفہ کی کلائی ابھی بھی آژمیر کی گرفت میں تھی۔۔ اُسے محسوس ہو رہا تھا آج اُس کا دل پسلیوں کی مضبوط دیوار توڑ کر باہر آ کر رہے گا۔۔۔

بے شک آژمیر کی قربت میں گزارا ایک ایک پل اُس کی زندگی کا حاصل تھا۔۔ مگر اِس وقت آژمیر جس طرح اُس کی جانب اپنی ساری توجہ مرکوز کیے ہوئے تھا۔۔۔ یہ برداشت کرنا بھی اُس کی نازک جان کے لیے بہت زیادہ تھا۔۔۔

"اوکے چلی جایئے گا۔۔۔ مگر اُس سے پہلے میرے ایک سوال کا جواب دینا پڑے گا۔۔۔۔"

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

آژمیر جو ہمیشہ اِس حُسن کی ملکہ سے نظریں چراتا آیا تھا۔۔۔اُس کے ساتھ اپنی حدود کا پورا خیال رکھا تھا۔۔۔ آج وہ اپنے دل کی خواہش پر ہر احتیاط بھلائے اُس سے نظریں بھی نہیں ہٹا پا رہا تھا۔۔۔

اُس کی بات کے جواب میں حاعفہ کچھ نہیں بولی تھی۔۔۔ مگر اُس نے اپنی مزاحمت ترک کرتے نظریں ابھی بھی جھکا رہی تھیں۔۔۔

"کیا آپ مجھ سے شادی کریں گی۔۔۔۔۔؟"

آژمیر نے ایک ہی جملے میں حاعفہ کے سر پر بہت بڑا بم پھوڑا تھا۔۔۔۔ حاعفہ نے جھٹکے سے سر اُٹھاتے حیرت اور بے یقینی کے ساتھ پھٹی پھٹی آنکھوں سے اُس کی جانب دیکھا تھا۔۔۔

مگر زیادہ دیر آژمیر کے خوبرو چہرے اور جذبے لوٹاتی آنکھوں میں نہیں دیکھ پائی تھی۔۔۔۔ اپنی تلخ حقیقت یاد آتے اُس کی آنکھیں دھندلا سی گئی تھیں۔۔۔۔

یہ حسین لمحات اور آژمیر کا اظہار حاعفہ کے لیے کسی حسین خواب سے کم نہیں تھے۔۔۔۔ مگر وہ یہ بھی جانتی تھی کہ آژمیر کی یہ محبت بہت کم وقت کے لیے تھی۔۔۔۔ جس دن آژمیر کو اُس کی اصلیت پتا چلتی۔۔۔ وہ دوبارہ اُس پر تھوکنا بھی پسند نہیں کرتا۔۔۔۔

مگر وہیں حاعفہ کے دل میں آژمیر کی عزت اور مقام مزید بڑھ گیا تھا۔۔۔۔ اُسے جیسے ہی پتا چلا تھا کہ وہ حاعفہ سے محبت کرتا ہے اور حاعفہ بھی اُس کے حوالے سے ایسی ہی فیلنگز کا شکار ہے تو اُس نے ایک پل نہیں لگایا تھا۔۔۔۔ اِس محبت کو حلال رشتے میں بدلنے کا فیصلہ کرنے میں۔۔۔۔

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

آژمیر جیسے باکردار اور عزت دار شخص کے ساتھ اُس جیسی طوائف زادی کا کوئی جوڑ نہیں تھا۔۔

اپنی بے بسی اور کم بختی پر حاعفہ کی آنکھوں سے آنسو ٹوٹ کر گرے تھے۔۔۔

"مس حاعفہ آر یو اوکے۔۔۔ کیا آپ کو میری بات بُری لگی۔۔۔؟"

آژمیر اُس کی کلائی اپنی گرفت سے آزاد کرتا اُس کی آنکھوں سے گرتے موٹے موٹے آنسو دیکھ فکر مند ہوا تھا۔۔۔

حاعفہ نے آنسو پونچھتے بے اختیاری میں فوراً نفی میں سر ہلایا تھا۔۔ جس پر آژمیر کے ہونٹوں پر مسکراہٹ بکھر گئی تھی۔۔۔

"تو مطلب میں ہاں سمجھوں۔۔۔"

آژمیر ہلکا سا اُس کی جانب جھکا سیاہ شال میں پوری طرح لپٹے اُس کے نازک ہولے ہولے لرزتے وجود کو پر شوق نظروں سے دیکھتے ہوئے بولا۔۔۔

اُس کی تپش زدہ نظروں کی تاب نہ لاتے حاعفہ فوراً وہاں سے اُٹھتی واش روم میں قید ہو گئی تھی۔۔۔ آژمیر اُس کے اِس گریز پر ہولے سے مسکرا دیا تھا۔۔۔

اُس نے آج تک محبت کے بارے میں بہت کچھ سنا تھا۔۔ کہ سچی محبت اتنی آسانی سے نہیں ملتی تھی۔۔ محبت کا روگ پالنے والے اکثر زندگی ہار جاتے تھے مگر محبت حاصل کرنے میں ناکام رہتے تھے۔۔

محبت ایک حسین جذبے کے ساتھ زندگی کے بہت سارے درد سے بھی روشناس کرواتی تھی۔۔۔

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

لیکن آژمیر کو اِس وقت اپنا آپ سب سے زیادہ خوش قسمت محسوس ہو رہا تھا کیونکہ اُس کے لیے اُس کی محبت پانا مشکل نہیں رہا تھا۔۔۔

مگر وہ شاید ابھی مقدر کے کھیلو سے پوری طرح واقف نہیں تھا۔۔۔ آنے والا وقت اُس کی زندگی کیسے پلٹ کر رکھنے والا تھا۔۔۔ وہ ابھی اِس بات سے انجان محبت کے میٹھے نشے میں گم تھا۔۔۔۔۔

@@@@@@@@

زنیشہ اپنا حلیہ درست کرتی روم سے باہر آگئی تھی۔۔۔ باہر آکر اُس کی نگاہوں نے سب سے پہلے زوہان کو ڈھونڈنا چاہا تھا۔۔۔ مگر وہ اُسے پورے ہال میں کہیں دیکھائی نہیں دیا تھا۔۔۔

زنیشہ کا غصے اور جلن سے بُرا حال ہوا تھا۔۔۔

"اپنی اُس لاڈلی کبوتری کے بلاوے پر نکل گئے ہونگے۔۔۔ میری جھوٹی فکر کا ناٹک کرتے ہیں۔۔۔ اگر اتنی فکر ہوتی تو آژمیر بھائی کی طرح مجھے مردوں کے بیچ زیادہ دیر نہ رہنے دیتے۔۔۔۔ میں ہی بے وقوف ہوں جو اُس گھمنڈی، مغرور اور خود پسند انسان کی باتوں میں آجاتی ہوں۔۔۔ اُنہیں کبھی میری پرواہ رہی ہی نہیں ہے۔۔۔"

زنیشہ زوہان کو وہاں نہ پاکر اُس سے شدید بدگمان ہوئی تھی۔۔۔ یہ سوچ کر ہی اُس کی آنکھوں کے کنارے نم ہوئے تھے کہ زوہان اِس وقت کسی غیر عورت کے پاس تھا۔۔۔

زنیشہ ہونٹ چھباتی اپنی ہی سوچوں میں گم تھی۔۔۔ جب شمسہ بیگم پریشانی زدہ چہرا لیے اُس کے قریب آئی تھیں۔۔۔

"کیا ہوا اماں سائیں۔۔۔ آپ بہت پریشان لگ رہی ہیں۔۔۔ آپ کی طبیعت تو ٹھیک ہے نا۔۔۔۔"

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

زنیشہ شمسہ بیگم کا فکر مند چہرا دیکھ تشویش زدہ لہجے میں گویا ہوئی تھی۔۔۔۔

"حسیب پر پھر کسی نے حملہ کیا ہے۔۔۔۔اُسے بہت زیادہ چوٹے آئی ہیں۔۔۔۔ہاتھ تک نہیں ہلا پا رہا۔۔۔۔ہڈی وغیرہ تو بچ گئی۔۔۔۔مگر ویسے بہت تکلیف میں ہے وہ۔۔۔۔۔پتا نہیں کس نے دشمنی نکالی اُس مسکین پر۔۔۔۔۔اُس نے بھلا کسی کا کیا بگاڑا ہے۔۔۔۔بھیا بھابھی جا چکے ہیں۔۔۔ہم سب بھی ابھی تھوڑی دیر میں نکلنے والے ہیں۔۔۔۔میں نے مزمل کو بلوایا ہے۔۔۔۔وہ تمہیں گھر چھوڑ دے گا۔۔۔۔۔"

شمسہ بیگم زنیشہ کا ساری تفصیل بتاتیں آخر میں ہدایت دے گئی تھیں۔۔۔۔

جبکہ زنیشہ صرف ٹھنڈی سانس بھر کر رہ گئی تھی۔۔۔وہ اچھے سے جانتی تھی یہ سب کس نے اور کیوں کیا ہے۔۔۔۔ملک زوہان کسی کو معاف کر دے یہ تو ممکن ہی نہیں تھا۔۔۔۔

لیکن اُسے اِس جگہ پر زوہان بالکل ٹھیک لگا تھا۔۔۔۔حسیب اُس کو مروانے کے جو پلان بنا رہا تھا اُن کے انعام کے طور پر یہ زخم بالکل ٹھیک تھے۔۔۔

اگر زوہان پہلے سے اپنی سیکورٹی کے معاملے میں اتنا الرٹ نہ رہتا تو نجانے کتنی بڑی انہونی ہو سکتی تھی۔۔۔۔جو سوچتے ہی زنیشہ کو اپنا دل رُکتا ہوا محسوس ہوا تھا۔۔۔۔

"اماں سائیں۔۔۔۔ہمیں مزمل کے ساتھ نہیں جانا۔۔۔۔۔"

زنیشہ کا اب دوبارہ اُس دھوکے باز مزمل پر بھروسہ کرنے کا کوئی ارادہ نہیں تھا۔۔۔۔

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

اگر وہ اُس دن کی مزمل کی غلط بیانی آژمیر کو بتا دیتی تو اب تک آژمیر اُس کا کام تمام کر دیتا۔۔۔۔اور زوہان سے اُس کی ایک نئی جنگ شروع ہو جانی تھی۔۔۔یہی وجہ تھی کہ زنیشہ اب تک خاموش تھی۔۔۔۔

وہ اُن دو بپھرے شیروں کو ایک دوسرے پر جھپٹنے کا کوئی نیا موقع نہیں دینا چاہتی تھی۔۔۔

"مگر بیٹا ہم سب ہاسپٹل ہی جا رہے ہیں۔۔ آپ کو وہاں نہیں لے کر جا سکتے۔۔۔۔مزمل آپ کو بحفاظت گھر پہنچا دے گا۔۔۔۔"

شمسہ بیگم نے اُسے دوٹوک جواب دیتے وہیں خاموش کروا دیا تھا۔۔۔۔

"لالہ پلیز جلدی سے واپس آجائیں۔۔۔۔آپ سے بہت ساری باتیں شیئر کرنی ہیں۔۔۔۔آپ کے علاوہ کوئی میری بات سنتا ہی نہیں۔۔۔۔۔"

زنیشہ کو اِس وقت آژمیر کی شدت سے یاد آئی تھی۔۔۔وہ کبھی اُسے رات کے ٹائم گارڈز کے ساتھ اکیلا نہ بھیجتا۔۔۔۔اور یہ بات اُسے اگر ابھی پتا چل جاتی تو اُس نے کسی کو بخشنا بھی نہیں تھا۔۔۔۔

زنیشہ پہلے زوہان کا ثمن کے پاس جانے کا سن کر ہی بہت ایموشنل تھی۔۔۔اور اب شمسہ بیگم کے سختی سے بات کرنے کی وجہ سے مزید دلبرداشتہ ہوئی تھی۔۔۔۔

وہ ناراضگی میں ایک ہی کرسی پر ٹک کر بیٹھی تھی۔۔۔جب اُسے باہر آنے کا بلاوا آیا تھا۔۔۔مزمل گاڑی تیاری کر چکا تھا۔۔۔۔

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

زنیشہ کو قاسم صاحب گاڑی تک چھوڑنے آئے تھے۔۔۔چند منٹوں میں اُنہیں بھی نکلنا تھا۔۔مزمل نے آگے بڑھ کر زنیشہ کی سائیڈ کا دروازہ کھول دیا تھا۔۔۔زنیشہ خاموشی سے بیک سیٹ پر براجمان ہوئی تھی۔۔۔اُس کا موڈ سخت خراب تھا۔۔۔

جبکہ مزمل قاسم صاحب سے بات کر کے اُنہیں رخصت کرتا گاڑی کی جانب بڑھا تھا۔۔۔زنیشہ کھا جانے والی نظروں سے اُس نمک حرام کو ہی دیکھ رہی تھی۔۔۔۔

لیکن اچانک سامنے کا بدلتا منظر دیکھ اُس کی آنکھیں بے یقینی کے احساس سمیت باہر کو اُبل پڑی تھیں۔۔۔۔جب مزمل کے ڈرائیونگ سیٹ کا دروازہ کھولنے پر زوہان بڑے کروفر سے اندر داخل ہوتا سیٹ پر براجمان ہوا تھا۔۔۔۔

زنیشہ کو چیخنے چلانے کا زرا سا بھی موقع دیئے بغیر زوہان گاڑی وہاں سے نکال کر لے گیا تھا۔۔۔۔

@@@@@@@@

"ہمیں جلد از جلد کچھ کرنا ہو گا۔۔۔۔زنیشہ کے باڈی گارڈز میں اضافہ ہونے والا ہے۔۔۔۔پہلے صرف آژمیر اُس کی پاگلوں کی طرح حفاظت کر رہا تھا۔۔۔۔اب وہ جنونی انسان ملک زوہان بھی اِس کام میں شامل ہو چکا ہے۔۔۔۔۔ہمیں کسی بھی طرح زوہان کی زنیشہ سے شادی ہونے دینے سے روکنا ہے۔۔۔۔۔کیونکہ اگر ایسا کچھ ہو گیا تو زنیشہ کو اپنے پاس لانے کے چانسز بھی کم ہو جائیں گے۔۔۔۔۔"

اکرام حنیف اپنے بھائی اور بھتیجے کے ساتھ بیٹھ کر اپنی سگی بیٹی کے خلاف اُس کے اغوا کا پلان بنانے لگا تھا۔۔۔۔

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

"میرے اب تک کے ریسورسز کے مطابق زوہان اور زنیشہ کی شادی کے لیے میران پیلس کے تمام افراد مان چکے ہیں سوائے آژمیر میران کے۔۔۔۔اور ہمارے لیے سب سے اچھی بات یہی ہے۔۔۔کہ آژمیر کی اجازت اور رضامندی کے بغیر وہ لوگ کوئی فیصلہ نہیں کرتے۔۔۔مطلب آخری فیصلہ ہمیشہ آژمیر کے پاس ہی ہو گا۔۔۔"

جعفر اکرام کی بات کے جواب میں تفصیل بیان کرتے بولا تھا۔۔۔

"تو اُس کے لیے آژمیر کو زوہان سے مزید بدگمان کرنا پڑے گا۔۔۔تاکہ اگر اُس کا مائینڈ بن بھی رہا ہو تو وہ تب بھی زوہان کے لیے کسی صورت نہ مانے۔۔۔کیونکہ اگر ایک بار بھی زنیشہ کا نکاح زوہان سے ہو گیا تو وہ ہماری پہنچ سے بہت دور چلی جائے گی۔۔۔"

اکرام حنیف اپنا شاطر دماغ چلانا شروع کر چکا تھا۔۔۔

"تو اُس کے لیے ہمیں کیا کرنا پڑے گا چاچو۔۔۔"

حامد نے جلدی سے پوچھا تھا۔۔۔اُس کے تو یہ بات ہی خوشی سے سونے نہیں دے رہی تھی کہ وہ حسین پری بہت جلد اُس کی ہونے والی تھی۔۔۔مگر وہ اِس بات سے انجان تھا کہ ملک زوہان اپنی زنیشہ کے حوالے سے اُس کے ایسے خواب رکھنے کی بھی اُسے کتنی بڑی سزا دینے والا تھا۔۔۔

"آژمیر پر جان لیوا حملہ کروانا ہو گا۔۔۔وہ بھی اِس پلاننگ کے ساتھ کہ اُس کا الزام جائے زوہان کے سر۔۔۔جس کے بعد آژمیر تو دور کی بات میران پیلس کا کوئی فرد زوہان کو قبول نہیں کرے گا۔۔۔زوہان اور آژمیر کے اِسی جھگڑے میں ہم زنیشہ کو اپنے پاس لے آئیں گے۔۔۔۔"

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

اکرام حنیف نے اپنی گھٹیا سوچ اُن کے سامنے رکھی تھی۔۔۔۔ جسے اُنہوں نے خوب سراہا بھی تھا۔۔۔

"مجھ سے میری بیٹی کو چھین کر اچھا نہیں کیا اِن لوگوں نے۔۔۔۔ اب اِنہیں اِن کے کیے کی سزا مل کر رہے گی۔۔۔۔ برباد کر کے رکھ دوں گا میں میران پیلس کو۔۔۔ اور وہ دونوں میران پیلس کے ہیر واور ولن وہ تو زنیشہ کے چھن جانے پر ہی پاگل ہو جائیں گے۔۔۔۔ اُن دونوں کی کمزوری زنیشہ ہی ہے۔۔۔۔ اور اُس کا خود سے دور جانا اُن دونوں کو ہلا کر رکھ دے گا۔۔۔۔۔ اصل مزا تو تب آئے گا۔۔۔۔"

اکرام حنیف کمینگی سے بولتا آخر میں ہنسا تھا۔۔۔۔

@@@@@@@@@@

منہاج درانی بنا کوئی ضد اور انا بیچ میں لائے صاف گوئی سے اپنی محبت کا اظہار کر گیا تھا۔۔۔ اُسے وقت لگا تھا ماورا کی سچائی کو ایکسیپٹ کرنے میں۔۔۔۔ مگر وہ اب پوری طرح دل و جان سے ماورا کو قبول کر چکا تھا۔۔۔۔۔ جس کا اظہار وہ اپنے لفظوں اور عمل سے بھی کر چکا تھا۔۔۔۔

ماورا جو خاموشی سے اُس کی باتیں سن رہی تھی۔۔۔ اگلے ہی لمحے اُس نے ایک ہی جھٹکے سے منہاج کو خود سے دور دھکیلا تھا۔۔۔۔

"تم نے کیا سمجھ رکھا ہے مجھے۔۔۔۔ ہر بار اپنی اِس جھوٹی محبت کے جال میں پھنسا کر مجھ سے اپنا مطلب نکال لو گے۔۔۔۔ اِس قدر بے وقوف سمجھ رکھا ہے تم نے مجھے۔۔۔۔۔ بعد میں اپنے دوستوں کے آگے ہنستے ہو گے نا مجھ پر۔۔۔۔ کہ کتنی بڑی ایڈیٹ اور تمہاری محبت میں ماری پاگل لڑکی ہوں میں۔۔۔۔ تم ہر بار میرے جذبات سے کھلواڑ کرتے ہو اور میں ہر

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

بار تمہاری باتوں میں آجاتی ہوں۔۔۔۔ مگر اب مزید ایسا نہیں ہو گا۔۔۔۔ اب مزید میں تمہیں اپنے جذبات سے کھیلنے کی اجازت نہیں دوں گی۔۔۔ ہم دونوں کی بہتری اِسی میں ہے کہ تم مجھ سے دور رہو۔۔۔۔ ورنہ۔۔۔۔"

ماورا غصے اور اذیت سے پُر نم لہجے میں بولتی آخر میں سانس لینے کو رکی تھی۔۔۔

"ورنہ کیا۔۔۔۔"

منہاج اُس کی بات کو زرا بھی سیریس لیے بغیر اُس کی کلائی اپنی گرفت میں لیتا اُس کے ہوا سے اٹھکیلیاں کرتے بالوں کو اُنگلیوں پر لپیٹتا محبت پاش لہجے میں بولتا ماورا کو مزید تپا گیا تھا۔۔۔۔

"تم۔۔۔۔"

ماورا اُس سے دور ہونے کی کوشش کرتی پیچھے ہوئی تھی۔۔۔ جب اُس کا پیر بُری طرح لڑکھڑایا تھا۔۔۔ وہ گرنے کو تھی جب منہاج نے زرا سا جھکتے اُسے کسی موم گڑیا کی طرح اپنی بانہوں میں اُٹھا لیا تھا۔۔ چاروں طرف نیم تاریکی پھیل چکی تھی۔۔۔ دور کیمپس میں جلتی روشنیاں، جھیل میں بہتے پانی کی آواز اور یہ مہکتی ہوائیں بہت کی رومانوی ماحول پیش کر رہی تھیں۔۔۔

"یہ کیا بدتمیزی ہے چھوڑو مجھے۔۔۔۔"

ماورا کا دل چاہ رہا تھا منہاج درانی کا یہ مسکراتا چہرا نوچ لے۔۔۔ جو اُس کی سیریس باتوں کو بھی ہوا میں اُڑا دیتا تھا۔۔۔

"تم جانتی ہو اِن علاقوں میں اکثر کپلز ہنی مون کے لیے آتے ہیں۔۔۔۔"

منہاج جھک کر اُس کی ٹھنڈ سے لال ہوئی ناک پر ہونٹ رکھ کر اُنہیں حرارت بخشتا ماورا کی سانسیں منتشر کر گیا تھا۔۔۔

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

ماورااُس کی نگاہوں کی تپش اور لفظوں کا مفہوم سمجھتی خود میں سمٹی تھی۔۔۔۔

منہاج درانی چھوڑو مجھے ورنہ میں شور مچا کر سب کو اکٹھا کر۔۔۔۔۔"

اُس کی بات سنتے منہاج کی مسکراہٹ مزید گہری ہوئی تھی۔۔۔ جسے دیکھتے ماورا کو بھی ابھی تھوڑی دیر پہلے اپنی اِسی دھمکی کاری ایکشن یاد آیا تو وہ جلدی سے اپنی زبان دانتوں تلے دباتی بات ادھوری چھوڑ گئی تھی۔۔۔۔

اُس کی اِس احتیاط پر منہاج اپنا بے ساختہ اُمڈ آنے والا قہقہہ نہیں روک پایا تھا۔۔۔۔

"کیا ہوا سویٹ ہارٹ خاموش کیوں ہو گئی۔۔۔۔ میں تو چاہتا ہوں تم شور مچاؤ۔۔۔۔ اور پھر میں پہلے سے بھی کہیں زیادہ محبت سے تمہیں خاموش کرواؤں۔۔۔۔"

منہاج اُس کے سختی سے آپس میں بھینچے گلابی ہونٹوں کو نگاہوں کی فوکس میں لیتے بولا۔۔۔ جبکہ اِس شخص کی بے باکی پر ماورا کے کانوں کی لوِ تک لال ہوئی تھیں۔۔۔۔

ماورا کو ابھی تک اِسی طرح وہ بانہوں میں اُٹھائے اپنے سینے سے لگائے کھڑا تھا۔۔

"ماورا کہاں ہو تم۔۔۔۔۔؟؟ "

ماورا کو دور سے بیلا کی پکار سنائی دی تھی۔۔۔۔

"پلیز نیچے اُتارو مجھے۔۔۔۔۔ "

منہاج کو ڈھلوانی راستے سے واپس اُوپر چڑھتے دیکھ ماورا اُس کا حصار توڑنے کی کوشش کرتے چلائی تھی۔۔۔

اگر بیلا اُسے اِس حالت میں دیکھ لیتی تو اُس کا الگ ہی ریکارڈ لگ جانا تھا۔۔۔۔

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

"ایک شرط پر۔۔۔۔۔۔ "

منہاج بھی اپنے نام کا ایک تھا۔۔۔ اتنی آسانی سے اُسے بخشنے والا نہیں تھا۔۔۔

"کیسی شرط۔۔۔۔۔ "

ماورا کی نظریں لمحہ بالمحہ قریب آتی بیلا کی جانب اُٹھ رہی تھیں۔۔۔ جو اُس طرف روشنی ہونے کی وجہ سے اُنہیں دیکھائی دے رہی تھی۔۔۔ مگر وہ تاریکی میں ہونے کی وجہ سے اُس کی نظروں سے اوجھل تھے۔۔۔

"کس می ہیئر۔۔۔۔ "

منہاج اپنے گال کی جانب اشارہ کرتا ماورا کا خون منجمند کر گیا تھا۔۔۔

اُس کا چہرا یہ سوچ کر ہی تپ اُٹھا تھا۔۔۔

"نن نہیں ۔۔۔۔۔ "

اُس نے منہاج کی بے باک نگاہوں سے نظریں چراتے لڑکھڑاتی زبان میں کہا تھا۔۔۔

"تو ٹھیک ہے تمہاری دوست کو میں خود ہی واپس لوٹا دیتا ہوں۔۔۔۔ "

منہاج نے اُسے جواب دیتے بیلا کو آواز لگانی چاہی تھی۔۔۔ جب ماورا نے جلدی سے اُس کے ہونٹوں پر ہاتھ رکھتے ایسا کرنے سے روکا تھا۔۔۔۔

"نن نہیں پلیز۔۔۔۔۔ "

ماورا ہمیشہ اِس انسان کی بلیک میلنگ میں پھنس جاتی تھی۔۔۔

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

منہاج نے مسکراتی نظروں سے اُس کی جانب دیکھتے اپنا گال اُس کے ہونٹوں کے قریب کیا تھا۔۔۔ماورا سختی سے آنکھیں میچے بے قابو ہوتے دل کے ساتھ اُس کی گال سے ہونٹ مس کرتی فوراً پیچھے ہوئی تھی۔۔۔

"پپ پلیز اب جانے دو۔۔۔ "

ماورا کا چہرا حیا اور خفت سے لال انگارہ ہو چکا تھا۔۔۔

"اب اتنا بھی بے مروت نہیں ہوں مائی لیڈی۔۔۔اِس پیار کا جواب دینا تو بنتا ہے نا۔۔۔ "

منہاج یہ کہتے ساتھ ہی اُس کی گردن پر جھک کر اپنے شدت بھرے لمس سے اُس کو نوازتا، اپنی محبت کا نشان چھوڑ گیا تھا۔۔۔

ماورا اُس کے عمل سے پوری طرح کانپ اُٹھی تھی۔۔۔اُس نے سختی سے منہاج کا گریبان دبوچ رکھا تھا۔۔۔

"تم مجھ پر یقین نہیں کرنا چاہتی مت کرو۔۔۔میں خود اپنی چاہت سے بہت جلد تمہیں خود پر اور اپنی محبت پر اعتبار کرنا سیکھا دوں گا۔۔۔ "

زوہان نرمی سے اُس کی پیشانی کا بوسہ لے کر اُسے اپنی گرفت سے آزاد کرتا وہاں سے پلٹ گیا تھا۔۔۔

جبکہ ماورا اپنی دھڑکنوں کا شمار لگاتی کتنے ہی لمحے وہاں سے ہل بھی نہیں پائی تھی۔۔۔

@@@@@@@@@

دنیا والوں کے سامنے بظاہر زنیشہ ملک فیاض میران اور شمسہ میران کی بیٹی اور آژمیر میران بہن سمجھی جاتی تھی۔۔۔مگر حقیقت اِس سے برعکس تھی۔۔

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

زنیشہ شمسہ بیگم کی بیٹی اور آژمیر کی بہن نہیں تھی۔۔۔۔زنیشہ ملک فیاض کی اکلوتی چچازاد ثمینہ بیگم کی بیٹی تھی۔۔۔۔جو اپنے ماں باپ کی اکلوتی بیٹی اور کروڑوں کی جائیداد کی اکلوتی وارث تھی۔۔۔۔اُسی لحاظ سے اُسے بہت پیار بھی ملتا تھا۔۔۔۔ اُسے اپنے پیرنٹس کی جانب سے شہر میں پڑھنے کی اجازت بھی دی گئی تھی۔۔۔۔۔جہاں اُس کی زندگی کے شاید وہ سب سے سیاہ پل تھے۔۔۔۔جب اُس کی ملاقات اپنے کلاس فیلو اکرام حنیف سے ہوئی تھی۔۔۔اکرام حنیف دیکھنے میں بے پناہ وجیہہ اور خوش شکل انسان تھا۔۔۔۔وہیں ثمینہ بھی کسی سے کم نہیں تھی۔۔۔۔۔

بہت جلد اکرام حنیف کی کوشش کی وجہ سے دونوں کے درمیان محبت کا رشتہ استوار ہو گیا تھا۔۔۔۔وہ نادان لڑکی محبت کی آڑ میں اکرام حنیف کی آنکھوں میں چھپی لالچ نہیں دیکھ پائی تھی۔۔۔اکرام حنیف اُس سے شادی کرنا چاہتا تھا۔۔۔مگر ثمینہ اچھے سے جانتی تھی چاہے جتنی چاہے اُس کے پیرنٹس اُس سے محبت کرتے ہوں۔۔۔مگر وہ اُس کی اکرام سے شادی کے لیے کسی قیمت پر نہیں مانیں گے۔۔۔۔۔

مگر وہ اکرام حنیف کی محبت سے کسی صورت دستبردار نہیں ہونا چاہتی تھی۔۔۔۔اور یہیں وہ اپنے ماں باپ کے ساتھ بہت بڑی بے وفائی کر گئی تھی۔۔۔۔

اُس نے اکرام سے کورٹ میرج کا کہا تھا۔۔۔۔مگر اکرام اُس کے پیرنٹس کو ناراض کر کے شادی کرنے کے حق میں نہیں تھا۔۔۔بظاہر وہ یہ سب بول کر ثمینہ کے سامنے اچھا بن رہا تھا مگر درپردہ سچ یہی تھا کہ وہ خالی خولی ثمینہ کو حاصل نہیں کرنا چاہتا تھا بلکہ اُسے تو صرف ثمینہ کے پیرنٹس کی بے پناہ دولت سے پیار تھا۔۔۔۔جو ثمینہ سے شادی کے بعد اُسی کے نام آنی تھی۔۔۔۔

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

ثمینہ اکرام کے منہ سے اپنے پیرنٹس کا اتنا احساس سن کر بہت خوش ہوئی تھی۔۔۔ مگر وہ اچھے سے جانتی تھی ایسے اُس کے پیرنٹس کبھی بھی اکرام سے اُس کی شادی کے لیے نہیں مانیں گے۔۔۔

اگر وہ دونوں نکاح کر کے اُس کے والدین کے پاس جائیں گے تو تب وہ اُنہیں قبول کرنے کے علاوہ کچھ نہیں کر پائیں گے۔۔۔

اکرام حنیف ثمینہ کی بات سے متفق ہو تا راضی ہو گیا تھا۔۔

مگر جیسے ہی وہ دونوں نکاح کر کے ثمینہ کے پیرنٹس کے پاس پہنچے اُن کا ری ایکشن اُن کی سوچ کے بالکل بر عکس نکلا تھا۔۔۔ ثمینہ کے والدین بیٹی کے ہاتھوں پورے زمانے کے سامنے اپنی عزت ایسے اُچھالے جانے پر اُسے معاف کرنے کا ظرف نہیں رکھ پائے تھے۔۔۔ اُن کے وہم و گمان میں بھی نہیں تھا کہ اُن کی نازو پلی بیٹی اُن کی بے پناہ محبت کا یہ صلہ دے گی۔۔۔ اُنہوں نے اپنے دل کو پتھر کرتے نہ صرف ثمینہ کو گھر سے نکال دیا تھا۔۔ بلکہ اپنی جائیداد سے بھی عاق کر دیا تھا۔۔۔

جو بات ثمینہ سے بھی زیادہ اکرام پر گراں گزری تھی۔۔۔ اُسے ثمینہ سے تو کبھی محبت رہی ہی نہیں تھی۔۔۔ اُسے تو ثمینہ کی دولت سے محبت تھی۔۔۔ مگر اب جو بھی تھا اُسے ثمینہ کو اپنے ساتھ اپنے گھر لے جانا پڑا تھا۔۔۔

وہ جو اُس کے سامنے اپنے خاندان اور دولت کی نجانے کیا کیا باتیں کرتا تھا۔۔ اُس کا ایک گندے سے محلے کی تنگ گلی میں واقع چھوٹا سا بوسیدہ گھر دیکھ ثمینہ بیگم کے اصل ہوش تب ٹھکانے آئے تھے۔۔ اور ساتھ ہی اکرام کا بد صورت ہو تا رویہ رہے سہے پول بھی کھول گیا تھا۔۔۔

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

ثمینہ کو اپنے ماں باپ کا دل دکھانے کی بہت بڑی سزا ملی تھی۔۔۔۔

آہستہ آہستہ اُس پر اکرام کی غلط سرگرمیوں میں انوالو ہونے کے انکشافات بھی ہونے لگے تھے۔۔۔ اکرام کے ساتھ رہتے ثمینہ کی زندگی کسی عذاب سے کم نہیں تھی۔۔۔۔ وہ اُسے دن کے وقت مارتا پیٹتا اور رات کو اُس سے اپنی ہوس پوری کرنے پہنچ جاتا۔۔۔۔

ثمینہ کو کسی نامحرم پر اعتبار کرنے کی بہت سنگین سزا ملی تھی۔۔۔۔

اُس کے لیے اُس دوزخ میں رہنا ناممکن ہو گیا تھا۔۔۔۔ یہاں سے بھاگ جانے کا فیصلہ اُس نے اُس وقت کیا تھا۔۔۔۔ جب وہ اُمید سے تھی۔۔ مگر اکرام اُسے پیٹتے وقت اِس بات کا خیال بھی نہیں کرتا تھا۔۔۔۔۔ ثمینہ اپنی کوک میں پلنے والے بچے کی زندگی بچانے کی خاطر ایک دن خاموشی سے اکرام کی دوزخ سے نکل آئی تھی۔۔۔۔۔

اپنے گاؤں، اپنے ماں باپ کی حویلی پہنچنے تک اُس کی حالت بہت خراب ہو چکی تھی۔۔۔۔ اپنی بیٹی کی ایسی حالت دیکھ اُس کے ماں باپ کا کلیجہ باہر نکل آیا تھا۔۔۔۔ اُسے فوری ہاسپٹل پہنچایا گیا تھا۔۔۔۔ مگر ثمینہ زنیشہ کو جنم دیتے اپنی زندگی سے نادم وہیں دم توڑ گئی تھی۔۔۔۔

بیٹی کی جوان موت کا دکھ اُس کے والدین کے لیے بہت بھاری تھا۔۔۔۔ اُنہوں نے اکرام کو ڈھونڈنے کی بہت کوشش کی تھی۔۔۔ مگر وہ نجانے کہاں روپوش ہو گیا تھا۔۔۔۔ اُنہوں نے اپنی نواسی کو سینے سے لگاتے اُس میں اپنی لاڈلی بیٹی کی شبیہہ تلاشنی چاہی تھی۔۔۔۔ مگر ثمینہ کا دکھ اُنہیں آہستہ آہستہ کھانے لگا تھا۔۔۔۔

جب اُنہیں دنوں اُن کا دکھ کم کرنے کے لیے اللہ کی جانب سے حج کا بلاوا آیا تھا اُن کے لیے۔۔۔۔۔

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

وہ دونوں زنیشہ کو شمسہ بیگم کی جھولی میں ڈالتے حج پر روانہ ہوئے دوبارہ کبھی نہ لوٹنے کے لیے۔۔۔۔حج کے دوران ایک بس ایکسیڈنٹ میں اُن دونوں کا انتقال ہو گیا تھا۔۔۔۔

ثمینہ کے والد جاتے وقت اپنی ساری جائیداد زنیشہ کے نام وصیت کر گئے تھے۔۔۔اور اُس کی کسٹڈی بھی ملک فیاض کو سونپ گئے تھے۔۔۔۔

آژمیر کو شروع سے وہ گلابی گالوں والی گڑیا بہت پیاری تھی۔۔۔وہ ہمیشہ اُس کے معاملے میں بہت پروٹیکٹو رہا تھا۔۔۔اکرام حنیف نے پہلے بھی ایک دو بار زنیشہ کو لینے کی کوشش کی تھی۔۔۔مگر ہر بار اُسے منہ کی کھانی پڑی تھی۔۔۔لیکن اِس بار وہ بہت ہی ناپاک ارادوں کے ساتھ اپنے آپ کو مزید طاقتور بنا کر آیا تھا۔۔۔اُس کے لالچ نے ایک ہنستا بستا گھرانہ تباہ کر دیا تھا۔۔۔مگر اُس میں کمی ابھی بھی نہیں آئی تھی۔۔۔۔۔

@@@@@@@@

"یہ۔۔۔۔یہ سب کیا ہے۔۔۔۔آپ اِس گاڑی میں کیا کر رہے ہیں۔۔۔۔ "

زنیشہ حیرت و بے یقینی کی کیفیت سے نکلتی بامشکل بول پائی تھی۔۔۔۔

"تمہارے گھر والوں کی عقل گھاس چرنے چلی گئی ہے اُس کے لیے میں کچھ نہیں کر سکتا۔۔۔۔مگر میرے ہوش و حواس پوری طرح سلامت ہیں اِس لیے میں تمہیں اتنے خطرے کے ساتھ رات کے اِس پہر کسی گارڈ کے ساتھ اکیلا تو بالکل بھی نہیں بھیج سکتا۔۔۔۔۔ "

زوہان بنا اُس کی جانب دیکھے روڈ پر نظریں گاڑھے سرد لہجے میں گویا ہوا تھا۔۔۔

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

زنیشہ تو بے یقینی سے اُسے تکے گئی تھی۔۔۔وہ جو سمجھ رہی تھی کہ زوہان ثمن کے پاس چلا گیا ہے۔۔۔ایسا کچھ نہیں ہوا تھا۔۔۔زوہان اُس کی فکر میں ابھی تک یہیں پر تھا۔۔۔

یہ سوچ آتے ہی زنیشہ کے تنے اعصاب ڈھیلے پڑے تھے۔۔۔جب اچانک زوہان نے گاڑی کو بریک لگاتے روڈ کے کنارے روکا تھا۔۔۔

"کک کیا ہوا۔۔۔؟؟؟ "

اتنی زور سے بریک لگانے پر زنیشہ کا سر اگلی سیٹ کی بیک سے ٹکرا گیا تھا۔۔

"آگے آؤ۔۔۔۔ "

زوہان نے فرنٹ سیٹ کا دروازہ اَن لاک کیا تھا۔۔۔جس کے لیے انکار کا سوال ہی پیدا نہیں ہو سکتا تھا۔۔۔زنیشہ جانتی تھی اگر وہ انکار کرتی تو زوہان نے اُسے زبردستی اُٹھا کر اپنے ساتھ آگے بیٹھا لینا تھا۔۔۔اِس لیے وہ بنا وقت ضائع کیے شرافت سے خود ہی اُتر آئی تھی۔۔۔

"آپ نے حسیب پر حملہ کروایا ہے نا؟؟؟؟ "

زنیشہ اُس کے مقابل بیٹھتی رُخ اُس کی جانب موڑ گئی تھی۔۔۔

"جب پتا ہے تو پوچھ کیوں رہی ہو؟؟ "

مجال ہے جو وہ اُسے سیدھے طریقے سے کسی بات کا جواب دے دے۔۔۔

"اگر لالہ کو پتا چل گیا تو وہ آپ کو چھوڑیں گے نہیں۔۔۔۔ "

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

زنیشہ تنک کر بولتی وارن کر گئی تھی۔۔۔۔

"اچھا اب تک کیا بگاڑ پایا ہے تمہارا بھائی میرا۔۔۔۔جواب کچھ کرے گا۔۔۔۔۔ "

زوہان اُس کی بچکانا بات پر استہزیہ ہنسا تھا۔۔۔

اُس کی بات لمحہ بھر کو زنیشہ کو بھی اُلجھا گئی تھی۔۔۔۔واقعی یہ سچ تھا کہ آزمیر جو کسی کی چھوٹی سے چھوٹی گستاخی معاف نہیں کرتا تھا بہت ساری معاملات میں وہ زوہان کو معاف کر جاتا تھا۔۔۔۔

زنیشہ ہمیشہ اُن دونوں کے بیچ اُلجھ جاتی تھی۔۔۔ایک طرف دونوں ایک دوسرے کے جانی دشمن بنے پھرتے تھے پھر وہیں دوسری جانب ایک دوسرے کے لیے اتنی رعایت زنیشہ سمجھ نہیں پاتی تھی۔۔۔۔

"آپ کو تو جانا تھا نا اپنی چہیتی ثمن خان کے پاس۔۔۔۔ "

زنیشہ اچانک خیال آتے ہی طنزیا لہجے میں اُس سے مخاطب ہوئی تھی۔۔۔۔

اُس کی بات اور انداز پر زوہان نظریں گھمائے اُس کی جانب دیکھنے پر مجبور ہوا تھا۔۔۔۔۔وہ کب سے اُسے دیکھنے سے گریز برت رہا تھا۔۔۔کیونکہ وہ اُس کے بالکل قریب بیٹھی تھی۔۔۔۔زنیشہ کے وجود سے اُٹھتی دلفریب مہک زوہان کے حواسوں پر چھاتی اُسے اپنے حصار میں پوری طرح جکڑ رہی تھی۔۔۔۔۔

اُس نے بہت مشکل سے خود کو لمحوں کے سحر میں بہکنے سے روک رکھا تھا۔۔۔۔

"تم اتنی جیلس کیوں ہوتی ہو ثمن سے۔۔۔۔۔۔اتنی اچھی لڑکی ہے وہ۔۔۔۔۔ "

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

زوہان نے زنیشہ کی جانب سے فوراً نظریں پھیر لی تھیں۔۔۔۔جس کے رخسار جلن اور غصے کے ساتھ ساتھ ٹھنڈ کی وجہ سے بھی لال ہو چکے تھے۔۔۔۔کیونکہ اُس نے اپنی سائیڈ کی ونڈو اوپن کر رکھی تھی۔۔۔جس سے آتی ٹھنڈی ہوا اب اُسے کپکپانے پر مجبور کر رہی تھی۔۔۔۔

زوہان نے خاموشی سے ہاتھ بڑھاتے ونڈو بند کر دی تھی۔۔۔۔زنیشہ بنا ہلے خاموشی سے بیٹھی رہی تھی۔۔اُسے زوہان کے منہ سے ثمن کی تعریف بہت بُری لگی تھی۔۔۔۔جس کی وجہ سے وہ سخت قسم کی ناراضگی کا اظہار کرتی اُس سے اب مزید کوئی بھی بات کرنے کا ارادہ ترک کر چکی تھی۔۔۔۔

زوہان کو اُس کا پھولا چہرا بہت کیوٹ لگا تھا۔۔۔۔

"تم سے شادی کرنے کا مقصد ہی یہی ہے۔۔۔کہ پھر میں جلدی سے ثمن سے دوسری شادی کر لوں۔۔۔۔ "

زوہان نے زنیشہ کے اِس کیوٹ سے غصے کا مزید ہوا دی تھی۔۔۔جس کے بعد وہ مزید تپ بھی گئی تھی۔۔۔۔

زنیشہ نے بنا اُس کے ڈرائیونگ کرنے کا لحاظ کرتے اُس کی جانب مڑتے اُسے کالر سے دبوچ کر اُس کا رُخ اپنی جانب موڑتے اُس کے قریب ہوئی تھی۔۔۔۔زوہان نے گاڑی کی سپیڈ سلو کرتے بنا کوئی مزاحمت کیے اپنے آپ کو اُس کی گرفت کے کھنچاؤ کے آگے ڈھیلا چھوڑ دیا تھا۔۔۔۔

اُس کے لیے زنیشہ کا یہ غصے بھرا رُوپ بہت ہی نیا اور دلفریب تھا۔۔۔۔

"آئی ہیٹ یو۔۔۔۔۔میری امانت میں جو خیانت آپ کر رہے ہیں اُس کے لیے کبھی معاف نہیں کروں گی آپ کو۔۔۔۔۔ "

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

زنیشہ کمزور لمحے کے زیرِ اثر دونوں کے درمیان موجود ہر گریز بھلائے چہرا اُس کے چہرے کے قریب کیے۔۔۔نم آلود لرزتی پلکوں، غصے اور اُس کی نزدیکی کی وجہ سے کپکپاتے ہونٹوں سے بولتی زوہان کو مسمرائز سا کر گئی تھی۔۔۔

وہ بنا ہلے ساکت سا اُس ساحرہ کے سحر میں جکڑا اُس کی دلفریب خوشبو اپنی سانسوں میں اُتارتا اُسکے اتنے قریب ہونے کے باوجود خود کو اُس سے دور رکھے وہ خود پر کتنی مشکل سے ضبط کیے بیٹھا تھا یہ وہی جانتا تھا۔۔۔

اِس لڑکی کے حواس ٹھکانے لگانے کے لیے زوہان اب پہلے سے زیادہ جلدی اِس کے تمام جملہ حقوق اپنے نام لکھوانے کا سوچ چکا تھا۔۔۔

اب یہ کام اُسے کچھ دنوں کے اندر اندر ہی کرنا تھا۔۔۔

زنیشہ زوہان کی آنکھوں کے بدلتے تیور دیکھ پیچھے ہٹ چکی تھی۔۔۔مگر زوہان ابھی اِس لمحے کی خوبصورتی سے باہر نہیں آیا تھا۔۔۔

"کیا ہوا زنیشہ میران صرف اتنا ہی تھا تمہارا غصہ۔۔۔۔"

زوہان اُس کے دور ہو جانے پر بدمزاح سا ہوا تھا۔۔۔

مگر زنیشہ نے اُس کی بات کا کوئی جواب نہیں دیا تھا۔۔۔وہ جذباتی ہو کر ہمیشہ ایسا ہی کچھ اُلٹا سیدھا کر جاتی تھی۔۔۔

اب بھی اُسے اپنی تھوڑی دیر پہلے سرزد کی جانے والی حرکت پر شرمندگی ہوئی تھی کہ نجانے زوہان اُس کے بارے میں کیا سوچ رہا ہو گا۔۔۔وہ اتنی مری جا رہی ہے اُس کے لیے۔۔۔۔

باقی کے راستے دونوں میں کوئی بات نہیں ہوئی تھی۔۔۔۔

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

"میرا انتظار کرنا۔۔۔۔۔بہت جلد تمہیں اپنے نام لگوانے آؤں گا۔۔۔۔۔ "

زوہان میران پیلس کے مین گیٹ کے سامنے گاڑی روکتا اُس کی ٹھوڑی تھام کر رُخ اپنی جانب موڑتا پر یقین لہجے میں بولا تھا۔۔۔اُس کی گھمبیر سرگوشی پر زنیشہ کی دھڑکنوں کا رقص بڑھا تھا۔۔۔۔

زنیشہ نے بامشکل لرزتی پلکیں اُٹھا کر اُس کی جانب دیکھا تھا۔۔۔۔مگر وہ زیادہ دیر اُس ستمگر کی مقناطیسی آنکھوں میں دیکھ نہیں پائی تھی۔۔۔۔۔

اور اگلے ہی لمحے ڈور اوپن کرتی گاڑی سے نکل گئی تھی۔۔۔۔۔

زوہان کی وارفتگی بھری نگاہوں نے اُس کے گیٹ کے اندر انٹر ہونے تک اُس کا پیچھا کیا تھا۔۔۔۔

گاڑی سے نکل کر اُس نے اپنے سامنے پوری شان سے کھڑے میران پیلس کی جانب دیکھا تھا۔۔۔۔جس کے مکینوں سے اُس کے بہت سارے حساب نکلتے تھے۔۔۔۔۔

@@@@@@@@@

حاعفہ واپس آچکی تھی۔۔۔۔مگر اُس کا دل وہیں آژمیر میران کے پاس ہی کہیں رہ گیا تھا۔۔۔۔

اُس پر نظر رکھنے والے آدمیوں کو بھی حاعفہ کی اِس مشن میں کامیابی کے بارے میں علم ہو چکا تھا۔۔۔۔جس کو اپنے باس تک پہچانے کے بعد حاعفہ کو اب اِس ناٹک کا دی اینڈ کرنے کا کہا گیا تھا۔۔۔۔

مگر جو اینڈ حاعفہ کو پتا چلا تھا وہ سنتے حاعفہ کو اپنی سانسیں رکتی محسوس ہوئی تھیں۔۔۔۔

اُسے آژمیر سے نہ صرف نکاح کرنا تھا۔۔۔بلکہ اُس کے بعد اُسے اُس کے دشمنوں تک بھی لے کر آنا تھا۔۔۔۔

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

حاعفہ نے یہ سنتے فوری انکار کیا تھا۔۔۔ آژمیر کو نقصان پہنچانے سے پہلے وہ خود مر جانا پسند کرتی تھی۔۔۔

مگر یہاں بات اُس کی نہیں اُس کی بہن کی تھی۔۔۔ اُس کے انکار کے جواب میں اُنہوں نے ماورا کو شوٹ کرنے کی دھمکی دی تھی۔۔۔ اگر حاعفہ اُن کی بات نہ مانتی تو وہ ماورا کو ایک پل کے لیے بھی زندہ نہ چھوڑتے۔۔۔۔

حاعفہ اپنی زندگی کے بہت بڑے امتحان میں پھنس چکی تھی۔۔۔ ایک طرف اُس کا واحد خونی رشتہ اُس کی بہن تھی تو دوسری جانب اُس کی سانسوں میں بستا، اُس کی دھڑکنوں کا امین آژمیر میران تھا۔۔۔ جس پر حاعفہ نور مرتی تھی اُسے بھلا کیسے وہ اپنے ہاتھوں نقصان پہنچا سکتی تھی۔۔۔

اُس کا دماغ سوچ سوچ کر ماؤف ہو چکا تھا۔۔۔ مگر ابھی تک کوئی سرا ہاتھ نہیں لگا تھا۔۔۔

@@@@@@@@

"اماں سائیں۔۔۔۔ اماں سائیں کہاں ہیں آپ۔۔۔؟"

زنیشہ شمسہ بیگم کو پکارتی اُن کے روم میں داخل ہوئی تھی۔۔۔

"اماں سائیں کہاں ہیں آپ۔۔۔"

زنیشہ خالی واش روم چیک کرتی واپس پلٹی تھی۔۔۔ جب اُس کی نظر آدھ کھلی الماری پر پڑی تھی۔۔۔

الماری بند کرنے کی نیت سے جیسے ہی وہ آگے بڑھی اُس کی نظر الماری کے اندر کھلے لاکر پر پڑی تھی۔۔۔ جو نا صرف کھلا ہوا تھا۔۔۔ بلکہ اُس میں سے کچھ کاغذات بھی باہر نکلے پڑے تھے۔۔۔

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

زنیشہ بنااُن کاغذات پر غور کیے تمام چیزیں لاکر میں رکھنے لگی تھی۔۔۔جب اچانک اُس کے ہاتھ سے ایک تصویر چھوٹ کر نیچے گری تھی۔۔۔۔

زنیشہ نے جیسے ہی تصویر اُٹھا کر سیدھی کی تصویر میں موجود دو نفوس کو دیکھ اُس کو گہرا جھٹکا لگا تھا۔۔۔شمسہ بیگم کے ارد گرد وہ دو پندرہ سولہ سالہ لڑکے آژمیر اور زوہان تھے۔۔۔۔زنیشہ پہلے بھی اُن کی ایک دو بچپن کی تصویریں دیکھ چکی تھی۔اِس لیے اُسے پہچاننے میں مشکل پیش نہیں آئی تھی۔۔۔

مگر دونوں کا ایک ہی فریم میں شمسہ بیگم کے ساتھ ہونا اُسے ٹھٹھکا گیا تھا۔۔۔

تجسس کے ہاتھوں مجبور اُس نے جلدی سے لاکر میں رکھے کاغذات نکالے تھے۔۔۔۔جس میں موجود بے فارم پر لکھے ریکارڈ کو دیکھتے زنیشہ کا دماغ چکرا گیا تھا۔۔۔۔

آژمیر اور زوہان سوتیلے بھائی تھے۔۔۔۔۔زنیشہ لڑکھڑائی تھی۔۔۔۔

اُن دونوں کی مائیں مختلف تھیں۔۔۔۔مگر وہ دونوں ملک فیاض کا خون تھے۔۔۔۔۔۔زنیشہ سے اپنے پیروں پر کھڑا ہونا مشکل ہوا تھا۔۔۔۔یہ حقیقت بہت بڑی تھی اُس کے لیے۔۔۔۔

جب اپنے پیچھے سنائی دیتی قدموں کی آہٹ پر وہ پلٹی تھی۔۔۔۔۔

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

زنیشہ نے پلٹ کر پیچھے کھڑی شمسہ بیگم کی جانب دیکھا تھا۔۔جو اُس کے ہاتھ میں موجود چیزیں دیکھ چکی تھیں۔۔۔۔۔

زنیشہ کے چہرے پر زلزلوں کے سے آثار تھے۔۔۔اُس کے وہم و گمان میں بھی نہیں تھا کہ زوہان اور آژمیر بھائی ہیں۔۔۔۔

وہ ساکت و صامت کھڑی شمسہ بیگم کو خالی خالی نظروں سے دیکھ رہی تھی۔۔۔

اگر وہ دونوں بھائی تھے تو پھر آخر ایسا کیا تھا اُن کے بیچ جو اتنی نفرت کا باعث بن رہا تھا۔۔۔۔

"اماں سائیں۔۔۔۔یہ۔۔۔۔۔۔ "

زنیشہ کے ہونٹ پھڑ پھڑائے تھے۔۔۔۔

وہ مزید کچھ بول نہیں پائی تھی۔۔۔گہرے صدمے میں تھی وہ۔۔۔۔۔

اُسے اپنے حقیقی ماں باپ کے بارے میں آژمیر بہت پہلے بتا چکا تھا۔۔۔۔۔ آژمیر نہیں چاہتا تھا کہ اکرام حنیف زنیشہ کی لاعلمی کا فائدہ اُٹھا کر اُسے اپنے فریب میں پھنسالے۔۔۔۔اِس لیے اُس نے زنیشہ کو اُس کے پیرنٹس کی ساری سچائی بتادی تھی۔۔۔ جسے سن کر زنیشہ بہت روئی تھی۔۔۔۔وہ اتنے گھٹیا اور لالچی شخص کا خون تھی۔۔۔یہ قبول کرنا اُس کے لیے بہت مشکل رہا تھا۔۔۔۔۔

اپنی ماں پر ہوئے ظلم اُس کو خون کے آنسو رُلا گئے تھے۔۔۔لیکن ہمیشہ کی طرح وہاں پر بھی اُسے آژمیر اور باقی گھر والوں نے سنبھال لیا تھا۔۔۔اُس کے پاس ہمیشہ اِن پیارے اور مہربان رشتوں کا سائبان رہا تھا۔۔۔۔

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

جتنی محبت اُن دونوں بہن بھائی میں تھی۔۔۔ آج کل کے دور میں خون کے رشتوں میں بھی نہیں پائی جاتی تھی۔۔۔

ساری سچائی میں یہی ایک بات تھی جس نے زنیشہ کے دل کو تھوڑی بہت آسودگی بخشی تھی۔۔۔

اُسے دکھ تو اِس بات کا ہو رہا تھا۔۔ کہ زوہان اِسی گھر کا خون ہونے کے باوجود یہاں کہ ہر فرد خاص کر اپنے اکلوتے بھائی آژمیر سے اتنی نفرت کیوں کرتا تھا۔۔۔ وہ اپنوں کے بیچ رہنے کے بجائے اکیلے رہنے کو ترجیح کیوں دیتا تھا؟؟ ...

سالوں پہلے آخر ایسا کیا ہوا تھا۔۔۔ جس نے زوہان کے دل میں اپنے خونی رشتوں کے لیے اتنی نفرت بھر دی تھی۔۔

یہ سب سوچتے زنیشہ کا دماغ ماؤف ہو رہا تھا۔۔۔

دو سگے بھائی بھلا ایک دوسرے کے جانی دشمن کیسے ہو سکتے تھے؟ جو ایک دوسرے کو تکلیف پہنچانے کا کوئی موقع ہاتھ سے نہیں جانے دیتے تھے۔۔۔۔

اکثر بھائیوں کے درمیان اختلاف ہوتے تھے۔۔۔ مگر اتنی نفرت کیونکر پیدا ہوئی تھی۔۔۔۔

"اماں سائیں یہ سب کیا ہے؟.... آژمیر لالہ اور ملک زوہان بھائی ہیں۔۔۔۔ کیا گھر کے باقی بھی یہ بات جانتے ہیں۔۔۔ اور زوہان کیوں سب سے اتنی نفرت کرتے ہیں۔۔۔۔ اور یہاں کے سب لوگ بھی اُنہیں پسند نہیں کرتے۔۔۔۔ پلیز مجھے اِس کا سارا سچ بتا دیں۔۔۔۔ "

زنیشہ آنکھوں میں آنسوؤں کا سیلاب لیے شمسہ بیگم کے سامنے گھٹنے کے بل بیٹھتی رو پڑی تھی۔۔۔۔

"زوہان اور آژمیر دونوں بھائی اور ملک فیاض کے بیٹے ہیں۔۔۔ آژمیر زوہان سے چھ مہینے بڑا ہے۔۔۔ زوہان میر اور فیاض صاحب کا بیٹا نہیں ہے۔۔۔ وہ فیاص صاحب کی دوسری بیوی تحریمہ بیگم کا بیٹا ہے۔۔۔ جن کی عرصہ پہلے ڈیتھ

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

ہو چکی ہے۔۔۔گھر کے سب بڑے یہ بات جانتے ہیں، آژمیر اور زوہان کے علاوہ باقی سب بھی اِس حقیقت کے معاملے میں آپ کی طرح انجان ہی تھے۔۔۔۔۔۔۔۔اِس سے زیادہ میں آپ کو کچھ نہیں بتا سکتی۔۔۔۔۔آژمیر اور زوہان دونوں کی جانب سے سختی سے کہا گیا ہے کہ آپ کو اِس بارے میں کچھ بھی پتا نہیں چلنا چاہیے۔۔۔۔۔اب اگر اتفاقاً آپ کو میری کسی لاپرواہی سے آدھا سچ پتا چل گیا ہے۔۔۔۔تو آپ کو مجھ سے وعدہ کرنا ہو گا کہ اِسے بھی دل میں چھپا کر رہیں گی۔۔۔۔ اُن دونوں یا کسی کے سامنے ظاہر نہیں کریں گی۔۔۔۔کہ آپ اِس بارے میں جان چکی ہیں۔۔۔۔۔ "

شمسہ بیگم کی بات پر زنیشہ نے الجھی ناراض نگاہوں سے اُن کی جانب دیکھا تھا۔۔۔۔

کیا ہوتا جو بتا دیتیں اُسے۔۔۔۔۔

اُن کا سنجیدہ اور دوٹوک انداز دیکھ وہ مزید ضد نہیں کر پائی تھی۔۔۔۔اُن سے پرامس کرتی وہ خاموشی سے وہاں سے نکل آئی تھی۔۔۔۔۔

اُس کا دل چاہا تو ابھی جا کر اُن دونوں کو جھنجھوڑ کر رکھ دے کہ آخر کیوں ہو تم دونوں اتنے پراسرار۔۔۔۔اپنے اندر نجانے کتنے کتنے راز چھپائے اُس بچاری کو گھما رہے تھے۔۔۔۔۔

@@@@@@@@

سوات کی خوبصورت پہاڑیوں کے درمیان واقع اُس سرسبز سے ڈھکے میدان میں اُن سب کے کمپس لگائے گئے تھے۔۔۔۔ایک طرف بہتی جھیل کا نیلا پانی صبح کے اُجالے میں بہتا دیکھنے والوں کے مزاج پر بہت خوشگوار اثر چھوڑ رہا تھا۔۔۔۔

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

ماورا نے اپنی زندگی میں اتنا حسین منظر نہیں دیکھا تھا۔۔۔اُن کے ساتھ یونیورسٹی کے کیفے کے سپیشل کک آئے ہوئے تھے۔۔۔جنہوں نے یہاں اُن کے کھانے پینے کا سارا انتظام کرنا تھا۔۔۔

ماورا کی شروع سے عادت تھی۔۔۔وہ فجر سے پہلے ہی اُٹھ جاتی تھی۔۔۔

اِس وقت بھی وہ نماز پڑھتی بیلا کو جگاتی کیمپ سے باہر نکل آئی تھی۔۔۔باہر ابھی نیم تاریکی چھائی ہوئی تھی۔۔۔اندھیرا آہستہ آہستہ چھٹتا ہر شے روشن کر رہا تھا۔۔۔ماورا کو ہمیشہ سے یہ منظر دیکھنا بہت پسند تھا۔۔۔باہر ٹھنڈ بہت زیادہ تھی۔۔۔ماورا نے شال کو اپنے گرد مزید اچھے سے لپیٹا تھا۔۔۔ہر طرف خاموشی چھائی ہوئی تھی۔۔۔جس کا یہی مطلب تھا کہ سب لوگ ابھی سو رہے ہیں۔۔۔

ماورا کی نظر کچھ فاصلے پر بنی زرا سی اُونچی پہاڑی پر پڑی تھی۔۔۔وہ چھوٹے چھوٹے قدم اُٹھاتی اُس جانب بڑھ گئی تھی۔۔۔اور وہاں رکھے پتھروں پر آن بیٹھی تھی۔۔۔

یہاں بیٹھے اب وہ کیمپس سائیڈ کا سارا ویو با آسانی دیکھ سکتی تھی۔۔۔۔

ماورا اِن دلفریب مناظر میں گم ہو کر اپنی زندگی کی ساری تلخی بھلا دینا چاہتی تھی۔۔۔مگر ایسا کچھ نہیں ہو پا رہا تھا۔منہاج درانی کے ساتھ کل رات گزارے گئے پل اُس کے دماغ سے نکل ہی نہیں رہے تھے۔۔۔وہ جب بھی منہاج کی جانب سے اپنے دل کو سخت کر کے آگے بڑھ جانے کی کوشش کرتی وہ پھر اُسے اپنی محبت کے فریب میں اُلجھا کر واپس اُسی مقام پر لا پٹختا تھا۔۔۔

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

ماورا کو ہر بار اُس پر اعتبار کرنے کے بدلے دکھ اوع اذیت ہی ملی تھی۔۔۔وہ سمجھ نہیں پا رہی تھی کہ کیا اب بھی منہاج درانی اُس سے کوئی کھیل کھیل رہا تھا یا سچ میں وہ اپنے کیے پر نادم ہو کر اُس کی جانب سچے دل سے بڑھا تھا۔۔۔

ماورا کا دل ہمیشہ کی طرح منہاج کے حق میں ہی گواہی دے رہا تھا۔۔۔مگر اُس کا دماغ ابھی تک فیصلہ نہیں کر پا رہا تھا۔۔۔۔

ماورا اِن لامتناہی سوچوں پر سر جھٹکتی کیمپ سائیڈ پر ہوتی ہلچل کی جانب متوجہ ہوئی تھی۔۔۔جہاں اب آہستہ آہستہ سٹوڈنٹس جاگ رہے تھے۔۔۔کچھ دیر بعد اُسے بیلا اپنی جانب آتی دیکھائی دی تھی۔۔۔۔

"صبح بخیر مائی مارننگ بیوٹی۔۔۔۔کیا کہنے ہیں تمہارے۔۔۔۔آج بھی جلدی اُٹھ گئی۔۔۔۔"

بیلا اُس کی گلابی چھلکاتی شفاف جلد کو دیکھتی محبت بھرے لہجے میں بولی تھی۔۔۔۔

جس کے جواب میں ماورا ہولے سے مسکرا دی تھی۔۔۔۔

"منہاج کل رات کو ہی یہاں پہنچ گیا تھا۔۔۔۔"

بیلا کی اگلی بات پر اُس کی مسکراہٹ سمٹی تھی۔۔۔

"تو میں کیا کروں...؟؟؟"

ماورا پہلے ہی اُس شخص کی کل رات کی بے باکیوں پر تپی بیٹھی تھی۔۔۔۔جو اُس کے دل و دماغ سے نکل ہی نہیں رہا تھا۔۔۔۔

اب پھر بیلا کے منہ سے اُس کا ذکر سن ماورا غصے سے بولی تھی۔۔۔۔"

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

تم رات کو جلدی سو گئی تھی۔۔۔سب نے مل کر باہر بہت شغل لگایا۔۔۔منہاج نے سپیشلی بہت انجوائے کروایا۔۔۔

اب تو بچی کچی لڑکیاں بھی اُس کی فین ہو گئی ہیں۔۔۔ "

بیلا اِس وقت الگ موڈ میں ہی تھی۔۔۔ماورا کی ناراضگی کی پرواہ کیے بغیر بولی جا رہی تھی۔۔۔

"تم اپنا منہ بند کرتی ہو یا میں تمہیں یہاں سے نیچے دھکا دے دوں۔۔۔۔ "

ماورا دانت پیستی تپ کر بولی تھی۔۔۔

"اوکے سوری۔۔۔۔سوری۔۔۔اب نہیں کرتی۔۔۔ "

بیلا اُسے سیریس ہوتا دیکھ جلدی سے بات وہیں ختم کر گئی تھی۔۔۔

"یہ جگہ کتنی خوبصورت ہے نا۔۔۔میرا تو دل چاہ رہا ہمیشہ کے لیے یہیں رہ جاؤں۔۔ "

ماورا ایک جذب کے عالم میں آنکھیں موندے بولی۔۔۔

"سہی کہہ رہی ہو یار۔۔۔اور یہ جنگلی پھول کتنے خوبصورت ہیں۔۔۔۔ "

بیلا بھی اُنہیں احساسات کے زیرِ اثر بولی۔۔۔

"ہاں میں کب سے اِنہیں ہی دیکھ رہی ہوں۔۔۔بہت خوبصورت ہیں یہ۔۔۔ "

ماورا کی نظریں اُن پرپل پھولوں پر جمی ہوئی تھیں۔۔۔جو مزید اُوپر موجود تھے۔۔۔۔

وہ دونوں اپنی باتوں میں اتنی مگن بیٹھی تھیں۔۔۔کہ اپنے قریب آتے اُسامہ کو نہیں دیکھ پائی تھیں۔۔۔اُسامہ منہاج کے مخالف گروپ کا ممبر تھا۔۔۔جو منہاج کو ایک آنکھ نہیں بھاتا تھا۔۔۔

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

"ہائی گرلز۔۔۔۔ گڈ مارننگ۔۔۔ کیا میں اِن پھولوں کو وہ پھول لا کر دے سکتا ہوں۔۔۔۔ "

اُسامہ کی مسکراتی آواز پر وہ دونوں اُس کی جانب متوجہ ہوئی تھیں۔۔۔

"یس شیور۔۔۔ ہمیں بہت اچھا لگے گا۔۔۔ "

بیلا اُسامہ کی بات کے جواب میں اُس سے بھی زیادہ خوش اخلاقی سے بولتی اُسامہ سمیت ماورا کو بھی حیران کر گئی تھی۔۔۔

اُسامہ خوش ہوتا اُوپر کی جانب بڑھ گیا تھا۔۔۔ جب ماورا نے پیچھے سے اُسے کھا جانے والی نظروں سے گھورا تھا۔۔

"کیا ضرورت تھی یہ بکواس بولنے کی۔۔۔ پہلے کبھی پھول نہیں دیکھے تم نے۔۔۔ "

ماورا دانت پیستی بہت ہی آہستہ آواز میں اُسے جھڑکتے بولی۔۔۔

جب بیلا نے آنکھوں سے اشارہ کیمپس کے قریب کھڑے منہاج کی جانب کیا تھا۔۔۔ جو خون آشام نظروں سے اُسامہ کو گھور رہا تھا۔۔۔

"بیلا یہ کیا بے وقوفی ہے۔۔۔۔ تم نے جان بوجھ کر کیا یہ۔۔۔ "

ماورا کو سمجھ نہیں آرہا تھا کہ آخر بیلا کے دماغ میں چل کیا رہا ہے۔۔۔۔

"تم کیوں ڈر رہی ہو۔۔۔؟ منہاج درانی سے کس بات کا ڈر ہے۔۔۔ وہ کونسا تمہارا ہزبینڈ ہے۔۔۔ خود ہی کہا تھا نا اُسنے۔۔۔ کہ وہ دنیا والوں کے سامنے تمہیں بیوی نہیں مانتا۔۔۔ میں اُس کی بات میں اُسے ہی اُلجھتے دیکھنا چاہتی ہوں۔۔۔۔ "

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

بیلا زیادہ ظاہر نہیں کرتی تھی۔۔ مگر منہاج کی وجہ سے ہر وقت ماورا کی نم رہنے والی آنکھیں اُسے بہت تکلیف دیتی تھیں۔۔۔۔

"تم پاگل ہو۔۔۔۔ نہیں جانتی وہ کتنا جنونی اور اُلٹے دماغ کا شخص ہے اُس نے ابھی سب کے سامنے اعلان کر بھی دینا ہے۔۔۔۔ میں ایسا کچھ نہیں چاہتی جو تم کرنا چاہ رہی ہو۔۔۔ اور نہ ہی کوئی خون خرابہ چاہیئے مجھے۔۔۔۔۔۔ "

ماورا دور سے بھی منہاج کی آنکھوں میں ٹھاٹھیں مارتا آتش فشاں دیکھ سکتی تھی۔۔۔۔ منہاج اُس سے محبت کرتا تھا یا نہیں۔۔۔۔ مگر وہ اتنا جانتی تھی کہ منہاج اُس پر اپنا پورا حق مانتا تھا۔۔۔

اگر وہ اُسامہ کو اُسے پھول دیتے دیکھ لیتا تو نجانے کیا کر گزرتا۔۔۔۔ اِس لیے اُسامہ کو پھول لیے واپس آتا دیکھ ماورا وہاں سے اُٹھ آئی تھی۔۔۔۔

منہاج ابھی بھی اُسی طرح اپنی جگہ کھڑا اُسے گھور رہا تھا۔۔۔۔

ماورا نے ایک بار نظریں اُٹھا کر دیکھا تھا۔۔۔۔ منہاج کی لال آنکھیں اُسے اندر تک لرزنے پر مجبور کر گئی تھیں۔۔۔۔

وہ جلدی سے اُس کے قریب سے گزرتی اپنے کیمپ میں گھس گئی تھی۔۔۔۔

@@@@@@@@@@

حاعفہ آفس نہیں گئی تھی۔۔۔ وہ اِس وقت اپنے آپ کو آژمیر کا مجرم سمجھ رہی تھی۔۔۔۔ اور خود کو اُس کے سامنے جانے کے قابل تصور نہیں کر پا رہی تھی۔۔۔

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

آژمیر کی اُسے دوبار کال آچکی تھی۔۔۔ مگر وہ چاہنے کے باوجود اٹینڈ نہیں کر پائی تھی۔۔۔۔ یہاں آنے سے پہلے اُس نے بالکل بھی نہیں سوچا تھا کہ وہ ایسی سچویشن میں بھی پھنس سکتی ہے۔۔۔۔

آژمیر جیسا محبت کرنے والا وفادار اور عزت دار مرد ملنا خوش قسمتی کی بات تھی۔۔۔۔ لیکن وہ خوش قسمت ہو کر بھی بدنصیب ہی ٹھہری تھی۔۔۔۔۔

"نہیں میں آژمیر کو نہیں کھو سکتی۔۔۔۔ ابھی بھی وقت ہے۔۔۔ میں اُنہیں سب کچھ سچ بتا دوں گی۔۔۔۔ وہ مجھ سے محبت کرتے ہیں۔۔۔ میری مجبوری سمجھیں گے۔۔۔ اور مجھے میرے سچ کے ساتھ قبول بھی کریں گے۔۔۔۔"

حاعفہ اپنے دل کی سنتی آخر کار ایک فیصلے پر آن پہنچی تھی۔۔۔ آژمیر میران کو کھونا کا تصور ہی اُس کی سانسیں چھیننے کے لیے کافی تھا۔۔۔

وہ جانتی تھی اگر اُس نے اُن لوگوں کی بات مان کر مزید آژمیر کے جذبات کے ساتھ کھیلتے اُسے اتنا بڑا دھوکا دیا، اُس کی جان کو خطرے میں ڈالا تو آژمیر اُسے کسی صورت معاف نہیں کرے گا۔۔۔۔ آژمیر کے ساتھ رہتے وہ اتنا تو سمجھ گئی تھی۔۔۔

حاعفہ نے اپنی گالوں پر لڑھک آئے آنسو صاف کرتے آژمیر کا نمبر ڈائل کیا تھا۔۔۔ اِس سے پہلے کہ وہ کال ملاتی۔۔۔۔ اُسے واٹس ایپ پر ایک نوٹیفیکیشن ریسیو ہوا تھا۔۔۔

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

حاعفہ نے جیسے ہی اُس پر کلک کیاماورا کی بہت ساری تصویریں سکرین پر اُس کے سامنے اوپن ہوئی تھیں۔۔۔ماورا اُسے ایک پتھر پر بیٹھی نظر آئی تھی۔۔۔ جس کے عین سر پر گن کا لال نشانہ واضح طور پر دیکھائی دے رہا تھا۔۔۔۔ صرف ایک جگہ ایسا نہیں تھا۔۔۔ مختلف تصویروں میں ماورا کے جسم کے مختلف حصوں پر یہی نشان نظر آرہا تھا۔۔۔

حاعفہ یہ سب دیکھ کر تڑپ اُٹھی تھی۔۔۔۔اُسے لگا تھا جیسے کسی نے اُس کے سینے میں خنجر پیوست کر دیا ہو۔۔۔

حاعفہ ساکت نگاہوں کے ساتھ اُن تصویروں کو گھور رہی تھی۔۔۔جب اِسی انجان نمبر سے اُسے کال آنے لگی تھی۔۔۔۔

حاعفہ نے کانپتے ہاتھوں سے کال اٹینڈ کی تھی۔۔۔۔

"یہ تصویریں بھیجنے کا مقصد تمہیں یہ بتانا تھا کہ تمہاری بہن ہمارے نشانے پر ہے۔۔۔۔ہم سے زرا بھی ہوشیاری کرنے کی کوشش کی تو پہلے تمہاری بہن جان سے جائے گی اور پھر تم۔۔۔۔۔

تمہارے اُس محبوب نے تو ویسے بھی نہیں بچنا۔۔۔۔تو کیوں خود کو اور اپنی بہن کی زندگی داؤ پر لگا رہی ہو۔۔۔۔ عقل مندی کا ثبوت دیتے وہی کرو۔۔۔جو ہم کہہ رہے ہیں۔۔۔۔۔"

کال بند ہو چکی تھی۔۔۔ مگر حاعفہ ابھی بھی اُسی طرح فون کان سے لگائے کھڑی تھی۔۔۔۔

اُس کی ایک ایک حرکت نوٹ ہو رہی تھی۔۔۔حاعفہ کے پاس اُن لوگوں کی بات ماننے کے سوا کوئی چارہ نہیں تھا۔۔۔۔

اپنے دل کا خون کرتے اُس نے مرے مرے ہاتھوں سے آژمیر کو کال ملائی تھی۔۔۔۔جو اُس کی پہلی بیل پر ہی اُٹھا لی گئی تھی۔۔۔۔

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

"حاعفہ۔۔۔کہاں ہو تم؟؟؟تم ٹھیک ہو؟؟... میری کال کیوں نہیں پک کر رہی۔۔۔میں صبح سے کتنی بار ٹرائے کر چکا ہوں۔۔۔۔۔"

آژمیر اُس کی کچھ سنے بنا بے قراری سے بولا تھا۔۔وہ اِس وقت میران پیلس میں موجود تھا۔۔ورنہ کب کا حاعفہ کے پاس پہنچ چکا ہوتا۔۔۔۔۔

یہ لڑکی آہستہ آہستہ اُس کی رگوں میں ایک نشے کی طرح اُترنے لگی تھی۔۔۔جس کے بغیر اُس کا رہنا کافی مشکل ہو جاتا تھا۔۔وہ خود بھی حیران تھا آخر کب، کہاں اور کیسے حاعفہ اُس کے لیے اتنی امپورٹنٹ ہو گئی تھی کہ وہ اُس کے حسین تصور سے نکل ہی نہیں پا رہا تھا۔۔

اُس کا کال پک نہ کرنا آژمیر کو کس قدر پریشان کر گیا تھا۔۔۔اب تو وہ آفس سے کسی کو حاعفہ کی طرف بھیجنے ہی والا تھا۔۔۔

"میں بالکل ٹھیک ہوں۔۔۔"

حاعفہ اپنی آنکھوں سے اُمڈ آتے آنسوؤں کے سیلاب پر قابو پاتے بامشکل یہ جملہ ادا کر پائی تھی۔۔۔

"حاعفہ تم رو رہی ہو۔۔۔؟مجھے بتاؤ کیا وہاں سب ٹھیک ہے۔۔۔؟میں آؤں تمہارے پاس۔۔۔"

آژمیر کو ایک سیکنڈ لگا تھا تصدیق کرنے میں کہ وہ رو رہی ہے۔۔وہ رات کے آٹھ بجے بھی اُس کے لیے گاؤں سے آنے کو تیار ہو گیا تھا۔۔۔

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

حاعفہ کا دل چاہا تھا اِس مہربان انسان کے سامنے اپنے دل کا سارا دکھ کھول کر رکھ دے۔۔۔ جس کے ساتھ وہ زندگی کا سب سے بڑا دھوکا کرنے جا رہی تھی۔۔۔

"میں بالکل ٹھیک ہوں۔۔۔ آپ کو آنے کی ضرورت نہیں ہے۔۔۔ میں نے اِس وقت آپ کو کچھ کہنے کے لیے کال کی ہے۔۔۔"

حاعفہ اپنے بھیگے لہجے پر قابو نہیں رکھ پائی تھی۔۔۔

"میں آپ ہی کو تو سن رہا ہوں محترمہ۔۔۔ آپ پلیز بولیں کچھ۔۔۔ مجھے فکر ہو رہی ہے۔۔۔"

آژمیر بے چینی سے روم میں چکر کاٹتا اُس کے رونے پر اچھا خاصہ پریشان ہوا تھا۔۔

"مجھے آپ سے شادی کرنی ہے۔۔۔ جلد از جلد۔۔۔ آپ کریں گے نا مجھ سے شادی۔۔۔۔"

یہ بات مکمل کرتے حاعفہ کی آنکھوں سے آنسوؤں کی برسات جاری ہو چکی تھی۔۔۔۔

جبکہ دوسری جانب حاعفہ کی بات سنتے آژمیر کچھ پل تو کچھ سمجھ ہی نہیں پایا تھا۔۔ مگر اگلے ہی لمحے اُس کے ہونٹوں پر اُمڈ آنے والی مسکراہٹ بہت دلکش تھی۔۔۔

"یہ بات اتنے دکھی ہو کر اور آنسو بہا کر کہنے والی ہرگز نہیں تھی۔۔۔"

آژمیر کی مسکراتی دلکش آواز حاعفہ کی سماعتوں سے ٹکراتی اُس کی دھڑکنیں بڑھا گئی تھی۔۔۔

"میں ابھی ابھی نکاح کرنے کو تیار ہوں۔۔۔ اگر تم کہو تو آجاؤں ابھی۔۔۔"

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

آژمیر اُس کے رونے کی وجہ ابھی بھی نہیں سمجھ پایا تھا۔۔۔لیکن اُس کا موڈ بہتر کرنے کے خیال سے شریر لہجے میں بولا تھا۔۔۔

"نہیں آپ آرام سے آئیں۔۔۔میں انتظار کروں گی آپ کا۔۔۔"

حاعفہ بامشکل اپنی آواز میں خوشگواریت پیدا کرتے بولتی کال کاٹ گئی تھی۔۔۔

حاعفہ کا دل اِس وقت خون کے آنسو رو رہا تھا۔۔۔وہ بیڈ پر اوندھے منہ گرتی دہاڑے مار مار کر رو دی تھی۔۔۔

@@@@@@@@

زنیشہ کو جب سے یہ حقیقت پتا چلی تھی۔۔۔وہ گم صم سی اپنے کمرے میں قید ہو کر بیٹھی تھی۔۔۔نہ کچھ کھا رہی تھی نہ پی رہی تھی۔۔۔۔

مسلسل دو گھنٹے ٹیرس پر کھڑے ہونے کی وجہ سے اُس کو شدید ٹھنڈ لگ گئی تھی۔۔۔پہلے ہی زہنی تھکاوٹ اتنی زیادہ تھی۔۔۔اُوپر سے ٹھنڈ لگ جانے کی وجہ سے زنیشہ کو سخت بخار نے اپنی لپیٹ میں لے لیا تھا۔۔۔

وہ ہمیشہ سے ایسی ہی تھی۔۔۔جب بھی پریشان ہوتی یا کسی پر غصہ ہوتی تو اُس انسان کو کچھ کہنے یا لڑنے کے بجائے وہ خود کو ہی تکلیف پہنچاتی تھی۔۔۔آج بھی اُس نے یہی کیا تھا۔۔۔بجائے آژمیر اور زوہان سے لڑنے کے وہ خود کو ہرٹ کرنے لگی تھی۔۔۔

زنیشہ ٹیرس پر ہی بیٹھی اِس وقت صرف ایک ہلکی سی شال اپنے گرد لپیٹے ٹھنڈ کی وجہ سے کانپ رہی تھی۔۔۔جب اُس اپنے روم کا دروازہ کھلنے اور آژمیر کے پکارنے کی آواز آئی تھی۔۔۔

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

"زنیشہ۔۔۔۔ گڑیا کہاں ہو آپ؟؟؟ "

آژمیر زنیشہ کو پکارتا ٹیرس کا دروازہ کھلا دیکھ اُس طرف آیا تھا۔۔۔

"زنیشہ واٹس رانگ ودیو۔۔۔۔۔ اتنی ٹھنڈ میں یہاں کیوں بیٹھی ہو؟؟؟ "

زنیشہ کو وہاں برف بنا دیکھ آژمیر کا میٹر گھوما تھا۔۔۔۔ زنیشہ جو ہمیشہ آژمیر کے زرا سا اونچا بولنے پر گھبرا جاتی تھی۔۔۔۔ اِس بنا کوئی رد عمل دیئے ویسے ہی بیٹھی رہی تھی۔۔۔۔

یہ اُس کی شدید ناراضگی کا اظہار تھا۔۔۔۔۔

آژمیر ڈنر میں اُس کی غیر موجودگی نوٹ کرتا اُسے بلانے اُوپر آیا تھا۔۔۔۔ مگر زنیشہ کا یہ گم صم انداز اُسے ٹھٹھکا گیا تھا۔۔۔۔ وہ مزید اُسے کچھ بولے بنا کندھوں سے تھامتا اندر کی جانب بڑھ گیا تھا۔۔۔۔

ٹیرس کا دروازہ لاک کر کے پردے درست کرتا آژمیر اب پاس کھڑی اپنی لاڈلی بہن کی جانب مُڑا تھا۔۔۔۔ جو اُس سے اِس وقت بہت خفا لگ رہی تھی۔۔۔۔

وہ سمجھ گیا تھا کہ زنیشہ ضرور اُسی سے ناراض ہے ورنہ وہ کسی اور سے ناراضگی پر اتنا لاؤڈری ایکشن نہیں دیتی تھی۔۔۔۔۔

"کیا ہوا ہے؟ یہ ناراضگی کا شدید اظہار کیوں کیا جا رہا تھا؟؟؟ "

آژمیر اُس کے مقابل کھڑا ہوتا نرمی بھرے لہجے میں مخاطب ہوا تھا۔۔۔ وہ چاہے جتنا بھی سخت مزاج سہی مگر زنیشہ کو تکلیف میں نہیں دیکھ سکتا تھا۔۔۔۔۔

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

آژمیر کے اچھے مزاج کو دیکھتے زنیشہ کچھ کہنے ہی والی تھی۔۔۔جب اُسی لمحے شمسہ بیگم روم میں داخل ہوتیں۔۔۔

زنیشہ کو تنبیہی نظروں سے گھور گئی تھی۔۔۔

زنیشہ اُن پر جواباً ایک خفگی بھری نظر ڈالتی آژمیر کی جانب متوجہ ہوئی تھی۔۔۔جو تشویش کے عالم میں اُس کا خطرناک حد تک سُرخ پڑتا چہرا دیکھ رہا تھا۔۔۔

"میں ناراض ہوں آپ سے۔۔۔کیونکہ آپ مجھ سے پیار نہیں کرتے۔۔۔پچھلے ایک ہفتے سے آپ نے مجھ سے بات تک نہیں کی۔۔۔آپ کو صرف اپنا بزنس عزیز ہے۔۔۔جس کی وجہ سے آپ مجھے بھول جاتے ہیں۔۔۔"

زنیشہ منہ بسور کر بات بناتے بولتی آژمیر کے ہونٹوں پر مسکراہٹ بکھیر گئی تھی۔۔۔لیکن کہیں نہ کہیں وہ سمجھ گیا تھا کہ زنیشہ اُس سے کچھ چھپا رہی ہے۔۔۔

"میری گڑیا نے ایسا سوچ بھی کیسے لیا کہ میں اُسے بھول سکتا ہوں۔۔۔تم میری زندگی کی بہت اہم ہستی ہو۔۔۔۔میں نہ اِس چہرے پر اُداسی دیکھ سکتا ہوں۔۔۔نہ ہی اِن آنکھوں میں آنسو۔۔۔۔"

آژمیر زنیشہ کو اپنے ساتھ لگاتے بولتا اُس کی پیشانی پر بوسہ دے گیا تھا۔۔۔جب آژمیر کو شدید جھٹکا لگا تھا۔۔۔زنیشہ کی پیشانی دھکتے کوئلے کی طرح تپ رہی تھی۔۔۔اور پورا جسم ہولے ہولے کانپ رہا تھا۔۔۔

"زنیشہ کو بہت سخت بخار ہے۔۔۔۔"

آژمیر اُسے اپنے حصار میں لیتا پریشانی سے بولا تھا۔۔۔زنیشہ جو اب تک بہت مشکل سے کھڑی تھی۔۔۔آژمیر کا مضبوط سہارا پاتے ہی اُس نے جلتی آنکھیں موند لی تھیں۔۔۔۔

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

شمسہ بیگم بھی پریشان سی قریب آئی تھیں۔۔۔۔

"زنیشہ گڑیا آنکھیں کھولو۔۔۔۔۔ "

آژمیر اُس کا چہرا تھپتھپاتے بے انتہا پریشانی سے بولا تھا۔۔۔۔

"اماں سائیں گاڑی نکلوائیں جلدی زنیشہ کو ہاسپٹل لے کر جانا ہو گا ابھی۔۔۔۔۔ "

زنیشہ بے ہوش ہو چکی تھی۔۔۔اُس کا سر آژمیر کے کندھے پر لڑھک گیا تھا۔۔۔زنیشہ کی یہ حالت دیکھ آژمیر کو اپنی آدھی دنیا رکتی محسوس ہوئی تھی۔۔۔۔

شمسہ بیگم تیز قدموں سے باہر نکل گئی تھیں۔۔۔۔

آژمیر زنیشہ کے گرد اپنی شال اچھے سے لپیٹتا اُسے اُٹھائے باہر کی جانب بڑھا تھا۔۔۔۔

@@@@@@@@@@

زوہان نفیسہ بیگم سے ملنے مظفر آباد آیا ہوا تھا۔۔۔اُن کی طبیعت کچھ دنوں سے ٹھیک نہیں تھی۔۔۔اِس لیے وہ زبردستی اُنہیں ہاسپٹل لے آیا تھا۔۔۔وہ ویسے بھی باقاعدگی سے اُن کا منتھلی چیک اپ کرواتا رہتا تھا۔۔۔وہ اپنا یہ واحد پر خلوص رشتہ تھا کھونا نہیں چاہتا تھا۔۔۔

اِس وقت بھی وہ اُنہیں لیے ہاسپٹل سے نکل رہا تھا۔۔۔جب اُس کی نظر وہاں آ کر رکتی آژمیر کی گاڑی پر پڑی تھی۔۔۔

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

زوہان کو اُس سے کوئی سروکار نہیں تھا۔۔۔وہ نظریں پھیر کر وہاں سے ہٹنے ہی لگا تھا۔۔جب اُس کی نظر آژمیر کی بانہوں میں موجود وجود پر پڑی تھی۔۔۔زنیشہ پوری طرح ڈھکی ہوئی تھی۔۔مگر اُس کے باوجود زوہان کم از کم زنیشہ میران کو پہچاننے میں غلطی نہیں کر سکتا تھا۔۔۔

آژمیر راستے میں کھڑے زوہان کو صاف نظر انداز کرتا اندر کی جانب بڑھا تھا۔۔۔

زوہان زنیشہ کے معاملے میں کسی قیمت پر بھی سخت دل نہیں بن سکتا تھا۔۔آژمیر سے لاکھ اختلاف سہی مگر وہ زنیشہ کی خاطر اُس کے پیچھے گیا تھا۔۔۔

"کیا ہوا زنیشہ کو۔۔۔؟؟ "

زوہان تیز قدموں سے چلتا آژمیر تک پہنچا تھا۔۔جہاں وہ زنیشہ کو سٹریچر پر لیٹا چکا تھا۔۔۔

"سٹے اوے۔۔۔۔"

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

آژمیر زوہان کو وہاں دیکھ دبی آواز میں دھاڑا تھا۔۔۔

"میں نے پوچھا زنیشہ کو کیا ہوا ہے؟"

زوہان کی پریشان نظریں زنیشہ پر ٹکی ہوئی تھیں۔۔۔ جسے سٹریچر میں اندر لے جایا گیا تھا۔۔

"تم ہوتے کون ہو میری بہن کے بارے میں کچھ بھی پوچھنے والے۔۔۔ میں اُس کا خیال رکھنا اچھے سے جانتا ہوں۔۔۔ دور رہو اُس سے ورنہ اچھا نہیں ہو گا تمہارے ساتھ۔۔۔۔۔"

آژمیر زوہان کی جانب پلٹتے غرایا تھا۔۔۔

"ہونہہ۔۔۔ اگر خیال رکھ سکتے ہوتے تو اُس حسیب جیسے گھامڑ کے ساتھ نکاح کروانے کی کوشش نہ کرتے اپنی بہن کا۔۔۔ جو خود اپنی حفاظت بھی نہیں کر سکتا۔۔۔۔۔"

زوہان بھی تپا تھا۔۔۔ دونوں ایک دوسرے کے مقابل آنکھوں میں شعلوں کی سی لپک لیے ایک دوسرے ہو گھور رہے تھے۔۔۔ کوئی اُن کی ایک دوسرے کے لیے یہ شدید نفرت دیکھ کر نہیں کہہ سکتا تھا کہ یہ دونوں بھائی ہیں۔۔۔

"ہر کوئی تمہاری طرح بدمعاش نہیں ہوتا۔۔۔ جو ہر ٹائم دوسروں کو مارنے مروانے کے بارے میں سوچتا رہے۔۔۔ اور اسلحہ ہر وقت اپنی جیب میں رکھے۔۔۔۔"

آژمیر کا بس نہیں چل رہا تھا زوہان کی آنکھ ہی پھوڑ دے۔۔۔ جو اُس کے سامنے یوں سینہ تان کے کھڑا تھا۔۔

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

"میری بدمعاشی مجھے بہت عزیز ہے۔۔۔کم از کم تمہاری طرح دوروپ لے کر تو نہیں پھر رہا۔۔۔نام نہاد معزز اور شریف انسان بننے کا مجھے کوئی شوق نہیں ہے۔۔۔"

زوہان نے بھی کوئی کسر باقی نہیں چھوڑی تھی۔۔۔دونوں زنیشہ کی پریشانی میں ایک دوسرے پر بھڑاس نکال رہے تھے۔۔۔

"بس کرو تم دونوں۔۔۔۔۔"

اِس سے پہلے کے اُن کی یہ لڑائی مزید آگ بن کر اُن سمیت اردگرد کے ماحول کو بھی جھلسا دیتی شمسہ بیگم کی آواز پر دونوں نے پلٹ کر اُس جانب دیکھا تھا۔۔۔

جہاں شمسہ اور نفیسہ بیگم کھڑیں اُن دونوں کو خفگی بھری نظروں سے گھور رہی تھیں۔۔۔

"میں بتاتی ہوں زوہان کیا ہوا ہے زنیشہ کو اور کس وجہ سے وہ اِس حال میں پہنچی ہے۔۔۔؟؟؟؟"

شمسہ بیگم اِس وقت شدید غصے اور دکھ کا شکار تھیں۔۔۔

نفیسہ بیگم سب جان چکی تھیں۔۔۔اِس لیے بس خاموش افسوس بھری نظروں سے اُن دونوں بپھرے شیروں کو دیکھ رہی تھیں۔۔جن میں سے کوئی ایک بھی جھکنے یا ہار ماننے کو تیار نہیں تھا۔۔۔

"تم دونوں زمہ دار ہو زنیشہ کی اِس حالت کے۔۔۔جب اُس نے ہوش سنبھالا تھا۔۔تم دونوں کو ہی پایا تھا اپنے اردگرد۔۔۔تم دونوں کی محبت لینا جانتی تھی وہ۔۔۔یہ نفرت،ضد اور دشمنی نہیں۔۔۔اور پھر اچانک زوہان تم سب

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

کچھ چھوڑ چھاڑ کر چلے گئے۔۔۔اور ساتھ ہی تم میری زنیشہ کے کچے زہن سے بھی اُتر گئے۔۔۔لیکن اب پھر اچانک یاد آگئی اُس کی تو دوبارہ حق جمانے پہنچ گئے۔۔۔وہ کب تک تم دونوں کے اِس انتقام اور نفرت میں پسے گی۔۔۔

تم دونوں کو جو کرنا ہے کرو۔۔۔لیکن میری زنیشہ بہت معصوم ہے۔۔۔اُس نازک کلی کو اِس سب میں مت مسلو۔۔۔

جس بچاری کے قریبی رشتے ہی ہمیشہ سے اُس کی تکلیف کا باعث بنتے آئے ہیں۔۔۔

پہلے اُس کا باپ اور ساتھ میں اب تم دونوں۔۔۔۔

کیسی محبت ہے تم دونوں کی اُس کے لیے۔۔۔اُسے ہی سزا دے رہے ہو۔۔۔اُس معصوم کو بنا کسی قصور کے اذیت میں مبتلا کر رکھا ہے۔۔۔۔"

شمسہ بیگم نے آخر کار آج اپنی چپ توڑ دی تھی۔۔۔اتنے دنوں سے زنیشہ کو اذیت میں مبتلا دیکھ وہ ایسی پھٹی تھیں۔۔۔کہ اُن دونوں کو بھی چپ کروا دیا تھا۔۔۔۔

وہ دونوں ہی اِس بات سے انجان تھے کہ زنیشہ تکلیف میں تھی۔۔۔یہ بات جان کر دونوں کے دل درد سے بھر گئے تھے۔۔۔

@@@@@@@@@@

ماورا لوگ اپنی ٹیم کے ساتھ آج گاؤں کے رہائشی علاقے کی جانب نکلے ہوئے تھے۔۔۔جہاں اُنہیں وہاں کے لوگوں کے ٹیسٹ کر کے وہاں پھیلتی مختلف بیماریوں کو ڈائی گنوز کرنا تھا۔۔۔

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

آتے وقت منہاج اُن کے ساتھ ہی تھا اور ٹیم لیڈر کی حیثیت سے اُن کی پوری طرح راہنمائی کرتا اُنہیں ہدایت دے رہا تھا۔۔۔

اُنہیں پانچ گھنٹے لگ گئے تھے آج کا ٹاسک کمپلیٹ کرنے کے لیے۔۔۔کام کے دوران منہاج نے نہ کوئی اُلٹی سیدھی بات کی تھی۔۔۔اور نہ ہی حرکت۔۔۔۔جس کی وجہ سے ناچاہتے ہوئے بھی ماورا بار بار اُس کی جانب متوجہ ہو رہی تھی۔۔۔

صبح کے واقع کے بعد ماورا کو لگا تھا کہ وہ اپنے مزاج کے مطابق اُسے پھر سے ڈانٹے گا، غصہ ہو گا کہ وہ اسامہ جیسے لڑکے کے ساتھ کیوں تھی۔۔۔۔۔

مگر ماورا کی سوچ کے برعکس ایسا کچھ نہیں ہوا تھا۔۔۔اُسے منہاج بہت ہی سنجیدہ لگا تھا۔۔۔اُن کی پوری ٹیم اِس وقت وہاں زرا سائیڈ پر رکھے چھوٹے چھوٹے پتھروں پر بیٹھی تھی۔۔۔جبکہ منہاج اُن کے سامنے کھڑا اُن کو کل کے ٹاسک کے حوالے سے اگلی بریفنگ دے رہا تھا۔۔۔وہ اُن لوگوں کا موسٹ سینئر اور فائنل سمسٹر میں تھا۔۔۔وہ یہ کیمنگ مختلف جگہوں پر کئی بار کر چکے تھے۔۔۔اِس لیے اُسے اِس بارے میں سارا علم تھا۔۔۔

سب لوگ پوری توجہ سے اُسے سن رہے تھے۔۔۔جبکہ ماورا کو نجانے اچانک کیا ہوا تھا کہ وہ اُس کی باتوں سے زیادہ اِس بات پر توجہ دینے لگی تھی کہ منہاج سب کی جانب دیکھ رہا ہے لیکن اُس کی جانب ایک بار بھی نہیں دیکھا تھا۔۔۔

وہ خفگی بھرے تاثرات چہرے پر سجائے منہاج کو گھورنے لگی تھی۔۔۔ہمیشہ اُسے اِس شخص کی توجہ ملی تھی۔۔اب اچانک توجہ ہٹ جانا ماورا کو کسی صورت برداشت نہیں ہو رہا تھا۔۔

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

وہ جو ہر بار منہاج سے دور جانے اُس سے ہر تعلق توڑنے کا عہد کرتی تھی۔۔۔۔۔منہاج کی ایک جھلک دیکھتے ہی سب کچھ دھڑے کا دھڑا رہ جاتا تھا۔۔۔۔محبت انسان کو ایسے ہی بے بس کر دیتی تھی۔۔۔جو حال ماورا کا ہو رہا تھا۔۔۔۔

وہ اپنی ہی سوچوں میں گم بے دھیانی میں ٹھوڑی کے نیچے ہتھیلی جمائے منہاج کو یک ٹک دیکھے گئی تھی۔۔۔۔

بلیک جینز کے اُوپر آف وائٹ شرٹ پہنے، بازو کے کف کہنوں سے تھوڑا آگے فولڈ کیے، بالوں کو جیل لگا کر نفاست سے سیٹ کیے اپنے ڈیشنگ لک کے ساتھ پورے ماحول پر چھایا ہوا لگ رہا تھا۔۔۔۔

ماورا اِس بات سے انجان کے منہاج اپنی بات ختم کر چکا ہے۔۔۔۔اُسی طرح بیٹھی اُسے دیکھے گئی تھی۔۔۔

اُسی لمحے منہاج نے اُس کی جانب دیکھتے اُس کی آنکھوں میں جھانکتے سوالیہ انداز میں بھنویں اُٹھائے تھے۔۔۔۔

ماورا لمحہ بھر کو گڑبڑا گئی تھی۔۔۔۔

"کیا آج سارا دن یہی بیٹھ کر اپنے پیا کو گھورنے کا ارادہ ہے۔۔۔۔وہ پانچ منٹ ہوئے اپنی بات ختم کر چکا ہے۔۔۔۔"

بیلا کے ٹھوکے پر ماورا ہوش کی دنیا میں لوٹتی اپنی بے اختیار حرکت پر شرم سے لال ہوئی تھی۔۔۔۔۔۔۔منہاج اُسی کی جانب دیکھ رہا تھا۔۔۔ماورا کا دل چاہا تھا شرم سے ڈوب مرے۔۔۔۔

"چلو۔۔۔۔۔"

وہ بیلا کو آنے لا اشارہ کرتی وہاں سے نکل گئی تھی۔۔۔

" مجھے دال میں کچھ کالا لگ رہا ہے۔۔۔۔یہ جو تم دونوں نگاہوں ہی نگاہوں میں اپنے آپسی معاملات سنوار رہے ہو، میں اچھے سے سمجھ رہی ہوں۔۔۔"

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

بیلا اُس کی سُرخ پڑتی رنگت پر چوٹ کرتے بولی۔۔۔۔۔۔

"فضول مت بکو ایسا کچھ نہیں ہے۔۔۔۔۔۔"

ماورا نے اُس کے اُلٹے سیدھے اندازوں پر اُسے گھڑکا تھا۔۔۔

جب ایک چھوٹی سی دو پونیوں والی پیاری سی لڑکی ماورا کی راہ میں آئی تھی۔۔۔

اور بنا کچھ بولے ماورا کا ہاتھ پکڑ کر اُس کھینچ کر دائیں جانب جانے کا اشارہ کرنے لگی تھی۔۔۔

"کیا ہوا بچے؟؟؟"

ماورا نے اِس لڑکی کو یہاں پہلی بار دیکھا تھا۔۔۔ اُس کے یوں کھینچنے پر ماورا حیرت زدہ سی اُس کے ساتھ چلنے لگی تھی۔۔۔

جب وہ اُسی طرح اُس کا ہاتھ تھامے دو تین چھوٹی پہاڑیوں کے درمیان بنے راستوں میں سے گزرتی اُسے لیے آگے بڑھی تھی۔۔۔

جب آگے آتے ماورا سمیت بیلا کی آنکھیں بھی حیرت کی زیادتی سے پھٹی تھیں۔۔۔

سامنے نظر آتا وسیع و عریض میدان مختلف رنگوں کے بے پناہ خوبصورت پھولوں سے بھرا پڑا تھا۔۔۔ اُن کی سائیڈوں پر دو مالی سر جھکائے کھڑے تھے۔۔۔

ہمیشہ سے پھولوں کی دیوانی ماورا تو اپنے سامنے ایک ساتھ اتنے پھول دیکھ خوشی سے پاگل ہو اُٹھی تھی۔۔۔ کچھ پھولوں کے بکے بنا کر رکھے گئے تھے۔۔۔ اور کچھ پھول نازک سی رنگ برنگی ڈوریوں سے بندھے ہوئے تھے۔۔۔

دیکھنے سے صاف لگ رہا تھا کہ یہ سارے پھول یہاں خاص طور پر لائے گئے ہیں۔۔۔

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

سیاہ اور سفید گلابوں کے بکے ماورا کو بے حد پسند آئے تھے۔۔۔وہ اُن کو ہاتھوں میں لے کر محسوس کرتی اُن کی خوشبوں اپنی سانسوں میں اُتارنے لگی تھی۔۔۔

"ماورا یہ سب کس نے کیا ہے؟؟؟"

بیلا بھی ارد گرد پھیلی خوشبوں اور حسین منظر کے زیرِ اثر مسمسرائزسی ماورا سے مخاطب ہوئی تھی۔۔۔۔

بیلا کی بات پر ماورا ابھی ہوش کی دنیا میں لوٹتی پلٹ کر اُس بچی کی جانب متوجہ ہوئی تھی۔۔۔جو اُسے کھینچ کر یہاں تک لائی تھی۔۔۔

"بیٹا یہ سب کس نے کیا ہے۔۔۔؟؟؟"

ماورا اُس بچی کے قریب آئی تھی۔۔۔

وہ پھولے گالوں والی چھوٹی سی پٹھانی بہت پیاری تھی۔۔۔اُس نے اب بھی منہ سے کوئی جواب دینے کے بجائے۔۔۔پھولوں کے وسطی حصے کی جانب اشارہ کیا تھا۔۔۔

اور اُسی خاموشی کے ساتھ وہاں سے بھاگ گئی تھی۔۔۔

ماورا الجھی سی پھولوں کے درمیان بنائے راستے سے گزرتی درمیان میں پہنچی تھی۔۔۔اُس نے وہاں اب غور کیا تھا۔

وہاں پھولوں سے لکھا گیا تھا۔۔۔

"فار مائی بیوٹیفل وائف مسز ماورا منہاج درانی۔۔۔۔"

مختلف پھولوں کو استعمال کر کے یہ تحریر اتنی خوبصورتی سے لکھی گئی تھی کہ ماورا پل بھر کو کچھ بول بھی نہیں پائی تھی۔۔۔

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

"ماورا دیکھو۔۔۔اِدھر بھی کچھ لکھا ہے۔۔۔۔"

بیلا کے اشارے پر ماورا وہیں کھڑے کھڑے دائیں جانب پلٹی تھی۔۔۔۔۔

جہاں لکھا تھا۔۔۔

"میری زندگی کے اِس مہکتے پھول کو کسی سے پھول مانگتا میں دوبارہ نہ دیکھوں۔۔۔"

بڑے ہی پیار بھرے انداز میں صبح کے واقع کے حوالے سے وارن کیا گیا تھا۔۔۔

"واؤ ماورا کیا فلمی لو ہے تم دونوں کا۔۔۔۔تم نے صبح صرف ایک پھول کو دیکھا اور تمہارے ہیرو نے یہاں کے سارے پھول تمہارے قدموں میں ڈال دیئے۔۔۔۔۔ہاؤ رومینٹک ۔۔۔۔۔"

بیلا کی بات پر ماورا نے اپنے دل میں جھانکا تھا۔۔۔

وہ پھر سے اُس ستمگر کی اسیر ہو رہی تھی۔۔۔

جو دوبار اُس کا دل توڑ چکا تھا۔۔۔۔

کیا اب پھر وہ کوئی غلطی کرنے جا رہی تھی۔۔۔۔

ماورا بیلا کی باتوں کا بنا کوئی جواب دیئے وہاں سے نکل گئی تھی۔۔۔۔۔

@@@@@@@@@@

"زنیشہ کیا چاہتی ہے؟؟؟"

آژمیر نے مختصراً پوچھا تھا۔۔۔اُس کے لیے اپنی بہن کی خوشی سے زیادہ کچھ اہم نہیں تھا۔۔۔

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

"زنیشہ کی زندگی میں سب سے اول مقام پر تم ہو آژمیر۔۔۔۔۔تمہاری خاطر وہ اپنی جان تک قربان کرنے سے پہلے ایک پل کے لیے بھی نہیں سوچے گی۔۔۔۔اور ایسا وہ ایک بار کر بھی چکی ہے۔۔۔۔لیکن یہ بھی ایک بہت بڑا سچ ہے کہ وہ زوہان سے بے پناہ محبت کرتی ہے۔۔۔۔وہ اپنے منہ سے یہ بات شاید زندگی بھر نہ کہے۔۔۔۔مگر اُس کی اُداس آنکھوں میں نظر آتا ہے کہ وہ کتنا چاہتی ہے زوہان کو۔۔۔۔۔۔

تم دونوں اپنی ضد میں اُس کے معصوم جذبات کو خون مت کرو۔۔۔۔وہ ٹوٹ کر بکھر جائے گی۔۔۔۔"

اب کی بار جواب نفیسہ بیگم کی جانب سے آیا تھا۔۔۔جو آژمیر میران کو ہلا کر رکھ گیا تھا۔۔۔کیا واقعی زنیشہ زوہان سے محبت کرتی تھی؟وہ کیوں نہیں دیکھ پایا تھا یہ سب۔۔۔۔۔؟؟

جبکہ دوسری جانب زوہان کا حال کافی مختلف تھا۔۔۔۔اُسے کہیں نہ کہیں اپنے لیے زنیشہ کی محبت کا علم تھا۔۔۔۔مگر اُس کی شدت اتنی زیادہ تھی وہ نہیں جانتا تھا۔۔۔۔

شمسہ بیگم نے گھبرا کر آژمیر کے تاثرات دیکھے تھے۔۔۔جو آنکھوں میں سرد تاثرات لیے خاموش کھڑا تھا۔۔۔۔

"آژمیر۔۔۔۔۔"

نفیسہ بیگم نے پکارا تھا اُسے۔۔۔۔

"تو آپ دونوں چاہتی ہیں۔۔۔میں زنیشہ کو اِس شخص کے حوالے کر دوں۔۔۔۔جو میری بہن کو صرف میری دشمنی کی وجہ سے استعمال کرتا آیا ہے۔۔۔وہ معصوم اور نادان ہے۔۔۔اِس کے فریب میں آگئی۔۔۔۔مگر میں ایسا کبھی نہیں کروں گا۔۔۔۔۔۔"

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

آژمیر کو کسی صورت یقین نہیں تھا زوہان پر۔۔۔۔

آژمیر کو ابھی بھی اُسی فیصلے پر اَڑا دیکھ نفیسہ اور شمسہ بیگم کے چہرے پر مایوسی پھیل گئی تھی۔۔۔۔

زوہان نے پلٹ کر خود سے کچھ فاصلے پر کھڑے آژمیر کی جانب دیکھا تھا۔۔۔

"میں بے پناہ محبت کرتا ہوں تمہاری بہن سے۔۔۔۔۔"

زوہان دوبارہ آژمیر کے مقابل آن کھڑا ہوا تھا۔۔۔ جس بات کا اقرار اُس نے آج تک اپنے سامنے بھی نہیں کیا تھا۔۔۔ آج وہ آژمیر کے سامنے کر گیا تھا۔۔۔۔

نفیسہ اور شمسہ بیگم کے ہونٹوں پر مسکراہٹ بکھری تھی۔۔۔۔ زنیشہ زوہان کے لیے اتنی اہم تھی کہ وہ اُس کی خاطر آژمیر کے آگے جھک رہا تھا۔۔۔۔

"اِس پوری دنیا میں مجھ سے زیادہ بہتر اس کے لیے کوئی نہیں ہو سکتا۔۔۔۔ میں قسم کھا کر کہتا ہوں نہ پہلے کبھی زنیشہ کو ہمارے درمیان دشمنی کے لیے استعمال کیا ہے اور نہ مرتے دم تک کبھی ایسا کر سکتا ہوں۔۔۔۔۔"

زوہان بہت ہی دھیمے لہجے میں بول رہا تھا۔۔۔ جبکہ اُس کے اتنے نرم انداز پر وہ تینوں پل بھر کو حیران ہوئے تھے۔۔۔۔ لیکن یہ بھی سچ تھا زنیشہ کے لیے زوہان دل سے اتنا ہی نرم تھا۔۔۔۔

آژمیر اور زوہان میں چاہے جتنی بھی نفرت اور دوریاں سہی۔۔۔ مگر آژمیر زوہان کی آنکھوں کی تحریر آج بھی بہت اچھے سے سمجھتا تھا۔۔۔۔

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

زوہان آج کچھ پل کے لیے ہی سہی زنیشہ کی خاطر آژمیر کے سامنے جھکا تھا۔۔۔جو زوہان جیسے اُونچی ناک رکھنے والے بندے کے لیے چھوٹی بات بالکل بھی نہیں تھی۔۔۔۔

اُسے لمحہ لگا تھا فیصلہ کرنے میں۔۔۔اور یہ بات تو وہ خود بھی جانتا تھا کہ اُس کے علاوہ اگر اِس روِزمین پر کوئی زنیشہ کی خاطر اپنی جانب دے سکتا تھا تو وہ ملک زوہان میران ہی تھا۔۔۔۔

حاعفہ کے اپنی زندگی میں آنے اور محبت جیسے میٹھے جذبے سے واقف ہونے کے بعد وہ کم از کم اِس رشتے کا دشمن تو نہیں بن سکتا تھا۔۔۔۔

زنیشہ کی زوہان کے لیے محبت جان کر تو وہ پہلے ہی اِس معاملے میں نرم پڑ چکا تھا۔۔۔اب رہی سہی کسر بھی پوری ہو گئی تھی۔۔

آژمیر اُمید بھری نظروں سے اپنی جانب تکتی نفیسہ اور شمسہ بیگم کی جانب اقرار میں سر ہلاتا باہر نکلتے ڈاکٹرز کی جانب بڑھ گیا تھا۔۔۔۔۔۔

@@@@@@@@

زنیشہ مسلسل زہنی ٹینش کا شکار رہنے کی وجہ سے بے ہوش ہوئی تھی۔۔۔اوپر سے ٹھنڈ میں اتنی دیر رہنے کی وجہ سے رہی سہی کسر شدید بخار نے پوری کر دی تھی۔۔۔۔

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

آژمیر نکاح کے لیے مان گیا تھا۔۔یہ کوئی چھوٹی بات نہیں تھی۔۔۔نفیسہ اور شمسہ بیگم کی خوشی کا کوئی ٹھکانہ نہیں رہا تھا۔۔۔جبکہ اُن کی نسبت زوہان نے اُن کے سامنے ایسے خوشی بھرا کوئی ری ایکشن نہیں دیا تھا۔۔۔ڈاکٹر سے زنیشہ کے ٹھیک ہونے کا سن کر وہ نفیسہ بیگم کے ساتھ وہاں سے نکل آیا تھا۔۔اُسے جو چاہیئے تھا وہ مل چکا تھا۔۔۔

زنیشہ نے نوٹ کیا تھا کہ آژمیر اُس کا خیال تو پوری طرح سے رکھ رہا تھا مگر اُس نے زنیشہ سے ٹھیک سے بات نہیں کی تھی۔۔۔۔

ہاسپٹل سے لے کر گھر آنے تک اُس نے زنیشہ سے کوئی خاص بات نہیں کی تھی۔۔۔جبکہ اُن کی نسبت شمسہ بیگم کی خوشی چھپائے نہیں چھپ رہی تھی۔۔۔زنیشہ کو سمجھ نہیں آرہا تھا آخر اُس کی بے ہوشی کے دوران ایسا کیا ہوا۔۔

آژمیر کے سامنے وہ کچھ پوچھ نہیں سکتی تھی۔۔۔اِسی لیے اپنے کمرے میں آنے تک خاموشی ہی رہی تھی۔۔۔۔

"اماں سائیں لالہ اتنے سیریس کیوں ہیں؟؟مجھے اُن کا موڈ بہت خراب لگ رہا ہے۔۔۔کچھ ہوا ہے کیا؟؟"

زنیشہ روم میں آتے ہی شمسہ بیگم کے آگے اپنی حیرت کا اظہار کر گئی تھی۔۔۔۔

جس کے جواب میں شمسہ بیگم نے اُسے گلے لگا کر پیشانی چومتے اُسے مزید حیران کر دیا تھا۔۔

"اماں سائیں۔۔۔۔"

اُس نے سوالیہ نظروں سے اُن کی جانب دیکھا تھا۔۔۔

"آژمیر تمہارے اور زوہان کے نکاح کے لیے مان گیا ہے۔۔۔۔"

شمسہ بیگم نے بہت آرام سے زنیشہ کے سر پر بم پھوڑا تھا۔۔۔۔

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

"کک کیا؟؟؟ کیسے۔۔۔؟؟؟"

زنیشہ سے الفاظ ادا کرنا مشکل ہوئے تھے۔۔۔اُس نے پتھرائی نگاہوں سے اُن کی جانب دیکھا تھا۔۔۔

جس پر شمسہ بیگم نے اُسے ہاسپٹل میں ہوا تمام واقع کہہ سنایا تھا۔۔۔

زنیشہ ساری بات سن کر سر پکڑ کر بیٹھ گئی تھی۔۔اُس کے چہرے کا رنگ زرد پڑ چکا تھا۔۔۔

"تواِس وجہ سے لالہ مجھ سے ناراض ہیں۔۔۔اماں سائیں یہ کیا کیا آپ نے۔۔۔۔لالہ کے سامنے یہ سب کہنے کی کیا ضرورت تھی۔۔۔۔؟"

زنیشہ اُن سے سخت خفا دیکھائی دے رہی تھی۔۔۔۔

"کیونکہ میں مزید اپنی بیٹی کو چھپ چھپ کر روتا نہیں دیکھ سکتی تھی۔۔۔۔اِس میں کچھ غلط نہیں ہے۔۔۔کیا تم محبت نہیں کرتی زوہان سے۔۔۔۔تمہاری الماری کے لاکر میں زوہان کی تصویر موجود نہیں ہے کیا؟؟؟؟"

شمسہ بیگم نے سوالیہ نظروں سے زنیشہ کی جانب دیکھا تھا۔۔۔۔

"اماں سائیں مگر۔۔۔۔۔"

زنیشہ نے کچھ بولنا چاہا تھا جب شمسہ بیگم ہاتھ اُٹھا کر اُسے وہیں ٹوک گئی تھیں۔۔۔

"تمہاری طبیعت ٹھیک نہیں ہے۔۔۔ریسٹ کرو۔۔۔۔اور یقین رکھو مجھ پر۔۔۔۔میں اپنی بیٹی کے ساتھ کبھی کچھ غلط نہیں ہونے دوں گی۔۔۔۔"

شمسہ بیگم زنیشہ کو بیڈ پر لیٹاتیں اُس پر کمبل درست کرتے بولیں۔۔۔۔

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

جبکہ زنیشہ کی دھڑکنیں تو یہ سوچ کر بھی جگہ پر نہیں آرہی تھیں۔۔ کہ زوہان بھی یہ بات جان چکا ہے۔۔۔ کہ وہ اُس سے محبت کرتی ہے۔۔۔۔

اور آژمیر اُس کا سنجیدہ انداز زنیشہ کو الگ خوف میں مبتلا کر رہا تھا۔۔۔ یہ فیصلہ اُس کی زندگی کا سب سے خوبصورت فیصلہ تھا مگر وہ بہت سی سوچوں کی وجہ سے ٹھیک سے اِس کی دلفریبی محسوس بھی نہیں کر پا رہی تھی۔۔۔

کوئی انجانہ خوف تھا جو اُس کے دل کے کسی کونے میں سر اُٹھاتا اُسے بے چین کر رہا تھا۔۔۔۔

@@@@@@@

"گھر کے ہر فرد کے بارے میں سوچنا ہے، پریشانی کو اُن کے قریب بھٹکنے بھی نہیں دینا ہے۔۔۔۔ مگر اپنا زرا سا بھی خیال نہیں ہے۔۔۔۔۔ وہ دن کب آئے گا جب آژمیر میران اپنے بارے میں سوچے گا۔۔۔"

آژمیر اپنے روم کے ٹیرس پر کھڑا ماضی کی تلخ حقیقتوں کو ذہن سے جھٹکنے کی کوشش کرتا سیگریٹ پر سیگریٹ پھونک رہا تھا۔۔۔ جب اُسے اپنے عقب سے شمسہ بیگم کی آواز سنائی دی تھی۔۔۔

"اماں سائیں آپ۔۔۔۔ آپ کب آئیں۔۔۔۔؟؟"

آژمیر سیگریٹ سائیڈ پر رکھی ایش ٹرے میں مسلتا اُن کی جانب متوجہ ہوا تھا۔۔۔

"بس ابھی آئی ہوں۔۔۔۔ اپنے سوال کا جواب لینے۔۔۔۔ یہ صرف میرا سوال نہیں بلکہ گھر کے ہر فرد کا سوال ہے۔۔۔۔۔"

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

شمسہ بیگم سینے پر بازو باندھے آژمیر کے سامنے اُسی کے سخت لہجے کی نقل اُتارتے بولیں۔۔۔جو وہ ہر ایک کے ساتھ رکھتا تھا۔۔۔

آژمیر کے ہونٹوں پر مسکراہٹ بکھر گئی تھی۔۔۔

"اندر چلتے ہیں۔۔۔۔یہاں کافی ٹھنڈ ہے۔۔۔۔"

آژمیر اُن کے خیال سے کہتا اُنہیں بازو کے حصار میں لیے اندر بڑھ گیا تھا۔۔۔۔

"میں آج اِس سوال کا جواب لیے بغیر نہیں جانے والی۔۔۔۔"

روم میں آتے شمسہ بیگم نے اپنے وجیہہ بیٹے کو گھورا تھا۔۔۔جس نے اپنے گرد ایک سختی کا خول چڑھا کر سب کو خود سے دور کر دیا تھا۔۔۔۔

"آژمیر میران اپنے بارے میں سوچ چکا ہے۔۔۔اور بہت اچھا سوچا ہے۔۔۔۔"

آژمیر حاعفہ کو تصور میں لا کر مسکراتا شمسہ بیگم کو حیران کر گیا تھا۔۔۔اُنہیں کسی ایسے جواب کی توقع بالکل بھی نہیں تھی۔۔۔

"کک کیا مطلب ؟؟؟؟۔۔۔"

شمسہ بیگم خوشگوار حیرت میں گھرے بولیں۔۔۔

"آپ کے مطابق میری اِس روکھی پھیکی زندگی کو سنوارنے والی آچکی ہے۔۔۔۔بہت جلد آپ سے ملوانے کا ارادہ رکھتا ہوں۔۔۔۔"

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

شمسہ بیگم نے نوٹ کیا تھا کہ اُس لڑکی کا ذکر کرتے آژمیر کے چہرے پر ایک انوکھی سی مسکان تھی۔۔۔جو اُس کے دلکش مغرور نقوش کو مزید حسین بنا رہی تھی۔۔۔اُنہوں نے آج سے پہلے ایسی مسکان آژمیر کے چہرے پر کبھی نہیں دیکھی تھی۔۔۔

اُن کو یقین نہیں آرہا تھا کہ اُن کی دعائیں یوں آج کے دن ایک ساتھ قبول ہو جائیں گی۔۔۔نہ صرف زنیشہ اور زوہان والا معاملہ حل ہو چکا تھا۔۔۔بلکہ آژمیر کی زندگی میں بھی کوئی لڑکی آچکی تھی۔۔۔

"کون ہے وہ اچھی لڑکی۔۔۔؟؟؟ کیسی دکھتی ہے..؟؟؟"

شمسہ بیگم ممتا بھرے متجسس لہجے میں بولی تھیں۔۔۔

"یہ تو آپ مجھے آپ بتائیں گی اُس سے مل کر۔۔۔"

آژمیر کی بات پر شمسہ بیگم مسکرا کر رہ گئی تھیں۔۔۔اُس نے اتنی بڑی بات اُنہیں بتا دی تھی۔۔۔اُن کے لیے یہی کافی تھا۔۔۔

@@@@@@@@@

زنیشہ تکیے پر سر رکھے آنے والے وقت کے خوف۔

میں گھری ہوئی تھی۔۔۔جب سائیڈ پر پڑا موبائل زور و شور سے بج اُٹھا تھا۔۔۔

زنیشہ ایکدم سوچوں سے نکلتی ہڑبڑا کر رہ گئی تھی۔۔۔

اُس نے بے دلی سے ہاتھ بڑھاتے موبائل سکرین اپنی آنکھوں کے سامنے کی تھی۔۔۔

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

جہاں جگمگاتا نمبر دیکھ اُس کی دھڑکنیں منتشر ہوئی تھیں۔۔۔

"ملک زوہان کالنگ۔۔۔۔ "

یہ الفاظ ہمیشہ اُس کی حالت غیر کر جاتے تھے۔۔۔

اُس نے بہت زیادہ بہادری کا مظاہرہ کرتے کال کاٹ دی تھی۔۔۔یہ دلیری بھرا کام کرتے اُس کے ہاتھ کانپنے لگے تھے۔۔۔

مگر اِس وقت وہ کم از کم زوہان سے بات کرنے کے موڈ میں تو بالکل بھی نہیں تھی۔۔۔

کال کاٹنے کے چند سیکنڈ بعد دوبارہ زوہان کا نام اُس کی موبائل سکرین پر روشن ہوا تھا۔۔۔۔

زنیشہ نے اِس بار بھی وہی عمل دوہرایا تھا۔۔۔وہ خود بھی نہیں جانتی تھی کہ بھلا اتنی زیادہ بہادری اچانک اُس میں کہاں سے آگئی تھی۔۔ لیکن اِس بہادری کا انجام کتنا خطرناک نکلنے والا تھا اِس سے وہ کہیں نہ کہیں واقف تھی۔۔۔۔

کال بند ہو چکی تھی۔۔۔ حیرت انگیز طور پر کچھ دیر تک ویسی ہی خاموشی چھائی رہی تھی۔۔۔زنیشہ کو لگا تھا کہ اب وہ شاید غصہ ہو کر اُسے دوبارہ کال نہیں کرے گا۔۔۔۔

لیکن چند پل گزرنے کے بعد زوہان کی جانب سے جو میسج موصول ہوا تھا۔۔۔اُسے پڑھتے زنیشہ کے ہاتھ سے فون چھوٹتے چھوٹتے بچا تھا۔۔۔

"ٹیرس پر آؤ۔۔۔۔مجھے دیکھنا ہے تمہیں۔۔۔۔"

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

وہ جھٹکے سے اپنے بیڈ سے اُٹھی تھی۔۔۔تو مطلب وہ میران پیلس کے باہر کھڑے ہو کر اُسے کال کر رہا تھا۔۔۔اِس سوچ کے ساتھ ہی زنیشہ کے ہاتھ پیر پھول چکے تھے۔۔۔

زوہان ہاسپٹل میں آژمیر کے ساتھ پھر کوئی بدمزگی نہیں چاہتا تھا۔۔۔اِس لیے زنیشہ کی خیریت جان کر وہاں سے نکل گیا تھا۔۔۔مگر گھر جا کر بھی کسی صورت چین نہیں ملا تھا اُسے۔۔۔۔زنیشہ کو جس حالت کیں ہوش و حواس دے بیگانہ آژمیر کی بانہوں میں دیکھ چکا تھا،وہ اُسے سکون نہیں لینے دے رہی تھی۔۔۔

اِسی لیے وہ اب اُسے ایک بار اپنی آنکھوں سے سہی سلامت دیکھنا چاہتا تھا۔۔۔

زنیشہ مہرون شال اپنے گرد لپیٹتی بیڈ سے اُٹھی تھی۔۔۔

اگر زوہان گھر کے باہر کھڑا تھا تو وہ اندر بھی آ سکتا تھا۔۔۔زنیشہ اِس مقام پر اُس کی بات سے انکار کر کے مزید اپنی شامت نہیں بلوانا چاہتی تھی۔۔۔کیونکہ عنقریب موصوف اُس کے شوہر کے عہدے پر فائزہ ہونے والے تھے۔۔۔

شوہر نہ ہوتے ہوئے وہ اُس پر اتنا رعب جماتا تھا۔۔۔اُس کے سارے جملہ حقوق اپنے نام لکھوانے کے بعد نجانے زنیشہ کا کیا بننا تھا۔۔۔یہ سوچ ہی زنیشہ کی دھڑکنوں میں اشتعال برپا کر جاتی تھی۔۔۔

ٹیرس پر آتے ہی زنیشہ کو ٹھنڈی ہوا کے تھپیڑوں نے اپنی گرفت میں لیا تھا۔۔۔

سردیوں کی گہری رات میں چاروں اور تاریکی پھیلی ہوئی تھی۔۔۔میران پیلس کی بھی تقریباً زیادہ تر لائٹس آف ہو چکی تھیں۔۔۔باہر مین گیٹ اور بیرونی دیواروں پر لگی لائٹس ہی روشن تھیں۔۔۔

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

زنیشہ نے آنکھیں پھاڑ کر گیٹ کے پرے دیکھنا چاہا تھا۔۔۔ مگر سامنے پڑے وسیع و عریض لان سے پرے دیکھنا مشکل امر ثابت ہو رہا تھا۔۔۔

زوہان کو بھلا وہ اتنے دور سے کیسے نظر آتی۔۔۔

"کیا وہ واقعی آئیں ہونگے، صرف مجھے دیکھنے؟ مگر وہ ایسا کیوں کریں گے؟ اُنہیں بھلا کب میری اتنی فکر رہی ہے؟.. کہیں اُنہوں نے مجھے کال نہ پک کرنے کی سزا تو نہیں دی اِس صورت میں۔۔۔۔"

زنیشہ زوہان کو جتنا جانتی تھی۔۔ اُسی لحاظ سے اندازے لگاتی وہ ملک زوہان کی ایک بار پھر ویسی ہی سنگدلی مرجھائی صورت لیے واپس پلٹی تھی۔۔۔

لیکن جیسے ہی مڑی اپنے عین پیچھے کھڑے شخص سے ٹکراتے ٹکراتے بچی تھی۔۔۔ اُس کا دل دھک سے رہ گیا تھا۔۔۔ خوف سے اُس کے منہ سے چیخ برآمد ہوتے اُس سے پہلے ہی مقابل اُس کے ٹھنڈ اور خوف سے لرزتے سرد ملائم ہونٹوں پر اپنی مضبوط ہتھیلی جما گیا تھا۔۔۔

@@@@@@@@

"یہ آپ کیا کہہ رہے ہیں؟ اتنی جلدی بھلا کیسے ہو سکتا ہے؟ میں یہ کام ایک دن کے اندر کیسے کر سکتی ہوں۔۔۔؟؟؟ کم از کم اِس کے لیے ایک ہفتہ تو ملنا چاہیئے۔۔۔"

حاعفہ تو اُن بلیک میلر کی بات سن کر ہی ششدر رہ گئی تھی۔۔۔

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

"تاکہ تمہیں کوئی ہوشیاری کرنے کا موقع مل جائے۔۔۔ مت بھولنا تمہاری بہن ابھی بھی ہمارے نشانے پر ہے۔۔۔ تمہارا زرا سا انکار اُس کا کام ہمیشہ کے لیے تمام کر دے گا۔۔۔۔"

مقابل شخص ہمیشہ کی طرح انتہائی بدلحاظی سے بولا تھا۔۔ وہ بہت اچھی طرح سے حاعفہ کی کمزوری جان چکے تھے۔۔

"دیکھو میں انکار نہیں کر رہی اور نہ ہی کسی قسم کی کوئی ہوشیاری کرنے کا ارادہ رکھتی ہوں۔۔۔ لیکن اگر یوں اچانک میں نے کل ہی آژمیر میران سے نکاح کی ڈیمانڈ کی تو اُنہیں شک ہو سکتا ہے۔۔۔"

حاعفہ نے اپنی طرف سے اُنہیں ہینڈل کرنا چاہا تھا۔۔ ابھی وہ پوری طرح خود کو اِس سب کے لیے تیار نہیں کر پائی تھی۔۔۔

کہیں نہ کہیں وہ ابھی بھی آژمیر کو سب سچ بتانے کا ارادہ رکھتی تھی۔۔ مگر یہ لوگ اب جو اُسے کرنے کا کہہ رہے تھے۔۔ اُس کے بعد تو حاعفہ کے پاس کوئی موقع نہیں بچنے والا تھا۔۔۔

اُسے ہر حال میں اپنی زندگی کے محبوب ترین شخص کو اُس کی زندگی کا سب سے بڑا دھوکا دینا پڑ تا۔۔۔۔

جس کے بعد شاید وہ خود بھی جینے کے قابل نہ رہتی۔۔۔۔

"تم واقعی اتنی بے وقوف ہو یا ہمارے سامنے بننے کا ناٹک کر رہی ہو۔۔ آژمیر میران کو تم پر پہلے دن سے چک ہے۔۔ جب تمہارا اُس کی گاڑی کے ساتھ ایکسیڈنٹ ہوا تھا۔۔ مگر ابھی تک ہمارے باس کی مضبوط پلاننگ کی وجہ سے وہ پکڑ نہیں پایا تمہیں۔۔۔ لیکن عنقریب اُسے تمہارے خلاف ثبوت ملنے والے ہیں، اُس کے آدمی ہمارے بہت قریب پہنچ چکے

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

ہیں۔۔۔اور اگر ایسا نکاح سے پہلے ہو گیا تو ہماری ساری محنت رائیگاں جائے گی۔۔۔۔اِس لیے تمہیں یہ سب ایک دن کے اندر اندر کرنا ہو گا۔۔۔۔"

آج پہلی بار اُس بلیک میل نے حاعفہ سے اتنی تفصیل سے بات کی تھی۔۔۔

مگر اُس کی بات حاعفہ کے پیروں تلے سے زمین کھسکا گئی تھی۔۔۔

"تو اگر آژمیر سر کو مجھ پر شک ہے تو وہ میری بات مان کر مجھ سے نکاح کیوں کریں گے۔۔۔"

حاعفہ کے اندر ایک اُمید پیدا ہوئی تھی۔۔۔

اُس کے دل نے بے اختیار دعا کی تھی کہ کاش آژمیر کو کل ہی اُس کے بارے میں پتا چل جائے۔۔۔پھر چاہے آژمیر اُس سے نفرت کرے مگر اُس کو کوئی نقصان نہ پہنچے۔۔۔۔

"کیونکہ آژمیر میران محبت کرتا ہے تم سے۔۔۔۔تم پر شک ہونے کے باوجود تمہارے حُسن کے وار سے نہیں بچ پایا۔۔۔تمہارے کہنے پر وہ تم سے نکاح ضرور کرے گا۔۔۔اور نکاح کے بعد تم وہی کرو گی جو میں نے تمہیں بتایا ہے۔۔۔

آخری بار بول رہا ہوں کوئی ہوشیاری مت کرنا۔۔تمہاری بہن زندہ نہیں بچے گی۔۔۔۔"

وہ آدمی اُسے موت کی نوید سنا تا فون بند کر گیا تھا۔۔

حاعفہ کی آنکھوں سے آنسو موتیوں کی طرح ٹوٹ کر گرنے لگے تھے۔۔۔

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

اُسے کہا گیا تھا آژمیر سے نکاح کے بعد وہ اُسے ایسی دوا دے گی جس سے آژمیر کے جسمانی اعضاء ہمیشہ کے لیے مفلوج ہو جاتے۔۔۔اور وہ بامشکل ایک دن زندہ رہ پاتا۔۔۔۔

حاعفہ کا دل اِس خیال سے ہی پھٹ رہا تھا۔۔۔

اُس نے آخری کوشش کرتے ماورا کو کال ملانے کی کوشش کی تھی۔۔۔مگر دو دن سے مسلسل ٹرائے کرنے کے باوجود ماورا کا فون ناٹ ریچیبل آرہا تھا۔۔۔اُس کی یونیورسٹی کال کر کے بھی بات کرنے کی کوشش کی تھی۔۔۔مگر اُن کے مطابق وہ سوات گئی ہوئی تھی کسی یونیورسٹی ٹور پر۔۔۔

حاعفہ ہر طرح سے پھنس گئی تھی۔۔۔اب اُس کے پاس کوئی چارہ نہیں تھا۔۔۔

@@@@@@@@

زنیشہ کی آنکھوں کی پتلیاں ناقابلے یقین حد تک پھیل چکی تھیں۔۔۔۔ملک زوہان میران اُس کے کمرے کے ٹیرس پر اُس کے مقابل کھڑا تھا۔۔۔وہ ایک بار پہلے بھی آیا تھا۔۔۔مگر فرق اتنا تھا کہ اِس بار وہ گن لے کر اُسے دھمکانے نہیں بلکہ اُس کی خیریت دریافت کرنے آیا تھا۔۔۔۔

جو زنیشہ کے لیے بے انتہا غیر یقینی بات تھی۔۔۔۔

وہ ابھی بھی اِس بات پر یقین نہیں کرتی تھی کہ زوہان اُس سے محبت کرتا ہے۔۔۔کیونکہ زوہان نے کبھی اُس سے اتنی نرمی سے بات کی ہی نہیں تھی۔۔۔ہمیشہ دھمکیاں ہی دی تھیں۔۔۔۔

"کیا ہوا؟؟تم تو ایسے ری ایکٹ کر رہی ہو۔۔۔جیسے میرا بھوت دیکھ لیا ہو۔۔۔۔۔"

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

زوہان اُس کے ہونٹوں سے ہاتھ ہٹاتا اُس کی بالکل لال ہوئی چھوٹی سی ناک کو دباتا اُس کی آنکھوں میں جھانکتے بولا تھا۔۔۔

"آپ۔۔۔پپ۔۔۔۔۔یہاں کیوں۔۔۔۔ ؟؟"

زنیشہ سے بولنا محال ہوا تھا۔۔۔پہلے جو وہ ٹھنڈ سے کانپ رہی تھی۔۔۔اب اُس میں بے حد قریب کھڑے شخص کا خوف بھی شامل ہو چکا تھا۔۔۔

اُس کے کمرے کی لائٹس آن تھیں۔۔۔جس کی وجہ سے وہ پوری تاریکی میں نہیں تھے۔۔۔کوئی بھی نیچے سے کھڑا ہو کر اُنہیں دیکھ سکتا تھا۔۔۔

اوپر سے آج آژمیر بھی گھر پر ہی موجود تھا۔۔۔زنیشہ کی خوف سے جان نکلنے لگی تھی۔۔۔

"شاید تم بھول رہی ہو۔۔۔یہ گھر جتنا تمہارے بھائی کا ہے اُتنا میرا بھی ہے۔۔۔یہ تو یہ لوگ میرا احسان سمجھیں کہ یہیں اِن سب کے بیچ رہ کر اِن کی زندگیاں اجیرن نہیں کر رہا میں۔۔۔"

آژمیر کے خیال کے ساتھ ہی زوہان کا موڈ خراب ہو چکا تھا۔۔۔

اُس کی بات پر زنیشہ اُسے گھور کر رہ گئی تھی۔۔۔اب وہ منہ سے کچھ بھی نکالنے کا ارادہ نہیں رکھتی تھی۔۔۔نہ اتنی ٹھنڈ میں اُس سے کچھ بولا جا رہا تھا۔۔۔

"کیسی طبیعت ہے تمہاری اب؟؟؟"

زوہان اُس کا لال پڑتا چہرا دیکھ قدرے نرمی سے بولا تھا۔۔۔حیرت انگیز طور پر زنیشہ کا گھورنا کام آیا تھا۔۔۔

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

زوہان اِس وقت سیاہ لباس میں ملبوس، سیاہ گرم شال اپنے شانوں پر ڈالے رات کے اِس پہر بھی بالکل فریش لگ رہا تھا۔۔۔پتا نہیں یہ شخص ہر وقت اتنا پرفیکٹ کیسے بنا رہتا تھا۔۔۔زنیشہ سوچ کر رہ گئی تھی۔۔۔

"مجھے ٹھنڈ لگ جانے کی وجہ سے بخار ہو تھا۔۔۔اُسی وجہ سے بے ہوش بھی ہو گئی تھی۔۔۔اور میں ابھی بھی بیمار ہوں۔۔۔"

زنیشہ نے دبے لفظوں میں اُسے جتایا تھا۔۔۔کہ وہ ابھی اُسے اتنی ٹھنڈ میں کھڑا ہونے پر مجبور کیے ہوئے ہے۔۔۔

اُس کے اِس نروٹھے انداز پر زوہان کے ہونٹوں سے گوشے میں مسکراہٹ نمایاں ہو کر فوراً معدوم ہوئی تھی۔۔۔

"تو چلو اندر۔۔۔اندر چل کر باقی باتیں کرتے ہیں۔۔عنقریب ہماری شادی ہے مجھے بیمار دلہن کسی صورت نہیں چاہیئے۔۔۔"

زوہان نے اُس کی فکر کی بھی تھی تو کس انداز میں زنیشہ جل کر رہ گئی تھی۔۔۔۔

یہ شخص نہ اُس سے محبت کرتا تھا نہ اُس کی فکر۔۔۔۔

غصے سے سوچتے زنیشہ نے اِس بات پر سو فیصد اتفاق کیا تھا۔۔۔۔

وہ زوہان کے ساتھ تنہا کمرے میں جانے کا ارادہ نہیں رکھتی تھی۔۔۔مگر یہاں اگر مزید کچھ دیر کھڑی رہتی تو اُس کی کلفی جم جانی تھی۔۔۔

زوہان کو پیچھے ہٹتے دیکھ وہ روم کی جانب بڑھ گئی تھی۔۔۔

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

زوہان بھی اُس کے پیچھے اُس کے روم میں داخل ہوا تھا۔۔۔ جہاں ہیٹر آن ہونے کی وجہ سے کافی پر حرارت ماحول تھا۔۔۔

"کیا میں اب وجہ جان سکتا ہوں اُس کی گستاخی کی جو تم نے میری کال پک نہ کر کے کی ہے۔۔۔۔"

زوہان مہرون شال میں اپنا نازک وجود چھپائے اُس کی موجودگی کی وجہ سے ایک ہی جگہ پر ڈری سہمی کھڑی اُس کی ساری توجہ اپنی جانب کھینچتی زنیشہ سے مخاطب ہوا تھا۔۔۔

"میں آپ کی پابند نہیں ہوں۔۔۔۔"

زنیشہ نے نظریں زمین میں گاڑھے اپنے آپ سے بھی کافی بھاری جملہ بولا تھا۔۔۔

"یہ اچانک اتنا کانفیڈنس مسز زوہان بننے کے خیال سے آ گیا ہے کیا۔۔۔؟؟؟"

زوہان نے اُس کے ایٹی ٹیوڈ پر چوٹ کرتے کہا تھا۔۔۔ کہ یہ آگے اُسے کتنا بھاری پڑ سکتا ہے۔۔۔

"مجھے آپ سے شادی نہیں کرنی۔۔۔۔"

زنیشہ نے پلکیں اُٹھاتے زوہان کی جانب دیکھ کر یہ جملہ ادا کیا تھا۔۔۔ لیکن اگلے ہی لمحے زوہان کی لال آنکھیں دیکھ اُس کی پلکیں لرزتی واپس جھک گئی تھیں۔۔۔

"تم چاہتی کیا ہو۔۔۔ میں ابھی تمہیں اپنے ساتھ لے جاؤں۔۔۔؟؟؟"

زوہان سینے پر بازو باندھتے کمال ضبط کا مظاہرہ کرتے اُس کے مقابل آن کھڑا ہوا تھا۔۔۔

کہنے کو وہ یہاں زنیشہ کی خیریت دریافت کرنے آیا تھا۔۔۔ مگر اب سب اُلٹا ہی ہو رہا تھا۔۔۔

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

"آپ بہت زیادہ بُرے ہیں۔۔۔۔"

زنیشہ آج الگ ہی موڈ میں تھی۔۔۔۔

"تمہاری سوچ سے بھی کہیں زیادہ بُرا ہوں۔۔۔یہ بات تم میری دسترس میں آنے کے بعد ہی جان سکو گی۔۔۔"

زوہان بھی اپنے نام کا ایک ہی تھا۔۔۔۔

اُس کے خدشات دور کرنے کے بجائے مزید بڑھا رہا تھا۔۔۔

زنیشہ اُس کی اِس دبی دھمکی پر اندر تک کانپ گئی تھی۔۔۔زوہان کی گہری نگاہیں اُس کی من موہنی صورت پر جم سی گئی تھیں۔۔۔۔

"آپ کو جس سے محبت ہے پلیز اُسی سے شادی کریں نا۔۔۔۔میرے پیچھے کیوں پڑے ہیں۔۔۔۔"

زنیشہ خفگی بھرے لہجے میں گویا ہوئی تھی۔۔۔مگر در حقیقت یہ بات کہتے اُس کے دل کو کچھ ہوا تھا۔۔۔

"اُس سے بھی کروں گا۔۔۔بتایا تھا تمہیں۔۔۔۔"

زوہان کا جواب زنیشہ کو اندر باہر سے جھلسا گیا تھا۔۔۔

"یہ تمہارے تکیے کے نیچے کس کی تصویر پڑی ہے۔۔۔۔"

زنیشہ اُسے کوئی جواب دینے ہی والی تھی۔۔۔جب زوہان کے سوال اور اُس کی نگاہوں کا تعاقب نوٹ کرتے زنیشہ بوکھلا گئی تھی۔۔۔

"کسی کی بھی ہو۔۔۔آپ کو اِس سے کوئی مطلب نہیں ہونا چاہیئے۔۔۔۔"

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

زنیشہ پہلے ہی اُس کی باتوں پر تپی ہوئی تھی۔۔۔اُوپر سے اپنے پکڑے جانے کے خوف سے اُسے سمجھ نہیں آیا تھا کہ کیا بولے۔۔۔۔اس نے پھرتی کا مظاہرہ کرتے جلدی سے تصویر اُٹھا کر اپنی پیٹھ پیچھے کر لی تھی۔۔۔۔

"ایسا کیا ہے اِس پکچر میں۔۔۔۔"

زوہان اُس کی جانب پیش قدمی کرتا مصنوعی متجسس لہجے میں بولا تھا۔۔۔۔

"کچھ نہیں ہے۔۔۔میں کبھی نہیں دیکھاؤں گی آپ کو۔۔۔۔۔"

زنیشہ نے تصویر مضبوطی سے تھام رکھی تھی۔۔۔وہ جانتی تھی کہ زوہان کو اِسے چھیننے میں ایک سیکنڈ نہیں لگے گا۔۔۔۔

"میری یہ تصویر کافی پرانی ہو چکی ہے اب۔۔۔میں اپنی کچھ نئی تصویریں بھیج دوں گا۔۔۔اُن میں سے سلیکٹ کر لینا کہ کونسی تصویر کو رات کو سینے سے لگا کر سونا ہے۔۔۔۔گڈ نائٹ۔۔۔۔اور اپنا خیال رکھنا۔۔۔مجھے میری دلہن بالکل فٹ فاٹ چاہئے۔۔۔۔"

زوہان معنی خیز مسکراہٹ کے ساتھ زنیشہ کے چودہ طبق روشن کرتا اُس کے گال کو دو انگلیوں سے ٹچ کرتا وہاں سے نکل گیا تھا۔۔۔۔

جبکہ زنیشہ اپنی جگہ بت بنی کھڑی رہی تھی۔۔۔

اُسے کتنے لمحے لگے تھے۔۔۔واپس ہوش کی دنیا میں لوٹنے میں۔۔۔۔

زوہان کو اِس بارے میں علم تھا۔۔۔۔مگر کیسے۔۔۔

زنیشہ کا چہرہ شرمندگی اور خفت سے لال ہو چکا تھا۔۔۔۔

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

اِس مشکل ترین انسان کو سمجھ پانا اُس کے لیے ہمیشہ نا ممکن رہا تھا۔۔۔اور وہ اُس کے بارے میں ایک ایک خبر رکھتا تھا۔۔۔۔

زنیشہ کے لیے اِس شرمندگی سے نکل پانا مشکل ہو رہا تھا۔۔۔۔

اب دوبارہ وہ کیسے زوہان کا سامنا کرے گی۔۔۔۔زنیشہ اپنا لال چہرا ہتھیلیوں میں چھپائے وہیں بیٹھ گئی تھی۔۔۔

@@@@@@@@@@

آژمیر فجر کے وقت میران پیلس سے نکل آیا تھا۔۔۔اور اب تقریباً بارہ بجے کے قریب وہ اپنے شہر والے بنگلے پر پہنچا تھا۔۔۔اُس کا ارادہ فریش ہو کر آفس کے لیے نکلنے کا تھا۔۔۔

اِسی غرض سے وہ اپنے روم میں گیا تھا، جب کچھ دیر بعد اُس کا ملازم دروازے پر ناک کرتا اُس کی اجازت ملنے پر اندر داخل ہوا تھا۔۔۔

"سائیں نیچے گیٹ پر کوئی لڑکی آئی ہے۔۔۔وہ آپ سے ارجنٹ ملنا چاہتی ہے۔۔۔میں نے بتایا بھی کہ آپ ابھی ریسٹ کر رہے نہیں مل سکتے۔۔۔مگر وہ میری بات نہیں سن رہی۔۔۔۔"

طاہر جو اُس کے بنگلے کی دیکھ بھال کے لیے معمور ملازمین کا ہیڈ تھا۔۔۔آژمیر سے کسی لڑکی کا ملنے آنا اُس نے اتنے سالوں میں پہلی بار دیکھا تھا۔۔۔اِس لیے اُسے یہی لگا تھا کہ کوئی ویسے ہی ہو گی۔۔۔

"نام بتایا اُس نے اپنا۔۔۔"

اپنی ٹائی کی ناٹ لگاتے آژمیر نے پلٹ کر اُس کی جانب دیکھا تھا۔۔۔

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

"جی سر۔۔۔ کوئی حاعفہ نامی لڑکی ہے۔۔۔۔"

طاہر کے نام لینے کی دیر تھی۔۔۔ آژمیر جھٹکے سے پلٹتا طاہر کو سرد نگاہوں سے گھور گیا تھا۔۔۔

"تم جانتے بھی ہو کس کے ساتھ اتنا روڈلی ہیو کر کے آرہے ہو تم؟؟؟"

آژمیر کا بس نہیں چل رہا تھا کہ حاعفہ کو ابھی تک گیٹ پر کھڑا رکھنے کے جرم میں ایک پنچ تو رسید کر ہی دے۔۔۔

"سوری سر۔۔۔۔۔"

طاہر اُس کے برہم تاثرات دیکھ ہولے سے منمنایا تھا۔۔۔ مگر تب تک آژمیر کمرے سے باہر نکل گیا تھا۔۔۔ حاعفہ کی اُس کی لائف میں اہمیت کا اندازہ اِسی بات سے لگایا جا سکتا تھا کہ وہ اُسے لینے خود گیٹ تک جا رہا تھا۔۔۔

آژمیر میران اپنی فیملی کے کچھ خاص ممبرز کے علاوہ کسی کو اتنی ویلیو نہیں دیتا تھا۔۔۔

@@@@@@@@@@

حاعفہ لرزتے قدموں سے آژمیر کے سفید کلر کے بے حد خوبصورت بنگلے کے اندر داخل ہوئی تھی۔۔۔ دو بار اُس کے قدم لڑکھڑائے تھے۔۔ مگر اُس نے بہت مشکل سے خود کو کمپوز کر رکھا تھا۔۔۔۔۔

باہر لگی تختی پر لکھا اُس کا نام دیکھ حاعفہ کی آنکھوں میں ایک بار پھر آنسوؤں کا سیلاب اُمڈ آیا تھا۔۔۔

مگر اپنے آنسوؤں کو دل میں اُتارتی وہ آگے بڑھ گئی تھی۔۔۔ اُسے یہ سب کرنا تھا۔۔۔ اُسے اپنی اکلوتی بہن کی حفاظت مرتے دم تک کرنی تھی۔۔۔ اپنی ماں سے کیا آخری وعدہ نبھانا تھا۔۔۔۔ پھر چاہے اس کے لیے اپنا دل کاٹ کر پھینکنا پڑتا۔۔۔

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

اُس کی زندگی کے سب سے مشکل ترین لمحے تھے یہ۔۔۔ جن میں وہ اپنی زندگی اپنے ہاتھوں سے ہارنے والی تھی۔۔۔

حاعفہ وہاں کھڑی ملازم کے واپس آنے کا ویٹ کر رہی تھی۔۔۔ جب اُسے اندر سے ملازم کی جگہ آژمیر آتا دیکھائی دیا تھا۔۔۔ اُسے دیکھ کر آژمیر کے چہرے پر ایک نرم سی مسکراہٹ چھائی ہوئی تھی۔۔۔

حاعفہ نے صاف نوٹ کیا تھا کہ اُس پر نظر پڑتے ہی آژمیر کی آنکھوں کی چمک میں مزید اضافہ ہوا تھا۔۔۔

"حاعفہ یہاں کیوں کھڑی ہو تم۔۔۔ کم اِن پلیز۔۔۔"

آژمیر اُس کے قریب آتے بولا تھا۔۔۔

جب حاعفہ کی لال سوجی آنکھوں کو دیکھ وہ لمحہ بھر کو ٹھٹھکا تھا۔۔۔ مگر اپنی بات کے جواب میں حاعفہ کے مسکرا کر دیکھنے پر اپنی سوچ جھٹکتا اُسے لیے اندر بڑھا تھا۔۔۔

"سر مجھے آپ سے بہت ضروری بات کرنی ہے۔۔۔"

حاعفہ اُس کے ساتھ ڈرائنگ روم میں داخل ہوتے ہی فوراً اپنے مقصد کی جانب آئی تھی۔۔۔

وہ بہت مشکل سے یہاں تک آئی تھی۔۔۔ جتنا زیادہ وقت لگتا اُتنا وہ کمزور پڑتی اِس لیے اُس نے فوراً وہ کام کرنا چاہا تھا جس کے لیے وہ یہاں آئی تھی۔۔۔

"جی بولیں۔۔۔"

آژمیر کی گہری نگاہیں حاعفہ کی ایک ایک حرکت پر نظر رکھے ہوئے تھیں۔۔۔

"کیا آپ مجھ سے محبت کرتے ہیں؟؟"

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

حاعفہ اپنے آپ کو حتی الامکان نارمل رکھنے کی کوشش کیے ہوئے تھی۔۔۔اور کافی حد تک اِس میں کامیاب بھی تھی۔۔۔ مگر وہ اور اُسے بھیجنے والے شاید یہ بھول چکے تھے کہ سامنے بھی زیرک نگاہ رکھنے والا کوئی عام کھلاڑی نہیں کھڑا تھا۔۔

"تو کیا تمہیں میرے الفاظ پر یقین نہیں۔۔۔ تمہیں پروف چاہیئے۔۔۔؟؟؟"

آژمیر کی نظریں حاعفہ کی انگلیوں پر ٹکی ہوئی تھیں۔۔۔ جنہیں وہ مروڑ مروڑ کر بالکل لال کر چکی تھی۔۔۔

"جی۔۔۔"

آژمیر کی بات پر حاعفہ نے اثبات میں سر ہلایا تھا۔۔۔ وہ دونوں ایک دوسرے کے مدِ مقابل کھڑے تھے۔۔۔ آژمیر نے آج پہلی بار حاعفہ کو اپنے سامنے اِس طرح بات کرتے دیکھا تھا۔۔۔

"کیا پروف چاہیئے؟؟؟"...

آژمیر کی نظروں میں ایک عزم نظر آیا تھا۔۔۔

"اگر آپ مجھ سے محبت کرتے ہیں اور مجھ پر ٹرسٹ کرتے ہیں تو آپ کو ابھی اور اِسی وقت مجھ سے نکاح کرنا ہو گا۔۔۔"

یہ الفاظ ادا کرتے حاعفہ کے دل کے کئی ٹکڑے ہوئے تھے۔۔۔

آژمیر اُس کی بات پر بنا کوئی جواب دیئے کچھ پل اُسے دیکھتا رہا تھا۔۔۔ اُسی لمحے اُسے کوئی میسیج ریسیو ہوا تھا جسے پڑھتے آژمیر کے چہرے کا رنگ لمحہ بھر کو متغیر ہوا تھا۔۔۔۔۔ مگر اگلے ہی لمحے اُس نے موبائل پر کوئی نمبر ڈائل کرتے کان سے لگایا تھا۔۔۔

"اگلے تیس منٹ کے اندر نکاح خواں اور گواہان کا انتظام کر کے آژمیر مینشن پہنچو۔۔۔ فوراً۔۔۔۔"

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

آژمیر کے فون پر ادا کیے جانے والے الفاظ سن کر حاعفہ نے بے یقینی سے اُس کی جانب دیکھا تھا۔۔۔اُسے آژمیر کے اتنی جلدی مان جانے کی بالکل اُمید نہیں تھی۔۔۔۔

جس بات کا یہی مطلب تھا کہ آژمیر ابھی تک اُس کے بارے میں کچھ بھی نہیں جان پایا تھا۔۔۔۔

حاعفہ نے مٹھیاں سختی سے بھینچتے اپنے اندر اُٹھتے اضطراب پر قابو پایا تھا۔۔۔۔

اُسے کچھ لمحوں بعد ہونے والے نکاح پر خوش ہونا چاہئے تھا۔۔۔مگر اُس کا دل خون کے آنسو رو رہا تھا۔۔۔۔

"کیا ہوا حاعفہ آر یو اوکے؟؟ "

آژمیر اُس کی زرد پڑتی رنگت دیکھ فکر مندی سے بولا تھا۔۔۔۔

"یس سر میں ٹھیک ہوں۔۔۔۔ "

حاعفہ بمشکل الفاظ ادا کر پائی تھی۔۔۔

"تم اپنی طرف سے اِس نکاح میں کسی کو بلانا چاہو گی۔۔۔۔ "

آژمیر کی بات پر حاعفہ نے نظریں اُٹھا کر اُس کی جانب دیکھا تھا۔۔۔لمحہ بھر کو وہ چونک گئی تھی۔۔۔اُسے آژمیر کی نگاہوں میں ایک عجیب سا سرد پن دیکھائی دیا تھا۔۔۔۔اُس کی آنکھوں کے گوشے لال تھے۔۔جیسے شدید غصے کے عالم میں ہوتے تھے۔۔۔

مگر اُس کا لہجہ اُتنا ہی نرم تھا۔۔۔حاعفہ کچھ سمجھ نہیں پائی تھی۔۔۔

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

حاعفہ آج سے پہلے ہمیشہ آژمیر کے سامنے اپنے اصل کردار میں ہی رہی تھی شاید یہی وجہ تھی کہ آژمیر چاہ کر بھی اُس کے اُس معصومیت بھرے رُوپ پر شک نہیں کر پایا تھا۔۔۔ مگر آج پہلی بار وہ اُن بلیک میلرز کے کہے کے مطابق عمل کر رہی تھی۔۔۔ اور وہ خود بھی نہیں جانتی تھی کہ وہ کتنی خراب ایکٹر نکلی تھی۔۔۔۔

@@@@@@@

"بھابھی کیا یہ سچ ہے؟؟؟ آژمیر کی زندگی میں واقعی کوئی لڑکی ہے۔۔۔ "

حمیرا بیگم حیرت اور خوشی کے ملے جلے تاثرات کے ساتھ بولی تھیں۔۔۔ وہاں موجود میران پیلس کی باقی خواتین کی کنڈیشن بھی کچھ ایسی ہی تھی۔۔۔

آژمیر میران کا کسی لڑکی کے حوالے سے تصور ہی اُن کے لیے نہایت خوش کن تھا۔۔۔ ورنہ جب بھی اُس سے شادی کا پوچھا جاتا تو جواب میں اُس کا غصہ دیکھنے کو ہی ملتا تھا۔۔۔

"پتا نہیں وہ کون خوش نصیب لڑکی ہے۔۔۔ جسے آژمیر میران کی چاہت حاصل ہے۔۔۔ آپ کو آژمیر سے اُس کی ایک تصویر تو لے لینی تھی۔۔۔ اب ہم سب اتنا صبر کیسے کریں گے۔۔۔ "

آمنہ بیگم سے بھی خاموش نہیں رہا گیا تھا۔۔۔ جیسے آژمیر گھر کے ہر فرد کا خود سے بڑھ کر خیال رکھتا تھا۔۔۔ ویسے ہی باقی سب کو بھی وہ بے پناہ عزیز تھا۔۔۔ اُس کی خوشی سب کے چہروں پر رونق بکھیر گئی تھی۔۔۔

"تھینک گاڈ لالہ کو بھی کوئی لڑکی پسند آئی۔۔۔ "

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

سب لوگوں میں سے سب سے زیادہ ایکسائیٹڈ زنیشہ ہی تھی۔۔۔ جسے چند دنوں میں اپنے ہونے والے نکاح کے بجائے آژمیر کے لیے بہت خوشی محسوس ہو رہی تھی۔۔۔

"اللہ کا لاکھ لاکھ شکر ہے کہ وہ مجھے میرے بچوں کی خوشیاں دیکھانے والا ہے۔۔۔ میرے آژمیر نے اب تک کی زندگی میں بہت مشکلات دیکھی ہیں۔۔۔ بہت جگہ اُسے تکلیفیں برداشت کرنی پڑی ہیں۔۔۔ اُس لڑکی کو میرے بیٹے کے حق میں بہتر ثابت کرنا میرے مولا۔۔۔ "

شمسہ بیگم نے ہاتھ اُٹھا کر سچے دل سے اپنے رب سے دعا مانگی تھی۔۔۔ جس میں باقی سب نے بھی اُن کا ساتھ دیا تھا۔۔۔

وہ سب خواتین ڈرائنگ روم میں ہی بیٹھیں دو دنوں بعد ہونے والے زوہان اور زنیشہ کے نکاح کی تیاریاں ڈسکس کر رہی تھیں۔۔۔

شمسہ بیگم نے کل ہی کال کر کے شہر کے دو مشہور ڈیزائنرز کو بلوایا تھا۔۔۔ جنہوں نے ابھی کچھ دیر میں اپنے جدید ڈریسز کے ساتھ پہنچنا تھا۔۔۔

وہ سب ابھی اِسی انتظار میں بیٹھی تھیں۔۔۔ جب چار پانچ ملازم بامشکل ایک بھاری لہنگا لیے اندر داخل ہوئے تھے۔۔۔ جسے دیکھ سب خواتین کے منہ کھلے کے کھلے رہ گئے تھے۔۔۔ وہ سلور اور ریڈ امتزاج کا بے پناہ حسین لہنگا تھا۔۔۔ جس کے ساتھ میچنگ کی جیولری، سینڈل سب کچھ بھیجا گیا تھا۔۔۔

"یہ کہاں سے آیا ہے؟؟ "

شمسہ بیگم نے سوالیہ نظروں سے ملازمین کو دیکھا تھا۔۔۔ باقی سب کا بھی یہی سوال تھا۔۔۔

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

"بی بی سائیں یہ زوہان سائیں نے بھیجا ہے۔۔۔زنیشہ بی بی کے لیے۔۔۔۔۔ "

وہ چاروں ملازمین زوہان کے ہی تھے۔۔۔ جن میں سے ایک سر جھکا کر جواب دیتا، وہ ساری چیزیں ایک طرف رکھے بڑے سے ڈائیننگ ٹیبل پر سجاتے وہاں سے نکل گئے تھے۔۔۔۔

اُس کی بات سن کر سب نے رشک بھری ستائشی نظروں سے زنیشہ کو دیکھا تھا۔۔۔سب کو یقین کو چکا تھا کہ زوہان واقعی زنیشہ سے بہت محبت کرتا تھا۔۔۔ورنہ زوہان جیسے بندے سے ایسے کسی عمل کی توقع رکھنا مشکل تھا۔۔۔

زنیشہ سب کی شوخ نظریں خود پر محسوس کرتی بُری طرح شرمندہ ہوئی تھی۔۔۔ملک زوہان کو کبھی کسی کی پرواہ نہیں رہی تھی۔۔۔ مگر اُسے محسوس ہو رہا تھا کہ وہ ایسی حرکتیں کر کے اُس کی حالت خراب کرنے کا ارادہ رکھتا تھا۔۔۔۔

@@@@@@@@@

آژمیر کے کہے کے مطابق اُس کا خاص آدمی فیصل اگلے آدھے گھنٹے میں نکاح خواں کے ساتھ آژمیر کے کچھ معزز دوستوں کو لیے حاضر ہو چکا تھا۔۔۔ آژمیر کا بہترین دوست نصیر اپنی بیوی کو بھی ساتھ لایا تھا تاکہ وہ نکاح کے ٹائم پر حاعفہ کے ساتھ ہو۔۔۔۔

حاعفہ اپنی مخصوص سیاہ شال میں چہرا چھپائے بیٹھی تھی۔۔۔اُس نے نصیر کی بیوی صائمہ کو بھی اپنا چہرا نہیں دیکھایا تھا۔۔۔ وہ اِس وقت جس تکلیف سے گزر رہی تھی۔۔۔یہ اُس کا رب جانتا تھا۔۔۔۔

کچھ لمحوں بعد مولوی صاحب رجسٹر لیے اندر داخل ہوئے تھے۔۔۔ نکاح کے بولوں پر رضامندی میں جواب دیتی حاعفہ نکاح نامہ پر سائن کر گئی تھی۔۔۔۔

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

اپنا آپ آژمیر میران کے نام لکھوانے پر اُس کا دل ایک بار زور سے دھڑکا تھا لیکن اگلے ہی لمحے وہ بالکل ساکت ہو چکی تھی۔۔۔

وہ جانتی تھی کہ یہ نکاح اُس کی زندگی میں خوشیوں کی نوید بن کر نہیں آنے والا تھا۔۔ بلکہ یہ اُس کے لیے ایک بھیانک حقیقت ثابت ہونے والا تھا۔۔۔۔ جس کا احساس ابھی سے ہی اُس کی سانسیں جکڑنے لگا تھا۔۔۔

مولوی صاحب کے جانے کے بعد بھی وہ بت بنی اُسی جگہ بیٹھی رہی تھی۔۔۔ صائمہ نے اُسے ایک دو بار مخاطب کیا تھا۔۔ مگر اُسکی جانب سے جواب نہ پا کر وہ خاموشی سے روم سے نکل گئی تھی۔۔۔

حاعفہ اپنا ایک کام کر چکی تھی۔۔۔ اب اُسے اپنا اگلا کام سر انجام دینا تھا۔۔۔ اُس نے اِرد گرد دیکھتے اپنے ہینڈ بیگ کو تلاش کرنا چاہا تھا۔۔

جب اچانک اِس خیال کے آتے کہ وہ اپنا ہینڈ بیگ باہر آژمیر کے ڈرائینگ میں چھوڑ آئی ہے۔۔۔ وہ فوراً اپنی جگہ سے اُٹھتی باہر کی طرف بھاگی تھی۔۔۔

ڈرائینگ روم میں قدم رکھنے سے پہلے اُس نے اندر جھانکا تھا۔۔

وہاں اِس وقت کوئی بھی نہیں تھا۔۔۔ شاید سب لوگ نکاح کے بعد جا چکے تھے۔۔۔

حاعفہ نے اندر جاتے سائیڈ ٹیبل پر رکھے اپنے پرس کو اُٹھاتے اُس میں موجود اپنی مطلوبہ شے کے ہونے کی تصدیق کی تھی۔۔۔

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

حاعفہ کو آژمیر کہیں نظر نہیں آرہا تھا۔۔۔جب کچھ دیر بعد اُسے ملازمہ چائے کی ٹرے سجائے اندر آتے دیکھائی دی تھی۔۔۔۔

حاعفہ خاموش نظروں سے چائے کے مگ کو دیکھنے لگی تھی۔۔۔جو ملازمہ ایک اُس کے لیے اور ایک آژمیر کے لیے بنا کر گئی تھی۔۔۔

حاعفہ نے ارد گرد سے نظریں بچاتے اپنے بیگ سے مطلوبہ گولیاں نکالتے سامنے رکھے آژمیر کے کپ میں ایک آدھی گولی ملادی تھی۔۔۔۔

یہ وہ زہر کی گولیاں تھیں جو اُن بلیک میلرز کی جانب سے بھیجی گئی تھیں۔۔۔اُن کے مطابق حاعفہ کا آژمیر کی چائے میں 7 سے 8 کی تعداد میں گولیاں ملانی تھیں۔۔۔تب ہی وہ اثر کرتیں۔۔۔مگر حاعفہ یہ مر کر بھی نہیں کر سکتی تھی۔۔۔اُس نے آژمیر کے کپ میں صرف گولی کا اتنا حصہ ملایا تھا جس سے وہ صرف بمشکل بے ہوش ہو پاتا۔۔۔۔

جبکہ باقی کی دس گولیاں اُس نے بڑے ہی پر سکون انداز میں اپنی چائے میں مکس کر دی تھیں۔۔۔

اپنی زندگی کے دو قیمتی ترین لوگوں کو بچانے کے لیے وہ اپنا آپ قربان کرنے والی تھی۔۔۔۔

آژمیر کے آخری بار دیدار کی خواہش لیے وہ چائے کا گھونٹ گھونٹ اپنے حلق میں اُنڈیلنے لگی تھی۔۔۔۔

وہ آدھی چائے پی چکی تھی جب آژمیر اُسے اندر آتا دیکھائی دیا تھا۔۔۔۔

"نکاح کی بہت بہت مبارک ہو مسز آژمیر میران۔۔۔۔۔"

آژمیر چہرے پر پتھریلے سرد تاثرات سجائے حاعفہ سے مخاطب ہوتا اُس کے سامنے صوفے پر براجمان ہوا تھا۔۔۔

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

حاعفہ کے ہاتھ میں موجود کپ پر اُس نے ایک سرد نگاہ ڈالی تھی۔۔۔اور ساتھ ہی اپنے سامنے بڑا مگ اُٹھالیا تھا۔۔۔

"اب یقین آگیا میری محبت کا۔۔۔یا ابھی بھی دلانا باقی ہے۔۔۔۔"

آژمیر کی وحشت ناک نگاہوں پر حاعفہ کے ہاتھ میں پکڑا مگ لرز گیا تھا۔۔۔

وہ آدھے سے بھی زیادہ چائے پی چکی تھی۔۔۔اُس نے اپنے کپکپاتے ہاتھوں سے کپ چھوٹ جانے کے خوف سے سامنے ٹیبل پر رکھ دیا تھا۔۔۔

آژمیر اپنے اندر اُٹھتے اُبال پر قابو پانے کے چکر میں ایک ہی سانس کے اندر مگ خالی کر گیا تھا۔۔۔

حاعفہ نے درزیدہ نگاہوں سے اُس کا یہ رُوپ دیکھا تھا۔۔۔

"سر وہ۔۔۔۔۔"

حاعفہ کچھ بولنے ہی والی تھی جب آژمیر اپنی جگہ سے اُٹھ کر اُس کی جانب بڑھا تھا۔۔۔

"مجھ سے نکاح کرنے کا تمہارا پلان کامیاب ہو چکا ہے۔۔۔اب بولو کون ہو تم۔۔۔۔؟؟"

آژمیر اُس کی کلائی دبوچ کر اپنے مقابل کھڑا کرتا اونچی آواز میں دھاڑا تھا۔۔۔اُس کے چہرے پر نرمی کی زرا سی رمک تک نہ تھی۔۔۔اُسے دیکھ کر صاف لگ رہا تھا کہ وہ ابھی حاعفہ کو اپنے ہاتھوں سے ختم کر دے گا۔۔۔

آژمیر کی اُنگلیاں اُسے اپنے بازو میں پیوست ہوتی محسوس ہوئی تھیں۔۔۔تکلیف کے احساس سے اُس کی آنکھوں سے آنسو بہہ نکلے تھے۔۔۔

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

مگر اُس کے پاس آژمیر کے سوال کا کوئی جواب نہیں تھا۔۔۔وہ بس یک ٹک ڈبڈبائی آنکھوں سے اپنے محبوب کا خوبرو چہرا تکے جا رہی تھی۔۔۔

اُس کے پاس وقت کم تھا۔۔۔مگر جتنا تھا وہ آژمیر میران کے قریب ہی رہ کر گزارنا چاہتی تھی۔۔۔

"کیا ہوا حیرت ہو رہی ہے کہ میری چائے میں شامل کی جانے والی تمہاری زہر سے میں اب تک مرا کیوں نہیں؟؟؟"

آژمیر ٹھوڑی سے دبوچ کر اُس کا چہرا اپنی جانب اُٹھاتا حاعفہ کو اب گہرا جھٹکا دے گیا تھا۔۔۔

تو وہ یہ بھی جانتا تھا کہ حاعفہ اُسے زہر دینے والی ہے۔۔۔پھر بھی اُس نے نکاح کیا تھا۔۔۔

کیا وہ اُس کے ایک طوائف ہونے کے بارے میں جان چکا تھا؟؟

حاعفہ کتنے ہی لمحے بے یقینی سے اُسے تکے گئی تھی۔۔۔۔وہ کچھ سمجھ ہی نہیں پا رہی تھی کہ اگر آژمیر سب جان چکا تھا تو اب تک اُسے اپنے ہاتھوں سے ختم کیوں نہیں کر رہا تھا۔۔۔۔

کئی سوال تھے جو اُس کے اندر سر اُٹھا رہے تھے۔۔۔مگر وہ چاہ کر بھی یہ سب آژمیر سے پوچھنے کی ہمت نہیں کر پا رہی تھی۔۔۔

اِس وقت اُسے صرف آژمیر کو خود سے نفرت کا احساس دلوانا تھا۔۔۔۔

"ہاں مجھے حیرت ہو رہی ہے۔۔۔کیونکہ آپ کا مرنا میری زندگی کے لیے بہت اہم ہے۔۔۔۔میرے پچھلے اتنے دنوں کی محنت کے بعد ہی تو میں اِس مقام تک پہنچ پائی ہوں۔۔۔آژمیر میران کو اپنی محبت کے فریب میں پھنسانا آسان کام تھوڑی تھا۔۔۔۔"

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

حاعفہ اُس سے اپنا چہرا آزاد کرتی زہر خند لہجے میں بولتی آژمیر کو مزید آگ لگا گئی تھی۔۔۔وہ جو کافی حد تک اِسے حاعفہ کی مجبوری سمجھ رہا تھا اُس کے لہجے میں اپنے لیے اتنی نفرت دیکھ اُس کا اپنی محبت سے رہا سہا بھرم بھی ٹوٹ گیا تھا۔۔

"کس کے کہنے پر یہ ناٹک کیا ہے تم نے۔۔۔۔"

آژمیر اُسے بالوں کی گدی سے پکڑ کر اُس کا چہرا اپنے قریب کرتے اپنی گرم سانسوں سے اُس کا چہرا جھلساتے دھاڑا تھا۔۔۔۔

یہ لڑکی اُس کے ساتھ یہ کھیل کھیل کر کتنا بڑا جرم کر چکی تھی۔۔ آژمیر اب اُس کی زندگی اجیرن کر کے اُسے اچھے سے سمجھانے والا تھا۔۔۔

حاعفہ سے اُس کی اِس جان لیوا قربت کے آگے بولنا محال ہوا تھا۔۔۔اُس کے ہونٹ کپکپا کر رہ گئے تھے۔۔۔

اُسے حیرت ہو رہی تھی کہ ابھی تک اُس پر زہر کی لی جانے والی دس گولیوں کا اثر کیوں نہیں ہو رہا تھا۔۔۔۔

اِس سے پہلے کہ وہ کوئی جواب دیتی باہر سے ایک دم زور دار فائرنگ کی آوازیں سنائی دینے لگی تھیں۔۔۔

حاعفہ نے دہل کر آژمیر کی جانب دیکھا تھا۔۔۔اُسے بلیک میلرز کے اِس پلان کا علم بالکل بھی نہیں تھا۔۔۔۔

"پہلے تمہارے اُن ساتھیوں سے نبٹ لوں پھر تمہیں تمہارے انجام تک پہنچاؤں گا۔۔۔۔"

آژمیر کے نفرت آمیز الفاظ کے ساتھ حاعفہ کو اُس کی آنکھوں میں ایک عجیب سا درد نظر آیا تھا۔۔۔محبت میں ملنے والی بے وفائی کا درد۔۔۔۔

حاعفہ کا دل جیسے کسی نے چیر کر رکھ دیا تھا۔۔۔

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

وہ یہ سب دیکھنے سے پہلے مر جانا چاہتی تھی۔۔۔ مگر اُس پر تو موت کو بھی ترس نہیں آرہا تھا۔۔

آژمیر اُسے ایک ہی جھٹکے میں اپنی گرفت سے آزاد کرتا دور دھتکار چکا تھا۔۔

باہر دل کو لرزا دینے والی فائرنگ لمحہ بالمحہ بڑھتی جا رہی تھی۔۔۔

حاعفہ نے زبان سے بنا کچھ بولے ہاتھ بڑھا کر آژمیر کا بازو تھامتے اُسے باہر جانے سے روکنا چاہا تھا۔۔۔

آژمیر نے پلٹ کر لہو ٹپکاتی نظروں سے اُسے دیکھتے دور جھٹکا تھا۔۔۔ جس کے جواب میں حاعفہ پیچھے رکھے صوفے پر جا گری تھی۔۔۔ اُس نے خود کو سنبھالنے کی کوشش بالکل بھی نہیں کی تھی۔۔۔ اور اُس کا سر سیدھا ساتھ پڑی کرسی کے ہینڈل سے لگتا اُسے لہولہان کر گیا تھا۔۔۔

آژمیر بنا پلٹ کر اُس کی جانب دیکھے باہر کی جانب بڑھ گیا تھا۔۔۔

@@@@@@@@@

زنیشہ زوہان کی جانب سے بھیجی جانے والی چیزوں کو بنا دیکھے گھر کی سب خواتین کی نظروں سے گھبراتی اپنے روم میں واپس آگئی تھی۔۔۔

گھر میں سب بہت خوش تھے۔۔۔ کیونکہ دو بہت ہی انہونی باتیں ہوئی تھیں۔۔۔۔ نہ صرف زوہان اور زنیشہ کا نکاح ہونے والا تھا بلکہ آژمیر بھی اپنی شادی کے لیے حامی بھر چکا تھا۔۔۔

شمسہ بیگم بے حد خوش تھیں۔۔۔ لیکن زنیشہ کے رگ وپے میں ایک عجیب سی بے چینی پھیلی ہوئی تھی۔۔۔ اُسے محسوس ہو رہا تھا کہ جیسے کچھ غلط ہونے والا ہے۔۔۔

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

اپنے اندر کی گھٹن سے گھبراتے اُس نے ریموٹ اُٹھاتے ٹی وی آن کر لیا تھا۔۔۔ مختلف چینل سرچنگ کرتے اُس کا انگوٹھا ایک چینل پر آکر ساکت ہوا تھا۔۔۔ کیونکہ سامنے چلتے نیوز چینل پر ایک بار پھر ثمن خان اور ملک زوہان کو ایک ساتھ ایک کپل کے طور پر دیکھایا جا رہا تھا۔۔۔۔

وہ دونوں شاید کسی بزنس میٹنگ کے لیے دبئی جا رہے تھے۔۔۔۔ زنیشہ اندر تک جل کر خاک ہوئی تھی۔۔۔ جب اِس شخص کو کلیئر تھا کہ اُسے کس کے ساتھ رہنا ہے تو پھر وہ اُس کے جذبات کے ساتھ کیوں کھیل رہا تھا۔۔۔

زنیشہ کا پارہ بُری طرح چڑھ چکا تھا۔۔۔ سکرین پر بار بار ثمن کا زوہان کے بے حد قریب کھڑا ہونا دیکھایا جا رہا تھا۔۔۔۔

زنیشہ نے شدید غصے میں آتے ریموٹ اُٹھا کر دیوار پر دے مارا تھا۔۔۔۔

اور بیڈ سائیڈ رکھے موبائل کو اُٹھاتے اُس نے زوہان کو کال ملائی تھی۔۔۔۔

وہ ہمیشہ سے اپنی چیزوں کے معاملے میں بہت پوزیسو رہی تھی۔۔۔۔ زوہان یہ بات اچھے سے جانتا تھا پھر بھی وہ ہمیشہ اُس کی فیلنگز ہرٹ کرتا رہتا تھا۔۔۔۔

دو تین بار ٹرائے کرنے کے بعد جا کر زوہان نے کال پک کی تھی۔۔۔۔

"میں ابھی بزی ہوں بعد میں کال کرتا ہوں۔۔۔"

زوہان اُس کی جانب سے کچھ سنے بغیر مصروف سے انداز میں گویا ہوا تھا۔۔

"اچھے سے جانتی ہوں کس کے ساتھ بزی ہیں۔۔۔۔۔ اُس ثمن خان کے ساتھ ہیں نا آپ۔۔۔"

زنیشہ ترشی بھرے لہجے میں بولتی یہ بھول چکی تھی کہ مقابل کون ہے۔۔۔۔

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

"ایکسکیوزمی مس زنیشہ میران یہ کس انداز میں بات کر رہی ہیں آپ مجھ سے۔۔۔اور کس حیثیت سے یہ سوال پوچھا ہے آپ نے مجھ سے۔۔۔ابھی میں نے آپ کو ایسا کوئی اختیار نہیں دیا ہے۔۔۔۔"

زوہان اپنے اُوپر کسی کا بھی چلانا بھلا کہاں برداشت کر سکتا تھا۔۔۔

جبکہ اُس کے یہ اجنبی الفاظ زنیشہ کی آنکھیں نم کر گئے تھے۔۔۔۔

"مجھے ایسا کوئی اختیار چاہیئے بھی نہیں۔۔۔۔اور آپ کس حیثیت سے مجھے حسیب سے بات کرنے سے ٹوکتے ہیں۔۔۔اب میں اُس سے بات بھی کروں گی اور اُس کے قریب بھی جاؤں گی۔۔۔دیکھتی ہوں کس حیثیت سے روکتے ہیں آپ مجھے۔۔۔۔"

زنیشہ بچوں جیسے ضدی لہجے میں بولتی کیا کچھ غلط بول گئی تھی اِس وقت اُسے اندازہ بھی نہیں ہوا تھا۔۔۔

"جسٹ شٹ یور ماؤتھ زنیشہ۔۔۔۔۔تم جانتی بھی ہو تم کیا بکواس کر رہی ہو۔۔۔۔"

زوہان اتنی شدت سے دھاڑا تھا کہ زنیشہ کا دل زور سے لرز اُٹھا تھا۔۔۔مگر اِس وقت وہ اپنے حواسوں میں نہیں تھی۔۔۔۔

جس شخص کو آپ اتنی شدت سے چاہتے ہو۔۔۔اُسے کسی اور کی بانہوں میں دیکھنا کتنا تکلیف دہ تھا زنیشہ زوہان کو اِس بات کا احساس دلانا چاہتی تھی۔۔۔۔

"میں اچھے سے جانتی ہوں میں کیا کہہ رہی ہوں۔۔۔آپ بھی ایک بات سن لیں۔۔۔مجھے آپ سے شادی نہیں کرنی ہے۔۔۔۔آپ لالہ کو خود ہی انکار کر دیں۔۔۔ورنہ جو میں کروں گی اُس پر آپ سب لوگوں کو پچھتانا پڑے گا۔۔۔"

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

زنیشہ کے اندر تو جیسے شعلے بھڑک رہے تھے۔۔۔کیونکہ زوہان کے پیچھے سے آتی ثمن کی آواز یہی ثابت کر رہی تھی کہ وہ لڑکی ابھی بھی زوہان کے ساتھ ہے۔۔۔۔

زنیشہ کو یہی بات غصہ دلاتی تھی کہ اگر وہ ثمن کو ہی اتنا چاہتا تھا تو اُسے کھلونے کی طرح استعمال کیوں کر رہا تھا۔۔۔

"تمہارا دماغ خراب ہو چکا ہے۔۔۔۔جسے میں دو دن بعد اپنے طریقے سے ٹھکانے لگاؤں گا۔۔۔اور مجھے یہ فضول دھمکیاں دینے کی دوبارہ کوشش مت کرنا۔۔۔۔تمہاری اِن دھمکیوں کا اثر صرف اُن لوگوں پر ہی ہو گا جن کے لیے تم امپورٹنٹ ہو۔۔۔مجھے کوئی فرق نہیں پڑتا۔۔۔۔"

زوہان زنیشہ کا دل ایک بار پھر چھلنی کرتا کال کاٹ گیا تھا۔۔۔

وہ اپنے عزیز ترین لوگوں کو بھی اپنے ساتھ مس بی ہیو کرنے کی اجازت نہیں دیتا تھا۔۔۔اور زنیشہ نے آج جو الفاظ ادا کیے تھے اُن کے جواب میں زوہان کو یہی بولنا بالکل ٹھیک لگا تھا۔۔۔۔

زوہان نے دوبارہ کوئی اور نمبر ڈائل کیا تھا۔۔۔

"اُس بے وقوف لڑکی کے ساتھ ساتھ رہو۔۔۔وہ کوئی اُلٹی سیدھی حرکت کر کے خود کو نقصان نہ پہنچا دے۔۔۔"

زنیشہ پر شدید غصہ ہونے کے باوجود زوہان کے لہجے میں اُس کے لیے واضح فکر محسوس کی جا سکتی تھی۔۔۔۔

اُس کے سامنے بیٹھی ثمن اُسے دیکھ کر رہ گئی تھی۔۔۔

"میرا دل چاہتا ہے میں خود ہی زنیشہ کے پاس جا کر تمہاری زندگی میں اُس کی اور اپنی حیثیت واضح کر دوں۔۔۔۔"

ثمن نے ناراض نظروں سے زوہان کی جانب دیکھتے کہا۔۔۔

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

"اور اگر تم نے ایسا کیا تو میں اپنے ہاتھوں سے تمہارا گلا دباؤں گا۔۔۔"

زوہان نے سیگریٹ سلگھاتا اُسے سرد نگاہوں سے گھور کر دیکھا تھا۔۔۔

"مجھے کیوں لگ رہا ہے۔۔۔ یہ جنگلی بلی مستقبل میں ملک زوہان میران کے کس بل نکال کر رکھ دے گی۔۔۔"

ثمن جانتی تھی کہ زوہان کا موڈ اِس حد تک خراب کرنے والی کے ذکر سے ہی اب اُس کا موڈ بحال ہونا تھا۔۔۔

"تم کچھ دیر کے لیے خاموش بیٹھو تو تمہارے لیے زیادہ بہتر ہو گا۔۔۔"

زوہان اُس کا مقصد سمجھتا اُسے وارن کر گیا تھا۔۔۔ جس کے بعد ثمن نے دوبارہ کچھ بولنے کی ہمت نہیں کی تھی۔۔۔

@@@@@@@@@

ماورا کی رات کے دوسرے پہر پیاس کے احساس سے آنکھ کھلی تھی۔۔۔ اُس نے ہاتھ بڑھا کر پانی کی بوتل اُٹھائی، جو کہ بالکل خالی ہو چکی تھی۔۔۔

اُس کی دائیں جانب بیلا کمبل میں دبکی سو رہی تھی۔۔۔ اُسے اب اکیلے ہی باہر جا کر پانی لانا تھا۔۔۔

ماورا اپنی گرم شال اوڑھتی کیمپ سے نکل آئی تھی۔۔۔

کچھ فاصلے پر موجود کیمپ جہاں پر پانی کے کولر رکھے گئے تھے وہاں سے بوتل بھرتے وہ جیسے ہی اپنے کیمپ کی جانب بڑھی اُس کی نظریں سامنے بنے بوائز کے کیمپس پر پڑی تھی۔۔۔

جن میں سے دوسرے نمبر والے کیمپ سے ایک لڑکی کو باہر نکلتا دیکھ ماورا کی آنکھیں باہر کو اُبل پڑی تھیں۔۔۔ اُسے آج شام کو ہی بیلا نے بتایا تھا کہ یہ کیمپ منہاج کا ہے اور وہ اِس میں اکیلا رہ رہا ہے۔۔۔

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

اِس خیال کے آتے ہی زنیشہ کے تن بدن میں آگ لگ گئی تھی۔۔۔

وہ شدید غصے کے عالم میں منہاج کے کیمپ کی طرف بڑھی تھی۔۔۔وہ لڑکی تو کب کی اپنے کسی کیمپ میں غائب ہو چکی تھی۔۔۔۔

ماورا شدید غم و غصے کے عالم میں اندر داخل ہوئی تھی۔۔۔۔۔مگر اندر کا منظر دیکھ وہ پل بھر کو حیران ہوئی تھی۔۔۔۔

اندر صرف منہاج ہی سویا ہوا تھا، مگر بلینکٹ گردن تک اوڑھے وہ گہری نیند میں سویا ہوا لگ رہا تھا۔۔۔

"منہاج درانی بہت بڑے ایکٹر ہو تم مگر آج میں چھوڑوں گی نہیں تمہیں۔۔۔۔رنگے ہاتھوں پکڑا ہے تمہیں آج۔۔۔۔ "

ماورا کو یہی لگا تھا کہ منہاج سونے کی صرف ایکٹنگ کر رہا ہے۔۔۔ بھلا اُس کے سوتے میں کوئی لڑکی یہاں آکر کیا کرے گی۔۔۔۔

بات کی تحقیق کیے بنا، اِسی سوچ کے ساتھ ماورا دانت پیستی اُس کی جانب بڑھی تھی۔۔۔اور اُس کے اُوپر سے کمبل کھینچتے اُسے جھنجھوڑ کر رکھ دیا تھا۔۔۔۔

منہاج جو گہری نیند میں تھا اِس اچانک نازل ہوتے طوفان پر آنکھیں کھولتے اپنے اُوپر جھکی ماورا کو دیکھنے لگا تھا۔۔۔جو خونخوار تیور لیے غصے میں اُس کے انتہائی قریب تھی۔۔۔

ماورا منہاج کے کچی نیند سے بیدار ہونے کی وجہ سے آنکھوں میں اُبھرتے سیاہ ڈورے دیکھ لمحہ بھر کو بوکھلائی تھی۔۔۔

منہاج کو دیکھ کر کہیں سے نہیں لگ رہا تھا کہ وہ سونے کی ایکٹنگ کر رہا ہے۔۔۔

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

"کیا ہوا سب ٹھیک ہے؟؟؟"

منہاج ماورا کو رات کے اِس پہر اپنے کیمپ میں دیکھ فکر مندی سے بولا تھا۔۔۔۔

"وہ لڑکی یہاں کیا کر رہی تھی ؟؟؟"

ماورا کی کنفیوژن کلیئر نہیں ہو پائی تھی۔۔۔وہ ہولے سے بڑبڑاتی پیچھے ہٹی تھی۔۔۔

"کونسی لڑکی ؟؟؟"

منہاج سوالیہ حیرت بھری نظروں سے اُس کی جانب دیکھتے بولا تھا۔۔۔کیمپ میں زیرو پاور کی گرین روشنی پھیلی ہوئی تھی۔۔۔جس میں منہاج کی نظریں سامنے بیٹھی لڑکی پر ٹک گئی تھیں۔۔۔

اُس نے ہمیشہ ماورا کو ڈھیلے ڈھالے کپڑوں اور شال میں لپٹا دیکھا تھا۔۔۔مگر اس وقت ماورا اپنے حلیے کا خیال کیے بغیر اُس لڑکی کے غصے میں سیدھی یہاں آ نکلی تھی۔۔۔

سیاہ ٹراؤزر کے اُوپر سیاہ شارٹ شرٹ پہنے وہ شال کو اِس وقت بھی اپنے گرد لپیٹے ہوئے تھی۔۔۔مگر اِس وقت اُس کی شال اُس کے ہوش رُبا حُسن کو منہاج درانی کی نظروں سے بچانے کے لیے ناکافی تھی۔۔۔

ماورا کے سیاہ سلکی بال اُس کی شال کی قید سے آزاد ہونے کی کوشش کرتے اِس وقت ماورا کے ساتھ ساتھ منہاج کو بھی اچھی خاصی مشکل میں ڈال گئے تھے۔۔۔

"کوئی نہیں۔۔۔"

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

ماورااُس کی وار فتگی بھری نظروں سے گھبرا کر اُٹھی تھی مگر اگلے ہی لمحے کلائی منہاج درانی کی گرفت میں آجانے کی وجہ سے اُس کی دھڑکنیں تیز ہوئی تھیں۔۔۔۔

"پلیز۔۔۔۔۔"

اُس نے ہاتھ آزاد کروانے کے لیے کچھ کہنا ہی چاہا تھا۔۔۔ مگر تب تک منہاج اُسے اپنی جانب کھینچ چکا تھا۔۔۔ وہ اپنا توازن برقرار نہ رکھ پاتی سیدھی منہاج کے سینے پر آن گری تھی۔۔۔۔

"پلیز چھوڑو مجھے۔۔۔۔"

ماورااُس کے اُوپر سے اُٹھنے کی کوشش کرتی چلائی تھی۔۔۔ مگر اپنی کمر پر لپٹی منہاج کی آہنی بانہوں کی گرفت وہ ہلا بھی نہیں پائی تھی۔۔۔

"میری بیوی میرے کیمپ میں میرے لیے آئی ہے، میں اتنی آسانی سے کیسے جانے دوں"...

منہاج زرا سا اُوپر اُٹھا تا اُس کی سرد پیشانی پر لب رکھ گیا تھا۔۔۔

اُس کے دھکتے لمس اور چہرے پر محسوس ہوتی گرم سانسوں پر ماورا کے پورے وجود میں اک سنسنی سی دوڑ گئی تھی۔۔۔ وہ پھر جلد بازی میں یہاں آنے کا بہت غلط فیصلہ کر چکی تھی۔۔۔ اُس کا خود کو جی بھر کے گالیاں دینے کا دل چاہا تھا۔۔۔

"منہاج درانی مجھ سے دور رہو۔۔۔۔ اب دوبارہ مجھے چھوا تو مجھ سے بُرا کوئی نہیں ہو گا۔۔۔"

ماورا حیا اور خفگی سے سرخ پڑتی چلائی تھی۔۔۔ وہ شدید ٹھنڈ سے کانپ رہی تھی۔۔۔ جسے محسوس کرتے اگلے ہی لمحے منہاج کروٹ بدل کر اُس کی پشت میٹرس پر لگاتے پوری طرح اُس پر حاوی ہو چکا تھا۔۔۔

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

ماورا کا سر اب تکیے پر تھا۔۔۔ جبکہ منہاج اُس کے اُوپر جھکا اُس کی ٹھنڈ کے احساس سے اُسے پوری طرح کمبل میں لپیٹ گیا تھا۔۔۔۔

ماورا نے اُس کا یہ کیئر نگ انداز بہت اچھے سے نوٹ کیا تھا مگر بولی کچھ نہیں تھی۔۔۔۔

"منہاج درانی تمہارے ساتھ مسئلہ کیا ہے؟ جب میں تم سے دور رہنا چاہتی ہوں تو یوں زبردستی قریب کیوں آتے ہو میرے۔۔۔۔"

اُس کی قربت کے احساس سے ماورا کا اپنا دل بھی بغاوت کرنے لگا تھا۔۔۔ مگر وہ اب کسی صورت اِس شخص کے جھانسے میں نہیں آنا چاہتی تھی۔۔۔۔

"میرے لیے یہ پاسبل نہیں ہے اور وہ بھی اِس کنڈیشن میں جب تم خود میرے پاس آئی ہو۔۔۔۔۔"

منہاج نے جھک کر اُس کے دھکتے گالوں کو نرمی سے چھوا تھا۔۔۔۔

"مجھ سے یہاں آکر بہت بڑی غلطی ہو گئی ہے۔۔۔۔"

ماورا تپ کر بولی تھی۔۔۔

"لیکن میرے لیے تو یہ غلطی سر آنکھوں پر ہے۔۔۔۔ کب معاف کرو گی مجھے۔۔۔۔"

منہاج اُس کے یخ بستہ ہاتھوں کو اپنی گرفت میں لے کر حرارت بخشتا محبت پاش لہجے میں بولا تھا۔۔۔۔

اُس نے اب تک ماورا کے ساتھ جتنا بھی غلط کیا تھا وہ اُس کے لیے دل و جان سے شرمندہ تھا۔۔۔ ماورا کے ماضی کو دیکھ کر اُسے دھتکارنا منہاج کو اپنی زندگی کی سب سے بڑی غلطی معلوم ہو رہی تھی۔۔۔۔

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

جس کے لیے وہ ساری زندگی ماورا کے آگے جھک کر رہنے کو تیار تھا۔۔۔ مگر ماورا اُس کے سامنے حامی تو بھرتی۔۔۔

"تم مجھ سے دور جانا چاہتی ہو۔۔۔ مگر میرے لیے تم سے دور رہنا ممکن نہیں ہے۔۔۔ میں بہت محبت کرتا ہوں تم سے۔۔۔ جو کچھ میں نے کیا وہ بہت زیادہ غلط اور معافی کے قابل بالکل بھی نہیں ہے۔۔۔ مگر اُس کی سزا میں تمہاری جدائی برداشت نہیں ہے مجھے۔۔۔ اِس کے علاوہ تم جو سزا دینا چاہو گی مجھے منظور ہو گی۔۔۔ پلیز معاف کر دو مجھے۔۔۔"

منہاج درانی اُس کے پہلو میں دراز ہوتا محبت سے چور لہجے میں بولتا اُس کے آگے ہاتھ جوڑ گیا تھا۔۔۔

ماورا حیرت سے اُس کا یہ عمل دیکھ رہی تھی۔۔۔

ہر ایک کے سامنے اکڑ کے ساتھ سر اُٹھا کر کھڑے ہونے والا اُس کے سامنے جھک رہا تھا۔۔

ماورا کے لیے یہ بات چھوٹی بالکل بھی نہیں تھی۔۔۔

"میں نے جو زندگی دیکھی ہے اُس میں مرد دنیا کی سب سے زیادہ بے اعتبار مخلوق تصور کیا جاتا ہے۔۔۔ جس کا محبت کے جذبے سے دور دور تک کوئی واسطہ نہیں ہوتا، جو عورت سے صرف اپنی ہوس پوری کرنا جانتا ہے۔۔۔۔ میں نے اپنی آپی سے وعدہ کیا تھا کہ اِس معاشرے کے اِن بے رحم مردوں پر کبھی بھروسہ نہیں کروں گی۔۔۔ مگر یونی آکر، تم سے مل کر میں اپنی بات پر قائم نہیں رہ پائی۔۔۔ تمہارا اتنی عزت دینا، عورتوں کے وقار کا خیال رکھنا۔۔۔ اِن سب باتوں نے مجھے بہت متاثر کیا۔۔۔ میں جان ہی نہیں پائی میرا دل کب تمہاری محبت میں گرفتار ہوتا چلا گیا۔۔۔

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

میں نے تم سے بے پناہ محبت کی ہے منہاج درانی۔۔۔۔ تمہاری خاطر اپنی جان چھڑکنے والی بہن تک کو دھوکا دے گئی۔۔۔۔ اور تم نے کیا کیا۔۔۔۔ اُنہیں روائتی مردوں جیسے نکلے۔۔۔۔ مجھے بے اعتبار کہہ کر سزا سنادی۔۔۔ میرے دل کے ٹکڑے کرنے کے ساتھ ساتھ میری روح بھی چھلنی کر دی۔۔۔۔۔

ماورا اپنے دل کی بھڑاس اُس پر نکالتی آخر میں رو پڑی تھی۔۔۔۔ منہاج کو لگا تھا کسی نے اُس کا دل کچل ڈالا ہو۔۔۔۔ وہ کتنا کمزور مرد نکلا تھا۔۔۔۔ جس لڑکی سے اتنی محبت کی تھی۔۔۔ اُسی پر اعتبار نہیں کر پایا تھا۔۔۔ پچھتاوں کے ناگ نے اُسے ایک بار پھر ڈسا تھا۔۔۔

لیکن وہ خود سے یہ عہد کر چکا تھا کہ اب کبھی اپنی محبت کو رسوا نہیں کرے گا۔۔۔ یہ لڑکی صرف اُس کی تھی۔۔۔ جسے اُسے توڑنا اور بکھیرنا نہیں تھا بلکہ کسی نازک آبگینے کی طرح سنبھال کر رکھنا تھا۔۔۔۔

"مجھے معاف کر دو۔۔۔ آئندہ ایسا کبھی نہیں ہو گا۔۔۔۔ میں مر جاؤں گا مگر تم پر اعتبار کرنا نہیں چھوڑوں گا۔۔۔۔ اُسے بھیانک حقیقت کو میری پہلی اور آخری غلطی سمجھ کر معاف کر دو۔۔۔۔"

منہاج اُس کے ناک وجود کو اپنے سینے میں بھینچتے محبت سے چور لہجے میں بولا تھا۔۔۔

جبکہ ماورا تو اُس کے سینے میں منہ چھپائے اُس کے گرد اپنی نازک بانہوں کا حصار باندھے شدت سے رو دی تھی۔۔۔۔ اُس نے منہاج کو خود سے دور نہیں جھٹکا تھا۔۔۔ بلکہ خود مزید اُس کے قریب ہوئی تھی۔۔۔۔ جو منہاج کے لیے بہت خوش کن تھا۔۔۔ وہ ماورا کو اپنی قیمتی متاع کی طرح سینے میں پوری طرح سے قید کر گیا تھا۔۔۔۔

ماورا نے ہولے سے چہرا اُٹھاتے بھیگی آنکھوں سے اُسے گھورا تھا۔۔۔

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

"آئی لو یو آئی رئیلی لو یو۔۔۔۔"

منہاج عقیدت اور محبت سے اُس کی دونوں آنکھوں کو چوم گیا تھا۔۔۔اُس کے اِس والہانہ عمل پر ماورا کی رنگت سُرخ پڑی تھی۔۔۔

دونوں کی بے چینی اور درد ایک دوسرے کے قریب آنے اور نئے سرے سے اعتبار سونپنے کی وجہ سے ختم ہو چکا تھا مگر وہ دونوں ہی نہیں جانتے تھے کہ قسمت آنے والے وقت میں اُن کے ساتھ کیا کھیل کھیلنے والی تھی۔۔۔۔

@@@@@@@@

آژمیر کے بنگلے پر اُن لوگوں نے پوری تیاری کے ساتھ حملہ کیا تھا۔۔۔ پچھلے پندرہ منٹ مسلسل مقابلہ کرنے کے بعد کہیں جا کر سب کچھ آژمیر اور اُس کے گارڈز کے کنٹرول میں آیا تھا۔۔۔۔

آژمیر کے لیے سب سے زیادہ حیرت کی بات یہ تھی کہ اُس نے نہ پولیس کو کال کی تھی نہ میڈیا کو۔۔۔ مگر جیسے ہی اُن کی فائرنگ سٹارٹ ہوئی اگلے پانچ منٹ بعد پولیس وہاں پہنچ گئی تھی۔۔۔۔اور ساتھ میری والوں کی بھی پوری فوج موجود تھی۔۔۔۔

جس کا یہی مطلب تھا کہ یہ سب کسی نے سازش کے تحت اُس کی ساکھ خراب کرنے کے لیے کیا تھا۔۔۔ آژمیر کی کمپنی اِس وقت مارکیٹ میں سب سے اُوپر چل رہی تھی۔۔۔ پچھلے ایک سال سے سارے ٹاپ کے نیشل اور انٹرنیشنل پراجیکٹس اُسی کی کمپنی کو مل رہے تھے۔۔۔۔

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

مگر یہ سب کروا کر با آسانی میڈیا کے ذریعے اُس کی ساکھ تباہ کروائی جاسکتی تھی۔۔۔اُس کے زرا سا نام خراب ہونے پر مارکیٹ میں اُس کے شیئرز گر جانے تھے۔۔۔اور حاعفہ کے دیئے جانے والے دھوکے کی وجہ سے وہ مینٹلی اتنا ڈسٹرب تھا کہ مشکل سے مشکل معملات چٹکیوں میں حل کر دینے والا اِس وقت خود کو ہی نہیں سنبھال پا رہا تھا۔۔

اُس کے دشمن نے اُسے تباہ کرنے کے لیے ایک ساتھ یہ سارے گیمز کھیلے تھے کیونکہ اُس کا دشمن بھی اچھی طرح جانتا تھا کہ آژمیر میران کو توڑنا اتنا آسان نہیں تھا۔۔اُسے پہلے حاعفہ کے ذریعے ایموشنلی ویک کیا گیا تھا۔۔۔

اور پھر سنبھلنے کا موقع دیئے بغیر ایک اور حملہ کر دیا گیا تھا۔۔۔آژمیر کے آدمی اُس شخص تک پہنچ گئے تھے جو حاعفہ کو بلیک میل کر رہا تھا۔۔اور اُسی کے تھرو حاعفہ کا آج نکاح کے بعد آژمیر کو زہر دینے کا پلان پتا چلا تھا۔۔۔مگر اِس سے پہلے کہ وہ اُس آدمی کو پکڑ کر اُس کے ذریعے آژمیر کے اصل دشمن تک پہنچتے اُس شخص کو اُسی کے ساتھیوں نے قتل کروا دیا تھا۔۔۔

آژمیر حاعفہ کی اصلیت جان جانے اور اُس کے اتنے بڑے دھوکے کے بعد اُسے آسانی سے جانے دینے کا ارادہ نہیں رکھتا تھا۔۔۔وہ اپنے چھوٹے سے چھوٹے مجرم کو معاف نہیں کرتا تھا حاعفہ نے تو پھر اُس کے دل کے ساتھ کھلواڑ کیا تھا۔۔۔ اُس سے محبت کا جھوٹا ناٹک کر کے اُس کی روح پر ہمیشہ کے لیے بہت گہرا گھاؤ رقم کر دیا تھا۔۔۔جسے بھول پانا آژمیر کے لیے ناممکن تھا۔۔۔

وہ اب حاعفہ کو اپنے ساتھ رکھ کے ہمیشہ کے لیے اُسی بھٹی میں جلانا چاہتا تھا، جس میں وہ خود جل رہا تھا۔۔

یہ احساس ہی اُسے جلتے انگاروں پر ڈال دیتا تھا کہ جس لڑکی سے اُس نے اتنی محبت کی وہ اُسے زہر دینے والی تھی۔۔۔

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

حاعفہ کو جو گولیاں زہر کی گولیاں بتا کر ہی دی گئی تھیں۔۔۔حاعفہ کے علم میں لائے بغیر آژمیر نے وہ تبدیل کروادی تھیں۔۔۔

وہ چاہتا تو نکاح کے فوراً بعد حاعفہ کو اِس دھوکے کی سزا سنا دیتا۔۔۔مگر وہ یہ دیکھنا چاہتا ہے کہ کیا حاعفہ اُس سے اتنی نفرت کرتی ہے کہ اُسے زہر دے دے گی۔۔۔۔

آژمیر کے دل میں ایک موہم سی اُمید باقی تھی۔۔۔کہ کیا پتا حاعفہ ایسا نہ کرے۔۔۔۔

مگر اُسے چائے میں وہ گولیاں مکس کرتے دیکھ آژمیر کی وہ تھوڑی سی اُمید بھی ختم ہو گئی تھی۔۔۔وہ شدید غصے کے عالم میں اُس کا کپس کو بدلنا نہیں دیکھ پایا تھا۔۔۔۔اور اُسے پوری طرح گناہگار اقرار دے گیا تھا۔۔۔

رہی سہی کسر حاعفہ نے اپنی زبان سے جرم کا اقرار کرتے پوری کر دی تھی۔۔۔۔

فیصل نے ابھی اُس کے قریب آکر تصدیق کی تھی کہ حاعفہ کو بلیک میلرز کی طرف سے جو گولیاں ملی تھیں وہ زہر کی گولیاں نہیں بلکہ بے ہوشی کی تھیں۔۔۔وہ لوگ آژمیر کو مارنے کا ارادہ نہیں رکھتے تھے۔۔۔۔اُن کا مقصد صرف آژمیر کو ایموشنلی اور مینٹلی تباہ کرنا تھا۔۔۔اور ساتھ ہی اُس پر یوں حملہ کروا کر اُس کی رپوٹیشن خراب کرنا تھا تاکہ آژمیر اِس کنڈیشن میں خود کو سنبھال نہ پاتا اور پھر وہی سب ہوتا جو اُس کے دشمن چاہتے تھے۔۔۔

آژمیر جیسے شخص کو برباد کرنے کی اُن کی پلاننگ بہت لمبی تھی۔۔۔۔

جس میں وہ کافی حد تک کامیاب بھی ہوئے تھے۔۔۔

آژمیر کو شروع میں حاعفہ پر شک گزرا تھا مگر حاعفہ اُس کے سامنے کبھی بناوٹی رہی ہی نہیں تھی کہ وہ اُسے پکڑ پاتا۔۔۔

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

آژمیر کو کمزور کر کے حاعفہ اپنے کام میں کامیاب رہی تھی۔۔۔ جس سے اُس نے ماورا کو تو بچا لیا تھا مگر آژمیر میران کو ہمیشہ کے لیے کھو دیا تھا۔۔۔۔

آژمیر نے اپنے آدمیوں کے ساتھ مل کر دشمنوں کو مار گرایا تھا۔۔۔۔

دشمن کے ساتھ ملے پولیس کے کچھ اہلکار اور میڈیا کے کچھ رپوٹرز نے اِس بات کو اُچھالنے کی کوشش کی تھی۔۔۔ مگر آژمیر کے دوست ڈی آئی جی شہروز نے اُس کی کال پر بروقت وہاں پہنچتے سارا معاملہ سنبھال لیا تھا۔۔۔۔

آژمیر دل میں بھڑکی آگ کے شعلوں میں حاعفہ نور کو بھسم کرنے کے ارادے سے اندر آیا تھا۔۔۔ مگر حاعفہ اندر موجود ہوتی تو اُسے ملتی۔۔۔۔

آژمیر کی ایک ہی دھاڑ پر تمام ملازمین سر جھکائے اُس کے سامنے آن کھڑے ہوئے تھے۔۔۔ گولیوں کی آواز پر کونوں کھدروں میں چھپے بیٹھے وہ حاعفہ کو یہاں سے فرار ہوتا نہیں دیکھ پائے تھے۔۔۔۔

"نہیں چھوڑوں گا میں اُسے۔۔۔۔"

آژمیر نے شدید غصے اور طیش کے عالم میں چلاتے ہاتھ کا مکا بنا کر سامنے رکھے کانچ کے ٹیبل پر دے مارا تھا۔۔۔ جو بہت سی دڑاروں میں بٹتا اُس کا ہاتھ لہولہان کر گیا تھا۔۔۔۔ اُس کے سامنے کھڑے تمام ملازمین کانپ کر رہ گئے تھے۔۔۔

اُنہوں نے پہلے بھی آژمیر کا غصہ دیکھا تھا مگر ایسا غضب ناک روپ پہلی بار دیکھ رہے تھے۔۔۔۔

"فیصل ڈھونڈو اُسے۔۔۔۔ اگلے چوبیس گھنٹوں کے اندر وہ میرے سامنے ہونی چاہیے ورنہ ہر پوری دنیا کو جلا کر راکھ کر دوں گا۔۔۔۔"

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

آژمیر فیصل کو حکم دیتا ہاتھ سے اُسی طرح بہتے خون کے ساتھ اپنے کمرے کی جانب بڑھ گیا تھا۔۔۔

@@@@@@@@

"کیا ہوا پریشان لگ رہی ہیں آپ؟"

زوہان ڈرائنگ میں بیٹھی نفیسہ بیگم کے قریب آتے بولا۔۔۔جو فون ہاتھ میں لیے گم صم سی بیٹھی تھیں۔۔۔

"ہاں وہ ابھی شمسہ بہن سے بات ہوئی ہے زنیشہ کو بہت سخت بخار ہے۔۔۔گڑیا سی ہے بھی تو اتنی پیاری کہ ہر دوسرے دن نظر لگی پڑی ہوتی۔۔۔۔مجھے تو ڈر ہے جب وہ دلہن بنے گی تب کیا ہو گا۔۔۔۔"

نفیسہ بیگم کے لہجے میں زنیشہ کے لیے محبت اور فکر کوٹ کوٹ کر بھری ہوئی تھی۔۔۔

"نظر کا تو پتا نہیں مگر حد درجہ نازک ہیں محترمہ۔۔۔۔میرے ساتھ تو گزارہ ہو پانا بہت مشکل ہے اُس کا۔۔۔۔۔"

زوہان اچھے سے سمجھ رہا تھا کہ یہ بخار کل اُس سے ہونے والی لڑائی کا نتیجہ تھا۔۔۔

"کیا مطلب میں سمجھی نہیں؟؟؟ کہیں تم نے تو نہیں ڈانٹا زنیشہ کو۔۔۔۔"

نفیسہ بیگم زوہان کو بہت اچھے سے جانتی تھیں،اس لیے فوراً سمجھ گئی تھیں۔۔۔۔

"ابھی تو میں نے کچھ کہا ہی نہیں ہے تو یہ حال ہے جب کہوں تو نجانے آپ کی اُس لاڈلی کا کیا ہو گا۔۔۔"

زوہان موبائل فون نکالتا زنیشہ کا نمبر ڈائل کرنے لگا تھا۔۔۔

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

باہر سے وہ خود کو چاہے جتنا بھی سخت اور روڈ ظاہر کرنے کے کوشش کرتا۔۔۔یہ بھی سچ تھا کہ زنیشہ کے معاملے میں وہ بہت کمزور تھا۔۔۔خود چاہے اُسے جتنا مرضی تنگ کرتا مگر اُس کی زرا سی تکلیف برداشت کرنا مشکل تھا اُس کے لیے۔۔۔۔۔

"جب اتنی محبت ہے تو کیوں کرتے ہو اُس کے ساتھ ایسا۔۔۔؟؟"

نفیسہ بیگم اُس کا زنیشہ کو کال ملانا نوٹ کر چکی تھیں۔۔۔

"آپ کو یہ غلط فہمی کیوں ہے کہ مجھے اُس لڑکی سے محبت ہے۔۔۔"

زوہان اِس بات میں ہار مان جائے ممکن نہیں تھا۔۔۔

"غلط فہمی نہیں یقین ہے اِس بات کا۔۔۔۔"

نفیسہ بیگم بھی اپنی بات پر پوری طرح قائم تھیں۔۔۔

"لیکن میں اِسے غلط فہمی ہی کہوں گا۔۔۔یہ محبت نہیں ہے وہ میری ہونے والی بیوی ہے اُس کی خیریت کی خبر رکھنا اب میری زمہ داری ہے۔۔۔اور اپنی زمہ داریوں کو میں کتنے اچھے سے نبھاتا ہوں اِس بات سے آپ واقف ہیں۔۔۔"

زوہان نے اُن کو پوری وضاحت کے ساتھ انکار کیا تھا۔۔۔مگر نفیسہ بیگم اب بھی اپنی بات پر قائم تھیں۔۔۔

زوہان دو تین بار کال ملا چکا تھا مگر زنیشہ اٹینڈ نہیں کر رہی تھی۔۔۔۔زوہان کے نقوش غصے سے تن گئے تھے۔۔۔

"آپ کی لاڈلی یہ سب کر کے اپنے لیے مشکلات پیدا کر رہی ہے۔۔۔۔۔n"

زوہان سمجھ گیا تھا وہ جان بوجھ کر اُس کی کال اٹینڈ نہیں کر رہی۔۔۔

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

"اُس کی طبیعت زیادہ خراب ہے سو رہی ہو گی۔۔۔۔"

نفیسہ بیگم نے یہاں بھی اُس کی سائیڈ لی تھی۔۔۔ جس پر زوہان نے اُنہیں اپنے موبائل سے کال کرنے کو کہا تھا۔۔۔

نفیسہ بیگم نے جیسے کی کال ملائی پہلی بیل پر ہی کال پک کر لی گئی تھی۔۔۔ جس کا مطلب صاف تھا کل موبائل زنیشہ کے ہاتھ میں ہی تھا۔۔۔

زوہان کو مزید غصے میں آتا دیکھ نفیسہ بیگم کے ہونٹوں پر مسکراہٹ بکھری تھی۔۔۔۔

اُن کی نازک ہرنی شیر سے اُلجھ رہی تھی۔۔۔ جواب کسی صورت اُسے بخشنے کے موڈ میں نہیں تھا۔۔۔

ملک زوہان میران کو اُس کے ٹکر کی بیوی ملنے والی تھی۔۔۔۔

"بیٹا کیسی طبیعت ہے اب آپ کی؟؟"

نفیسہ بیگم نے یہ سوال پوچھتے زوہان کے کہنے پر فون اُسے پکڑا دیا تھا۔۔۔

"اب بہتر ہے آنی۔۔۔۔"

زنیشہ کی نقاہت زدہ آواز کہیں سے بھی ٹھیک نہیں لگی تھی۔۔۔۔۔

"میری کال پک کیوں نہیں کی۔۔۔۔؟؟؟"

زوہان کی آواز پر دوسری جانب زنیشہ سے موبائل چھوٹتے چھوٹتے بچا تھا۔۔۔۔

اُس کے وہم و گمان میں بھی نہیں تھا کہ زوہان اِس وقت نفیسہ بیگم کے ساتھ بھی ہو سکتا تھا۔۔۔ اُسے تو لگا تھا وہ ابھی دبئ ہی ہو گا۔۔۔۔۔

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

"مم میری مرضی۔۔۔۔"

زنیشہ مصنوعی دلیری کا مظاہر کرتے بولتی لڑکھڑا گئی تھی۔۔۔۔۔

"اِن سب کا جواب میں کل نکاح کے بعد دوں گا تمہیں۔۔۔ میری ایک بات یاد رکھنا۔۔۔ تم چاہے اپنی طبیعت جتنی بھی خراب کر لو۔۔۔۔ نکاح کل ہر حال میں ہو کر رہے گا۔۔۔۔۔ تم یا کوئی بھی یہ نکاح نہیں روک سکتا۔۔۔۔"

زوہان اُسے سختی سے باور کرواتا فون بند کر گیا تھا۔۔۔۔

جبکہ زنیشہ اُس کی دھمکی کے خیال سے ہی سہم گئی تھی۔۔۔۔

نکاح کے خوف سے اُس کی حالت خراب ہو رہی تھی۔۔۔ کیونکہ نکاح کے بعد اُس ستمگر کا ہر طرح سے اُس پر اختیار بڑھ جانا تھا۔۔۔ بلکہ زنیشہ پر خود سے بھی زیادہ اُس شخص کی چلنے والی تھی۔۔۔ پوری طرح اُس کی ملکیت میں جانے کا سوچ کر ہی زنیشہ کانپ اُٹھتی تھی۔۔۔ جس شخص کی دو پل کی قربت اُس کی جان نکال دیتی تھی۔۔۔ اُس کے ساتھ ہمیشہ کے لیے رہنا زنیشہ پر بہت بھاری پڑنے والا تھا۔۔۔۔

@@@@@@@@@

وہ اندھا دھند بھاگ رہی تھی خود سے دور جاتے شخص کے پیچھے۔۔۔ اُسے زور و شور سے پکار رہی تھی۔۔۔ مگر وہ اُس سے لمحہ بالمحہ دور جا رہا تھا۔۔۔ وہ اُس کا ہاتھ تھامنا چاہتی تھی، اُسے روکنا چاہتی تھی۔۔۔ مگر وہ اُس کی جانب دیکھنے تک کو تیار نہیں تھا۔۔۔ وہ چلا چلا کر تھک چکی تھی۔۔۔ مگر ہاتھ سے نکلتی زندگی کو تھام نہیں پائی تھی۔۔۔

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

"پلیز رُک جائیں۔۔۔مم میں مر جاؤں گی۔۔۔۔"

بند آنکھوں سے بہتے آنسوؤں کے ساتھ اُس کے لب ہولے سے پھڑ پھڑائے تھے۔۔۔

جب آہستہ آہستہ اُس کی سرگوشی نما آواز چیخوں میں تبدیل ہونے لگی تھی۔۔۔

وہ اپنی زندگی کے سب سے قیمتی شخص کے دور جانے کے احساس سے ہذیانی کیفیت میں چلا رہی تھی۔۔۔مگر وہ شخص نہیں رُک رہا تھا۔۔۔وہ اُس سے منہ پھیر کر دور جا رہا تھا۔۔۔

"حاعفہ کیا ہوا؟اُٹھو آنکھیں کھولو۔۔۔۔"

نگینہ بائی اُس کی چیخوں کی آواز پر بوکھلائی سی اندر داخل ہوئی تھی۔۔حاعفہ کی خراب حالت اُن کی آنکھوں میں بھی نمی بھر گئی تھی۔۔۔

وہ اُس کا گال تھپتھپاتے اُسے اُٹھانے کی کوشش کر رہی تھیں۔۔۔مگر حاعفہ آژمیر میران کے دور جانے کے خوف سے آنکھیں نہیں کھول پا رہی تھی۔۔۔

اُس کا تکیہ بند آنکھوں سے بہتے آنسوؤں سے تر ہو چکا تھا۔۔۔گلا مسلسل چلانے کی وجہ سے بیٹھ چکا تھا۔۔۔

اور گلابی ہونٹ ہولے ہولے لرز رہے تھے۔۔۔۔

نگینہ بائی کی آنکھوں سے آنسو بہہ نکلے تھے۔۔۔۔اِس لڑکی نے اتنی کم عمری میں کیا کیا غم نہیں دیکھے تھے۔۔۔۔اور آج رہی سہی کسر بھی پوری ہو چکی تھی۔۔۔۔اُس سے اُس کی محبت بھی بہت بے دردی سے چھینی جا چکی تھی۔۔۔۔

"حاعفہ میری جان آنکھیں کھولو۔۔۔۔"

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

ہمیشہ حاعفہ کے ساتھ بُرا سلوک رواں رکھنے والی نگینہ بائی آج اپنا دل سخت نہیں رکھ پائی تھیں۔۔۔چاہے جو بھی ہو مگر حاعفہ اُن کی سگی بھانجی تھی۔۔۔وہ اُس کے آگے اتنی کھٹور نہیں بن سکتی تھیں۔۔۔

نگینہ بائی کے نرمی سے پچکارنے پر حاعفہ نے بمشکل اپنی دکھتی آنکھیں کھولی تھیں۔۔۔اور خالی خالی نگاہوں سے سامنے بیٹھی نگینہ بائی کو دیکھنے لگی تھی۔۔۔۔

"یہ۔۔۔یہ۔۔۔۔آژمیر کہاں ہے؟؟؟"

حاعفہ اجنبی نگاہوں سے ارد گرد دیکھتے اُٹھ بیٹھی تھی۔۔۔وہ تو آژمیر کے گھر پر تھی نا۔۔۔پھر یہاں کیسے پہنچی تھی۔۔۔۔۔؟؟

"کرامت تمہیں کل رات ہی بے ہوشی کی حالت میں واپس لے آیا تھا۔۔۔۔جب آژمیر باہر موجود لوگوں سے لڑنے میں مصروف تھا۔۔۔اُسی دوران کرامت سب سے نظر بچا کر تمہیں لے کر فرار ہو گیا تھا۔۔۔۔"

نگینہ بائی نے اُس کا بھیگا چہرا صاف کرتے اُس کے سوال کا جواب دیا تھا۔۔۔

اُن کی بات پر حاعفہ نے اپنے اُوپر سے کمبل ہٹاتے اُٹھنا چاہا تھا۔۔۔

"کہاں جا رہی ہو حاعفہ؟؟؟"

نگینہ بائی کو حاعفہ اِس وقت اپنے حواسوں میں بالکل بھی نہیں لگی تھی۔۔۔۔وہ اُسے کندھوں سے تھامتیں روک گئی تھیں۔۔۔

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

"آژمیر کے پاس جانا ہے مجھے۔۔۔وہ اُن پر تب حملہ ہوا تھا نا۔۔۔۔مجھے دیکھنا ہے اُنہیں۔۔۔۔وہ ٹھیک۔۔۔ٹھیک ہونگے نا۔۔۔"

حاعفہ بے ربط جملے بولتی نگینہ بائی کی گرفت ہٹانے لگی تھی۔۔۔

"تم پاگل ہوگئی ہو۔۔۔۔تمہیں لگتا ہے کہ تم آژمیر میران کے پاس جاؤ گی۔۔۔اور وہ تمہیں معاف کر دے گا۔۔بھول ہے تمہاری۔۔۔جتنا بڑا دھوکا تم اُسے دے کر آرہی ہو جان سے مار دے گا تمہیں۔۔۔اور ساتھ ہم سب کو بھی۔۔۔۔۔اُس کے پاس جانے کی بے وقوفی مت کرنا۔۔۔۔وہ کوئی چھوٹا آدمی نہیں ہے۔۔۔ہم سب کو ختم کرنے میں اُسے لمحہ نہیں لگے گا۔۔۔۔"

نگینہ بائی نے اُس کا رخ اپنی جانب موڑتے حقیقت سے آگاہ کیا تھا۔۔۔۔

"نن نہیں وہ ایسا نہیں کریں گے۔میں ایک بار اُنہیں اپنی آنکھوں سے صحیح سلامت دیکھنا چاہتی ہوں۔۔۔پلیز ایک بار جانے دو مجھے۔۔۔وہ مجھ سے محبت کرتے ہیں۔۔۔۔وہ میری بات سمجھیں گے۔۔۔۔"

حاعفہ نفی میں سر ہلاتے کچھ بھی سمجھنے کو تیار نہیں تھی۔۔۔

"آژمیر میران بالکل ٹھیک ہے۔۔۔۔اُسے کچھ نہیں ہوا۔۔۔۔کرامت نے آکر بتایا ہے مجھے۔۔۔۔تم ابھی ہوش میں نہیں ہو حاعفہ۔۔۔۔اِس لیے سمجھ نہیں پا رہی تم نے اُس انسان کی جان لینے کی کوشش کی ہے۔۔۔اُس کی اتنے سالوں سے بنائی ساکھ، اُس کا نام خراب کرنے کی کوشش کی ہے وہ بھی اُس کے دشمنوں کے ساتھ مل کر۔۔۔۔تمہیں کیا لگتا ہے اِس سب کے بعد بھی وہ تم پر یقین کرے گا۔۔۔جب تم اِن لوگوں کے کہنے پر اپنے منہ سے اُس کے سامنے اِن سب باتوں کا

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

اقرار کر کے آئی ہو۔۔۔وہ نہ صرف تمہیں طلاق دے دے گا۔۔۔بلکہ تمہیں جان سے مار دے گا۔۔۔کیا تم چاہتی ہو اُس شخص کا نام بھی تمہارے نام سے چھن جائے۔۔۔"

نگینہ بائی اپنی تمام خود غرضی ایک طرف رکھتی حاعفہ کو سمجھاتے ہوئے بولی۔۔۔

حاعفہ بہتی آنکھوں سے اُن کی طرف دیکھنے لگی تھی۔۔۔آہستہ آہستہ اُس کے دماغ میں گزرے تلخ لمحے پوری طرح سے واضح ہونے لگے تھے۔۔۔۔

آژمیر کے لہجے کی کرختگی،اُس کی آنکھوں میں پنپتی نفرت۔۔۔۔

اُس نرمی اور محبت کا تو نام ونشان مٹ چکا تھا جو ہمیشہ آژمیر کے لہجے اور رویے میں خاص طور پر حاعفہ کے لیے مختص ہوتی تھی۔۔۔۔

حاعفہ کو اپنے اتنے بڑے نقصان ہو جانے کا اندازہ اب ہوا تھا۔۔۔۔

"میں اُن سے سچی محبت کرتی ہوں نگینہ بائی۔۔۔میں نے اُنہیں زہر بھی نہیں دیا تھا۔۔۔اُن کے حصے کی ساری گولیاں اپنے حلق میں اُتاری تھیں۔۔۔میں نہیں جانتی میں کیسے بچ گئی۔۔۔۔۔میں بہت چاہتی ہوں اُنہیں۔۔۔۔اُنہیں مارنے کا تصور بھی نہیں کر سکتی۔۔۔۔میں جانتی ہوں وہ اب شدید نفرت کریں گے مجھے سے۔۔۔۔کبھی معاف نہیں کریں گے مجھے۔۔۔میرے طوائف ہونے کا جان کر تو اُنہیں مجھ سے مزید نفرت ہو گئی ہو گی۔۔۔۔میں نے اپنے ہاتھوں سے اُن کا اعتبار توڑ دیا۔۔۔۔میں محبت میں بے وفا نکلی نگینہ بائی۔۔۔۔میں نے اُنہیں دھوکا دیا ہے۔۔۔میں واقعی اُن کی محبت کی نہیں، نفرت

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

کی ہی قابل ہوں۔۔۔وہ مجھے اپنے ہاتھوں سے ختم کر دیں یہ ٹھیک رہے گا میرے لیے۔۔۔۔۔ہاں مجھے مر جانا چاہیے۔۔۔۔۔"

حاعفہ ٹوٹ کر بکھرتی بُری طرح ہچکیوں میں رو دی تھی۔۔۔نگنیہ بائی کے لیے اُسے سنبھالنا مشکل ہو گیا تھا۔۔ اپنی سگی بہن کی بیٹیوں کو اِس حال تک پہنچانے والی وہ خود تھیں۔۔۔مگر اِس وقت حاعفہ کو دیکھ اُن کا کلیجہ منہ کو آرہا تھا۔۔۔۔اُنہیں آج شدت سے احساس ہوا تھا کہ وہ اِن معصوموں کے ساتھ کتنا ظلم کر چکی ہیں۔۔۔

@@@@@@@@

میر ان پیلس میں آج بہت وقت کے بعد دوبارہ ایسی رونقیں اُتری تھیں۔۔۔ہر طرف خوشیوں اور قہقہوں کا سماں بندھا ہوا تھا۔۔۔سب کے کھلے کھلے چہرے دیکھ شمسہ بیگم بھی مطمئین لگ رہی تھیں۔۔۔

آج آژمیر میر ان کی لاڈلی بہن زنیشہ میر ان کا نکاح ہو رہا تھا وہ بھی ملک زوہان سے۔۔۔۔اُن کی پوری برادری کے لیے یہ بات حیران کن ہونے کے ساتھ ساتھ بہت دلچسپ بھی تھی۔۔۔کیونکہ آج وہ اتنے عرصے بعد اُن دونوں بھائیوں کو ایک ساتھ کسی خوشی کے موقع پر دیکھنے والے تھے۔۔۔۔

جبکہ بہت سارے لوگ تو ابھی اِس بات پر یقین نہیں کر پائے تھے۔۔۔کہ آژمیر زنیشہ کی شادی زوہان سے کرنے کے لیے مان کیسے گیا تھا۔۔۔۔

آج کا فنکشن سب کے لیے بہت اہم تھا۔۔۔۔

نکاح کے ایک ہفتے بعد رخصتی تھی۔۔۔

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

زنیشہ نے بہت ضد کی تھی شمسہ بیگم سے کے کم از کم نکاح کا فنکشن تو سادگی سے کروادیں۔۔۔ مگر میران پیلس والوں سمیت اِس بات کے لیے تو نفیسہ بیگم بھی نہیں مانی تھیں۔۔۔ زوہان کی شادی کا ایک ایک فنکشن وہ پوری دھوم دھام سے کرنا چاہتی تھیں۔۔۔ زوہان کو بھی اِن سب فنکشنز میں کوئی دلچسپی نہیں تھی۔۔۔ مگر وہ صرف نفیسہ بیگم کی خوشی کی خاطر چپ ہو گیا تھا۔۔۔

نکاح کے فنکشن میں مظفر آباد کا کوئی بندہ نہیں چھوڑا تھا اُنہوں نے جسے انوائٹ نہ کیا ہو۔۔۔ اِدھر شمسہ بیگم کا بھی یہی حال تھا۔۔۔

زنیشہ نے آژمیر کی جانب سے بھیجا گیا وہ گرے لہنگا پہننے سے صاف امکات کر دیا تھا۔۔۔ مگر پہلے اُس کی کوئی سنی گئی تھی جو ابھی سنی جاتی۔۔۔۔۔

اُسے تیار کرنے کے لیے بیوٹیشنز کو گھر ہی بلوالیا گیا تھا۔۔۔ میران پیلس کے وسیع و عریض لان میں بڑے پیمانے پر تقریب کا اہتمام کیا گیا تھا۔۔۔

جسے دیکھنے میں کہیں سے بھی نہیں لگ رہا تھا کہ یہ گاؤں کی کسی حویلی میں ارینج کیا گیا ہے۔۔۔

شہر کی سب سے بڑی ویڈنگ پلانر کو بلایا گیا تھا۔۔۔

زنیشہ زوہان سے سخت ناراض تھی۔۔۔ جس نے ثمن کے حوالے سے اُسے کوئی وضاحت دینے کے بجائے اُلٹا ڈانٹ دیا تھا۔۔۔

وہ کئی بار شمسہ بیگم کے سامنے اِس نکاح سے انکار کر چکی تھی۔۔۔ مگر ہر بار ڈانٹ ہی پڑی تھی۔۔۔

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

ملک زوہان کے نام اپنا آپ لکھوانے کا خوف ہی اُس پر اتنا سوار تھا کہ اُس کا بخار کم ہونے کا نام ہی نہیں لے رہا تھا۔۔

"آپ کی چیکس تو پہلے سے ہی اتنی ریڈ ہو رہی ہیں بلش آن لگانے کی ضرورت ہی محسوس نہیں ہو رہی۔۔۔۔"

بیوٹیشن اُس کی نیچرل بیوٹی سے کافی متاثر نظر آ رہی تھی۔۔۔۔ جسے نہ ہی مصنوعی پلکیں لگانے کی ضرورت پیش آئی تھی نہ ہی کوئی اور چیز۔۔۔۔

وہ پہلے ہی بے پناہ حُسن سے مالامال تھی کہ بیوٹیشن کے زرا سے میک اپ کے ٹچ سے اُس کی دلکشی مزید نکھر گئی تھی۔۔۔۔

گرے کلر کے بھاری فل کامدار لہنگے میں سر پر خوبصورتی سے دوپٹہ سیٹ کیا گیا تھا۔۔

ریڈ نیٹ کی چنری کو گھونگھٹ کی شکل میں پن اپ کیا گیا تھا۔۔۔ زنیشہ نے بیوٹیشن کے کہنے پر بھی ایک بار بھی خود کو مرر میں نہیں دیکھا تھا۔۔۔

اُس کا موڈ سخت آف تھا اور دھڑکنیں تو کسی صورت جگہ پر آنے کا نام نہیں لے رہی تھیں۔۔۔۔

اُسے لگ رہا تھا وہ کسی بھی پل بے ہوش ہو جائے گی۔۔۔۔۔۔

@@@@@@@

آژمیر آج صبح ہی میران پیلس پہنچا تھا۔۔۔۔ اور بنا کسی سے ملے اپنے کمرے میں قید ہو چکا تھا۔۔۔ کل کا دن اُس نے کتنی اذیت میں گزارا تھا یہ وہی جانتا تھا۔۔۔۔

اُس کے آدمی پاگلوں کی طرح حاعفہ کو ڈھونڈ رہے تھے۔۔۔۔ مگر ابھی تک اُس کا کچھ پتا نہیں چل رہا تھا۔۔۔۔ آژمیر کے اندر بھڑکتے الاؤ کسی صورت کم ہونے کا نام ہی نہیں لے رہے تھے۔۔۔

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

اُس کا دل چاہ رہا تھا حاعفہ اُس کے سامنے آئے اور وہ اُسے شوٹ کر دے۔۔۔۔ حاعفہ سے بھی زیادہ غصہ اُسے خود پر تھا۔۔۔ اُس نے کسی لڑکی کو اپنے اتنے قریب آنے ہی کیوں دیا تھا۔۔۔۔ کیوں اُس کا دل ایک ایسی لڑکی کے پیچھے دیوانہ ہوا تھا۔۔۔ جو صرف اُسے دھوکا دے رہی تھی۔۔۔ اُس کے جذبات بات سے کھیل رہی تھی۔۔۔۔ اور شاید پیٹھ پیچھے آژمیر میران جیسے بندے کو اپنی محبت کے جال میں پھنسانے پر مذاق بھی اُڑاتی ہو۔۔۔۔

یہ سب سوچ کر آژمیر کوئلہ پر لوٹ رہا تھا۔۔۔۔

بہت سی باتوں نے مل کر اُس پر غلبہ ڈال رکھا تھا۔۔۔ جن میں سب سے تکلیف دہ بات یہی تھی کہ حاعفہ کو اُس سے محبت نہیں تھی۔۔۔ وہ صرف اپنے مقصد کے تحت اُس کے قریب آئی تھی۔۔۔

اُس کی محبت اُسے اپنے ہاتھوں سے زہر دینا چاہتی تھی۔۔۔ آژمیر کو اپنی قسمت پر ہنسی آئی تھی۔۔۔ ایک طرف اُس کا بھائی اُسے مارنا چاہتا تھا تو دوسری طرف اُس کی محبت اُس کے سینے میں عین دل کے مقام پر چھرا کھونپ کر جا چکی تھی۔۔۔

آژمیر سیاہ قمیض شلوار پر سیاہ کوٹ پہنے روم سے نکل آیا تھا۔۔۔۔ اُس کی اندرونی حالت جتنی بھی اذیت بھری کیوں نہ سہی مگر آج اُس کی لاڈلی بہن کا نکاح تھا۔۔۔۔ اُسے ہر حال میں اِس میں شمولیت اختیار کرنی تھی۔۔۔

"آژمیر بیٹا آپ کی طبیعت ٹھیک ہے؟ میں کتنی بار آ چکی آپ نے دروازہ ہی نہیں کھولا؟؟"

شمسہ بیگم بھی نکاح کے لیے تیار ہو چکی تھیں۔۔۔ اور ایک بار دوبارہ فکر مند سی آژمیر کے کمرے کی طرف بڑھی تھیں۔۔۔ جب وہ اُنہیں باہر نکلتا نظر آیا تھا۔۔۔۔

"میں بالکل ٹھیک ہوں اماں سائیں۔۔۔۔۔ مجھے بھلا کیا ہونا ہے؟؟؟"

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

آژمیر اُن کی دیکھتا مصنوعی مسکراہٹ کے ساتھ بولا تھا۔۔۔

جسے شمسہ بیگم ایک لمحے میں پکڑ گئی تھیں۔۔۔وہ ماں تھیں۔۔۔اپنے بیٹے کی آنکھوں میں ہلکورے لیتی اذیت اور تکلیف سے انجان نہیں رہ پائی تھیں۔۔۔

دو دن پہلے ہی وہ کتنا خوش تھا۔۔۔اتنے عرصے بعد اُس کے چہرے پر پہلے جیسی خوشی اور مسکراہٹ دیکھی تھی۔۔۔۔مگر وہ سب تو ڈھونڈنے سے بھی نہیں ملا تھا۔۔۔ایک الگ ہی وحشت ناک سی اُداسی آژمیر کے چہرے پر پھیلی ہوئی تھی۔۔۔۔

"میں کل سے کال کر رہی تھی آپ کو، کہ اپنے ساتھ میری ہونے والی بہو کو بھی لیتے آتے۔۔۔۔سب کتنے ایکسائیٹڈ ہیں اُس سے ملنے کے لیے۔۔۔۔میں بتا نہیں سکتی آپ کو۔۔۔۔لیکن آپ نے میری کال ہی پک نہیں کی۔۔۔۔۔"

شمسہ بیگم اُس کی تکلیف سے انجان اُس کا موڈ ٹھیک کرنے کے لیے اُسی لڑکی کا ذکر کر گئی تھیں۔۔۔جس کی وجہ سے اُنہوں نے اپنے بیٹے کو اتنا خوش دیکھا تھا۔۔۔۔

اُن کے سوال پر آژمیر نے جھٹکے سے سر اُٹھایا تھا۔۔۔۔اُس کے نقوش نفرت اور شدید غصے سے تن چکے تھے۔۔۔۔مٹھیاں سختی سے بھینچتے اُس نے بہت مشکل سے خود پر قابو رکھا تھا۔۔۔۔

"مر چکی ہے وہ میرے لیے۔۔۔۔میری زندگی سے اُس کا نام و نشان ہمیشہ کے لیے مٹ چکا ہے۔۔۔۔میں دوبارہ اُس کا ذکر نہیں سننا چاہتا۔۔پلیز بی کیئر فل۔۔۔۔۔"

آژمیر بہت مشکل سے اپنا لہجہ نرم رکھنے کی کوشش کرتا اُن کو سرد و سپاٹ لہجے میں بولتا وہاں سے ہٹ گیا تھا۔۔۔۔

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

جبکہ شمسہ بیگم کتنے ہی لمحے اپنی جگہ سے ہل بھی نہیں پائی تھیں۔۔۔ آژمیر کا یہ انداز، اُس کی اذیت شمسہ بیگم کو بہت کچھ سمجھا گیا تھا۔۔۔ مگر پھر بھی اُنہوں نے دماغ میں آتی سوچوں کو جھٹکتے فیصل کو کال ملائی تھی۔۔۔

جس سے کچھ نہ کچھ تو پتا چل ہی سکتا تھا۔۔۔

فیصل آژمیر کا خاص ترین آدمی تھا۔۔۔ جس کے منہ سے آژمیر کے بارے میں اُگلوانا بہت مشکل تھا۔۔۔ مگر آج اُن کی بے چینی اور ممتا بھری تڑپ دیکھ فیصل چھپا نہیں پایا تھا۔۔۔ اور نکاح کے علاوہ حاعفہ کے دھوکا دینے اور اُس کے طوائف ہونے کی ساری سچائی اُنہیں بتادی تھی۔۔۔۔ جسے سن کر شمسہ بیگم کا دل پھٹنے کے قریب پہنچ گیا تھا۔۔۔ آژمیر اتنی اذیت سے گزر رہا تھا۔۔۔ مگر پھر بھی وہ اپنی بہن کی خوشی میں شریک ہونے پہنچ گیا تھا۔۔۔

@@@@@@@

زوہان نے نفیسہ بیگم کے ہمراہ میران پیلس میں قدم رکھا تھا۔۔۔ بلیک جینز کے اُوپر وہ بلیک شرٹ اور ہم رنگ کوٹ پہنے دلہے والے گیٹ اپ میں بالکل بھی نہیں تھا۔۔۔ مگر اِس مے باوجود اپنی شاندار پرسنیلٹی کے ساتھ وہ اندر داخل ہوتا ہر ایک کو اپنی جانب متوجہ کر گیا تھا۔۔۔

کتنی رشک و حسد بھری نگاہیں زوہان پر جمی ہوئی تھیں۔۔۔ جو آج خاندان کی نجانے کتنی لڑکیوں کا دل توڑ تا زنیشہ میران جیسی خوش قسمت لڑکی کے نصیب میں لکھا جانا تھا۔۔۔ زوہان کے چہرے پر ایک الگ ہی فاتحانہ مسکراہٹ چھائی ہوئی تھی۔۔۔ آژمیر میران کی بہن کو اُسی کی مرضی سے اپنے نام لگوانے کی جیت میں۔۔۔۔۔

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

وہ انٹرنس پر آکر نفیسہ بیگم کے ساتھ رُک گیا تھا۔۔۔میران پیلس کے سبھی چھوٹے بڑے وہاں پر اُس کے والہانہ استقبال کے لیے جمع تھے۔۔۔مگر زوہان کی متلاشی نظریں تو آژمیر کی تلاش میں ادھر اُدھر بھٹک رہی تھیں۔۔۔

جس کے استقبال کے بغیر وہ اندر آنے کا ارادہ نہیں رکھتا تھا۔۔۔اُس کی یہ اکڑ اور غرور دیکھ میران پیلس کے کچھ لوگ جو زوہان کو سخت ناپسند کرتے تھے اِس وقت جل کر رہ گئے تھے۔۔۔۔

"زوہان اندر چلیں۔۔۔۔۔"

نفیسہ بیگم نے زوہان کو تنبیہی نگاہوں سے گھورا تھا۔۔۔اگر آژمیر کو زوہان کی یہ اکڑ معلوم ہو جاتی تو اُس نے لمحہ بھی نہیں لگانا تھا رشتہ توڑنے میں۔۔۔۔

"ایک منٹ خالہ جانی میرے سالہ صاحب کو تو آنے دیں۔۔۔اُن کے کہے کے بغیر میں اُن کی جاگیر میں قدم کیسے رکھ سکتا ہوں۔۔۔۔"

زوہان بھی اپنے نام کا ایک تھا۔۔۔سب پر جتاتی نظر ڈالتا دبے لفظوں میں اپنی بات نہایت ہی خوش اخلاقی سے بیان کر گیا تھا۔۔۔۔

وہاں آئے سب لوگ بڑے مزے سے یہ ڈرامہ دیکھ رہے تھے۔۔۔۔جب اُسی لمحے آژمیر نے وہاں قدم رکھا تھا۔۔۔اور اُن سب کو گیٹ پر کھڑا دیکھ چلتا ہوا اُسی جانب آیا تھا۔۔۔۔

"کیا ہوا ملک زوہان۔۔۔آج بھی میرے ڈر سے میران پیلس میں قدم رکھنے کی ہمت نہیں ہو رہی کیا۔۔۔؟؟؟"

آژمیر نے آتے ساتھ ہی اُس پر گہرا طنز کیا تھا۔۔۔۔

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

وہ زوہان کے مقابل آن کھڑا ہوا تھا۔۔۔

سب کی ستائشی نظریں اُن دونوں پر ٹکی ہوئی تھیں۔۔۔دونوں ایک دوسرے سے بڑھ کر وجیہہ، ذہین اور مغرور تھے۔۔۔دونوں میں سے کسی نے ہارنا نہیں سیکھا تھا۔۔۔

آژمیر کے سرد لہجے میں کیے گئے طنز پر سب لوگوں نے زوہان کی جانب دیکھا تھا کہ ابھی وہ اِس جملے پر بھڑک اُٹھے گا۔۔۔

"ہمت کی بات تو مت کریں میر ان صاحب۔۔۔ہاں آج آپ کے منہ سے کچھ اچھا سننے کو دل چاہ رہا تھا۔۔۔آخر کو آپ کا ہونے والا بہنوئی ہوں۔۔۔اتنا حق تو بنتا ہے میرا۔۔۔"

زوہان آج خوش تھا اِس لیے اُس کی بات کا بُرا منائے بغیر بولا تھا۔۔۔

باقی سب کی سانسیں بھی کچھ حد تک بحال ہوئی تھیں۔۔۔

"تمہیں اپنی سب سے قیمتی ہستی سونپ رہا ہوں، اِس سے زیادہ اچھا کچھ نہیں کر سکتا میں۔۔۔۔۔"

آژمیر اُس کو دوٹوک جواب دیتا نفیسہ بیگم کی جانب بڑھا تھا۔۔۔اور اُنہیں بازو کے حصار میں لیے اندر بڑھ گیا تھا۔۔۔

زوہان نے خاموش نظروں سے اُس کا یہ عمل دیکھا تھا۔۔۔دونوں کی رگوں میں ایک ہی خون بہتا تھا۔۔۔پھر بھلا آژمیر کیسے جھک جاتا اُس کے سامنے۔۔۔

@@@@@@@@@

"کیا آپ کو یہ نکاح قبول ہے؟؟"

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

زوہان کا نام لیتے مولوی صاحب نے تیسری بار یہ الفاظ دوہرائے تھے۔۔۔زنیشہ نے خوفزدہ گھبرائی نظروں سے اپنے ساتھ بیٹھے آژمیر کی جانب دیکھا تھا۔۔۔

جو اُسے اپنے مضبوط حصار میں لیے بیٹھا تھا۔۔۔ہمیشہ کی طرح آج بھی وہ اُس کی ڈھال بن کر اُس کے ساتھ تھا۔۔۔شاید اُس کا سگا بھائی بھی اُس کے معاملے میں اتنا پوزیسو نہ ہوتا جتنا آژمیر اُس کا خیال کرتا تھا۔۔۔

"اُس سے ڈرنے کی ضرورت نہیں ہے۔۔۔اگر اُس نے تمہیں زرا سی خراش بھی پہنچائی تو اُسے سانسیں لینے کے مقابل نہیں چھوڑوں گا میں۔۔۔۔"

آژمیر کی بات پر زنیشہ کے دل کو کچھ ہوا تھا۔۔۔زوہان اُسے چاہے جتنا بھی ستاتا مگر زوہان کے بارے میں وہ ایسا کچھ نہیں سن سکتی تھی۔۔۔

اب تو وہ زوہان کے حوالے سے کوئی شکایت بھی آژمیر سے کرنے کا ارادہ ترک کر چکی تھی۔۔۔وہ اُن دونوں کو قریب لانا چاہتی تھی مزید دور نہیں۔۔۔۔

"قبول ہے۔۔۔"

زنیشہ کے لب ہولے سے پھڑ پھڑائے تھے۔۔۔

ہر طرف مبارک سلامت کا شور اُٹھا تھا۔۔۔جبکہ زنیشہ اپنے جملے حقوق اُس ستمگر کے نام لگوانے کے بعد آژمیر کے مضبوط سینے سے لگتی آنسو نہیں روک پائی تھی۔۔۔۔

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

زنیشہ کو اپنے ساتھ لگاتے آژمیر نے اُس کی پیشانی پر بوسہ دیا تھا۔۔۔جب اُسی لمحے آژمیر کے موبائل پر میسج کا نوٹیفیکیشن ریسیو ہوا تھا۔۔۔وہ پچھلے پندرہ منٹس سے فیصل کی بار بار آتی کال کاٹ رہا تھا۔۔۔

مگر اب موبائل سکرین آنکھوں کے سامنے لاتے جو میسج اُسے دیکھنے کا ملا تھا وہ اُس کی آنکھیں مزید سرخ کر گیا تھا۔۔۔اُس نے لب بھینچتے بہت مشکل سے خود پر ضبط کیا تھا۔۔۔

آژمیر پچھلے اتنے گھنٹوں سے جس اذیت کا شکار تھا۔۔۔اب اُسے کا حساب لینے کی باری آچکی تھی۔۔۔مگر یہ وقت اُس کی بہن کا تھا جو وہ کسی کو نہیں دے سکتا تھا۔۔۔

نجانے کون کون سے خدشات اور ڈر و خوف کے زیرِ اثر روتی زنیشہ کو اُس نے اپنے سینے سے جدا کرتے اُس نے اُس کا بھیگا چہرا صاف کیا تھا۔۔۔

"میں ہمیشہ اپنی گڑیا کے ساتھ ہوں۔۔۔کبھی کچھ غلط نہیں ہونے دوں گا۔۔۔۔"

زنیشہ کے آنسو صاف کرتے آژمیر نے اُس کا خوف کم کرنا چاہا تھا۔۔۔جس پر زنیشہ ہولے سے سر اثبات میں ہلا گئی تھی۔۔۔

"اللہ تمہارا نصیب اچھا کرے۔۔۔ہمیشہ خوش رہو۔۔۔۔"

شمسہ بیگم آگے بڑھتے زنیشہ کو گلے لگا گئی تھیں۔۔۔آژمیر زنیشہ کو چپ ہوتا دیکھ مولوی صاحب کے ساتھ باہر نکل گیا تھا۔۔۔۔

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

گھر کی تمام خواتین اِس وقت زنیشہ کے پاس روم میں ہی موجود تھیں۔۔۔جو زوہان کا سامنا کرنے کے خوف سے بُری طرح گھبرائی ہوئی تھی۔۔۔۔

جبکہ وہ سب اُسے تسلی دے رہی تھیں۔۔اور زوہان کے ساتھ اچھا برتاؤ کرنے کی تلقین کر رہی تھیں۔۔۔۔مگر زنیشہ جانتی تھی یہ سب لوگ زوہان کے فریب میں آکر اُس کے زرا سے اچھے برتاؤ پر اُس کی پچھلی باتیں بھول چکے تھے۔۔۔مگر زوہان نے اب تک ایسا نہیں کیا تھا۔۔۔میران پیلس والوں کے لیے اُس کی نفرت آج بھی ویسی ہی تھی۔۔۔

وہ اُن کی بیٹی کو اپنے نام تو لگوا چکا تھا مگر یہ بات آژمیر اور زنیشہ دونوں اچھے سے جانتے تھے کہ اُس کی نفرت آج بھی ہنوز تھی۔۔۔۔ہاں مگر ایک بات جو آژمیر جانتا تھا مگر زنیشہ ابھی تک سمجھ نہیں پا رہی تھی کہ زوہان میران پیلس کے تمام افراد سے نفرت کرتا تھا سوائے زنیشہ کے۔۔۔۔

وہ زنیشہ سے محبت کرتا تھا یا نہیں مگر اُسے تکلیف میں کسی قیمت پر نہیں دیکھ سکتا تھا۔۔۔۔

@@@@@@@@@@

"آج فائنل ایئر والوں کا اینوئل ڈنر ہے۔۔۔۔۔"

بیلا نے ماورا کی معلومات میں اضافہ کیا تھا۔۔۔

وہ لوگ کل شام کو ہی واپس لوٹے تھے۔۔۔۔اُس رات کے بعد سے ماورا کا منہاج سے سامنا نہیں ہوا تھا۔۔۔۔وہ اُس کے سامنے آنے سے جان بوجھ کر کترا رہی تھی۔۔۔۔اُس رات دونوں کے بعد جو اقرار ہوئے تھے اُس کے بعد ماورا میں ہمت نہیں تھی منہاج کے سامنے جانے کی۔۔۔۔

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

"تو میں کیا کروں۔۔۔۔؟؟؟"

ٹیبل پر پڑی کتابیں سمیٹتے بیلا کی بات پر ماورا لاپرواہی سے کندھے اُچکا کر رہ گئی تھی۔۔۔

وہ دونوں اِس وقت لائبریری میں بیٹھی تھیں۔۔۔ جس کے بند ہونے کو وقت ہو رہا تھا۔۔۔ اِسی خیال سے ماورا بکس سمیٹ کر واپس اُن کے ریکس میں رکھنے کے خیال سے اُٹھی تھی۔۔۔۔ لائبریری میں اکا دکا سٹوڈنٹس ہی رہ گئے تھے۔۔۔۔

"منہاج درانی بھی فائنل ائیر کا سٹوڈنٹ ہے۔۔۔۔ آج اُن کا یہ لاسٹ ڈے ہو گا کالج میں۔۔۔۔۔"

بیلا نے اُس کی توجہ اصل بات کی جانب دلوائی تھی۔۔۔۔

کرسی سے اُٹھتی ماورا اُس کی بات پر واپس ٹک گئی تھی۔۔۔۔۔

"اوہ۔۔۔۔"

اُس کے چہرے پر ملال و اداسی سی چھا گئی تھی۔۔۔۔ منہاج نے آج اُس سے ملنے کی کتنی کوشش کی تھی اور وہ یہاں لائبریری میں چھپی بیٹھی رہی تھی۔۔۔۔

وہ یونیورسٹی سے جانے والا تھا۔۔۔۔ یہ سوچ ہی ماورا کو بے چین کر گئی تھی۔۔۔۔

"کیا ہوا۔۔۔ تم اتنی سیڈ کیوں ہو گئی ہو۔۔۔؟؟ ہز بینڈ ہے تمہارا اور بے پناہ محبت بھی کرتا ہے۔۔۔ یونیورسٹی چھوڑ کر جا رہا ہے تمہیں چھوڑ کر نہیں جائے گا۔۔۔۔"

بیلا اُس کی اُداس صورت دیکھ تسلی بھرے لہجے میں گویا ہوئی تھی۔۔۔۔

جس پر ماورا ہولے سے مسکرا دی تھی۔۔۔

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

"میں باہر جا رہی ہوں فزا سے نوٹس لینے ہیں۔۔ تم یہ بکس رکھ کر آ جاؤ۔۔۔۔۔"

بیلا اُس کا گال تھپتھپاتے باہر نکل گئی تھی۔۔۔۔

ماورا بھی لائبریری خالی ہو جانے کے خیال سے اُٹھی تھی۔۔۔

ریک میں بکس رکھتے وہ جیسے ہی پلٹی ہر طرف اندھیرا چھا گیا تھا۔۔۔۔

ماورا خوفزدہ سی کھڑی رہ گئی تھی۔۔۔ اُسے کچھ دکھائی نہیں دے رہا تھا۔۔۔ اتنی بڑی لائبریری میں اکیلے رہ جانے کے خوف سے اُس کی آنکھوں سے آنسو بہہ نکلے تھے۔۔۔۔ وہ اندھیرے میں سمت کا تعین کرتی آگے بڑھنے لگی تھی۔۔۔۔

اِس سے پہلے کہ وہ سامنے کھڑی الماری سے اپنا سر پھوڑ لیتی کسی نے اُس کی کمر میں بازو حمائل کرتے اُسے اپنی جانب کھینچ لیا تھا۔۔۔۔

ماورا کہ لیے یہ حملہ اتنا غیر متوقع تھا کہ وہ اُس طرف کھینچتی چلی گئی تھی۔۔۔ اُس کا سر مقابل کے چٹانی وجود سے ٹکرائی تھی۔۔۔ جس نے اُسے اپنے کشادہ سینے میں بھینچتے اُس کے منہ سے نکلی چیخ کا گلا گھونٹ دیا تھا۔۔۔۔

@@@@@@@@@@

نگینہ بائی کی بہت کوششوں کے بعد جا کر حاعفہ کی حالت کچھ نارمل ہوئی تھی۔۔۔۔ اُس کا رو رو کر بُرا حال تھا۔۔۔۔ وہ صرف اور صرف آژمیر میران کے پاس جانا چاہتی تھی۔۔۔۔

مگر نگنیہ بائی کے مطابق وہ اُن سب کو نہیں چھوڑے گا۔۔۔ اِس خیال سے وہ ایک بار پھر بے بسی سے اپنا دل مسل کر رہ گئی تھی۔۔۔۔

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

اُسے کسی مرد سے کبھی اتنی محبت ہو سکتی ہے اُس نے کبھی یہ تصور میں بھی نہیں سوچا تھا۔۔۔

"حاعفہ کچھ کھالو بیٹا۔۔۔ایسے تو تمہاری طبیعت مزید خراب ہو جائے گی۔۔۔۔کیوں خود پر اتنا ظلم کر رہی ہو؟؟؟؟.... اُس سب کو حسین خواب سمجھ کر بھول جاؤ۔۔۔وہ چاہے کتنا بھی اعلیٰ ظرف ہو۔۔۔۔۔۔مگر کسی طوائف زادی کو اپنی بیوی کے رُوپ میں قبول نہیں کرے گا۔۔۔۔"

نگینہ بائی نے اُسے بہلاتے حقیقت کا رُخ دیکھانا چاہا تھا۔۔۔کہ وہ جس کی خواہش کر رہی تھی وہ اُسے کبھی نہیں مل سکتا تھا۔۔۔۔

حاعفہ کی تڑپ لمحہ بالمحہ بڑھتی جا رہی تھی۔۔۔آژمیر میران اُس کی سانسوں میں بستا تھا۔۔۔۔جیسے زندہ رہنے کے لیے سانس لینا ضروری ہوتا ہے ویسے ہی اُس کے لیے آژمیر میران ضروری تھا۔۔۔۔

"آپ کیا چاہتی ہیں۔۔۔۔میں آژمیر کی امانت میں خیانت کروں۔۔۔۔کسی اور کی بیوی ہوتے ہوئے یہاں غیر مردوں کے سامنے رقص کروں۔۔۔۔"

حاعفہ اُن کے ہاتھ جھٹکتی نخوت سے دیکھتے ہوئے بولی۔۔۔۔

"نہیں میں ایسا نہیں چاہتی۔۔۔۔اگر آژمیر میران کی طرف سے تمہیں خطرہ نہ ہوتا تو میں تمہیں اُس کے پاس جانے سے کبھی نہ روکتی۔۔۔۔مگر میں جانتی ہوں وہ تمہیں مروادے گا۔۔۔۔میں نے اب تک تم دونوں کے ساتھ بہت بُرا کیا ہے۔۔۔۔میں اُس کا ازالہ کرنا چاہتی ہوں۔۔۔۔تمہیں اب مزید اِس زندان میں نہیں رہنا پڑے گا۔۔۔۔میں نے تمہیں یہاں سے نکالنے کے سارے بندوبست کر لیے ہیں۔۔۔۔۔۔مگر۔۔۔"

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

نگینہ بائی نے بات کرتے رک کر اُس کی جانب دیکھا تھا۔۔۔

"مگر کیا۔۔۔؟؟؟؟؟"

اُمید بھری نظروں سے نگینہ بائی کی جانب دیکھتے اُس کے رکنے کے ساتھ حاعفہ کو اپنا دل رُکتا محسوس ہوا تھا۔۔۔

"حاعفہ مجھے میری مری ماں اور بہن کی قسم میں سچ میں تمہاری مدد کرنا چاہتی ہوں۔۔۔ مگر اُس کے لیے تمہیں مجھ پر ٹرسٹ کرنا ہو گا۔۔۔ میں وعدہ کرتی ہوں تمہارے ساتھ کچھ غلط نہیں ہونے دوں گی۔۔۔۔"

نگینہ بائی کی باتوں پر حاعفہ نے اُلجھن بھری نظروں سے اُن کی جانب دیکھا تھا۔۔۔

"کرامت کے پاس تمہاری ڈیمانڈ لے کر آج شام کو ایک گاہک آیا ہے۔۔۔ اُس نے ایک رات کے لیے تمہاری اب تک کی سب سے بھاری بولی لگائی ہے۔۔۔ اور کرامت کی لالچ دیکھ میرا خون اُس وقت کھول اُٹھا جب اُس نے تمہیں اُس شخص کے پاس بھیجنے کی حامی بھری۔۔۔۔"

نگینہ بائی کے منہ سے نکلنے والے الفاظ حاعفہ کے چہرے سے سارا خون نچوڑ گئے تھے۔۔۔

"کک کیا۔۔۔ مگر میں اپنے شوہر سے دھوکا نہیں کر سکتی۔۔۔ میں اب خود پر کسی غیر مرد کی نظر پڑنے نہیں دوں گی۔۔۔ میرا تن من میرے پاس میرے آژمیر کی امانت ہے۔۔۔ جس میں میں مر کر بھی خیانت نہیں کروں گی۔۔۔۔ چاہے کرامت اُس کے لیے مجھے جان سے کیوں نہ مار دے۔۔۔۔"

حاعفہ نگینہ بائی کی پوری بات سننے بغیر ہتھے سے اُکھڑ گئی تھی۔۔۔

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

"حاعفہ میری بات سنو۔۔۔اگر تم یہاں سے فرار ہونا چاہتی ہو تو تمہیں کرامت کی یہ بات ماننی پڑے گی۔۔۔آگے کے سارے انتظامات میں نے کر رکھے ہیں۔۔۔اور ایک اور بات تم نے اب تک مجھ سے جو چیز چھپائی رکھی ہے۔۔۔وہ میں اچھے سے جانتی ہوں۔۔۔تم نے آج تک کسی مرد کو اپنے قریب نہیں آنے دیا۔۔۔جن گولیوں سے پہلے تمام مردوں کو بے ہوش کیا ہے۔۔۔آج بھی اُنہیں کا سہارا لیتے یہ پلِ صراط کراس کر جاؤ۔۔۔آگے پھر جیسی زندگی تم گزارنا چاہتی ہوں ویسی ہی ملے گی تمہیں۔۔۔نہ کوئی قید نہ ہی کوئی اذیت ملے گی۔۔۔"

نگینہ بائی اُسے پوری خلوص نیت سے سمجھاتے ہوئے بولی تھیں۔۔۔

حاعفہ بے یقینی سے منہ کھولے اُنہیں سن رہی تھی۔۔۔وہ اُس کے معاملے میں اتنی نادان نہیں تھی جتنا وہ سمجھ رہی تھی۔۔۔

نگینہ بائی نے اُسے اپنا سارا پلین سمجھا دیا تھا، جس پر عمل کرنے کے سوا اُس کے پاس کوئی دوسرا چارہ نہیں تھا۔۔۔

@@@@@@@@@@

نکاح کے بعد سے زوہان کی آنکھوں میں ایک الوہی سی چمک نمایاں تھی۔۔۔نفیسہ بیگم نجانے کتنی بار اُس کی نظر اُتار چکی تھیں۔۔۔مگر وہ آج اتنا وجیہہ لگ رہا تھا کہ اُسے نظر نہ لگ جائے اِس خیال سے نفیسہ بیگم یہاں آنے سے پہلے اُس کا صدقہ بھی دے چکی تھیں۔۔۔۔

زوہان کوئی امپورٹنٹ کال کرتا واپس پلٹا تھا جب سٹیج کے قریب نفیسہ بیگم کے ساتھ کھڑی ثمن کو دیکھ وہ اُن کی جانب بڑھ گیا تھا۔۔۔۔

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

"تو فائنلی ٹائم مل گیا تمہیں۔۔۔۔"

زوہان اُس کے لیٹ آنے پر طنز کرتے بولا تھا۔۔۔نفیسہ بیگم اُس کی روڈ نیس پر افسوس سے سر ہلاتیں دوسرے مہمانوں کی جانب بڑھ گئی تھیں۔۔۔

"تم جانتے ہو ملک زوہان۔۔۔۔ ثمن خان کا سارا وقت ہی تمہارے لیے ہے۔۔۔۔ مگر میں اپنی زندگی کے اِس سب سے تکلیف دہ لمحے میں شامل نہیں ہونا چاہتی تھی۔۔۔۔اپنی آنکھوں کے سامنے اپنی محبت کو کسی اور کا ہوتے دیکھنا کتنا اذیت ناک ہوتا ہے تم جیسے محبت کو اپنے نام لگوانے والے نہیں سمجھ پائیں گے۔۔۔۔"

ثمن کی نگاہیں وارفتگی سے زوہان کے مغرور نقوش کا طواف کر رہی تھیں۔۔۔۔

"یہ سب پہلے سے کلئیر تھا ہمارے درمیان۔۔۔۔"

زوہان نے اُس پر واضح کیا تھا۔۔۔اُسے ہمیشہ ثمن کے منہ سے یہ اظہار ناگوار گزرتا تھا۔۔۔۔

جس سے وہ یہ اظہار سننے کا خواہش مند تھا وہ اُسے گھاس ہی نہیں ڈالتی تھی۔۔۔۔

"میں تم سے کوئی شکوہ نہیں کر رہی۔۔۔۔مجھے اپنی حد پتا ہے۔۔۔بس تم سے یہ کہہ کر دل کا بوجھ ہلکا ہو گیا تھوڑا۔۔۔۔۔ میں ہمیشہ تم سے محبت کروں گی اور ہمیشہ اِسی طرح تمہارے آس پاس رہنا چاہوں گی۔۔۔۔بنا تم سے کسی بات کی توقع کیے۔۔۔۔پلیز مجھ سے یہ مت چھیننا۔۔۔۔۔"

ثمن زوہان کا ہاتھ تھامتے ملتجی لہجے میں بولی تھی۔۔۔۔

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

اِس سے پہلے کے زوہان اُس کی گرفت سے ہاتھ نکالتا یا اُسے کوئی جواب دیتا اُس کی بے ساختہ نظر انٹرنس سے اندر داخل ہوتی زنیشہ پر پڑی تھی۔۔۔۔

آژمیر کا ہاتھ تھامے اُس کے ساتھ چل کر اندر آتی زنیشہ کو دیکھ زوہان کتنے ہی لمحے اپنی نظروں کا زاویہ نہیں بدل پایا تھا۔۔۔اُس کے بھیجے گئے لہنگے میں وہ اپنے بے پناہ حُسن کے ساتھ کوئی اپسرا معلوم ہو رہی تھی۔۔۔۔

ایسی نزاکت اور دلکشی زوہان سمیت وہاں موجود تمام افراد کو مبہوت سا کر گئی تھی۔۔۔۔ سرخ باریک دوپٹے سے اوڑھا گیا گھونگھٹ زوہان کا دل لوٹ لے گیا تھا۔۔۔جس میں سے جھانکتا زنیشہ کا سندر چہرا نظر لگ جانے کی حد تک پیارا لگ رہا تھا۔۔۔

زوہان ثمن کے ہاتھ سے اپنا ہاتھ نکالنا بھول چکا تھا۔۔۔لیکن زنیشہ کی نظر ثمن کی گرفت میں موجود زوہان کے ہاتھ پر پڑتی اُسے اندر تک جلا کر راکھ کر گئی تھی۔۔۔۔اُس کا دل چاہا تھا ابھی بھاگ کر جائے اور اِس لڑکی کو زوہان سے دور پھینک دے۔۔۔۔۔

سب کی رشک بھری نظریں آژمیر میران کے سائے میں چلتی زنیشہ پر ٹکی ہوئی تھیں۔۔۔جو آج کی تاریخ میں دنیا کی خوش نصیب ترین لڑکی قرار دی جا سکتی تھی۔۔۔۔جس کو پہلے آژمیر میران جیسا بھائی اور اب ملک زوہان جیسا شوہر نصیب ہوا تھا۔۔۔۔

زوہان ہوش میں آتے ثمن کا ہوتے چھوڑتا زنیشہ کی جانب بڑھا تھا۔۔۔جو آژمیر کے ساتھ سٹیج کے قریب آ چکی تھی۔۔۔۔

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

وہ پہلے ہی اتنی پیاری لگ رہی تھی۔۔۔اب اُس کے غصے سے لال پڑتے گال اُسے مزید کیوٹ بنا رہے تھے۔۔۔۔

یہ لڑکی اُس کے معاملے میں کتنی پوزیسو تھی۔۔۔زنیشہ کی خفگی کی وجہ جان کر زوہان کے لب دلکشی سے مسکرائے تھے۔۔۔۔

آژمیر اور زوہان ایک بار پھر مقابل آن کھڑے ہوئے تھے۔۔۔۔سب لوگوں کی نگاہیں اِس دنیا کے سب سے ناقابلِ یقین منظر پر ٹکی ہوئی تھیں۔۔۔۔

زوہان نے زنیشہ کا ہاتھ تھامنے کے لیے آژمیر کی جانب ہاتھ بڑھایا تھا۔۔۔۔جیسے اُس سے اجازت چاہتا ہو۔۔۔۔

یہ لمحہ انتہائی خوبصورت تھا۔۔۔۔شمسہ بیگم کے لب ہولے سے مسکرائے تھے جبکہ آنکھوں میں نمکین پانی سا بھر گیا تھا۔۔۔۔کیونکہ یہ منظر کچھ پل کے لیے ہی تھا۔۔۔اُن دونوں بھائیوں نے پھر سے جدا ہو جانا تھا۔۔۔۔۔

آژمیر آنکھوں ہی آنکھوں میں زوہان کو زنیشہ کے حوالے سے بہت کچھ وارن کرتا اُس کے ہاتھ میں زنیشہ کا کپکپاتا ہاتھ تھما گیا تھا۔۔۔جسے اپنی گرفت میں لیتے زوہان اُس کی ساری کپکپاہٹیں اپنی مضبوط ہتھیلی میں قید کر گیا تھا۔۔۔۔

زوہان کے ساتھ سٹیج کی جانب قدم بڑھاتے زنیشہ نے پلٹ کر درزیدہ نگاہوں سے آژمیر کی جانب دیکھا تھا۔۔۔۔جو وہیں کھڑا اُسے شفقت بھری نگاہوں سے دیکھ رہا تھا۔۔۔۔

زوہان کے ساتھ سٹیج پر چڑھتے زنیشہ کی دھڑکنیں اتھل پتھل ہو رہی تھیں۔۔۔اُس کے وجود سے اُٹھتی خوشبو زنیشہ کے حواسوں پر چھا رہی تھی۔۔۔۔

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

اُس کے ساتھ صوفے پر براجمان ہوتے زنیشہ نے اپنا ہاتھ اُس کی گرفت سے نکالنا چاہا تھا مگر زوہان ایسا بالکل نہیں چاہتا تھا۔۔۔

زوہان بنا کسی کا لحاظ کیے بڑی فرصت سے اُسے دیکھ رہا تھا مگر زبان سے اُس کی تعریف میں ایک لفظ بھی ادا نہیں کیا تھا۔۔۔۔زنیشہ اُس کی اِس بے باکی پر حیا اور شرم سے خود میں سمٹنے کے سوا کچھ نہیں کر پا رہی تھی۔۔۔

اگر وہ اِس ضدی شخص کو منع کرتی تو اِس نے مزید اُسے تنگ کرنا تھا۔۔۔

"آپ کی گرل فرینڈ کو اچھا نہیں لگے گا۔۔۔"

زنیشہ نے اُس کی گرفت سے ہاتھ آزاد کروانے کی کوشش کرتے اُس کی توجہ سامنے کھڑی ثمن کی جانب کروائی تھی۔۔۔

"ڈونٹ وری میں اُسے منالوں گا۔۔۔۔"

زوہان آج بہت اچھے موڈ میں تھا۔۔۔اِس لیے اُس کی کسی بات کا بُرا منائے بغیر اُسے مزید تپا گیا تھا۔۔۔

زنیشہ نے پلٹ کر زوہان کی جانب دیکھا تھا۔۔۔زوہان پہلے سے ہی اُس کیطرف دیکھ رہا تھا۔۔۔نظروں کا گہرا تصادم ہوا تھا۔۔۔سامنے کھڑے کیمرہ مین نے جھٹ سے یہ دلفریب منظر اپنے کیمرے میں قید کر لیا تھا۔۔۔

زوہان کی آنکھوں میں کچھ ایسا تھا کہ زنیشہ نے گھبرا کر چہرا واپس جھکا لیا تھا۔۔۔اُس کا دل زور سے دھڑک اُٹھا تھا۔۔۔

زوہان کی گرفت اُس کے ہاتھ پر مزید مضبوط ہوئی تھی۔۔۔۔

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

زوہان دوسرا بازو صوفے کی بیک پر پھیلاتے زنیشہ کے ساتھ مزید جڑ کر بیٹھ گیا تھا۔۔۔زنیشہ کو اپنا پہلو جلتا ہوا محسوس ہوا تھا۔۔۔سب کے سامنے اِس شخص نے اپنی ڈھکی چھپی بے باک حرکتوں سے اُس کی جان آدھی کر دی تھی۔۔۔نجانے تنہائی میں اُس کا کیا بننے والا تھا۔۔۔

نفیسہ بیگم کو سٹیج پر آتا دیکھ زنیشہ کی جان میں کچھ جان آئی تھی۔۔۔

"ماشاءاللہ میری بیٹی کتنی پیاری لگ رہی ہے۔۔۔اللہ نظرِ بد سے بچائے۔۔۔۔"

زنیشہ کے قریب آتے نفیسہ بیگم محبت پاش لہجے میں اُس سے مخاطب ہوئی تھیں۔۔۔

"میرے بیٹے سے ڈرنے کی ضرورت نہیں ہے۔۔۔بہت محبت کرتا ہے تم سے۔۔۔ہمیشہ تمہارا خیال رکھے گا۔۔۔مجھے پورا یقین ہے اِس بات کا۔۔۔"

زنیشہ کا ماتھا چومتے نفیسہ بیگم اُسے زوہان سے ڈرا سہما دیکھ تسلی دیتے بولی تھیں۔۔۔

"خالہ جانی میرے کرنے والے کام آپ کر رہی ہیں۔۔۔دیٹس ناٹ فیئر۔۔۔"

زوہان کی شکل سے دیکھ کر لگ رہا تھا اُسے نفیسہ بیگم کا زنیشہ کو یہ سب کہنا پسند نہیں آیا تھا۔۔۔جبکہ زنیشہ تو اِس شخص کی بے شرمی دیکھ شرم سے پانی پانی ہو کر رہ گئی تھی۔۔۔

"زوہان۔۔۔۔"

نفیسہ بیگم نے اُسے مصنوعی گھوری سے نوازتے تنبیہہ کی تھی۔۔۔آج بہت دنوں بعد زوہان اُنہیں اتنا خوش اتنے اچھے موڈ میں نظر آ رہا تھا۔۔۔

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

زنیشہ کی پہلے سے طبیعت بہت خراب تھی۔۔۔اب اُس کا بخار مزید بڑھ گیا تھا۔۔۔بہت مشکل سے وہ اِس وقت سٹیج پر بیٹھی تھی۔۔۔۔

"تم ٹھیک ہو۔۔۔۔۔"

زوہان اپنے ہاتھ میں موجود اُس کے ہاتھ کی بڑھتی تپش محسوس کرتے فکر مندی سے بولا تھا۔۔

"جی۔۔۔۔"

زنیشہ نے مختصراً جواب دیا تھا۔۔۔وہ اُس سے شدید ناراض تھی۔۔۔اور اُس سے کوئی فیور نہیں چاہتی تھی۔۔۔

"تم ٹھیک نہیں ہو۔۔۔۔ تمہیں روم میں ریسٹ کرنا چاہیئے۔۔۔۔باقی کی ملاقات میں تم سے وہیں کرتا ہوں۔۔۔۔"

زوہان کی بات پر زنیشہ جی جان سے لرز اُٹھی تھی۔۔۔

"میں ٹھیک ہوں۔۔۔ آپ کو جو بات کرنی ہے۔۔۔ آپ یہاں پر کر سکتے ہیں۔۔۔۔۔"

زنیشہ لرزتے دل سے گویا ہوئی تھی۔۔۔۔زوہان کے ساتھ اکیلے ملنے کے خیال سے اُس کہ جان حلق میں اٹک چکی تھی۔۔۔۔

@@@@@@@@@@

آژمیر زنیشہ سے مل کر شہر کے لیے نکل گیا تھا۔۔۔اُسے کوئی امپورٹنٹ کا تھا۔۔۔اُس نے گھر میں یہی بتایا تھا سب کو۔ مگر شمسہ بیگم اُس کے یوں ہر طرف سے فرار ہو جانے کی وجہ سمجھ رہی تھیں۔۔۔ آژمیر کس قدر مشکل سے اپنے چہرے پر مصنوعی مسکراہٹ لائے ہوئے تھا یہ اذیت اُس سے بہتر کوئی نہیں سمجھ سکتا تھا۔۔۔۔

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

@@@@@@@@@@

اُس کے ہر اُٹھتے قدم کے ساتھ پائل کی چھن چھن کی آواز سنسان پڑے کوریڈور میں ایک ارتعاش سا پیدا کر رہی تھی۔ اُسے آج پھر پور پور سجایا گیا تھا کسی نامحرم کے لیے۔ کرامت کے مطابق اِسی شخص نے اُس کی سب سے بڑی بولی لگائی تھی۔ اتنی بڑی قیمت شاید ہی آج تک کبھی کسی طوائف کی لگائی گئی ہو۔ پورے کوٹھے پر اُس کی واہ واہ کی جا رہی تھی۔

وہ تو پہلے ہی اُسے اپنے کوٹھے کی ملکہ بلاتی تھیں۔ اُس کا دو آتشہ حُسن تھا ہی ایسا، مومی مجسمے پر ایک نظر ڈالنے کے بعد اگلا شخص اُس کے قدموں میں ڈھیر ہوئے بنا نہیں رہ پاتا تھا۔

آج تو اُس کا قیامت خیز رُوپ مزید اپنے حُسن کا قہر ڈھانے کو تیار تھا۔ وہ سادگی میں رہنا پسند کرتی تھی۔۔۔ لیکن جب تیار ہوتی تھی تو ایسے ہی بجلیاں گراتی تھی۔۔۔

مگر اِس وقت اُس نے اپنے حُسن کی تباہ کاریوں کو ایک سیاہ چادر میں چھپا رکھا تھا۔ جسے اُس نے اپنے آج رات کے خریدار کے آگے ہی آشکار کرنا تھا۔ اُس کے دماغ میں یہاں سے فرار کی پلاننگ بہت تیزی سے چل رہی تھی۔۔۔ مگر بظاہر اُس نے خود کو کمپوز کر رکھا تھا۔۔۔

اُس نے سرد و سپاٹ تاثرات کے ساتھ نیم تاریک خواب گاہ میں قدم رکھا تھا۔ یہ اِس محل نما گھر کے مالک کا کمرہ تھا شاید، وہ تاریکی میں بھی اِس بات کا اندازہ لگا سکتی تھی۔ پورے بیڈ روم میں جگہ جگہ رنگ برنگے دیے روشن تھے۔ جو اُس کمرے کی خوابناکی اور رومانوی ماحول میں مزید اضافہ کر رہے تھے۔

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

اُس نے کمرے کے چاروں اطراف نظریں گھمائی تھیں۔جب اُس کی نظر سامنے کرسی پر بیٹھے شخص پر پڑی تھی۔اُس کے ہاتھ میں شراب کا گلاس تھا، مگر رُخ مخالف سمت ہونے کی وجہ سے وہ اُس کا چہرا نہیں دیکھ پائی تھی۔نہ ہی اُس کے اندر ایسی کوئی خواہش تھی۔

"خوش آمدید حاعفہ، آخر تم میری دسترس میں آہی گئی۔پہلے بتاتی تمہاری یہ اوقات ہے، تو بہت پہلے تمہیں پیسوں سے خرید لیتا، یہ کام تو کبھی میرے لیے مشکل نہیں تھا۔"

وہ شخص بنا رُخ اُس کی جانب موڑے بولی جا رہا تھا۔جبکہ حاعفہ اِس جانے پہچانے لب و لہجے پر اپنی جگہ گنگ کھڑی تھی۔ جس شخص کے لیے وہ اتنا تڑپ رہی تھی۔۔۔مگر اُس کے سامنے جانے کی ہمت بھی نہیں کر پا رہی تھی۔۔۔۔اُس کے یہاں ہونے کا تصور حاعفہ کے وجود سے جان نکال گیا تھا۔اُس کے دل نے شدت سے خواہش کی تھی۔کاش یہ اُس کا وہم ہو، نہیں وہ شخص بھلا یہاں کیسے ہو سکتا تھا۔

"کک۔۔۔۔کون۔۔۔"

یہ لفظ ادا کرتے اُس کی زبان ہکلا گئی تھی۔

مگر جیسے ہی اُس شخص نے اپنی جگہ سے اُٹھ کر رُخ اُس کی جانب موڑا، حاعفہ کی نگاہوں میں پورا کمرا گھوم گیا تھا۔اُس کے لیے اپنے قدموں پر کھڑا ہونا مشکل ہو گیا تھا۔

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

"کیا ہوا یقین نہیں آرہا مجھے زندہ دیکھ۔۔۔۔۔تمہارے مطابق تو مر چکا ہونگا میں۔۔۔۔۔مجھے مارنے میں کوئی کسر نہیں چھوڑی تھی نا تم نے۔۔۔۔۔اپنی طرف سے زہر تک دے ڈالا مجھے۔۔۔۔۔"

آژمیر میران کی سرد منجمند کرتی آواز حاعفہ کے کانوں سے ٹکراتی اُس کا رنگ فق کر گئی تھی۔اُس کے لیے اپنے قدموں پر کھڑا ہونا مشکل ہوا تھا۔۔۔۔

دلہن کی طرح سجی سنوری حاعفہ کو وہ زہر آلود نظروں سے دیکھتا ضبط کی انتہا پر تھا۔۔۔۔

یہ بات ہی اُس کے دل پر چھڑیاں چلانے کے لیے کافی تھی کہ اُس کے نکاح میں ہوتے ہوئے حاعفہ کا یہ رُوپ کسی اور کے لیے سجایا گیا تھا۔۔۔۔

وہ اِس وقت سیاہ کلف لگے لباس میں کندھوں پر ڈارک براؤن شال ڈالے اپنی سحر انگیز شاندار پرسنیلٹی کے ساتھ اُسے لہو رنگ انتقامی نظروں سے سر سے لے کر پیر تک دیکھتا زمین میں گاڑھ گیا تھا۔

"اِس سے پہلے کتنوں کے ساتھ ۔۔۔۔۔۔"

حاعفہ کی نم آنکھیں اُوپر اُٹھانے پر وہ اپنا جملہ ادھورا چھوڑ گیا تھا۔مگر وہ ادھورا جملہ بھی اتنا نوکیلا تھا کہ حاعفہ کو اپنا دل لہولہان ہوتا محسوس ہوا تھا۔آژمیر کے دل میں یہ ساری آگ اُس کی اپنی لگائی ہوئی تھی۔۔۔اب برداشت تو کرنی تھی اُسے۔۔۔۔

"کیا ہوا ایک طوائف زادی سے اِس کے علاوہ اور کیا سوال کر سکتا ہوں میں۔۔۔۔۔۔؟"

زہر خند لہجے میں بولتا وہ اُس کے بہت پاس آن پہنچا تھا۔حاعفہ پتھر بنی اپنی جگہ پر جم چکی تھی۔

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

مگر اگلے ہی لمحے اُس آگ اُگلتے شخص کی جارحانہ کاروائی پر حائفہ کی آنکھ سے آنسو نکلتے بے مول ہوئے تھے۔ جن کی اب مقابل کے آگے کوئی قیمت نہیں تھی۔ حائفہ اُس کے محبت بھرے دل کا قتل کر چکی تھی۔۔۔ اُسے وہ اب کہیں سے بھی پہلے والا آژمیر میران نہیں لگا تھا۔۔۔ حاعفہ سے بات کرتے جس کے لہجہ میں نرمی در آتی تھی۔۔۔ آج اُتنی ہی نفرت اور حقارت تھی۔۔۔۔

اُس نے حاعفہ کی کلائی موڑ کے کمر سے لگائی تھی۔ اُسے اپنی کلائی ٹوٹتی محسوس ہوئی تھی۔ مگر وہ کچھ بھی بول کر اِس بپھرے زخمی شیر کے غصے کو مزید ہوا نہیں دینا چاہتی تھی۔۔۔ اُسے یہ سب چپ چاپ برداشت کرنا تھا۔۔۔ اور وہ دل سے ایسا کرنا بھی چاہتی تھی۔۔۔۔

نفرت میں ہی سہی مگر آژمیر میران اُسے اپنے قریب کر تو رہا تھا۔۔۔۔

"کیوں کیا میرے ساتھ اتنا بڑا دھوکا۔۔۔۔ صرف پیسوں کے لیے؟؟؟۔۔۔۔۔ تم ایک بار بولتی میں دنیا کی ہر چیز تمہارے قدموں میں ڈھیر کر دیتا، مگر تم نے تو مجھے انسان سے وحشی بنا کر وہ نقصان کیا ہے، جس کی کبھی بھرپائی نہیں ہو سکے گی۔۔۔۔"

اُس نے اپنی بات ختم کرتے حاعفہ کو کسی اچھوت شے کی طرح دھکا مارتے دور پھینکا تھا۔

حاعفہ منہ کے بل زمین پے جا گری تھی۔۔۔ اُس نے ہونٹ بھینچے بہت مشکل سے اپنی سسکی روکی تھی۔۔۔۔

وہ اِس وقت ریڈ ڈریس میں ملبوس آژمیر میران کو دھکتے کوئلے میں جھونک رہی تھی۔۔۔ اُس کی سیاہ چادر تو کب کی گر چکی تھی۔۔۔ ابھی وہ اپنے ہوش رُبا حلیے کے ساتھ آژمیر کے سامنے تھی۔۔۔

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

آژمیر ہاتھ میں پکڑا شراب کا پورا گلاس اپنے اندر اُنڈیلتا اُسے دیوار سے مار گیا تھا۔۔۔ حاعفہ نے سہم کر آژمیر کی جانب دیکھا تھا۔۔۔

جس کی لال اذیت اور وحشت سے بھری لال آنکھیں اُسی کے اُوپر جمی ہوئی تھیں۔۔۔

حاعفہ زمین سے اُٹھ کھڑی ہوئی تھی۔۔۔ اپنے اُوپر شال نہ ہونے کا احساس ہوتے اُس نے ارد گرد نظریں دوڑائی تھیں۔۔۔ جب آژمیر کے قدموں کے قریب اُسے اپنے شال پڑی نظر آئی تھی۔۔۔ وہ بے بسی سے چہرا جھکا گئی تھی۔۔۔

آژمیر کا اپنے قریب آتا دیکھ اُس نے پیچھے ہونا چاہا تھا۔۔۔ مگر تب تک آژمیر اُس پر حملہ آور ہوتا پوری طرح اُسے اپنی بے رحم گرفت میں. جکڑ چکا تھا۔۔۔

آژمیر کا ایک بازو انتہائی سختی سے حاعفہ کے گرد لپٹا ہوا تھا۔۔۔ جبکہ دوسرا بازو اُس کے لال دوپٹے کی جانب بڑھا تھا۔۔۔ حاعفہ تکلیف کے باوجود بنا کوئی مزاحمت کیے ایسے ہی کھڑی رہی تھی۔۔۔۔

آژمیر نے اُس کا دوپٹہ اُتار کر دور اُچھال دیا تھا۔۔۔ دوپٹے کے ساتھ اٹیچ جوڑے کی پنیں بھی نکلتی چلی گئی تھیں۔۔۔

حاعفہ کے منہ سے ہلکی سے سسکاری نکلی تھی۔۔۔ مگر آژمیر کے کانوں تک پہنچنے سے پہلے ہی وہ دبا گئی تھی۔۔۔ اُس کا دوپٹہ دور جا گرا تھا۔۔۔ جبکہ اُس کی حسین زلفیں کسی آبشار کی طرح اُس کے اُوپر آن گری تھیں۔۔۔

آژمیر میران آج پہلی بار حاعفہ کو اِس طرح اُس کے حُسن کی پوری رعنائیوں کے ساتھ دیکھ رہا تھا۔۔۔

مگر آج اُس کی محبت کے جذبات نفرت اور غصے کی شدید لہر کے نیچے دب چکے تھے۔۔۔

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

"کیوں کیا میرے ساتھ ایسا؟؟؟؟؟"

آژمیر ابھی بھی وہی سوال جاننے پر بضد تھا۔۔۔ جس کا جواب اُسے مل چکا تھا مگر وہ شاید اب بھی حاعفہ کو اپنی زبان سے سچ بولنے کا مارجن دے رہا تھا۔۔۔۔

وہ اتنے دھوکے کے بعد بھی اِس لڑکی کو مہلت دے رہا تھا۔۔۔۔یہی آژمیر میران کی اعلیٰ ظرفی اور سچی محبت کا ثبوت تھا۔۔۔۔۔

اُس نے حاعفہ کی گردن کو پیچھے سے اپنی ہاتھ کی گرفت میں لیتے اُس کا چہرا اُٹھا کر اپنے سامنے کیا تھا۔۔۔۔

بند آنکھوں پر سایہ فگن گھنی سیاہ پلکیں جو آژمیر میران کی قربت کے احساس سے مسلسل لرز رہی تھیں۔۔۔ پھولے سُرخ گال اور ٹھنڈ سے لال ہوتی ستواں ناک۔۔۔۔ یہ لڑکی قیامت خیز حُسن کی مالک تھی۔۔۔۔ایک منظر پر آکر آژمیر کی نظریں جم سی گئی تھیں۔۔۔۔ سُرخی مائل اُس کی رس بھری لال پنکھڑیاں۔۔۔۔ جن کی کپکپاہٹ لمحہ بالمحہ بڑھتی جا رہی تھی۔۔۔

اِس معصوم چہرے پر کیسے بھلا کوئی شک کر سکتا تھا۔۔۔۔ آژمیر کو اپنے چوک جانے اور اِس لڑکی کے ہاتھوں مات کھانے پر خود پر بھی بہت غصہ تھا۔۔۔۔ مگر اِس پُر فریب معصوم چہرے سے دھوکا کھانا عام بات تھی۔۔۔۔ یہ چہرا آج بھی اُتنا ہی معصوم تھا۔۔۔بس آج اُس کا پول کھل چکا تھا۔۔۔۔

آژمیر کی نگاہوں کی تپش سے حاعفہ کا پورا وجود لرز رہا تھا۔۔۔۔۔

"سر مجھے معاف۔۔۔۔۔۔"

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

حاعفہ نے اُسے نرم پڑتے دیکھ آنکھیں واں کرتے اُس سے معافی مانگنی چاہی تھی۔۔۔

لیکن آژمیر اُس کی بات پوری ہونے دیئے بغیر اُس پر پوری طرح حاوی ہوتا اُس کی سانسیں قید کر گیا تھا۔۔۔

حاعفہ اِس جارحانہ شدت بڑھے عمل کے لیے بالکل بھی تیار نہیں تھی۔۔۔اُس کی آنکھیں غیر معمولی حد تک کھل چکی تھیں۔۔۔

آژمیر میران کی لمحہ بالمحہ بڑھتی شدت حاعفہ کی آنکھوں میں آنسو بھر گئی تھی۔۔۔

کیونکہ وہ اِس لمس کے ذریعے اپنے اندر کا شدید غصہ، نفرت، انتقام اور اشتعال اُس کے اندر اُنڈیل رہا تھا۔۔

حاعفہ بنا اُسے دور جھٹکے یہ سب برداشت کرتی رہی تھی۔۔۔ آژمیر کا ایک بازو اُس کی کمر کے گرد لپٹا ہوا تھا۔۔۔ جبکہ دوسرا اُس کہ گردن پر تھا۔۔۔

حاعفہ کا پورا وجود ہولے ہولے کانپ رہا تھا۔۔۔اُس نے آژمیر کی شرٹ سینے سے دبوچ رکھی تھی۔۔۔

اُسے سانس لینے میں دشواری ہونے لگی تھی۔۔۔اتنی دیر ہو جانے کے بعد بھی آژمیر کا اُسے چھوڑنے کا کوئی موڈ نہیں لگ رہا تھا۔۔۔

جب کچھ لمحے بعد حاعفہ کو ایک تکلیف کے احساس کے ساتھ اپنے منہ میں خون کا ذائقہ محسوس ہوا تھا۔۔۔اِس کے ساتھ ہی اُس کی بگڑتی حالت کے پیشِ نظر اُس پر ترس کھاتے آژمیر میران اُسے آزاد کر گیا تھا۔۔۔

حاعفہ گہرے گہرے سانس لیتی بُری طرح سے کانپ رہی تھی۔۔۔ آژمیر اُسے اپنی گرفت سے آزاد کر چکا تھا۔۔۔وہ کب کی زمین بوس ہو چکی ہوتی۔۔۔اگر اُس نے آژمیر کو سینے سے تھام نہ رکھا ہوتا۔۔۔

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

اُس نے اپنا کانپتا نازک بازو آژمیر کی کمر کے گرد حمائل کر رکھا تھا۔۔۔جبکہ دوسرے ہاتھ کی مٹھی سے آژمیر کی شرٹ دبوچ رکھی تھی۔۔۔

وہ پورے حق سے اُس کے سینے پر سر رکھے گہرے گہرے سانس لیتی خود کو نارمل کرنے کی کوشش کر رہی تھی۔۔۔

آژمیر اُس کے خطرناک حد تک لال ہوتے چہرے پر ایک گہری نظر ڈالتا سیگریٹ سلگھا گیا تھا۔۔۔

"کیا ہوا؟؟ابھی سے یہ حالت ہو گئی تمہاری۔۔۔۔ابھی تو میرے اندر لگی آگ بجھانی ہے تم نے۔۔۔وہ کیسے برداشت کر پاؤ گی۔۔۔۔۔"

آژمیر اُس کی ٹھوڑی پنجوں میں جکڑ کر اپنی جانب اُٹھاتا زہر خند لہجے میں بولا تھا۔۔۔

"میں آپ کی ہر سزا سہنے کو تیار ہوں۔۔۔آپ جو کہیں گے میں کروں گی۔۔۔۔بس آپ مجھے خود سے جدا مت کیجیئے گا میں مر جاؤں گی۔۔۔۔۔"

حاعفہ کافی حد تک اپنی سانسیں بحال کر چکی تھی۔۔۔

دیوانہ وار نظروں سے آژمیر کا چہرا دیکھتی بہتے آنسوؤں کے ساتھ وہ دیوانی آج اپنا سب کچھ اپنے محبوب پر وارنے کو تیار تھی۔۔۔

مگر اِس وقت آژمیر پوری طرح اپنے حواسوں میں نہیں تھا۔۔۔اِس لیے اُس کی آنکھوں میں اپنے لیے بھری بے پناہ دیوانگی نہیں دیکھ پایا تھا۔۔۔

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

"جانتی ہو نا میں کون ہوں۔۔۔؟؟ ملک آژمیر میران۔۔۔ آج تک کسی غیر لڑکی کو اپنے قریب بھٹکنے بھی نہیں دیا۔۔۔ ہمیشہ اپنے کردار کو مضبوط اور بے داغ رکھا۔۔۔ اِس لیے بالکل بھی نہیں کہ تم جیسی ایک طوائف زادی جو نجانے کتنے مردوں کی سیج سجا چکی ہے وہ میری بیوی بنے۔۔۔۔ تم پر آژمیر میران اب تھوکنا بھی پسند نہیں کرتا۔۔۔۔"

آژمیر کے منہ سے نکلنے والے نوکیلے الفاظ سیدھے حاعفہ کے دل میں پیوست ہوتے اُسے ویسے ہی لہولہان کر گئے تھے۔۔۔ جیسے اُس نے آژمیر کے دل کے ساتھ کھیل کر کیا تھا۔۔۔

آژمیر یہ الفاظ ادا کرنے کے ساتھ ساتھ اُس کی گردن پر اپنی مضبوط ہتھیلی جما چکا تھا۔۔۔

آژمیر کے اعصاب پر نشہ چھانے لگا تھا۔۔ حاعفہ کے آنے سے پہلے شدید غصے کے عالم میں وہ شراب کی دو بوتلیں ختم کر چکا تھا۔۔ جس حرام شے کو دیکھنا بھی پسند نہیں کرتا تھا وہ۔۔۔ حاعفہ کی جانب سے ملنے والے دھوکے اور دل کی بربادی نے اُس کی سوچنے سمجھنے کی صلاحتیں چھین لی تھیں۔۔۔ وہ کبھی کسی کو اپنے اتنے قریب نہیں آنے دیتا تھا۔۔۔ اِسی دھوکے کے ڈر سے۔۔۔۔

یہ لڑکی اُس کے لیے پل پل مر رہی تھی۔۔۔ اگر وہ یہ جان جاتا تو اُسے ایسا کبھی نہ کہتا۔۔۔

@@@@@@@@

زنیشہ کی طبیعت کے پیشِ نظر اُسے روم میں لایا گیا تھا۔۔ زوہان کی نظروں سے اوجھل ہوتے زنیشہ نے سکھ کا سانس بھرا تھا۔۔۔۔

وہ بخار سے زیادہ زوہان کی شوخ نگاہوں سے نڈھال تھی۔۔۔ وہ سمجھ نہیں پا رہی تھی اچانک زوہان کو کیا ہوا تھا۔۔۔

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

"پلیز بھابھی اِس کو میرے سر سے اُتار دیں یہ بہت ہیوی ہے۔۔۔۔ میرے سر میں درد ہو رہا ہے۔۔۔۔۔"

زنیشہ نے دکھتے سر کو دباتے فریحہ کو پکارا تھا۔۔۔۔ جو اُسے روم میں بیٹھا کر واپس پلٹ رہی تھی۔۔۔۔

اُس نے کچھ کہنے کے لیے منہ کھولنا چاہا تھا جب اُس کے ساتھ کھڑی صدف اُسے اشارے سے خاموش کروا گئی تھی۔۔۔۔

"میں بس ابھی آ کر تمہاری ہیلپ کرتی ہوں۔۔۔۔ تھوڑی دیر صبر کرو۔۔۔۔"

فریحہ الفاظ بدلتی وہاں سے کھسک گئی تھی۔۔۔ وہ دونوں اُسے یہاں زوہان کی متوقع آمد کا بتاتے اپنے سر وقت سے پہلے کوئی ہنگامہ کھڑا نہیں کرنا چاہتی تھیں۔۔۔

"تم نے مجھے بتانے کیوں نہیں دیا زنیشہ کو۔۔۔۔ کہ زوہان اُس سے ملنے آ رہا ہے۔۔۔۔۔"

فریحہ نے باہر آتے صدف کو گھوری سے نوازا تھا۔۔۔۔

"آپ کو لگتا ہے یہ جان کے زنیشہ ہمیں اتنی آسانی سے روم سے آنے دیتی۔۔۔۔۔ وہ کتنی گھبرائی رہتی ہے زوہان بھائی کے نام سے بھی۔۔۔۔ ہماری بات سنتے ہی اُس نے بے ہوش ہو جانا تھا۔۔۔۔"

صدف زنیشہ کی حالت سوچ مسکرائی تھی۔۔۔

"تو تمہیں کیا لگتا ہے زوہان کو اپنے سامنے یوں اچانک دیکھ وہ بے ہوش نہیں ہو گی۔۔۔۔۔"

فریحہ کو زنیشہ کی فکر ہوئی تھی۔۔۔۔

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

"وہ تو مجھے سو فیصد یقین ہے کہ ہو گی۔۔۔ مگر اُس کے وہ ہیرو صاحب جو ہر وقت تیس مار خان بنے پھرتے، یہاں سب میران پیلس والوں کا خون خشک کر کے رکھا ہوا ہے۔۔۔ اب سنبھالیں گے اپنی ہیروئن کو۔۔۔ مزا تب آئے گا۔۔۔۔"

صدف خوب مزے لے کر بولتی جیسے ہی مُڑی، سامنے شمسہ بیگم اور قاسم صاحب کے ساتھ سرد تاثرات لیے کھڑے زوہان کو دیکھ اُس کی سیٹی گم ہوئی تھی۔۔۔

شمسہ بیگم نے گھبرا کر زوہان کی جانب دیکھا تھا۔۔۔ جس کا کب کس بات پر موڈ بگڑ جائے کوئی پتا نہیں تھا۔۔۔

"آئم سو۔۔۔۔"

صدف سب کی گھورتی نگاہوں پر شرمندہ سی ہوئی تھی۔۔۔ مگر اُس کی پوری سوری سنے بغیر زوہان زنیشہ کے روم کی جانب بڑھ گیا تھا۔۔۔

"بیٹا اب سوچ سمجھ کر بولنا کب شروع کریں گی۔۔۔ زوہان اور ہمارے بیچ ماضی میں جو بھی چلتا رہا ہو۔۔۔ مگر اب وہ ہمارا داماد ہے۔۔۔ اُس کی عزت و احترام میں زرا سی بھی کوتاہی ہم برداشت نہیں کریں گے۔۔۔"

قاسم صاحب زوہان کے بگڑے تیور دیکھ صدف کو ٹھیک ٹھاک سنا گئے تھے۔۔۔

"بھابھی یہ بندہ کتنے غصے والا ہے مذاق بھی برداشت نہیں کر سکتا۔۔۔ ہماری زنیشہ کا کیا ہو گا۔۔۔ مجھے اِس کا نام تیس مار خان نہیں ہٹلر رکھنا چاہیے تھا۔۔۔"

صدف کا منہ اُتر چکا تھا۔۔۔

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

جبکہ فریحہ کی کب سے رکی ہنسی چھوٹ چکی تھی۔۔۔

"جہاں تک ہم سب دیکھ رہے ہیں۔۔۔یہ بندہ زنیشہ میران کے ہاتھوں جا کر ہی سیدھا ہو گا۔۔۔تم دیکھنا۔۔۔۔اگر یہ مغرور شہزادہ جھکے گا تو اپنی شہزادی کے آگے ہی۔۔۔۔۔"

فریحہ مسکرا کر پورے یقین سے کہتیں وہاں سے ہٹ گئی تھیں۔۔۔۔

@@@@@@@@

ماورا جو پوری طرح کسی کے حصار میں قید ہو جانے کے خوف سے بے ہوش ہونے کے قریب ہوئی تھی۔۔۔۔اگلے ہی لمحے اُس کے وجود سے اُٹھتی خوشبو محسوس کرتے وہ آسودگی سے مسکرا دی تھی۔۔۔۔

وہ سوچ بھی کیسے سکتی تھی کہ منہاج درانی کے سوا کوئی ایسی جرأت کر سکتا تھا۔۔۔۔

"چھوڑو مجھے۔۔۔۔۔"

ماورا اُس کے سینے پر دونوں ہتھیلیاں جماتے اُس سے آزادی چاہتی تھی۔۔۔۔

منہاج موبائل کی ٹارچ آن کرتا سائیڈ ریک پر رکھ گیا تھا۔۔۔۔وہ جانتا تھا کہ ماورا کو اندھیرے سے ڈر لگتا ہے۔۔۔۔

"صبح سے مجھ سے کیوں چھپ رہی ہو وائفی؟؟؟"

منہاج اُسے اپنے حصار سے آزاد کرتا اُس کی دونوں کلائیاں تھام کر پیچھے موجود ریک کے ساتھ دائیں بائیں ٹکاتے اُس پر پوری طرح حاوی نظر آ رہا تھا۔۔۔

ماورا اُس کے مضبوط وجود کے پیچھے چھپ سی گئی تھی۔۔۔۔

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

منہاج کے محبت بھرے شوخ لب و لہجے پر ماورا نے اپنی شرگی پلکیں اُٹھا کر اُس کی جانب دیکھا تھا۔۔۔ مگر زیادہ دیر اُس کی جذبے لُٹاتی آنکھوں میں دیکھ نہیں پائی تھی۔۔۔۔

"میں سٹڈی کر رہی تھی صبح سے۔۔۔۔"

ماورا سے اُس کے آگے بولنا مشکل ہو رہا تھا۔۔ اُس نے اپنی کلائیاں آزاد کروانے کی کوشش کی تھی مگر منہاج ابھی اِس کے لیے تیار نہیں تھا۔۔۔۔

"اور میں جو صبح سے تمہاری ایک جھلک دیکھنے کے لیے خوار ہوا ہوں وہ۔۔۔۔ اُس کا حساب کون دے گا۔۔۔"

منہاج نے اُس کے چہرے پر آئی بالوں کی لٹوں کو پھونک مار کر ہٹایا تھا۔۔۔ ماورا کے چہرے کو اُس کے علاوہ کوئی بھی چھوئے اُس سے برداشت نہیں ہوتا تھا۔۔۔

"ہمیں باہر جانا چاہیے۔۔۔ لائبریری کے بند ہونے کا ٹائم ہو چکا ہے۔۔۔"

ماورا سے اُس کی شوخ نظروں کے وار سہنا مشکل ہوا تھا۔۔

ابھی وہ اتنا ہی بولی تھی جب اُسی لمحے باہر سے لائبریری کا مین ڈور لاک ہونے کی آواز آئی تھی۔۔۔ ماورا نے سہمی نظروں سے منہاج کی طرف دیکھا تھا۔۔ جس کی مسکراہٹ مزید گہری ہوئی تھی۔۔۔

اب وہ پوری طرح سے اُس کے رحم و کرم پر تھی۔۔۔

"ہم کیسے جائیں گے باہر۔۔۔۔"

ماورا اُس کا دھیان خود پر سے ہٹانے کے لیے بولی تھی۔۔۔ اُس کا دل دھڑک دھڑک کر پاگل ہو چکا تھا۔۔۔۔۔

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

"آج کی رات میرا یہاں سے جانے کا کوئی موڈ نہیں ہے۔۔۔۔"

منہاج کو اُسے تنگ کرنے میں مزا آرہا تھا۔۔۔

"تم جانتی ہو تمہارا یہ شرمایا گھبرایا رُوپ مجھے کیا کیا گستاخیاں کرنے پر اُکسا رہا ہے۔۔۔۔"

منہاج اُس کی کان کی لوح پر لب رکھتے اُس کی سانسیں منتشر کر گیا تھا۔۔۔

ماورا کے گال تپ اُٹھے تھے۔۔۔۔

"نن نہیں۔۔۔"

ماورا سے کچھ بولا ہی نہیں گیا تھا۔۔۔اُس کی ساری تیز طراری دم دبا کر بھاگ گئی تھی۔۔۔۔

"ہاں۔۔۔۔"

منہاج نے اُس کی گال کو لبوں سے چھوا تھا۔۔۔

ماورا اُس کے دہکتے لمس پر جی جان سے لرز اُٹھی تھی۔۔۔۔

"مجھے جانا ہے یہاں سے۔۔۔۔۔"

ماورا بمشکل یہ الفاظ ادا کر پائی تھی۔۔۔۔

"میں جس کام کے لیے یہاں آیا ہوں میں وہ کیے بغیر نہیں جانے دوں گا۔۔۔۔"

منہاج اُس کے مزید قریب ہوا تھا۔۔۔

جبکہ شرم اور خوف کے مارے ماورا کی جان آدھی ہوئی تھی۔۔۔۔

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

"نہیں بالکل بھی نہیں۔۔۔۔"

ماورا نے فوراً نفی میں سر ہلایا تھا۔۔۔۔

"ارے پوری بات تو سن لو۔۔۔۔"

منہاج اُس کی لرزتی پلکوں کا رقص دیکھ مبہوت ہوا تھا۔۔۔۔ماورا کی مومی کلائیوں کا لمس اُس پر خمار سا طاری کر رہا تھا۔۔۔۔

اِس لڑکی کی مہکتی قربت کے باوجود وہ خود پر کیسے ضبط کیے کھڑا تھا یہ وہی جانتا تھا۔

"نن نہیں۔۔۔۔پلیز۔۔۔۔"

ماورا اُس کے سارے مطلب سمجھتی تھی۔۔۔اِس لیے اُس کی پوری بات سننے کی روادار بھی نہیں تھی۔۔۔۔

"آج میرا اِس یونی میں لاسٹ ڈے ہے۔۔۔۔میں سپیشلائزیشن کے لیے یو۔کے جا رہا ہوں۔۔۔۔"

یہ بات کرتے منہاج لمحہ بھر کو رُکا تھا۔۔۔۔کیونکہ ماورا کی آنکھوں میں واضح اُبھرتی اُداسی اُس سے چھپی نہیں رہ سکی تھی۔۔۔

@@@@@@@@@@

زنیشہ اُن کو واپس لوٹتا نہ دیکھ خود ہی اُٹھ کر ڈریسنگ ٹیبل کے سامنے آن بیٹھی تھی۔۔۔۔۔

اُس کے بھاری دوپٹے کو بالوں کے جوڑے کے ساتھ اتنی زیادہ پنز لگا کر پن اپ کیا گیا تھا کہ اُس کے لیے ایک ایک پن نکالنا محال ہو رہا تھا۔۔۔۔

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

وہ نجانے کتنی پنز نکال چکی تھی مگر دوپٹہ اپنی جگہ سے ہلنے کا نام نہیں لے رہا تھا۔۔۔ جبکہ جوڑا ڈھیلا ہو چکا تھا۔۔۔ اور اُس میں سے بال باہر آنے لگے تھے۔۔۔

زنیشہ اچھی خاصی زچ ہو چکی تھی۔۔۔ جب اُسی لمحے اُسے دروازہ کھلنے کی آواز آئی تھی۔۔۔۔

اُس کا چہرا جھکا ہوا تھا۔۔۔ وہ یہی سمجھی تھی کہ فریحہ لوگ ہی واپس آئی ہیں۔۔۔۔

"شکر ہے تم لوگوں کو میرا خیال آ گیا۔۔۔ پلیز اب مجھے اِس پچاس کلو کے دوپٹے سے رہائی دلوا دو۔۔۔۔"

زنیشہ بنا پیچھے کھڑی ہستی کو دیکھے مدد کے لیے پکار بیٹھی تھی۔۔۔۔۔ اگر وہ پلٹ کر دیکھ لیتی تو کسی صورت یہ الفاظ ادا نہ کرتی۔۔۔۔

حاعفہ خاموش کھڑی آژمیر کا ہر ستم سہنے کو تیار تھی۔۔۔ اُس نے آژمیر کا دل دکھایا تھا۔۔۔ آژمیر کی تکلیف اُس کے دل پر چھڑیاں چلا رہی تھی۔۔۔

اُس نے بے حد، بے پناہ چاہا تھا اِس شخص کو۔۔۔ اِس لیے اِس وقت بھی اپنی تکلیف سے زیادہ اُسے آژمیر کی تکلیف رُلا رہی تھی۔۔۔۔

"میں نے ایسا جان بوجھ کر نہیں کیا۔۔۔ میں مجبور تھی۔۔۔۔ مگر میں قسم کھا کر۔۔۔۔۔"

حاعفہ کا دل خون کے آنسو رو رہا تھا۔۔۔ وہ آژمیر کی آنکھوں میں تیرتی وحشت اور اذیت نہیں دیکھ پا رہی تھی۔۔۔

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

اُس نے بولنا چاہا تھا جب گردن پر بڑھتی آژمیر کی گرفت کی سختی پر تکلیف کے عالم میں اُس کی بات ادھوری رہ گئی تھی۔۔۔۔

"تم نے اِس قدر بے وقوف سمجھ رکھا ہے مجھے۔۔۔۔ کہ تم اب اپنی جان بچانے کی خاطر میرے سامنے اپنی جھوٹی محبت کی قسمیں کھاؤ گی اور میں مان جاؤں گا۔۔۔۔ اگر تمہاری مجھ سے محبت اتنی ہی سچی ہوتی تو مجھے یوں دشمنوں میں گھرا دیکھ وہاں سے فرار نہ ہو جاتی۔۔۔۔ اُس وقت کھڑے ہو کر مجھے اپنی محبت کا یقین دلاتی۔۔۔۔

تمہیں لگا کہ آژمیر میران سے اتنا بڑا دھوکا کر کے تم بچ نکلو گی۔۔۔۔ مگر اب اپنی جان کے لالے پڑتے دیکھ تم پھر اُسی جھوٹی محبت کو بیچ میں لا رہی ہو۔۔۔۔ جس سے اب میں شدید نفرت کرتا ہوں۔۔۔۔ محبت کا جذبہ میرے لیے دنیا کا سب سے بدصورت ترین جذبہ ہے۔۔۔۔ جسے ڈھال بنا کر تم جیسے لوگ۔۔۔ صرف دولت کی خاطر دوسروں کے جذبات سے کھیلتے ہو۔۔۔۔۔"

آژمیر آخر میں اتنے زور سے دھاڑا تھا کہ حاعفہ کو اپنا دل بند ہوتا محسوس ہوا تھا۔۔۔

گردن پر لمحہ بالمحہ بڑھتی آژمیر کی گرفت کی سختی پر حاعفہ کو اپنا دم گھٹتا محسوس ہونے لگا تھا۔۔۔ مگر وہ اپنے آپ کو آزاد کروانے کے لیے کوئی مزاحمت نہیں کر رہی تھی۔۔۔۔

آژمیر جو اُسے اپنی جان بچانے کے لیے تڑپتے دیکھنا چاہتا تھا۔۔۔ اُس کی آنکھوں میں درد کے ساتھ ساتھ پھیلتی آسودگی کے رنگ دیکھ آژمیر اُلجھ گیا تھا۔۔۔

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

وہ کسی صورت حاعفہ کو مارنے کا ارادہ نہیں رکھتا تھا۔۔۔وہ اُسے زندہ رکھ کر اپنی اذیت کا بدلہ لینا چاہتا تھا۔۔ مگر اِس وقت موت کو اتنے قریب دیکھنے کے باوجود حاعفہ کا یہ پر سکون انداز آژمیر کو آگ بھگولا کر گیا تھا۔۔۔

اُس نے حاعفہ کی گردن آزاد کرتے اُسے پاس پڑے صوفے پر پھینک دیا تھا۔۔۔

حاعفہ کمر کے بل صوفے پر گرتی بُری طرح کھانسنے لگی تھی۔۔۔ آژمیر کی بے چینی مزید بڑھ چکی تھی۔۔۔اِس لڑکی کو تکلیف دینے کے بعد بھی اُسے سکون نہیں مل پا رہا تھا۔۔۔

آژمیر بیڈ سائیڈ پڑی شراب کی بوتل اُٹھانے بیڈ کی جانب بڑھا تھا۔۔۔جب پانی کا گلاس اُٹھانے کے لیے ہاتھ بڑھاتے حاعفہ نے بہت ہی پھرتی سے دو گولیاں آژمیر کے گلاس میں ڈال دی تھیں۔۔۔

حاعفہ جو کوٹھے سے پورے پلان کے ساتھ نکلی تھی۔۔۔ یہاں آکر آژمیر کو دیکھ وہ گولیاں دینے کا ارادہ ترک کر چکی تھی۔۔۔۔

مگر آژمیر کی باتیں سن کر اور اپنے لیے شدید نفرت دیکھ حاعفہ نے اپنے دل کا خون کرتے صرف آژمیر کی خوشی کی خاطر ہمیشہ کے لیے اُس سے دور جانے کا فیصلہ کر لیا تھا۔۔۔

وہ دیکھ سکتی تھی کہ آژمیر اُسے دیکھ کر کس قدر اذیت کا شکار تھا۔۔۔وہ اُس سے جتنا بدگمان اور دور ہو چکا تھا۔۔ حاعفہ اپنی پوری زندگی لگا کر بھی اُسے واپس نہیں لا سکتی تھی۔۔۔۔

وہ اُسے مارنا چاہتا تھا۔۔۔ یہ بات ہی حاعفہ کے دل پر آریاں پھیر گئی تھی۔۔۔

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

آژمیر کی باتیں اُسے بالکل ٹھیک لگی تھیں۔۔۔اُس جیسی طوائف آژمیر جیسے باکردار شخص کے قابل کسی صورت نہیں تھی۔۔۔اُسے کوئی بھی اچھی لڑکی مل سکتی تھی۔۔۔۔جیسی وہ ڈیزرو کرتا تھا۔۔۔لیکن وہ خوش قسمت لڑکی وہ کسی صورت نہیں ہو سکتی تھی۔۔۔۔

اِس سے پہلے کے آژمیر اُسے طلاق دیتا اور اُس سے اپنا نام جدا کر لیتا۔۔۔حاعفہ خود ہی اُسے چھوڑ جانا چاہتی تھی۔۔۔تاکہ اِس ایک نام پر پوری زندگی گزار دے۔۔۔۔حاعفہ نور صرف اور صرف آژمیر میران کی تھی اور ہمیشہ اُسی کی رہنے والی تھی۔۔۔۔

@@@@@@@@

اُس کے پیچھے کھڑے زوہان کی نظریں اُس نازک دوشیزہ پر جم کر رہ گئی تھیں۔۔۔اُس نے کبھی نہیں سوچا تھا کہ کبھی وہ اِس لڑکی کا اِس حد تک اسیر ہو جائے گا۔۔۔۔

اِسے حاصل کرنے کی اُس کی ضد جنون بن کر اُس کے رگ وپے میں اُتر جائے گا۔۔۔۔

یہ لڑکی سراپا عشق تھی اور وہ اِس عشق میں ڈوب جانا چاہتا تھا۔۔۔۔مگر اُس کی مردانہ انا اُسے ایسا کرنے سے روکتی تھی۔۔۔

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

زنیشہ کے ایک بار پھر پکارنے پر وہ گہرا سانس ہوا میں خارج کرتا اُس کی جانب بڑھا تھا۔۔۔وہ اُسے خود بلا رہی تھی۔۔۔

اِسی لیے وہ اُس کے پاس جا رہا تھا۔۔۔زوہان نے خود کو جواز پیش کیا تھا۔۔۔

"میری گردن ٹیڑھی ہو جانی ہے۔۔۔۔پلیز جلدی سے یہ پنز نکال دو۔۔۔۔۔"

زنیشہ کی کمزور سی تھکی تھکی آواز زوہان کے ہاتھ اُس کی جانب بڑھا گئی تھی۔۔۔

زوہان نے ایک ایک کر کے زنیشہ کے دوپٹے کی ساری پنز نکال دی تھیں۔۔۔۔جن کے ہٹتے ہی اُس کا دوپٹہ پھسل کر نیچے جا گرا تھا۔۔۔اور زنیشہ نے اُس سنبھالنے کی کوشش کی بھی نہیں تھی۔۔۔

کیونکہ اُس کے وہم و گمان میں بھی نہیں تھا کہ اُس کی مدد کرنے والا ملک زوہان میران ہے۔۔۔۔

دوپٹے کی رکاوٹ ہٹتے ہی زنیشہ کا تراشیدہ نازک سراپا اپنی تمام رعنائیوں سمیت زوہان کے سامنے تھا۔۔۔زوہان نے فوراً نظریں پھیر لی تھیں۔۔۔۔

جیسے خود پر کنٹرول کھو دینے کا ڈر ہو۔۔۔۔

زنیشہ اب گلے میں پہنے بھاری نیکلس کی جانب ہاتھ بڑھا چکی تھی۔۔۔۔زوہان خاموشی سے کھڑا اُس کی کاروائیاں دیکھ رہا تھا۔۔۔۔

زنیشہ کی بہت کوششوں کے بعد بھی نیکلس کھلنے کا نام ہی نہیں کے رہا تھا۔۔۔اُس کی بیوٹیشن نے ہیوی ہونے کی وجہ سے شاید گرہ لگا دی تھی۔۔۔جو اب کھل ہی نہیں رہی تھی۔۔۔۔

زنیشہ نے فریحہ سمجھ کر ایک بار پھر اُسے پکارا تھا۔۔۔۔

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

مگر جیسے ہی زوہان اُس کے مزید قریب ہوا، گردن سے مس ہوتی اُس کی اُنگلیوں کا لمس اور اُس کے وجود سے اُٹھتی خوشبو زنیشہ کے حواس جھنجھنانے کے لیے کافی تھی۔۔۔۔یہ خوشبو تو وہ لاکھوں میں پہچان سکتی تھی۔۔۔۔

زنیشہ جھٹکے سے اُٹھتی واپس پلٹی تھی۔۔۔جب اپنے عین پیچھے اُسے کھڑا دیکھ زنیشہ کے چہرے کا رنگ اُڑ چکا تھا۔۔۔۔اپنے حلیے کا خیال کرتے اُس کا دل ڈوب مرنے کو چاہا تھا۔۔۔

وہ اتنی بے وقوف اور بے خبر کیسے ہو سکتی تھی۔۔۔اتنی دیر سے وہ زوہان کو مدد کے لیے پکار رہی تھی۔۔۔۔اِن سب سوچوں کے حاوی ہوتے اُس کا دل زور سے دھڑک اُٹھا تھا۔۔۔۔

"آپپ۔۔۔آپ۔۔۔یہاں؟؟؟؟؟"

زنیشہ سے بولنا محال ہوا تھا۔۔۔۔

اُس کی شکل سے لگ رہا تھا کہ اُس نے زوہان کی جگہ کسی جن کو دیکھ لیا ہو۔۔۔۔اور اب بس خوف کے عالم میں بے ہوش ہونا باقی رہ گیا ہو۔۔۔۔

اُس کے تاثرات زوہان کے ہونٹوں پر دھیمی سی مسکراہٹ بکھیر گئے تھے۔۔۔۔

یہ لڑکی اُس سے اِس قدر ڈرتی تھی۔۔۔۔۔آگے چل کر کیا ہونے والا تھا اُس کا۔۔۔۔

"آئی تھنک تمہیں میری ہیلپ چاہیئے تھی ابھی۔۔۔۔؟؟؟"

زوہان نے اُسے اُس کا پکارنا یاد دلایا تھا۔۔۔۔

"نن نہیں۔۔۔۔۔"

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

زنیشہ ہولے سے منمنائی تھی۔۔۔

وہ اِس وقت اُس کے سامنے بنا دوپٹے کے کھڑی تھی، اُس سے بولنا محال ہو رہا تھا۔۔۔ زوہان کی نظروں کی گہری تپش سے اُس سے پلکیں اُٹھانا مشکل ہوا تھا۔۔۔

زنیشہ کی نظریں مسلسل سٹول پر پڑے اپنے دوپٹے پر گڑھی ہوئی تھیں۔۔۔ زوہان اُس کی نرویسنس نوٹ کر چکا تھا۔۔ اُس نے جھک کر زنیشہ کا بھاری بھرکم دوپٹہ اُٹھاتے اُس کی جانب بڑھایا تھا۔۔۔

زنیشہ اُس کی اتنی عنایت پر حیران ہوتی آگے بڑھ کر دوپٹہ تھامنے ہی لگی تھی۔۔۔ جب زوہان نے اُس کی کلائی تھام کر اُسے اپنی جانب کھینچ لیا تھا۔۔۔

زنیشہ اِس حملے کے لیے قطعی تیار نہیں تھی۔۔۔ سیدھی اُس کے سینے سے جا ٹکرائی تھی۔۔۔۔

وہ ایک بار پھر اُس کے ہاتھوں بے وقوف بن چکی تھی۔۔۔ بھلا وہ اِس شخص سے اتنی شرافت اور رحم دلی کی اُمید کر بھی کیسے سکتی تھی۔۔۔

"ہیلپ مانگی تھی تو اُسے وصول بھی کرو مسز زوہان۔۔۔۔"

زوہان دونوں بازو اُس کی گرد کے گرد حائل کرتا اُس کو پوری طرح اپنے حصار میں لیتے اُس کے نیکلس کی گڑھا کھولنے لگا تھا۔۔۔ اِس چکر میں زنیشہ بالکل اُس کے سینے سے جا لگی تھی۔۔۔

زوہان کے چوڑے مضبوط سینے پر اپنی نازک ہتھیلیاں جماتے اُس نے درمیان میں فاصلہ برقرار رکھنے کی پوری کوشش کی تھی۔۔۔

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

اُس کی اِس قدر قربت پر زنیشہ کو اپنی جان ہوا ہوتی محسوس ہوئی تھی۔۔۔اُس کی دھڑکنیں اگلے پچھلے ریکارڈ توڑ چکی تھیں۔۔۔۔

نیکلس کھولنے کے دوران زوہان کی اُنگلیوں کا لمس اپنی گردن پر محسوس کرتے زنیشہ کے دل کی حالت غیر ہوئی تھی۔۔۔

زوہان کی گرم سانسیں اپنے کندھے پر محسوس کرتے زنیشہ پوری طرح ریڈ ہو چکی تھی۔۔۔۔

اُس کے لیے یہ لمحے جان لیوا ثابت ہو رہے تھے۔۔۔

جب کچھ دیر کے بعد زوہان اُس کی نازک صراحی دار گردن کو نیکلس کے بوجھ سے آزاد کر گیا تھا۔۔۔

مگر اُسے اپنے حصار سے ابھی بھی آزاد نہیں کیا تھا۔۔۔۔۔

زنیشہ کو سمجھ نہیں آ رہا تھا۔۔۔اِس شخص کی جان نکالتی قربت سے کیسے بچے۔۔۔۔

کیونکہ اگلا لمحہ اُس کے لیے مزید مشکل ہوا تھا۔۔۔جب زوہان اُسے اپنے حصار میں لیے کھڑا انتہائی قریب سے اُس کے چہرے کے ایک ایک نقوش کو دیوانہ وار نظروں سے دیکھے گیا تھا۔۔۔

"میری طبیعت ٹھیک نہیں ہے۔۔۔۔۔"

زنیشہ سمجھ نہیں پا رہی تھی زوہان کو آخر ہو کیا گیا تھا۔۔۔جب اُسے اُس میں کوئی انٹرسٹ ہی نہیں تھا تو یہ سب کرنے کا کیا مطلب تھا۔۔۔

اِس مغرور شخص نے ایک بار بھی اُس کی تعریف نہیں کی تھی۔۔۔۔یہ فکر زنیشہ کو الگ غصہ دلا رہی تھی۔۔۔۔۔

"مگر میں ایسا کچھ نہیں کر رہا، جس سے تمہاری طبیعت افیکٹ ہو۔۔۔۔۔"

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

زوہان بازو اُس کی کمر کے گرد حمائل کرتا اُسے پوری طرح اپنے سہارے کھڑا کرتا مزید کمفرٹیبل کر گیا تھا۔۔۔زنیشہ اُس شیر کے حصار میں معصوم سی چڑیا لگ رہی تھی۔۔۔جسے زوہان نے تقریباً اُٹھا رکھا تھا۔۔۔

زنیشہ کے دل کی دہائیاں بڑھتی جا رہی تھیں۔۔۔اُسے ڈر تھا کہ کہیں اتنے قریب ہونے کی وجہ سے زوہان اُس کی دھڑکنوں کی آواز نہ سن لے۔۔۔اُس نے خفگی بھری نظروں سے زوہان کو گھورا تھا۔۔۔

ایک طرف وہ اُس کی اتنی کیئر کر رہا تھا۔۔۔اتنی دشمنیوں کے باوجود اُسے اپنے نام لگوا کر رہا تھا۔۔۔اور دوسری جانب وہ اُس سے محبت سے انکاری بھی تھا۔۔۔

زنیشہ کے لیے یہ شخص ایک پہیلی بن چکا تھا۔۔۔

"آپ کی گرل فرینڈ ناراض ہو رہی ہو گی آپ کو جانا چاہیئے وہاں۔۔۔"

زنیشہ اُس کی شوخ نگاہوں سے بچتے اُس کا دھیان ثمن پر دلا گئی تھی۔۔۔

"مگر میں فلحال اپنی بیوی کے پاس رہنا چاہتا ہوں۔۔۔"

زوہان خمار آلود لہجے میں کہتا اُس کے بے حد قریب ہوتا اُس کی خوشبو اپنی سانسوں میں اُتارنے لگا تھا۔۔۔

زنیشہ اُس کے اِس عمل پر لمحہ بھر کو ہل کر رہ گئی تھی۔۔۔

"پپ پلیز۔۔۔"

زنیشہ نے اپنی لرزتی پلکیں اُٹھا کر اُس کی جانب دیکھا تھا۔۔۔

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

جب زوہان نے اُس کے چہرے کو دونوں ہاتھوں کے پیالے میں بھرتے اپنے قریب کیا تھا۔۔۔اور باری باری اُس کی دونوں آنکھیں چوم لی تھیں۔۔۔

اُس کا شدت بھرا لمس زنیشہ کی سانسیں منتشر کر گیا تھا۔۔۔یہ شخص آج واقعی اپنے اگلے پچھلے حساب بے باک کرنے پر بضد تھا۔۔۔۔

"مجھ سے آج تک تمہارے علاوہ اتنے سوال جواب، اتنی لڑائیاں اور گستاخیاں کسی نے نہیں کی ہیں۔۔۔اور اگر کسی نے ایسا کیا ہوتا تو اب تک اپنے انجام کو پہنچ چکا ہوتا۔۔۔یہ حق صرف تمہیں حاصل ہے۔۔۔لیکن تم اب بھی میری زندگی میں اپنی اہمیت سمجھ نہیں پائی۔۔۔

تم میرے لیے کتنی قیمتی ہو شاید تم کبھی نہ سمجھ پاؤ۔۔۔تمہارے بغیر میرے لیے سروائیو کرنا ناممکن ہے۔۔۔آئی کانٹ لوود آؤٹ یو۔۔۔

تم صرف میری ہو اور تمہیں ہمیشہ میرا بن کر ہی رہنا ہو گا۔۔۔ورنہ میں پوری دنیا کو آگ لگا دوں گا۔۔۔اور اگر تم نے بھی مجھ سے دور جانے کی کوشش کی۔۔۔تو اُس کی سزا بھگتنا تمہارے لیے مشکل ہو جائے گا۔۔۔میری زندگی میں تمہارے علاوہ مجھے دور دور تک کوئی دیکھائی نہیں دیتا۔۔۔

میں جانتا ہوں میں بہت بگڑا ہوا ہوں اور شاید تم سب کی نظروں میں بہت بُرا بھی ہونگا۔۔۔لیکن اب میں چاہتا ہوں تم مجھے سنوارو۔۔۔مجھے سمجھو۔۔۔میری اندر پنپتی اُس اذیت کو جانو۔۔۔جس کی وجہ سے میں اب تک تڑپتا آیا ہوں۔۔۔

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

مجھے سدھار دو۔۔۔اور اپنی بانہوں میں سمیٹ لو۔۔۔۔میں جانتا ہوں میرا رُوٹھا ہوا سکون تم ہی دے سکتی ہو مجھے۔۔۔۔۔

آگے چل کر کبھی مجھ سے دور مت جانا۔۔۔نہ مجھ سے کبھی بد گمان ہونا۔۔۔۔میں برداشت نہیں کر پاؤں گا۔۔۔۔"

زوہان کے الفاظ تھے یا کوئی طلسم جو زنیشہ کو کسی اور ہی دنیا میں پہنچا گیا تھا۔۔۔۔زنیشہ یک ٹک وارفتگی بھری نظروں سے اُسے دیکھے گئی تھی۔۔۔۔مطلب وہ اُس سے محبت کرتا تھا۔۔۔۔

وہ بھی اُس کی زندگی میں اُتنی ہی اہمیت رکھتی تھی۔۔۔جتنا زوہان اُس کے لیے اہم تھا۔۔۔

زوہان اپنی بات ختم کرتا زنیشہ کو لمحہ بھر کو اپنے مضبوط سینے میں بھینچ گیا تھا۔۔۔۔کچھ لمحے اُسے محسوس کرتے ایسے ہی گزر گئے تھے۔۔۔زوہان کو لگا تھا اُس کے بھٹکتے دل کو قرار مل گیا ہو۔۔۔۔۔۔۔۔

زنیشہ کی سانسوں کی لمس اپنے سینے پر محسوس کرتے زوہان پر سکون ہوا تھا۔۔۔۔

مگر اگلے ہی لمحے اُس کی پیشانی پر لب رکھتے اُسے اپنی گرفت سے آزاد کرتا وہاں سے نکل گیا تھا۔۔۔۔

@@@@@@@

آژمیر اپنے اعصاب کو قابو میں رکھنے کی کوشش کرتا بنا غور کیے وہ گلاس ہونٹوں سے لگا گیا تھا۔۔۔

"آپ پلیز اپنے ساتھ اتنا غلط مت کریں۔۔۔۔۔جو سزا دینی ہے مجھے دیں۔۔۔۔"

حاعفہ آژمیر کو شراب کی بوتل کی جانب ہاتھ بڑھاتے دیکھ آگے بڑھی تھی۔۔۔اور اُس سے بوتل چھین لی تھی۔۔۔۔

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

وہ اچھے سے جانتی تھی یہاں شراب رکھنے کا کام کرامت نے ہی کیا تھا۔۔۔وہ ایسے ہی اپنے گاہکوں کو پوری طرح اپنے بس میں کرنے کی کوشش کرتا تھا۔۔۔۔اور اُن کو ایسی چیزوں کا عادی کر کے اُن کو مینٹلی طور پر تباہ کر دیتے تھے۔۔۔۔

حاعفہ کچھ عرصے میں ہی آژمیر کو پوری طرح سمجھ گئی تھی۔۔۔وہ دل کا سچا اور پیارا انسان تھا۔۔۔جسے اپنے سے جڑے رشتوں کا خیال رکھنا بہت اچھے سے آتا تھا۔۔۔

وہ اِس وقت اپنے آپ کو دنیا کی سب سے بدقسمت لڑکی تصور کر رہی تھی۔۔۔جو آژمیر میران کو اپنے نام تو لگوا چکی تھی۔۔۔مگر اُسے حاصل نہیں کر پائی تھی۔۔۔اور شاید نہ کبھی کر پاتی۔۔۔

حاعفہ آژمیر کے مقابل آتی پورے حق سے اُس کے ہاتھ سے بوتل چھین گئی تھی۔۔۔

"تمہاری اتنی ہمت۔۔۔۔۔"

آژمیر کا پارہ مزید چڑھ گیا تھا۔۔۔وہ جارحانہ تیور لیے اُس کی جانب بڑھا تھا۔۔۔مگر اُس سے پہلے ہی حاعفہ وہ بوتل دیوار کی جانب اُچھال چکی تھی۔۔۔۔

حاعفہ کی دونوں کلائیاں آژمیر کی گرفت میں قید ہو چکی تھیں۔۔۔۔

آژمیر کے ایک ہی جھٹکے سے وہ اُس کے سینے سے آن لگی تھی۔۔۔۔

"مجھے معاف کر دیں۔۔۔۔"

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

حاعفہ اُس کی ضبط سے لال آنکھوں میں جھانکتے نم لہجے میں بولی تھی۔۔۔ آژمیر کا ہاتھ اُس کی کمر کے گرد لپٹا ہوا تھا۔۔۔ جس کی سختی اِس قدر تھی کہ حاعفہ کو اُس کی اُنگلیاں اپنی جلد میں دھنستی محسوس ہوئی تھیں۔۔۔

مگر وہ کمال ضبط کا مظاہرہ کیے آژمیر کے مقابل کھڑی اُسے حسرت بھری نظروں سے دیکھ رہی تھی۔۔۔

کاش وہ ایک بار اُسے معافی دے کر۔۔۔ اُس کی تڑپتی روح کو سکون پہنچا دے۔۔۔

لیکن حاعفہ کے منہ سے نکلنے والے یہ الفاظ اُس کے لیے مزید مشکل کھڑی کر گئے تھے۔۔۔

" کبھی معاف نہیں کروں گا تمہیں۔۔۔ کبھی نہیں۔۔۔ ساری زندگی تمہیں میری وحشت جھیلنی ہو گی۔۔۔"

آژمیر اُس کے بالوں میں ہاتھ اُلجھاتا اُس کا چہرا اپنے بے حد قریب کرتا اپنی گرم سانسیں اُس پر چھوڑتا اُسے جھلسا گیا تھا۔۔۔

"میں مرنے کے بعد بھی معافی نہیں ملے گی۔۔۔"

یہ الفاظ ادا کرتے حاعفہ کی دونوں آنکھوں سے ضبط کے باوجود آنسو ٹوٹ کر گرے تھے۔۔۔

اُس کے چہرے پر رقم درد دیکھ آژمیر پل بھر کو ساکت ہوا تھا۔۔۔ اُسے لگا تھا کسی نے اُس کا دل مسل کر رکھ دیا ہو۔۔۔۔

سامنے کھڑی لڑکی کوئی عام لڑکی نہیں تھی۔۔۔ وہ ایک ساحرہ تھی جو ہر بار اُس پر اپنا سور پھونک کر اُسے اپنے سحر میں جکڑ رہی تھی۔۔۔

"اپنا انتقام پورا کیے بغیر اتنی آسانی سے مرنے نہیں دوں گا تمہیں۔۔۔"

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

آژمیر کو اُس کی بات سخت ناگوار گزری تھی۔۔۔۔

جھٹکے سے آژمیر اُس کی کمر کے گرد سے اپنے بازو ہٹا گیا تھا۔۔۔۔

آژمیر کے اچانک گرفت سے آزاد کر دینے پر حاعفہ لڑکھڑاتی سنبھلنے کی کوشش کے باوجود پیچھے موجود بیڈ پر جا گری تھی۔۔۔۔

"آژمیر۔۔۔۔پلیز۔۔۔"

آژمیر کو خود پر جھکتا دیکھ حاعفہ لرزتی آواز میں چلائی تھی۔۔۔۔

آژمیر اپنے حواسوں میں نہیں تھا۔۔۔۔حاعفہ اِس سچویشن میں ایسا کچھ نہیں ہونے دینا چاہتی تھی جس پر بعد میں آژمیر کو پچھتاوا ہوتا۔۔۔۔۔

آژمیر جو نشے کے زیرِ اثر تھا۔۔۔ آہستہ آہستہ اُس پر حاعفہ کی دی دوا اثر کرنے لگی تھی۔۔۔۔وہ حاعفہ کی گردن پر جھکا تھا۔۔۔۔حاعفہ نے سختی سے اپنی آنکھیں میچ رکھی تھیں۔۔۔۔۔

جب کچھ دیر بعد اُسے اپنے بازو پر موجود آژمیر کی گرفت ڈھیلی پڑنے کے ساتھ ساتھ، اُس کی سانسیں بھی مدھم پڑتی محسوس ہوئی تھیں۔۔۔۔

حاعفہ نے چہرا گھما کر اُس کی جانب دیکھا تھا۔۔۔۔جو اُس کی گردن میں چہرا چھپائے دوا کے زیرِ اثر گہری نیند میں جا چکا تھا۔۔۔۔

چہرا موڑنے پر حاعفہ کے لب آژمیر کے چہرے سے مس ہوئے تھے۔۔۔۔

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

حاعفہ کتنے ہی لمحے اِس حسین منظر میں گم ایسے ہی پڑی رہی تھی۔۔۔اُس نے اِس خوبرو جواں سالہ مضبوط مرد کو کس قدر بے بس اور اذیت میں مبتلا کر کے رکھ دیا تھا۔۔۔

حاعفہ کی آنکھ سے آنسو ٹوٹ کر گالوں پر پھسلے تھے۔۔۔مگر آژمیر کے ساتھ گزرے یہ آخری لمحے وہ ہمیشہ کے لیے اپنے پاس سنبھال کر رکھنا چاہتی تھی۔۔۔

اُس نے اپنے پاس چھپایا خفیہ سیل فون نکال کر اُس میں اپنی زندگی کا یہ سب سے دلکش منظر قید کیا تھا۔۔۔

کتنے ہی لمحے یک ٹک اُسے دیکھتے رہنے کے بعد حاعفہ نے اپنا پورا زور لگاتے بہت مشکل سے آژمیر کو کندھے سے تھام کر پیچھے ہٹایا تھا۔۔۔

اور بہت ہی احتیاط سے اُس کا سر تکیے پر رکھتے اُس کے ماتھے پر عقیدت اور محبت بھرا بوسہ دیا تھا۔۔۔

"بہت محبت کرتی ہو آپ سے۔۔۔نہیں رہ پاؤں گی آپ کے بغیر۔۔۔مر جاؤں گی میں۔۔۔"

حاعفہ اُس کا ہاتھ تھام کر ہونٹوں سے لگاتی ہچکیوں سے رو دی تھی۔۔۔

اُس کے سینے پر سر رکھتے اپنا درد اُس کے چوڑے سینے پر بہاتے، حاعفہ کو وہ تحفظ محسوس ہوا تھا جس کی اُسے ہمیشہ سے تلاش رہی تھی۔۔۔

آج سب کچھ پا کر بھی وہ خالی دامن رہ گئی تھی۔۔۔

نگینہ بائی کی کالز پر کالز آنے لگی تھیں۔۔۔اُن کا پلان ریڈی تھا۔۔حاعفہ کو ابھی تک نہ نکل پاتا دیکھ وہ پریشان ہوئی تھیں۔۔۔

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

حاعفہ آژمیر کے پاس سے اُٹھتی اُس کے پیروں کی جانب آئی تھی۔۔۔اُس کے شوز اور ساکس اُتارتے حاعفہ نے اُس کے پیروں کو عقیدت سے چھوا تھا۔۔۔

"مجھے معاف کر دیجیئے گا۔۔۔میں بہت بُری ہوں۔۔۔۔ آج آخری بار بھی آپ کو دھوکا دے کر ہی جا رہی ہوں۔۔۔۔"

حاعفہ اُس پر کمبل ڈال کر اُس کے کی دونوں آنکھوں کو چومتی ایک آخری نظر ڈالتی رُخ موڑ گئی تھی۔۔۔

خود کو بلیک شال سے اچھی طرح لپیٹے وہ وہاں سے نکل گئی تھی۔۔۔۔

اُس کا ہر اُٹھتا قدم من من بھر کا ہو چکا تھا۔۔۔اُس کا دل خون کے آنسو رو رہا تھا۔۔ مگر مزید اذیت سے بچنے کے لیے اُس کے نزدیک اِس سے بہتر کوئی فیصلہ نہیں تھا۔۔۔۔

اپنی نادانی میں یا پھر عقلمندی میں وہ آژمیر میران کو ایک بار پھر دغا دے کر جا رہی تھی۔۔۔جس کا انجام کیا ہونے والا تھا۔۔۔اُسے بالکل اندازہ نہیں تھا۔۔۔۔۔

منہاج کی اِس اچانک دی جانے والی اطلاع پر ماوراشا کی نظروں سے اُسے دیکھ رہی تھی۔۔۔

اتنی مشکلات اور مسائل کے بعد جا کر کہیں اُن کا رشتہ ٹھیک ہوا تھا۔۔۔اور منہاج پھر اُس سے دور جانے کی بات کر رہا تھا۔۔۔۔

ماورا بنا کچھ بولے خاموشی سے اُسے دیکھے گئی تھی۔۔۔۔۔

"ماورا۔۔۔۔میں بہت جلد تمہیں وہاں بلوالوں گا۔۔۔۔"

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

منہاج اُس کی آنکھوں میں اُترتی نمی دیکھ اپنی بات مکمل نہیں کر پایا تھا۔۔۔

اُس کا چہرا ہاتھوں کے پیالے میں بھرتے وہ نرمی سے بولا تھا۔۔۔ مگر ماورا نے اِس بات کا بھی کوئی جواب نہیں دیا تھا۔۔۔

وہ پلیکیں جھکائے اُس سے خفگی کا اظہار کر رہی تھی۔۔۔

"میں بابا کو ہمارے بارے میں سب بتا چکا ہوں۔۔۔ میں چاہتا ہوں جانے سے پہلے ایک بار تمہیں اپنی فیملی سے ملوا تا جاؤں۔۔۔ میں اب مزید ہم دونوں کے درمیان کوئی غلط فہمی نہیں آنے دینا چاہتا۔۔۔"

منہاج نے ہاتھ کے انگوٹھے سے اُس کا گال سہلاتے ماورا کے سر پر ایک اور بم پھوڑا تھا۔۔۔۔

"کیا۔۔۔؟؟"

ماورا نے جھٹکے سے سر اُٹھا کر اُس کی جانب دیکھا تھا۔۔۔ جو پہلے ہی دل و جان سے اُس کی جانب متوجہ تھا۔۔۔۔

"اپنے سسرال والوں سے نہیں ملنا چاہتی تم۔۔۔"

منہاج اُس کے ری ایکشن پر اُسے چھیڑتے ہوئے بولا۔۔۔

"تمہارے بابا مان گئے۔۔۔؟؟؟"

ماورا کے لیے اِس بات پر یقین کرنا مشکل ہوا تھا۔۔۔

"وہ تو کب سے مانے ہوئے ہیں۔۔۔ اور تم سے ملنے کے منتظر ہیں۔۔۔"

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

منہاج اُس کے ناک سے اپنا ناک مس کرتا اُس کے گال کو ہونٹوں سے چھوتے بولا۔۔۔ماورا اُس کی بڑھتی جسارتوں پر بری طرح لال ہو چکی تھی۔۔۔

وہیں منہاج کے الفاظ اُس کے چہرے پر بے ساختہ مسرت کے رنگ بکھیر گئے تھے۔۔۔

"میرے بارے میں سب جاننے کے باوجود بھی مان گئے وہ؟؟"

ماورا کو ابھی بھی اِس بات پر یقین نہیں آرہا تھا۔۔۔

"ہاں تمہارے بارے میں سب جاننے کے بعد تو وہ اور بھی زیادہ متاثر ہوئے ہیں۔۔۔ کہ اُن کہ بہو اتنی بہادر اور باکردار لڑکی ہے۔۔۔۔"

منہاج اُسے محبت پاش نظروں سے دیکھتے اپنے لفظوں سے معتبر کر گیا تھا۔۔۔

ماورا کی آنکھوں میں آنسو جھلملا گئے تھے۔۔۔

"کیا ہوا میری جان۔۔؟؟ اگر تم ابھی اُن سے ملنے کے لیے تیار نہیں ہو تو میں تمہیں فورس نہیں کروں گا۔۔۔"

منہاج اُس کی آنکھوں میں آئے آنسو برداشت نہیں کر پایا تھا۔۔۔

جس پر ماورا نے رونے کے ساتھ ساتھ فوراً نفی میں سر ہلایا تھا۔۔۔

"نہیں میں ملنا چاہتی ہوں۔۔۔۔"

ماورا جس بے ساختگی سے بولی تھی۔۔۔ منہاج اپنا قہقہہ نہیں روک پایا تھا۔۔۔

"مطلب اِس طرف مجھ سے بھی زیادہ جلدی ہے۔۔۔"

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

اُس کے نرم و ملائم گال کھینچتے منہاج نے اُسے چھیڑا تھا۔۔۔ جس پر ماورا بلش کرتی چہرا جھکا گئی تھی۔۔۔۔

"ہم باہر کیسے جائیں گے۔۔۔۔؟"

ماورا اُس کی شوخیوں پر گھبرا کر اُس کا دھیان دوسری جانب موڑتے بولی۔۔۔۔

اُس کی احتیاط پر منہاج ہولے سے مسکرا دیا تھا۔۔۔

"ایسے۔۔۔۔"

اُس کے ہاتھ میں اپنا موبائل پکڑا کر، اگلے ہی لمحے منہاج اُسے بانہوں میں اُٹھا چکا تھا۔۔۔ ماورا کی ہولے ہولے معمول پر آتی دھڑکنیں پھر سے منتشر ہوئی تھیں۔۔۔۔

وہ نہیں چاہتا تھا اندھیرے میں چلتے ماورا کو کوئی ٹھوکر لگے۔۔۔۔

موبائل پر آن ٹارچ کی روشنی میں چلتے وہ ایک کھڑکی کے پاس آن رُکا تھا۔۔۔ جسے ہلکے سے پش کرنے پر وہ کھلتی چلی گئی تھی۔۔۔

منہاج کی اِس چالاکی پر ماورا نے اُسے گھور کر دیکھا تھا۔۔۔ وہ پوری تیاری کے ساتھ آیا تھا۔۔۔

بنا ماورا کو نیچے اُتارے وہ اُسے لیے کھڑکی پھلانگ گیا تھا۔۔۔ لائبریری گراؤنڈ فلور پر ہونے کی وجہ سے اُسے زیادہ مشکل پیش نہیں آئی تھی۔۔۔۔

"ہم ہمیشہ ساتھ رہیں گے نا؟؟؟"

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

منہاج ماورا کو اُس کے ہاسٹل کے سامنے ڈراپ کرنے آیا تھا۔۔۔جب گاڑی سے اُتر کر اُس کے مقابل آتے ماورا نے نجانے کس احساس کے زیرِ اثر اُس سے سوال کیا تھا۔۔۔

"آف کورس مائی لو۔۔۔۔"

اُس کے گرد بازو حمائل کرتے منہاج اُس کی پیشانی پر بوسہ دیتے یقین بولا تھا۔۔۔

اُس کا یہ یقین کب تک قائم رہنے والا تھا یہ وہ خود بھی نہیں جانتا تھا۔۔۔۔

@@@@@@@@

"آپ کا کام ہو چکا ہے.... آپ نے جیسا کہا تھا میں نے ویسا ہی کیا۔۔۔اب آپ کو بھی میری بات پوری کرنی ہو گی۔۔۔۔"

نگینہ بائی اپنے کمرے میں بیٹھی شراب کا گلاس ہاتھ میں پکڑے مسکراتے ہوئے کسی سے کال پر بات کرنے میں مصروف تھی۔۔۔۔

"ویلڈن۔۔۔۔اگلے تیس منٹ کے اندر اپنا بینک اکاؤنٹ چیک کر لینا۔۔۔تمہیں تمہارا انعام مل جائے گا۔۔۔۔۔"

دوسری جانب سے کہے جانے والی بات پر نگینہ بائی کھل کر مسکرائی تھی۔۔۔۔

جس عورت نے اپنی مری بہن کی بیٹیوں کو اپنے مقصد کے لیے استعمال کیا تھا اُس کے لیے پیسوں سے بڑھ کر بھلا کیا ہو سکتا تھا۔۔۔حاعفہ مینٹلی اتنی ڈسٹرب تھی کہ اِس عورت کے کھیل کو سمجھ ہی نہیں پائی تھی۔۔۔اور ایک بار پھر اُس کے جال میں پھنس گئی تھی۔۔۔۔

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

"آج آپ کی بیٹیاں آپ کے پاس پہنچ جائیں گی۔۔۔اُس کے بعد اِس کوٹھے کا اُن سے کوئی ناطہ نہیں رہے گا۔۔۔ کرامت کو بھی میں سنبھال لوں گی۔۔۔"

نگینہ بائی نے اپنی طرف سے پوری یقین دہانی کروائی تھی۔۔۔کہ وہ اپنا کام بہت اچھے طریقے سے کر چکی ہے۔۔۔۔

"گڈ۔۔۔تم خود بھی یہ بات اچھی طرح زہن نشین کر لو اور اُس کرامت کو بھی کہہ دینا کہ میری بیٹیوں کے دور دور تک نظر نہ آئیں مجھے۔۔۔اب وہ اپنے باپ کے سائے میں ہیں۔۔۔کوئی اُن کا بال بھی بیکار نہیں کر سکتا۔۔۔"

دوسری جانب سے سرد و سپاٹ لہجے میں وارن کرتے فون بند کر دیا گیا تھا۔۔۔

حاعفہ اپنے باپ سے شدید نفرت کرتی تھی۔۔۔جس نے اُس کی ماں سے بے وفائی کی تھی۔۔۔جس کی وجہ سے اُن کی ماں اور اُن دونوں بہنوں نے اتنی اذیت ناک زندگی کاٹی تھی۔۔۔وہ ایسے بزدل شخص کو معاف کرنا تو دور۔۔۔زندگی بھر اُس کی شکل دیکھنے کو تیار نہیں تھی۔۔۔

نگینہ بائی کو اُس نے سختی سے کہہ رکھا تھا کہ اگر اُن کا باپ آئے تو وہ اُن کے بارے میں اُنہیں کچھ نہ بتائیں۔۔۔اگر نگینہ بائی نے کچھ بتایا تو وہ اپنی جان دے دے گی۔۔۔۔

نگینہ بائی خود اچھی خاصی سونے کی چڑیا ہاتھ سے جانے دینے کے حق میں نہیں تھی۔۔۔

اِس لیے ہر دو مہینے بعد اُن دونوں بہنوں کی تلاش میں آنے والے اُن کے بے کس باپ کو خالی ہاتھ لوٹا دیا جاتا تھا۔۔۔

جب کچھ وقت پہلے اُس شخص نے نگینہ بائی سے تفصیل سے بات کرتے اُسے کا مزاج جاننا چاہا تھا۔۔۔نگینہ بائی اُسے ایک انتہائی لالچی عورت لگی تھی۔۔۔۔

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

اُسے پہلے سے ہی شک تھا کہ اُس کی بیٹیاں ابھی بھی اِسی کوٹھے پر موجود ہیں۔۔۔۔

نگینہ بائی کو منہ مانگی قیمت اور بلینک چیک سائن کر کے دینے کا وعدہ کرتے اُس لالچی عورت کے منہ سے سچ نکلوانے میں اُسے لمحہ بھی نہیں لگا تھا۔۔۔

نگینہ بائی نے پیسوں کی لالچ میں سب کچھ بتا دیا تھا۔۔۔حاعفہ کی باپ سے نفرت اور اُس کی خود کو ختم کرنے کی دھمکی بھی۔۔۔۔

اتنے سال اُس کی بیٹیاں اِس جگہ پر پلی بڑی تھیں۔۔۔اِس حقیقت نے اُن کے باپ کو مزید ندامت کی کھائی میں دھکیل دیا تھا۔۔۔وہ اب کسی قیمت پر ان دونوں کو اِس جگہ پر رہنے نہیں دینا چاہتے تھے۔۔۔

تبھی یہ پلان بنا تھا۔۔۔جس کے بارے میں پوری طرح سے لاعلم ہوتے حاعفہ اِسکا حصہ بن گئی تھی۔۔۔۔۔

اُسے قطعاً اندازہ نہیں تھا کہ نگینہ بائی اُسے آژمیر سے دور رہنے کا کہہ کر جس جگہ بھیج رہی تھی وہ جگہ اُس کے باپ کی جاگیر تھی۔۔۔۔

@@@@@@@@@

ماورا گہری نیند سو رہی تھی۔۔۔جب تکیے کے پاس رکھے موبائل پر وائبریشن ہوئی تھی۔۔۔ماورا نے مندی مندی آنکھوں سے سکرین کو گھورتے کال کاٹنی چاہی تھی مگر وہاں جگمگاتا حاعفہ کا نمبر دیکھ ماورا جلدی سے اُٹھ بیٹھی تھی۔۔۔

حاعفہ رات کے اِس پہر اُسے کال کیوں کر رہی تھی۔۔۔

ماورا نے کال اٹینڈ کرنے میں ایک سیکنڈ بھی نہیں لگایا تھا۔۔۔

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

"آپی خیریت آپ ٹھیک ہو نا؟اِس ٹائم کال کیوں کی۔۔۔؟؟"

ماورا پریشانی بھرے لہجے میں گویا ہوئی تھی۔۔۔

"ماورا پندرہ منٹ ہیں تمہارے پاس۔۔۔۔اپنا ضروری سامان پیک کرو اور فوراً نیچے گیٹ پر آؤ میں تمہارا انتظار کر رہی ہوں۔۔۔۔"

حاعفہ کے الفاظ ماورا کے ہوش اُڑا گئے تھے۔۔۔

اُس نے جلدی سے کھڑکی سے باہر دیکھا تھا۔۔۔جہاں اُسے گیٹ کے پاس ایک گاڑی کھڑی نظر آئی تھی۔۔۔

"پر آپی ہوا کیا ہے؟ہم اِس طرح سے اچانک کہاں جا رہی ہیں۔۔۔؟"

ماورا کو کچھ سمجھ نہیں آ رہی تھی۔۔۔حاعفہ رات کے اِس پہر اُس کے ہاسٹل کیوں اور کیسے آئی تھی۔۔۔۔

"ماورا تمہارے سارے سوالوں کے جواب مل جائیں گے تمہیں۔۔۔۔پندرہ منٹ کے اندر نیچے آؤ۔۔۔ہمارے پاس زیادہ وقت نہیں ہے۔۔۔۔"

حاعفہ کی اپنی حالت اِس وقت بہت عجیب سی ہو رہی تھی۔۔۔وہ اپنا دل بہت پیچھے آژمیر میران کے پہلو میں چھوڑ آئی تھی۔۔۔ویران آنکھوں کے ساتھ بیٹھی وہ اندر سے بالکل خالی خالی محسوس کر رہی تھی۔۔۔جیسے ویرانی اور اُجاڑ پن کے سوا کچھ نہ بچا ہو اُس کے پاس۔۔۔۔۔

حاعفہ کی آواز میں ایک عجیب سا درد محسوس کرتے ماورا نے دوبارہ اُس سے کوئی سوال نہیں کیا تھا۔۔۔

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

وہ اپنے سارے ڈاکومنٹس اور باقی ضروری سامان لیے وہاں سے نکل گئی تھی۔۔۔وارڈن کی شاید پہلے ہی حاعفہ سے بات ہو چکی تھی۔۔۔اِس لیے گیٹ کھول دیا گیا تھا اور ماورا با آسانی باہر آتی حاعفہ کے ساتھ گاڑی میں آ بیٹھی تھی۔۔۔

" آپی یہ سب کیا ہے؟؟"

گاڑی میں بیٹھتے ماورا نے سوالیہ نظروں سے حاعفہ کا آنسوؤں سے تر چہرا دیکھا تھا۔۔۔۔

حاعفہ جو پہلے ہی بامشکل خود پر ضبط رکھ پا رہی تھی۔۔۔ماورا کے پوچھنے پر اُس کے گلے سے لگتی ہچکیوں کے دوران اُسے خود پر گزرتی تمام اذیت اور تکلیف دہ لمحوں سے آگاہ کر گئی تھی۔۔۔۔

جسے سن کر ماورا کو اپنا دل درد سے پھٹتا محسوس ہوا تھا۔۔اُس کی بہن اُس کی خاطر کتنی تکلیفوں سے گزری تھی۔۔۔اُسے بالکل اندازہ ہی نہیں تھا۔۔۔۔

وہ بھی حاعفہ کے ساتھ لگی اُسے چپ کرواتے کرواتے خود بھی رو دی تھی۔۔۔۔

"میں اُن سے بہت محبت کرتی ہوں ماورا۔۔۔۔مگر وہ مجھ سے اُتنی ہی زیادہ نفرت کرنے لگے ہیں۔۔۔میں جانتی ہوں وہ مجھے خود سے دور تو رکھیں گے ہی صحیح مگر طلاق بھی دے دیں گے۔۔۔۔اگر ایسا ہوا تو میں مر جاؤں گی۔۔۔۔وہ تو مجھ سے جدا ہو ہی چکے ہیں مگر اُن کا نام ہمیشہ میرے ساتھ جُڑا رہے۔۔۔۔اِس لیے میں اُن کی دنیا سے بہت دور آ گئی۔۔۔۔۔۔۔ "

حاعفہ نے بہتی آنکھوں کے ساتھ اُسے اپنی دکھ بھری داستان سنا دی تھی۔۔۔جسے سن کر ماورا کا اپنا دل خون کے آنسو رونے لگا تھا۔۔۔

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

"میں چاہتی ہوں وہ مجھے کبھی نہ ڈھونڈ پائیں۔۔۔اور تم یہاں یونی کی اپنی تمام دوستوں سے رابطہ ختم کر دو۔۔۔تاکہ وہ کسی بھی ذریعے سے ہم تک نہ پہنچ پائیں۔۔۔۔کیا تم میری خاطر یہ کرو گی۔۔۔؟"

حاعفہ کی بات پر ماورا کا دل جیسے کسی نے مٹھی میں جکڑ لیا تھا۔۔۔

سب سے رابطہ ختم کرنے کا مطلب منہاج سے بھی دور رہنا تھا۔۔۔اِس خیال سے ہی ماورا کی آنکھیں جھلملا گئی تھیں۔۔۔

اُس نے پلکیں اُٹھا کر حاعفہ کی جانب دیکھا تھا۔۔۔جو اُمید بھری نظروں سے ماورا کی جانب ہی دیکھ رہی تھی۔۔۔

حاعفہ آج تک اُس کے لیے اپنا آپ تک قربان کرتی آئی تھی۔۔۔اُسے زرا سی بھی تکلیف سے بچانے کے لیے اپنے دل پر ہر وار سہتی آئی تھی۔۔۔۔

اُس نے ماں سے بڑھ کر اُس کا خیال رکھا تھا، باپ بھائی سے بڑھ کر تحفظ اور شفقت مہیا کی تھی۔۔۔اور بہنوں جیسا مان بخشا تھا۔۔

اِس نازک سی لڑکی نے تن تنہا اُس کے سارے رشتے نبھائے تھے۔۔۔اور آج تک کبھی ایک بار بھی جتانا ضروری نہیں سمجھا تھا۔۔۔آج بھی اُس نے ماورا کو ایسا ہی کرنے کے لیے کوئی حکم صادر نہیں کیا تھا۔۔۔وہ اُس سے صرف پوچھ رہی تھی۔۔۔۔

ماورا کو آج پہلی بار حاعفہ کی خاطر قربانی دینی تھی۔۔۔جو اُس کے لیے حد درجہ تکلیف دہ اور دل کے کئی ٹکڑے کر گئی تھی۔۔۔مگر ماورا اپنی اِس بہن کی خاطر اپنا پیار بھی قربان کرنے کا حوصلہ رکھتی تھی۔۔۔۔

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

اگر وہ حاعفہ کو منہاج کے بارے میں بتا دیتی تو شاید حاعفہ کبھی بھی اُسے ایسا کرنے کو نہ کہتی اور یہاں بھی خود ہی پھنس جاتی۔۔۔ مگر ماورا اب مزید سیلفش نہیں بننا چاہتی تھی۔۔۔ اب اُسے بھی اپنا بہن والا فرض نبھانا تھا۔۔۔

"جی آپی میں بالکل کروں گی۔۔۔۔"

ماورا نے یہ کہتے ساتھ اپنے موبائل کا سارا ڈیٹا ڈیل کر دیا تھا۔۔۔ اور خاموشی سے موبائل اُس کی جانب بڑھا دیا تھا۔۔۔

حاعفہ تو پہلے ہی یہ کام کر چکی تھی۔۔۔ اُس نے کھڑکی کھولتے دونوں موبائل گاڑی سے باہر اُچھال دیئے تھے۔۔۔ تاکہ اب اُن کو کوئی ٹریس نہ کر پائے۔۔۔۔

کچھ لمحوں بعد گاڑی میں بالکل سناٹا چھا گیا تھا۔۔۔۔

دونوں ہی ایک دوسرے سے رُخ موڑے سیٹ کی پشت سے سر ٹکائے گاڑی سے باہر بھاگتے دوڑتے مناظر کو دیکھتیں اپنے آنسو ایک دوسرے سے چھپانے لگی تھیں۔۔۔۔

اُس انسان سے ہمیشہ کے لیے دور چلے جانا جسے آپ دیوانگی کی حد تک چاہتے ہو۔۔۔ یہ کس قدر اذیت ناک ہوتا ہے کوئی اِس وقت اُن دونوں سے پوچھتا۔۔۔۔۔

ماورا جو منہاج کی باتیں سننے کے بعد اتنی خوشی خوشی سوئی تھی۔۔۔ اُسے ایک لمحے کے لیے بھی خیال نہیں آیا تھا کہ اُس کے پیار کو خود اُس کی نظر ہی لگ جائے گی۔۔۔۔۔

@@@@@@@@

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

فیصل اور شاہد کمرے کے باہر ہاتھ باندھے کھڑے بے بسی سے ایک دوسرے کی جانب دیکھ رہے تھے۔۔۔ آژمیر کے کمرے سے مسلسل اتنی دیر سے چیزیں ٹوٹنے کی آوازیں آرہی تھیں۔۔۔ اُس نے شدید غصے کے عالم میں پورے کمرے کا حشر نشر کر دیا تھا۔۔۔

وہ لڑکی ایک بار پھر اُسے دھوکا دے کر چلی گئی تھی۔۔۔ حاعفہ پر ایک بار پھر اعتبار کرنے کی اُسے بہت کڑی سزا ملی تھی۔۔۔۔

اُس کا دل چاہ رہا تھا پوری دنیا کو تہس نہس کر دے۔۔۔ یا اُس لڑکی کو ڈھونڈ کر اپنے ہاتھوں سے ختم کر دے۔۔۔ جو اُس کے دل کو کھلونا سمجھ کر کھیل کر چلی گئی تھی۔۔۔

حاعفہ کا اب یہ دوسری بار کا کیا کاری وار آژمیر میران سے سہنا مشکل ہو رہا تھا۔۔۔

فیصل آژمیر کے جنونی غصے سے اچھی طرح واقف تھا۔۔۔ اُسے ڈر تھا کہ کہیں آژمیر خود کو ہی نقصان نہ پہنچا دے۔۔۔

جب اُسی لمحے آژمیر دھڑ سے دروازہ کھولتے باہر نکلتا جم ایریا کی جانب بڑھ گیا تھا۔۔۔ اُس کے ہاتھ سے بہتا خون اُن دونوں کی آنکھوں سے پوشیدہ نہیں رہ سکا تھا۔۔۔

فیصل کا دل چاہا تھا وہ لڑکی اُس کے سامنے ہو اور وہ اُسے شوٹ کر دے۔۔۔ جس نے اُس کے مالک کو اتنی اذیت میں مبتلا کر دیا تھا۔۔۔

جم میں گئے آژمیر کو مزید پانچ گھنٹے گزر چکے تھے۔۔۔ وہ بُری طرح پنچنگ باکس پر برستا اپنا سارا غصہ اُس بے جان شے پر نکال رہا تھا۔۔۔

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

فیصل میران پیلس میں کسی کو یہ سب بتانے کی گستاخی بالکل بھی نہیں کر سکتا تھا۔۔۔سوائے شمسہ بیگم کے۔۔۔مگر وہ اُنہیں بھی یہ سب بتا کر اب مزید پریشان نہیں کرنا چاہتا تھا۔۔۔

کیونکہ آژمیر کو سنبھالنا کسی کے بس کی بات نہیں تھی۔۔۔وہ تب ہی سنبھلتا تھا جب اُس کا غصہ اُتر جاتا۔۔۔

لیکن اب اتنی دیر گزر جانے کے باوجود آژمیر کو نہ نکلتا دیکھ فیصل نے ہمت جمع کرتے، اپنے انجام سے بے پرواہ ہوتے اندر جانے کا فیصلہ کیا تھا۔۔۔

آژمیر کا جلالی رُوپ دیکھ فیصل خوف سے کانپ کر رہ گیا تھا۔۔۔وہ چھوٹے قدم اُٹھاتا آژمیر کے پاس پہنچا تھا۔۔۔

"سر۔۔۔۔".

اُس نے دھیمی آواز میں آژمیر کو پکارا تھا۔۔۔

مگر آژمیر کو دیکھ کر لگ رہا تھا اُس نے سنا ہی نہ ہو۔۔۔

"سر ایک گھنٹے بعد آپ کی بہت امپورٹنٹ میٹنگ ہے۔۔۔"

فیصل اب کے قدرے اُونچی آواز میں بولتا آژمیر کو اپنی جانب متوجہ کر گیا تھا۔۔۔

آژمیر نے ہاتھ روکتے لہو رنگ آنکھوں سے فیصل کی جانب دیکھا تھا۔۔۔فیصل کو لگا تھا آژمیر کا پڑنے والا ایک پنچ بھی اُس کا جبڑا ہلا کر رکھ جائے گا۔۔۔

اِسی خوف سے اُس نے میٹنگ والی فائل آژمیر کی جانب بڑھا دی تھی۔۔۔

"تم آفس جا کر ٹیم کو ریڈی کرو۔۔۔میں کچھ دیر تک آتا ہوں۔۔۔"

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

آژمیر سرد و سپاٹ لہجے میں بولتا فیصل کو جانے کے لیے بول گیا تھا۔۔

آژمیر کی یہی خاصیت تھی کہ وہ کسی اور کا غصہ کسی دوسرے پر نہیں نکالتا تھا۔۔۔۔ورنہ اِس وقت وہ جتنی تکلیف میں تھا وہ صرف تنہا رہنا چاہتا تھا۔۔۔

مگر اِس میٹنگ میں نہ جا کر وہ ایک ویک سے اِس پراجیکٹ پر کام کرتی اپنی ٹیم کی محنت رائیگان نہیں جانے دے سکتا تھا۔۔۔۔

اُسے اپنے درد میں بھی اپنے سے منسلک لوگوں کا خیال تھا۔۔۔اور حاعفہ اِسی اچھے انسان کا دل دکھانے کی وجہ بن گئی تھی۔۔۔۔

@@@@@@@@

میٹنگ روم میں داخل ہوتے ہی آژمیر کا پہلا سامنا ملک زوہان سے ہوا تھا۔۔۔۔زوہان آژمیر کو دیکھ پل بھر کے لیے چونک اُٹھا تھا۔۔۔۔

جن آنکھوں میں اُس نے ہمیشہ ایک شان بے نیازی اور کامیابی کی چمک دیکھتی تھی۔۔۔۔آج اُن کی بجھی جوت اور ویرانیاں اُس کے لیے کافی حیرت کی بات تھی۔۔۔۔

"کیا ہوا آژمیر میران۔۔۔۔؟؟؟تمہاری شکل سے لگ رہا ہے۔۔۔اِس پراجیکٹ پر مجھ سے لڑنے سے پہلے ہی خوف کھا گئے ہو۔۔۔۔"

زوہان آژمیر کے ساتھ والی کرسی پر براجمان ہوتے اُسے چھیڑنے کی غرض سے اُسے مخاطب کر بیٹھا تھا۔۔

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

"میرے خیال اِس کا فیصلہ وقت پر ہی چھوڑ دیتے ہیں کہ جیت کس کی قسمت میں لکھی ہے اور ہار کس کی۔۔۔۔"

اپنی اندر بڑھتی بے چینی پر قابو پانے کی کوشش کرتے آژمیر نے سیگریٹ سلگھایا تھا۔۔

"اینی پرابلم۔۔۔۔"

زوہان کو آژمیر کا اتنے آرام سے دیئے جانے والا جواب چونکا گیا تھا۔۔۔ نجانے کس احساس کے تحت اُس نے آژمیر سے پوچھا تھا۔۔۔

"تم جانتے ہو تم دنیا کے آخری انسان بھی ہو گے تب بھی میں کم از کم تم سے ہمدردی لینا پسند نہیں کروں گا۔۔۔ تو ایسے سوال پوچھو ہی مت جن کے جواب نہیں ملنے۔۔۔۔"

آژمیر نپے تلے الفاظ میں زوہان کو اُس کی حد بتا گیا تھا۔۔۔ زوہان اُسے کوئی سخت جواب دینا چاہتا تھا مگر نجانے کس کیفیت کے زیرِ اثر وہ خاموش ہی رہا تھا۔۔۔۔

میٹنگ روم میں تقریباً تمام کمپنیز کے ہیڈ آ چکے تھے۔۔۔۔ اب وہاں اُس انٹرنیشنل کلائنٹ کے آنے کا انتظار تھا۔۔۔ جو مارکیٹ میں اب تک کا سب سے بڑا پراجیکٹ دلوانے والا تھا۔۔۔ جس کے بعد کوئی بھی کمپنی آسمان کی بلندیوں ہر پہنچ جاتی۔۔۔۔۔ ہر کمپنی آج دل و جان سے یہ پراجیکٹ اپنے نام کرنے کی تیاری سے آئی تھی۔۔۔ آج کا مقابلہ کافی ٹف ہونے والا تھا۔۔۔۔۔

سب اُس کلائنٹ کے منتظر تھے۔۔۔ جب اُسی لمحے میٹنگ روم کا دروازہ کھلا تھا۔۔۔

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

اور اندر آنے والی ہستی کو دیکھ سب کی آنکھیں غیر یقینی کی حد تک کھلنے کے ساتھ ساتھ اُس سے ہٹ کر آژمیر کی جانب اُٹھی تھیں۔۔۔ جس کے چہرے کا بدلتا رنگ اُس کی اندر کی کیفیت بتا گیا تھا۔۔

"سویرا شیخ۔۔۔۔۔"

زوہان نے ہونٹ گول کرتے سامنے سے چل کر آتی لیڈی کا نام پکارا تھا۔۔۔

جہاں سب شاک میں تھے۔۔۔ وہاں آژمیر کے علاوہ ایک زوہان ہی تھا جو اِس ساری سچویشن کو انجوائے کر رہا تھا۔۔۔

آژمیر میران اور سویرا شیخ والے واقع سے بزنس کمیونٹی کا کوئی فرد ایسا نہیں تھا جو واقف نہ ہو۔۔۔

سویرا شیخ پوری دلجمی کے ساتھ ارد گرد موجود لوگوں کی پرواہ کیے بغیر آژمیر میران کو نہارتی اپنی سیٹ پر جا بیٹھی تھی۔۔۔

آژمیر نے غصے سے مُٹھیاں بھینچ لی تھیں۔۔۔ اُس کا بس نہیں چل رہا تھا یہاں سے ابھی اُٹھ کر چلا جائے۔۔۔ مگر اپنے ٹیم ممبرز کے فیسز دیکھ وہ تنے ہوئے نقوش کے ساتھ وہیں بیٹھا رہا تھا۔۔۔

"ہیلو ایری ون۔۔۔ آئی ہوپ آپ سب ٹھیک ہونگے۔۔۔ اور مجھے اِس سیٹ پر دیکھ کر خوش بھی۔۔۔۔۔"

سویرا آژمیر میران پر وارفتگی بھری نظر ڈالتی باقی سب سے مخاطب ہوئی تھی۔۔۔

آژمیر کے سوا باقی سب کی نظریں سویرا شیخ پر ٹکی ہوئی تھیں۔۔۔

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

سیاہ پینٹ کورٹ میں ملبوس اپنے سیاہ سلکی بالوں کو کھلا چھوڑ رکھا تھا۔۔۔فل میک اپ میں ریڈ لپسٹک لگائے وہ آژمیر میران کو گھائل کرنے کے پورے ارادے کے ساتھ آئی تھی۔۔۔۔

مگر آژمیر میران نے ایک نگاہِ غلط بھی ڈالنا گوارہ نہیں کی تھی اُس پر۔۔۔۔

وہ سامنے پڑے پیپر ویٹ کو گھماتا اپنے اشتعال کو کنٹرول کرنے لگا تھا۔۔۔مگر اُس کا غصہ اُس کے چہرے سے عیاں ہونے لگا تھا۔۔۔۔

میٹنگ کے حوالے سے کچھ پوائنٹس کلیئر کرتی سویرا گاہے بگاہے آژمیر کو دیکھ رہی تھی۔۔۔زوہان کا دھیان بھی اُن دونوں پر ہی تھا۔۔۔۔

جب اچانک میٹنگ کے دوران ہی اپنا غصہ ضبط نہ کر پاتے آژمیر کرسی دھکیل کر وہاں سے اُٹھا تھا۔۔۔سب حیرت سے اُس کی جانب متوجہ ہوئے تھے۔۔۔آژمیر کے غصے سے وہاں سب واقف تھے۔۔۔مگر وہ اِس طرح اتنی امپورٹنٹ میٹنگ چھوڑ کر جائے گا کسی کو اندازہ نہیں تھا۔۔۔

جب سویرا کے آنے پر سب یہ بھی جان چکے تھے کہ یہ پراجیکٹ ہر صورت میں آژمیر میران کی کمپنی کو ہی ملنے والا تھا۔۔۔۔

آژمیر میٹنگ روم کا دراوزہ زور سے بند کرتا باہر نکل گیا تھا۔۔۔۔

"حیرت کی بات ہے ویسے۔۔۔مجھے کبھی نہیں لگا تھا کہ آژمیر میران میدان چھوڑ کر بھاگنے والوں میں سے ہے۔۔۔۔ایک لڑکی کا مقابلہ نہیں کر سکتے تم۔۔۔۔۔"

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

آژمیر کے پیچھے اُٹھ کر آتے زوہان کے سخت الفاظ آژمیر کے قدم روک گئے تھے۔۔۔

وہ خود پر بہت مشکل سے ضبط کرنے کی کوشش کرتا مٹھیاں بھینچ گیا تھا۔۔وہ اِن لوگوں کے ساتھ ساتھ اِس جگہ کا حلیے نہیں بگاڑنا چاہتا تھا۔۔۔

"جہاں تمہارے اور اُس لڑکی جیسے گھٹیا لوگ موجود ہوں۔۔۔وہاں بیٹھنا میں اپنی توہین سمجھتا ہوں۔۔۔۔"

زوہان کے مقابل آکر کھڑے ہونے پر آژمیر اُسے خونخوار نظروں سے دیکھتا اُسے منہ توڑ جواب دے گیا تھا۔۔

مگر اُس کی بات پر زوہان کو غصہ نہیں آیا تھا بلکہ اُس نے چہرے پر دل جلاتی مسکراہٹ سجائے آژمیر کے پیچھے آتی سویرا کو دیکھا تھا۔۔۔

"جب تم سے منسلک رشتے خود ہی تمہارے ساتھ مخلص نہیں تو میں کیا کر سکتا ہوں۔۔۔۔"

زوہان نے سویرا کی جانب اشارہ کرتے لاپرواہی سے کندھے اُچکائے تھے۔۔۔۔

"زوہان پلیز۔۔۔۔"

سویرا نے اُسے آژمیر کے غصے کی آگ پر مزید تیل چھڑکنے سے باز رکھنا چاہا تھا۔۔۔

"آژمیر پلیز ایک بار میری بات سن لیں آپ۔۔۔۔۔"

سویرا بات کرتے دوران آژمیر کے قریب آتی اُس کے کندھے پر ہاتھ رکھ گئی تھی۔۔۔۔

لیکن اُس کے زرا سے لمس پر آژمیر میران کے چہرے پر ناگواریت پھیل گئی تھی۔۔

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

اُس نے بنا اُس کی پوری بات سنیں۔۔۔اُسے اپنے بازو سے دور جھٹک دیا تھا۔۔۔ ہیل پہننے کی وجہ سے سویرا بُری طرح لڑکھڑائی تھی۔۔۔ مگر زوہان کے سہارا دینے پر منہ کے بل گرنے سے بچ گئی تھی۔۔۔

"دفعہ ہو جاؤ یہاں سے۔۔۔۔دوبارہ میری نظروں کے سامنے آنے کی کوشش مت کرنا۔۔۔۔ورنہ مجھ سے بُرا کوئی نہیں ہو گا۔۔۔۔"

آژمیر اُسے نفرت آمیز نگاہوں سے دیکھتے زہر خند لہجے میں بولتا وہاں سے نکل گیا تھا۔۔۔۔

"جب تم جانتی ہو کہ آژمیر میران کبھی کسی کی غلطی معاف نہیں کرتا۔۔۔اور جو تم نے کیا وہ تو کبھی کسی قیمت پر معاف ہونے والا ہی نہیں ہے تو پھر کیوں واپس ذلیل ہونے آ گئی ہو۔۔۔؟؟"

زوہان اُس کی روہانسی صورت دیکھ استہزایہ لہجے میں گویا ہوا تھا۔۔۔۔

"کیونکہ آژمیر تکلیف میں ہیں۔۔۔میں اُنہیں ایسے نہیں دیکھ سکتی۔۔۔۔"

سویرا گالوں پر بہہ آئے آنسو صاف کرتی زوہان کی جانب دیکھتے بولی تھی۔۔۔

"اوہ۔۔۔اچھا۔۔؟؟؟؟لگتا ہے باہر رہ کر تمہارا سینس آف ہیومر کافی اچھا ہو گیا ہے۔۔۔تم وہی لڑکی ہو نا جو دو سال پہلے آژمیر میران کی پیٹھ میں خنجر گھونپ کر گئی تھی۔۔۔۔"

زوہان نے اُس پر گہرا طنز کرتے اُس کا مذاق اُڑایا تھا۔۔۔

"آپ ایسے کیسے سارا الزام مجھ پر ڈال سکتے ہیں؟ آپ نے وہ سب کروایا تھا مجھ سے۔۔۔۔"

سویرا زوہان کے اِس طرح پینترا بدلنے پر افسوس اور دکھ بھری نظروں سے دیکھتے بولی تھی۔۔۔

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

"میں تو سرِ عام بولتا ہوں۔۔۔بھائی نہیں دشمن ہوں اُس کا۔۔۔اُسے برباد کرنے کے لیے کسی بھی حد تک جاؤں گا۔۔۔مگر تم۔۔۔تم پر تو آژمیر کے اتنے احسان تھے نا۔۔۔اُس کے باوجود میرے ایک بار کہنے آژمیر کو دھوکا دے دیا۔۔۔اور اب جا کر احساس ہو رہا ہے تمہیں کہ محبت کرتی تھی تم اُس سے۔۔۔واؤ امیزنگ۔۔۔عجیب ہو تم لڑکیاں بھی۔۔۔تمہیں پیسہ بھی چاہیے اور باقی سب بھی۔۔۔"

زوہان تفصیل سے اُس کی بات کا جواب دیتا اُسے آئینہ دکھا گیا تھا۔۔۔

"اِس کا مطلب وہ لڑکی جو ابھی آژمیر کے ساتھ اتنا بڑا دھوکا کر کے گئی ہے وہ بھی آپ نے بھیجی تھی۔۔۔؟؟"

سویرا نے شاک کی کیفیت میں زوہان کی جانب دیکھا تھا۔۔۔

"کون سی لڑکی؟؟؟"

زوہان اُس کی بات کو سیریس لیے بغیر اُسی سے سوال کر گیا تھا۔۔۔

"دشمنی کے بھی کچھ اصول ہوتے ہیں مسٹر ملک زوہان میران۔۔۔اتنے بے رحم مت بنوں کے بعد میں آپ کو ہی اُس سب کا بھگتان بھگتنا پڑے۔۔۔جو کچھ آپ آژمیر کے ساتھ کر رہے ہیں۔۔جو پیٹھ پیچھے گندی گیمز کھیل رہے ہیں وہ بہت غلط ہے۔۔۔۔

میں نے تو صرف دھوکا دیا تھا مگر اِس بار آژمیر کا دل ٹوٹا ہے۔۔۔اُن کے دل کے ساتھ کھلواڑ کیا گیا ہے۔۔۔ایک بار خود کو آژمیر کی جگہ پر رکھ کر سوچیں۔۔۔کہ اگر اِسی طرح ایک دن زنیشہ آپ کو چھوڑ کر چلی گئی تو کیسا فیل کریں گے آپ۔۔۔پھر آپ کو سمجھ آئے گا کہ آپ دشمنی میں کس حد تک گر چکے ہیں۔۔۔"

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

سویرا کو زوہان کا یہ پر سکون اور لاپرواہ انداز آگ لگا گیا تھا۔۔۔جو ہر بار آژمیر کو تکلیف دینے کے بعد ایسے ہی خوش رہتا تھا۔۔۔

اِس سے پہلے کی زوہان اُس کی اتنی بکواس کے جواب میں کچھ کہتا سویرا وہاں سے نکل گئی تھی۔۔۔۔

زوہان کتنے ہی لمحے وہاں کھڑا کسی غیر مری نقطے کو گھورتا رہا تھا۔۔۔زنیشہ کے دور جانے والی بات تیر بن کر اُس کے دل میں چبھی تھی۔۔۔

اگلے ہی لمحے وہ لمبے لمبے ڈگ بھرتا اُسی خاموشی سے وہاں سے نکل گیا تھا۔۔۔۔

@@@@@@@@

اُن کی گاڑی مظفر آباد کے گاؤں نور پورا میں داخل ہوئی تھی۔۔۔جہاں ہر طرف دور دور تک پھیلے سبزے کو دیکھ دونوں کا موڈ کچھ حد تک فریش ہوا تھا۔۔۔

پہاڑوں کے بیچ گھرا یہ گاؤں حُسن اور دلکشی میں اپنی مثال ایک تھا۔۔۔

"آپی کیا ہم یہاں رہیں گے؟"

ماورا کو یہ جگہ بہت پسند آئی تھی۔۔۔اپنے اندر کی اُداسی اور درد پر قابو پاتے وہ ہشاش بشاش لہجے میں حاعفہ سے مخاطب ہوئی تھی۔۔۔وہ حاعفہ کے سامنے اپنی تکلیف ظاہر کر کے اُسے مزید دکھی نہیں کر سکتی تھی۔۔۔

آج تک حاعفہ نے اُس کے لیے بہت کچھ کیا تھا اب اُس کی باری تھی۔۔۔

"ہاں تمہیں اچھی لگی یہ جگہ؟؟؟"

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

حاعفہ نے دکت سے مسکراتے چہرا موڑ کر اُس کی جانب دیکھا تھا۔۔

"ہاں بہت زیادہ۔۔۔۔ نگنیہ بائی نے ہمیں یہاں بھیج کر زندگی میں پہلی بار کوئی تو اچھا کام کیا۔۔۔"

ماورا پہاڑوں کی بلندیوں پر نظریں ٹکائے بولی۔۔۔۔

"ہاں اُنہیں نے میری بہت مدد کی ہے۔۔۔۔"

حاعفہ نے دل سے اقرار کیا تھا۔۔۔ اِس بات سے انجان کے یہاں بھی نگینہ بائی اُس کی قیمت وصول چکی ہیں۔۔۔

"یہاں سے ایک گھنٹے کے ڈسٹنس پر ایک میڈیکل کالج ہے۔۔۔۔ تمہارے کالج والوں سے سارے معاملات کلیئر ہو چکے ہیں۔۔۔ اب باقی جتنا ٹائم رہ گیا ہے۔۔۔ تم یہیں اپنی ڈگری کمپلیٹ کرو گی۔۔۔۔"

حاعفہ پہلے سے ہی ماورا کے حوالے سے تمام معاملات کلیئر کر چکی تھی۔۔۔۔

کچھ ہی لمحوں بعد اُن کی گاڑی ایک انتہائی خوبصورت بنگلے کے بڑے سے سفید گیٹ کے آگے جا کر رکی تھی۔۔۔۔

گیٹ کی دائیں جانب سفید اور سیاہ رنگ کی تختی موجود تھی۔۔۔۔ جس پر لکھا نام حاعفہ نہیں دیکھ پائی تھی۔۔۔ اگر دیکھ پاتی تو کبھی اِس گھر میں داخل نہ ہوتی۔۔۔۔

سفید تختی پر سیاہ لفظوں میں کندہ آژمیر آشیانہ پوری آب و تاب سے جگمگا رہا تھا۔۔۔۔

حاعفہ کے وہم و گمان میں بھی نہیں تھا کہ جس شخص سے فرار ہو کر وہ اتنے دور آئی ہے۔۔۔۔ اِس وقت اُسی کے گھر میں پناہ گزیں ہے۔۔۔۔۔

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

گاڑی سے اُترتے وہ دونوں سیدھی اندر داخل ہوئی تھیں۔۔۔وہاں پہلے سے ہی ملازمین موجود تھے۔۔۔اور اُن کی آمد کے منتظر تھے۔۔۔۔

دو خواتین اندر جبکہ دو گارڈز باہر موجود تھے۔۔۔۔

حاعفہ کو نگینہ بائی نے بتایا تھا کہ اُنہوں نے اُن دونوں کے لیے الگ سے ایک گھر ارینج کر دیا ہے۔۔۔جہاں اُنہیں کسی قسم کی کوئی پریشانی نہیں ہو گی۔۔۔۔

مگر وہ گھر اتنا شاندار اور پر آسائش ہو گا حاعفہ کو قطعاً اندازہ نہیں تھا۔۔۔۔اور نہ ہی نگینہ بائی کو۔۔۔

"بہت خوبصورت گاؤں ہے یہ۔۔۔۔آپ شروع سے یہیں رہتی ہیں۔۔۔"

ماورا سامنے ٹیبل پر چائے رکھتی ملازمہ سے مخاطب ہوئی تھی۔۔۔

"شکریہ بی بی جی۔۔۔۔ہم تو یہیں کی پیداوار ہیں بی بی جی۔۔۔۔اور ساری زندگی اپنے مالکوں کی خدمت میں وقف کرنا ہی ہمارا کام ہے جی۔۔۔۔۔"

ملازمہ بھی کافی باتوں کی شوقین معلوم ہو رہی تھی۔۔۔

حاعفہ کا سر درد سے پھٹ رہا تھا۔۔۔اِس وقت چائے اُسے غنیمت لگی تھی۔۔۔وہ مگ ہونٹوں سے لگائے خاموشی سے اُن کی باتیں سن رہی تھی۔۔۔۔

"کون مالک...؟؟؟"

ماورا کو شروع سے ایسا وڈیروں ٹائپ سسٹم دیکھنے کا بہت شوق رہا تھا۔۔۔۔

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

"جی ہمارے سائیں۔۔۔وہی۔۔۔جن کا یہ گھر ہے۔۔۔بلکہ یہ پورا گاؤں اُنہیں کی جاگیر ہی تو ہے۔۔۔۔یہاں پاس ہی اُن کی بہت بڑی حویلی ہے۔۔۔۔بہت پیاری حویلی ہے جی اُن کی۔۔۔لوگ ترستے ہیں اُن کی حویلی کو اندر سے دیکھنے کے لیے۔۔۔"

ملازمہ پورے جوش و خروش سے اپنے مالکوں کی تعریف بیان کر رہی تھی۔۔۔

"اوہ رئیلی پھر تو ہم بھی دیکھنا چاہیں گی۔۔۔ایسا کیا ہے اُس حویلی میں۔۔۔۔"

ملازمہ کی باتیں سن ماورا کا اشتیاق بڑھا تھا۔۔۔۔

ماورا کے چہرے پر کھلی مسکراہٹ دیکھ حاعفہ کے دل کا بوجھ تھوڑا کم ہوا تھا۔۔۔وہ بھی ہولے سے مسکرا دی تھی۔۔۔

"جی بی بی جی۔۔۔وہ لوگ بہت مہمان نواز ہیں۔۔۔آپ کی آمد کا اگر حویلی کی خواتین کو پتا چلا تو وہ آپ کو ضرور دعوت دیں گی۔۔۔بڑی بی بی جی بہت اچھی ہیں۔۔۔۔"

ماورا نے ایسے ملازمین پہلی بار دیکھے تھے۔۔۔جو اپنے مالکان سے اِس حد تک محبت کرتے تھے۔۔۔اب تو وہ اِن حویلی والوں سے لازمی ملنا چاہتی تھی۔۔۔۔۔۔

@@@@@@@@

سویرا شیخ آزمیر کی سگی خالہ کی بیٹی تھی۔۔۔وہ آزمیر کی ایج فیلو تھی اور بچپن سے اُن دونوں کی بہت دوستی رہی تھی۔۔۔آزمیر شروع سے ہی بہت ہی کیئرنگ اور اپنے سے منسلک رشتوں کو اہمیت دیتا تھا۔۔۔وہ ابھی ٹینتھ سٹینڈرڈ میں تھے جب ایک پلین کریش میں سویرا کے پیرنٹس کی ڈیتھ ہو گئی تھی۔۔۔

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

اُس کے بعد سے آژمیر نے ایک کزن اور دوست ہونے کے ناطے اُس کا بہت خیال رکھا تھا۔۔وہ اُن کے گھر میں اُنہیں کے ساتھ رہنے لگی تھی۔۔۔

آژمیر نے ہر جگہ، ہر معاملے میں سویرا کو فل سپورٹ کیا تھا۔۔سویرا کب آژمیر سے محبت کرنے لگی تھی اُسے پتا بھی نہیں چلا تھا۔۔۔

مگر آژمیر نے اُسے ہمیشہ ایک دوست اور بہن ہی مانا تھا۔۔۔آژمیر کے دل میں اُس کو لے کر ایسا کوئی خیال نہیں رہا تھا کبھی بھی۔۔۔اور نہ ہی سویرا کی اپنے متعلق فیلنگز سمجھ پایا تھا۔۔۔

وہ اپنی تعلیم کے آخری مراحل میں تھے جب سویرا نے دل کے ہاتھوں مجبور اپنی محبت کا اظہار آژمیر کے آگے کر دیا تھا۔۔۔

جس پر آژمیر نے نہ صرف اُسے صاف لفظوں میں انکار کیا تھا۔۔بلکہ اُس کی دن بدن قریب آنے کی کوشش کرنے والی عجیب و غریب حرکتوں پر اُسے بُری طرح جھڑکا بھی تھا۔۔۔

آژمیر کو یہ عشق و محبت ہمیشہ سے دنیا کے سب سے فضول کام لگتے تھے۔وہ ایسی چیزوں سے دور ہی رہنا چاہتا تھا۔۔جو اُسے مینٹلی ویک کر دیں۔۔۔

سویرا کی فیلنگز جاننے کے بعد آژمیر اُس سے دور ہو گیا تھا۔۔سویرا جو ہر وقت آژمیر کے ساتھ رہنے کی عادی تھی۔۔۔ اُس کا اگنور کرنا برداشت نہیں کر پا رہی تھی۔۔۔اور اندر ہی اندر آہستہ آہستہ اُس کے خلاف ہونے لگی تھی۔۔۔

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

جس کا زوہان نے بھرپور فائدہ اُٹھایا تھا۔۔۔زوہان ہمیشہ سے آژمیر کو نیچا دکھانے اور اُس سے بدلہ لینے کا کوئی موقع ہاتھ سے نہیں جانے دینا چاہتا تھا۔۔۔اُس نے آہستہ آہستہ سویرا کی برین واشنگ کر کے اُس سے آژمیر کے بالکل خلاف کر دیا تھا۔۔۔

سویرا آژمیر کے ساتھ اُس کے آفس میں کام کرتی تھی۔۔۔اور آژمیر نے بھی اُس پر ٹرسٹ کر کے اپنی تمام امپورٹنٹ فائلز اُسی کے حوالے کر رکھی تھیں۔۔۔۔جب اِسی طرح کے ایک انٹرنیشنل پراجیکٹ کی میٹنگ کے دوران جہاں آژمیر کی ٹیم نے اپنے کام کی ڈاکومنٹری دیکھانی تھی۔۔۔۔

سویرا نے انتہائی چالاکی سے سی ڈی بدلتے بزنس سوسائٹی کے تمام معزز لوگوں کے سامنے خاص طور پر ایڈٹ کروائی اپنی اور آژمیر کی انتہائی گھٹیا ویڈیو آن کر دی تھی۔۔۔

جو دیکھ سب کو گہرا جھٹکا لگا تھا۔۔۔۔

آژمیر میران جو اپنے حلقے کے تمام لوگوں کے لیے انتہائی مقابلے عزت اور معزز انسان تھا۔۔۔آژمیر کے کہنے سے پہلے ہی بہت سے لوگ خود ہی اِس ویڈیو کے فیک ہونے کا کہہ اُٹھے تھے۔۔۔۔

مگر وہیں مخالفین نے اِس بات کو بہت بُری طرح اُچھالا تھا۔۔۔۔نہ صرف وہ پراجیکٹ آژمیر کے ہاتھ سے نکلا تھا بلکہ اگلے چھ مہینوں تک اُسے بہت ٹف ٹائم دیکھنا پڑا تھا۔۔۔

میران پیلس کے ہر فرد نے سویرا کی اِس گھٹیا حرکت پر اُسے بھرپور لعنت ملامت کی تھی۔۔۔جس پر سویرا کو شدت سے اپنی غلطی کا احساس ہوا تھا۔۔۔اُس نے آژمیر سے معافی مانگنے کی بہت کوشش کی تھی۔۔۔مگر تب سے لے کر اب تک

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

آژمیر اُس جیسی لڑکی کی شکل دیکھنے کا روادار نہیں تھا۔۔۔ جس نے اُسے بدنام کرنے کے لیے خود کو اِس قدر نیچے گرا دیا تھا۔۔۔۔

سویرا نے سب کو بتا دیا تھا کہ اُسے ایسا کرنے کے لیے زوہان نے کہا تھا۔۔۔ اور زوہان نے سب کے سامنے اِس بات کا اقرار بھی کیا تھا کہ وہ آژمیر سے بدلہ لینے کے لیے کچھ بھی کر سکتا ہے۔۔۔۔

آژمیر کو اُس سے کوئی لینا دینا ہی نہیں تھا۔۔۔ مگر جس لڑکی کا اُس نے شروع سے ساتھ دیا تھا۔۔۔ اُسے اِس مقام تک پہنچایا تھا اُسی نے اُس کی پیٹھ میں خنجر کھونپ دیا تھا۔۔۔ اِس واقع نے آژمیر کا لوگوں پر سے اعتبار اُٹھا دیا تھا۔۔۔

مگر اب بہت عرصے بعد اُس نے دل سے بغاوت کر کے ایک لڑکی پر نہ صرف پورا بھروسہ کیا تھا بلکہ اپنا دل بھی اُس کے قدموں میں رکھ دیا تھا۔۔۔ جسے وہ لڑکی اپنے پیروں تلے روندتے جا چکی تھی۔۔۔

آج تک آژمیر میران کی زندگی میں بہت طوفان آئے تھے۔۔۔ کبھی کوئی اُسے اُس کی جگہ سے ہلا بھی نہیں پایا تھا۔۔۔ مگر حاعفہ نور نے اُسے ایسی گہری چوٹ دی تھی۔ جس کا بھر پانا اب اُس کی زندگی بھر کے لیے ناممکن تھا۔۔۔۔

اُس کے خلاف سازشیں کر کے کے اُسے کمزور کرنے والے اُس کے دشمن پہلی بار کامیاب ہوئے تھے۔۔۔

سویرا میران پیلس میں رہ کر سب کی بے رُخی برداشت نہیں کر سکتی تھی۔۔۔ اِس لیے وہ ہمیشہ ہمیشہ کے لیے امریکہ چلی گئی تھی۔۔۔

لیکن یہاں بھی اُس نے کچھ ایسے لوگ چھوڑ رکھے تھے جو اُسے آژمیر کی پل پل کی خبر دے رہے تھے۔۔۔ آژمیر کی زندگی میں کسی لڑکی کے آنے کا سن کر اُسے بہت تکلیف ہوئی تھی۔۔۔۔

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

مگر اُس لڑکی کے آژمیر کو دیئے دھوکے کی خبر سویرا کو ہلا کر رکھ گئی تھی۔۔۔ جسے برداشت نہ کر پاتے وہ پاکستان واپس لوٹ آئی تھی۔۔۔ آژمیر میران کی خاطر۔۔۔

اور اب وہ ہر حال میں آژمیر سے معافی مانگ کر اُسے منانے کا ارادہ رکھتی تھی۔۔۔۔

@@@@@@@@@@

زنیشہ باہر لان میں جھولے پر آنکھیں موندے بیٹھی مسکرا رہی تھی۔۔۔۔ زوہان کے کیے جانے والے اظہار نے اُسے فرش سے عرش پر پہنچا دیا تھا۔۔۔ وہ اِس وقت خود کو دنیا کی سب سے زیادہ خوش قسمت لڑکی تصور کر رہی تھی۔۔۔۔

اب اُسے پورا یقین تھا کہ وہ آژمیر اور زوہان کہ بیچ دشمنی کی وجہ جان کر اُنہیں ایک ضرور کرے گی۔۔۔۔ وہ دونوں ہی اُس سے بے پناہ محبت کرتے تھے۔۔۔ وہ اپنی زندگی کے اِن دو سب سے اہم لوگوں کو ایک ساتھ دیکھنا چاہتی تھی۔۔۔

زوہان کی سوچوں میں کھوئے اُس کے چہرے کی دلکش مسکراہٹ مزید بڑھ گئی تھی۔۔۔

چپکے سے اُس کے قریب آتی فریحہ اور صدف نے اُس کی مسکراہٹ کو ذو معنی نگاہوں سے دیکھا تھا۔۔۔

"بھابھی۔۔۔۔۔۔"

صدف نے زنیشہ کے زرا سا قریب ہوتے فریحہ کو مخاطب کر کے اپنا گلا کھنکھارا تھا۔۔۔

زنیشہ ہڑبڑا کر سیدھی ہوئی تھی۔۔۔ اور اُن دونوں کے چہروں پر سجی ذو معنی مسکراہٹ دیکھ جھینپ گئی تھی۔۔۔

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

"بھابھی اِن محترمہ کی فکر میں، میں نے اِن کے اُن مسٹر ہٹلر کی ڈانٹ کھائی۔۔۔مجھے لگا یہ میری بچاری معصوم سی کزن کہیں اپنے ہٹلر ہز بینڈ کو اچانک سامنے دیکھ بے ہوش ہی نہ ہو جائے۔۔۔ مگر یہاں تو معاملہ ہی کچھ اور لگ رہا ہے۔۔۔ لگتا ہے ملک زوہان میر ان کا اپنی بیوی کے سامنے آتے ساری ہٹلر گری نکل گئی۔۔۔"

وہ دونوں اُس کی شرمیلی صورت دیکھ ہنستے ہوئے بولیں۔۔۔

"تم چپ کرو۔۔۔ ایسا کچھ نہیں ہے۔۔۔"

زنیشہ زوہان کی باتیں اور حرکتیں یاد کرتی شرم سے دوہری ہوئی تھی۔۔۔

"اچھا تو مجھے بتادو۔۔۔ کیسا ہے پھر؟".

فریحہ بھی فل مستی میں تھی آج۔۔۔

"بھابھی آپ بھی۔۔۔؟؟ مجھے بات ہی نہیں کرنی آپ دونوں سے۔۔۔"

زنیشہ اُن دونوں کے ٹانگ کھینچنے پر جلدی سے وہاں سے کھسک گئی تھی۔۔۔

اُس کا رُخ شمسہ بیگم کے کمرے کی جانب تھا۔۔۔

وہ اُن سے آژمیر کے بارے میں پوچھنا چاہتی تھی۔۔۔ مگر ڈرائنگ روم کے پاس سے گزرتے اُس کے قدموں کو بریک لگی تھی۔۔۔

اندر آژمیر کا خاص آدمی فیصل قاسم صاحب اور شمسہ بیگم کے سامنے بیٹھا تھا۔۔۔ نجانے وہ کیا بتا رہا تھا جسے سن کر شمسہ بیگم کی آنکھوں میں آنسو تھے۔۔۔

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

زنیشہ کا دل پریشان ہوا تھا۔۔۔

وہ ڈرائنگ روم کی اُس طرف بنی کھڑکی کی جانب بڑھی تھی۔۔۔۔جہاں سے اندر کی ساری باتیں واضح طور پر سنائی دیتی تھیں۔۔۔

مگر وہاں آتے جو باتیں زنیشہ کے کانوں میں پڑی تھیں۔۔۔اُس کا دل ہلا کر رکھ گئی تھیں۔۔۔ہمیشہ اُن سب کی خوشیوں کا خیال رکھنے والا اُس کا جان سے پیارا بھائی، جو زوہان سے اتنی دشمنی ہونے کے باوجود صرف اُس کی خوشی کی خاطر جھک گیا تھا وہ اِس وقت اتنی تکلیف میں تھا اور اُنہیں پتا ہی نہیں تھا۔۔۔۔

فیصل یہ جانتے ہوئے بھی کہ اگر آژمیر کو پتا چل گیا کہ اُس نے اُس کی فیملی کو یہ ساری باتیں بتادی ہیں۔۔۔آژمیر اُسے چھوڑیں گا نہیں۔۔۔۔اِس کے باوجود وہ یہاں آن پہنچا تھا۔۔۔۔وہ آژمیر کو اتنی اذیت اور خود کو ٹارچر کرتا نہیں دیکھ سکتا تھا۔۔۔

اُس نے حاعفہ کے طوائف والے حصے کو چھوڑ کر باقی تمام حقیقت قاسم صاحب کے سامنے بھی رکھ دی تھی۔۔۔۔۔

زنیشہ نے منہ پر ہاتھ رکھتے اپنی سسکی کو روکا تھا۔۔۔اُس کا پورا چہرا آنسوؤں سے تر ہو چکا تھا۔۔۔۔۔۔۔۔

"تمہیں کیا لگتا ہے، اِس سب کے پیچھے کون ہو سکتا ہے۔۔؟؟"

قاسم صاحب نے فیصل کی رائے جاننی چاہی تھی۔۔کیونکہ وہ ہر وقت آژمیر کے ساتھ رہتا تھا۔۔۔

"سر میرے خیال میں ملک زوہان۔۔۔سویرا شیخ والا معاملہ ہمارے سامنے ہی ہے۔۔۔اُن کے علاوہ بھلا اور کون ہے آژمیر کا دشمن۔۔۔۔"

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

فیصل نے اپنی سوچ کے مطابق رائے دی تھی۔۔۔ جسے سنتے زنیشہ کو گہرا صدمہ پہنچا تھا۔۔۔وہ سوچ بھی نہیں سکتی تھی کہ زوہان اِس حد تک گر سکتا ہے۔۔۔۔

زوہان کی آژمیر سے نفرت بالکل بھی ڈھکی چھپی نہیں تھی۔۔۔۔

زنیشہ نے ملازمہ کو اشارہ کر کے اپنی شال لانے کو کہا تھا۔۔۔۔

"تمہارے سر اِس وقت کہاں ہیں۔۔۔؟؟ "

گاڑی میں آ کر بیٹھتے زنیشہ نے حاکم کو کال ملائی تھی۔۔۔وہ زوہان سے فیس ٹو فیس بات کرنا چاہتی تھی۔۔۔ جس کی گھٹیا سازشوں کی وجہ سے اُس کا بھائی اتنی تکلیف میں تھا۔۔۔۔

"وہ آج صبح ہی گاؤں پہنچے ہیں۔۔۔اِس وقت اپنے سفید بنگلے پر موجود ہیں۔۔۔"

حاکم کو سمجھ نہیں آئی تھی وہ بھلا یہ بات کیوں پوچھ رہی تھی۔۔۔

زنیشہ نے مزید کوئی بات کیے بنا فون رکھ دیا تھا۔۔۔اور ڈرائیور کو وہیں جانے کا حکم دیا تھا۔۔۔

پورے راستے زنیشہ جلتی بھنتی آئی تھی۔۔۔اُسے رہ رہ کر اُس لڑکی پر غصہ آ رہا تھا۔۔۔ جس نے آژمیر میران جیسے انسان کو دھوکا دیا تھا۔۔ جس انسان کے ساتھ کے لیے لڑکیاں مر رہی تھیں۔۔۔وہ اُسی کو چھوڑ کر چلی گئی تھی۔۔۔۔

@@@@@@@@@@

منہاج درانی ماورا کو ڈھونڈ ڈھونڈ کر پاگل ہو چکا تھا۔۔۔ مگر وہ اُسے کہیں نہیں ملی تھی۔۔۔

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

اُس رات کی ملاقات کے بعد وہ خوشی خوشی ماورا کو اپنے بابا سے ملوانے کے لیے لینے آیا تھا۔۔۔ مگر ماورا کو وہاں نہ پا کر اُس کے حواس گم ہوئے تھے۔۔۔ اُسے یہی لگا تھا کہ شاید کسی نے ماورا کو کڈنیپ کروایا ہے۔۔۔ ورنہ ماورا خود یوں بنا بتائے اُسے چھوڑ کر نہ جاتی۔۔۔۔

منہاج نے نجانے کتنی بار اُس کا نمبر ٹرائے کیا تھا۔۔۔۔ مگر ہر بار دوسری جانب سے ملنے والا ایک ہی جواب اُس کی پریشانی مزید بڑھا گیا تھا۔۔۔

وہ صبح تک کر باخوش تھا کہ اُس کی محبت، اُس کی بیوی اب ہمیشہ ہمیشہ کے لیے اُس کے گھر میں آجائے گی۔۔۔

مگر یہ اُس کی ادھوری خواہش ہی رہی تھی۔۔۔۔

منہاج ہاسٹل وارڈن پر اچھا خاصہ بھڑک کر اُس پر ایف آئی آر کٹوانے کی دھمکی دے کر نکل ہی رہا تھا۔۔۔ جب اُسی لمحے رات کی ڈیوٹی پر معمور سٹاف میں سے ایک خاتون اندر داخل ہوتی اُس کی جانب ایک چھوٹا سا ریکارڈر بڑھا گئی تھی۔۔۔

منہاج نے ناسمجھی سے اُس کی جانب دیکھا تھا۔۔۔ مگر اگلے ہی سیکنڈ اُس میں سے نکلتی آواز منہاج جو ساکت کر گئی تھی۔۔۔

"منہاج درانی تمہیں کیا لگتا ھے صرف تم ہی دھوکا دے سکتے ہو۔۔۔ تم ہی دلوں سے کھیل کر لطف اندوز ہونا جانتے ہو کوئی اور نہیں۔۔۔ تمہیں کیا لگا میں اب بھی محبت کرتی ہوں تم سے۔۔۔ تمہارے اتنے بے عزت کرنے کے بعد بھی۔۔۔۔ بھول تھی یہ تمہاری۔۔۔۔ میں نے معاف کر دینے کا ناٹک کر کے یہ سب پیار محبت کا کھیل کھیلا تا کہ تمہیں بتا سکوں کہ جب دھوکا اور دھتکار ملتی ہے تو کتنی تکلیف ہوتی ہے۔۔۔۔

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

میں جارہی ہوں تمہاری زندگی سے دور۔۔۔اپنی نئی دنیابسانے۔۔۔اگر تم میں تھوڑی سی بھی سیلف ریسپیٹ ہوئی تو مجھے ڈھونڈنے کی کوشش مت کرنا۔۔۔میں نہ تمہیں دیکھنا چاہتی ہوں۔۔۔اور نہ تمہارے ساتھ رہنا۔۔۔"

ریکارڈنگ ختم ہوچکی تھی۔۔۔مگر منہاج درانی ابھی تک اپنی جگہ ویسے ہی ساکت کھڑا تھا۔۔

ماورا جانتی تھی کہ منہاج اُسے ڈھونڈنے کی بھرپور کوشش کرے گا۔۔۔اِس لیے وہاں پہنچ کر اُس نے یہ ریکارڈنگ خاص طور پر منہاج کے لیے سینڈ کی تھی۔۔۔تاکہ اِسے سن کر وہ ماورا سے نفرت کرنے لگے۔۔۔اور اُسے ڈھونڈنے کے بجائے اپنے کام پر فوکس کرے۔۔۔۔

مگر ایسا نہیں ہو پایا تھا۔۔۔منہاج ماورا کے بے وفا ہونے پر یقین کرنے کو تیار ہی نہیں تھا۔

"نہیں جھوٹ ہے یہ سب۔۔۔۔بالکل جھوٹ۔۔۔۔ماورا مجھ سے محبت کرتی ہے۔۔۔میں نے اپنی آنکھوں سے دیکھا ہے۔۔۔۔"

منہاج ماورا کی کہیں جانے والی باتوں پر بھی یقین نہیں کر پارہا تھا۔۔۔ماورا اُس سے بہت محبت کرتی تھی۔۔۔اُس نے یہ سب کیوں بولا تھا اور وہ کہاں گئی تھی۔۔۔منہاج کو جلد از جلد اِس بات کا پتا لگانا تھا۔۔۔۔

پچھلے کچھ دنوں سے اپنی فلائٹ کا ہوش بھلائے وہ مسلسل اِسی کام میں جٹا ہوا تھا۔۔۔مگر کوئی سرا ہاتھ نہیں لگ پارہا تھا۔۔۔جب آخر کار پوری ایک ہفتے کی بھاگ دور کے بعد ناچار اُسے بنا ماورا سے ملے پاکستان چھوڑ کر جانا پڑا تھا۔۔۔مگر وہ یہاں اپنے آدمیوں کو چھوڑ گیا تھا جو ماورا کی تلاش کے ساتھ ساتھ اُس سے رابطے میں بھی تھے۔۔۔۔

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

وہاں جا کر بھی منہاج کا سارا دھیان ماورا کی طرف ہی تھا۔۔۔ مگر اندر ہی اندر وہ ماورا سے ناراض ہونے کے ساتھ ساتھ اُس پر غصہ بھی تھا۔۔۔ کہ اُس نے ایک بار پھر اُس پر اعتبار نہیں کیا تھا۔۔۔ اور بنا بتائے اتنی خاموشی سے اُس کی زندگی سے نکل گئی تھی۔۔۔

@@@@@@@@@@

آژمیر نے آج تک ہر ایک کی خوشی کا خیال رکھا تھا۔۔ مگر اُسے اُتنے ہی دکھ ملتے تھے۔۔۔ کئی آنسو آنکھوں سے ٹوٹ کر اُس کی گالوں پر پھسل گئے تھے۔۔۔۔

اُسے اب ہر حال میں زوہان اور آژمیر کے بیچ نفرت کا ریزن جاننا تھا۔۔۔ آژمیر میران جس کے لیے اپنے رشتے ہر شے سے بڑھ کر تھے وہ بھلا اپنے سگے بھائی سے اتنا دور کیوں تھا۔۔ ایسا کیا ہوا تھا کہ وہ اُس سے اتنی نفرت کرتا تھا۔۔

گاڑی جھٹکے سے زوہان کے سفید کاٹیج کے سامنے آن رکی تھی۔۔ سرسبز پہاڑیوں میں گھرا یہ کاٹیج زنیشہ کو بے حد پسند تھا۔۔ وہ کئی بار اِسے باہر سے دیکھ چکی تھی۔۔۔ اندر سے دیکھنے کا اتفاق آج ہونے والا تھا۔۔۔ مگر اِس وقت وہ الگ ہی موڈ میں تھی۔۔۔

زنیشہ کو وہاں دیکھ حاکم کے اشارے پر گارڈ نے اُس کے لیے دروازہ کھول دیا تھا۔۔۔

"بی بی جی آپ یہاں۔۔۔ سب ٹھیک؟؟؟؟"

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

حاکم کے الفاظ منہ میں ہی رہ گئے تھے۔۔۔جب زنیشہ کے غصے بھری نظروں سے اُسے گھورنے پر وہ ہاتھ باندھے سر جھکا گیا تھا۔۔۔

ملک زوہان کی بیوی اُس کی ٹکر کی نہ ہو یہ کیسے ممکن ہو سکتا تھا۔۔۔

زنیشہ خاموشی سے کاٹیج کے اندر داخل ہو گئی تھی۔۔۔جہاں اُسے ملازمہ ڈرائنگ روم کی ڈسٹنگ کرتی نظر آئی تھی۔۔۔

"تمہارے صاحب کہاں ہیں؟؟"

زنیشہ نے سوالیہ نظروں سے ملازمہ کی جانب دیکھا تھا۔۔۔

"بی بی جی صاحب تو اُوپر اپنے کمرے میں سو رہے ہیں۔۔۔اور کچھ گھنٹے پہلے ہی سوئے ہیں۔۔۔اتنی جلدی تو نہیں اُٹھیں گے۔۔۔"

ملازمہ اپنے صاحب کی روٹین سے اچھی طرح واقف تھی۔۔۔جس رات سے زیادہ صبح سونا ہوتا تھا۔۔۔

"روم کدھر ہے اُن کا؟؟؟"

زنیشہ شام تک یہاں بیٹھ کر اُس کے اُٹھنے کا انتظار نہیں کر سکتی تھی۔۔۔ملازمہ کے اشارے پر وہ سیڑھیاں چڑھتی زوہان کے روم کی جانب بڑھ گئی تھی۔۔۔

کمرے میں قدم رکھتے لمحہ بھر کو اُس کے قدم لڑکھڑائے تھے۔۔۔پورا کمرہ اندھیرے میں ڈوبا ہوا تھا۔۔ایک طرف جلتے آتش دان کی مدھم روشنی پورے کمرے کو خواب ناک ماحول میں تبدیل کر رہی تھی۔۔۔وہیں کھڑے اُس کی نظریں بیڈ کی جانب اُٹھی تھیں۔۔۔جہاں وہ ستمگر پوری طرح کمبل تانے گہری نیند سویا ہوا تھا۔۔۔

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

اتنے اندھیرے میں اُس کے قریب جانے کی ہمت اور حوصلہ نہیں تھا اُس میں۔۔۔ اُسے سمجھ نہیں آرہا تھا کہ یہاں آکر اُس نے غلط کیا تھا یا ٹھیک۔۔۔

اُسے نے پوری جرأت کا مظاہرہ کرتے لائٹ آن کر دی تھی۔۔۔ وہ ابھی تک دروازے کو پکڑ کر کھڑی تھی۔۔۔ دروازے کو کھلا رکھتے جیسے ہی چند قدم آگے بڑھی دروازہ آٹو میٹک ہونے کی وجہ سے فوراً بند ہوا تھا۔۔۔

زنیشہ کی سانسیں تیز ہوئی تھیں۔۔۔

وہ چھوٹے چھوٹے قدم اُٹھاتی زوہان کی جانب بڑھی تھی۔۔۔ زوہان اوندھے میں لیٹا تکیے کا اپنے نیچے دبوچے ہوئے تھا۔۔۔ وہ اتنی ٹھنڈ میں بھی شرٹ لیس سویا ہوا تھا۔۔۔ کمبل سے جھانکتے اُس کے کسرتی بازو دیکھ زنیشہ نے فوراً نگاہیں پھیری تھیں۔۔۔۔

"مجھے آپ سے بات کرنی ہے"...

زنیشہ نے ایک طرف کھڑے ہوتے زوہان کو اُونچی آواز میں پکارا تھا۔۔۔ مگر وہ ایسے ہی آنکھیں موندے پڑا رہا تھا۔۔۔ زوہان کی بند آنکھوں پر سایہ فگن پلکیں بہت خوبصورت تھیں۔۔۔ زنیشہ اکثر دل میں اِس بات کا اقرار کر چکی تھی۔۔۔ اُسے زوہان کی پلکیں بہت پسند تھیں۔۔۔ مگر یہ بات زوہان کے سامنے تو کبھی نہیں کہنے والی تھی۔۔۔

زنیشہ دور سے کھڑے ہو کر اُسے کئی بار پکار چکی تھی۔۔۔ مگر زوہان ویسا ہی بے خبر سوتا رہا تھا۔۔۔

زنیشہ اب پہلے سے بھی کہیں زیادہ تپ چکی تھی۔۔۔ اُس کا دل چاہا تھا۔۔ بیڈ سائیڈ پر رکھا پانی کا جگ اِس بندے پر اُنڈیل دے۔۔۔۔

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

مگر ایسا وہ صرف سوچ سکتی تھی۔۔۔کرنے کی ہمت نہیں تھی اُس میں۔۔۔

اُس نے کافی فاصلہ رکھتے زرا سا آگے کو جھکتے زوہان کا کندھا ہلانے کے ساتھ ساتھ اُسے آواز دی تھی۔۔۔۔

یہی وہ لمحہ تھا جب زوہان نے اُس کی کلائی دبوچتے اُسے ایک ہی جست میں پوری طرح اپنی جانب کھینچ لیا تھا۔۔

زنیشہ سیدھی زوہان کے سینے پر جا گری تھی۔۔۔اُس کے منہ سے بے ساختہ چیخ بر آمد ہوئی تھی۔۔۔وہ زوہان کے اِس جارحانہ عمل کے لیے ایک پرسنٹ بھی تیار نہیں تھی۔۔۔

زوہان نے بنا کچھ بولے اُسے پوری طرح اپنے شکنجے میں دبوچتے اُسے کمبل کے اندر لیا تھا۔۔۔زنیشہ کو بچوں کی طرح اپنی گود میں لے کر زوہان نے اپنے ساتھ لیٹاتے بنا کچھ بولے آنکھیں واپس موند لی تھیں۔۔۔

بیڈ کا منظر بدل چکا تھا جہاں کچھ دیر پہلے تکیہ تھا وہاں اب زنیشہ تھی۔۔۔زوہان کے بے حد قریب۔۔۔

زنیشہ کا دل دھڑک دھڑک کر پاگل ہوا تھا۔۔۔

زوہان نے یہ سب اتنا اچانک کیا تھا کہ وہ کچھ سمجھ ہی نہیں پائی تھی۔۔۔جب سنبھلی تب زوہان اُسے پوری طرح اپنی گرفت میں قید کر چکا تھا۔۔۔۔

"پلیز چھوڑیں مجھے۔۔۔یہ کیا کر رہے ہیں آپ؟"

زوہان کا ایک ہاتھ زنیشہ کی گردن اور کندھے کے گرد لپٹا ہوا تھا جبکہ دوسرا ہاتھ زنیشہ کی کمر کے گرد حمائل تھا۔۔۔زنیشہ ایک انچ بھی ہل نہیں پا رہی تھی۔۔۔

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

اُوپر سے چہرے پر پڑتیں زوہان کی تپش زدہ گرم سانسیں رہی سہی کسر بھی پوری کر رہی تھیں۔۔۔اُس کی شال ہلکا گرنے کی وجہ سے سر سے لڑھک کر شانوں پر گر چکی تھی۔۔۔

"میں کچھ نہیں کر رہا۔۔۔صرف سو رہا تھا تم نے مجھے ڈسٹرب کیا۔۔۔اب جب تک میں نیند پوری نہیں کر لیتا تم اِس طرح یہیں رہو گی"...

زوہان بات ختم کرتا چہرا اُس کی گردن میں چھپا گیا تھا۔۔۔

زنیشہ کو اپنی سانسیں رکتی محسوس ہوئی تھیں۔۔۔زوہان کی گرم سانسیں اُسے جھلسا رہی تھیں۔۔اُس کی دھڑکنیں بے قابو ہوئی تھیں۔۔۔

"زوہان پلیز۔۔۔۔"

زنیشہ نے کانپتی آواز میں اُسے پکارا تھا۔۔۔اُس کا پورا چہرا شرم اور حیا سے لال ٹماٹر ہو چکا تھا۔۔۔

"میری بنا پرمیشن نہ کوئی میرے گھر میں گھس سکتا ہے،نہ میرے کمرے میں اور نہ ہی میرے دل میں۔۔۔تم نے یہ ساری گستاخیاں کی ہیں جس کی اتنی سی سزا تو بنتی ہے۔۔۔اور میری نیند خراب کرنے والے کے لیے تو کوئی معافی ہے ہی نہیں۔۔۔"

زوہان بند آنکھوں سے بولتا زنیشہ کے لال اناڑی گال پر اپنا گہرا شدت بھرا لمس چھوڑتا اُسے وارن کر گیا تھا۔۔۔

زنیشہ جو زوہان کی زرا سی قربت برداشت نہیں کر پاتی تھی۔۔۔اِس وقت زوہان کی بولتی قربت پر اُس کی جان آدھی ہوئی تھی۔۔۔

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

زوہان کی گستاخیوں پر زنیشہ مزید کچھ بول ہی نہیں پائی تھی۔۔اُس کا دل پسلیاں توڑ کر باہر آنے کو تیار تھا۔۔

کچھ لمحے بعد زنیشہ کو زوہان کی گہری ہوتی سانسیں محسوس ہوئی تھیں۔۔۔اُس نے چہرا موڑ کر زوہان کی جانب دیکھا تھا۔۔۔

جو بڑے سکون سے اُس کی گردن میں منہ چھپائے سو رہا تھا۔۔

زنیشہ اُسے کتنے ہی لمحے تکے گئی تھی۔۔۔اُس کی بانہوں میں آتے وہ یہ تو بھول ہی گئی تھی کہ وہ یہاں کس قدر غصے میں اُس سے لڑنے آئی ہے۔۔۔

اُس کا پورا وجود زوہان کی گرفت میں ہولے ہولے لرز رہا تھا۔۔۔

جسے محسوس کرتے زوہان کے ہونٹ مسکرائے تھے۔

اُسے مسکراتا دیکھ زنیشہ کو چالیس والٹ کا جھٹکا لگا تھا۔۔۔وہ سو نہیں رہا تھا اور وہ کب سے اُسے گھوری جا رہی تھی۔۔۔۔اُس نے فوراً نظروں کا زاویہ بدلہ تھا۔۔۔

"دیکھ سکتی ہو۔۔۔اتنا حق دیتا ہو تمہیں۔۔۔۔"

آنکھیں موندے جیسے اُس پر احسانِ عظیم کیا گیا تھا۔۔۔

"پلیز چھوڑیں مجھے۔۔۔۔مجھے آپ کیوں اور کس مقصد کے لیے کھلونا بنا کر استعمال کر رہے ہیں۔۔۔میں آج اچھے سے سمجھ گئی ہوں۔۔۔"

زنیشہ اُس کی ڈھیلی پڑتی گرفت پر اُس کا بازو اپنی کمر کے گرد سے ہٹاتے بولی۔۔۔

جس پر جھٹکا لگنے کی باری اب زوہان کی تھی۔۔۔

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

"یہ کیا بکواس ہے؟؟؟"

زوہان نے نیند کے خمار سے سرخ پڑتی آنکھوں سے اُسے گھورا تھا۔۔۔

"بکواس نہیں سچ ہے۔۔۔۔مجھے بالکل بھی اندازہ نہیں تھا آپ میرے لالہ کو اذیت دینے کے لیے اِس حد تک گر جائیں گے کہ عورتوں کو مہرے کی طرح استعمال کریں گے آپ۔۔۔۔"

زنیشہ اُس کی گرفت سے آزاد ہوتی بیڈ سے اُتر گئی تھی۔۔۔

"تم پاگل ہو گئی ہو۔۔۔۔کیا بکواس کیے جا رہی ہو؟؟ کس عورت کا استعمال کیا ہے میں نے۔۔۔"

ایک تو اِس لڑکی نے اُس کی نیند خراب کر دی تھی۔۔۔اُوپر سے اِس کی اوٹ پٹانگ باتیں زوہان کا دماغ گھما گئی تھیں۔۔۔۔

@@@@@@@@@@

"میں دنیا کا سب سے زیادہ بزدل اور ظالم باپ ہوں۔۔۔جو اِس قابل ہی نہیں تھا کہ اُسے اولاد نصیب ہو۔۔۔۔اللہ نے مجھے میرے اُسی گناہ کی سزا دی۔۔۔اور دیکھو ایک بار اولاد جیسی نعمت کو ٹھکرانے کے بعد اُس نے مجھے دوبارہ اُس شرف سے نہیں نوازا۔۔۔کیونکہ میں اِس قابل ہی نہیں ہوں۔۔۔۔"

قاسم صاحب جھکے کندھے اور نم آنکھوں سے بولتے اپنے جگری دوست شہاب درانی کے سامنے اپنے اندر کا درد بیان کرتے ہوئے بولے۔۔۔۔

شہاب درانی آج بہت دنوں کے بعد میران پیلس آئے تھے۔۔۔قاسم صاحب سے ملنے۔۔۔۔

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

" قاسم ایسا مت سوچو۔۔۔ غلطیاں زندگی میں ہر انسان سے ہوتی ہیں۔۔۔ تم نے بھی کی۔۔۔ مگر اتنے سالوں سے اُس کا ازالہ کرنے کی کوشش بھی تو کر رہے ہو نا۔۔۔ مجھے یقین ہے ایک دن تم ضرور سرخرو ہو گے۔۔۔۔ بس حوصلہ رکھو اور ہمت مت ہارو"....

شہاب درانی اُن کا کندھا تھپتھاتے اُن کی ہمت بڑھاتے بولے۔۔۔

"مگر میری بیٹیاں مجھ سے بہت نفرت کرتی ہیں۔۔۔۔ حاعفہ تو میری شکل بھی نہیں دیکھنا چاہتی۔۔۔ اگر اُسے پتا چل گیا کہ اِس وقت وہ اپنے باپ کے علاقے میں ہیں تو وہ کبھی وہاں لوٹ کر نہیں آئے گی۔۔۔ اتنی نفرت کرتی ہے وہ مجھ سے۔۔۔" قاسم صاحب یہ الفاظ ادا کرتے رو پڑے تھے۔۔۔۔

شہاب درانی اور قاسم میران کالج لائف سے بہت گہرے دوست تھے۔۔۔ دونوں ہی اچھی فیملیز سے بی لانگ کرتے تھے اور اچھی عادات کے مالک تھے۔۔۔

لیکن ایک دن باقی دوستوں کے ساتھ ہاری شرط نے قاسم میران کی زندگی میں ایک تاریک پہلو ہمیشہ کے لیے رقم کر دیا تھا۔۔۔

اُن کے گروپ میں سب لڑکوں نے ایک دوسرے پر مختلف شرطیں رکھتے ایک دوسرے کو شطرنج کی گیم میں چیلنج کیا تھا۔۔۔ دو دو کی ٹیم میں جو جو بازی ہارتا اُسے شرط پوری کرنی پڑتی۔۔۔۔ قاسم میران کی شرافت اور اُس کا لڑکیوں سے لیے دیئے رہنے والا رویہ دیکھتے اُس پر قریبی ایک کوٹھے پر جا کر ایک بار طوائفوں کا رقص دیکھنے کی شرط رکھی گئی تھی۔۔۔

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

اُن کے اپنے چند دوستوں کے ساتھ ساتھ باقی بھی بہت سے امیر گھرانوں کے اوباش سٹوڈنٹس وہاں پائے جاتے تھے۔۔۔

شطرنج کی بازی کا پکا کھلاڑی قاسم میران شرط پر کافی ناپسندیدگی کا اظہار کرنے کے باوجود حامی بھر گئے تھے۔۔۔کیونکہ وہ جانتے تھے اُنہیں شطرنج میں ہرانا آسان کام نہیں تھا۔۔۔

لیکن اُس ناجانے کیا ہوا کہ قاسم میران بدقسمتی سے نہ صرف گیم ہارے تھے بلکہ اُنہیں کوٹھے پر بھی جانا پڑا تھا۔۔۔اُنہوں نے ساتھ میں زبردستی شہاب درانی کو بھی گھسیٹ لیا تھا۔۔۔

وہ بے دلی سے رقص کرتی طوائفوں کو دیکھ رہے تھے جب اُن کی نظر سلمہ بیگم پر پڑی تھی اور پھر جیسے پلٹنا بھول چکی تھی۔۔۔

ایسی نازک اندام حسینہ اُنہوں نے آج تک نہیں دیکھی تھی۔۔۔اُنہیں محسوس ہوا ہے کہ وہ پہلی نظر کی محبت میں گرفتار ہو چکے ہیں۔۔۔

مگر پھر اِسے وقتی پسندیدگی سمجھ کر وہ ٹال گئے تھے۔۔۔لیکن اُن کا دل روز سلمہ جو دیکھنے کو چاہتا اور کوٹھے ہر آکر اُسے باقی مردوں کے سامنے رقص کرتا دیکھ اُن کے سینے پر سانپ لُوٹ جاتے تھے۔۔۔۔

جب یہ سب نہ برداشت کر پاتے اُنہوں نے سلمہ کی ماں کو بھاری قیمت کے عوض سلمہ سے نکاح کرنے کی شرط رکھی تھی۔۔۔اُن پیسوں کے بجاریوں کو اور کیا چاہیئے تھا وہ مان گئے تھے۔۔۔۔

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

شہاب درانی نے اُنہیں بہت سمجھانے کی کوشش کی تھی۔۔۔ مگر اس وقت محبت کے نشے میں مست وہ کچھ سمجھ ہی نہیں پائے تھے۔۔۔

آہستہ آہستہ وقت سرکنے لگا تھا۔۔۔ وہ دو بیٹیوں کے باپ بن چکے تھے۔۔۔ اُنہوں نے اپنے گھر میں اِس بارے میں بات کرنے کی کوشش کی تھی مگر اُن کے والد صاحب خاندان سے باہر شادی کرنے کے حق میں نہیں تھے۔۔۔ طوائف کا نام سن کر تو اُنہیں وہیں گاڑھ دیتے۔۔۔۔

اور یہیں پر قاسم میران نے بزدلی کا مظاہرہ کرتے اپنے ماں باپ کے کہنے پر خالہ زاد حمیرا بیگم سے شادی کر لی تھی۔۔۔ اور سلمہ بیگم اور اپنی دونوں بیٹیوں کو پوری طرح سے فراموش کر گئے تھے۔۔۔۔

سلمہ بیگم تو اپنی بیٹیوں کے آنے والے مستقبل کی فکر میں رونے کے سوا کچھ نہیں کر پائی تھیں۔۔۔

مگر اُن کے پروردگار نے قاسم میران کو اُن کا کیا اُن کے منہ کے سامنے ضرور لایا تھا۔۔۔

کئی سال گزر جانے کے بعد بھی وہ اور حمیرا بیگم اولاد کی نعمت سے محروم رہے تھے۔۔۔ اُنہوں نے کوئی ڈاکٹر، حکیم اور پیر فقیر نہیں چھوڑا تھا۔۔۔۔

مگر وہ اولاد جیسی نعمت سے محروم ہی رہے تھے۔۔۔۔۔۔

جب اُنہی دنوں اُنہیں اپنی غلطی کا ادراک ہوا تھا۔۔۔ ہر روز رات کو آتے بُرے خواب اُنہیں سونے نہیں دیتے تھے۔۔۔

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

حمیرا بیگم بھی اُنہیں لے کر بہت پریشان تھیں۔۔۔جب قاسم میران نے اپنے دل پر پڑے بوجھ کو ہلکا کرنے کے لیے ساری سچائی اپنی شریک حیات کے آگے رکھ دی تھی۔۔۔جسے سن کر حمیرا بیگم کو گہرا جھٹکا لگا تھا۔۔۔

اتنی بڑی سچائی ایک عورت ہونے کے ناطے برداشت کرنا بہت مشکل تھا مگر اپنے شوہر کی تکلیف کو دیکھتے اُنہوں نے اُنہیں اپنی بیٹیوں سے ملنے اور اُنہیں یہاں لانے کی اجازت دے دی تھی۔۔۔۔

مگر قاسم میران کا اصل امتحان تو تب شروع ہوا تھا۔۔۔

کوٹھے پر جا کر ملنے والے خبر اُن کے دل کا بوجھ مزید بڑھا گئی تھی۔۔۔سلمہ اُن کا انتظار کرتے کرتے اِس دنیا سے رخصت ہو گئی تھی۔۔۔اور اُن کی بیٹیوں کا کوئی اتا پتا نہیں تھا۔۔۔

قاسم میران کی تکلیف مزید بڑھ گئی تھی۔۔۔

لیکن ہمت نہ ہارتے وہ ہر مہینے وہاں کا چکر لگاتے تھے۔۔۔۔مگر اتنے سالوں تک اُن کے بارے میں کچھ معلوم نہیں کر پائے تھے۔۔۔۔

جب ایک دن اُنہیں نگینہ بائی پر شک ہونے لگا تھا۔۔۔۔بعد میں اُن کا شک ٹھیک بھی نکلا تھا۔۔۔

اُنہوں نے بھاری رقم کی آفر کرتے اپنی بیٹیوں کے بارے میں ساری معلومات نگینہ بائی سے نکلواتے اُن کی مدد لیتے ماورا اور حاعفہ کو ہمیشہ کے لیے اُس دلدل سے نکلوا دیا تھا۔۔۔۔

حاعفہ جو یہ سمجھی تھی کہ نگینہ بائی کو واقعی اُس پر رحم آ گیا ہے اور اُسی ہمدردی میں وہ اُن کی مدد کر رہی ہیں ایسا نہیں تھا۔۔۔

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

اُنہوں نے حاعفہ اور ماورا کو سیدھا حویلی لے جانے کے بجائے گاؤں میں ہی موجود آژمیر کے دوسرے گھر میں ٹھہرا دیا تھا۔۔۔جو آژمیر نے اپنی پسندیدہ جگہ پر نہر کے قریب بنوایا تھا۔۔۔

حاعفہ کے وہم و گمان میں بھی نہیں تھا کہ وہ اپنے باپ کے علاقے اور شوہر کے گھر میں اُنہیں دونوں سے چھپ کر پناہ گزیں تھی۔۔۔۔

"تم نے حویلی میں کسی کو بتایا اِس بارے میں۔۔۔۔۔"

شہاب درانی کئی سالوں تک اُن کے واحد رازدار رہے تھے۔۔۔اور آج تک کبھی کسی کے سامنے اُن مارا ز نہیں کھولا تھا۔۔۔۔

"حمیرا کے علاوہ ابھی تک کسی کو نہیں بتایا۔۔۔"

قاسم میران اپنی آنکھیں پونچھتے بولے۔

"میرے خیال میں تمہیں آژمیر کو بھی اِس بارے میں بتا دینا چاہئے تھا۔۔۔وہ تمہاری مدد ضرور کرے گا۔۔۔"

شہاب درانی فیملی فرینڈ ہونے کے ناطے اُن کے خاندان کے ہر بندے سے واقف تھے۔۔۔۔

"ہاں میں اب یہی سوچ رہا ہوں۔۔۔ویسے بھی وہ دونوں آژمیر کے گھر میں ہی ٹھہری ہوئی ہیں۔۔۔ابھی آژمیر سے بات نہیں کی میں نے۔۔۔کرنی بہت ضروری ہے۔۔۔۔وہیں ہے جو خاندان والوں کے سامنے میرے لیے کھڑا ہو سکتا ہے۔۔۔۔میرا بیٹا۔۔۔"

آژمیر کا ذکر کرتے وہ فخریہ لہجے میں بولے تھے۔۔۔اِس حقیقت سے انجان کے وہ صرف اُن کا بیٹا نہیں داماد بھی تھا۔۔۔

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

@@@@@@@

آژمیر کا دماغی سکون تباہ ہو چکا تھا۔۔۔وہ حاعفہ کو کسی صورت اپنے حواسوں سے نہیں اُتار پا رہا تھا۔۔۔ہر طرف، ہر جگہ اُسے وہی نظر آ رہی تھی۔۔۔اُس کے اتنے بھرے دھوکے کے بعد بھی دل اُس سے نفرت نہیں کر پا رہا تھا۔۔۔

اِسی بات نے آژمیر کا مزید غصہ دلایا ہوا تھا۔۔۔اُس کے آدمی مسلسل حاعفہ کو ڈھونڈنے میں لگے ہوئے تھے۔۔۔۔مگر وہ نہیں مل پائی تھی۔۔۔جس کے ساتھ ہی آژمیر کی فرسٹریشن مزید بڑھ رہی تھی۔۔۔

وہ جب بھی ایسے خود کو اکیلا محسوس کرتا تھا تو اُس کا ٹھکانہ اُس کا آژمیر آشیانہ ہوتا تھا۔۔۔جہاں وہ تن تنہا ہر شے کو دماغ سے جھٹک کر سکون محسوس کرتا تھا۔۔۔۔

اِس لیے آج بھی اُس کا رُخ اُسی گھر کی طرف تھا۔۔۔آژمیر کو وہاں آتا دیکھ کچھ ملازمین کی ہوائیں اُڑی تھیں۔۔۔کیونکہ اندر موجود دو ہستیوں کا علم نہیں تھا آژمیر کو۔۔۔۔وہ بنا اجازت کسی کو اِس گھر میں داخل ہونے کی اجازت نہیں دیتا تھا۔۔۔اب آژمیر کے ہاتھوں کس کی شامت آنے والی تھی کوئی نہیں جانتا تھا۔۔۔۔

ڈرائنگ روم میں آ کر بیٹھتے آژمیر نے موبائل نکال کر سوئچ آف کرنا چاہا تھا۔۔۔جب غلطی سے گیلری والے آپشن پر ہاتھ لگنے سے حاعفہ کی تصویر سکرین پر جگمگا اُٹھی تھی۔۔۔۔

یہ اُس دن کی تصویر تھی جب آژمیر کو سیگریٹ پیتے دیکھ حاعفہ نے بُرے بُرے منہ بنائے تھے۔۔۔اور اُس کے بعد کھانس کھانس کر اُس کی بُری حالت ہوئی تھی۔۔۔

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

اُس دن کے بعد سے آژمیر نے کبھی حاعفہ کے سامنے سیگریٹ نہیں پیا تھا۔۔۔ ہر شے سے بڑھ کر سیگریٹس کو امپورٹنس دینے والا اُس بے وفا لڑکی کی خاطر اِس معاملے میں بھی کمپرومائز کر گیا تھا۔۔۔

اُس دن کا واقعی یاد کرتے آژمیر کے ہونٹوں پر بے ساختہ ایک خوبصورت سی مسکان آن رکی تھی۔۔۔ مگر اگلے ہی لمحے اُس لڑکی کا دھوکا یاد کرتے آژمیر اُس کی تصویر ڈیلیٹ کر کے فون پاکٹ میں رکھتا اپنے بیڈ روم کی جانب بڑھ گیا تھا۔۔

"یہ بہت غلط ہو گیا ہے... حاعفہ بی بی آژمیر سائیں کے کمرے میں ہی ہیں۔۔۔۔"

ڈرائنگ روم کے دروازے میں کھڑی دونوں ملازمہ آژمیر کو اندر جاتا دیکھ خوفزدہ ہوئی تھیں۔۔۔

آژمیر روم میں آتے بیڈ کی جانب بڑھا تھا۔۔۔ سائیڈ دراز سے سیگریٹ کی ڈبی نکالتے اُس نے لائٹر سے اُسے جلا کر ہونٹوں میں دبایا تھا۔۔۔ اپنی دھن میں وہ واش روم کا اندر سے لاک دروازہ نہیں دیکھ پایا تھا۔۔۔

اپنے اندر کی اذیت کو کم کرنے کے لیے بنا بریک لگائے وہ ایک کے بعد دوسرا سیگریٹ پیئے جا رہا تھا۔۔۔

سائیڈ پر پڑا تکیہ اُٹھانے کے لیے اُس نے ہاتھ بڑھایا تھا۔۔۔ جب تکیے کے اُوپر رکھا حاعفہ کا ریڈ شیفون کا خوشبوئیں اُڑاتا دوپٹہ تکیے کے ساتھ لڑھکتا اُس کے چہرے پر آن گرا تھا۔۔۔

"مجھے سب پتا چل چکا ہے۔۔۔ آپ نے لالہ کے پاس ایک پلان کے تحت اُس لڑکی کا بھیجا۔۔۔ جس نے آپ کے کہنے پر نہ صرف میرے لالہ کی فیلنگز کے ساتھ کھیلا ہے بلکہ اُنہیں مارنے کی کوشش بھی کی ہے۔۔۔۔۔ میں اب سب کے لیے آپ کو کبھی معاف نہیں کروں گی۔۔۔۔ آخر کیا بگاڑا ہے میرے لالہ نے آپ کا۔۔۔ کیوں اُن کے پیچھے ہاتھ دھو کر پڑے

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

ہوئے ہیں۔۔۔جو انسان اپنے سگے بھائی کی زندگی برباد کرنے کے لیے اِس حد تک گر سکتا ہے مجھے بہت افسوس اور شرمندگی محسوس ہو رہی ہے کہ میں اُس شخص کی بیوی ہوں۔۔۔جسے اپنی بلاوجہ کی نفرت اور انتقام کے علاوہ کچھ نہیں آتا۔۔۔جو انتہائی خود غرض اور مفاد پرست ہے۔۔۔۔

لالہ کا خیال بالکل ٹھیک تھا آپ کے بارے میں۔۔۔آپ کو مجھ سے محبت نہیں ہے۔۔۔آپ نے مجھ سے نکاح صرف اپنا انتقام پورا کرنے کے لیے کیا ہے۔۔۔آپ جو یہ سب کر رہے ہیں ایک دن اِس کے لیے بہت پچھتانا پڑے گا آپ کو۔۔۔"

زنیشہ زوہان کے مقابل کھڑی نان سٹاپ بولے جا رہی تھی۔۔۔جب اُس کی دل کو چیرتی باتیں سن کر زوہان کی ہمت ختم ہوئی تھی۔۔۔

"بس۔۔۔"

زوہان کی دھاڑ پر زنیشہ کی زبان کو بریک لگی تھی۔۔۔۔

زوہان کی وحشت ناک آنکھیں اور ضبط سے لال پڑتا چہرا دیکھ زنیشہ لمحہ بھر کو خوفزدہ ہوئی تھی۔۔۔

"تو بس اتنی سی محبت تھی زنیشہ میران کو مجھ سے۔۔۔۔کہ میرے خلاف ایک بات سن کر میری محبت کی دھجیاں اُڑا دیں۔۔۔۔"

زوہان کی سرد نگاہیں زنیشہ کے چہرے پر ٹکی ہوئی تھیں۔۔۔اُس کے قریب آ کر کھڑے ہونے پر زنیشہ نے اُلٹے قدموں پیچھے ہٹنا چاہا تھا۔۔۔جب اُس کا ارادہ بھانپتے زوہان اُس کی کمر میں بازو حمائل کرتا اپنے بے حد قریب کھینچ چکا تھا۔۔۔

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

"نفرت کرتا ہوں میں اپنے بھائی سے۔۔۔۔اور میران پیلس کے ہر فرد سے۔۔۔جانتی ہو کیوں؟؟کیونکہ اُن سب نے مجھ سے میری ماں چھینی ہے۔۔۔۔میری ماں کے قاتل کا محافظ بن کر بیٹھا ہے وہ آژمیر میران۔۔۔۔زندہ جلایا گیا تھا میری ماں کو۔۔۔۔اُن کی چیخوں کی آوازیں آج بھی میری سماعتوں سے ٹکراتی ہیں۔۔۔آج تک سکون سے نہیں سو پایا میں۔۔۔۔میرے دل میں سالوں سے آگ بھڑک رہی ہے۔۔۔جس کو وہ آژمیر میران بجھنے نہیں دے رہا۔۔۔۔"

زوہان جب بولنے پر آیا تو نان سٹاپ بولتا اب تک کی زندگی میں پہلی بار اپنے دل کی بھڑاس نکال گیا تھا۔۔۔وہ بھی صرف اُس لڑکی کے سامنے جو اُس کے دل کی ملکہ تھی۔۔۔مگر ہر بار اُس کے دل کا خون کرنے میں سرِفہرست رہتی تھی۔۔۔

زوہان خون رنگ آنکھوں سے بولتا زنیشہ کو ساکت کر گیا تھا۔۔۔وہ پھٹی پھٹی آنکھوں سے صدمے کی کیفیت میں زوہان کی جانب دیکھ رہی تھی۔۔۔۔۔۔

"میرا باپ ملک فیاض قاتل ہے میری ماں کا۔۔۔۔۔بہت بے دردی سے قتل کیا ہے اُس نے میری ماں کا۔۔۔۔اور میران خاندان کا ہر فرد اِس معاملے میں بے حس بن کر میری ماں کے مجرم ہیں۔۔۔۔اور آژمیر میران تمہیں اپنا بھائی دنیا کا سب سے سچا اور کھڑا انسان لگتا ہے نا۔۔۔۔جو کبھی کسی کے ساتھ غلط نہیں کرتا،نہ کسی کے ساتھ ناانصافی ہونے دیتا ہے؟؟؟؟تمہارا وہی فرشتہ صفت بھائی ابھی تک اپنے باپ کو بچائے ہوئے ہے۔۔۔۔اُس انسان کے اتنے ظلم کے باوجود آژمیر اُس انسان کا علاج کروا کر واپس اُسے میرے سامنے لا کر کھڑا کرنا چاہتا ہے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔نہ جانے کہاں چھپا کر رکھا ہے اُس نے اپنے باپ کو۔۔۔۔لیکن میں بھی اُسے ایک دن ڈھونڈ کر اور ختم کر کے رہوں گا۔۔۔۔پھر تمہارا وہ آژمیر میران کچھ نہیں کر پائے گا۔۔۔۔"

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

زوہان کی آنکھوں سے نفرت اور انتقام کے شرارے پھوٹ رہے تھے۔۔۔

زنیشہ ساکت و جامد کھڑی اُسے سن رہی تھی۔۔۔

"تم نہیں سمجھ پاؤ گئ۔۔۔۔کوئی نہیں سمجھ پائے گا۔۔۔۔تنہا زندگی گزارنا کتنا مشکل، کس قدر تکلیف دہ ہے۔۔۔۔جب پوری دنیا آپ کے خلاف ہو۔۔۔۔

تم جانتی ہو ملک زوہان میران کو زندگی میں پہلی اور آخری بار ایک غلط فہمی ہوئی تھی۔۔۔جواب بہت واضح طور پر ختم کر دی گئی ہے۔۔۔جانتی ہو وہ غلط فہمی کیا ہے۔۔۔۔؟؟؟"

زنیشہ کی کمر میں بازو حمائل کر کے اُس کا چہرا اپنے بے حد قریب لاتے زوہان اپنا ہی مذاق اُڑاتے بولا تھا۔۔۔

"وہ غلط فہمی تھی کہ زنیشہ میران مجھ سے محبت کرتی ہے۔۔۔اور کوئی سمجھے نہ سمجھے زنیشہ زوہان کو ضرور سمجھے گی۔۔۔۔مگر تم نے تو اتنا گھٹیا الزام مجھ پر لگا۔۔۔۔مجھ پر واضح کر دیا ہے کہ تم مجھ سے محبت تو دور مجھے اچھے انسانوں کی کیٹیگری میں بھی شامل نہیں کرتی۔۔۔۔بہت شکریہ مجھے یہ بتانے کے لیے کہ میں بالکل تنہا ہوں اِس دنیا میں۔۔۔۔میں تمہیں کبھی اس موڑ پر لانا بھی نہیں چاہتا کہ تمہیں اپنے شوہر اور بھائی میں سے کسی ایک کو سلیکٹ کرنا پڑے۔۔۔۔یہ میری تمہارے لیے محبت ہے۔۔۔۔اور اِس بات کا بھی پورا یقین ہے کہ اگر خدانخواستہ کبھی ایسی سچویشن آئی تو تم مجھے سب سے پہلے چھوڑو گی۔۔۔۔

اِس لیے اب دل نے تمہارے حوالہ سے یہ آخری اُمید بھی چھوڑ دی ہے۔۔۔۔"

زنیشہ کا چہرا ہاتھوں کے پیالے میں بھرے وہ اُس کے بہتے آنسو صاف کرتے بولا تھا۔۔۔۔

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

"مگر ایک بات ہمیشہ یاد رکھنا۔۔۔زنیشہ میران زوہان میران کا قتل بھی کر دے تب بھی زوہان کی محبت کی پہلی حقدار ہو گی۔۔۔۔۔یہ دل تم سے محبت کرنا کبھی بند نہیں کر سکتا۔۔۔۔ہاں مگر تھوڑی دوری بر قرار ضرور رکھ سکتا ہے۔۔۔۔۔"

زوہان زنیشہ کے چہرے کو ہولے سے چھوتا اُس کے ماتھے پر لب رکھ گیا تھا۔۔۔کچھ لمحے اُس کا نرم گرم لمس محسوس کرنے کے بعد اُس نے زنیشہ کو اپنی گرفت سے آزاد کر دیا تھا۔۔۔۔اور اپنے اندر کے اُٹھتے درد اور اضطراب پر قابو پانے کی خاطر رُخ موڑ گیا تھا۔۔۔

زنیشہ پہلے اُس کے الفاظ اور اب اُس کے لمس کی وجہ سے جی جان سے لرز اُٹھی تھی۔۔۔۔مگر زوہان کے یوں رُخ موڑنے پر تڑپ اُٹھی تھی۔۔۔وہ اُسے ہمیشہ غلط گردانتی آئی تھی۔۔اِس بات سے انجان کے وہ تن تنہا بنا کسی سہارے اور ایمو شنل سپورٹ کے اپنی جنگ اکیلے لڑتا آیا تھا۔۔۔جس سے ساتھ چاہا تھا اُسی نے دوہرے الزاموں کی برسات کر دی تھی۔۔۔۔

"زوہان میری بات۔۔۔۔۔"

زنیشہ نے آگے بڑھتے زوہان کے کندھے ہر ہاتھ رکھتے بھیگی آواز میں کچھ بولنا چاہا تھا۔۔۔

"میں کچھ نہیں سننا چاہتا اب۔۔۔۔تم جا سکتی ہو یہاں سے۔۔۔۔۔۔اور اُس لڑکی کو آژمیر کے قریب میں نے نہیں بھیجا تھا اگر یہ کام میرا ہوتا تو اب تک آژمیر میران برباد ہو چکا ہوتا۔۔۔۔۔کیونکہ صرف ہم دونوں ہی ایک دوسرے کو برباد کرنے کی صلاحیت رکھتے ہیں۔۔۔۔۔"

زوہان اُس کا ہاتھ اپنے کندھے سے جھٹکتا اُس کے لگائے گئے الزام کی تردید کر گیا تھا۔۔۔

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

"زوہان۔۔۔۔"

زنیشہ کی آنکھوں سے آنسو برسات کی طرح ٹپک پڑے تھے۔۔۔۔

"زنیشہ میران چلی جاؤ یہاں سے۔۔۔۔میں اِس سے زیادہ خود پر ضبط نہیں کر سکتا۔۔۔"

وہ مٹھیاں بھینچے کتنی مشکل سے اپنے غصے کو ضبط کیے ہوئے تھا یہ وہی جانتا تھا۔۔۔۔پاس کھڑی لڑکی پر نہ وہ اپنا غصہ نکالنا چاہتا تھا اور نہ ہی اُس کے سامنے اپنے غصے کی شدت ظاہر کرنا چاہتا تھا۔۔جانتا تھا اُس کی یہ نازک بیوی دیکھ بھی نہیں پائے گی۔۔۔۔

اُس کی ہلکی سی دھاڑ پر خوفزدہ ہوتی زنیشہ وہاں سے پلٹ گئی تھی۔۔۔۔

زنیشہ کے وہاں سے نکلتے ہی زوہان نے اپنا سارا غصہ کمرے میں پڑی بے چین چیزوں پر نکالتے سب کچھ توڑ پھوڑ کر رکھ دیا تھا۔۔۔۔۔

@@@@@@@@@

"کیوں؟؟؟؟۔۔۔کیوں ہر بار یہ دونوں بھائی میرا پلین چوپٹ کر دیتے ہیں۔۔۔۔میرے اتنے ٹائم کی محنت پر پانی پھیر دیا اُس آژمیر میران نے۔۔۔۔۔کتنی ہوشیاری سے دولت ہضم کرنے کی خاطر زنیشہ کا نکاح اپنے بھائی سے کروادیا آژمیر میران نے۔۔۔۔۔تاکہ ساری جائیداد گھر میں ہی رہے۔۔۔۔۔۔اب تو میں نہیں چھوڑوں گا اِن دونوں کو۔۔۔۔۔کیا سمجھتے ہیں یہ زوہان سے نکاح کروانے کے بعد یہ زنیشہ کو ہمیشہ کے لیے مجھ سے چھین لیں گے۔۔۔۔۔کبھی نہیں۔۔۔۔

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

اب اِس دونوں بھائیوں کو پہلے تڑپنا اور پھر مرنا ہو گا۔۔۔اِن دونوں کے سامنے میں اِن کی بیویوں کو چھین کر لاؤں گا۔۔۔۔

میری اتنی بڑی پلاننگ کے باوجود آژمیر میران کو وہ لڑکی برباد نہیں کر پائی۔۔۔اب اُسی لڑکی کو آژمیر کی کمزوری بنا کر استعمال کروں گا میں۔۔۔۔پھر تڑپے گے یہ دونوں مگر بچا نہیں پائیں گے اُنکو۔۔۔۔۔اُس حاعفہ نور کو تو مرنا ہی ہو گا اب۔۔۔۔

اصل جھٹکا آژمیر میران کو تب لگے گا۔۔۔"

حنیف اکرام ایک بار پھر اپنا نیا پلان ترتیب دے چکا تھا۔۔۔۔

"مگر باس آژمیر میران تو اب نفرت کرتا ہے اُس لڑکی سے۔۔۔اُسے بھلا کیا فرق پڑے گا اُس کے مرنے کا۔۔۔بلکہ وہ تو خود اُسے مارنا چاہتا ہے۔۔۔۔"

حنیف اکرام کے آدمی نے اُسے سچائی بتانی چاہی تھی۔۔۔

جس کے جواب میں حنیف اکرام کا بے ساختہ قہقہ گونجا تھا۔۔۔۔

"آژمیر میران ہمارے ساتھ ساتھ اپنی آنکھوں میں بھی دھول جھونک رہا ہے۔۔۔وہ اُس لڑکی کو دیوانوں کی طرح ڈھونڈ رہا ہے۔۔۔اگر مارنا ہوتا تو اُسی رات مار دیتا جس رات سچائی پتا چلی تھی اُس کی۔۔۔وہ اُس لڑکی کو مارنا تو دور ایک خراش تک نہیں پہنچنے دے گا۔۔۔اور اُس کی یہی کمزوری ہم اپنے فائدے کے لیے اِستعمال کریں گے۔۔۔۔"

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

حنیف اکرام اپنی نئی سازش سے اُن سب کی زندگیوں میں نیا طوفان لانے کو تیار تھا۔۔۔ جس کے بعد کس کی زندگی بگڑنے اور کس کی سنورنے والی تھی کوئی نہیں جانتا تھا۔۔۔

@@@@@@@@@@

میران پیلس میں آج گھر کے تمام افراد ڈرائنگ روم میں جمع شام کی چائے سے لطف اندوز ہو رہے تھے۔۔۔ جب دروازے سے داخل ہوتی ہستی کو دیکھ سب کے چہروں کی مسکراہٹ سمٹ گئی تھی۔۔۔

سب نے ہی نخوت سے چہرا موڑ لیا تھا۔۔۔ سویرا نے جو کچھ آژمیر کے ساتھ کیا تھا اُس کے بعد کوئی اُس کی شکل دیکھنے کا بھی روادار نہیں تھا۔۔۔

"میں جانتی ہوں میں نے جو کیا وہ بہت غلط تھا۔۔۔ میں اُس سب کے لیے کبھی بھی خود کو معاف نہیں کر پاؤں گی۔۔۔ مگر ابھی میرے یہاں آنے کا مقصد بھی صرف آژمیر ہی ہے۔۔۔ آژمیر اِس وقت بہت تکلیف میں ہیں۔۔۔ انہیں ہم سب کے ساتھ کی ضرورت ہے۔۔۔ وہ اِس وقت جس مینٹلی سٹریس سے گزر رہے ہیں۔۔۔ وہ ڈپریشن میں بھی جا سکتے ہیں۔۔۔ میں جانتی ہوں آپ سب کے لیے آژمیر کی خوشی سے زیادہ کچھ بھی اہم نہیں ہے۔۔۔"

سویرا نے سب کے سامنے ہاتھ جوڑے کھڑے جو بات کہی تھی۔۔۔ اُس پر سب نے سوالیہ نظروں سے ایک دوسرے کو دیکھا تھا۔۔۔

"بھابھی کیا کہہ رہی ہے یہ لڑکی؟؟؟ کیا ہوا ہے ہمارے آژمیر کو؟؟؟ مجھے سب جاننا ہے"...

سویرا کو صاف نظر انداز کرتے حمیرا بیگم نے شمسہ بیگم کو مخاطب کیا تھا۔۔۔

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

شمسہ بیگم کا سنجیدہ انداز دیکھ باقی سب نے بھی منتظر نگاہوں سے اُن کی جانب دیکھا تھا۔۔۔

جس پر شمسہ بیگم نے بنا کچھ بھی چھپائے فیصل کی بتائی ہر بات اُن کے سامنے رکھ دی تھی۔۔

جسے جان کر سب کے چہرے پر واضح اذیت کے تاثرات پھیل گئے تھے۔۔۔

@@@@@@@@@@

آژمیر نے حیران ہوتے وہ دوپٹہ اپنے چہرے سے اُٹھایا تھا۔۔۔ کسی لڑکی کا دوپٹہ اُس کے کمرے میں کیا کر رہا تھا؟؟؟؟

کوئی بنا اجازت اُس کے روم میں کیسے آسکتا تھا۔۔۔ آژمیر کے چہرے کے نقوش تن گئے تھے۔۔۔اِس سے پہلے کہ وہ غصے کی شدت سے چلاتے ملازمہ کو آواز دیتا۔۔۔ جب واش روم کا دروازہ کھلنے کی آواز آئی تھی۔۔۔ آژمیر نے چونک کر اُس جانب دیکھا تھا۔۔۔۔ اُس کا پہلے واش روم کی جانب دھیان ہی نہیں گیا تھا۔۔۔

ایک ہاتھ میں دوپٹہ اور دوسرے کی اُنگلیوں میں سگریٹ دبائے آژمیر کی غصیلی سرخ نگاہیں باہر آنے والے کی منتظر تھیں۔۔۔

جب اُسی لمحے سیاہ گھنے لمبے بالوں کو ٹاول میں لپیٹنے کی کوشش کرتی ایک نازک اندام سی دوشیزہ واش روم سے باہر آئی تھی۔۔۔ بالوں کی وجہ سے اُس کا چہرا ڈھکا ہوا تھا۔۔۔ مگر آژمیر میران بنا چہرا دیکھے ہی ساکت ہو چکا تھا۔۔

پہلے دوپٹے سے اُٹھتی خوشبو اور اب یہ نازک دلکش سراپا۔۔۔ بنا فیس دیکھے ہی آژمیر میران سامنے کھڑی لڑکی کو پہچان گیا تھا۔۔۔ اور یہی بات اُسے شاک میں مبتلا کر گئی تھی۔۔۔

وہ یقین نہیں کر پا رہا تھا۔۔۔

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

ریڈ کلر کے سادہ سے شیفون کے ڈریس میں جس کے کناروں پر گولڈن لیس کا کام کیا گیا تھا۔۔۔بنا دوپٹے کہ اُس کا نازک بھیگا سراپا اپنی بھرپور رعنائیاں اُجاگر کرتا ہوش اُڑانے کی صلاحیت رکھتا تھا۔۔۔۔

حاعفہ نے جیسے ہی بال جھٹکے اُس کا بھیگا دودھیا چھلکا تا چہرا آژمیر کے سامنے تھا۔۔۔

لمحہ بھر کے لیے آژمیر کو اپنی سانسیں رکتی محسوس ہوئی تھیں۔۔۔

جس لڑکی کو اُس کے آدمی پاگلوں کی طرح ہر جگہ ڈھونڈتے پھر رہے تھے وہ یہاں اُسی کے گھر میں چھپی بیٹھی تھی۔۔۔۔

بالوں سے پانی خشک کرتے حاعفہ نے ٹاول کی مدد سے اُن کو پیچھے جھٹکا تھا۔۔۔بالوں کا پردہ چہرے سے ہٹ جانے کی وجہ سے اب وہ پوری طرح آژمیر کے سامنے تھی۔۔۔۔

آژمیر کتنے ہی لمحے یک ٹک اُسے دیکھے گیا تھا۔۔۔۔

حاعفہ کے وہم و گمان میں بھی نہیں تھا کہ اُس کا ستمگر اُس کے کس قدر پاس موجود ہے۔۔۔۔جس کی ایک جھلک دیکھنے کے لیے وہ دن رات تڑپ رہی تھی۔۔۔۔اُس کے دیدار کے لیے مانگی اُس کی دعائیں قبول ہو چکی تھیں۔۔۔

حاعفہ کو اچانک خود پر کسی کی گہری تپش زدہ نگاہوں کا احساس ہوا تھا۔۔۔اُس نے بے ساختہ نگاہیں گھما کر اردگرد دیکھا تھا۔۔۔جب بیڈ پر نظر پڑتے پورا کمرا اُس کی نگاہوں میں گھوم گیا تھا۔۔۔وہ پھٹی پھٹی آنکھوں سے اُسے دیکھے گئی تھی۔۔۔۔ٹاول اُس کے ہاتھ سے چھوٹ کر نیچے جا گرا تھا۔۔۔۔اُسے روم میں آکسیجن کی کمی محسوس ہونے لگی تھی۔۔۔۔

آژمیر بھی اپنی جگہ کھڑا اُسے غضبناک نگاہوں سے گھور رہا تھا۔۔۔۔اُس کے حسین قیامت خیز سراپے سے نظریں چراتے اُس کے اندر لگی آگ ہر شے پر حاوی ہونے لگی تھی۔۔۔۔

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

"آژمیر۔۔۔۔۔۔۔"

حاعفہ کے لب ہولے سے پھڑ پھڑائے تھے۔۔۔

اُس کی آنکھوں کے کٹورے آنسوؤں سے بھر گئے تھے۔۔۔۔وہ ٹرانس کی کیفیت میں چلتی آژمیر کی جانب بڑھی تھی۔۔۔۔

اُس اِس وقت آژمیر کا غصہ،اُس کی سرد نگاہیں،اُس کی بھینچی مُٹھیاں اور طیش کے عالم میں تنے نقوش کچھ بھی دیکھائی نہیں دیا تھا۔۔۔

اُسے صرف اتنا پتا تھا کہ اُس کی زندگی،اُس کی سانسوں کا امین اور دل کا قرار اُس کے سامنے کھڑا تھا۔۔اِس سب کو اپنا وہم ہی گردانتی مگر وہ اُس کی پرچھائی کو بھی چھونا چاہتی تھی۔۔۔

اپنے بنا دوپٹے کے بھیگے سراپے کی پرواہ کیے بنا اُس کے بے حد قریب آن کھڑی ہوئی تھی۔۔۔

"میں کیسے بتاؤں آپ کو۔۔۔آپ دنیا ہو میری۔۔۔"

آژمیر کا چہرا اپنی نازک ملائم ہتھیلیوں میں بھرتی حاعفہ سرگوشی نما لہجے میں بولتی اُس کے دونوں پیروں پر اپنے پیر جماتی اُس کے بے حد قریب آن کھڑی ہوئی تھی۔۔۔

سامنے کھڑے آژمیر کو اپنا وہم سمجھتی وہ اپنے حواسوں میں بالکل بھی نہیں تھی۔۔۔

آژمیر کے سہارے ہی اُس کے مقابل آن کھڑے ہونے پر حاعفہ کے لبوں پر دلکش مسکراہٹ بکھری تھی۔۔۔اُس کے ہونٹوں کا اُوپری تل اُداسی کے ساتھ مسکرا دیا تھا۔۔۔۔

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

ہولے سے اُوپر کو اُٹھتے اُس نے آژمیر کے دائیں گال پر بوسہ دیا تھا۔۔۔

اُس کی نرم گرم قربت اور اِس محبت بھری بے خودی نے آژمیر کو کچھ لمحوں کے لیے پینو ٹائز سا کر دیا تھا۔۔ یہ لڑکی وہی تھی ناجو اُسے مارنا چاہتی تھی۔۔ اُس سے جھوٹی محبت کا ناٹک کرنے دھوکا دے کر بھاگ گئی تھی۔۔۔ وہ اب پھر اُس پر اپنی محبت کا جال پھینک رہی تھی۔۔۔۔

آژمیر ایک دم ہوش میں لوٹا تھا۔۔۔ اِس لڑکی کا دیا ایک ایک زخم پھر سے کھل گیا تھا۔۔۔

اُس نے ایک جھٹکے سے حاعفہ کو خود سے دور جھٹکا تھا۔۔۔ حاعفہ جو پوری طرح اُسی کے سہارے کھڑے تھی لڑکھڑا کر نیچے جا گری تھی۔۔۔۔

اُس نے بے یقینی سے آژمیر کی جانب دیکھا تھا۔۔۔ اب گہرا دھچکا لگنے کی باری حاعفہ کی تھی۔۔۔ وہ اُس کا وہم نہیں حقیقت میں اُس کے سامنے کھڑا تھا۔۔۔ وہ دونوں اس وقت ایک ہی چھت کے نیچے، ایک ہی کمرے میں، ایک دوسرے کے مقابل تھے۔۔۔

حاعفہ کی دھڑکنوں کا شور بڑھ گیا تھا۔۔۔

"تم یہاں میرے گھر میں کیا کر رہی ہو؟؟؟... اب میرے گھر کے کس فرد کو پھنسایا ہے اپنی اداؤں میں"....

حاعفہ ابھی تک اُسی طرح بیٹھی تھی جب آژمیر آنکھوں میں نفرت سموئے اُس کے قریب آن کھڑا ہوا تھا۔۔۔ اُس کے الفاظ حاعفہ کا دل چھلنی کر گئے تھے۔۔۔۔

وہ اپنے آنسو اندر اُتارتی اپنی جگہ سے اُٹھ کھڑی ہوئی تھی۔۔۔۔

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

"میں نہیں جانتی تھی یہ آپ کا گھر ہے۔۔۔۔"

حاعفہ نے سر جھکائے جواب دیا تھا۔۔۔

اُس کا اپنی جانب دیکھ کر بات نہ کرنا آژمیر کو غصہ دلا گیا تھا۔۔۔۔

حاعفہ وہاں سے پلٹنے لگی تھی جب آژمیر نے اُس کی کمر میں بازو حمائل کرتے اُسے اپنے کھینچ لیا تھا۔۔۔۔ گیلے بالوں کی وجہ سے حاعفہ کی شرٹ بھی پیچھے سے گیلی ہو چکی تھی۔۔۔ آژمیر کا وہاں شدت بھرا لمس محسوس کرتے اُس کا چہرا لال ہوا تھا۔۔۔۔

مگر اِس وقت وہ کوئی بھی مزاحمت کر کے اِس بپھرے زخمی شیر کو مزید غصہ نہیں دلانا چاہتی تھی۔۔۔۔ وہ آژمیر کے ساتھ لگی اپنا شرم اور حیا سے اناڑی پڑتا چہرا جھکائے ہوئے تھی۔۔۔

"میری طرف دیکھ کر میری بات کا جواب دو۔۔۔۔"

آژمیر اُس کے گیلے بالوں میں ہاتھ پھنسائے اُس کا چہرا اپنے بے حد قریب کر گیا تھا۔۔۔۔

حاعفہ کو اپنے حواس جاتے محسوس ہوئے تھے۔۔۔ آژمیر کی گرم سانسیں اُس کا چہرا جھلسا رہی تھیں۔۔۔

"مجھے یہاں محفوظ پناہ گاہ کہہ کر بھیجا گیا تھا۔۔۔ میں نہیں جانتی تھی یہ آپ کا علاقہ ہے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔"

حاعفہ نے آژمیر کی آنکھوں میں دیکھتے جواب دیا تھا۔۔۔ جس کے نتیجے میں کئی آنسو اُس کے چہرے پر بکھر گئے تھے۔۔۔

یہ سچ تھا آژمیر سے زیادہ محفوظ پناہ گاہ اُس کے لیے کوئی نہیں تھی۔۔۔۔

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

"تم کیا سمجھ رہی ہو۔۔۔یہ سب ناٹک کر کے میرے قہر سے بچ جاؤ گی۔۔۔۔تمہارا یہ رونا دھونا،میرے قریب آ کر جھوٹی محبت کا اظہار کر کے ایک بار پھر مجھے بے وقوف بنالو گی۔۔۔۔؟؟؟"

آژمیر نے اُس کا چہرا اپنے مزید قریب کر لیا تھا۔۔۔

"میری محبت جھوٹی نہیں تھی۔۔۔۔۔"

حاعفہ اُس کے سینے پر دونوں ہتھیلیاں جمائے اُسے یقین دلاتے بولی۔۔۔۔اُس کا پورا وجود ہولے ہولے لرز رہا تھا۔۔۔جو آژمیر میران با آسانی محسوس کر پا رہا تھا۔۔۔آژمیر کی قربت کے ساتھ ساتھ اِس کپکپاہٹ کی وجہ ٹھنڈ بھی تھی۔۔۔۔اُس کے نیلے پڑتے ہونٹ اِس بات کے گواہ تھے۔۔۔۔

آژمیر جو اُسے نجانے کیا کیا سزا دینے کا سوچے بیٹھا تھا اُس کے قریب آنے پر وہ کوئی سنگین قدم نہیں اُٹھا پا رہا تھا۔۔۔اِس لڑکی کے معاملے میں وہ اتنا الگ انسان کیوں بن جاتا تھا وہ سمجھ نہیں پا رہا تھا۔۔۔کیسی بے بسی تھی یہ۔۔۔۔کیوں وہ چاہ کر بھی اُس کو کوئی سزا نہیں دے پا رہا تھا۔۔۔۔

ورنہ جو یہ لڑکی اُس کے ساتھ کر چکی تھی۔۔۔اگر کسی اور نے کیا ہوتا تو اِس وقت اپنی جان سے ہاتھ دھو بیٹھا ہوتا۔۔۔۔وہ اپنی زندگی میں کسی شے کو بھی اپنی کمزوری نہیں بنانے دینا چاہتا تھا۔۔۔۔اِس لیے بہتر تھا اپنی زندگی کی اِس سب سے کمزور کڑی کو ہمیشہ کے لیے توڑ پھینکے۔۔۔۔

"تم جیسی لڑکی آژمیر میران کی بیوی بننے کے قابل بالکل بھی نہیں ہے۔۔۔۔۔اور ویسے بھی یہ رشتہ دھوکے کی بنیاد پر رکھا گیا تھا تو سب سے پہلے اِسی کا ختم ہو جانا چاہئے۔۔۔۔"

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

آژمیر کے منہ سے نکلنے والے الفاظ حاعفہ کی سانسیں چھین گئے تھے۔۔۔اُس نے نفی میں سر ہلاتے پھٹی پھٹی آنکھوں سے آژمیر کی جانب دیکھا تھا۔۔۔

اِسی خوف سے تو وہ یہاں چھپ کر بیٹھی تھی۔۔۔

اُسے لگا تھا آژمیر نے اُسے چھوڑنے کی بات نہیں کی تھی بلکہ اُس سے سانسیں چھیننے کا فیصلہ کیا تھا۔۔۔۔

"نن نہیں آپ ایسا کچھ نہیں کریں گے۔۔۔اِس کے علاوہ آپ چاہے جو مرضی سزا دے دیں مجھے۔۔۔مگر پلیز مجھ سے اپنا نام مت چھینیں۔۔۔میں مر جاؤں گی۔۔۔"

حاعفہ آژمیر کے روح فساں الفاظ سن کر پھوٹ پھوٹ کر روتی اُس کے قدموں میں بیٹھ گئی تھی۔۔۔

آژمیر کے لیے حاعفہ کا یہ رد عمل بہت حیران کن تھا۔۔۔جب وہ اُس سے محبت کرتی ہی نہیں تھی۔۔۔صرف ایک فریب بن کر اُس کی زندگی میں آئی تھی تو پھر یہ سب کیا تھا۔۔۔۔۔

آژمیر کو اُس کی یوں اپنے قدموں میں گرنے والی حرکت انتہائی ناگوار گزری تھی۔۔۔وہ اگلے ہی لمحے کلائی سے پکڑ کر اُسے اُوپر اپنی جانب کھینچ چکا تھا۔۔۔

"یہ کیا نیا ناٹک ہے؟؟؟"

آژمیر کا دماغ حاعفہ کی طلاق کے نام پر خراب ہوتی حالت دیکھ اُلجھ چکا تھا۔۔۔

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

"میں ناٹک نہیں کر رہی۔۔۔ سچی محبت کرتی ہوں آپ سے۔۔۔وہ سب مجھ سے زبردستی کروایا گیا تھا۔۔میں مر کر بھی آپ کو تکلیف پہنچانے کے بارے میں نہیں سوچ سکتی۔۔۔"

حاعفہ جذبات کے عالم میں آخر کار اونچی آواز میں چلاتی اپنی محبت کا اظہار کر گئی تھی۔۔۔۔

"اوہ رئیلی تمہیں لگتا ہے میں اب بھی تمہاری بات پر یقین کروں گا۔۔۔۔مجھے تم پر اب ایک پرسنٹ بھی ٹرسٹ نہیں رہا حاعفہ نور۔۔۔۔ تم ہمیشہ ہمیشہ کے لیے میرا بھروسہ کھو چکی ہو۔۔۔۔ تم نے مجھ سے اپنی اصلیت چھپائی، کہ طوائف زادی ہوتے میرے سامنے باپردہ ہونے کا ناٹک کر کے مجھے محبت کے جال میں پھنسایا اور پھر آخر میں مجھے زہر دے کر مارنا چاہا۔۔۔ کیا یہی ہے تمہاری محبت؟؟؟ ایسی محبت سے بہتر میں ساری زندگی کے لیے تنہا رہنا پسند کروں گا۔۔۔۔"

آژمیر اپنے اندر کی بھڑاس اُس پر نکال رہا تھا۔۔۔اور حاعفہ بے بسی سے اُسے تکی جا رہی تھی۔۔۔یہ شخص اُس کی زندگی تھا جو اُس سے بہت جا رہی تھی۔۔۔اُس کی اب تک کی زندگی دکھوں سے بھری پڑی تھی۔۔۔ مگر اتنی اذیت اُسے آج تک محسوس نہیں ہوئی تھی۔۔۔ جتنی اِس وقت آژمیر کے الفاظ نے اُسے دی تھی۔۔۔

آژمیر ابھی اُسے اُس کی سزا سنانے ہی والا تھا۔۔۔جب موبائل پر آتی کال نے اُسے اپنی جانب متوجہ کیا تھا۔۔۔

دوسری جانب سے قاسم صاحب کے ارجنٹ بلاوے پر وہ فکر مند ہوا تھا۔۔۔

"کیا ہوا سب خیریت ہے؟ آپ ٹھیک ہیں ؟؟؟"

آژمیر کو ایک دم اُن کی فکر ہوئی تھی۔۔۔۔

"اوکے میں ابھی پہنچتا ہوں۔۔۔۔"

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

آژمیر اُنہیں جواب دے کر فون رکھتا واپس حاعفہ کی جانب متوجہ ہوا تھا۔۔۔جو اُس کو جاتا دیکھ وہاں سے کھسکنے کو پڑ تول رہی تھی۔۔۔

آژمیر کو اُس کا بار بار یہ اپنی نظروں سے اوجھل ہونے کی کوشش کرنا بہت بُرا لگا تھا۔۔

حاعفہ کی دونوں کلائیوں دبوچ کر اُس کی کمر کے پیچھے موڑتے آژمیر نے اُسے پوری طرح اپنے حصار میں لیتے اپنے بے حد قریب کیا تھا۔۔۔

"خبر دار جو یہاں سے کہیں بھی بھاگنے کی کوشش کی تو۔۔۔اگر تم یہاں سے غائب ہوئی تو تمہیں ڈھونڈ کر اپنے ہاتھوں سے یہ نازک گردن دبا دوں گا۔۔۔یاد رکھنا۔۔۔"

آژمیر کی گرم سانسیں حاعفہ کو اپنی گردن پر محسوس ہوئیں تو وہ جی جان سے لرز اُٹھی تھی۔۔۔

اُس کی شہہ رگ پر اپنا شدت بھرا لمس چھوڑتا اگلے ہی لمحے وہ وہاں سے نکل گیا تھا۔۔۔حاعفہ کتنے ہی لمحے اپنی جگہ سے ہل بھی نہیں پائی تھی۔۔۔

آژمیر کے سرد و سپاٹ لہجے میں ادا کیے الفاظ اُس کی سماعتوں میں ابھی بھی گونج رہے تھے۔۔۔

دھیرے سے قدم اُٹھاتے وہ ڈریسنگ ٹیبل کے سامنے آن کھڑی ہوئی تھی۔۔۔اُس ستمگر کے غصے میں چھوڑے لمس کا نشان اُس کی سُرخ پڑتی گردن پر واضح تھا۔۔حاعفہ کا چہرا تپ اُٹھا تھا۔۔۔

آژمیر کے الفاظ یاد کرتے اُس کے ہونٹوں پر بے ساختہ مسکراہٹ چھا گئی تھی۔۔۔

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

آژمیر کی دھمکی میں چھپا اقرار اُس کے دل کو خوش فہمیوں کی دنیا میں دھکیل گیا تھا۔۔۔ آژمیر اُسے یہاں سے نہ جانے کا بول کر گیا تھا۔۔ جس کا مطلب تھا اُسے حاعفہ کا خود سے دور ہونا برداشت نہیں تھا۔۔۔

حاعفہ کے لیے اُس کا غصے اود مصنوعی نفرت میں چھپا یہ چھوٹا سا اقرار بھی کافی تھا۔۔ اب وہ مر کر بھی آژمیر میران سے دور جانے کا نہیں سوچنے والی تھی۔۔۔

"میں جانتی ہوں آپ اب بھی مجھ سے محبت کرتے ہیں۔۔۔ تبھی تو میری اتنی غلطیوں کے باوجود مجھے زرا سی سزا بھی نہیں سنا سکے۔۔۔ میں اب کسی قیمت پر آپ سے دور نہیں جاؤں گی۔۔۔ آپ مجھے بیوی کے رُوپ میں چاہے قبول نہ کریں۔۔ میں ساری زندگی کے لیے آپ کی باندی بن کر جینے کے لیے تیار ہوں۔۔ حاعفہ آژمیر ہمیشہ سے صرف آپ کی تھی۔۔ اور آگے بھی ہمیشہ آپ ہی کی رہے گی۔۔۔"

نجانے کتنے عرصے بعد حاعفہ کا مرجھایا زندگی سے دالبرداشتہ چہرا کھل اُٹھا تھا۔۔

وہ دیوانی لڑکی آژمیر میران کی ایک دھمکی پر خوشی سے پاگل ہوا اُٹھی تھی۔۔۔ اگر جو کبھی آژمیر میران اُس سے محبت سے بات کرلے۔۔۔ پھر تو حاعفہ نور کا حواس کھونا متوقع تھا۔۔۔۔

@@@@@@@@@

میران پیلس کے مکینوں نے آژمیر میران کی خاطر سویرا کو ایک اور موقع سے دیا تھا۔۔ وہ سب بس آژمیر کو خوش و خرم دیکھنا چاہتے تھے۔۔ اگر سویرا ایسا کرنے کا یقین دلا چکی تھی اُنہیں تو اُن سب کو اِس سے زیادہ کچھ چاہیئے بھی نہیں تھا۔۔۔

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

سویرا اُن سب کی فراخ دلی پر مزید شرمندہ ہوئی تھی۔۔۔اُس کے اتنا بُرا کرنے کے باوجود سب نے اُسے مزید ایک موقع دے دیا تھا۔۔۔اب وہ کسی بھی صورت آژمیر کو منا کر اپنی جانب راغب کرنے کا ارادہ رکھتی تھی۔۔۔

"زنیشہ میری جان کیا ہوا؟؟؟ کوئی پرابلم ہے کیا؟؟"

شمسہ بیگم زنیشہ کو ایک جگہ پریشان اور گم صم بیٹھا دیکھ اُس کے قریب آتے فکرمندی سے بولی تھیں۔۔۔

"اماں سائیں میں نے اپنی سب سے قیمتی اور عزیز ترین شے کو اپنے ہاتھوں خود سے دور کر دیا ہے۔۔۔میں بہت بُری ہوں۔۔۔مجھے خود سے نفرت محسوس ہو رہی ہے۔۔۔"

زنیشہ روہانسی آواز میں بولتی آخر میں رو دی تھی۔۔۔

"زنیشہ میرے بچے کیا ہوا ہے۔۔۔زوہان سے کوئی لڑائی ہوئی ہے۔۔۔؟؟؟"

شمسہ بیگم اچھے سے جانتی تھیں اُن کی بیٹی کا اتنا افیکٹ ملک زوہان ہی کر سکتا تھا۔۔۔

"وہ مجھ سے بہت سخت ناراض ہو گئے ہیں۔۔۔اب کبھی مجھ سے بات نہیں کریں گے۔۔۔اب میں کیا کروں۔۔۔"

زنیشہ بچوں کی طرح روتی شمسہ بیگم کے ہونٹوں پر مسکراہٹ بکھیر گئی تھی۔۔۔

"تم نے ناراض کیا ہے۔۔۔تو مناؤ بھی سہی۔۔۔میں جانتی ہوں میرا بگڑا ہوا بیٹا میری اِس بھلی بیٹی سے زیادہ دیر ناراض نہیں رہ پائے گا۔۔۔"

شمسہ بیگم اُس کا ماتھا چوم کر اُسے مفید مشورے سے نوازتیں وہاں سے اُٹھ گئی تھیں۔۔۔

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

@@@@@@@@@@

آزمیر شاک کی کیفیت میں قاسم میران کی جانب دیکھ رہا تھا۔۔۔وہ کسی سے بھی توقع کر سکتا تھا۔۔۔ مگر اُس کے چچا قاسم میران کا ماضی ایسا سیاہ ہو گا اُسے بالکل اندازہ نہیں تھا۔۔۔

وہ دونوں چچا بھتیجے سے زیادہ بہترین دوستوں کی طرح تھے۔۔۔ مگر قاسم میران کی سچائی جان کر آزمیر کو بہت افسوس ہوا تھا۔۔۔

"میں جانتا ہوں آزمیر بیٹا۔۔۔ میرا گناہ بہت بڑا ہے۔۔۔ مگر ساری زندگی اولاد سے محروم رہ کر مجھے اِس کی بہت بڑی سزا مل چکی ہے۔۔۔ مجھ میں اب مزید یہ بوجھ برداشت کرنے کی سکت نہیں ہے۔۔۔ میں اپنی بیٹیوں کو اب اپنی آگے کی زندگی میں اپنے پاس دیکھنا چاہتا ہوں۔۔۔ بچپن سے اب تک وہ باپ کی جس شفقت سے محروم رہی ہیں اُنہیں وہ سونپنا چاہتا ہوں۔۔۔ میں حاعفہ اور ماورا کو بتانا چاہتا ہوں کہ اُن کا باپ اتنے سالوں سے اُن کے لیے کا قدر تڑپتا آیا ہے۔۔۔"

خاموشی سے قاسم صاحب کی بات سنتے حاعفہ کے نام پر اُس نے جھٹکے سے اُن کی جانب دیکھا تھا۔۔۔۔۔ یہ سب سے بڑا شاک تھا اُس کے لیے۔۔۔ حاعفہ اُس کے چچا کی بیٹی اُسی کے خاندان کا ہی حصہ تھی۔۔۔

آزمیر نے سختی سے مُٹھیاں بھینچتے ایک گہرا سانس ہوا میں خارج کرتے خود پر ضبط پانے کی کوشش کی تھی۔۔۔ وہ جتنا اِس لڑکی سے دور جانے کی کوشش کر رہا تھا وہ اُتنا ہی اُس کے قریب تر آ رہی تھی۔۔۔

آزمیر کو ایک لمحہ لگا تھا سارا معاملہ سمجھنے میں۔۔۔۔ کچھ لمحے پہلے وہ جو حاعفہ کی اپنے بیڈ روم میں موجودگی پر حیران تھا۔۔۔ اب سب کچھ اُس کے سامنے واضح ہو چکا تھا۔۔۔

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

"بیٹا کیا آپ میرا ساتھ دو گے۔۔۔۔میری بیٹیوں کو میران پیلس میں جگہ دلوانے میں میرا ساتھ دو گے ؟؟؟ میں جانتا ہوں تم ہی وہ واحد انسان ہو۔۔۔جو سب گھر کے سب افراد کو اِس کے لیے راضی بھی کر سکتے ہو۔۔۔اور برادری کے لوگوں کا منہ بھی بند کر سکتے ہو۔۔۔۔میں تمہارا یہ احسان کبھی نہیں بھولوں گا۔۔۔۔"

قاسم صاحب آنکھوں سے پھسل آئے آنسو صاف کرتے اذیت بھرے لہجے میں بولتے آژمیر کے لیے انکار کرنے کی ساری وجوہات ختم کر گئے تھے۔۔۔

آژمیر میران جو ہمیشہ اپنوں کے مشکل وقت میں اُن کے ساتھ کھڑا ہوتا آیا تھا۔۔۔بھلا اِس مقام پر قاسم میران کو کیسے انکار کر سکتا تھا۔۔۔۔

"آپ فکر مت کریں۔۔۔میں سب کا منالوں گا۔۔۔۔مگر کیا آپ کی بیٹیاں آپ کو قبول کریں گی۔۔۔۔ابھی آپ نے بتایا آپ کی بڑی بیٹی بہت نفرت کرتی ہے آپ سے۔۔۔۔"

آژمیر نے حاعفہ کا ذکر کرتے اجنبی لہجہ اختیار کیا تھا۔۔۔۔وہ اپنے رشتے کی سچائی فلحال تو کسی کے سامنے بھی لانے کے حق میں نہیں تھا۔۔۔۔

"ہاں ماورا اور نگینہ بائی دونوں سے بات ہوئی ہے میری۔۔۔۔۔میری حاعفہ نے میری وجہ سے بہت مشکل زندگی گزاری ہے۔۔۔۔میں سب سے زیادہ مجرم اُسی کا ہوں۔۔۔۔وہ نفرت کرتی ہے مجھ سے۔۔۔لیکن میں فلحال بس اُسے میران پیلس میں رہنے کے لیے منالینا چاہتا ہوں۔۔۔۔تاکہ وقت کے ساتھ ساتھ اپنی کی گئی زیادتیوں کا ازالہ کر کے اُس کا دل اپنی جانب سے نرم کر سکوں۔۔۔۔"

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

قاسم صاحب آژمیر سے کچھ بھی نہیں چھپانا چاہتے تھے۔۔۔۔

"میں سمجھا نہیں کیسی اذیت اور تکلیف برداشت کی ہے اُس نے۔۔۔؟؟؟"

آژمیر کا دل بے چین ہوا تھا حاعفہ کی سچائی جاننے کے لیے۔۔۔وہ اُس کی گنہگار تھی مگر اُس سے بھی پہلے اُس کی محبت تھی۔۔۔وہ اُس کی زندگی کے بارے میں جاننا چاہتا تھا۔۔۔

آژمیر کے سوال پر قاسم صاحب نے بھیگتی آنکھوں سے نگینہ بائی اور ماورا کی زبانی بتائی تمام حقیقت آژمیر کو بتادی تھی۔۔۔مگر دانستہ طور پر حاعفہ کے نکاح والی بات پوشیدہ رکھی تھی۔۔۔کیونکہ ماورا کو اُس نے سختی سے کسی کو کچھ بھی بتانے سے منع کر رکھا تھا اِس لیے ماورا نے قاسم صاحب کو آژمیر کا نام نہیں بتایا تھا۔۔اور نگینہ بائی نے بھی حاعفہ کی قسم کے مطابق کسی کو بھی آژمیر کا نہ بتانے کا عہد کر رکھا تھا۔۔۔اِس لیے قاسم صاحب یہاں آژمیر کے سامنے اپنی بیٹی کی عزت رکھ گئے تھے۔۔۔

اِس بات سے انجان کے آژمیر اُن کی بیٹی کو اُن سے زیادہ بہتر جانتا تھا۔۔۔

"میرے خیال میں آپ کے پاس اپنی بیٹی کے حوالے سے معلومات ناکافی ہے۔۔۔ہو سکتا ہے آپ کی بیٹی اتنی معصوم بھی نہ ہو۔۔۔جتنا آپ سمجھ رہے ہیں۔۔۔اینی وے آپ کو میری جو ہیلپ بھی چاہیئے میں اُس کے لیے تیار ہوں۔۔۔ابھی مجھے ایک ضروری کام کے لیے شہر کے لیے نکلنا ہے۔۔۔کل ملاقات ہو گی آپ سے۔۔۔"

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

حاعفہ کے بارے میں جان کر آژمیر کے دل کی بے چینی مزید بڑھ گئی تھی۔۔۔وہ لڑکی اتنی قصور نہیں تھی جتناوہ اُسے سمجھ رہا تھا۔۔۔ مگر وہ اُس کے دل کا خون کرنے کی خطاوار تھی۔۔۔۔ جس کے لیے وہ اُسے اتنی آسانی سے معاف کرنے کے حق میں نہیں تھا۔۔۔

آژمیر میران کا دل اتنا ارزاں بالکل بھی نہیں تھا کہ کوئی بھی آکر اُس سے کھیل کر چلا جاتا۔۔۔۔ آژمیر نے صرف ایک لڑکی کو اپنے دل تک رسائی دی تھی۔۔۔ مگر اُسی لڑکی کا دل پر کیا وار بہت کاری تھا۔۔۔۔ جسے اتنی جلدی بھول پانا آژمیر کے لیے بہت مشکل تھا۔۔۔۔

@@@@@@@@@@

"زوہان پلیز بس کرو۔۔۔ کیوں جان بوجھ کر اپنی جان کے دشمن بنے پڑے ہو۔۔۔۔ پلیز مزید سیگریٹ مت پینا۔۔۔۔"

ثمن زوہان کے پاس کھڑی منت بھرے لہجے میں بولی۔۔۔۔ اُس میں اتنی ہمت نہیں تھی کہ اُس کے سامنے ٹیبل پر رکھی سیگریٹ کی ڈبیا خود اُٹھا کر پھینک دیتی۔۔۔

"تمہیں کس نے کہا ہے یہاں بیٹھنے کا۔۔۔۔ جاؤ اپنے گھر۔۔۔۔ مجھے اکیلا رہنا ہے۔۔۔۔"

زوہان اُس کے ٹوکنے پر اُسے وہیں ڈپٹ گیا تھا۔۔۔۔

اُسے ہمیشہ اپنے قریب صرف ایک انسان کی خواہش ہی رہی تھی۔۔۔ مگر اُس ہستی نے ہر بار اُس پر الزاموں کی برسات کرنے کے سوا کچھ نہیں کیا تھا۔۔۔۔ اِس لیے اگر وہ نہیں تو زوہان کو کوئی بھی نہیں چاہیئے تھا۔۔۔

ثمن بے بسی سے اُسے دوبارہ سیگریٹ سلگھاتا دیکھ رہی تھی۔۔۔۔

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

جب سائیڈ ٹیبل پر رکھا زوہان کا موبائل بج اُٹھا تھا۔۔۔۔

زوہان ویسے ہی آنکھیں موندے بیٹھا تھا۔۔۔

"زنیشہ کی کال ہے"....

ثمن کب سے بجتے فون کی جانب دیکھتی زوہان کو پکار بیٹھی تھی۔۔۔زنیشہ کے نام پر زوہان نے پٹ سے آنکھیں کھولی تھیں۔۔۔۔

مگر فون اٹینڈ کرنے کے بجائے وہ بڑے آرام سے کال کاٹ گیا تھا۔۔۔ ثمن افسوس سے سر ہلا کر رہ گئی تھی۔۔۔ہمیشہ اِس مشکل ترین انسان کو سمجھنا اُس کے لیے کٹھن رہا تھا۔۔۔

ایک طرف جس کی وجہ سے تڑپ تڑپ کر وہ اپنی صحت خراب کر رہا تھا دوسری طرف اُس کی بات سننے کا بھی روادار نہیں تھا۔۔۔۔

مگر دوسری جانب بھی کوئی اور نہیں زنیشہ میران تھی۔۔۔۔جب تک زوہان کی بات نہ سن لیتی باز نہیں آنا تھا اُس نے۔۔۔ ثمن اِن دونوں کی ایک دوسرے کے لیے اتنی شدت پسندی دیکھ کر حیرت زدہ تھی۔۔۔

دونوں ایک دوسرے کو چاہتے بھی بہت تھے مگر ضدی بھی حد درجے کے تھے۔۔۔۔

"کیا پرابلم ہے؟؟؟؟"

زوہان شدید غصے کے باوجود اُس کی کال زیادہ دیر اگنور نہیں کر پایا تھا۔۔۔۔

"مجھے بات کرنی ہے آپ سے۔۔۔۔"

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

دوسری جانب سے زنیشہ کی فکر بھری روہانسی آواز سنائی دی تھی۔۔۔۔۔۔

"مگر مجھے کسی قسم کی ہمدردی نہیں چاہیئے۔۔۔۔اور نہ اِس وقت میں تم سے بات کرنا چاہتا ہوں۔۔۔۔۔مجھے تنگ مت کرو۔۔۔۔"

زوہان پیشانی مسلتے خود پر ضبط پاتے بولا۔۔۔۔۔آج اتنے سالوں بات اُس نے اپنی ماں پر ہوئے ظلم کی حقیقت کسی کے سامنے دوہرائی تھی۔۔۔۔جس سے اُس کے زخم ایک بار پھر اُدھڑ چکے تھے۔۔۔۔

"میں بہت اچھے سے جانتی ہوں ملک زوہان کو کسی کی ہمدردی کی کبھی ضرورت نہیں ہے۔۔۔۔اور نہ میں ایسا کر رہی ہوں۔۔۔۔میں معافی مانگنا۔۔۔۔۔۔۔"

زنیشہ کے الفاظ ابھی منہ میں ہی تھے۔۔۔۔جب دوسری جانب سے کال کاٹ دی گئی تھی۔۔۔۔۔

زنیشہ نے آنکھیں پھاڑے موبائل سکرین کو گھورا تھا۔۔۔۔۔۔

مگر جو کچھ وہ زوہان کو کہہ چکی تھی۔۔۔اُس سب کا یہ رد عمل تو کچھ بھی نہیں تھا۔۔۔۔وہ زوہان کے غصے سے اچھی طرح واقف تھی۔۔۔جو اس کے اتنے غلط الزامات لگانے کے باوجود اُسے اچھی خاصی مہلت دے گیا تھا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

@@@@@@@@@@

حاعفہ سامنے کھڑے قاسم میران کو اپنے باپ کے رُوپ میں دیکھتی شاک میں تھی۔۔۔جس انسان سے وہ اتنا عرصہ بھاگتی آئی تھی آج آخر کار وہ اُس تک پہنچ ہی گیا تھا۔۔۔۔مگر اگلے ہی لمحے اپنے باپ کے ڈھائے سارے ظلم یاد کرتے اُس نے رُخ موڑ لیا تھا۔۔۔۔

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

"حاعفہ بیٹا پلیز ایک بار میری بات سن لو۔۔۔۔"

قاسم صاحب حاعفہ کی آنکھوں میں اپنے لیے نفرت دیکھ اذیت بھرے لہجے میں بولے تھے۔۔۔

"میں آپکی بیٹی نہیں ہوں۔۔۔۔ میرے لیے میرا باپ میری ماں کے ساتھ ہی مر چکا ہے۔۔۔۔ آپ یہ سب کر کے اپنا وقت برباد کر رہے ہیں۔۔۔۔۔"

حاعفہ شدت جذبات سے مُٹھیاں بھینچے بولی تھی۔۔۔

اُس کا دل چاہ رہا تھا۔۔۔۔ اِس شخص سے کہیں دور بھاگ جائے۔۔۔۔ مگر آژمیر کا احساس اُسے ایسا کرنے نہیں دے رہا تھا۔۔۔۔

"حاعفہ بیٹا میں جانتا ہوں میں دنیا کا سب سے ظالم باپ ہوں۔۔۔۔ میں نے تم لوگوں کو یوں بے آسرا چھوڑ کر بہت بڑا گناہ کیا ہے۔۔۔۔۔ پر بیٹا میں اب تم لوگوں کو تمہاری اصل حیثیت اور مقام دینا چاہتا ہوں۔۔۔۔ جو تم لوگوں کا حق ہے۔۔۔۔ تم چاہے مجھے معاف نہ کرو۔۔۔۔ مجھ سے نفرت کرنی ہے کرو۔۔۔۔۔ مگر اپنے اصل گھر لوٹنے سے انکار مت کرو۔۔۔۔ میرے لیے سب سے بڑی تکلیفوں سے بڑی یہی تکلیف ہے کہ میری بیٹیاں بے آسرا ہو کر در بدر بھٹک رہی ہیں۔۔۔۔ اپنے اِس گنہگار باپ کی یہ اذیت ختم کر دو۔۔۔۔"

قاسم صاحب بات کرتے آخر میں رو دیئے تھے۔۔۔ مگر حاعفہ اُن کے حوالے سے اپنا دل نرم کرنے کو بالکل بھی تیار نہیں تھی۔۔۔۔

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

اُس نے اپنی ماں کو جس طرح تڑپتے دیکھا تھا اور جس قدر اذیت بھری زندگی اُس نے بسر کی تھی۔۔۔اُس کا دل اپنے باپ کے لیے پتھر ہو چکا تھا۔۔۔۔

"تو کیا آپ کی فیملی اب ایک طوائف کی بیٹیوں کو قبول کرنے کو تیار ہو جائے گی۔۔۔۔"

حاعفہ نے اُن کی بات پر گہرا طنز کرتے کہا۔۔

"میری آژمیر سے بات ہو چکی ہے۔۔۔وہ میری خاطر سب کو منا لے گا۔۔۔اُس نے وعدہ کیا ہے مجھ سے۔۔۔"

قاسم صاحب کے منہ سے نکلا نام سن کر حاعفہ کو شدید جھٹکا لگا تھا۔۔۔اُس نے پھٹی پھٹی آنکھوں سے پاس کھڑی ماورا کو گھورا تھا۔۔۔

"آژمیر میران اِن کے سگے بھتیجے ہیں۔۔۔"

ماورا نے دھیمے لہجے میں حاعفہ کی کنفیوژن دور کی تھی۔۔۔

مطلب جس گھر میں اُسے جانے کے لیے بولا جا رہا تھا وہاں وہ دشمنِ جاں بھی رہتا تھا۔۔۔یہ جان کا آژمیر کی دیوانی کو ایک لمحہ لگا تھا پگھلنے میں۔ آژمیر سے اُس کا صرف دل کا نہیں بلکہ خون کا رشتہ بھی تھا۔۔۔یہ احساس ہی حاعفہ کے دل میں پھول کھلا گیا تھا۔۔۔وہ بھلا اُس گھر میں جانے سے انکار کیسے کر سکتی تھی جو آژمیر میران کا تھا۔۔۔۔

"ٹھیک ہے۔۔۔ہم آپ کے ساتھ میران پیلس جانے کے لیے تیار ہیں۔۔۔مگر صرف اِس شرط پر کہ آپ اِس سے زیادہ کی توقع نہیں کریں گے مجھ سے۔۔۔۔"

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

ماورا حاعفہ کے فوراً حامی بھرنے پر مسکرا دی تھی۔۔۔ کیونکہ وہ حاعفہ کی اپنے باپ سے بے پناہ نفرت سے بھی واقف تھی اور آژمیر کے لیے محبت سے بھی۔۔۔۔

مگر آج یہ دیکھ کر بہت خوشی ہوئی تھی کہ اُس کی آژمیر کے لیے محبت ہر شے سے بڑھ کر تھی۔۔۔ وہ اُس کی خاطر اپنے بڑے سے بڑے مجرم کو معاف بھی کر سکتی تھی اور پوری دنیا سے ہمیشہ کے لیے تعلق بھی توڑ سکتی تھی۔۔۔۔

میران پیلس میں اس وقت بالکل سناٹا چھایا ہوا تھا۔۔۔ سب گم صم سے سر جھکائے بیٹھے تھے۔۔۔ کسی کو بھی اپنے کانوں سنی حقیقت پر یقین نہیں آرہا تھا۔۔۔۔

قاسم میران کا ماضی ایسا بھی ہو سکتا تھا۔۔۔ اُن میں سے کوئی بھی یقین نہیں کر پا رہا تھا۔۔۔۔ قاسم صاحب اپنے منہ سے اپنی زندگی کی سب سے بڑی غلطی کا اقرار کرتے اب سر جھکائے ہوئے تھے۔۔۔

شمسہ بیگم اور باقی سب نے بھی گھبرا کر حمیرا بیگم کی جانب دیکھا تھا۔۔۔ مگر اُن کے چہرے کا اطمینان بتا رہا تھا کہ وہ پہلے سے ہی سب کچھ جانتی ہیں۔۔۔ یہ بات ان سب سے لیے دوہرے شاک کی بات تھی۔۔۔۔

"مجھے آپ کے کیے گئے کسی بھی فیصلے سے کوئی اعتراض نہیں ہے۔۔۔ آپ اپنی بیٹیوں کو اِس گھر میں لا سکتے ہیں۔۔۔ اِسی بہانے کیا پتا میری ممتا کی پیاس بھی بجھ جائے۔۔۔۔"

حمیرا بیگم اپنے شوہر کو سب خاندان والوں کے سامنے اِس طرح شرمندگی کا شکار ہوتے نہیں دیکھ پائی تھیں۔۔۔ اِس لیے سب کو حیران چھوڑتیں وہ قاسم صاحب کی خوشی کی خاطر بہت بڑا فیصلہ کر گئی تھیں۔۔۔

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

"حمیرا کیا تم دل سے ایسا چاہتی ہو؟؟؟"

شمسہ بیگم نے حمیرا بیگم کا ہاتھ تھامتے اُن سے پوچھا تھا۔۔۔

"جی بھابھی۔۔۔۔ قاسم کی اولاد میری بھی اولاد ہے۔۔۔۔ میں دل سے چاہتی ہوں کہ وہ اِس گھر میں آئیں۔۔۔۔ اگر آپ سب کو کوئی اعتراض نہ ہو تو۔۔۔۔"

حمیرا بیگم اب کسی صورت گنوارہ نہیں کر سکتی تھیں کہ اُن کا شوہر مزید اپنی بیٹیوں کی جدائی میں تڑپے۔۔۔

"ہم سب کو تو کوئی اعتراض نہیں ہے چچی جان۔۔۔۔ مگر آژمیر لالہ کیا وہ یہ سب قبول کریں گے۔۔۔۔"

زنیشہ کو فوراً آژمیر کی فکر لاحق ہوئی تھی۔۔۔۔ جس کا فیصلہ ہمیشہ ایسے معاملوں میں کافی سخت رہتا تھا۔۔۔۔۔۔۔۔۔

زنیشہ کی بات پر سب کی سوچوں کا رُخ بدلہ تھا اور سب نے ہی فکر مندی سے قاسم صاحب کی جانب دیکھا تھا۔۔۔۔

جب اُسی لمحے آژمیر ڈارئنگ میں داخل ہوا تھا۔۔۔ وہ سب کی باتیں ان چکا تھا۔۔۔

"مجھے کوئی اعتراض نہیں ہے۔۔۔۔"

آژمیر کے یہ چند الفاظ سب کے چہروں پر بہار لے آئے تھے۔۔۔ آج اتنے دنوں بعد اُن سب نے قاسم میران کی ویران آنکھوں میں آسودگی بھری چمک دیکھی تھی۔۔۔

اتنے سالوں کی تڑپ کے بعد آج جا کر وہ اپنی بیٹیوں کو اُن کے اصل مقام پر لانے والے تھے۔۔۔ اب آگے کی زندگی اپنے سائے تلے رکھ کر گزارنا چاہتے تھے۔۔۔۔

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

"واؤ کتنا مزا آئے گا۔۔۔اب دو مزید کزنز بھی آنے والی ہیں گھر میں۔۔۔زنیشہ کی شادی پر تو انجوائمنٹ مزید دوبالا ہو جائے گی۔۔۔"

صدف کے چہک کر کہنے پر زنیشہ نے اپنی کے ذکر کر گھور کر اُس کی جانب دیکھا تھا۔۔

اُس کی شادی تو مزید ایک ویک لیٹ ہو چکی تھی نا۔۔۔

زنیشہ نے سوالیہ نظروں سے شمسہ بیگم کی جانب دیکھا تھا۔۔۔

"اِن سب باتوں میں میں آپ لوگوں کو ایک بات بتانا ہی بھول گئی۔۔۔میری نفیسہ بہن سے آج صبح ہی بات ہوئی ہے۔۔۔وہ لوگ شادی کو ایک ہفتہ لیٹ نہیں کرنا چاہتے۔۔۔شادی اُنہیں پہلی تاریخوں پر ہی ہو گی۔۔۔"

شمسہ بیگم کی بات زنیشہ کی سانسیں روک گئی تھی۔۔۔زوہان اُس پر ان قدر شدید غصہ تھا۔۔۔اِس دوران شادی۔۔۔

خوف کے مارے زنیشہ ابھی سے ہی کانپنے لگی تھی۔۔۔جس انسان کے سامنے وہ تھوڑی دیر نہیں ٹک پاتی تھی۔۔۔اُس کی لمحہ بھر کی قربت جان لیوا ثابت ہوتی تھی۔۔۔ہمیشہ کے لیے اُس کے ساتھ کیسے رہے گی وہ۔۔۔

آگے کا سوچتے زنیشہ ہولے ہولے لرزنے لگی تھی۔۔۔اُس نے اُمید بھری نظروں سے آژمیر کی جانب دیکھا تھا۔۔۔کیا پتا وہ کوئی اعتراض اُٹھائے۔۔۔مگر قاسم صاحب کے ساتھ کوئی بات کرتے اُس نے کوئی خاص ری ایکشن نہیں دیا تھا۔۔۔جس کا یہی مطلب تھا کہ آژمیر سے پوچھ کر ہی شمسہ بیگم نے ایسی کوئی بات کہی تھی۔۔۔

زنیشہ کی ساری اُمیدیں ختم ہو چکی تھیں۔۔۔اب اُسے اُس جلاد کے شکنجے سے کوئی نہیں بچا سکتا تھا۔۔۔

سب خواتین تو ایک دم سر پے آجانے والی شادی کے بارے میں ڈسکس کرنے لگی تھیں۔۔۔

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

جب کوئی فون سنتے آژمیر جھٹکے سے اپنی جگہ سے اُٹھا تھا۔۔۔۔اُس کے تاثرات ایک دم سرد ہوئے۔۔۔۔باقی سب بھی پریشانی سے اُسے دیکھ رہے تھے۔۔۔۔

"اوکے میں ابھی پہنچتا ہوں۔۔۔۔۔"

آژمیر کے ماتھے پر واضح شکنوں کا جال بُن چکا تھا۔۔۔

"کیا ہوا آژمیر سب خیریت ہے ؟؟؟"

قاسم صاحب فکر مندی سے بولے تھے۔۔۔

"جی سب ٹھیک ہے۔۔۔۔ایک ضروری کام کے لیے مجھے ابھی شہر کے لیے نکلنا ہو گا۔۔۔۔"

آژمیر کی بات پر سب نے اُداسی بھری نظروں سے اُسے دیکھا تھا۔۔۔۔اتنے دنوں بعد تو وہ میران پیلس میں پایا گیا تھا۔۔۔۔مگر اب تھوڑی دیر میں پھر واپس جا رہا تھا۔۔۔۔،

"آژمیر مجھے بھی آپ کے ساتھ شہر جانا ہے۔۔۔پلیز مجھے بھی لیتے جائیں۔۔۔ابھی کچھ دیر میں اندھیرے ہونے والا ہے تو ڈرائیور کے ساتھ جانا۔۔۔۔۔۔"

اچانک سویرا نے وہاں آتے آژمیر کے بازو پر ہاتھ رکھتے ملتجی لہجے میں ریکوسٹ کی تھی۔۔۔

اُسے اپنی حویلی میں دیکھ آژمیر نے ہونٹ سختی سے بھینچ لیے تھے۔۔۔اور اُس کے ساتھ ساتھ ایک سخت نظر باقی سب پر ڈالی تھی۔۔۔جنہوں نے اِس لڑکی کو یہاں جگہ دی تھی۔۔۔

"سٹے اوے۔۔۔۔۔"

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

آژمیر ایک جھٹکے سے اُس کا ہاتھ اپنے بازو سے دور کیا تھا۔۔۔ جس پر سویرا لڑکھڑا کر چند قدم دور ہوئی تھی۔۔۔

آژمیر کی دھاڑ پر باقی سب بھی اپنی جگہوں سے کھڑے ہوئے تھے۔۔۔۔

جن پر ایک سرد نگاہ ڈالتا آژمیر وہاں سے نکل گیا تھا۔۔۔۔

سویرا شرمندہ سی لال چہرا لیے وہاں سے ہٹ گئی تھی۔۔۔ آژمیر میران اتنی جلدی کسی کی خطا معاف نہیں کرتا تھا۔۔۔ اِسی لیے سب اُس کے سامنے غلطی کرنے سے ڈرتے تھے۔۔۔ کیونکہ اُس کے بعد سخت ترین مرحلہ آژمیر میران نے معافی مانگنا ہوتا تھا۔۔۔ جو قسمت کے ساتھ ہی جا کر ملتی تھی۔۔۔۔

"میں نے آپ سب سے کہا تھا اِس لڑکی کو لالہ سے دور ہی رکھیں۔۔۔۔ اب دیکھیں بلاوجہ آژمیر لالہ ہم سب پر بھی ناراض ہو کر چلے گئے۔۔۔۔"

زنیشہ کو آژمیر کی لال آنکھیں فکر میں مبتلا کر رہی تھیں۔۔۔ وہ یہ بھی جانتی تھی کہ یہ سب سویرا کی وجہ سے نہیں تھا۔۔۔ آژمیر کی اِس بے چینی کی وجہ وہ لڑکی ہی تھی۔۔۔ جو اُس کے بھائی کو چھوڑ کر بھاگ گئی تھی۔۔۔ زنیشہ کا دل چاہا تھا اُس لڑکی کو ڈھونڈ کر اُس کا منہ توڑ دے۔۔۔۔

@@@@@@@@

"بیٹا تم فکر مت کرو سب ٹھیک ہو جائے گا۔۔۔۔ میرے آدمی مسلسل اُن لوگوں کی تلاش میں ہیں۔۔۔ میں وعدہ کرتا ہوں جلد ہی اپنی بہو کو ڈھونڈ کر رہوں گا۔۔۔۔"

شہاب درانی منہاج سے فون پر بات کرتے اُسے تسلی دیتے بولے۔۔۔۔

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

"بابا میں واپس آرہا ہوں۔۔۔میں کوشش کے باوجود اپنے کسی کام پر کانسنٹریٹ نہیں کر پا رہا۔۔۔پتا نہیں ماورا کس حال میں ہو گی۔۔۔یہ خیال مجھے سکون نہیں لینے دے رہا۔۔۔۔۔"

منہاج کی اُداسی بھری آواز اُس کا حالِ دل بیان کر رہی تھی۔۔۔۔وہ اِس وقت کتنی تکلیف میں تھا۔۔۔اُس سے بیان کرنا مشکل ہوا تھا۔۔۔۔

"منہاج بیٹا میں سمجھ رہا ہوں اس سچویشن میں آپ کے لیے وہاں رہنا کتنا مشکل ہو رہا ہے۔۔۔لیکن بیٹا مجھ پر ٹرسٹ رکھو۔۔۔اور تھوڑا سا مزید وقت دو مجھے۔۔۔میں سب ٹھیک کر دوں گا۔۔۔۔ویسے بھی تھوڑا سا ٹائم ہے تمہارا مزید وہاں۔۔۔۔تم جلدی سے وہ سب نبٹاؤ۔۔۔۔اور مجھ پر بھروسہ رکھو۔۔۔یہاں آکر تمہیں اچھی خبر ہی ملے گی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔"

شہاب درانی منہاج کو سمجھاتے ہوئے بولے۔۔۔وہ اپنے بیٹے کو کوئی بھی جذباتی فیصلہ اُٹھا کر اپنا مستقبل خراب کرنے نہیں دینا چاہتے تھے۔۔۔

"بابا پلیز۔۔۔کچھ بھی کر کے ڈھونڈیں اُسے۔۔۔۔میں بہت محبت کرتا ہوں اُس سے۔۔۔نہیں رہ پاؤں گا اُس کے بغیر۔۔۔"

منہاج کی آواز سے لگ رہا تھا جیسے ابھی رو دے گا۔۔

شہاب درانی نے اُسے اتنا پریشان کبھی نہیں دیکھا تھا۔۔۔اُن کی پریشانی کئی گناہ بڑھ گئی تھی۔۔۔

منہاج کو بہت ساری تسلیاں دیتے اور یقین دلاتے وہ فون بند کر گئے تھے۔۔۔

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

منہاج موبائل بیڈ پر اُچھالتا سرد ہوا میں ٹیرس پر آن کھڑا ہوا تھا۔۔۔اُسے اب احساس ہو رہا تھا ماورا کی فیلنگز کا۔۔۔اُسے تب کیسا محسوس ہوا ہو گا۔۔جب منہاج نے بنا کسی قصور کے اُسے اتنی بڑی سزا دی تھی۔۔۔

ماورا کی اُس ریکارڈنگ میں کہی گئی باتیں منہاج کے کانوں میں گونجتی اُسے بے چین کر جاتی تھیں۔۔۔وہ اُس سب پر یقین کرنے کو تیار نہیں تھا۔۔۔

مگر وہیں دوسری طرف دماغ کی تاویلیں اُسے دوسرے رُخ پر سوچنے پر مجبور کر رہی تھیں۔۔۔۔لیکن پھر بھی اُسے ایک بات کی طرف سے سکون تھا کہ ماورا اُس کے نکاح میں تھی۔۔۔۔وہ چاہ کر بھی اُسے دھوکا دے کر کسی اور کی نہیں ہو سکتی تھی۔۔۔۔

@@@@@@@@@@

آج تو جیسے آژمیر آشیانے میں رونقیں اُتر آئی تھیں۔۔۔۔آژمیر کے علاوہ میران پیلس کے تمام افراد پوری عزت و احترام اور چاہت کے ساتھ اُن دونوں کو لینے آئے تھے۔۔۔۔ماورا تو اتنا بھرا پرا خاندان دیکھ کر بہت خوش ہوئی تھی۔۔۔۔اُس کی بچپن سے یہ ایک بہت بڑی خواہش رہی تھی کہ اُس کا بھی ایسا ہی ایک خاندان ہو۔۔۔۔جہاں بہت سارے کزنز ہوں۔۔۔۔جو آج پوری ہو چکی تھی۔۔۔۔

حاعفہ ماورا کو خوش دیکھ کر خوش تھی۔۔۔۔

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

سب اُن سے بہت محبت سے ملے تھے۔۔۔ جس پر حاعفہ نے بھی فراخ دلی کا مظاہرہ کرتے اُن کی گرمجوشی کا جواب انہیں کے انداز میں دیا تھا۔۔۔ اُس کا پرابلم صرف اپنے باپ سے تھا۔۔۔ جس کے لیے وہ باقی سب کو کسی بھی بات کا قصور وار نہیں سمجھتی تھی۔۔۔

خاندان کے تقریباً سبھی لوگ آئے تھے۔۔۔ آزمیر کو اُن میں نہ دیکھ۔۔۔ اُس کی آمد سے ڈری بیٹھی حاعفہ کافی حد تک نارمل ہوتی۔۔۔ سب سے اچھی طرح بات کر رہی تھی۔۔۔

" آپ بہت بیوٹی فل ہو۔۔۔ اور کیوٹ بھی۔۔۔ معصومیت اور حُسن کا ملاپ کتنا دلکش ہوتا ہے آپ کو دیکھ کر صاف پتا چل رہا ہے۔۔۔ اور آپ کی سمائل بھی بہت پیاری ہے۔۔۔"

زنیشہ کو دھیمی نرم مسکراہٹ والی حاعفہ بہت پسند آئی تھی۔۔۔

اُس کی اتنی تعریف پر حاعفہ ہولے سے مسکرادی تھی۔۔۔ جس پر اُس کے گالوں کے گڑھے واضح ہوئے تھے۔۔۔ اُس کے ہونٹوں کے اُوپری تل کی اُداسی بہت حد تک ختم ہو چکی تھی۔۔۔

" آپ خود بھی کسی سے کم نہیں ہو۔۔۔"

حاعفہ اُس کی حسین آنکھوں کی جانب دیکھتی دل سے بولی تھی۔۔۔

" آپی یہ سب لوگ بہت اچھے ہیں مگر آپ کی ساس اور نند تو بہت زیادہ اچھی ہیں۔۔۔ کس قدر لکی ہیں آپ۔۔۔"

ماور اُس کے کان میں سرگوشی کرنے سے باز نہیں آئی تھی۔۔۔

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

"شٹ اپ ماورا۔۔۔کسی نے سن لیا تو۔۔۔؟؟ پہلے تو میں بچ گئی تھی مگر اب کی بار آژمیر میران نے میرا قتل کر کے چھوڑنا ہے۔۔۔۔"

حاعفہ نے اُسے سختی سے ٹوک تھا۔۔۔

"آپ کے حُسن کے آگے اُن کے اپنے گھائل ہونے کے چانسز ہیں۔۔۔کرنے کے نہیں۔۔۔ویسے بھی دیکھیں۔۔۔آپ کی دلکشی کی وجہ سے خاندان کے کسی فرد کی نگاہیں بھی آپ سے نہیں ہٹ رہیں۔۔۔میں تو حیران ہوں اپنے جیجو پے کہ ایسے کیسے آپ کو دور رکھا ہوا آپ کو خود سے۔۔۔۔"

ماورا بولنے سے باز نہیں آئی تھی۔۔۔

اور یہ سچ بھی تھا۔۔۔حاعفہ کا بے پناہ حُسن ہمیشہ ہر جگہ اُسے نگاہوں کا مرکز بنا دیتا تھا۔۔۔اُس کے تیکھے دلکش نقوش تو ویسے ہی قیامت خیز تھے مگر اُس کے دودھیا نرم و ملائم ہاتھ پیر بھی سب کی توجہ اپنی جانب کھینچ لیتے تھے۔۔۔۔

وہ ایک کانچ کی حسین گڑیا ہی لگتی تھی۔۔۔جسے دیکھ کر کوئی نہیں کہہ سکتا تھا کہ وہ اندر سے کس قدر ٹوٹ پھوٹ کا شکار تھی۔۔۔جسے جوڑنے کا ہنر صرف ایک انسان کے پاس ہی تھا۔۔۔اور وہ تھا حاعفہ کا وہ ستمگر آژمیر میران۔۔۔پوری دنیا جس لڑکی کے حُسن کی اسیر تھی وہ دیوانی لڑکی صرف آژمیر میران کے قدموں میں بچھنا چاہتی تھی۔۔۔اور اُسی دشمنِ جاں پر دل و جان سے مرتی تھی۔۔۔۔

کافی دیر کی گپ شپ اور ڈنر کے بعد وہ سب حاعفہ اور ماورا کو اپنے ساتھ لیے میران پیلس کے لیے روانہ ہو گئے تھے۔۔۔

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

اُن دونوں کی سب کے ساتھ اچھا خاصہ میل جول بن چکا تھا۔۔۔گھر کے سب افراد کو بھی وہ بہت پسند آئی تھیں۔۔۔ ایک طوائف کی بیٹیوں کے ناطے جیسا وہ اُن کے بارے میں اندازے لگائے بیٹھے تھے وہ سب غلط ثابت ہوئے تھے۔۔ وہ دونوں ہی اُنہیں بہت ہی سلجھی ہوئی اور باوقار سی لگی تھیں۔۔۔سب کو ہی وہ بہت پسند آئی تھیں۔۔۔مگر وہیں سویرا کو حاعفہ کے حُسن کے قصیدے آگ لگا گئے تھے۔۔۔شمسہ بیگم اور زنیشہ کی نگاہوں میں حاعفہ کے لیے اتنی پسندیدگی دیکھ اُسے کچھ غلط ہونے کا الارم مل رہا تھا۔۔۔

"مجھے جلد از جلد آژمیر سے معافی مانگ کر۔۔۔واپس سے اُس کی زندگی میں جگہ بنانی ہو گی۔۔۔اِس سے پہلے کہ حاعفہ کا جادو آژمیر میران پر بھی چڑھ جائے۔۔۔جتنی معصوم یہ لڑکی بن رہی ہے۔۔۔۔ہے نہیں۔۔۔۔اِسے اپنے حُسن کا اچھے سے اندازہ ہے۔۔۔۔اور جس طرح یہ خاندان کے باقی لڑکوں کو لفٹ نہیں کروا رہی اُس سے صاف ظاہر ہے کہ یہ آژمیر پر ہی لٹو ہو گی۔۔۔۔مگر میں ایسا نہیں ہونے دوں گی۔۔۔۔"

سویرا دل ہی دل میں حاعفہ کے خلاف پلاننگ شروع کر چکی تھی۔۔۔اُسے حاعفہ سے خطرہ محسوس ہو رہا تھا۔۔۔وہ حاعفہ کو آژمیر سے دور ہی رکھنا چاہتی تھی۔۔۔

اس بات سے انجان کے آژمیر میران پر تو بہت پہلے ہی حاعفہ نور کا جادو چل چکا تھا۔۔۔اب اِن سب حد بندیوں کی ضرورت دونوں کے لیے نہیں تھی۔۔۔

@@@@@@@@@

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

آژمیر گاڑی کی سیٹ سے سر ٹکائے اپنے اندر اُٹھتے اضطراب پر قابو پانے کی کوشش کر رہا تھا۔۔۔جب گاڑی اچانک ایک جھٹکے سے رُکی تھی۔۔۔

"کیا ہوا فیصل۔۔۔۔؟؟"

آژمیر نے آنکھیں کھولتے ڈرائیور کے ساتھ فرنٹ سیٹ پر بیٹھے فیصل کو مخاطب کیا تھا۔۔۔

"سر وہ۔۔۔۔۔ملک زوہان۔۔۔۔۔"

فیصل نے سامنے اشارہ کرتے بات ادھوری چھوڑ دی تھی۔۔۔زوہان اپنی گاڑی اُن کی گاڑی کے بالکل سامنے کھڑی کرتے اُن کا راستہ روکتے اب گاڑی سے نکل آیا تھا۔۔۔

اُس کی یہ حرکت آژمیر کا دماغ گھما گئی تھی۔۔۔

گاڑی سے نکلتے وہ طیش کے عالم میں اُس کی جانب بڑھا تھا۔۔۔جو بڑے مزے سے گاڑی کے دروازے سے ٹیک لگائے اُس پر نگاہیں گاڑھے کھڑا تھا۔۔۔

"کیوں اپنی موت کے پیچھے ہاتھ دھو کر پڑے ہو۔۔۔۔میں اپنے ہاتھ گندے نہیں کرنا چاہتا۔۔۔"

آژمیر آگ اُگلتی نگاہوں سے اُسے گھورتے ہوئے بولا۔۔۔

"یا تو یہ کام کر کے اپنے ہاتھ گندے کر لو یا پھر میرا مجرم میرے حوالے کر کے مجھے میرے ہاتھ گندے کرنے دو۔۔۔"

زوہان آژمیر کی نسبت نارمل لہجے میں بولا تھا۔۔۔

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

اُس کا اشارہ ملح فیاض میران کی جانب تھا۔۔۔جو کومہ میں تھے اور آژمیر نے اُنہیں زوہان سے بچا کر کسی خفیہ جگہ پر رکھا ہوا تھا۔۔۔سیکیورٹی کے تحت گھر کے کسی بھی فرد کو اُن سے ملنے کی اجازت نہیں تھی سوائے آژمیر کے۔۔۔۔

زوہان کی آژمیر سے نفرت کرنے کی یہی وجہ تھی۔۔۔کہ آژمیر نے اُس کی ماں کے قاتل ملک فیاض کے پناہ دینے کے ساتھ ساتھ، اُن کے اِس جرم کے ہمراز میران پیلس کے باقی افراد کو بھی اپنی حفاظت میں رکھا ہوا تھا۔۔۔

یہ دشمنی یہاں سے شروع ہونے کے بعد باقی بہت سے واقعات کے ساتھ آہستہ آہستہ بڑھتی گئی تھی۔۔۔۔

اور اب آگے نجانے مزید کتنی تباہی خود میں سمیٹے کس موڑ تک پہنچنے والی تھی کوئی نہیں جانتا تھا۔۔۔۔

"میرے سامنے میرے باپ کے مجرم ہونے کا ثبوت پیش کرو۔۔۔میں تمہاری بات مان جاؤں گا۔۔۔۔"

آژمیر کا لہجہ ہنوز تھا۔۔۔

"میں نے اپنی آنکھوں سے اپنی ماں کو زندگی جلتے دیکھا ہے۔۔۔۔اِس سے بڑا ثبوت میرے لیے کوئی نہیں ہو سکتا۔۔۔۔"

یہ الفاظ ادا کرتے زوہان کی آنکھیں لہو رنگ ہوئی تھیں۔۔۔

"میں نہیں مانتا اِس ثبوت کو۔۔۔۔"

آژمیر اُس کی جانب سے نگاہیں پھیر چکا تھا۔۔۔۔

"اتنے ظالم مت بنو آژمیر میران۔۔۔۔کہیں ایسا نہ ہو زندگی تم سے بھی تمہاری کوئی قیمتی شے چھین لے۔۔۔اور میری طرح اُس پر رونے تڑپنے کے سوا کچھ نہ کر سکو۔۔۔"

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

زوہان کی بات پر حاعفہ کے چہرا آزمیر کی نگاہوں کے سامنے جھلملا گیا تھا۔۔۔اُس کے دل میں عجیب سی بے چینی گھل گئی تھی۔۔۔

"بد دعا دے رہے ہو مجھے۔۔۔۔؟؟؟؟"

آزمیر نے طنزیا نگاہوں سے اُس کی جانب دیکھا تھا۔۔۔۔

"نہیں۔۔۔۔صرف اتنا چاہتا ہوں کہ تمہیں میری اُس اذیت اور درد کا اندازہ ہو۔۔۔جس کی وجہ سے میں اتنے سالوں سے تڑپتا آرہا ہوں۔۔۔۔"

زوہان اُس پر ایک زخمی نگاہ ڈالتا گاڑی میں بیٹھتا وہاں سے نکل گیا تھا۔۔۔۔

آزمیر کتنی ہی دیر اُس جگہ پر کھڑا زوہان کی گاڑی کے پیچھے اُڑتی دھول کو دیکھتا رہا تھا۔۔۔۔

@@@@@@@@@@

کل زنیشہ کی مایوں تھی جس کے بعد لگاتار شادی کے باقی فنکشن شروع ہو جانے تھے۔۔۔۔جہاں گھر کے باقی تمام افراد زوہان اور زنیشہ کی شادی کو لے کر بہت زیادہ ایکسائیٹڈ تھے۔۔۔وہیں زنیشہ کی خوف کے مارے جان آدھی ہو چکی تھی۔۔۔

جب بھی آنے والے لمحوں کا سوچتی تھی تو اُس کی روح فنا ہونے لگتی تھی۔۔۔۔

حاعفہ بھی پوری طرح شمسہ بیگم اور گھر کی باقی خواتین کا کام میں ہاتھ بٹا رہی تھی۔۔۔جبکہ ماورا گھر ساری ینگ پارٹی کے ساتھ ہلا گلا کرنے میں مصروف تھی۔۔۔۔۔

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

حاعفہ جب سے یہاں آئی تھی اُس کے بعد سے آژمیر ایک بار بھی وہاں نہیں آیا تھا۔۔۔جہاں یہ بات حاعفہ کے لیے تسلی بخش تھی وہیں اُس کا دل اُس سے بغاوت کرتا آژمیر کی ایک جھلک دیکھنے کے لیے تڑپ رہا تھا۔۔۔مگر اُس ظالم شخص کو اپنی اِس پاگل دیوانی پر زرا برابر رحم نہیں آرہا تھا شاید۔۔۔۔

"بھابھی آژمیر نے کب تک آنا ہے۔۔۔کچھ بتایا اُس نے۔۔۔۔"

حمیرا بیگم کو اچانک آژمیر کا خیال آیا تھا۔۔۔کیونکہ خاندان کے تقریباً تمام لوگ ہی میران پیلس پہنچ چکے تھے سوائے آژمیر کے۔۔۔۔

آژمیر کے نام پر دوپٹے کی لیس ٹانکتی حاعفہ نے بے دھیانی میں سوئی اپنی انگلی میں گھسا دی تھی۔۔۔۔

اُن کے ہاں رواج تھا۔۔۔دلہن کی مہندی کا جوڑا خاص طور پر گھر کی خواتین اپنے ہاتھوں سے تیار کرتی تھیں۔۔۔اِس وقت وہ سب ڈرائنگ روم میں بیٹھیں اِسی کام میں مصروف تھیں۔۔۔

"کیا ہوا بیٹا آپ ٹھیک ہو؟؟؟"

حمیرا بیگم حاعفہ کی سسکاری پر فکرمندی سے بولی تھیں۔۔۔

"جج جی میں ٹھیک ہوں۔۔۔۔"

شمسہ بیگم کی جانب سے اُن کا جواب سننے کی منتظر حاعفہ نے جلدی سے جواب دیا تھا۔۔۔

"بالکل آژمیر کا اِس شادی کے تمام فنکشن میں ہونا بنتا بھی ہے۔۔۔آخر کو اُس کی لاڈلی بہن کی شادی ہے۔۔۔۔"

آمنہ بیگم نے بھی بیچ میں حصہ ڈالا تھا۔۔۔حاعفہ کو اِس وقت یہ تمام خواتین پہلے سے بھی زیادہ اچھی لگی تھیں۔۔۔

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

"ہاں میری آج صبح ہی بات ہوئی ہے آژمیر سے۔۔۔وہ آج یا کل تک پہنچ جائے گا۔۔۔زنیشہ کے کسی معاملے میں اُس نے کبھی کوتاہی نہیں کی۔۔۔اب اتنے اہم موڑ پر بھلا کیسے کر سکتا ہے۔۔۔"

شمسہ بیگم کے لہجے میں اپنے بیٹے کے لیے بے پناہ محبت تھی۔۔۔

"ہاں یہ تو سچ ہے۔۔۔اپنی زمہ داریاں کیسے نبھائی جاتی ہیں آژمیر سے بہتر کوئی نہیں جانتا ہو گا۔۔۔۔"

حمیرا بیگم بھی آژمیر کی تعریف کرتیں فخریہ لہجے میں بولی تھیں۔۔۔

آژمیر میران ہر معاملے میں اول نمبر پر تھا۔۔۔حاعفہ تو پہلے ہی اُس شخص کے عشق میں پاگل تھی۔۔۔یہ سب باتیں تو اُس کی دیوانگی میں مزید اضافہ کر رہی تھیں۔۔۔۔۔۔جبکہ آژمیر کی آمد کے خیال سے اُس کا دل ابھی سے ہی بُری طرح دھڑکنا شروع ہو چکا تھا۔۔۔

وہ سب اِسی طرح کام کے ساتھ ساتھ خوش گپیوں میں مصروف تھیں جب حاشر موبائل ہاتھ میں پکڑے گھبرایا ہوا سیڑھیوں سے نیچے اُترتا دیکھائی دیا تھا۔۔۔

"کیا ہوا حاشر۔۔۔؟؟؟"

سب سے پہلے شمسہ بیگم کی نظر ہی اُس پر پڑی تھی۔۔۔

"وہ۔۔۔وہ۔۔۔زوہان لالہ کی گاڑی پر حملہ ہوا ہے۔۔۔۔"

حاشر شدید پریشانی کے عالم میں بولتا دروازے میں کھڑی زنیشہ کی دھڑکنیں ساکت کر گیا تھا۔۔۔

"زوہان۔۔۔زوہان ٹھیک تو ہے نا۔۔۔؟؟؟"

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

یہ خبر باقی سب پر بھی قیامت بن کر ٹوٹی تھی۔۔۔

"اُن کے ڈرائیور کی ڈیتھ ہو گئی ہے۔۔۔۔اور زوہان لالہ۔۔۔۔"

حاشر کی پوری بات سننے سے پہلے ہی زنیشہ اپنے حواس کھوتے زمین بوس ہو گئی تھی۔۔۔۔۔

آژمیر فون کان سے لگائے ساکت بیٹھا تھا۔۔۔اُسے لگا تھا جیسے کسی نے اُس کے کانوں میں پگھلا ہوا سیسہ اُنڈیل دیا ہو۔۔۔ اُسے ابھی فیصل کی کال موصول ہوئی تھی۔۔۔۔جس کہ مطابق زوہان کی گاڑی پر ہوئی فائرنگ کے نتیجے میں۔۔۔اُس کے ڈرائیور اور گارڈ کے ساتھ ساتھ زوہان بھی جگہ پر دم توڑ چکا ہے۔۔۔۔

یہ کوئی خبر تھی یا قیامت برسی تھی اُس پر۔۔۔۔۔

"جلدی سے ہاسپٹل چلو۔۔۔۔گو فاسٹ۔۔۔"

آژمیر شدتِ ضبط سے چیخا تھا۔۔۔۔

ڈرائیور نے ایک سیکنڈ کی بھی دیر کیے گاڑی ہاسپٹل کے راستے پر موڑ دی تھی۔۔۔

اگر کوئی اِس وقت آژمیر کی لال آنکھیں دیکھ لیتا تو کبھی یقین نہ کر پاتا کہ اُسی ملک زوہان کے ساتھ اتنے سالوں سے وہ کیسی دشمنی نبھاتا آیا تھا۔۔۔۔

آژمیر کے لیے اِس وقت دنیا اندھیر ہو چکی تھی۔۔۔وہ پہلے اپنے باپ کو نہیں بچا پایا تھا۔۔۔

مگر اب اپنے بھائی کو اُسی مقام پر نہیں دیکھنا چاہتا تھا۔۔۔۔اِس ایک خبر پر اُس کی نفرت کہیں دور جا سوئی تھی۔۔۔

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

ہاسپٹل کے آگے گاڑی رُکتے ہی وہ باہر نکلتا تیز رفتاری سے اندر کی جانب بھاگا تھا۔۔۔اِرد گرد موجود گارڈز اور باقی لوگوں کی اُسے کوئی پرواہ نہیں تھی۔۔۔وہ بس اندھا دھند اندر بھاگ رہا تھا۔۔۔نرس کے بتانے پر وہ دائیں جانب موجود کوریڈور کی جانب بڑھا تھا۔۔۔جس طرف آئی سی یو تھا۔۔۔

"زوہان۔۔۔۔۔"

وہ اُونچی آواز میں چلایا تھا۔۔۔جب سامنے ہی خون آلود لباس میں ملبوس ڈاکٹر کے ساتھ پریشانی کے عالم میں بات کرتے زوہان نے اپنے نام کی اِس بے قراری بھری صدا پر پلٹ کر اُس کی جانب دیکھا تھا۔۔۔

اِس سے پہلے کہ وہ کچھ سمجھتا یا بولتا۔۔۔آژمیر آگے بڑھتا اُسے بغل گیر ہو چکا تھا۔۔۔زوہان کو کے گرد بازو پھیلائے وہ اُس کے صحیح سلامت ہونے کا یقین کر رہا تھا۔۔۔

ویسے ہی جیسے بچپن میں زوہان پر اپنے بڑے ہونے کا رعب جماتے آژمیر اُس کو پروٹیکٹ کیا کرتا تھا۔۔۔

زوہان کتنے ہی لمحے ہل بھی نہیں پایا تھا۔۔۔

"تم ٹھیک ہو؟؟؟"

آژمیر جو بُری خبر سن چکا تھا اُس کے بعد زوہان کو یوں سہی سلامت کھڑے دیکھنا اُس کے لیے کس قدر سکون کا باعث تھی وہ بیان نہیں کر سکتا تھا۔۔۔

"میں بالکل ٹھیک ہوں آژمیر۔۔۔۔۔"

زوہان آژمیر کا یہ رُوپ دیکھتا کافی دیر بعد دقتوں سے بول پایا تھا۔۔۔

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

زوہان کی آواز نے آژمیر کو فوراً حقیقت میں لا پٹخا تھا۔۔۔۔وہ ایک ہی جھٹکے میں پیچھے ہوا تھا۔۔۔زوہان یک ٹک اُسے ہی دیکھ رہا تھا۔۔۔۔

جبکہ اُسے زندہ سلامت وہاں موجود دیکھ آژمیر کی سانسیں بحال ہوئی تھیں۔۔۔

ابھی گزرے لمحوں میں جو کچھ ہوا تھا۔۔۔آژمیر کی اپنے لیے دلی کیفیت جو اُجاگر ہوئی تھی۔۔

اُس نے زوہان پر بھی گہرا نشان چھوڑ دیا تھا۔۔۔۔

دونوں اِس وقت ایک دوسرے کے آمنے سامنے کھڑے عجیب سی کیفیت کا شکار تھے۔۔۔۔۔

"سر وہ۔۔۔۔"

فیصل آژمیر کو غلط خبر پہنچانے پر شرمندہ سا اُس کے قریب آیا تھا۔۔۔مگر اس کے قریب آتے ہی آژمیر کا پڑنے والا تھپڑ فیصل کا منہ دوسری جانب پھیر گیا تھا۔۔۔

"سر آئم سوری۔۔۔۔"

فیصل کو اپنی غلطی کی سنگینی کا اندازہ تھا۔۔۔اُس نے بنا تصدیق کیے اتنی غلط خبر پہنچائی تھی۔۔۔۔جس پر وہ نادم سا سر جھکائے کھڑا تھا۔۔۔

"گیٹ لاسٹ۔۔۔۔۔"

آژمیر اتنے عرصے میں پہلی بار فیصل پر چلایا تھا۔۔۔

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

زوہان بنا کچھ بولے خاموشی سے کھڑا یہ سب دیکھ رہا تھا۔۔۔وہ اچھے سے سمجھ رہا تھا کہ آژمیر کے اس طرح غصے کرنے کی کیا وجہ تھی۔۔۔زوہان کے حوالے سے ایسی جھوٹی خبر کے ساتھ ساتھ، آژمیر کو زوہان پر اُس کے لیے اپنی فکر آشکار ہونا بھی کھل رہا تھا۔۔۔

جس کا غصہ وہ فیصل پر نکال رہا تھا۔۔۔

لمحے بھر کو ایک مسکراہٹ زوہان کے ہونٹوں پر اُبھری تھی۔۔۔مگر اگلے ہی لمحے معدوم بھی ہو چکی تھی۔۔۔

"مجھ پر حملہ کروایا ہے اکرام حنیف نے۔۔۔شادی کی تاریخ طے ہونے کے بعد سے وہ دھمکیاں دے رہا تھا۔۔۔اور آج اُس پر عمل پیرا ہو کر اپنی دردناک موت کو مزید یقینی بنا دیا ہے۔۔۔میریلے ڈرائیور کی ڈیتھ ہو چکی ہے۔۔۔اور گارڈ کی کنڈیشن کافی سیریس ہے۔۔۔۔"

زوہان نے رُخ موڑے آژمیر کو ساری حقیقت بتا دی تھی۔۔۔اتنے سالوں میں پہلی بار وہ دونوں اِس طرح نارمل انداز میں بات کر رہے تھے۔۔۔جسے دیکھ اُن کے ارد گرد کھڑے اُن کے خاص آدمی فیصل اور حاکم تقریباً گومہ میں جا چکے تھے۔۔۔۔

کیونکہ اُن کے لیے یہ بات معجزے سے کم نہیں تھی۔۔۔اگر زنیشہ یہ سب دیکھتی تو خوشی سے پاگل ہو اُٹھتی۔۔۔۔

مگر یہ بھی ایک حقیقت تھی کہ درمیان میں چاہے جتنی دشمنی سہی وہ دونوں بھائی تھے۔۔۔۔کوشش کے باوجود بھی ایک دوسرے کو تکلیف میں دیکھ خود کو روک نہیں پاتے تھے۔۔۔

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

اکرام حنیف کے نام پر آژمیر نے غصے سے مُٹھیاں بھینچ لی تھیں۔۔۔اب اِس شخص کو سبق سیکھانے کا وقت آ گیا تھا۔۔۔۔

آژمیر یہاں صرف زوہان کی خاطر آیا تھا۔۔۔اُسے اپنی آنکھوں سے سہی سلامت دیکھ وہ بنا مزید کوئی بات کیے واپس پلٹ گیا تھا۔۔۔زوہان کی نظروں نے اُس کے منظر سے اوجھل ہوتے تک اُس کا پیچھا کیا تھا۔۔۔۔

وہ چند پل کے لیے آژمیر کے حوالے سے نرم پڑا تھا۔۔۔مگر اپنے بھیانک ماضی کا خیال آتے ہی اُس کے نقوش سختی سے تن گئے تھے۔۔۔

یہ وہی شخص تھا جو اُس کی ماں کے قاتل کو پناہ دیئے ہوئے تھا۔۔وہ بھلا اِس انسان کے سامنے کیسے نرم پڑ سکتا تھا۔۔۔جو اُس کی تکلیف دیکھنے کے باوجود اُس کے آگے ہار ماننے کو تیار نہیں تھا۔۔۔

ڈاکٹر نے آکر زوہان کو گارڈ کے خطرے سے باہر ہونے کا بتایا تھا۔۔۔اُس کے ڈرائیور کی ڈیڈ باڈی اُس کے گھر میں پہنچا دی گئی تھی۔۔۔زوہان لہو رنگ آنکھیں لیے وہاں سے نکل گیا تھا۔۔۔

چاہے جو بھی ہوتا۔۔۔خسارہ ہمیشہ اُسی کی قسمت میں لکھا ہوتا تھا۔۔۔۔

وہ ہر شے پر سمجھوتا کر سکتا تھا۔۔۔چاہے اُس سے سب کچھ چھین لیا جاتا وہ رہ لیتا۔۔۔مگر زنیشہ میران کے بغیر وہ نہیں رہ سکتا تھا اب۔۔۔اور نہ کسی کو اِتنی پاور دینے والا تھا کہ کوئی اُس سے زنیشہ میران کو چھینتا۔۔۔

@@@@@@@@@@

"میری جان ابھی آژمیر سے بات ہوئی میری۔۔۔زوہان بالکل ٹھیک ہے۔۔۔"

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

زنیشہ نے ہوش میں آتے ہی زوہان کو پکارنا شروع کر دیا تھا۔۔۔اُس کی زوہان کے لیے ایسی دیوانگی دیکھ وہاں موجود گھر کے سبھی افراد حیران ہونے کے ساتھ ساتھ پریشان بھی ہوئے تھے۔۔۔

زنیشہ اِس قدر چاہتی تھی زوہان کو کسی کو بھی اندازہ نہیں تھا۔۔۔

وہ کسی کے بھی بتانے پر یقین نہیں کر رہی تھی۔۔۔وہ زوہان سے ملنا اور اپنی آنکھوں سے اُسے دیکھنا چاہتی تھی۔۔۔

زوہان کو کال کرنے کے لیے اُس نے سائیڈ ٹیبل پر رکھا اپنا موبائل اُٹھایا تھا۔۔۔وہاں حاکم کی جانب سے موصول ہوا نوٹیفیکیشن دیکھ۔۔۔ایک سیکنڈ کی بھی دیر کیے زنیشہ نے وہ اوپن کیا تھا۔۔۔جہاں جگمگاتی تصویر اُس کو بھیگی آنکھوں کے ساتھ مسکرانے پر مجبور کر گئی تھی۔۔۔

"کیا ہوا زنیشہ تم ٹھیک ہو؟؟؟"

فریحہ اُسے اچانک روتے سے مسکراتا دیکھ فکر مندی سے بولی تھی۔۔۔۔

باقی سب نے بھی حیرت بھری نظروں سے زنیشہ کو دیکھا تھا۔۔۔جس پر زنیشہ نے مسکراتے موبائل کی سکرین اُن سب کی جانب موڑ دی تھی۔۔۔جہاں حاکم نے اُن دونوں کا گلے لگنے والا لمحہ قید کر کے زنیشہ کو سینڈ کیا ہوا تھا۔

"مطلب اِن دونوں کی صلح ہو گئی۔۔۔؟؟؟"

حمیرا بیگم خوشی سے بول بھی نہیں پائی تھیں۔۔۔

"صلح نہیں ہوئی۔۔۔۔یہ صرف اتنی دیر کے لیے ہی تھا۔۔۔"

کمرے میں داخل ہوتے حاشر نے سب کی خوش فہمی پر پانی پھیر دیا تھا۔۔۔

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

"کوئی بات نہیں۔۔۔اگر اتنی تبدیلی آئی ہے۔۔۔تو میرا پروردگار اِن دونوں کے دل ایک دوسرے کے لیے مزید نرم بھی کر دے گا۔۔۔۔"

شمسہ بیگم پر اُمید لہجے میں بولتیں باقی سب کا بھی حوصلہ بڑھا گئی تھیں۔۔۔

موبائل سکرین سینے سے لگاتے زنیشہ نے آسودگی سے آنکھیں موند لی تھیں۔۔۔اب وہ اِن دونوں کو قریب لا کر ہی سکون سے بیٹھنے والی تھی۔۔۔

@@@@@@@@@@

زنیشہ کو مایوں بیٹھا دیا گیا تھا۔۔۔وہ ایک بار زوہان سے ملنا چاہتی تھی۔۔ مگر گھر میں شادی کا جو ماحول بنا ہوا تھا۔۔۔اُس کے بعد تو زوہان سے ملنا ویسے ہی اُس کے لیے مشکل ہو گیا تھا۔۔۔۔

نجانے کتنی بار وہ اُسے کال کر چکی تھی۔۔۔جو وہ کھڑوس شخص اٹینڈ کرنے کا نام ہی نہیں لے رہا تھا۔۔۔

باقی سب لڑکیاں بھی اِس وقت پوری تیاری کے ساتھ اُس کے کمرے میں موجود تھیں۔۔۔نیچے فنکشن کی ارینجمنٹ کی جا چکی تھیں۔۔۔یہ فنکشن خاص طور پر عورتوں کا تھا اِس لیے مرد حضرات اپنی الگ محفل سجائے باہر لان میں تشریف فرما تھے۔۔۔

"صدف پلیز میری ہیلپ کر دو۔۔۔میں اِن میں سے کونسے ائیر نگز پہنوں۔۔۔کونسے والے سوٹ کریں گے مجھے۔۔۔۔ اور آژمیر کو مجھ پر اچھے بھی لگیں گے۔۔۔۔"

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

زنیشہ کے روم میں داخل ہوتی حاعفہ کے کانوں میں سویرا کا جملہ پڑتا اُسے بے چین کر گیا تھا۔۔۔وہ جب سے آئی تھی۔۔۔ اِس لڑکی کے منہ سے ہر وقت آژمیر کا نام سن کر بہت خوفزدہ ہو چکی تھی۔۔۔اگر آژمیر بھی اِسے ایسے ہی چاہتا ہوا تو؟؟؟؟

اِس سے آگے وہ کچھ سوچ بھی نہیں پاتی تھی۔۔۔۔

حاعفہ نے ایک نظر لہنگے میں ملبوس سویرا پر ڈالی تھی۔۔۔جو فل میک اپ اور پھولوں کا زیور پہنے تمام ہتھیاروں سے لیس کافی خوبصورت لگ رہی تھی۔۔۔

حاعفہ سب کے فورس کرنے کے باوجود نہایت ہی سادہ لباس میں ملبوس لپسٹک تک سے عاری تھی۔۔۔

اُس کی آژمیر سے سامنے کرنے کے خیال سے ہی جان نکل رہی تھی۔۔۔تیار ہو کر وہ اُس کے غصے کو مزید ہوا نہیں دینا چاہتی تھی۔۔۔۔

زنیشہ اور اُس کے ساتھ بیٹھی ماورا نے ایک نارضگی بھری نظر حاعفہ کے حلیے پر ڈالی تھی۔۔۔

"حاعفہ میں آپ سے بالکل بھی بات نہیں کرنے والی اب۔۔۔۔۔۔۔آپ نے بالکل بھی ٹھیک نہیں کیا۔۔۔۔"

زنیشہ کی بات پر اپنی سوچوں سے نکلتے حاعفہ اُس کی جانب متوجہ ہوئی تھی۔۔۔۔

"کک۔۔۔کیوں کیا ہوا؟؟؟؟"

حاعفہ ایک دم گھبرا گئی تھی۔۔۔

"آپ جو میرے ساتھ یہ سوتیلوں والا سلوک کر رہی ہیں اُس کے لیے۔۔۔۔"

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

زنیشہ کی بات کا مطلب سمجھتی حاعفہ مسکرادی تھی۔۔۔

"آج میری طبیعت ٹھیک نہیں ہے۔۔۔پر آئی پرامس کل ضرور تیار ہونگی جیسا تم چاہو گی۔۔۔۔"

حاعفہ اُس کا ہاتھ تھامے نرمی سے مسکرائی تھی۔۔۔

مگر زنیشہ اُس کا کوئی ایکسکیوز سننے کو تیار نہیں تھی۔۔۔

پہلے دن سے ہی زنیشہ کو دھیمے مزاج کی نرم خو سی حاعفہ بہت پسند آئی تھی۔۔۔وہ اپنے باپ کی اتنی زیادتیوں کے باوجود میران پیلس کے افراد کے لیے دل میں بے پناہ محبت رکھتی تھی۔۔۔وہ سب کا بہت اچھے سے خیال رکھ رہی تھی۔۔۔۔

زنیشہ کو وہ آژمیر کے لیے بہت زیادہ پسند آئی تھی۔۔۔مگر وہ ابھی اپنی اِس خواہش کا اظہار کسی کے آگے بھی نہیں کر سکتی تھی۔۔۔۔

"آپی۔۔۔یہ کیا کر رہی ہیں آپ؟؟؟۔۔۔اپنا ہی شوہر ٹرے میں سجا کر کسی اور کے آگے پیش کر رہی ہیں۔۔۔۔دیکھیں زرا اِس چڑیل کو کیسے آپ کے شوہر کے لیے سج سنور کر اُچھلتی پھر رہی ہے۔۔۔اور آپ ہیں۔۔۔جو اِس بات کا قانونی اور شرعی حق رکھتی ہیں۔۔۔وہ ایسا کچھ نہیں کر رہیں۔۔۔کیا آپ چاہتی ہیں کہ آژمیر بھائی آپ کی جانب سے پوری طرح منہ موڑ کر اِس لڑکی کی جانب متوجہ ہو جائیں۔۔۔۔"

زنیشہ کو اندر آتی شمسہ بیگم کی جانب متوجہ ہوتا دیکھ ماورا نے حاعفہ کو آڑے ہاتھوں لیا تھا۔۔۔

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

"ماورا جیسا تم سمجھ رہی ہو سب کچھ اُتنا آسان نہیں ہے۔۔۔۔ آژمیر مجھ سے نفرت کرتے ہیں۔۔۔ جو کچھ میں اُن کے ساتھ کر چکی ہوں اُس کے بعد میری شکل دیکھنا بھی پسند نہیں کرتے وہ۔۔۔۔ اور تم چاہتی ہو۔۔۔ میں تیار ہو کر اُن کے سامنے جاؤں۔۔۔ تاکہ اُن کا غصہ مزید بھڑک اُٹھے۔۔۔۔"

حاعفہ نے اپنے اندر کا خوف ماورا کے سامنے بیان کر دیا تھا۔۔۔۔

"اُف اوہ آپی۔۔۔۔ آپ ہمیشہ ایکسٹرا کیوں سوچتی ہیں؟؟ ہمیشہ میں نے آپ کی بات مانی ہے۔۔۔۔ پلیز آج میری سن لیں۔۔۔۔ ایک بار سوچیں ذرا۔۔۔ جو شخص آپ کے سادگی بھرے حلیے پر فدا ہوا ہے۔۔۔۔ وہ آپ کا وہ ہوشربا حُسن دیکھ کر اپنا غصہ کیسے برقرار رکھ پائے گا۔۔۔۔ پلیز ایک بار مان لیں نا میری۔۔۔۔"

ماورا بضد ہوئی تھی۔۔۔

"ماورا۔۔۔۔۔ تم نہیں جانتی اُنہیں۔۔۔۔ اُن کا غصہ بہت غضب ناک ہوتا ہے۔۔۔۔۔"

حاعفہ گزری ملاقاتیں یاد کرتی کپکپاتے لہجے میں بولی تھی۔۔۔

"دی گریٹ حاعفہ نور کو اپنے شوہر نامدار سے اِس طرح خوفزدہ ہوتے اور اُن کے ذکر پر لرزتے کانپتے دیکھ بہت اچھا لگا۔۔۔ مگر میری مان لیں۔۔ مزید اچھا ہو گا۔۔۔۔ کیوں تائی جان۔۔۔ حاعفہ آپی کو بھی باقی سب کی طرح تیار ہونا چاہیے نا۔۔۔۔ آپ کہیں نا اِن سے میری تو سن ہی نہیں رہی ہیں۔۔۔۔"

ماورا اُسے چھیڑنے کے ساتھ ساتھ شمسہ بیگم کو بھی اپنی جانب متوجہ کر چکی تھیں۔۔۔

"ارے حاعفہ بیٹا آپ تیار کیوں نہیں ہوئیں ابھی تک؟؟... نیچے فنکشن شروع ہونے والا ہے۔۔۔"

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

شمسہ بیگم حاعفہ کی اِس تیاری کو کسی خاطر میں لائے بغیر بیوٹیشن کی جانب اشارہ کر چکی تھیں۔۔۔اُنہوں نے گھر کی باقی لڑکیوں کے ساتھ حاعفہ اور ماورا کے بھی ڈریسز تیار کروائے تھے۔۔۔۔

حاعفہ کے نہ نہ کرنے کے باوجود۔۔۔اُس کو اُن تینوں خواتین نے مل کر تیار کیا تھا۔۔۔

اورنج اور ریڈ کمبینیشن کی شارٹ چولی اور زمین کو چھوتا ملٹی شیڈڈ لہنگا پہنے وہ نازک سی گڑیا جیسی بے پناہ حسین لگ رہی تھی۔۔۔

پھولوں کے زیور اور ماتھا پٹی لگائے۔۔۔مایوں کے لائٹ میک اپ میں۔۔۔۔اپنے گھنے بالوں کو کرل کر کے کھلا چھوڑ رکھا تھا۔۔۔دونوں کلائیاں گجرے اور کانچ کی ریڈ چوڑیوں سے سجی ایک الگ ہی بہار پیش کر رہی تھیں۔۔۔

ماورا کے بہت اصرار کے باوجود بھی اُس نے نیٹ کا پیلا دوپٹہ سر پر لے لیا تھا جو اُس کا ہوشربا حُسن چھپانے میں پوری طرح ناکام تھا۔۔۔

حاعفہ اب پورا ارادہ کر چکی تھی۔۔۔کہ آژمیر کے آتے ہی وہ اپنے کمرے میں چھپ جائے گی۔۔۔۔وہ اُس کا موڈ خراب نہیں کرنا چاہتی تھی۔۔۔۔

@@@@@@@@@@

"حاعفہ بیٹا۔۔۔زرا یہ میٹھائی کی ٹوکری تو وہاں ٹیبل پر رکھ آئیں۔۔۔۔"

مایوں کا فنکشن شروع ہو چکا تھا۔۔۔پھولوں سے سجے جھولے پر پیلو لہنگے میں مایوں کی دلہن بنی زنیشہ نظر لگ جانے کی حد تک پیاری لگ رہی تھی۔۔۔موتیوں کے پھولوں سے بالوں کی خوشبوئیں بکھیرتی چٹیا گوندھ کر آگے ایک طرف

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

ڈالے۔۔۔چہرے پر شرمیلی مسکان اور آنکھوں میں اُس ستمگر کا احساس لیے وہ نظر لگ جانے کی حد تک پیاری لگ رہی تھی۔۔۔اُس پر بہت رُوپ آیا تھا۔۔۔۔شمسہ بیگم نجانے کتنی بار اُس کی نظر اُتار چکی تھیں۔۔۔

"ویسے زوہان بھائی کا بھی حق بنتا ہے تمہیں اِس رُوپ میں دیکھنے کا۔۔۔مایوں کی ہی سہی مگر دلہن تو اُن کی ہی ہو نا۔۔۔"

ماورا زنیشہ کی کیفیت سے حظ اُٹھاتے شرارتی لہجے میں بولی۔۔۔

"خبر دار ایسا کچھ سوچا بھی تو۔۔۔۔"

زنیشہ اُسے تیز نگاہوں سے گھورتے ہوئے بولی۔۔۔

وہ کچھ دنوں میں ہی ماورا کے شوخ و شریر مزاج سے واقف ہو چکی تھی۔۔۔

"ہاہاہاہا۔۔۔۔آپ دونوں کا کچھ نہیں ہو سکتا۔۔۔آپ دونوں تو ایسے ڈرتی ہو اپنے شوہروں سے جیسے وہ انسان نہیں بلکہ خون پینے والے جانور ہیں۔۔۔"

ماورا زنیشہ کے پاس سے اُٹھتی دائیں جانب کھڑی حاعفہ سے مخاطب ہوئی تھی۔۔۔

"خبر دار۔۔۔اُن کے بارے آئندہ ایسا کوئی فضول استعمال کیا تو۔۔۔"

آژمیر کو اتنا غلط بولے جانے پر حاعفہ بھڑکی تھی۔۔۔جس کے جواب میں ماورا اپنی ہنسی نہیں روک پائی تھی۔۔۔

"اور دونوں دیوانی بھی ہو۔۔۔"

ماورا اُسے مزید چڑھاتی وہاں سے کھسک گئی تھی۔۔۔

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

حاعفہ بے چینی سے اِدھر اُدھر دیکھتی ایک کونے میں آن کھڑی ہوئی تھی۔۔۔ آژمیر ابھی تھوڑی دیر میں پہنچنے والا تھا۔۔۔ جس کے ساتھ ہی لمحہ بالمحہ حاعفہ کی دھڑکنیں بھی رفتار پکڑ رہی تھیں۔۔۔

"حاعفہ بیٹا۔۔۔۔"

اُس نے ہال سے فرار ہونے کا سوچا ہی تھا۔۔۔ جب حمیرا بیگم کی پکار اُس کے قدم وہیں روک گئی تھی۔۔۔

"حاعفہ بیٹا یہ میٹھائی تو وہاں زنیشہ کے پاس ٹیبل پر رکھ دیں۔۔۔ اور ساتھ ہی وہاں پڑے پھول بھی ٹھیک کر دیجیے گا۔۔۔۔ "

حمیرا بیگم کے ہاتھ سے ٹوکری پکڑتے ناچار اُسے اُس طرف جانا پڑا تھا۔۔۔

حاعفہ ابھی ٹوکری رکھنے کے لیے جھکی ہی تھی۔۔۔ جب اُس کے کانوں میں پڑتی حاشر کی چہکتی آواز اُس کے ہوش اُڑا گئی تھی۔۔۔

"آژمیر لالہ آ گئے ہیں۔۔۔۔"

حاعفہ ٹیبل پر جھکی اُسی پوزیشن میں اپنی جگہ جم سی گئی تھی۔۔۔ اُسے اپنے دل کی دھڑکنیں ڈھولک پر بجتے گانوں سے زیادہ اونچی سنائی دینے لگی تھیں۔۔۔

کیونکہ آژمیر قاسم صاحب کے ساتھ وہاں ہال میں داخل ہو چکا تھا۔۔۔ اب فرار کا کوئی راستہ نہیں بچا تھا حاعفہ کے پاس۔۔۔۔

"کیسی ہے میری گڑیا؟؟؟؟"

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

نہایت قریب سے سنائی دیتی آژمیر کی گھمبیر بھاری آواز اُس کی حالت غیر کر گئی تھی۔۔۔ مٹھائی کی ٹوکری چھوٹ کر ٹیبل پر جا گری تھی۔۔۔۔

"لالہ۔۔۔۔ آپ آ گئے۔۔۔۔"

آژمیر کو اپنے سارے ضروری کام پسِ پشت ڈال کر صرف اپنی خاطر وہاں آتا دیکھ زنیشہ خوشی سے کھل اُٹھی تھی۔۔۔ اُس کے سینے سے لگتے زنیشہ کے چہرے پر سکون پھیل گیا تھا۔۔۔ یہ دو لوگ اُس کی زندگی کا حاصل تھے۔۔۔ وہ یہ جان کر بے پناہ خوش تھی کہ اِن دونوں کے دل میں بھی ایک دوسرے کے لیے نفرت نہیں تھی۔۔۔ وہ دونوں بھی ایک دوسرے سے بے پناہ محبت کرتے تھے۔۔۔۔

بس اُس احساس کو خود ساختہ نفرت کے منہ کھوٹے کے نیچے چھپا رکھا تھا۔۔۔

"ماشاءاللہ میری گڑیا بہت پیاری لگ رہی ہے۔۔۔۔"

آژمیر زنیشہ کو بازو کے حلقے میں لیے کھڑا تھا۔۔۔ اُس کی نظر ابھی تک ٹیبل پر جھکی حاعفہ پر نہیں پڑ سکی تھی۔۔۔۔ جو اپنے گرد پھیلی اُس کی خوشبو اپنی سانسوں میں اُترتی محسوس کر رہی تھی۔۔۔۔

"آژمیر میری بیٹیوں سے نہیں ملو گے۔۔۔۔؟؟؟"

حمیرا بیگم کہ نظر ماورا پر پڑی تھی جو زنیشہ کے ساتھ کھڑی حسرت بھری نظروں سے بھائی بہن کے اِس پیارے رشتے کو دیکھ رہی تھی۔۔۔۔

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

حمیرا بیگم کے دل کو کچھ ہوا تھا۔۔۔وہ ماورا کو بازو کے حلقے میں لیے آژمیر کے مقابل آن کھڑی ہوئی تھیں۔۔۔

"یہ ماورا میری چھوٹی بیٹی۔۔۔۔"

حمیرا بیگم جس اپنائیت سے ماورا کا تعارف کروا رہی تھیں۔۔۔آژمیر اُن کی اعلی ظرفی سے بہت متاثر ہوا تھا۔۔۔

"السلام وعلیکم ۔۔۔۔"

آژمیر کو اُسی طرح خاموش کھڑا دیکھ ماورا نے پہل کی تھی۔۔۔اُسے محسوس ہوا تھا شاید حاعفہ کی وجہ سے آژمیر اُس سے بھی بات کرنا پسند نہ کرے۔۔۔

"وعلیکم اسلام ! آپ کو اپنی اصل جگہ پر دیکھ کر بہت اچھا لگا۔۔۔۔"

آژمیر سنجیدگی سے بولا تھا۔۔۔۔

"شکریہ۔۔۔۔"

آژمیر کے اتنے اچھے سے بات کرنے پر ماورا کھل اُٹھی تھی۔۔۔

کیا میں آپ کو لالہ کہہ سکتی ہوں؟؟؟"

آژمیر کے الفاظ پر اُس کی ہمت بندھی تھی۔۔۔آژمیر کی رعب دار شخصیت دیکھ وہ اچھے سے حاعفہ کے خوف اور گھبراہٹ کی وجہ سمجھ گئی تھی۔۔۔۔

حاعفہ دوپٹہ کا پلو چہرے کے آگے ٹھیک کرتی خاموشی سے وہاں سے کھسکنے کا ارادہ کرتے مُڑی تھی۔۔۔

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

"جی کہہ سکتی ہیں۔۔۔۔ آپ بھی میرے لیے زنیشہ کی طرح ہیں۔۔۔ کبھی بھی کوئی بھی پرابلم ہو آپ مجھ سے شیئر کر سکتی ہیں۔۔۔۔"

آژمیر کو یہ نروس سی معصوم لڑکی بہت اچھی لگی تھی۔۔۔ جو بالکل زنیشہ کی طرح اُس کے سامنے کچھ کہنے نہ کہنے کی کشمکش میں مبتلا کھڑی تھی۔۔۔

آژمیر اُس کی کیفیت سمجھتا اُس کی ہمت بڑھا گیا تھا۔۔۔۔

"تھینکیو سو مچ لالہ۔۔۔۔ آپ میری سوچ سے بھی زیادہ اچھے ہیں۔۔۔۔"

ماورا کو یہ سامنے کھڑا پرکشش پرسنیلٹی کا شخص اپنی پیاری بہن کے لیے بالکل پرفیکٹ لگا تھا۔۔۔۔

"ارے حاعفہ بیٹا کہاں جا رہی ہو۔۔۔؟؟؟ آژمیر سے نہیں ملو گی؟؟؟ یہاں آؤ".....

شمسہ بیگم وہاں سے رُخ موڑے جاتی حاعفہ کو دیکھ پکار بیٹھی تھیں۔۔۔

جہاں حاعفہ کے قدم زمین میں جکڑے گئے تھے۔۔۔ وہیں آژمیر کی نگاہیں بھی بے اختیار اُس کی جانب اُٹھی تھیں۔۔۔۔

رُخ موڑے کھڑی اُس سجی سنوری دوشیزہ کو دیکھ آژمیر یہاں سے بھی اُس کی کپکپاہٹ کا اندازہ لگا سکتا تھا۔۔۔

حاعفہ دوپٹہ مٹھیوں میں جکڑے دھک دھک کرتے دل کے ساتھ پلٹی تھی۔۔۔

"اماں سائیں مجھے ابھی آپ لوگ اپنا فنکشن انجوائے کریں۔۔۔۔ باقی باتیں بعد میں ہو نگی۔۔۔۔"

آژمیر اپنی جانب پلٹتی حاعفہ پر ایک نگاہِ غلط بھی ڈالے بغیر وہاں سے ہٹ گیا تھا۔۔۔

زنیشہ نے خفگی بھری نظروں سے دور جاتے بھائی کو دیکھا تھا۔۔۔ جو کبھی کبھار یوں ہی روڈ ہو جاتا تھا۔۔۔

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

باقی سب بھی شرمندہ سی ہو گئی تھیں۔۔۔

"حاعفہ بیٹا وہ آژمیر۔۔۔۔۔"

شمسہ بیگم نے کچھ کہنا چاہا تھا۔۔۔

"تائی جان کوئی بات نہیں۔۔۔۔"

حاعفہ بمشکل مسکرا کر اُنہیں جواب دیتی وہاں سے جلدی سے نکل آئی تھی۔۔ کیونکہ کچھ منہ زور آنسو اُس کی پلکوں کی باڑ توڑ کر باہر آ گرے تھے۔۔۔

آژمیر کا اِس طرح صاف نظر انداز کرنا حاعفہ کی تکلیف میں مزید اضافہ کر گیا تھا۔۔۔ جس کے لیے اُس نے اپنا یہ رُوپ سجایا تھا۔۔۔ اُس کے لیے وہ کسی قابل ہی نہیں تھی۔۔۔۔۔۔

@@@@@@@@@@

زوہان اپنے سامنے لیپ ٹاپ کھولے۔۔۔۔ اپنے لندن والے کلائنٹ سے ویڈیو ڈسکشن میں بہت امپورٹنٹ ٹاپک پر پورے انہماک سے میٹنگ کرنے میں مصروف تھا۔۔۔۔ جب سائیڈ ٹیبل پر رکھے اُس کے موبائل پر ایک خاص رنگ ٹون بجی تھی۔۔۔۔

جو اُس نے خاص طور پر زنیشہ کی کال اور میسیجز کے لیے مختص کر رکھی تھی۔۔۔۔

اِس وقت بھی میٹنگ میں ہونے کے باوجود وہ موبائل اُٹھاتا وہ میسج نوٹیفیکیشن اوپن کر گیا تھا۔۔۔۔ مگر سکرین پر اُبھرتی تصویر دیکھ وہ کتنے ہی لمحے نظریں پھیرنے کے قابل نہیں رہا تھا۔۔۔

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

یلو رنگ کے لہنگے میں پھولوں کے زیور سے سجی وہ حسین پری کوئی اور نہیں بلکہ اُس کی زنیشہ میران تھی۔۔۔۔اُس سے ناراضگی کے باوجود زوہان اُس کو کسی قیمت پر نظر انداز نہیں کر پایا تھا۔۔۔

جبکہ سامنے لیپ ٹاپ کی سکرین پر کچھ امپورٹنٹ پوائنٹ ڈسکس کرتا مسٹر ڈیویڈ اُسے بلا بلا کر تھک گیا تھا مگر زوہان کے لیے تو جیسے وہ تصویر اِس کڑوروں کی ڈیل سے کہیں زیادہ قیمتی تھی۔۔۔

اور اُوپر سے یہ تصویر اُسے زنیشہ نے خود اپنے موبائل سے سینڈ کی تھی۔۔۔

"مسٹر زوہان آر یو او کے۔۔۔۔؟؟؟؟"

مسٹر ڈیویڈ بچارہ اُسے پکار پکار کر آخر میں مایوسی بھرے لہجے میں اُسے پکارتے ہوئے بولا تھا۔۔۔

"اوہ آئم سوری مسٹر ڈیویڈ۔۔۔۔پلیز کانٹینیو۔۔۔۔"

زوہان کو اچانک ہوش آیا تھا۔۔۔

اُس کے اتنی دیر بعد جا کر رسپانس کرنے پر مسٹر ڈیویڈ نے بھی شکر ادا کیا تھا۔۔۔

لیکن اُس کے بعد زوہان کو شش کے باوجود پوری میٹنگ میں ایک بار بھی ٹھیک سے دھیان نہیں دے پایا تھا۔۔۔

اور میٹنگ انتہائی بُری رہی تھی۔۔۔

مگر زوہان کو اِس کی پرواہ نہیں تھی۔۔۔

لیپ ٹاپ بند کرتے اُس نے فلحال کے لیے ساری ناراضگی پس پشت ڈالتے زنیشہ کا نمبر ڈائل کیا تھا۔۔۔

یہ ایک چھوٹی سی بات ہی اُس کا دل نرم کرنے کی وجہ ثابت ہوئی تھی کہ زنیشہ نے خود اُسے اپنی تصویر سینڈ کی ہے۔۔۔

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

@@@@@@@@@@

"آپی آپ یہاں ہیں اور میں کب سے آپکو ہال میں ڈھونڈ رہی تھی۔۔۔۔"

ماورا حاعفہ کو سیڑھیوں کی جانب بڑھتا دیکھ اُس کے قریب آئی تھی۔۔۔۔

"ہاں میرے سر میں بہت درد ہو رہا ہے۔۔۔ میں ریسٹ کرنے اپنے روم میں جا رہی ہوں۔۔۔"

حاعفہ اُس سے اپنے آنسو چھپاتے رُخ موڑے بولی۔۔۔

"آپی آپ اتنی جلدی ہمت کیسے ہار سکتی ہیں۔۔۔؟؟؟ مجھے بابا نے بتایا ہے کہ آژمیر لالہ کی سپورٹ کی وجہ سے ہی ہمیں اِس گھر میں سب نے قبول کیا ہے۔۔۔۔ تو اِس کا مطلب یہی ہوا نا کہ آژمیر لالہ بھی آپ کو یہاں دیکھنا چاہتے ہیں۔۔۔"

ماورا اُس کی بھیگی آنکھیں دیکھ چکی تھی۔۔۔

"میں نے ہار نہیں مانی ماورا۔۔۔۔۔ اور نہ کبھی زندگی میں آژمیر کے حوالے سے ہار مانوں گی۔۔۔۔ مجھے لگتا ہے میں محبت کی دہلیز پار کر کے اُن سے عشق کی پہلی سیڑھی پر قدم رکھ چکی ہوں۔۔۔ اُن کے لیے میری چاہت دیوانگی کی حدوں کو چھو چکی ہے۔۔۔۔ اور میں یہ بھی جانتی ہوں کہ جو کچھ میں اُن کے ساتھ کر چکی ہوں۔۔۔ اُس کے بعد میں اُن کے اِس سے بھی کہیں زیادہ بُرے رویہ کی مستحق ہوں۔۔۔۔۔ اُن کی عزت میری نگاہوں میں مزید بڑھ چکی ہے۔۔۔ آژمیر میران جیسا انسان قسمت والوں کو ملتا ہے۔۔۔۔ اور میں اپنے آپ کو دنیا کی سب سے خوش قسمت لڑکی تصور کرتی ہوں۔۔۔۔

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

مگر ماورا نجانے کیوں دل کو عجیب سا دھڑکا لگا ہوا ہے۔۔۔۔ میں آژمیر کو پانے سے پہلے ہی کھو دینے سے ڈرتی ہوں۔۔۔ مجھے لگتا ہے وہ مجھ سے دور ہو جائیں گے۔۔۔۔ اور اگر ایسا ہوا تو میں زندہ نہیں رہ پاؤں گی۔۔۔۔۔ مر جاؤں گی اُن کے بغیر میں۔۔۔۔۔"

حاعفہ آنسوؤں کے درمیان بولتی ماورا کا دل بھی دکھ سے بھر گئی تھی۔۔۔۔ نجانے وہ دن کب آنے والا تھا جب اُس کی بہن کی دکھوں بھری زندگی خوشیوں میں بدلے گی۔۔۔

"چچ چچ چچ۔۔۔۔ بچاری حاعفہ۔۔۔۔۔ میری دیکھا دیکھی آژمیر کے لیے تیار ہوئی تھی تم۔۔۔۔ اور اُنہوں نے تم پر ایک نگاہ ڈالنی بھی ضروری نہیں سمجھا۔۔۔۔۔ کہیں آژمیر میران کے اِس محل میں آکر اُن کے دل کی ملکہ بننے کے سپنے تو نہیں دیکھنے لگ گئی تم۔۔۔۔"

حاعفہ کی آخر میں بولی آدھی ادھوری بات سنتے اور سمجھنے کی کوشش کرتے سویرا اپنے اندر کی بھڑاس اُس پر نکال گئی تھی۔۔۔۔

"سویرا اپنی زبان سنبھال کر بات کرو۔۔۔۔"

ماورا نے پلٹ کر اُسے ٹوکا تھا۔۔۔۔ وہ اچھے سے جانتی تھی کہ سویرا حاعفہ کے غیر معمولی حُسن سے کس قدر خائف ہے۔۔۔۔

"کیا ہو رہا ہے یہاں....؟؟؟؟"

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

اِس سے پہلے کہ سویرا مزید اپنی زبان کھولتی۔۔۔حاعفہ کو اپنے عقب سے اُس دشمنِ جاں کی آواز سنائی دی تھی۔۔۔

اُس کی دھڑکنیں پھر سے بے قابو ہوئی تھیں۔۔۔

"کچھ نہیں وہ۔۔۔۔۔"

سویرا آژمیر کے سامنے اپنا یہ رُوپ نہیں لانا چاہتی تھی اِس لیے ایک دم گھبرا گئی تھی۔۔

"میں زنیشہ کی خوشی میں کوئی فضولیات نہیں چاہتا۔۔۔۔۔"

سویرا کو پر ایک سخت نظر ڈال کر اُسے وارن کرتے آژمیر نے وہاں سے جانے کا اشارہ کر دیا تھا۔۔۔

جس پر سویرا کے ساتھ ساتھ ماورا بھی جلدی سے نکل آئی تھی۔۔۔

حاعفہ نے بھی اُن کے پیچھے جانے کے لیے قدم آگے بڑھائے ہی تھے۔۔۔جب عین پیچھے کھڑے آژمیر نے اُس کی کلائی دبوچتے اپنی جانب کھینچ لیا تھا۔۔

حاعفہ اِس حملے کے لیے بالکل بھی تیار نہیں تھی۔۔۔سیدھی اُس کے سینے سے جا ٹکرائی تھی۔۔۔

حاعفہ کا پورا وجود آژمیر کے لمس پر لرزنے لگا تھا۔۔جبکہ آژمیر تو حاعفہ کا یہ قاتلانہ حُسن دیکھ پہلی نگاہ میں ہی پوری طرح گھائل ہو گیا تھا۔۔۔

جس قدر غصے میں اُس نے حاعفہ کو اپنے قریب کیا تھا۔۔حاعفہ کا یہ سہانہ رُوپ اُس کو پینو ٹائز سا کر گیا تھا۔۔اُس کا ہر ہر عمل بتاتا تھا اُسے اب بھی بے پناہ محبت تھی اِس بے وفا لڑکی سے۔۔۔

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

شفاف گالوں پر بلش آن سے بھی زیادہ اُس کی قربت کی سُرخی چھا گئی تھی۔۔۔لال لپسٹک لگے اُس کے نازک پنکھڑیوں سے کپکپاتے لب اور اُن سے زرا اُوپر چمکتا سیاہ تل آژمیر کو مکمل طور پر اپنے سحر میں جکڑ گئے تھے۔۔۔حاعفہ اُس کے چوڑے سینے پر دونوں ہتھیلیاں جمائے کھڑی پوری طرح سے اُس کے ساتھ لگی ہوئی تھی۔۔۔

وہ دونوں ہی اِس وقت بھول چکے تھے کہ وہ بیڈ روم میں نہیں بلکہ مہمانوں سے بھرے گھر کے ڈرائنگ روم میں کھڑے ہیں۔۔۔۔

مگر وہ آژمیر میران تھا اُسے اپنے آپ پر پورا اختیار تھا۔۔اُس کے مضبوط اعصاب کا مالک ہونے کا ثبوت ہی یہی تھا کہ وہ کمزور لمحوں میں بھی حاعفہ جیسی بے حد حسین قیامت خیز حُسن کی مالک لڑکی کو اپنے قریب آنے سے دھتکار چکا تھا۔۔

"تمہیں کیا لگتا ہے یہ سب کر کے۔۔۔۔میرا پیار حاصل کرنے میں کامیاب ہو جاؤ گی۔۔۔۔؟"

حاعفہ کے بالوں میں ہاتھ پھنسائے وہ اُس کا چہرا اپنے بے حد قریب کر چکا تھا۔۔۔اور اگلے ہی لمحے آژمیر کا شدت بھرا لمس اُسے اپنے تل پر محسوس ہوا تھا۔۔حاعفہ اِس دھکتے لمس پر جی جان سے لرز اُٹھی تھی۔۔۔آژمیر کی گرم سانسیں اُس کا چہرا جھلسا رہی تھیں۔۔۔

حاعفہ کی جان مشکل میں پڑ چکی تھی۔۔اِس شخص کی اتنی قربت برداشت کرنا اُس کے بس کی بات نہیں تھی۔۔۔۔

اُس نے چند قدم پیچھے ہٹنا چاہا تھا جب آژمیر اُس کی نازک کمر میں ہاتھ ڈالتا اپنے مزید قریب کر گیا تھا۔۔اتنا کہ دونوں ایک دوسرے کی سانسیں با آسانی محسوس کر سکتے تھے۔۔۔۔

"ایسی غلطی دوبارہ مت کرنا۔۔۔۔ورنہ مجھ سے بُرا کوئی نہیں ہو گا۔۔۔۔"

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

حاعفہ کے کان پر جھک کر گھمبیر بھاری سرگوشیانہ لہجے میں بولتا وہ اُس کی دھڑکنوں کا نظام درہم برہم کر گیا تھا۔۔۔۔۔حاعفہ کا یوں دور ہونا آژمیر کو شدید غصہ دلا گیا تھا۔۔۔اِس لیے اُس نے فوراً وارن کیا تھا۔۔۔

حاعفہ اُس کے ہاتھ کا لمس اپنی کمر پر محسوس کرتی کانپ اُٹھی تھی۔۔۔۔اُس نے آژمیر کی شرٹ دونوں مٹھیوں میں دبوچ لی تھی۔۔۔۔

"آژمیر۔۔۔۔میں".....

حاعفہ نے کچھ کہنا چاہا تھا۔۔۔۔

مگر اُس کے کچھ بولنے سے پہلے ہی آژمیر حاعفہ کو اپنی گرفت سے آزاد کر گیا تھا۔۔۔

حاعفہ نے اُس کے یوں اچانک دور ہو جانے پر خوفزدہ نظروں سے اُس کی جانب دیکھا تھا۔۔۔

"میرے لیے چائے لے کر آؤ۔۔۔۔۔"

آژمیر اُس کی خطرناک حد تک لال پڑتی رنگت دیکھ کر بولتا ہال کی جانب بڑھ گیا تھا۔۔۔۔۔

آژمیر کو خود پر اِس وقت شدید غصہ آرہا تھا۔۔۔۔اُسے ہمیشہ اپنے آپ پر کنٹرول رہا تھا۔۔۔مگر آج وہ خود پر قابو نہیں رکھ پا رہا تھا۔۔۔دل ہمک ہمک کر حاعفہ کی قربت کا خواہاں تھا۔۔۔۔مگر دماغ اُس کی غلطی اتنی جلدی معاف کرنے پر رضامند نہیں تھا۔۔۔۔

آژمیر اِسی سب میں اُلجھتا مزید جھنجھلاہٹ کا شکار ہو رہا تھا۔۔۔۔حاعفہ کے قریب آنے سے جو سکون اُسے ملتا تھا وہ اُسی کا متلاشی تھا۔۔۔۔

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

حاعفہ کو چائے لانے کا حکم دیتا وہ ہال میں قاسم صاحب اور باقی سب کزنز کے درمیان آن بیٹھا تھا۔۔۔جہاں اب فیملی کی تمام خواتین موجود تھیں۔۔۔اور سب کی آپس میں مستی سٹارٹ ہو چکی تھی۔۔۔۔

سویرا اور صدف سب کو ملازمین کے ساتھ مل کر چائے سرو کرنے میں مصروف تھیں۔۔۔۔

جب سویرا آژمیر کو وہاں آتا دیکھ نہایت خوشی سے اُسے چائے دینے کے لیے اُس کی جانب بڑھی تھی۔۔۔۔

"نو تھینکس۔۔۔۔۔"

چائے کی شدید طلب ہونے کے باوجود وہ سویرا سے چائے لینے سے انکار کر چکا تھا۔۔۔کیونکہ اُس کی نگاہیں اپنا لہنگا سنبھالے ہال میں چائے لے کر انٹر ہوتی حاعفہ پر تھیں۔۔۔۔جو وہاں اُس کے ارد گرد بیٹھے سب کزنز کی وجہ سے آگے آنے میں ہچکچاہٹ کا شکار تھی۔۔۔۔

آژمیر اتنے دور بیٹھے بھی اُس کی پرابلم سمجھ گیا تھا۔۔۔۔

"تھکاوٹ کی وجہ سے میرے سر میں درد ہے۔۔۔۔میں اپنے روم میں جا رہا ہوں۔۔۔۔"

شمسہ بیگم کو انفارم کرتے آژمیر دروازے کے بیچوں بیچ حائل حاعفہ کے قریب آیا تھا۔۔۔۔

"چائے میرے روم میں لے کر آؤ۔۔۔۔"

آژمیر اُسے سر سے پیر تک گہری نگاہوں سے گھورتا نیا حکم صادر کر گیا تھا۔۔۔جس کے جواب میں حاعفہ کے ہاتھ میں چائے کا مگ لرز کر رہ گیا تھا۔۔۔۔

وہ جو وہاں سب کے سامنے اُسے چائے دینے کی ہمت نہیں کر پا رہی تھی۔۔۔۔۔

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

کمرے میں اکیلے ہونے کے احساس سے وہ کانپ اُٹھی تھی۔۔۔۔۔

اُس پر اِس وقت وہ محاورہ فٹ بیٹھتا تھا۔۔۔ آسمان سے گرا کھجور میں اٹکا۔۔۔۔

مگر اتھل پتھل ہوتی دھڑکنوں کو قابو کرتے وہ آژمیر کے کمرے کی جانب بڑھ گئی تھی۔۔۔۔

@@@@@@@@@@

"ماورا کی بچی آج تم میرے ہاتھوں نہیں بچ پاؤ گی۔۔۔۔ یہ کیا کیا تم نے۔۔۔۔؟؟؟"

زنیشہ ہاتھ میں موبائل پکڑے زوہان کی آتی کال دیکھ گھبراہٹ کا شکار ہوئی تھی۔۔۔۔

ماورا نے اُسے بنا بتائے شرارتاً اُس کی تصویر زوہان کو سینڈ کر دی تھی۔۔۔ زنیشہ کو جیسے ہی ماورا کا یہ کارنامہ پتا چلا اُسی لمحے زوہان کی کال آنا بھی شروع ہو چکی تھی۔۔۔۔

"احسان فراموش لڑکی میں نے تو ہیلپ کی تمہاری۔۔۔۔۔ دیکھو میری ایک حرکت سے تمہارے رُوٹھے پیا کیسے مان گئے ہیں۔۔۔۔"

ماورا اُس کی رونی صورت دیکھ اپنی ہنسی کنٹرول نہیں کر پائی تھی۔۔۔

"تمہارے اِس احسان کا بدلہ تو میں بعد میں پورا کرتی ہوں۔۔۔ پہلے اِس ہٹلر سے نبٹ لوں۔۔۔۔"

زنیشہ اُسے زبردست گھوری سے نوازتی موبائل ہاتھ میں لیے سائیڈ پر ہوئی تھی۔۔۔

کال اٹینڈ کرتے ہی اُس کی سماعتوں سے زوہان کی آواز ٹکراتی اُس کی سانسیں منتشر کر گئی تھی۔۔۔

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

حاعفہ لرزیدہ ہاتھوں سے آدھ کھلا دروازہ دھکیلتی اندر داخل ہوئی تھی۔۔۔اُس نے ایک متلاشی نگاہ پورے کمرے پر دوڑائی تھی۔۔۔مگر آژمیر کہیں نہیں تھا۔۔۔۔

حاعفہ کہ ہمت بندھی تھی۔۔۔وہ جلدی سے چائے وہاں رکھ کر آژمیر کے آنے سے پہلے کے ارادے سے آگے بڑھی تھی۔۔۔

اتنے دنوں سے یہاں ہونے کے باوجود آج پہلی بار حاعفہ آژمیر کے کمرے میں آئی تھی۔۔۔اُسے باقی سب سے ہی پتا چلا تھا کہ آژمیر کو بالکل بھی پسند نہیں تھا کہ کوئی بلاوجہ اُس کے کمرے میں داخل ہو۔۔۔۔

اُس کے جہازی سائز بیڈ کی جانب بڑھتی حاعفہ اُس کے کمرے عالی شان کمرے سے بہت متاثر ہوئی تھی۔۔۔یہ شاید اِس محل نما گھر کا ماسٹر بیڈ روم تھا۔۔۔جو میران پیلس کے سب سے لاڈلے سپوت اور کافی حد تک خاندان کے مانے جانے والے سربراہ کے پاس ہونا ہی ڈیزرو کرتا تھا۔۔۔۔۔

حاعفہ بیڈ سائیڈ پر ٹرے رکھتی پلٹی ہی تھی جب دائیں جانب کھلتے واش روم کی دروازے کی آواز پر حاعفہ کی سانسیں تھم سی گئی تھیں۔۔۔

اُس نے ہاتھوں کی اُنگلیوں کو آپس میں مڑورتے لرزتی گھنیری پلکیں اُٹھا کر آژمیر کی جانب دیکھا تھا۔۔۔

مگر اگلے ہی لمحے وہ حیا اور خفت سے چہرا جھکا گئی تھی۔۔۔کیونکہ آژمیر بلیک ٹراوزر میں ملبوس شرٹ لیس کھڑا تھا۔۔۔

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

اُس کا کسرتی سینہ اور کندھے اُس کی مضبوط باڈی میں نمایاں تھے۔۔۔حاعفہ کے پسینے چھوٹ چکے تھے۔۔۔وہ واقعی اِس شخص کے سامنے چیونٹی کی حیثیت رکھتی تھی۔۔۔۔

"وہ چائے۔۔۔۔"

حاعفہ چائے کی جانب اشارہ کرتی جھکے چہرے پر گر آئی بالوں کی لٹوں کو کان کے پیچھے اڑستے بولتی جانے کے لیے پر تولنے لگی تھی۔۔۔۔

آژمیر کی طرف سے اُس کی بات کا کوئی جواب موصول نہیں ہوا تھا مگر حاعفہ بنا دیکھے ہی اُس کی اپنی جانب ہوتی پیشِ قدمی محسوس کر سکتی تھی۔۔۔

حاعفہ پر ایک بار پھر لرزاطاری ہو چکا تھا۔۔۔اُسے کمرے سے آکسیجن ختم ہوتی محسوس ہوئی تھی۔۔۔اُس نے اپنے لہنگے کو دونوں ہاتھوں کی مُٹھیوں میں جکڑ لیا تھا۔۔۔

اُس کی یہ ساری گھبراہٹ اور ہڑبڑاہٹ آژمیر سے بالکل بھی پوشیدہ نہیں رہ سکی تھی۔۔۔

وہ حاعفہ کے بے حد قریب آن کھڑا ہوا تھا۔۔۔مگر حاعفہ چہرا موڑ کر اُس کی جانب دیکھنے کی بھی جرأت نہیں رکھتی تھی۔۔۔۔

آژمیر نے زرا سا آگے کو جھکتے پھونک مار کر اُس کے چہرے اور ہونٹوں کو بار بار چھوتی لٹوں کو باہر کا راستہ دیکھایا تھا۔۔۔

نجانے کیوں اُسے بار بار حاعفہ کے بالوں کا ہونٹوں سے آکر ٹچ ہونا ناگوار گزر رہا تھا۔۔۔

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

جس کا بنا اظہار کیے وہ اپنا جتاتے حاعفہ کے چہرے سے ہٹاتے کانوں کے پیچھے کر گیا تھا۔۔۔اُوپر سے حاعفہ کے لال ہونٹ آژمیر کے خوف سے لرزتے کانپتے اُسی کے لیے اِس وقت ایک بہت بڑا امتحان بن گئے تھے۔۔۔

"سر میں جاؤں۔۔۔۔۔"

حاعفہ نے بامشکل یہ الفاظ ادا کر ہی لیے تھے۔۔۔

"ڈور کلوز کر کے آؤ۔۔۔۔"

آژمیر اُس کی خود سے فرار ہونے کی کوشش نوٹ کرتا اپنا نیا حکم صادر کر گیا تھا۔۔۔جس پر حاعفہ نے خوفزدہ نظروں سے اُس کی جانب دیکھا تھا۔۔۔

مگر وہ اُس کے بے انتہا قریب کھڑی تھی۔۔۔اِس لیے فوراً نظریں جھکا گئی تھی۔۔۔اُس کا دل دھڑک دھڑک کر آپے سے باہر ہو رہا تھا۔۔۔مگر آژمیر کی حکم عدولی وہ کسی قیمت پر نہیں کر سکتی تھی۔۔۔

آنے والے وقت کا سوچ کر غیر ہوتی حالت کے باوجود حاعفہ مرے مرے قدم اُٹھاتی دروازے کی جانب بڑھ گئی تھی۔۔۔۔

@@@@@@@@@@

آژمیر کے کہے کے مطابق دروازے کو کانپتے ہاتھوں سے لاک کرتی وہ پسلیاں توڑ کر باہر آنے کو تیار دل کو سنبھالنے کی کوشش کرتی واپس آژمیر کی جانب پلٹی تھی۔۔۔

اور سر جھکائے اُس سے کافی فاصلے پر آن کھڑی ہوئی تھی۔۔۔

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

آژمیر سینے پر بازو باندھے اُس کے سہانے رُوپ کو گہری نظروں سے گھورتا اُس کی جانب بڑھا تھا۔۔۔ حاعفہ نے خوفزدہ ہونے کے باوجود ذرا سا بھی اپنی جگہ سے پیچھے ہٹنے کی کوشش نہیں کی تھی کیونکہ وہ اب سمجھ چکی تھی کہ آژمیر کو اِس بات سے کتنی چڑ تھی۔۔۔

"آج بھی کوئی نشہ آور دوا لے کر آئی ہو۔۔۔۔۔ یا پھر پہلے ہی میری چائے میں ملا چکی ہو۔۔۔ تاکہ میرے بے ہوش ہوتے ہی تم پھر یہاں سے بھاگ نکلو۔۔۔"

آژمیر نے اُس کے بے حد قریب آکر کھڑے ہوتے گہرا طنز کیا تھا۔۔۔ جس پر حاعفہ نے تڑپ کر سر اُٹھاتے اُس کی جانب دیکھا تھا۔۔۔ جو وحشت ناک نگاہوں سے اپنے گزرے اذیت بھرے لمحے یاد کرتا حاعفہ کو تڑپا گیا تھا۔۔

"آژمیر۔۔۔۔۔"

حاعفہ نے بھیگتی آنکھوں سے اُسے دیکھتے نفی میں سر ہلایا تھا۔۔

آژمیر اب سیاہ سلیولیس بنیان پہن چکا تھا۔۔۔ اِس لیے حاعفہ بھی اب کمفرٹیبل تھی۔۔۔

"اب مر جاؤں گی۔۔۔۔ مگر ایسا کبھی نہیں کروں گی۔۔۔۔"

حاعفہ آژمیر کا بھروسہ واپس جیتنے کے لیے خود کو پوری طرح تیار کر کے آئی تھی۔۔۔

اُس کے باقی الفاظ منہ میں ہی رہ گئے تھے۔۔۔ جب آژمیر نے اُس کی نازک کمر کو اپنی سخت گرفت میں دبوچتے اپنے بے پناہ نزدیک کر لیا تھا۔۔۔

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

"مسز حاعفہ آژمیر۔۔۔۔میری ایک بات غور سے سن لو اور اپنے دل و دماغ میں اچھی طرح بیٹھا بھی لو۔۔۔مجھے بات دوہرانے کی عادت نہیں ہے۔۔۔۔کیونکہ پھر میں بات دوہراتا نہیں سزا دیتا ہوں۔۔۔۔"

اتنی ٹھنڈ میں بھی حاعفہ کے ماتھے پر گھبراہٹ کے مارے پسینے کی ننھی بوندیں نمودار ہوئی تھیں۔۔جنہیں اپنی مضبوط ہتھیلی میں جذب کرتے وہ حاعفہ کو سانس روکنے پر مجبور کر گیا تھا۔۔

حاعفہ دل و جان سے اُس کی اگلی بولی جانے والی بات کی جانب متوجہ ہوئی تھی۔۔۔۔

"تم صرف اور صرف میری ہو۔۔۔۔۔"

آژمیر یہ الفاظ ادا کرنے کے ساتھ حاعفہ کو مزید اپنے قریب کر گیا تھا۔۔۔۔حاعفہ بالکل اُس کے سینے سے لگی آنکھیں پھاڑے بے یقینی اور خوشی کے ملے جلے تاثرات لیے کھڑی تھی۔۔۔۔

"تم پر تم سے بھی پہلے میرا حق ہے۔۔۔۔اور میرے علاوہ کسی کا بھی نہیں۔۔۔۔"

آژمیر بول رہا تھا جبکہ حاعفہ اپنے آپ کو آسمانوں میں اُڑتا محسوس کر رہی تھی۔۔۔۔وہ اُس کے کندھے پر دونوں ہتھیلیاں جمائے اُسے بے خودی سنے جا رہی تھی۔۔۔

"اور نہ اِن آنکھوں میں میرے علاوہ کسی کے لیے آنسو بہیں گے۔۔۔۔اِن ہونٹوں کی مسکان کی وجہ صرف میں ہونا چاہئے ہوں۔۔۔۔اور اِن کے خوف سے لرزنے اور کانپنے کا ریزن میری قربت کے علاوہ اور کچھ نہیں ہونا چاہئے۔۔۔۔۔"

آژمیر کا ہاتھ اُس کی آنکھوں سے ہوتا ہونٹوں پر آن رُکا تھا۔۔۔۔جن پر سجی ریڈ لپسٹک پہلی نظر سے ہی اُس کی نگاہوں کے حصار میں تھی۔۔۔۔اور اُس کے ضبط کو آزماتی اُسے کب سے بے قرار کیے دے رہی تھی۔۔۔۔

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

آژمیر کتنی مشکل سے خود پر کنٹرول کیے ہوئے تھا یہ صرف وہی جانتا تھا۔۔۔

حاعفہ بے قابو ہوتی سانسوں کے ساتھ کھڑی صرف اُسے تکے جا رہی تھی۔۔۔

"آژمیر آپ۔۔۔۔۔"

حاعفہ نے اُسے کچھ کہنا چاہا تھا۔۔ مگر آژمیر کو اپنی بات کے دوران اُس کا یوں ٹوکنا بالکل بھی پسند نہیں آیا تھا۔۔۔

جس کی سزا کے طور پر آژمیر حاعفہ پر جھکتا اُس کی سانسوں کو اپنی سانسوں میں اُلجھا گیا تھا۔۔۔ وہ اِن لال رس بھرے ہونٹوں کا وار مزید نہیں سہہ پایا تھا۔۔

حاعفہ اِس حملے کے لیے بالکل بھی تیار نہیں تھی وہ لڑکھڑائی تھی۔۔ مگر آژمیر اُس کی نازک کمر میں دونوں بازو حمائل کرتا اُسے اپنی بانہوں میں پوری طرح بھر گیا تھا۔۔

اُس کے لمس میں چھپی ناراضگی، غصہ، جھنجھلاہٹ، اضطراب، بے چینی اور بے قراری کے ساتھ ساتھ کتنی کیئر اور والہانہ چاہت چھپی تھی حاعفہ با آسانی محسوس کر پائی تھی۔۔۔ اُس کے لمس میں کبھی نفرت کا احساس نمایاں نہیں ہوتا تھا۔۔۔

وہ شدید غصے اور طیش کے عالم میں بھی اُسے انتہائی نرمی سے چھوتا تھا کہ حاعفہ کو اپنے ہونے پر ناز ہو اُٹھتا۔۔۔

مگر وہیں آژمیر کے لمس کی شدت برداشت کرنا بھی اس کے لیے آسان نہیں تھا۔۔

اِس وقت بھی لمحہ بالمحہ مدھم ہوتی سانسوں کے ساتھ اُس کی شدتیں برداشت کرتے حاعفہ کی آنکھوں سے آنسو بہہ نکلا تھا۔۔۔ جس کے بعد ہی آژمیر کو بھی اُس پر رحم آ گیا تھا۔۔۔

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

آژمیر حاعفہ کو آزاد کرتا پیچھے ہٹا تھا۔۔۔ جبکہ حاعفہ گہرے گہرے سانس لے کر خود کو نارمل کرنے کی کوشش کرتی آژمیر کے سینے میں چہرا گئی تھی۔۔۔۔۔

نجانے کتنے ہی لمحے گزر گئے تھے مگر حاعفہ اُس کے سینے سے لگی کھڑی ساری دنیا کا سکون اپنی اِس مضبوط پناہ گاہ میں محسوس کر رہی تھی۔۔۔ جس کے علاوہ اُسے زندگی میں کسی شے کی طلب نہیں تھی۔۔۔

آژمیر میران اُس کی پوری دنیا تھا۔۔۔۔

نجانے کس احساس کے زیرِ اثر آژمیر چاہ کر بھی اُسے خود سے دور نہیں کر پایا تھا۔۔۔۔

اُس کا دل ابھی کچھ دیر پہلے اُس پر پوری طرح واضح کر گیا تھا کہ وہ نہ اِس لڑکی کو اپنے دل سے نکال پایا تھا اور نہ اُس کی محبت کو۔۔۔۔

مگر جو غلطی حاعفہ نے کی تھی۔۔۔۔ اُس کے بعد دوبارہ حاعفہ پر اعتبار کرنا اور اتنی جلدی اُسے معاف کرنے کو آژمیر کسی صورت تیار نہیں تھا۔۔۔۔

اچانک دروازے پر دستک ہوئی تھی۔۔۔ جس پر حاعفہ ہوش کی دنیا میں لوٹتی آژمیر سے دور ہوئی تھی۔۔۔ اپنی بے خودی پر حاعفہ کا چہرا شرم و حیا سے لال ہوا تھا۔۔۔

اور ساتھ ہی دروازے پر کسی کے ہونے کا خیال اُسے الگ گھبراہٹ میں مبتلا کر گیا تھا۔۔۔ کیونکہ ماورا کے علاوہ اِس گھر میں کوئی بھی اُن کے رشتے کی حقیقت سے آگاہ نہیں تھا۔۔۔۔

مگر وہیں آژمیر کے تاثرات ہنوز تھے۔۔۔ جیسے حاعفہ کا اُس کے کمرے میں پایا جانا کوئی بڑی بات نہ ہو۔۔۔

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

آژمیر کو دروازے کی جانب بڑھتا دیکھ حاعفہ چاہنے کے باوجود اُسے روک نہیں پائی تھی۔۔۔

آژمیر کے دروازہ کھولتے ہی دوسری جانب سے سویرا کی چہکتی آواز اندر کھڑی حاعفہ کو شدید جلن میں مبتلا کر گئی تھی۔۔۔

سویرا اِس وقت اُس کے شوہر کے کمرے میں کیا کرنے آئی تھی۔۔۔

سویرا جو ہر طرف حاعفہ کی غیر موجودگی نوٹ کرتی یہاں تک آئی تھی۔۔۔ آژمیر کو دروازے میں استہزادہ دیکھ وہ اُس کے چوڑے وجود سے پیچھے کچھ دیکھ ہی نہیں پائی تھی۔۔۔۔

"وہ خالہ جانی نے بتایا ہے کہ آپ کے سر میں درد ہو رہا تھا تو میں آپ کے لیے چائے اور پین کلر لائی تھی۔۔۔ یہ سٹرانگ سی چائے پینے سے آپ کی ساری تھکاوٹ اُتر جائے گی۔۔۔۔"

سویرا کی بات پر حاعفہ نے خفگی سے آژمیر کی پشت کو گھورا تھا۔۔۔ کیونکہ سویرا کا انداز بتا رہا تھا کہ وہ اُس سے کافی بے تکلف تھی۔۔۔

اتنی بے تکلفی دیکھانے کی ہمت تو حاعفہ اُس کی بیوی ہونے کے بعد بھی نہیں کر پائی تھی۔۔۔۔

"میرے پاس چائے بھی ہے۔۔۔ سر درد اور تھکاوٹ ختم کرنے کی دوا بھی موجود ہے۔۔۔۔ تمہیں فکر مند ہونے کی بالکل بھی ضرورت نہیں ہے۔۔۔۔۔"

آژمیر کا اشارہ حاعفہ کی جانب تھا جسے سمجھتے حاعفہ کے ہونٹوں پر شرمگیں مسکراہٹ بکھر گئی تھی۔۔۔ یہ شخص شدید ناراضگی کے باوجود بھی کسی دوسری عورت کی جانب متوجہ نہیں ہوا تھا۔۔۔ اور حاعفہ کے اتنے بڑے دھوکے کے باوجود اُس کے ساتھ زرا سا بھی سخت رویہ اختیار نہیں کیا تھا۔۔ وہ اِس شخص کے ساتھ پر نازاں نہ ہوتی تو کیا کرتی۔۔۔۔۔

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

@@@@@@@@

آژمیر سویرا کی مزید کوئی بات سنے بغیر دروازہ بند کرتا واپس پلٹ آیا تھا۔۔۔ جبکہ اُسے اپنی جانب بڑھتا دیکھ حاعفہ کی جان پھر سے آدھی ہوئی تھی۔۔۔۔

ایک طرف وہ آژمیر کی نگاہوں سے اوجھل بھی نہیں رہنا چاہتی تھی۔۔۔۔ وہیں دوسری جانب آژمیر کی سلگتی قربت برداشت کرنا بھی اُس کے بس سے باہر تھا۔۔۔۔

"میں جاؤں۔۔۔۔"

حاعفہ آژمیر کی تپش زدہ نگاہوں سے گھبرا کر کچھ کی جگہ کچھ بول گئی تھی۔۔۔۔ وہ کہنا کچھ اور چاہتی تھی اور اُس کی زبان سے گھبراہٹ میں کچھ اور ہی نکل گیا تھا۔۔۔

اُسے زرا بھی اندازہ نہیں تھا کہ اُس کے منہ سے نکلنے والے یہ چند الفاظ آژمیر کا اچھا خاصہ بدلتا موڈ خراب کر دیں گے۔۔۔۔

"تم ہر وقت مجھ سے فرار کے ہی موقع کیوں ڈھونڈتی رہتی ہو۔۔۔۔ کیا میرا ساتھ اِس قدر ناگوار ہے تمہارے لیے۔۔۔۔۔".

آژمیر کا موڈ ایکدم بدل گیا تھا۔۔۔ حاعفہ کا اِس وقت خود کو ڈھیروں گالیاں دینے کا دل چاہا تھا۔۔۔ وہ آژمیر کے سائے سے ہٹنا بھی نہیں چاہتی تھی۔۔۔ لیکن آژمیر کے تاثرات دیکھ اُسے لگا تھا وہ ابھی اُسے پکڑ کر کمرے سے نکال باہر کرے گا۔۔۔۔

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

لیکن اگلے ہی لمحے آژمیر کی کی جانے والی حرکت اُسے حیران کر دی تھی۔۔۔ آژمیر نے ہاتھ بڑھا کر بیڈ پر ترتیب سجی چادر کھینچ لی تھی۔۔۔ جس کے نتیجے میں بیڈ پر رکھا کمبل اور تکیوں کا ڈھیر کارپٹ پر بکھر گئے تھے۔۔۔۔

حاعفہ حیرت زدہ سی منہ کھولے کھڑی تھی۔۔۔ اُسے اِس لمحے آژمیر سے خوف محسوس ہوا تھا۔۔۔

اُسی پل آژمیر نے بھی حاعفہ کی جانب دیکھا تھا۔۔۔

وہ اُسے آنکھیں پھاڑے خوفزدہ نگاہوں سے اپنی جانب دیکھتی بہت کیوٹ لگی تھی۔۔۔۔

آژمیر نے ہاتھ بڑھا کر اُس کا نیٹ کا دوپٹہ گرفت میں لیتے اپنی جانب کھینچ لیا تھا۔۔۔۔

"میں نے کہا تھا نا مجھ سے دور جانے کی بات غلطی سے بھی اپنی زبان پر مت لانا۔۔۔"

حاعفہ کے کانوں میں پہنی پھولوں کی بالیوں کی خوشبو اپنی سانسوں میں جذب کرتا وہ اُس پر جھکا ہوا تھا۔۔۔

حاعفہ نے نا سمجھی سے چہرا موڑتے اُس کی جانب دیکھا تھا۔۔۔ جس پر بے دھیانی میں حاعفہ کے گداذ ہونٹ آژمیر کے گال سے ٹکرا گئے تھے۔۔۔

حاعفہ کے پورے وجود میں سنسنی سی دوڑ گئی تھی۔۔۔۔

"یہ بیڈ شیٹ اور اِس پر موجود باقی تمام چیزیں مجھے پہلے والی ترتیب میں چاہیئے۔۔۔۔ جلدی سے لگ جاؤ اپنے کام پر۔۔۔۔"

آژمیر اُسے سزا سنا تا مزے سے صوفے پر جا بیٹھا تھا۔۔۔ جبکہ حاعفہ اُس کی اِس انوکھی سزا پر منہ کھولے حیرت ک مجسمہ بنی کھڑی تھی۔۔۔

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

آژمیر صوفے پر نیم دراز ٹانگیں سامنے پڑے ٹیبل پر رکھے اُسے کام کرتے دیکھ رہا تھا۔۔۔ جس کی چوڑیوں کی چھن چھن پورے کمرے میں پھیلی آژمیر کے دل کے تار چھیڑ بُری طرح چھیڑنے کی گستاخی کر گئی تھی۔۔۔

حاعفہ اپنے بھاری لہنگے، نازک کمر پر آبشار کی طرح بکھرے لمبے بالوں اور بار بار پھسلتے دوپٹے سے اُلجھتی آژمیر کی نگاہیں خود سے ہٹنے نہیں دے رہی تھی۔۔۔

آژمیر نے اپنے بے قابو ہوتے جذبات پر بندھ باندھنے کے لیے سائیڈ ٹیبل سے سیگریٹ اُٹھا کر سلگھا لیا تھا۔۔۔

اِس چلتی پھرتی قیامت کی تباہ کاریاں برداشت کرنا آسان کام بالکل بھی نہیں تھا۔۔۔۔

اُس نے جو الفاظ سویرا کے سامنے ادا کیے تھے۔۔۔ وہ بالکل سچ ثابت ہی ہو رہے تھے۔۔۔ تھکاوٹ تو کیا سر کا درد بھی بھاگ گیا تھا۔۔۔ اب بس رگوں پے میں اِس لڑکی کا احساس نشہ بن کر دوڑنے لگا تھا۔۔۔۔

حاعفہ اُس کی گہری سلگتی نگاہوں کی تاب نہ لاتی لرزتے ہاتھوں سے تکیہ بیڈ پر پر رکھتی آخر کار اپنا کام پورا کرنے میں کامیاب ہو چکی تھی۔۔۔۔

مگر آژمیر کا ابھی کوئی موڈ نہیں تھا اُسے اپنی آنکھوں کے سامنے سے اوجھل کرنے کا۔۔۔۔ وہ اپنی جگہ سے اُٹھتا حاعفہ کی جانب بڑھا تھا۔۔۔۔

"ویلڈن۔۔۔۔ مگر ابھی تمہاری سزا پوری نہیں ہوئی۔۔۔۔"

حاعفہ کی نازک ہتھیلی میں اپنی اُنگلیاں پھنساتے وہ اُسے کھینچ کر اپنے قریب کر گیا تھا۔۔۔۔

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

یہ لڑکی اُس کے حواسوں پر پوری طرح حاوی ہو چکی تھی۔۔۔اُس کے وجود سے اُٹھتی پھولوں اور مہندی کی ملی جلی خوشبو اپنی سانسوں میں اُتارتے آژمیر اُس کی نازک گردن پر اپنا گہرا لمس چھوڑ گیا تھا۔۔۔

حاعفہ آژمیر کا بازو جکڑتے اُس کے شدت بھرے لمس پر لرز اُٹھی تھی۔۔۔

"آپ کی دی جانے والی ہر سزا میرے لیے سر آنکھوں پر رہے گی۔۔۔"

حاعفہ نے نم آلود آنکھوں سے آژمیر کی جانب دیکھتے جواب دیا تھا۔۔۔وہ اپنی محبت کے ہر قدم پر کھڑی اُترنا چاہتی تھی۔۔۔آژمیر کو جتنی تکلیف اُس نے پہنچائی تھی اُس کے آگے یہ سزا تو کوئی معنی نہیں رکھتی تھی۔۔۔

آژمیر اُس کے لفظوں پر ایک دم ہوش میں آتا اُسے اپنی گرفت سے آزاد کرتا الماری کی جانب بڑھا تھا اور سامنے کے ریک میں تہہ شدہ تمام کپڑے ہاتھ مار کر سامنے پڑے ٹیبل پر اُچھال دیئے تھے۔۔۔

"سمیٹو اِنہیں۔۔۔"

حاعفہ کے منہ سے نکلا ہر لفظ اُس پر بھاری پڑ رہا تھا مگر وہ پھر بھی دل و جان سے اِس شخص کو منا لینے کا جذبہ لیے اُس کے اِس عمل پر بھی دل ہی دل میں مسکرا دی تھی۔۔۔

اُسے آژمیر میران پر اِس وقت ٹوٹ کر پیار آیا تھا۔۔۔

اگر وہ اُسے اپنے کمرے میں اپنے پاس دیکھنا چاہتا تھا تو سیدھی طرح کہہ دیتا یہ سب کروانے کی کیا ضرورت تھی۔۔۔مگر نہیں انا اور اکڑ تو اِس مغرور انسان میں کوٹ کوٹ کر بھری ہوئی تھی۔۔۔

وہ اُسے روم سے نہ جانے دینے کی خاطر یہ عجیب و غریب سزائیں دے رہا تھا۔۔۔

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

حاعفہ محبت اور عقیدت بھرے انداز میں آژمیر کا ایک ایک سوٹ تہہ کر کے رکھ رہی تھی۔۔۔بنا دیکھے بھی وہ خود پر آژمیر کی نگاہوں کو تسلسل محسوس کر پا رہی تھی۔۔۔

جس کے بعد اتنے دنوں سے اُس کے دل پر چھائی پژمردگی اور بوجھل پن کہیں دور جا سوئے تھے۔۔۔آژمیر میران نہ ہی اُس سے نفرت کرتا تھا اور نہ کبھی اُسے خود سے دور کرنے والا تھا۔۔۔اس بات کا اُس کے دل کو پوری طرح یقین ہو چکا تھا۔۔۔

حاعفہ کا دل اِس وقت خوشی سے جھوم رہا تھا۔۔۔

جب آگے کو جھک کر کپڑے رکھتے اچانک اُس کا سر چکرایا تھا۔۔۔کوشش کے باوجود وہ خود کو سنبھال نہیں پائی تھی۔۔۔

اِس سے پہلے کہ وہ زمین بوس ہوتی آژمیر نے ایک سیکنڈ کی بھی دیر کیے بنا اُس کے قریب آتے اُسے اپنی بانہوں کے مضبوط حصار میں قید کر لیا تھا۔۔۔

"حاعفہ کیا ہوا تم ٹھیک ہو؟؟؟"

کچھ دیر پہلے کا غصہ بھی اِس وقت اُس کے لہجے سے مفقود تھا۔۔۔وہ بے جد پریشانی کے عالم میں حاعفہ کے گال تھپتھپاتے بولا تھا۔۔۔

"میں ٹھیک ہوں۔۔۔"

حاعفہ نے اُس کے سینے پر سر رکھے نیم وا آنکھوں سے مسکراتے جواب دیا تھا۔۔۔

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

"آپ ٹھیک ہیں۔۔۔۔؟"

زنیشہ کے کل سے بے چین دل کو اُس کی آواز سن کر جیسے قرار آیا تھا۔۔۔

لیکن وہ ستمگر بھی اتنی محبت سے جواب دے دے ایسا ممکن نہیں تھا۔۔۔

"اتنی دیر سے کال کیوں نہیں پک کر رہی تھی۔۔۔؟؟؟"

زوہان کو یہ انتظار پسند نہیں آیا تھا۔۔۔

اُس کے روڈ انداز پر زنیشہ نے پلٹ کر ماورا کو گھورا تھا۔۔۔یہ شخص کبھی نرمی بھرے لہجے میں بات نہیں کر سکتا تھا۔۔۔

"آئم سوری۔۔۔۔ مگر اِس وقت میری مایوں کا فنکشن چل رہا ہے۔۔۔۔میں یہاں کھڑے ہو کر آپ کی کال نہیں سن سکتی۔۔۔۔۔۔۔۔"

زنیشہ کو لگا تھا وہ اُس کی تعریف میں کچھ کہے گا۔۔۔ مگر وہ تو پھر ہمیشہ کی طرح تھانیدار بن چکا تھا۔۔۔

"تم اِس حلیے میں اپنے کزنز کے سامنے نہیں بیٹھو گی۔۔۔ تمہیں اِس روپ میں دیکھنے کا حق صرف میرا ہے۔۔۔۔مایوں کا جتنا فنکشن ہونا تھا ہو گیا۔۔۔۔اب خاموشی سے اپنے روم میں جا کر آرام کرو۔۔۔۔"

زوہان کے اِس حکم پر زنیشہ نے موبائل کان سے ہٹا کر سکرین پر جگمگاتے اُس کے نام کو گھورا تھا۔۔۔

"یہ آپ کیا کہہ رہے ہیں؟؟؟ میں ایسا کیسے کر سکتی ہوں۔۔؟؟؟ یہ میری مایوں کا فنکشن ہے"....

زنیشہ جو اپنی تصویر دیکھ لینے کے بعد اُس سے کسی تعریفی جملے کی امید کر رہی تھی۔۔۔اب منہ پھلائے اُس سے ٹھیک سے لڑ بھی نہیں پا رہی تھی۔۔۔۔

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

اُس کی غیر ارادی نظر ایک طرف بیٹھے تمام کزنز پر پڑی تھی۔۔۔جن میں باقی سب تو اپنی خوش گپیوں میں مصروف تھے۔۔۔مگر حسیب مسلسل اُسے ہی گھور رہا تھا۔۔۔اُس کے دیکھنے کا انداز بہت عجیب تھا۔۔۔جو زنیشہ کو بالکل بھی پسند نہیں آیا تھا۔۔۔

اُسے اب سمجھ آئی تھی زوہان کی بات کی۔۔۔وہ جسے پابندی لگانا سمجھ رہی تھی اُس میں اُسی کی بھلائی نکلی تھی۔۔۔

وہ شخص دور بیٹھ کر بھی اُس کے بارے میں سب خبریں رکھتا تھا۔۔۔

"میں ایسا نہیں کر سکتی۔۔۔سب لوگ یہاں میری وجہ سے ہی جمع ہیں۔۔۔"

زنیشہ کو یوں فنکشن سے اُٹھ جانا مناسب نہیں لگا تھا۔۔۔

لیکن اپنی بات کے جواب میں دوسری جانب چھائی خاموشی پر اُس نے سکرین کو گھورا تھا۔۔۔وہ اُس کے انکار پر غصے سے فون بند کر چکا تھا۔۔۔

"اُف میرے خدا کتنا غصہ کرتا ہے یہ بندہ۔۔۔"

زنیشہ نے سر پکڑ لیا تھا۔۔۔

"کیا ہوا؟؟؟"

ماورا اُس کی مایوس صورت دیکھ قریب آئی تھی۔۔۔

"تمہارا سر۔۔۔اُس ہٹلر کو چھیڑنے کی ضرورت کیا تھی۔۔۔"

زنیشہ کو اب اُس کے مزید ناراض ہو جانے کی ٹینشن ہونے لگی تھی۔۔۔

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

"اوہ آئم سو سوری۔۔۔۔مجھے لگا کچھ اچھا ہو گا۔۔۔"

ماورا اُس کی پریشان صورت دیکھ شرمندہ ہوئی تھی۔۔۔

"نہیں۔۔۔تم سوری مت بولو۔۔۔ملک زوہان میران کے دماغ کے پیچ ہیں ہی ڈھیلے۔۔۔۔"

زنیشہ ماورا کو مسکرا کر کہتی آگے بڑھ گئی تھی۔۔۔مگر جھولے پر بیٹھ کر رسموں کے دوران بھی اُس کا پورا دھیان زوہان کی طرف تھا۔۔۔۔

جواب اُس سے پہلے سے بھی زیادہ ناراض ہو چکا تھا۔۔۔

@@@@@@@@

"کیا ہوا زنیشہ بیٹا آپ ٹھیک ہو؟؟؟"

شمسہ بیگم بار بار زنیشہ کو ماتھا مسلتے دیکھ فکر مندی سے بولی تھیں۔۔۔

"جی اماں سائیں میں بالکل ٹھیک ہوں۔۔۔۔بس سر میں ہلکا سا درد ہو رہا ہے۔۔۔ٹھیک ہو جائے گا۔۔۔۔"

زنیشہ نے ہولے سے مسکراتے اُنہیں مطمئین کیا تھا۔۔۔

"زنیشہ گیس واٹ۔۔۔کون آیا ہے باہر۔۔۔۔؟؟؟"

فریحہ بھابھی اُس کے ساتھ بیٹھیں اُس کے دونوں گالوں پر اُبٹن لگا رہی تھیں۔۔۔جب اریبہ چہکتی ہوئی اُن کے قریب آئی تھی۔۔۔

"کون آیا ہے؟؟؟"

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

زنیشہ نے لاپرواہی سے پوچھا تھا۔۔۔

"زوہان لالہ آئے ہیں۔۔۔ دیکھ لو اُن سے اپنی مایوں کی دلہن دیکھے بغیر نہیں رہا گیا۔۔۔ مگر اُنہیں یہ نہیں پتا کہ وہ اب بارات تک اپنی دلہن کا چہرا نہیں دیکھ سکتے۔۔۔"

صدف نے قریب آتے زنیشہ کو چھیڑا تھا۔۔۔ زنیشہ جو پہلے شدید گھبراہٹ کا شکار ہوئی تھی۔۔۔ صدف کی اگلی بات سن کر اُس نے سکھ کا سانس لیا تھا۔۔۔ مگر شاید وہ یہ بھول چکی تھی۔۔۔

کہ زوہان کو اُس سے ملنے کے لیے کسی قسم کی حد بندیاں نہیں روک سکتی تھیں۔۔۔

اُس کی مایوں کی رسم جاری تھی۔۔۔ سب خواتین باری باری آکر اُس کے چہرے اور ہاتھوں پر اُبٹن لگا رہی تھیں۔۔۔

تمام مرد حضرات زوہان کی آمد کی وجہ سے وہاں سے اُٹھ کر باہر جا چکے تھے۔۔۔

زنیشہ نے اُس کی بات نہیں مانی تھی۔۔۔ مگر زوہان نے خود ہی حسیب کو وہاں سے اُٹھا دیا تھا۔۔۔

"زنیشہ تمہارے سر میں درد ہو رہا نا؟؟؟"

ماورا اُس کے پاس آن کر بیٹھتی جیسے پوچھ نہیں بتا رہی تھی۔۔۔

"نہیں اب بہتر۔۔۔ آہہہ۔۔۔"

زنیشہ ابھی جواب دے ہی رہی تھی کہ ماورا کی کاٹی والی چٹیا پر کراہ کر رہ گئی تھی۔۔۔

"بچاری کے سر میں بہت درد ہے۔۔۔ دیکھیں کیسے کراہ رہی ہے۔۔۔"

ماورا نے اپنی جانب متوجہ سب خواتین کو اِس بات کی یقین دہانی کرواتے کہا تھا۔۔۔

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

جب اُسی لمحے لائٹ آف ہو جانے پر ہال میں ہر شے اندھیرے میں ڈوب گئی تھی۔۔۔ہر طرف شور سا مچ گیا تھا۔۔۔ جنریٹر کا پورا انتظام تھا پھر لائٹ بھلا کیسے جا سکتی تھی۔۔۔

زنیشہ بھی اِس قبر جیسے اندھیرے کو دیکھ سہم سی گئی تھی۔۔۔جب اُسے اپنی دائیں جانب سے کسی کی گرم سانسیں خود پر پڑتی محسوس ہوئی تھیں۔۔۔

یہاں تو لائٹ آف ہونے سے پہلے ماورا بیٹھی تھی۔۔۔زنیشہ خوفزدہ ہو کر چیخ مارنے ہی والی تھی۔۔۔جب مقابل نے اُس کے ہونٹوں پر اپنی مضبوط ہتھیلی جما کر، اُس کی کمر میں بازو حمائل کرتے اُسے اپنی جانب کھینچ لیا تھا۔۔۔

اتنے قریب آ جانے پر اُس کی مسحور کن خوشبو زنیشہ کے نتھنوں سے ٹکراتی اُسے ساکت کر گئی تھی۔۔۔۔

"زوہان۔۔۔۔"

اپنی نازک گرفت سے مقابل کی مضبوط ہتھیلی نیچے کرتے اُس کے لب ہولے سے پھڑپھڑائے تھے۔۔۔اُس کی خوشبو کے ساتھ ساتھ اُس کا لمس بھی زنیشہ کو سمجھا گیا تھا کہ یہ شخص ملک زوہان کے علاوہ کوئی نہیں ہو سکتا تھا۔۔۔زوہان کے چھونے کا انداز بہت مختلف تھا۔۔۔وہ جس استحقاق بھرے انداز میں اُسے اپنے قریب کرتا تھا۔۔۔ویسا کرنے کی ہمت کسی کی نہیں تھی۔۔۔

زنیشہ کے ہونٹوں سے ادا ہوتا نام مقابل کے کانوں سے ٹکرایا تھا۔۔۔جس پر اگلے ہی لمحے وہ اُسے اپنی بانہوں میں اُٹھاتا سیڑھیاں چڑھ گیا تھا۔۔۔

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

کچھ ہی لمحوں بعد پورا ہال روشنیوں سے نہا گیا تھا۔۔ مگر جھولے سے دلہن غائب دیکھ سب کے منہ کھلے کے کھلے رہ گئے تھے۔۔۔۔

"ارے زنیشہ کہاں گئی؟؟؟"

شمسہ بیگم پریشانی سے بولی تھیں۔۔

"آپ سب پریشان مت ہوں۔۔ زنیشہ کے سر میں بہت درد ہو رہا تھا۔۔۔ اِس لیے میں ابھی اُسے روم میں چھوڑ آئی ہوں۔۔۔ پین کلر دے کر سلا دیا ہے اُسے۔۔۔ ابھی تو ویسے بھی ڈانس ٹائم شروع ہونے والا ہے۔۔۔ رسمیں تو ہو چکی نا پوری۔۔۔ تو ہم اپنا انجوائے کرتے ہیں۔۔۔"

ماورا ساری بات اپنے اُوپر لیتی۔۔۔ اُن سب کا دھیان زنیشہ سے ہٹانے میں کامیاب ہو گئی تھی۔۔۔۔

@@@@@@@@

"زوہان میں جانتی ہوں یہ آپ ہیں۔۔۔ چھوڑیں مجھے۔۔۔ نیچے سب پریشان ہو جائیں گے۔۔۔"

زنیشہ ہاتھ پیر چلانے کی پوری کوشش کر رہی تھی۔۔ مگر مقابل موجود شخص اُسے حویلی کی نجانے کون کون سی بھول بھلیوں سے گزارتا اندھیرے کے بیچ آگے بڑھ رہا تھا۔۔۔ زنیشہ دیکھ پا رہی تھی کہ حویلی کے باقی حصوں میں لائٹ آچکی تھی۔۔۔ صرف یہ حصہ ہی تاریک تھا۔۔

جب یوں ہی اُسے بانہوں میں اُٹھائے وہ ناک کی سیدھ میں چلتا ایک کمرے کے آگے آن رُکا تھا۔۔

دروازے کو پیر مار کر کھولتے اندر داخل ہو کر واپس اُسی طرح بند کرتے لاک چڑھا دیا تھا۔۔

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

زنیشہ کو اپنی سانسیں رکتی محسوس ہوئی تھیں۔۔۔اور دل بُری طرح خوفزدہ ہوا تھا۔۔۔۔

کمرے میں نیم تاریکی پھیلی ہوئی تھی۔۔۔۔جس کے باوجود وہ اپنے بے حد قریب موجود شخص کا چہرا نہیں دیکھ پا رہی تھی۔۔۔۔کیونکہ وہ لوگ اندھیرے میں کھڑے تھے۔۔

"کک کون ؟؟؟؟ "

وہ اُس کو اتنی دیر تک نہ بولتا دیکھ اُلجھ گئی تھی۔۔۔

یہ کمرہ کس کا تھا۔۔۔۔اِس حویلی میں رہنے کے باوجود وہ پہلی بار یہاں آئی تھی۔۔۔۔۔

جب اُسے نیچے اُتارتے وہ شخص اُس کے مقابل آن کھڑا ہوا تھا۔۔۔اُسی لمحے کمرے کی لائٹس آن ہوئی تھیں۔۔۔اور پورا کمرا روشنیوں میں نہا گیا تھا۔۔۔۔

سامنے موجود شخص کو دیکھ زنیشہ کے چودہ طبق روشن ہوئے تھے۔۔

وہ ساکت کھڑی پھٹی پھٹی آنکھوں سے سامنے کھڑے شخص کی جرأت دیکھ رہی تھی۔۔۔۔

"مزمل؟؟؟؟؟"

سیاہ قمیض شلوار میں ملبوس وہ کوئی زوہان نہیں مزمل تھا۔۔۔زنیشہ کے چہرے کی ہوائیاں اُڑ چکی تھیں۔۔۔ایک غیر شخص اُسے اِس طرح اُٹھا کر یہاں کیوں لایا تھا۔۔۔۔

"تم۔۔۔۔۔تمہاری ہمت بھی کیسے ہوئی یہ گھٹیا حرکت کرنے کی۔۔۔۔آژمیر لالہ اور زوہان تمہیں چھوڑیں گے نہیں۔۔۔۔تم کتنے بڑے فراڈ ہو میں اب اُن دونوں کو بتاؤں گی۔۔۔۔"

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

زنیشہ غصے سے چلاتی واپس جانے کے لیے پلٹی تھی۔۔۔جب مزمل نے اُس کی کلائی دبوچ کے اپنی جانب کھینچتے اپنے بے حد قریب کر لیا تھا۔۔۔۔

وہ پینوٹائز سا اُس کا یہ سہانا رُوپ دیکھ رہا تھا۔۔۔زرد لہنگے میں دوپٹے کو دلہنوں کی طرح سر پر سجائے سیاہ زلفوں کی ناگن چٹیا آگے ڈالے وہ مہندی، گجرے اور ابٹن کی خوشبوؤں میں رچی بسی سامنے کھڑے اپنے دیوانے کو مزید پاگل کر گئی تھی۔۔۔۔

"چھوڑو مجھے۔۔۔۔۔"

زنیشہ نے اُس سے اپنے آپ کو آزاد کروانا چاہا تھا۔۔۔جب اُس کی آنکھوں میں جھانکتے اُسے بریک لگی تھی۔۔۔

داڑھی اور مونچھوں کے پیچھے چھپا چہرا۔۔۔۔ ؟؟؟

وہ پھٹی پھٹی آنکھوں سے اُسے دیکھ رہی تھی۔۔۔

"تم سوچ بھی کیسے سکتی ہو کہ ملک زوہان کے علاوہ کوئی تمہارا باڈی گارڈ ہو سکتا ہے۔۔۔۔تمہارے قریب آنے سے پہلے اُس شخص کی سانسیں نہ چھین لوں۔۔۔۔"

زنیشہ کے گال پر ہونٹ ٹکائے بولتا وہ اُس کی سانسیں منتشر کر گیا تھا۔۔۔۔

اُس کے دہکتے لمس نے زنیشہ کے ہوش گم کر دیئے تھے۔۔۔۔

وہ اِس انکشاف پر اپنے چہرے سے داڑھی اور مونچھیں ہٹاتے زوہان کو دیکھ رہی تھی۔۔۔

"آپ۔۔۔۔۔؟؟؟"

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

اُس کے وہم و گمان میں بھی نہیں تھا کہ مزمل زوہان بھی ہو سکتا ہے۔۔۔۔

@@@@@@@@

زنیشہ نے زوہان سے دور ہونا چاہا تھا۔۔ مگر زوہان نے اُس کی کمر پر گرفت مضبوط رکھتے اُسے اپنے مزید قریب کر لیا تھا۔۔۔۔

زنیشہ جہاں اُس کے خطرناک تیور دیکھ خوفزدہ تھی۔۔۔ وہیں اُسے اپنی آنکھوں کے سامنے سہی سلامت کھڑا دیکھ کل سے دل پر چھائی بے چینی اور اضطراب ختم ہو چکا تھا۔۔۔۔

"دو دن۔۔۔۔ صرف دو دن کے بعد تم اِس وقت مکمل طور پر میری دسترس میں ہو گی۔۔۔۔ پھر میں تم سے اپنی ایک ایک اذیت اور تمہاری ہر بے اعتبائی کا حساب سود سمیت لونگا۔۔۔۔"

زوہان اُس کی گردن پر اپنی گرم سانسیں چھوڑتا اِس جان لیوا دھمکی کے ساتھ زنیشہ کو کانپنے پر مجبور کر گیا تھا۔۔۔۔۔

زنیشہ کی خوشبو اُسے پاگل کر رہی تھی۔۔۔۔ وہ جس غصے کہ ساتھ یہاں آیا تھا۔۔۔ اب چاہنے کے باوجود برقرار نہیں رکھ پایا تھا۔۔۔۔

"جا سکتی ہو تم اب یہاں سے۔۔۔"

اگلے ہی لمحے زوہان اُسے اپنی گرفت سے آزاد کرتا رُخ موڑ گیا تھا۔۔۔ جس کی وجہ زنیشہ اُس کا سخت خفا ہو جانا ہی سمجھی تھی۔۔۔

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

اِس بات سے انجان کے اُس کے اِس گریز کی وجہ احتیاط تھی۔۔۔جو وہ خود کو زنیشہ کے اِس ہوش رُبا حُسن سے بہکنے سے بچانے کے لیے کر رہا تھا۔۔۔۔

زنیشہ خاموشی سے کھڑی اُس کی چوڑی پشت کو گھورتی رہی تھی۔۔۔۔اُس میں ہمت بالکل بھی نہیں تھی آگے بڑھ کر زوہان کو چھیڑنے کی۔۔۔۔

مگر وہ اپنی باتوں اود حرکتوں سے اُسے بہت زیادہ ناراض کر چکی تھی۔۔۔جس کا خمیازہ بھی عنقریب اُسے ہی بھگتنا تھا۔۔۔۔ لیکن اُس کے لیے پہلے وہ اِس بپھرے شیر کو تھوڑا نرم کر کے جانا چاہتی تھی۔۔۔۔

زنیشہ پوری ہمت مجتمع کرتی آگے بڑھی تھی اور پیچھے سے زوہان کے گرد بازوؤں کا حصار باندھ کر اُس کے سینے پر نازک ہتھیلیاں پھیلاتے وہ چہرا اُس کی پشت پر ٹکا کر آنکھیں موند گئی تھی۔۔۔۔

وہ جانتی تھی کہ زبان سے اقرار نہیں کر پائے گی۔۔۔مگر وہ اپنے اِس عمل سے زوہان کی اپنے دل میں اہمیت اُس پر واضح کر دینا چاہتی تھی۔۔۔

زوہان جسے لگا تھا کہ اُس کے کہنے پر زنیشہ خاموشی سے نکل جائے گی۔۔۔اُس کا نرم گرم لمس محسوس کرتے زوہان کتنے ہی لمحے حرکت نہیں کر پایا تھا۔۔۔۔زنیشہ کے لمس سے اُسے اپنے رگ وپے میں سکون سا سرایت کرتا محسوس ہوا تھا۔۔۔۔

وہ کب سے تنہا بھٹکتے بھٹکتے تھک گیا تھا۔۔۔۔اب اُسے زنیشہ میران اپنی سانسوں سے بھی قریب تر چاہیے تھی۔۔۔

یہ لڑکی اُس کے لیے کتنی ضروری تھی آژمیر کے علاوہ یہ بات آج تک کوئی نہیں جان پایا تھا۔۔۔شاید یہی وجہ تھی کہ آژمیر نے اتنی دشمنی کے باوجود بھی زنیشہ کو اُس کی دسترس میں سونپ دیا تھا۔۔۔

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

مگر زنیشہ میران اُسے کبھی سمجھ ہی نہیں پائی تھی۔۔۔ہمیشہ اپنے خاندان والوں کی خاطر اُس کے اگینسٹ جا کر اُس پر نجانے کیا کیا الزام لگائے تھے۔۔۔جن میں حقیقت نہ ہونے کے برابر تھی۔۔۔

سینے پر محسوس ہوتے اُس کے نازک ہاتھوں کے لمس پر اُس کے دل میں چھائی ساری دھند چھٹنے لگی تھی۔۔۔مگر وہ پلٹا ابھی بھی نہیں تھا۔۔۔

"آئم سوری۔۔۔۔"

زنیشہ کے لب ہولے سے پھڑ پھڑائے تھے۔۔۔

"فارواٹ۔۔۔۔؟؟؟؟"

زوہان نے بنا پلٹے، بنا اُس کے کپکپاتے وجود کو کوئی سہارا دیئے بے لچک انداز میں سوال کیا تھا۔۔۔

ورنہ اُس کے اندر اِس وقت جذبات کا کیسا طوفان اُٹھا ہوا تھا۔۔۔وہ بیان سے باہر تھا۔۔۔۔

"اُس دن آپ کو ہرٹ کرنے کے لیے۔۔۔۔"

زنیشہ ہولے سے منمنائی تھی۔۔۔۔

""تم نے تو ہر دن، ہر ملاقات میں مجھے ہرٹ کیا ہے۔۔۔۔کس کس بات کی معافی مانگو گی۔۔۔۔؟؟؟"

اپنے آپ سے چھڑی جنگ ہارتا زوہان اُس کی نرم گداز اُنگلیوں کو چھوتا اُس کے گجرے کے پھولوں سے چھیڑ خانی کرتے بولا۔۔۔اُس کی یہ شوخ جسارت زنیشہ کا چہرا لال کر گئی تھی۔۔۔اُس نے حصار ختم کر کے پیچھے ہٹنا چاہا تھا۔۔۔مگر زوہان اب کی بار اُسے مہلت نہ دیتے کلائی سے پکڑ کر اپنی جانب کھینچ چکا تھا۔۔۔

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

"اب بولو کیا بول رہی تھی؟؟؟"

زوہان کا موڈ زنیشہ کی اِس ایک استحقاق بھری حرکت سے بالکل فریش ہو چکا تھا۔۔۔

"کک کچھ نہیں۔۔۔۔"

زوہان کی تپش زدہ نگاہوں کی تاب نہ لاتے زنیشہ کی زبان لڑکھڑائی تھی۔۔۔اُسے موڈ میں آتا دیکھ اب بوکھلانے کی باری زنیشہ کی تھی۔۔۔اُسے قطعاً اندازہ نہیں تھا کہ وہ اتنی جلدی نرم پڑ جائے گا۔۔۔۔۔۔کیونکہ زنیشہ ابھی تک اُس کی اپنے لیے بے پناہ شدتوں سے واقف نہیں تھی۔۔۔۔

"رئیلی کچھ نہیں؟؟؟"

زوہان نے اُس کے گداز ہونٹوں پر انگوٹھا پھیر کر اُسے وارن کرتے بات کرنے پر اُکسایا تھا۔۔۔

جس پر زنیشہ اُسے گھور کر رہ گئی تھی۔۔۔

یہ شخص بنا دھمکی دیئے اُس سے کوئی بات نہیں کر سکتا تھا۔۔۔محبت کیسے جتاتا؟؟؟

"آپ بہت بڑے دھوکے باز ہیں۔۔۔۔"

زنیشہ جب بولی تو ایک ہی جملے سے زوہان کا دماغ گھما گئی تھی۔۔۔۔

"واٹ؟؟؟؟"

زوہان نے یہ بولنے کی توقع بالکل بھی نہیں کی تھی۔۔۔

زوہان کے ری ایکشن پر زنیشہ غلط الفاظ کا انتخاب کرنے پر گھبرائی تھی۔۔۔

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

"مم میرا مطلب مجھے اور لالہ کو دھوکا دیا۔۔۔مجھے اتنے ٹائم مزمل کے نام پر بے وقوف بنائے رکھا۔۔۔لالہ کو پتا چلا تو بہت ناراض ہونگے۔۔۔"

زنیشہ نے اُس کے خطرناک تیور دیکھ فوراً بات کو کور کرنا چاہا تھا۔۔۔جس پر لمحہ بھر کو ایک صدیوں سے بھولی بسری دلکش مسکراہٹ زوہان کے ہونٹوں پر اپنی چھب دکھلا کر غائب ہوئی تھی۔۔۔

"پہلی بات تو یہ کہ تمہارے لالہ اب اِس سب کے بارے میں جان چکے ہیں اور دوسری بات۔۔۔یہ میرا دھوکا نہیں تمہاری بے وقوفی اور نادانی ہے کہ اِتنے قریب رہنے کے باوجود مجھے پہچان نہیں پائی۔۔۔"

زوہان نے اُس کے الفاظ اُسی پر لوٹا دیئے تھے۔۔۔

"اوکے۔۔۔آئم سوری۔۔۔"

زنیشہ نے اب کی بار بھی ہتھیار ڈال دیئے تھے۔۔۔

"تم یہ سوری کی گردان کر کے کیا سمجھ رہی ہو۔۔۔کہ آنے والے میرے وقت میں خود کو مجھ سے بچالو گی۔۔۔"

زوہان نے زنیشہ کے دوپٹے کو سر پر لگی پنوں سے آزاد کرتے دور اُچھال دیا تھا۔۔۔

زنیشہ کا چہرا حیا اور خوف سے لال پر گیا تھا۔۔۔

"زوہان یہ۔۔۔"

اُس نے کچھ بولنا چاہا تھا مگر زوہان کے اُس کی چٹیا کی جانب بڑھتے ہاتھ اُس کی بولتی وہیں بند کر گیا تھا۔۔۔

یہ شخص ہر حال میں اُس پر بھاری تھا۔۔۔اِس کے غصے اور محبت دونوں کرنے کا انداز ہی جان لیوا ہوتا تھا۔۔۔

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

جاری ہے۔۔۔۔۔۔

اچانک سے مائینڈ کو پتا نہیں کیا ہوا ہے۔۔۔۔ سٹوری لکھی ہی نہیں جا رہی۔۔۔۔ کچھ اچھے ریویوز دیں۔۔۔۔ یا مجھے موٹیویٹ کریں کہ میں جلدی سے لکھ سکوں پہلے کی طرح۔۔۔۔

"مجھے آپ سے کچھ پوچھنا ہے۔۔۔۔"

ایک آخری اُلجھن جو مزمل کو لے کر ابھی بھی اُس کے دماغ میں ٹکی ہوئی تھی۔۔۔۔

"بولو۔۔۔۔"

زوہان اچھے سے سمجھ رہا تھا کہ وہ کیا پوچھنا چاہتی ہے۔۔۔۔۔

"لالہ تو مزمل سے ملے تھے نا پھر وہ کیسے آپ کو پہچان نہیں پائے۔۔۔۔۔ اور اُس دن آفس کے باہر مزمل پر آپ کے آدمی گن تانے کھڑے تھے۔۔۔۔ جبکہ آپ تو اندر تھے۔۔۔۔"

زنیشہ کا دماغ بالکل اُلجھ چکا تھا۔۔۔۔ یہ انسان ہمیشہ سے اُسے گھما کر رکھ دیتا تھا۔۔۔ اِس بار تو اُس کا دماغ کچھ زیادہ ہی اُلٹ گیا تھا۔۔۔

زوہان اچھے سے جانتا تھا کہ کوئی اُسے پہچانے نہ پہچانے مگر آژمیر میران اُسے پہچاننے میں دھوکا بالکل بھی نہیں کھائے گا۔۔۔۔ اِس لیے اُس نے اپنے گارڈز میں سے اپنے اُس آدمی کو چنا تھا، جو اکثر سیکورٹی ریزنز کی وجہ سے بھی اُس کے باڈی ڈبل کا فریضہ سر انجام دیتا تھا۔۔۔

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

اور دونوں کے داڑھی مونچھیں لگانے سے بالکل مماثلت ہو رہی تھی۔۔۔

آژمیر کے سامنے بھی وہی گیا تھا۔۔۔ اور اُس دن زنیشہ کو آفس تک لے کر بھی وہی آیا تھا۔۔۔۔ اور زنیشہ کو خوفزدہ کرنے کے لیے زوہان نے دھمکی کے طور پر اُسی شخص کے ساتھ اپنے آدمیوں کو وہ سب کرنے کو کہا تھا۔۔۔ جو صرف ایک دکھاوا ہی تھا۔۔۔

زوہان کی بات پر زنیشہ اُسے گھور کر رہ گئی تھی۔۔۔ اِس انسان کا دماغ کہاں کہاں اور کیسے کیسے چلتا تھا کوئی جان نہیں سکتا تھا۔۔۔

وہ اتنا ٹائم بے وقوف بنی تھی اِس بندے کے ہاتھوں۔۔۔ اِسی خفگی کے اظہار کے طور پر زنیشہ وہاں سے پلٹی تھی۔۔۔ مگر دور جانے سے پہلے ہی زوہان اُس کی کلائی دبوچ کر اپنے قریب کھینچ چکا تھا۔۔۔۔

زنیشہ نے بمشکل اُس کے سینے پر دونوں ہتھیلیاں ٹکاتے درمیانی فاصلہ برقرار رکھا تھا۔۔۔ جس چکر میں اُس کے ہاتھوں پر لگی ہلدی زوہان کے کریم کلر کے سوٹ پر نشان چھوڑ گئی تھی۔۔۔

اپنی ڈریسنگ کو لے کر حد درجہ کانشیس زوہان میران کو غیرت انگیز طور پر اِس بات سے کوئی فرق نہیں پڑا تھا۔۔۔۔۔۔

"تم مجھے اگلے دونوں فنکشنز میں گھونگھٹ کے اندر چاہیئے ہو۔۔۔ مجھ سے پہلے تمہارا سجا سنورا رُوپ کوئی اور نہیں دیکھ سکتا۔۔۔ کسی نے اگر ایسا کرنے کی گستاخی کی تو اُس کا انجام بہت بُرا ہو گا۔۔۔۔"

زوہان اُس کے کان کی لوح کو ہونٹوں سے چھوتا، اُس کے بالوں کو ہر قید سے آزاد کر گیا تھا۔۔۔ زنیشہ کی دلفریب خوشبو سے اپنی سانسوں کو معطر کرتا زوہان آہستہ آہستہ اپنا اختیار کھو رہا تھا۔۔۔

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

"دھمکیاں دینے کے علاوہ آپ کو کچھ نہیں آتا نا۔۔۔؟؟؟اِس کے علاوہ بھی کچھ طریقے ہوتے ہیں بات منوانے کے۔۔۔؟؟؟؟؟"

زنیشہ اُس کی دی جانے والی خطرناک دھمکیوں کے بدلے بے قابو ہوتی اپنی دھڑکنوں کو سنبھالنے میں ناکام ہو رہی تھی۔۔۔اُوپر سے اُس کی بڑھتی گستاخیاں الگ زنیشہ کے ہوش اُڑا رہی تھیں۔۔۔

"طریقے بہت ہیں۔۔۔بشرطِ یہ کہ تم برداشت کر پاؤ۔۔۔"

زوہان اُس کی آنکھوں میں آنکھیں ڈالے بولتا اُسے اپنے سہارے کھڑا کر گیا تھا۔۔۔

جبکہ اُس کی معنی خیز بات زنیشہ کا چہرا بالکل لال کر گئی تھی۔۔۔

"یہ۔۔۔یہ کس کا کمرہ ہے...؟؟؟میں اِس سے پہلے اِس کمرے میں کبھی نہیں آئی۔۔۔"

زنیشہ نے اُس کے خطرناک تیوروں سے گھبرا کر بات ہی بدل دی تھی۔۔۔

وہ فل بلیک کلر میں ڈیزائن کیا یہ انتہائی منفرد روم دیکھ کافی حیران تھی۔۔۔جہاں کی ہر شے میں بلیک کلر ہی نمایاں تھا۔۔۔اُس نے اِس گھر میں رہنے کے باوجود آج تک یہ نہیں دیکھا تھا۔۔۔

"یہ میرا روم ہے۔۔۔بچپن کی ساری باتوں کے ساتھ یہ بھی بھول چکی ہو تم۔۔۔یہاں میرا ن پیلس میں تمہارے علاوہ ایک یہی شے تو ہے میری۔۔۔۔۔"

زوہان نے کمرے پر ایک نگاہ ڈالتے زخمی مسکراہٹ کے ساتھ جواب دیا تھا۔۔۔

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

جس پر زنیشہ کتنے ہی لمحے اُس کے خوبرو چہرے سے نظریں نہیں ہٹا پائی تھی۔۔۔زوہان کی اذیت زنیشہ کا دل بے چین کر گئی تھی۔۔۔یہ شخص زندگی میں صرف زنیشہ میران کو چاہتا تھا۔۔۔کہ وہ اُس کی ہو کر رہے۔۔۔اُس کی فکر کرے۔۔۔ اُس کو سنبھالے۔۔۔۔اتنے سالوں سے بھٹکتی اُس کی بے چین روح کو قرار بخش دے۔۔۔مگر وہ کیا کر رہی تھی۔۔۔۔اِس پیارے لیکن ہر ایک سے خفا شخص کی اذیت کا باعث بن رہی تھی۔۔۔۔

یہ شخص اُس کی خاطر اپنی انا، انتقام، غصہ، ضد اور نفرت بھلا کر میران پیلس آیا تھا۔۔۔یہاں کے لوگوں سے بات کر رہا تھا۔۔۔مگر وہ ابھی بھی ملک زوہان پر اپنی زندگی میں اُس کی اہمیت واضح نہیں کر پائی تھی۔۔۔۔

زوہان اُس کی سانسوں میں بستا تھا شاید اِس بات کا اقرار وہ زبان سے نہ کر پاتی۔۔۔۔لیکن اب اُسے اپنے ہر عمل سے ظاہر کرنا تھا اِس روٹھے ہوئے شخص کو کہ وہ صرف اُسی کی تھی۔۔اور ہمیشہ اُسی سے جڑ کر رہنا چاہتی تھی۔۔۔۔

اُس کی زندگی کی ساری بہاریں اُس کی زندگی کے محبوب ترین انسان ملک زوہان میران کے دم سے ہی تھیں۔۔۔جنہیں وہ اب اتنے عرصے بعد ہر گز بھی خود سے دور نہیں جانے دینا چاہتی تھی۔۔۔

"میں آپ کے حوالے سے کچھ نہیں بھولی ہوں۔۔۔یہ روم چینج ہو چکا ہے۔۔۔۔اِس لیے میں اِسے پہچان نہیں پائی۔۔۔۔"

زنیشہ نے اُس کے شکوے پر اُسے سرد گھوری سے نوازا تھا۔۔۔۔

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

"اچھا تو کیا کیا یاد ہے میرے بارے میں تمہیں۔۔۔۔ کیا یہ بات یاد نہیں کہ میں بچپن سے ہی کتنا پوزیسیو ہوں تمہیں لے کر۔۔۔۔ نجانے کتنوں کی تو ہڈیاں بچپن میں ہی توڑ ڈالی تھیں۔۔۔۔ تم پر کسی کی اُٹھتی غلط نگاہ برداشت نہیں ہے مجھے۔۔۔۔ اگر میں نے کسی کو ایسا کرتے دیکھ لیا تو اُس کو ملنے والی سزا زندگی بھر یاد رہے گی اُسے۔۔۔۔"

زوہان کی آنکھوں میں شرارے پھوٹ پڑے تھے۔۔۔۔

"اُف یہ شخص اور اِس کی پوزیسیونیس۔۔۔" زنیشہ یہ سوچتے لال ہوئی تھی۔۔۔ اور ساتھ ہی اُسے زوہان سے مزید محبت محسوس ہوئی تھی۔۔۔۔

"اور اگر میں نے کسی لڑکی کو آپ کے قریب دیکھ لیا تو۔۔۔۔ اُس کی سزا کیا ہو گی۔۔۔؟؟؟"

زنیشہ زوہان کا کالر مٹھیوں میں جکڑ کر اُسی کے سہارے اُوپر کو اُٹھتی اُسے لمحے کے لیے حیران کر گئی تھی۔۔۔ کیونکہ یہ پہلی بار تھا کہ زنیشہ تھوڑا ہی سہی مگر اُس کے قریب آئی تھی۔۔۔۔

"یہ تو تمہیں ڈیسائیڈ کرنا ہے مجھے نہیں۔۔۔۔ میں بھلا کیوں اُن پیاری لڑکیوں کو سزا دوں۔۔۔"

زوہان کو پہلی بار تو آنکھوں کے سامنے زنیشہ کا یہ جیلسی بھرا روپ دیکھنے کو ملا تھا۔۔۔ جسے انجوائے کرتے اُس کے ہونٹوں پر مسکراہٹ نے چھپ دکھلائی تھی۔۔۔

جبکہ اُس کی بات زنیشہ کو اندر تک جلا کر راکھ کر گئی تھی۔۔۔

"تو پھر ابھی بھی اُنہیں کے پاس جائیں۔۔۔۔۔ یہاں آپ کر کیا رہیں ہیں؟؟؟"

زنیشہ کا پارہ چڑھ چکا تھا۔۔۔۔

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

@@@@@@@@@@

آژمیر حاعفہ کو بانہوں میں اُٹھائے بیڈ کی جانب بڑھا تھا۔۔۔اور نہایت ہی احتیاط سے اُسے بیڈ پر لٹاتے اپنا کمبل اوڑھا دیا تھا۔۔۔۔آژمیر میران کو اپنی کوئی شے بھی شیئر کرنے کی عادت نہیں تھی۔۔۔۔۔۔

جس طرح ابھی اُس نے حاعفہ کو یہ جگہ دی تھی۔۔۔یہ عام بات نہیں تھی۔۔۔۔آژمیر کے بارے میں سب جاننے والے حاعفہ کی اُس کی زندگی میں اہمیت کا اندازہ لگا سکتے تھے۔۔۔

"پلیز میں ٹھیک ہوں۔۔۔۔"

آژمیر کو ڈاکٹر کو کال ملاتے دیکھ حاعفہ نے اُس کی مضبوط ہتھیلی کو اپنی نازک سی ہتھیلی سے تھامتے روکا تھا۔۔۔

"اگر تم ٹھیک ہو تو تمہارا سر کیوں چکرایا۔۔۔؟؟؟؟"

آژمیر نے اُسے سخت تیوروں سے گھورا تھا۔۔۔وہ شدید پریشانی میں اِس وقت یہ نہیں دیکھ پایا تھا کہ وہ کیسے کھلے عام اُس کی فکر میں پاگل ہو رہا تھا۔۔۔حاعفہ کے سامنے جو چیز وہ نہیں لانا چاہتا تھا وہ نادانستگی میں آچکی تھی۔۔۔۔

"وہ میں نے صبح سے کچھ نہیں کھایا۔۔۔۔شاید اِس۔۔۔"

حاعفہ کے منہ سے بے اختیار نکلا تھا۔۔۔آدھی بات کر کے اُس نے زبان دانتوں تلے دبا دی تھی۔۔۔مگر تب تک تیر کمان سے نکل چکا تھا۔۔۔۔

"واٹ۔۔۔۔تم نے صبح سے کچھ نہیں کھایا۔۔۔۔اپنی حالت دیکھی ہے۔۔پہلے ہی اتنی دھان پان سی ہو۔۔۔مجھے تو سمجھ نہیں آتی تم چلتی پھرتی کیسے ہو۔۔۔۔"

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

آژمیر اُس کے کمبل میں چھپے نازک سراپے پر ایک بھرپور نگاہ ڈالتا۔۔۔اُسے جی جان سے لرزا گیا تھا۔۔۔

اُس نے پیچھے کو کھسکتے کمبل پر گرفت مزید مضبوط کی تھی۔۔۔اُس کی یہ حرکت آژمیر سے پوشیدہ نہیں رہ سکتی تھی۔۔۔

انٹر کام پر ملازمہ کو کھانے کا کہتا وہ حاعفہ کی جانب جھکا تھا۔۔۔

"جس دن میں نے قریب آنے کا ڈیسائیڈ کر لیا۔۔۔تو تمہاری یہ کمزور حد بندیاں میرا کچھ بگاڑ نہیں پائیں گی۔۔۔سو ابھی یہ سب کر کے اپنے لیے مشکلات کھڑی کرنے کی کوشش مت کرو۔۔۔"

آژمیر اُس کی آنکھوں میں جھانک کر بولتا۔۔۔اُس کے سُرخ پڑتے ناک پر مہرِ محبت ثبت کر گیا تھا۔۔۔

جب اُس کی نظر حاعفہ کے لال ہوتے کانوں پر پڑی تھی۔۔۔جو جیولری کے وزن برداشت کرتے ہلکان ہو رہے تھے۔۔۔

آژمیر اُس کے قریب جھکا تھا۔۔۔حاعفہ کی سانسیں پل بھر کے لیے تھم سی گئی تھیں۔۔۔آژمیر میران کی یہ جان لیوا قربت سہنا آسان نہیں تھا۔۔۔

مگر اُس نرمی بھری گرفت اپنے کانوں پر محسوس کرتے حاعفہ کا چہرا لال ہوا تھا۔۔۔

ایک ایک کرتے اُس نے حاعفہ کے سارے زیورات اُتار دیئے تھے۔۔۔حاعفہ تو اِس سارے عمل کے دوران دیوانہ وار نگاہوں سے اِس مغرور شخص کے وجیہہ چہرے کو گھورتی رہی تھی۔۔۔جس چہرے پر وہ مر مٹی تھی۔۔۔

دروازہ ناک ہونے پر آژمیر اُٹھ کر ملازمہ سے ٹرے پکڑ کر دروازہ لاک کرتا واپس اُس کی جانب بڑھا تھا۔۔۔

حاعفہ تو یک ٹک اپنی زندگی کا یہ خوبصورت ترین منظر دیکھ رہی تھی۔۔۔جو ہمیشہ سے اُس کا خواب رہا تھا۔۔۔

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

"اُٹھو۔۔۔۔"

آژمیر نے اُسے پکڑ کر تکیے کے سہارے بیٹھایا تھا۔۔۔وہ اُسے بتانا چاہتی تھی کہ وہ بالکل ٹھیک ہے۔۔۔ مگر آژمیر کے تاثرات کچھ سننے کے نہیں لگ رہے تھے۔۔۔۔

"تمہاری طبیعت ٹھیک نہیں تھی۔۔۔تو تم بتا نہیں سکتی تھی مجھے۔۔۔۔"

آژمیر اپنے ہاتھوں سے اُسے کھانا کھلاتے کڑے تیوروں سے استفسار کرتے بولا۔۔۔

"مگر میں بالکل ٹھیک ہوں۔۔۔۔۔۔"

حاعفہ ہولے سے منمنائی تھی۔۔۔۔اور یہ سچ بھی تھا۔۔۔یہ زرا سا سر چکرانا تو کچھ بھی نہیں تھا۔۔۔

اُس نے تو شدید بخار میں رقص تک کیا تھا لیکن آج تک کسی نے اُس کی اتنی کیئر کبھی نہیں کی تھی۔۔۔۔۔

اُسے آژمیر میران اپنی ماں کی دی گئی دعاؤں کا ثمر اور اب تک کی ساری اذیتوں کا مداوا معلوم ہو رہا تھا۔۔۔۔

اِس انسان کو اُس نے کس قدر ہرٹ کیا تھا مگر یہ اُس کی پوری اصلیت جانے بغیر بھی اُس کے ساتھ اتنی محبت سے پیش آرہا تھا۔۔۔

"میں اچھے سے جانتا ہوں کہ تم ٹھیک ہو۔۔۔۔۔اور تمہیں میری اس کیئر کی کوئی ضرورت ہے بھی نہیں۔۔۔ مگر میں کسی کو بھی اپنے سامنے تکلیف میں نہیں دیکھ سکتا۔۔۔چاہے وہ تم ہو یا کوئی اور۔۔۔"

آژمیر سخت الفاظ ادا کرتا اُسے کھانا کھلا کر اُس کے پاس سے اُٹھا تھا۔۔۔۔

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

جبکہ اُس کی بات پر دکھی ہونے کے بجائے حاعفہ مسکرادی تھی۔۔۔اُس نے آژمیر کی آنکھوں میں اپنے لیے جو فکر دیکھی تھی وہ کبھی کسی اور کے لیے نہیں ہو سکتی تھی۔۔۔۔

بس اُس کا یہ کھڑوس دشمنِ جاں اُس کے سامنے اتنی جلدی ہار ماننے کو تیار نہیں ہو رہا تھا۔۔۔اِس لیے یہ سب کر رہا تھا۔۔۔

حاعفہ بھی اُس کے پیچھے بیڈ سے اُٹھی تھی۔۔۔

"مجھے اپنے روم میں جانا ہے۔۔۔۔"

آژمیر کو موبائل پر مصروف ہوتا دیکھ وہ اندر ہی اندر ناراضگی کا اظہار سا کرتی دروازے کی جانب بڑھی تھی۔۔۔۔۔

جب دروازے تک پہنچنے سے پہلے ہی آژمیر آگے بڑھ کر اُسے بانہوں میں اُٹھا چکا تھا۔۔۔اور بنا ایک لفظ ادا کیے باہر نکل آیا تھا۔۔۔

حاعفہ تو آژمیر کی اتنی قربت کے ساتھ ساتھ باہر کسی کے دیکھ لینے کے خوف سے بھی آدھی ہوئی تھی مگر وہاں باہر گیلری میں کوئی نہیں تھا۔۔۔۔

حاعفہ کے روم میں داخل ہوتے آژمیر نے آگے بڑھ کر اُسے بیڈ پر لٹا دیا تھا۔۔۔۔

"اب صبح تک یہاں سے اُٹھنا مت۔۔۔۔ورنہ تمہیں یہاں سے اُٹھا کر واپس اپنے روم تک لے جانے میں مجھے زیادہ ٹائم نہیں لگے گا۔۔۔۔"

آژمیر اُس کی پیشانی پر بوسہ دے کر وارن کرتا واپس پلٹا تھا۔۔۔

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

حاعفہ نے محبت وار فتگی بھری نگاہوں سے اُس کی چوڑی پیشانی کو نہارا تھا۔۔۔اور پھر آسودگی سے پلکیں موند لی تھیں۔۔۔وہ اچھے سے جانتی تھی کہ آج اُسے نیند نہیں آنے والی تھی۔۔۔۔۔وہ سونا چاہتی بھی نہیں تھی۔۔۔۔ اِس گزرے اپنی زندگی کے حسین لمحوں کو وہ آج کی پوری رات آنکھوں میں بسا کر گزارنا چاہتی تھی۔۔۔۔۔

@@@@@@@@@@

زنیشہ زوہان سے ناراضگی کا اظہار کرتی اپنا بازو چھڑانے کی کوشش کرتی وہاں سے جانے کو تیار تھی۔۔۔

وہ مایوں کے لہنگے میں اب کھلے بالوں کے ساتھ مزید حسین لگ رہی تھی۔۔۔

"وہ میری مایوں کی دلہنیں نہیں ہیں۔۔۔۔۔تم ہو۔۔۔اِس لیے تمہارے پاس ہی آؤں گا نا۔۔۔۔"

زوہان اگلے ہی لمحے اُسے بانہوں میں اُٹھاتا صوفے کی جانب بڑھ گیا تھا۔۔۔جبکہ زنیشہ اپنی فرار کی ساری راہیں مسدود ہوتی دیکھ مزید گھبرا گئی تھی۔۔۔

"یہ آپ کیا کر رہے ہیں۔۔۔۔؟؟؟ پلیز مجھے نیچے اُتاریں۔۔۔۔"

زوہان کے بہت زیادہ قریب آجانے پر اُس کا دل بے ہنگم انداز میں دھڑک اُٹھا تھا۔۔۔۔

"جو مایوں کی دلہن کے ساتھ کیا جاتا ہے۔۔۔۔"

زوہان اُسے کی غیر ہوتی حالت پر محظوظ ہوتا اُسے صوفے پر بیٹھا گیا تھا۔۔۔۔

زنیشہ کی شرم سے سُرخ پڑتی رنگت اور اُٹھتی گرتی گھنیری پلکوں کا رقص اُسے پاگل کر رہا تھا۔۔۔۔مگر اپنی ناراضگی برقرار رکھنے کے ساتھ ساتھ وہ پوری احتیاط برتے ہوئے تھا۔۔۔۔

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

زوہان اُسے صوفے پر بیٹھا کر اُس کے سامنے ٹیبل پر بیٹھتا زنیشہ کی سانسیں منتشر کر گیا تھا۔۔۔

زوہان اِس وقت کریم کلر کے سوٹ میں ملبوس، اپنے سیاہ بالوں جیل کی مدد سے سیٹ کیے، اپنی مغرور نقوش اور چوڑی پیشانی کے ساتھ زنیشہ کو اپنا مزید دیوانہ بنا رہا تھا۔۔۔

"کک کیا؟؟؟؟"

زنیشہ پوری زرد ہو چکی تھی۔۔۔ کیونکہ زوہان سے وہ کبھی بھی کچھ بھی اُمید کر سکتی تھی۔۔۔

جب اُس کی نظر سائیڈ ٹیبل پر رکھے باول پر پڑی تھی۔۔۔ جسے میں گھلی ہلدی دیکھ زنیشہ نے حیرانگی سے زوہان کو دیکھا تھا۔۔۔

"آپ مجھے ہلدی لگائیں گے۔۔۔؟؟"

زنیشہ کو بالکل بھی یقین نہیں آیا تھا۔۔۔ کیونکہ وہ جانتی تھی کہ زوہان کو یہ ساری رسمیں فضول ہی لگتی تھیں۔۔۔ اور وہ اِن کے حق میں تھا بھی نہیں۔۔۔

"میں نے سنا ہے کسی سے کہ اگر دلہا دلہن کو ہلدی لگاتا ہے تو دلہن پر رُوپ زیادہ آتا ہے۔۔۔ تو سوچا کیوں نہ میں بھی یہ کر کے دیکھ لوں۔۔۔"

زوہان کی معنی خیزی سے کہیں بات پر زنیشہ کے گال تپ اُٹھے تھے۔۔۔ اُس کا دل چاہا تھا۔۔۔ ماورا کا ابھی جا کر اپنے ہاتھوں قتل کر دے۔۔۔ اُسی نے یہ بات مذاق میں ماورا کے سامنے کہی تھی کیونکہ اُس کی شروع سے ایسی اُلٹی سیدھی خواہشیں

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

رہی تھیں۔۔۔ مگر اُسے زرا بھی اندازہ نہیں تھا کہ باقی سب باتوں کے ساتھ زوہان اُس کی یہ بات بھی پوری کرنے پہنچ جائے گا۔۔۔۔

زنیشہ اب کچھ بولنے کے قابل ہی نہیں رہی تھی۔۔۔۔اُس کی لرزتی پلکیں اور کپکپاتے ہونٹ زوہان کو پاگل کر رہے تھے۔۔۔۔

اُس نے ہاتھ بڑھا کر زنیشہ کے دائیں گال پر ہلدی لگا دی تھی۔۔۔زنیشہ کی رنگت اُس کے دھکتے لمس پر تپ اُٹھی تھی۔۔۔۔

"زنیشہ میران پر صرف ملک زوہان کا حق ہے۔۔۔۔۔"

یہ الفاظ ادا کرتے زوہان کی آنکھیں مسکرائی تھیں۔۔۔اُس نے جھک کر زنیشہ کی ٹھوڑی پر لب رکھ دیئے تھے۔۔۔۔

اُس کی گھمبیر سرگوشی اور شدت بھرے لمس پر زنیشہ کی جان نکل گئی تھی۔۔۔

جب اگلے ہی لمحے زوہان اُس کے سامنے سے اُٹھتا رُخ پھیر گیا تھا۔۔۔۔

زنیشہ جانتی تھی وہ بہت سی باتیں دل میں جمع کیے ابھی بھی اُس سے ناراض تھا۔۔۔۔جن کو ختم کر کے اُسے منانا بہت مشکل ہونے والا تھا۔۔۔ مگر زنیشہ زوہان میران کے اندر پنپتے ہر دکھ اور درد کو سمیٹ لینا چاہتی تھی۔۔۔۔

وہ ہاتھ میں ٹشو پکڑے اپنی جگہ سے اُٹھی تھی۔۔۔۔اور بے قابو ہوتی دھڑکنوں کے ساتھ زوہان کے مقابل آن کھڑی ہوئی تھی۔۔۔

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

بنا کچھ بولے زوہان کے مزید قریب ہوتے وہ اُس کی شرٹ پر لگے ہلدی کے داغ ٹشو کی مدد سے صاف کرنے لگی تھی۔۔۔۔

زوہان بنا کوئی موومنٹ کیے یک ٹک اُسے دیکھے گیا تھا۔۔۔

"میں اپنے شوہر سے اپنی ہر نادانی کی معافی مانگ کر اُسے منالینا چاہتی ہوں۔۔۔"

زنیشہ اُس کے پیروں پر پیر رکھ کر اُس کے قریب ہوتی اُس کی ٹھوڑی پر لب رکھے واپس پلٹی ہی تھی۔۔۔جب زوہان اُس کے اتنے خوبصورت انداز پر پوری طرح گھائل ہوا تھا۔۔۔

زنیشہ کا اُسے والہانہ نظروں سے دیکھنے کا انداز، اُس کے گالوں کی سُرخی اور اظہار کرنے کی خاطر کھلتے بند ہوتے یہ نازک لب اُس پر واضح کر جاتے تھے کہ یہ لڑکی واقعی اُس کی دیوانی تھی۔۔۔

اور اب تو زنیشہ کا یہ جان لیوا عمل زوہان کا ضبط ختم کر گیا تھا۔۔۔

زنیشہ کی نازک سی کمر میں بازو حمائل کر کے اُسے اُوپر اُٹھاتے زوہان اُس کے بالوں میں چہرا چھپاتے اُس کی گردن پر جھک گیا تھا۔۔۔زنیشہ اُس سے ایسی کسی شدت پسندی کی اُمید نہیں رکھ رہی تھی۔۔۔

اُس کا شدت بھرا لمس محسوس کرتے زنیشہ کی جان نکل گئی تھی۔۔۔۔

"میں اپنی بیوی کے منانے کا منتظر رہوں گا۔۔۔"

زوہان اُس کی گردن پر اپنی محبت کا گہرا نشان چھوڑتا اُس کے کانپتے لرزتے وجود پر ایک شوخ نگاہ ڈالتا وہاں سے نکل گیا تھا۔۔۔

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

زنیشہ جو کچھ دیر پہلے بہادر بنی زوہان کے سامنے جا کھڑی ہوئی تھی۔۔۔اُس کی جوابی کارروائی زنیشہ کے ہوش اُڑا گئی تھی۔۔۔یہ شخص اُس کی سوچ سے بھی زیادہ مشکل تھا۔۔۔کب، کہاں، کیسے اُس کا موڈ بدل جاتا تھا یہ کبھی کوئی سمجھ ہی نہیں پایا تھا۔۔۔

زنیشہ نے ہاتھ بڑھا کر اپنی گردن کو چھوا تھا۔۔۔جہاں ابھی بھی اُسے کوئلے دھکتے محسوس ہو رہے تھے۔۔۔۔جب کافی دیر بعد سانسیں بحال ہوتے ایک شرمگی سی مسکراہٹ اُس کے ہونٹوں پر پھیل گئی تھی۔۔۔۔

@@@@@@@@@@

"میران پیلس میں بجتی شہنائیاں جلد ہی ماتم میں بدلنی ہونگیں۔۔۔اور کسی بھی قیمت پر اُن دونوں بھائیوں کو ایک نہیں ہونے دینا۔۔۔۔اگر وہ ایک ہو گئے تو اُنہیں برباد کرنا ناممکن ہو جائے گا۔۔۔۔"

اکرام حنیف اپنے سارے پلانز فیل ہو جانے کے بعد اب ہاتھ ہر ہاتھ دھرے نہیں بیٹھنا چاہتا تھا۔۔۔۔میران پیلس میں لگی رونقیں اُس کے اندر آگ لگا رہی تھیں۔۔۔۔اُس کی سگی اولاد کی شادی تھی اور وہی وہاں داخل بھی نہیں ہو سکتا تھا۔۔۔۔

"تو کیا کریں اب ہم۔۔۔۔اُن دونوں کو ہر طرح سے کمزور کرنے کی کوشش کر رہے ہیں۔۔۔۔مگر وہ کوئی سرا ہاتھ ہی نہیں دے رہے۔۔۔"

اکرام حنیف کا بھتیجا بھی زنیشہ کو ہاتھ سے نکلتا دیکھ اب پوری طرح ایکٹیو ہو چکا تھا۔۔۔

"اب ہے ایک آزمیر میران کی کمزوری۔۔۔۔۔جو ہماری ہی بنائی گئی ہے۔۔۔۔اُس کے ذریعے آزمیر میران کو آسانی سے توڑا جا سکتا ہے۔۔۔۔اور ویسے بھی اُس لڑکی نے ہمیں دھوکا دیا تھا۔۔۔اُس سے بھی بہت سارے حساب نکلتے ہیں

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

ہمارے۔۔۔ایک تیر سے دو شکار ہو جائیں گے۔۔۔اور یہ نشانہ چلایا جائے گا زوہان کے کندھے پر رکھ کے۔۔۔جس سے نہ صرف اپنی محبت کھو دینے پر آژمیر میران پاگل ہو جائے گا۔۔۔بلکہ ایک بار پھر زوہان کو اپنا دشمن مانتے نفرت سے دھتکار دے گا۔۔۔اور اُن کی اِس بربادی کے ساتھ ہی ہماری کامیابی ہو گی۔۔۔۔"

اکرام حنیف سارا پلان ترتیب دیتا آخر میں کمینگی سے مسکرا دیا تھا۔۔۔۔

@@@@@@@@@@

"حاعفہ بیٹا آج بہت عرصے بعد میران پیلس کے تمام افراد ایک ساتھ ناشتہ کرنے کے لیے اکٹھے ہوئے ہیں۔۔۔میں چاہتی ہوں آپ بھی ہمارے ساتھ شامل ہوں۔۔۔"

حاعفہ شاور لے کر بال ڈرائیر سے خشک کرنے میں مصروف تھی۔۔۔جب حمیرا بیگم دروازہ ناک کرتے اندر داخل ہوئی تھیں۔۔۔

ماورا تو کب کی نیچے جا چکی تھی۔۔۔مگر حاعفہ آژمیر سے سامنا کرنے کے خیال سے جھجھک رہی تھی۔۔۔اُس کے سامنے آنے کا سوچ کر ہی اُس کا دل زوروں سے دھڑک اُٹھتا تھا۔۔۔

"جی ماما میں بس آ ہی رہی تھی۔۔۔"

حاعفہ اُن کی اتنی محبت پر چاہ کر بھی اُنہیں انکار نہیں کر پائی تھی۔۔۔۔

وہ اِس وقت مہرون گرم سوٹ میں ملبوس دھلی دھلائی سفید رنگت کے ساتھ بہت دلکش لگ رہی تھی۔۔۔اُس نے اپنے نیم گیلے لمبے گھنے باولوں کو کمر پر ہی کھلا چھوڑ کر دوپٹہ اپنے گرد اچھے سے پھیلا لیا تھا۔۔۔۔

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

ہونٹوں پر پنک کلر کا لائٹ سا لپ گلاز لگا رکھا تھا۔۔۔جو اُس کی گلابیاں چھلکاتی شفاف رنگت پر مزید چار چاند لگا رہا تھا۔۔۔۔

حمیرا بیگم کی معیت میں دھڑکتے دل کے ساتھ اُس نے ڈائننگ ہال میں قدم رکھا تھا۔۔۔جہاں سامنے ہی اُس ستمگر کو اپنی سحر انگیز شخصیت کے ساتھ بیٹھا دیکھ اُس کی سانسیں اتھل پتھل ہوئی تھیں۔۔۔۔

وہاں تقریباً خاندان کے سبھی لوگ موجود تھے۔۔۔

آژمیر کے ساتھ والی سیٹ پر سویرا کو بیٹھا دیکھ حاعفہ کا موڈ آف ہوا تھا۔۔۔

کل رات کے بعد آژمیر کو لے کر اُس کی سوچ بدل چکی تھی۔۔۔اب وہ اُس سے دور نہیں جانا چاہتی تھی۔۔۔بلکہ اُس کے قریب سے قریب تر ہونا چاہتی تھی۔۔۔وہ اُس کا شوہر تھا۔۔۔اور اُس پر وہ اپنے علاوہ کسی لڑکی کو حق جتاتا نہیں دیکھ سکتی تھی اب۔۔۔۔۔

وہ آنکھوں میں اُداسی بھرے آژمیر کے سامنے والی کرسی پر آن بیٹھی تھی۔۔۔

حاعفہ نے نوٹ کیا تھا کہ اُس کے آنے کے بعد آژمیر نے ایک کے بعد دوسری نگاہ نہیں ڈالی تھی اُس پر۔۔۔۔ایک تو اُسے سویرا کو آژمیر کے ساتھ بیٹھے دیکھنے پر غصہ تھا۔۔۔اُوپر سے اُس کا اِس قدر اگنور کرنا حاعفہ کی آنکھوں میں نمی بھر گیا تھا۔۔۔۔

جسے چھپاتی وہ سر جھکا گئی تھی۔۔۔۔

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

"واؤ آج تو بڑی محفل سجی ہوئی ہے ناشتے پے۔۔۔۔۔"

حاشر حاعفہ کے ساتھ پڑی خالی کرسی پر آن بیٹھتا خوشگوار لہجے میں مخاطب ہوا تھا۔۔۔

"میرے لالہ کی پرسنیلٹی ہی اتنی جاندار ہے۔۔۔۔ جہاں آجائیں وہاں محفل سج ہی جاتی ہے۔۔۔۔۔"

جواب زنیشہ کی جانب سے آیا تھا۔۔۔ جو آج کچھ الگ ہی خوشی سے چہک رہی تھی۔۔۔۔ جو بات سب نے ہی نوٹ کی تھی۔۔۔

"لگتا ہے میرے خون پسینے سے اریج کی گئی کل کی دونوں ڈیٹس ہی کامیاب گئی ہیں۔۔۔۔ چہروں پر چھائی خوشی چھپائے نہیں چھپ رہی۔۔۔۔۔"

ماورا زنیشہ کے کان میں سرگوشی کرتے بولی۔۔۔۔

"ڈیٹ کی بچی۔۔۔۔۔۔ جو تم نے کل کیا ہے۔۔۔ اُس کا بدلہ تو میں ضرور لوٹاؤں گی۔۔۔۔ تمہاری ڈیٹ اریج کرکے۔۔۔۔۔ آج صبح ہمارے اُٹھنے سے پہلے ہی تم کمرے سے نکل گئی ورنہ آج ہمارے ہاتھوں تمہاری درگت بننا یقینی تھا۔۔۔۔"

زنیشہ نے اُسے مصنوعی گھوری سے نوازتے دھمکی دی تھی۔۔۔

"اماں سائیں۔۔۔۔ وہ کنیز آنٹی کیا کہہ رہی تھیں کل آپ کو۔۔۔۔ اُنہیں ماورا پسند آئی ہے اُن کے بیٹے کے لیے۔۔۔ اور وہ جلد از جلد رشتے کے لیے آنا چاہتی ہیں۔۔۔۔"

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

زنیشہ نے مزے لیتے جو بات کہی تھی، وہ ماورا کے سر پر ایک زوردار بم کی طرح پھوٹی تھی۔۔۔سب کے چہروں پر مسکراہٹ دیکھ اور حاعفہ کو بھی اِس معاملے میں کافی حد تک رضامند دیکھ ماورا کے چھکے چھوٹ چکے تھے۔۔۔۔۔۔

اُس نے بے بسی سے موبائل فون کی جانب دیکھا تھا۔۔۔وہ جب سے میران پیلس آئی تھی۔۔۔نجانے کتنی بار منہاج کا نمبر ملا چکی تھی۔۔۔مگر ہر بار وہ آف ہی مل رہا تھا۔۔۔

ماوراسب کے سامنے ہنسی کھیلتی اپنے اندر کتنی بڑی تکلیف چھپائے ہوئے تھی کوئی نہیں جانتا تھا۔۔

وہ حاعفہ کو اتنے عرصے بعد۔۔۔یا شاید اب تک کی زندگی میں پہلی بار اتنا خوش اور آسودہ دیکھ رہی تھی۔۔۔

وہ اُسے ایک بار پھر اپنی وجہ سے پریشانیوں میں نہیں دھکیلنا چاہتی تھی۔۔۔اِس لیے اُس کے سامنے زیادہ سے زیادہ خوش رہنے کی کوشش کرتی تھی۔۔۔۔۔

لیکن اب جو سر پر نئی تلوار لٹکنے لگی تھی۔۔۔اِس نے اُسے بے چین کر کے رکھ دیا تھا۔۔۔

اب اُسے جلد از جلد منہاج سے رابطہ کرنا تھا۔۔۔

@@@@@@@@@@@

"بابا اتنے دن گزر چکے ہیں اور آپ اب تک اُس کا پتا نہیں لگوا پائے۔۔۔پلیز بابا وہ میرے لیے بہت امپورٹنٹ ہے۔۔۔۔ میں اُس کے بغیر نہیں رہ پاؤں گا بابا پلیز۔۔۔۔ڈو سمتھنگ۔۔۔۔۔میں جلد از جلد واپس آنے کی کوشش کر رہا ہوں۔۔۔۔مگر میں تب تک کے لیے بھی ویٹ نہیں کر سکتا۔۔۔۔۔کہیں وہ کسی مشکل میں نہ ہو۔۔۔۔۔میں اتنا تو جانتا ہوں کہ وہ کسی مجبوری کی وجہ سے ہی گئی ہے۔۔۔۔وہ مجھ سے بہت محبت کرتی ہے۔۔۔"

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

منہاج سمندر پار بیٹھا تڑپ رہا تھا۔۔۔اُس کا بس نہیں چل رہا تھا کہ ابھی اُڑ کر یہاں پہنچ جائے۔۔۔۔اور اپنی قیمتی متاع کو کہیں سے بھی ڈھونڈ نکالے جو نجانے اچانک کہاں کھو گئی تھی۔۔۔۔۔

ہمیشہ سے اُس نے سنا تھا کہ سچی محبت اتنی آسانی سے کبھی نہیں ملتی تھی۔۔۔۔اِس بات کی سچائی اُسے آج سمجھ آ رہی تھی۔۔۔۔ماورا اُس کی ہو کر بھی اُس کے پاس نہیں تھی۔۔۔۔اُس نے اپنی محبت کو پا کر کھو دیا تھا۔۔۔۔

اُسے یہی لگ رہا تھا کہ اُس نے محبت میں جتنا ماورا کو تڑپایا تھا اب قدرت اُس سے، اُن سب باتوں کا انتقام لے رہی تھی۔۔۔۔

"منہاج بیٹا کول ڈاؤن۔۔۔۔میں نے پرامس کیا ہے نا آپ سے۔۔۔۔۔۔میں اپنی بہو کو اِس گھر میں لا کر رہوں گا۔۔۔۔
"

شہاب درانی نے منہاج کو تسلی دینی چاہی تھی۔۔۔۔وہ کسی قیمت پر اپنے بیٹے کی اکلوتی خوشی اُس سے دور نہیں ہونے دینا چاہتے تھے۔۔۔۔۔

مگر منہاج کا یہ جذباتی بن بھی اُنہیں پریشان کر رہا تھا۔۔۔۔۔

"بابا کاش آپ میری تکلیف سمجھ پاتے۔۔۔۔یہاں میرا ایک ایک سیکنڈ کس قدر اذیت میں گزر رہا ہے میں بتا نہیں سکتا۔۔۔۔"

منہاج اُن کا ایک بار پھر وہی تسلی بھرا جملہ سنتا افسردگی سے بول کر فون بند کر گیا تھا۔۔۔۔

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

"تمہارے بغیر اِس قدر بے چین اور پاگل ہو جاؤں گا، میں نے کبھی نہیں سوچا تھا۔۔۔اب احساس ہو رہا ہے کہ کس قدر شدت سے چاہا ہے تمہیں۔۔۔ایک بار مل جاؤ۔۔۔پھر کبھی ایک سیکنڈ کے لیے بھی خود سے دور نہیں کروں گا۔۔۔۔"

منہاج خود کلامی کرتا کرسی کی پشت سے سر ٹکا گیا تھا۔۔۔۔۔

اُسے بس یہی فکر کھائے جا رہی تھی کہ ماورا کسی پرابلم میں نہ ہو۔۔۔۔۔

اُسے رہ رہ کر خود پر غصہ آ رہا تھا کہ ماورا کو ڈھونڈے بغیر وہ یہاں آیا ہی کیوں تھا۔۔۔

@@@@@@@@@@

"ارے پہلے بڑی بہن کی شادی ہو گی، اُس کے بعد چھوٹی کی۔۔۔۔پہلے تو ہمیں حاعفہ کے لیے کوئی اچھا سا لڑکا ڈھونڈنا ہو گا۔۔۔۔"

حمیرا بیگم کی بات پر شمسہ بیگم نے آژمیر کی جانب دیکھا تھا۔۔۔جو اِن لیڈیز کی باتوں پر بنا توجہ دیئے قاسم صاحب کے ساتھ آفس کے کوئی معاملات ڈسکس کرنے میں مصروف تھا۔۔۔

شمسہ بیگم کو حاعفہ آژمیر کے لیے بہت پسند آئی تھی۔۔۔یہ دھیمے نرم مزاج کی صابر سی لڑکی ہی اُن کے مشکل ترین بیٹے کو سنبھال سکتی تھی، اُسے سمجھ سکتی تھی۔۔۔۔

جس کے موڈ لمحے کے ساتھ بدلتے تھے۔۔۔اور غصہ تو تقریباً ہر وقت ناک پر دھرا رہتا تھا۔۔۔

لیکن شمسہ بیگم ابھی اِس بات سے انجان تھیں۔۔۔کہ حاعفہ نہ صرف اُن کے بیٹے کو سمجھ چکی تھی بلکہ اُسے سنبھالنے کے لیے بھی دل و جان سے تیار تھی۔۔۔

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

"قاسم بھائی کیا خیال ہے اِس بارے میں آپ کا۔۔۔۔"

شمسہ بیگم نے جان بوجھ کر آژمیر کو متوجہ کرنے کے لیے قاسم صاحب کو مخاطب کیا تھا۔۔۔

"خیالات تو نیک ہی ہونے چاہییں۔۔۔اور ساتھ میں قریب کی نظر بھی تیز ہونی چاہیئے۔۔۔"

حاشر نے پسندیدگی بھری نظروں سے حاعفہ کو دیکھتے لقمہ لگایا تھا۔۔۔

حاعفہ کے غیر معمولی حُسن کی وجہ سے وہ تقریباً خاندان کے سبھی لڑکوں کی پسند بن چکی تھی۔۔۔اور اب سب ہی اُسے حاصل کرنے کی خواہش رکھتے تھے۔۔۔

"جسٹ سٹاپ اِٹ۔۔۔یہ ڈائیننگ ٹیبل ہے کوئی میرج بیورو نہیں کہ سب رشتے کروانے والی ڈیوٹی نبھا رہے ہیں۔۔۔ ابھی جس کی ہو رہی ہے اُس کی آرام سکون سے ہونے دیں۔۔۔باقیوں کی بعد میں دیکھی جائے گی۔۔۔"

آژمیر جس کے کانوں میں حاعفہ کو لے کر کب سے یہ ساری باتیں پڑ رہی تھیں۔۔۔آخر کار اُس کا ضبط جواب دے گیا تھا۔۔۔

جبکہ آژمیر کے اتنے شدیدری ایکشن اور ایک دم غصہ ہو جانے پر سب ایکدم گھبرا گئے تھے۔۔۔سوائے حاعفہ کے۔۔۔۔جو کب سے اِسی بات کا ویٹ کر رہی تھی کہ آژمیر سب کو چپ کروائے گا۔۔۔۔

اُس نے آژمیر کے غصے سے لال چہرے کو محبت پاش نگاہوں سے دیکھا تھا۔۔۔۔مضبوط سائبان اور تحفظ کا احساس کیسا ہوتا ہے۔۔۔یہ آج حاعفہ نے محسوس کیا تھا۔۔۔۔

"حاشر آؤ میرے ساتھ کچھ کام ہے تم سے۔۔۔۔"

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

آژمیر اپنی جگہ سے اُٹھتا، حاشر کا بھی ساتھ لے گیا تھا۔۔۔ جو اُس کی بیوی کے پاس بیٹھ کر اُسے گھور رہا تھا۔۔۔ اب کوئی نہیں جانتا تھا کہ حاشر کو اُس کی اِس گستاخی کی کیا سزا ملنے والی تھی۔۔۔ جو وہ انجانے میں کر گیا تھا۔۔

@@@@@@@@@@

"جی فرقان صاحب آپ اِس میٹنگ کو دو دن بعد کے لیے رکھ دیں۔۔۔ آج اور کل میں میرا آفس آنا پاسبل نہیں ہے۔۔۔۔۔۔"

آژمیر فون پر بات کرتا اپنے روم سے نکل کر سٹڈی کی جانب بڑھ رہا تھا۔۔۔ جب اُس کی نگاہ سامنے کی جانب اُٹھی پھر واپس پلٹنا بھول چکی تھی۔۔۔ حاعفہ زرد رنگ کی سادہ سی شارٹ شرٹ اور کھلے پائنچوں والا ٹراؤزر پہنے، شرٹ کی سلیوز کو کہنیوں تک فولڈ کیے، دودھیا ہاتھوں کو بازوؤں تک فل مہندی سے بھرے وہ سادگی میں بھی قیامت ڈھا رہی تھی۔۔۔۔ سر پر اوڑھا دوپٹہ سلکی بالوں کی وجہ سے نیچے پھسل آیا تھا۔۔۔ جس میں سے جھانکتی اُس کی جوڑے میں مقید ناگن زلفیں آژمیر میران کو چاروں شانے چت کر گئی تھیں۔۔۔ اُسے حاعفہ کے بال بہت پسند تھے۔۔۔ جنہیں وہ ہر وقت اُس سے چھپا کر ہی رکھتی آئی تھی۔۔۔

حاعفہ جو اپنے دھیان میں چلتی اُس کی جانب ہی بڑھ رہی تھی۔۔۔ کسی خیال کے زیرِ اثر اُس نے نگاہیں اُٹھا کر سامنے دیکھا تھا۔۔ آژمیر کو وہاں کھڑا دیکھ اُس کے قدم اپنی جگہ پر ساکت ہوئے تھے۔۔۔

اُس نے ہڑبڑاہٹ میں دوپٹہ سر پر اوڑھنا چاہا تھا مگر پھر مہندی بھرے ہاتھوں کو بے بسی سے دیکھ کر رہ گئی تھی۔۔۔ وہ ماورا کی گھنٹوں کی محنت اِس طرح ضائع نہیں کرنا چاہتی تھی۔۔۔۔

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

آژمیر اُس کے قریب آچکا تھا۔۔۔۔حاعفہ کی پلکیں گھبراہٹ کے زیرِ اثر کوشش کے باوجود دوبارہ نہیں اُٹھ پائی تھیں۔۔۔۔

آژمیر آگے بڑھا تھا اور جھک کر اُس کی دونوں کلائیوں سے اُٹھتی مہندی کی مسحور کن خوشبو سے اپنی سانسیں معطر کرتا اُسے اپنے قریب کر گیا تھا۔۔۔۔

اِس سے پہلے وہ کچھ بولتا عقب سے حاشر کی کمزور سی آواز سنائی دی تھی۔۔۔

"لالہ نیچے سے ساری بکس اوپر شفٹ کر دی ہیں۔۔۔۔اب میں جاؤں۔۔۔۔۔"

حاشر آژمیر کے چوڑے وجود کے پیچھے چھپی حاعفہ کو نہیں دیکھ پایا تھا۔۔اُس کی سانسیں پھولی ہوئی تھیں۔۔۔اتنی ٹھنڈ میں بھی پوری طرح پسینے میں شرابور وہ بہت تھکا ہوا لگ رہا تھا۔۔۔۔

"آئندہ ایسی گستاخی ہو گی۔۔۔۔؟؟؟"

آژمیر حاعفہ کے چہرے پر پھسلی لٹ کو دیکھتا سرد لہجے میں حاشر سے مخاطب ہوا تھا۔۔۔۔حاعفہ کو لمحہ لگا تھا سمجھنے میں کہ حاشر کو کس بات کی سزا مل رہی ہے۔۔۔۔۔۔۔

صبح ناشتے کے ٹیبل پر اُس نے حاعفہ کے ساتھ جو فری ہونے کی کوشش کی تھی۔۔۔اور جو اُلٹے سیدھے ڈائیلاگ مارے تھے۔۔۔آژمیر کی جانب سے یہ اُن کا ری ٹرن تھا۔۔۔

حاشر کی شکل دیکھ حاعفہ کے ہونٹوں پر دھیمی سی مسکراہٹ بکھری تھی۔۔۔۔جسے اُس نے آژمیر سے پوشیدہ رکھنے کی کوشش کرتے چہرا جھکا لیا تھا۔۔۔۔

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

"نہیں لالہ آئندہ ایسا کچھ نہیں ہو گا۔۔۔۔۔"

حاشر منمنایا تھا۔۔۔اب تو وہ ساری بات سے لاعلم ہوتے ہوئے بھی۔۔۔۔حاعفہ کو بھابھی ہی بولنے والا تھا۔۔۔کیونکہ آج تک آژمیر نے اتنا کنسرن کسی لڑکی کے لیے نہیں دیکھایا تھا۔۔۔جتنا اُسے حاعفہ کے ساتھ حاشر کا یہ فضول باتیں کرنا بُرا لگا تھا۔۔۔۔

آژمیر نے ہاتھ کے اشارے سے حاشر کا جانے کو بول دیا تھا۔۔۔۔حاعفہ ابھی تک آژمیر کے سامنے اُسی پوزیشن میں کھڑی تھی۔۔۔۔۔

"کل زنیشہ کے ساتھ ساتھ تمہاری رخصتی بھی ہو گی تیار رہنا۔۔۔۔۔"

آژمیر بہت ہی پر سکون انداز میں اُس کے سر پر بم پھوڑ تا آگے بڑھ گیا تھا۔۔۔کیونکہ حاعفہ کے قریب سے اُٹھتی خوشبو اُسے بہکنے پر مجبور کر رہی تھی۔۔۔

"کک کیا۔۔۔۔۔کل رخصتی ۔۔۔۔ ؟"

حاعفہ کو یقین نہیں آیا تھا کہ جو اُس نے سنا ہے وہ سچ ہے یا اُس کا کوئی وہم۔۔۔۔۔

اُس کے سوال پر آژمیر واپس پلٹا تھا۔۔۔۔

اور حاعفہ کی نازک کمر میں ہاتھ ڈال کر اُسے اپنے بے حد قریب کر گیا تھا۔۔۔۔

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

"کل تمہیں پوری طرح میری دسترس میں آنا ہو گا۔۔۔اور اب تک جو جو کارنامے تم کر چکی ہو۔۔۔ایک ایک کر کے اُن سب کا حساب دینا ہو گا۔۔۔۔میری محبت اور غصے دونوں کی شدتوں کو سہنا ہو گا۔۔۔۔میرے اندر بھڑکتی آگ کو ٹھنڈا کرنا ہو گا۔۔۔۔میرے بے چین دل کا قرار بننا ہو گا۔۔۔۔"

آژمیر اُس کے کان کی لوح کو ہونٹوں تلے دباتا، اُس کی گردن پر اپنا گہرا لمس چھوڑتا اُسے ابھی سے ہی اپنی شدتوں سے آگاہ کر گیا تھا۔۔۔

حاعفہ تو کتنی ہی دیر اپنی جگہ سے ہل بھی نہیں پائی تھی۔۔۔۔آژمیر میران جیسے مشکل بندے کی قربت برداشت کرنا بھی آسان نہیں تھا۔۔۔

حاعفہ آنے والے لمحوں کا سوچتی جی جان سے لرز اُٹھی تھی۔۔۔اُس کے پورے وجود پر ابھی سے لرزاطاری ہو چکا تھا۔۔۔اُس کے گلابی گال حیا اور گھبراہٹ سے تپ اُٹھے تھے۔۔۔

آژمیر گھر والوں کو کیسے بتانے والا تھا کیا کرنے والا تھا۔۔۔اُسے کچھ اندازہ نہیں تھا۔۔مگر اُسے اتنا پتا تھا کہ آژمیر اُس کے کردار پر کبھی کوئی بات نہیں آنے دیگا۔۔۔وہ اپنے گھر والوں کے سامنے اپنی بیوی کا سر نہیں جھکنے دے گا۔۔۔۔

@@@@@@@@@@

"مجھے ملک زوہان سے بات کرنی ہے۔۔۔"

زنیشہ کو زوہان کا پرسنل نمبر آف ملا تھا۔۔اِس لیے اُس نے زوہان کی پی اے کے نمبر پر کال کی تھی۔۔۔

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

"آئم سوری میم۔۔۔ مگر سر اِس وقت میٹنگ میں ہیں۔۔۔ مجھے اندر جانے کی اجازت نہیں ہے۔۔۔۔ آپ کچھ گھنٹوں بعد کال لیجئے گا۔۔۔"

پی اے مصروف سے انداز میں جواب دیتی۔۔۔ زنیشہ کی اگلی بات سنے بغیر فون رکھ گئی تھی۔۔۔

جس بات نے زنیشہ کو مزید تپا دیا تھا۔۔۔۔

اُس نے دوبارہ کال ملائی تھی۔۔۔۔

"کیا آپ مجھے بتا سکتی ہیں کہ اُن کی میٹنگ کس کے ساتھ چل رہی ہے۔۔۔۔؟"

زنیشہ نے دانت چبا کر بولتے اپنے لہجے کو مہذب رکھنے کی کوشش کی تھی۔۔۔۔

"ثمن خان کے ساتھ اگلے ایک بہت امپورٹنٹ پراجیکٹ کی ڈسکشن کر رہے ہیں۔۔۔۔۔"

پی اے کے منہ سے نکلنے والے الفاظ زنیشہ کو آگ لگا گئے تھے۔۔۔ اُس نے فوراً سے کال کاٹتے، حاکم کا نمبر ملایا تھا۔۔۔۔

"اپنے سر سے بات کرواؤ میری ابھی اور اِسی وقت۔۔۔۔۔"

زنیشہ کو شدید غصہ آرہا تھا۔۔۔ آج اُن کی مہندی تھی مگر اُس کے شوہر کو آج بھی اپنی میٹنگ عزیز تھیں۔۔۔ وہ بھی اُس لڑکی کے ساتھ جو دل و جان سے اُس کے شوہر پر فدا تھی۔۔۔۔

"اوکے میم۔۔۔۔۔"

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

حاکم کو پہلے ایک بار بات نہ کروانے کی وجہ سے زوہان سے ڈانٹ پڑ چکی تھی۔۔۔اِس لیے وہ اب خاموشی سے اندر کی جانب بڑھ گیا تھا۔۔۔۔

"سر زنیشہ میڈم کی کال ہے۔۔۔۔"

میٹنگ روم میں اِس وقت ثمن اور زوہان کے علاوہ پانچ لوگ اور بھی موجود تھے۔۔۔۔زوہان حاکم کو یوں بیچ میں آکر ڈسٹرب کرنے پر گھور رہا تھا۔۔جب اُس نے آگے سے زنیشہ کا فون پکڑا دیا تھا۔۔۔

"مجھے آپ سے شادی نہیں کرنی۔۔۔۔۔اُسی کی رخصتی کروائیں، جسے ہر وقت اپنے ساتھ لیے گھوم رہے ہوتے ہیں۔۔۔۔۔"

زنیشہ نے کوئی اور بات کرنے کے لیے فون کیا تھا۔۔۔۔مگر وہ غصے میں بول کچھ رہی تھی۔۔۔

"ایکسیوزمی۔۔۔۔۔۔"

زوہان میٹنگ سے کچھ وقت کی بریک لیتا باہر نکل آیا تھا۔۔۔۔۔

"کیا کہا تم نے؟؟؟؟اب بولو زرا۔۔۔۔۔"

زوہان کی سنجیدہ آواز سپیکر سے اُبھری۔۔۔۔

اُس کے ورکرز کے سامنے شیرنی بنی ایک دم بھیگی بلی بنی تھی۔۔۔۔

"تمہیں مجھ سے شادی نہیں کرنی۔۔۔۔۔رئیلی؟؟؟؟"

زوہان نے اُس کی خاموشی پر اُس کی کہی بات دوہرائی تھی۔۔۔۔

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

"تو مطلب میں ثمن سے شادی کرلوں۔۔۔۔ یہ بھی اجازت دے دی ہے تم نے۔۔۔۔۔ ویسے بھی اُس سے دوسری شادی تو کرنی ہے تھی۔۔۔۔ تو کیوں نہ اب پہلی کرلوں۔۔۔۔ دوسری تم سے کرلوں گا۔۔۔۔"

زوہان اُس کی غصہ ضبط کرنے کی کوشش میں لیتی گہری گہری سانسوں کو سنتا زیرِ لب مسکرا دیا تھا۔۔۔۔

زنیشہ میران بھی اُس کے لیے اتنی ہی پوزیسو تھی جتنا وہ پوزیسو تھا۔۔۔۔۔

"آئی ہیٹ یو۔۔۔۔۔"

اُس کے ایسے مذاق پر بھی زنیشہ کی آنکھوں سے آنسو بہہ نکلے تھے۔۔۔۔

"تم نے مجھے منانا تھا۔۔۔۔ مگر یہ سب کر کے تم مجھے مزید خفا کر رہی ہو۔۔۔۔"

زوہان نے اُسے یاد دلایا تھا۔۔۔۔

"مگر مجھے اب آپ سے کوئی بات نہیں کرنی۔۔۔۔ آپ کے لیے وہ لڑکی مجھ سے بڑھ کر ہے میں جان چکی ہوں۔۔۔۔"

زنیشہ روہانسے لہجے میں بولتی زوہان کی مسکراہٹ گہری کر گئی تھی۔۔۔۔

"کاش تم اِس وقت میرے قریب ہوتی تو میں تمہیں بتاتا تم کیا ہو میرے لیے۔۔۔۔"

زوہان کے گھمبیر بھاری لہجے میں ادا کیے جانے والے جملے پر زنیشہ کی ہتھیلیاں بھیگ گئی تھیں۔۔۔۔

"وہ آپ سے محبت کرتی ہے۔۔۔۔"

زنیشہ کو ثمن کا زوہان کے ساتھ رہنا اِسی وجہ سے ہضم نہیں ہوتا تھا۔۔۔

"مجھے فرق نہیں پڑتا۔۔۔۔"

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

زوہان نے مختصراً جواب دیا تھا۔۔۔

زنیشہ اِس وقت اُس سے جو وضاحت مانگ رہی تھی۔۔۔زوہان جان بوجھ کر اُسے وہ دینے کو تیار نہیں تھا۔۔۔اُسے زنیشہ کا یہ جیلسی بھرا انداز بہت مزا دے رہا تھا۔۔۔

"مجھے اب آپ سے کوئی بات نہیں کرنی۔۔۔ آپ بہت بُرے ہیں۔۔۔۔"

زنیشہ شدید ناراضگی کا اظہار کرتی کال کاٹ گئی تھی۔۔۔۔

"میری معصوم سی بیوی تو شدت پسندی میں مجھ سے بھی آگے نکل گئی ہے۔۔۔۔۔۔"

زوہان زیرِلب مسکراتا آفس کی جانب بڑھ گیا تھا۔۔۔۔

@@@@@@@@@@

مہندی کا فنکشن بھی میران پیلس کے بڑے سے لان میں ہی منعقد کیا گیا تھا۔۔۔ہر طرف سجی برقی قمقموں اور زرد پھولوں نے ایک سماں باندھ رکھا تھا۔۔۔

تقریب کے لیے تقریباً سارے انتظامات مکمل کر دیئے گئے تھے۔۔۔۔زنیشہ حاعفہ کے ساتھ پارلر تیار ہونے گئی تھی۔۔۔۔

مہمان آہستہ آہستہ آنا شروع ہو چکے تھے۔۔۔۔

گھر کے تمام افراد وہاں پر موجود آنے والوں کا خوشدلی سے استقبال کرنے میں مصروف تھے۔۔۔۔

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

"حمیرا زرا پتا تو کرواؤ۔۔۔زنیشہ اور حاعفہ کب تک پہنچیں گی۔۔۔۔ابھی تک تو اُنہوں نے آجانا تھا۔۔۔اتنی لیٹ کیوں ہو گئیں۔۔۔کہا بھی تھا بیوٹیشن کو یہیں بلوالیں۔۔۔مگر یہ لڑکی میری سنتی کہاں ہے۔۔۔"

شمسہ بیگم حمیرا بیگم کے پاس آتی فکر مندی سے بولی تھیں۔۔۔

ابھی کچھ دیر میں زوہان اور نفیسہ بیگم بھی مہندی لے کر اپنے دوست احباب کے ساتھ وہاں پہنچنے والے تھے۔۔۔

"بھابھی پریشان نہ ہوں میں کال کرتی ہوں۔۔۔ویسے بھی اتنے سارے سیکیورٹی گارڈز ہیں تو سہی اُن کے ساتھ۔۔۔۔اللہ سب خیر کرے گا۔۔۔"

حمیرا بیگم اُنہیں تسلی دے کر زنیشہ کا نمبر ملاتیں دوسری جانب بڑھ گئی تھیں۔۔۔

"بھابھی نمبر نہیں مل رہا دونوں کا۔۔۔۔"

حمیرا بیگم بھی اب شدید پریشانی کا شکار اُن کے قریب آئی تھیں۔۔۔

شمسہ بیگم کے بلانے پر قاسم صاحب بھی وہاں آچکے تھے۔۔۔کسی گارڈ کا نمبر بھی نہیں مل رہا تھا۔۔۔جس کی وجہ سے اب سب کے چہروں پر ہوائیاں اُڑ رہی تھیں۔۔۔

مہندی آچکی تھی مگر کسی کو پریشانی میں اُن کا ویلکم کرنے کا ہوش ہی نہیں رہا تھا۔۔

"زنیشہ کہاں ہے۔۔۔؟؟؟"

زوہان کے کانوں تک بھی اِس بات کی بھنک پڑ چکی تھی۔۔۔وہ ضبط سے لال ہوتی آنکھوں کے ساتھ سختی سے مُٹھیاں بھینچے اُن کے قریب آیا تھا۔۔۔

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

جو بات اُسے پتا چلی تھی اُس نے زوہان کی سانسیں چھین لی تھیں۔۔۔

اُس کی زنیشہ مسنگ تھی۔۔۔اُس کا کوئی اتا پتا نہیں تھا۔۔۔۔

"وہ آژمیر لالہ آ گئے۔۔۔۔"

حاشر کی نظر اندر داخل ہوتے آژمیر پر پڑی تھی۔۔۔

آژمیر کو بھی اُن دونوں کی گمشدگی کی خبر مل چکی تھی۔۔۔

"آپ لوگ اِس سچویشن میں اُن دونوں کو مجھ سے پوچھے بغیر یوں بھیجنے کی غلطی کیسے کر سکتے ہیں۔۔۔اُن دونوں کو اگر زرا سی خراش بھی آئی تو میں کسی کو نہیں چھوڑوں گا۔۔۔۔"

وہ لہو رنگ آنکھوں اور پتھریلے تاثرات کے ساتھ سب پر ایک سخت نگاہ ڈالتا رُخ موڑ گیا تھا۔۔

جبکہ زوہان کا بس نہیں چل رہا تھا کہ پورے میران پیلس کو اُن کے مکینوں سمیت آگ لگا دیے۔۔۔جو اُس کی زنیشہ کے حوالے سے اتنی لاپرواہی برت چکے تھے۔۔۔

اُن کی حالت ہی اِس وقت قابلِ رحم تھی۔۔۔کیونکہ اِس وقت اُن کی زندگیاں داؤ پر لگی ہوئی تھیں۔۔۔

وہ یہاں کھڑے رہ کر کسی بُری خبر کا انتظار نہیں کر سکتے تھے۔۔۔ابھی اُنہیں نے باہر کی جانب قدم بڑھاتے ہی تھے۔۔۔جب سامنے سے آتے فیصل کو دیکھ وہ دونوں اپنی جگہ ساکت ہوئے تھے۔۔۔

"فیصل۔۔۔۔؟؟؟؟"

آژمیر نے سوالیہ نگاہوں سے اُس کی جانب دیکھا تھا۔۔۔جس کی جھکی نگاہیں کچھ غلط ہونے کا پیغام دے رہی تھیّ۔۔

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

"سائیں۔۔۔وہ سیکیورٹی خدشات کے تحت۔۔۔زنیشہ بی بی جی اور حاعفہ بی بی جی کو الگ الگ گاڑیوں میں یہاں واپس لایا جارہا تھا۔۔۔"

فیصل سے اپنے مالک کی اذیت کا سوچ کر اگلا جملہ ادا کرنا مشکل ہوا تھا۔۔۔

باقی سب کی سانسیں رک سی گئی تھیں۔۔

"اکرام حنیف کے آدمیوں نے دونوں گاڑیوں پر حملہ کر کے زنیشہ بی بی جی کو اغوا کر لیا ہے۔۔۔اور حاعفہ بی بی جی جس گاڑی میں تھیں۔۔۔وہ تباہ کر دی گئی ہے۔۔۔ابھی ہمارے آدمی اُس تباہ کن ملبے سے باڈی پارٹس ڈھونڈنے کی کوشش کر رہے ہیں۔۔۔"

فیصل کے الفاظ قیامت بن کر ٹوٹے تھے اُن سب پر۔۔۔قاسم صاحب سکتے کے عالم میں یہ سب دیکھ سن رہے تھے۔۔۔جبکہ باقی سب کا بھی یہی حال تھا۔۔۔

فیصل کے الفاظ نے آژمیر کے جسم سے روح کھینچ لی تھی۔۔۔

مگر اُس نے آگے بڑھتے ایک زناٹے دار تھپڑ فیصل کے منہ پر رسید کیا تھا۔۔۔جس سے فیصل لڑکھڑا کر پیچھے جا گرا تھا۔۔۔

"تمہاری ہمت بھی کیسے ہوئی حاعفہ کے بارے میں ایسی بکواس کرنے کی۔۔۔۔حاعفہ کو کچھ نہیں ہوا۔۔۔۔کوئی اُسے کچھ نہیں کر سکتا۔۔۔۔میں پوری دنیا کو آگ لگا دوں گا۔۔۔۔"

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

آژمیر اِس وقت آپے سے باہر ہو چکا تھا۔۔۔ حاعفہ کے لیے ڈیڈ باڈی کا لفظ اُس کا دل چیر گیا تھا۔۔۔ جبکہ باقی سب حیرت و بے یقینی سے آژمیر کا یہ الگ رُوپ دیکھ رہے تھے۔۔۔۔ حاعفہ کے لیے اُس کا یہ دیوانہ پن اُن سب کو ہی شدید حیرت میں ڈال گیا تھا۔۔۔

جبکہ ماورا بھیگی آنکھوں سے یہ سب دیکھتی پھوٹ پھوٹ کر رو دی تھی۔۔۔ حاعفہ کی خواہش تھی آژمیر میران کی آنکھوں میں اپنے لیے ایسی ہی دیوانگی اور چاہت دیکھنے کی۔۔۔۔۔ وہ چاہتی تھی جیسے وہ آژمیر کو ٹوٹ کر چاہتی تھی۔۔۔۔ اُس کی ایک جھلک پر پاگل ہو اُٹھتی تھی۔۔۔ ویسی ہی محبت آژمیر میران اُس سے کرے۔۔۔۔۔

آج وہ سب ہو رہا تھا۔۔۔ مگر اِسے دیکھنے والی موجود نہیں تھی۔۔۔۔

"آژمیر بیٹا ہمیں جوش سے نہیں ہوش سے کام لینا ہو گا۔۔۔۔ اکرام حنیف نے جو کیا ہے اُسے اُس کی عبرت ناک سزا ضرور ملے گی۔۔۔"

شاکر صاحب نے آگے بڑھتے آژمیر کو نارمل کرنا چاہا تھا۔۔۔۔

"نہیں جب تک میں حاعفہ کو سہی سلامت اپنے سامنے نہ دیکھ لوں۔۔۔ اور اُس کمینے کے ٹکڑے ٹکڑے نہ کر دوں۔۔۔ آرام سے نہیں بیٹھ سکتا تھا۔۔۔۔"

وہ اُن کا ہاتھ جھٹکتا فیصل کے ہاتھ سے بندوق چھینتا باہر کی جانب بڑھا تھا۔۔۔ زوہان پہلے سے ہی باہر کی جانب جا چکا تھا۔۔۔ اُس کی لال آنکھیں اور بھینچے نقوش بتا رہے تھے۔۔۔ کہ اِس وقت وہ کس اذیت سے گزر رہا تھا۔۔۔

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

بے پناہ محبت کرتا تھا وہ زنیشہ سے۔۔۔اپنی ماں کے بعد اب اُسے کسی قیمت پر کھونا نہیں چاہتا تھا۔۔۔زنیشہ کے بغیر اُس کی زندگی کتنی خالی اور ویران تھی۔۔۔اُسے آج شدت سے اندازہ ہوا تھا۔۔۔

وہ دونوں لڑتے تھے جھگڑتے تھے۔۔۔مگر زوہان سکون بھی صرف اُسی کی قربت میں محسوس کرتا تھا۔۔۔

وہ اپنی زندگی کا یہ واحد سکون اور دل کا قرار خود سے دور نہیں جانے دینا چاہتا تھا۔۔۔

زوہان اور آژمیر کو یوں بپھرے زخمی شیروں کی طرح میران پیلس کی دہلیز پار کرتا دیکھ۔۔۔اُن سب کے دل ہول اُٹھے تھے۔۔۔

شمسہ بیگم تو لڑکھڑا کر پیچھے پڑی کرسی پر جا گری تھیں۔۔۔بہت مشکلوں سے تو اُن کی بیٹی کی زندگی میں خوشیاں داخل ہوئی تھیں۔۔۔جن کو پورا ہونے سے پہلے ہی نظر لگ گئی تھی۔۔۔اور آژمیر۔۔۔حاعفہ کے لیے اُس کی تڑپ دیکھ وہ ایک پل میں سمجھ گئی تھیں۔۔۔کہ یہ وہی لڑکی تھی جس سے اُن کے بیٹے نے ٹوٹ کر محبت کی تھی۔۔۔۔

اور تقدیر نے اُسے۔۔۔اُس کی زندگی میں شامل ہونے سے پہلے ہی چھین لیا تھا۔۔۔

@@@@@@@@@@@@

آژمیر اور زوہان اپنے آدمیوں کی پوری فوج کے ساتھ اکرام حنیف کے اُس خفیہ ڈیرے پر پہنچ چکے تھے۔۔۔جو اُس کے مطابق ابھی تک کسی کی نظر میں نہیں تھا۔۔۔

مگر یہ اُس کی غلط فہمی تھی۔۔۔وہ دونوں بہت پہلے سے اکرام حنیف کی ایک ایک حرکت پر نظر رکھے ہوئے تھے۔۔۔

حاعفہ والے واقع کے بعد سے آژمیر کو اکرام حنیف کی تلاش تھی۔۔۔

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

جو پوری ہوئی بھی تھی تو آج۔۔۔۔۔

"زوہان تم باہر ہی رکو۔۔۔۔ میں اندر جاؤں گا۔۔۔۔ ہمیں پوری طرح شیور نہیں ہیں کہ وہ لوگ اندر ہوں۔۔۔۔ یہ ہمارے لیے کوئی ٹریپ بھی ہو سکتا ہے۔۔۔۔"

آژمیر اپنے ساتھ ساتھ زوہان کو بھی خطرے کے منہ میں نہیں جانے دینا چاہتا تھا۔۔۔ اِس لیے سرد تاثرات کے ساتھ اُسے وہیں رکنے کا اشارہ کرتا آگے بڑھا تھا۔۔۔

"نہیں میں بھی ساتھ چلوں گا۔۔۔۔ اندر تمہارا اکیلا جانا مناسب نہیں ہے۔۔۔۔ باہر ہمارے آدمی موجود ہیں سب سنبھال لیں گے۔۔۔۔۔"

زوہان بھی آژمیر کو اکیلے جانے دینے کے حق میں نہیں تھا۔۔۔ اُن کے پیچھے کھڑے فیصل اور حاکم ایک دوسرے کو دیکھ کر رہ گئے تھے۔۔۔۔

ان دونوں بھائیوں کی محبت بھری نفرت کو وہ لوگ آج تک سمجھ نہیں پائے تھے۔۔۔ جو اپنے ساتھ ساتھ باقی سب کی آنکھوں میں بھی دھول جھونک رہے تھے۔۔۔۔

اِس وقت بحث کرنے کا ٹائم نہیں تھا۔۔۔۔ وہ دونوں ہی اندر کی جانب بڑھ گئے تھے۔۔۔۔

اُنہوں نے اب تک پولیس کو انفارم نہیں کیا تھا۔۔۔۔ وہ ابھی اکرام حنیف کو اپنے پلان کے مطابق اس طرح ہی قابو کرنا چاہتے تھے۔۔۔۔

اُس پاگل شخص کا کوئی بھروسہ نہیں تھا۔۔۔۔ خود کو بچانے کی خاطر وہ اپنی بیٹی کو بھی نقصان پہنچا سکتا تھا۔۔۔۔

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

اُس اندھیرے میں ڈوبے بنگلے کے باہر ہی اکرام حنیف کے آدمی بندوقیں اُٹھائے مستدی سے کھڑے تھے۔۔۔ جن کو ٹھکانے لگانے کا کام فیصل اود حاکم کا ہی تھا۔۔۔

اکرام حنیف کو اندازہ ہی نہیں تھا کہ جو لوگ اکیلے اکیلے ہی اُس پر بھاری تھے اُن کا گھٹ جوڑ اُس پر کتنا بڑا قہر بن کر ٹوٹنے والا تھا۔۔۔۔

وہ دونوں کھڑکی کے راستے اندر داخل ہوئے تھے۔۔۔ جہاں طرف اندھیرا ہی چھایا ہوا تھا۔۔۔۔

اُن کے قدم روشن دان سے جھانکتی چاند کی ہلکی سی روشنی میں نظر آتی سیڑھیوں کی جانب بڑھے ہی تھے۔۔۔ جب اُوپر سے سنائی دیتی زنیشہ کی چیخ اُن دونوں کو ہی تڑپا گئی تھی۔۔۔۔

وہ بنا ایک لمحے کے لیے بھی سوچے دیوانہ وار سیڑھیاں چڑھتے آواز کی سمت کا تعین کرنے لگے تھے۔۔۔ جب دائیں جانب موجود روم سے دوبارہ چیخنے کی آواز پر وہ لمحہ بھی ضائع کیے اندر داخل ہوئے تھے۔۔۔۔

@@@@@@@@@@

"مجھے شرم آتی ہے یہ کہتے ہوئے کہ تم جیسا گھٹیا انسان میرا باپ ہے۔۔۔۔ جو آج تک اپنی بیٹی کے لیے کچھ کر تو نہیں پایا بلکہ اُس کا حق چھیننے کے لیے اُس کی شادی کے دن اُسے اغوا کرنے پہنچ گیا۔۔۔۔ اگر میری زندگی میں آژمیر لالہ اور زوہان جیسے مرد نہ ہوتے تو آج میں مرد ذات سے شدید نفرت کرتی۔۔۔ صرف تمہاری وجہ سے۔۔۔۔

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

مگر ایک بات یاد رکھنا تم چاہے جتنے مرضی پلان بنالو۔۔۔ کبھی کامیاب نہیں ہو پاؤ گے۔۔۔ آژمیر لالہ اور زوہان ایسا کبھی ہونے ہی نہیں دیں گے۔۔۔۔ اور ابھی جو تم نے کیا ہے نا۔۔۔۔ اِس کی سزا کے طور پر اُنہوں نے تمہیں کتے کی موت نہ مارا تو میرا نام بدل دینا۔۔۔۔۔"

زنیشہ کا بس نہیں چل رہا تھا سامنے کھڑے اپنے اِس نام نہاد باپ کو اپنے ہاتھوں سے ختم کر دے۔۔۔۔ جس نے آج تک اُسے اور اُس کی ماں کو ذلت اور تکلیف کے سوا کچھ نہیں دیا تھا۔۔۔

بھلا کونسا باپ اپنی بیٹی کو اُس کی شادی کے فنکشن میں سے اغوا کر سکتا تھا۔۔۔ وہ جائیداد کی خاطر۔۔۔۔

"تیری بہت زبان چلنے لگ گئی ہے۔۔۔۔ اپنے اُس شوہر اور بھائی کے دم پر۔۔۔ وہ سنتے ہونگے تیری یہ زبان درازی میں نہیں سن سکتا۔۔۔ لگتا ہے سب سے پہلے اِسے ہی کاٹنا پڑے گا۔۔۔۔"

اکرام حنیف کے دل میں سامنے بیٹھی مہندی کی دلہن کی طرح سجی اپنی سگی بیٹی کے لیے رحم نہیں تھا۔۔۔

"حاعفہ کہاں ہے۔۔۔؟؟؟؟"

زنیشہ کو حاعفہ کی فکر کھائے جا رہی تھی۔۔۔ جو شخص بیٹی ہونے کے باوجود اُسے نہیں بخش رہا تھا۔۔۔ اُس نے حاعفہ کے ساتھ کیا سلوک کیا ہو گا یہ سوچ ہی اُس کا دل دہلا دیتی تھی۔۔۔

"بڑی فکر ہے تجھے اُس لڑکی کی۔۔۔ عجیب دوغلے لوگ ہو تم سب میران پیلس والے۔۔۔ یہ وہی لڑکی ہے جس نے میرے کہنے پر تیرے بھائی کو دھوکا دیا۔۔۔ اُسے مارنا چاہا۔۔۔ اور اب تیرا بھائی واپس اُسے سر پر بیٹھانا چاہتا ہے۔۔۔

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

پوری دنیا کے سامنے اپنا نام بنانے والا در حقیقت اتنا بے وقوف ہے کوئی نہیں جانتا۔۔۔۔اپنے ہاتھوں اپنی بربادی لکھنے کا بہت شوق ہے اُسے۔۔

ویسے یہ بھی تو ہو سکتا ہے کہ اب بھی وہ لڑکی میرے ساتھ مل کر یہ سب کر رہی ہو۔۔۔اور جو کام پچھلی بار ادھورا رہ گیا ہو۔۔۔وہ اب پورا کرنا چاہتی ہو۔۔۔۔"

اکرام حنیف نے نہایت ہی چالاکی سے زنیشہ کے دماغ کے ساتھ کھیلنا چاہا تھا۔۔

اور زنیشہ کے تاثرات بتا رہے تھے کہ وہ کافی حد تک کامیاب ہو بھی چکا ہے۔۔۔۔

زنیشہ کی نظروں کے سامنے ایک ایک پل گھومنے لگا تھا۔۔۔حاعفہ کا آژمیر سے چھپنا،ماورا کی سرگوشی میں کی جانے والی باتوں پر شرمانہ اور آژمیر کا پلٹ کر اُسے دیکھنا،اُسے نہ پا کر ہر طرف متلاشی بے قرار نگاہوں سے اُسے ڈھونڈنا۔۔۔ایک گھر میں رہتے ہوئے بھی وہ یہ سب کیسے نہیں محسوس کر پائی تھی۔۔۔۔

کہ حاعفہ ہی وہ لڑکی ہے جس سے اُس کے لالہ نے بہت محبت کی تھی۔۔۔حاعفہ ہی کے کہنے پر وہ آج گھر میں تیار ہونے کے بجائے پارلر گئی تھی۔۔۔اُسے بالکل اندازہ نہیں تھا کہ اُس معصوم صورت کے پیچھے اتنا گھناؤنا رُوپ چھپا تھا۔۔۔

وہ ایک بار پھر اُس کے لالہ کو دھوکا دے رہی تھی۔۔۔زنیشہ کو اِس لمحے حاعفہ سے شدید نفرت محسوس ہوئی تھی۔۔۔۔

جو اُس کے لالہ کے دل اور زندگی دونوں کے ساتھ کھیل رہی تھی۔۔۔۔

"وہ کہاں ہے اِس وقت....؟؟؟"

زنیشہ ایک آخری بار حاعفہ سے ملنا چاہتی تھی اُس سے پوچھنا چاہتی تھی کہ آخر وہ اُس کے بھائی کی دشمن کیوں تھی۔۔۔

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

"بہت جلد پتا چل جائے گا تمہیں۔۔۔۔۔ مگر اُس سے پہلے تمہیں یہ پیپرز سائن کرنے ہونگے۔۔۔۔۔"

اکرام حنیف اپنا ایک داؤ کھیل چکا تھا۔۔۔ اب دوسرے کی باری تھی۔۔۔۔

"نہیں میں سائن نہیں کروں گی۔۔۔۔ میں یہ جگہ تمہارے نام کر کے، وہاں بسے لاکھوں یتیموں جو بے گھر نہیں کر سکتی۔۔۔۔ میں ایسا کبھی نہیں کروں گی۔۔۔۔"

زنیشہ صاف انکاری تھی۔۔۔۔ جس پر اکرام حنیف نے اپنے وقت کا زیاں ہوتے دیکھ ایک زور دار تھپڑ زنیشہ کے چہرے پر رسید کیا تھا۔۔۔۔

درد اور خوف کے مارے زنیشہ کے ہونٹوں سے بے ساختہ چیخ بر آمد ہوئی تھی۔۔۔۔

"سائن تو تجھے کرنے پڑیں گے۔۔۔۔۔ ورنہ آج میں تجھے زندہ نہیں چھوڑوں گا۔۔۔۔"

زنیشہ کو بالوں کو بے دردی سے کھینچتے اُس نے ایک اور زور دار تھپڑ زنیشہ کے چہرے پر رسید کیا تھا۔۔۔۔

جس پر وہ نازک جان درد سے بلبلا اُٹھی تھی۔۔۔۔

مگر اِس سے پہلے کی اکرام حنیف مزید اُسے تکلیف دیتا دروازہ کھلا تھا۔۔۔۔ اور اندر داخل ہوتے دونوں افراد کو دیکھ جہاں زنیشہ کی آنکھوں کی بجھی جوت دوبارہ جل اُٹھی تھی۔۔۔۔ وہیں اکرام حنیف کو اپنی موت سر پر ناچتی محسوس ہوئی تھی۔۔۔۔۔

"دیکھو تم دونوں قریب مت آنا۔۔۔۔ ورنہ میں اِسے اپنے ہاتھوں سے ختم کر دوں گا۔۔۔۔۔"

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

زنیشہ کی کنپٹی پر بندوق تانے وہ اُن دونوں کے قدم وہیں جکڑ گیا تھا۔۔۔ آژمیر نے زنیشہ کو وہاں سہی سلامت دیکھ بے قراری سے ارد گرد نگاہیں دوڑائی تھیں۔۔۔ مگر حاعفہ کو وہاں نہ پا کر اُس کا دل پاگل ہو اُٹھا تھا۔۔۔

اُس کا دل چاہا تھا ابھی اِسی وقت اس درندے کی کھوپڑی اُڑا دے۔۔۔

زنیشہ اُن کی نگاہوں کے سامنے تھی اُسے تو وہ بچا لیتے۔۔۔ مگر حاعفہ کا ابھی تک کچھ پتا نہیں تھا۔۔۔ وہ ایسا رسک نہیں لے سکتے تھے۔۔۔

"یہ تمہاری بیٹی ہے اِسے چھوڑ دو۔۔۔۔ تمہاری دشمنی ہم سے ہے۔۔۔ جو کرنا ہے ہمارے ساتھ کرو۔۔۔۔"

آژمیر نے اُسے لفظوں کے جال میں اُلجھانا چاہا تھا۔۔۔ حاعفہ کی فکر میں اُس کا دل خون کے آنسو رو رہا تھا۔۔۔ جو حاعفہ کے بارے میں کہا جا رہا تھا اگر وہ واقعی سچ ہوتا تو۔۔۔ اِس سے آگے کی سوچ اُس کی روح فنا کر جاتی تھی۔۔۔

"زنیشہ کی ساری جائیداد اب میرے نام ہے۔۔۔ اُس کے سائن کرنے یا اُسے نقصان پہنچانے سے تمہیں کوئی فائدہ نہیں ہو گا۔۔۔"

زوہان نے ایک قدم آگے اُٹھاتے جھوٹ کا سہارا لیتے زنیشہ کے ماتھے پر سجی اُس بندوق کا رُخ اپنی جانب مُڑوانا چاہا تھا۔۔۔

زنیشہ نے نفی میں سر ہلایا تھا۔۔۔ مگر زوہان کی آنکھوں کے سرد اشارے پر وہ بہتی آنکھوں سے اُن دونوں کو دیکھے گئی تھی۔۔۔

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

جو آج ایک بار پھر اُس کی خاطر اپنی جان ہتھیلی پر رکھے وہاں آن پہنچے تھے۔۔۔یہ جانتے ہوئے بھی کہ اکرام حنیف سب سے زیادہ اُنہیں کو دشمن تھا۔۔۔

زنیشہ کے چہرے پر بنے اُنگلیوں کے نشانات قریب آجانے کی وجہ سے زوہان پر واضح ہوتے اُس کا خون کھولا گئے تھے۔۔۔

"تم جھوٹ بول رہے ہو۔۔۔۔"

اکرام حنیف اُلجھ چکا تھا۔۔۔

"یہ بالکل سچ کہہ رہا ہے۔۔۔ہمیں پتا تھا کہ تم زنیشہ پر اُس جائیداد کو لے کر حملہ کرواسکتے ہو۔۔۔اِس لیے حفاظتی اقدام کے طور پر ساری جائیداد زوہان کے نام کر دی گئی تھی۔۔۔"

آژمیر بھی مصلحت کے تحت بولے جانے والے اُس کے جھوٹ میں شریک ہوا تھا۔۔۔

"زنیشہ کو ہمارے حوالے کر دو۔۔۔میں پراپرٹی کے یہ سائن پیپر تمہارے حوالے کر دوں گا۔۔۔۔"

زوہان نے پاکٹ سے کوئی پیپر نکال کر اکرام حنیف کی جانب بڑھائے تھے۔۔۔اور دوسرے ہاتھ سے زنیشہ کو مانگا تھا۔۔۔

اکرام حنیف للچائی آنکھوں میں پیپرز کی جانب دیکھتا پیپر تھامنے کے ساتھ ساتھ زنیشہ کو بھی زوہان کی جانب دھکیل گیا تھا۔۔۔

وہ جانتا تھا کہ یہ لوگ اُس کے ساتھ کوئی ہوشیاری نہیں کر سکتے تھے کیونکہ ابھی آژمیر کی جان اُس کے پاس قید تھی۔۔۔

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

ڈری سہمی، روتی بلکتی زنیشہ کو خود میں بھینچتے زوہان نے اُس کے کمر کے پیچھے رسیوں سے باندھے ہاتھوں کھول کر۔۔۔۔

نرمی بھرے انداز میں سہلائے تھے۔۔۔۔

زنیشہ کی رسیوں کے نشان سے ہوتی لال کلائیاں دیکھ اُس کی آنکھوں میں خون اُتر آیا تھا۔۔۔ مگر حاعفہ کے خیال سے بہت مشکل سے وہ خود پر ضبط کیے کھڑا رہا تھا۔۔۔

زوہان نے جائیداد کے وہ جعلی پیپرز بھی کچھ عرصہ پہلے اِس طرح بنوائے تھے۔۔۔ کہ کسی بہت ہی ایکسپرٹ کا پکڑ پانا بھی مشکل ہو جاتا۔۔۔ اکرام حنیف بھی اُن کاغذات کی ہر طرح سے جانچ پڑتال کرنے کے بعد اُنہیں نہایت ہی حفاظت سے اپنے کوٹ کی پاکٹ میں سجا گیا تھا۔۔۔

"حاعفہ کہاں ہے۔۔۔؟؟؟؟"

آژمیر کی آواز میں موجود تڑپ پر زوہان کے سینے سے لگی زنیشہ نے بھی سر اُٹھا کر اُس کی جانب دیکھا تھا۔۔۔ کچھ دیر پہلے کی اکرام حنیف کی کہیں باتیں اُس کے دماغ میں گونجنے لگی تھیں۔۔۔۔

وہ اب اُس مطلبی اور احسان فراموش لڑکی کے ہاتھوں اپنے بھائیوں کو مزید تکلیف اُٹھاتے نہیں دیکھ سکتی تھی۔۔۔

"اپنی بہن سے پوچھو۔۔۔ وہ زیادہ اچھے سے بتا سکتی ہے تمہیں۔۔۔"

اکرام حنیف کی بات پر آژمیر اور زوہان دونوں نے زنیشہ کی جانب دیکھا تھا۔۔۔

جس پر زنیشہ بھائی کی تکلیف پر بھیگتی آنکھوں کے ساتھ اکرام حنیف کے منہ سے ادا کی گئی ساری بات اُنہیں بتاتی چلی گئی تھی۔۔۔

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

اکرام حنیف کی نگاہیں آژمیر پر فوکس تھیں۔۔۔وہ دیکھنا چاہتا تھا کہ آژمیر اِس کہانی پر یقین کرے گا یا اُسے اب کوئی نئ چال چلنی پڑے گی۔۔۔۔

جیسے جیسے زنیشہ بول رہی تھی آژمیر کے چہرے کے نقوش بدلتے جا رہے تھے۔۔۔اُس کے رگ وپے میں ایک سکون سا سرایت کر گیا تھا یہ جان کر کہ اُس کی حاعفہ زندہ تھی۔۔۔اُس کے لیے اِس سے بڑھ کر آج کی تاریخ میں کوئی بات ہو ہی نہیں سکتی تھی۔۔۔۔

زوہان نے بھی شکر ادا کیا تھا۔۔۔۔اُس سے بہتر آژمیر کی تکلیف کوئی نہیں سمجھ سکتا تھا۔۔۔۔

"میں یقین نہیں کر سکتا اِس سب پے۔۔۔۔یہ تمہاری بنائی گئ کوئی کہانی بھی ہو سکتی ہے۔۔۔۔کوئی ٹھوس ثبوت ہے تو بتاؤ۔۔۔۔"

آژمیر نے سرد تاثرات کے ساتھ اکرام حنیف کو گھورا تھا۔۔۔جس نے زنیشہ کی زبانی یہ کہانی اُس تک پہنچائی تھی۔۔۔۔۔۔

"خود پر اتنا بڑا الزام لے کر مجھے کوئی کہانی سنانے کی ضرورت نہیں ہے۔۔۔۔یہ دیکھ لو اپنی آنکھوں سے۔۔۔۔اِس کے بعد بھی اگر تم سمجھے کہ یہ لڑکی معصوم اور بے قصور ہے تو تم سے بڑا بے وقوف اور عقل کا اندھا اِس پوری دنیا میں کوئی نہیں ہو گا۔۔۔۔۔"

اکرام حنیف نے اُس کا خیر خواہ بنتے موبائل نکال کر اُس پر ریکارڈ کی گئی حاعفہ کی ویڈیو آژمیر کے سامنے لہرائی تھی۔۔۔۔

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

مہندی کے لباس میں سجی سنوری وہ آژمیر کی تڑپ مزید بڑھا گئی تھی۔۔۔اُس کی پیشانی سے نکلتا خون دیکھ آژمیر نے سختی سے مُٹھیاں بھینچ لی تھیں۔۔۔۔

مگر حاعفہ کے منہ سے نکلنے والے الفاظ آژمیر سمیت، زنیشہ اور زوہان کو بھی ساکت کر گئے تھے۔۔۔۔

"میں آژمیر میران کی زندگی میں صرف ایک دھوکا اور فریب بن کر داخل ہوئی تھی۔۔۔۔مجھے نہ پہلے اُس شخص سے محبت تھی نہ ہی اب ہے۔۔۔۔میں نے یہ سب اکرام حنیف کے کہنے پر کیا۔۔۔پہلے اپنی بہن کی زندگی محفوظ کرنے کے لیے اور اب اپنی۔۔۔۔کیونکہ مجھے آژمیر سے شادی نہیں کرنی۔۔۔۔جو شخص مجھے ایک جگہ قید کر کے۔۔۔اور اپنے سہارے باندھ کر رکھے مجھے ایسا مرد نہیں چاہیئے۔۔۔۔اور میں یہ بھی جانتی ہوں کہ آژمیر میران کو مجھ سے محبت نہیں ہے۔۔۔۔بلکہ کوئی شریف مرد کسی طوائف زادی سے نہ ہی محبت کر سکتا ہے اور نہ اُسے اپنی بیوی بنا سکتا ہے۔۔۔۔

اتنا بڑا ظرف آج کل کسی مرد میں بھی نہیں ہے۔۔۔میرے نام کے ساتھ قاسم میران کا نام ہی کیوں نہ جڑا ہو۔۔۔میری ساری زندگی تو ایک کوٹھے میں ذلت اور رسوائی کے زیرِ اثر ہی گزری ہے۔۔۔۔۔

اور ویسے بھی آژمیر میران کا میری زندگی میں کوئی مقام نہیں ہے۔۔۔۔جس شخص کو میں اپنے ہاتھوں ختم کرنا چاہتی تھی اور آج بھی اپنے پیچھے موت کے منہ میں دھکیل رہی ہوں۔۔۔بھلا اُس کی جگہ میرے دل میں تو دور کی بات میری زندگی میں بھی کیسے ہو سکتی ہے۔۔۔۔۔

مجھے صرف اُن پیسوں سے غرض تھا۔۔۔۔جو مجھے اب مل چکے ہیں۔۔۔۔اب میں آگے کی زندگی کسی کے بھی سائے تلے نہیں بلکہ آزاد گزارنا چاہتی ہوں۔۔۔۔۔"

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

حاعفہ مضبوط اور بے لچک لہجے میں بنار کے بول رہی تھی۔۔۔اور اُس کی آنکھیں بھی اُس کے الفاظ کا پورا ساتھ دے رہی تھیں۔۔۔۔دیکھ کر کہیں سے بھی نہیں لگ رہا تھا کہ کسی نے یہ سب حاعفہ سے زبردستی بلوایا ہو۔۔۔۔

زنیشہ آژمیر کے چہرے پر تکلیف کے آثار دیکھ بلک بلک کر رو دی تھی۔۔۔۔

آخر ہمیشہ اُس کے بھائی کے ساتھ ہی یہ سب کیوں ہوتا تھا۔۔۔۔آژمیر مٹھیاں بھینچے پتھریلی نگاہوں سے یک ٹک ایک ہی جگہ کو گھور رہا تھا۔۔۔۔

زوہان آژمیر کی جانب پلٹا تھا۔۔۔۔دونوں کی نگاہیں چار ہوئی تھیں۔۔۔۔اور اگلے ہی لمحے وہ نگاہیں پھیرتے اکرام حنیف پر گاڑھ گئے تھے۔۔۔

"یہ لڑکی میری سب سے بڑی گنہگار ہے۔۔۔۔تم سے بھی زیادہ۔۔۔ایک بار میں دل کے ہاتھوں مجبور اِسے معاف کر چکا ہوں۔۔۔مگر اب ایسی بے وقوفی کر کے اِسے اپنے دل سے دوبارہ کھیلنے کا موقع نہیں دے سکتا۔۔۔۔میں اِسے اپنے ہاتھوں سے ختم کرنا چاہتا ہوں۔۔۔۔اگر تم مجھے ایسا کرنے دو تو آج کے دن تمہاری جان بخشی ہو سکتی ہے۔۔۔۔"

آژمیر ایک ایک لفظ چبا چبا کر بولتا زنیشہ کو خوفزدہ کر گیا تھا۔۔۔۔

"لالہ نہیں پلیز یہ غلط ہے۔۔۔۔آپ ایسا کچھ نہیں کریں گے۔۔۔۔زوہان پلیز روکیں نا لالہ کو۔۔۔۔"

زنیشہ اپنے بھائی کو قتل کرنے نہیں دینا چاہتی تھی۔۔۔اُسے خود اِس وقت حاعفہ سے شدید نفرت محسوس ہو رہی تھی۔۔۔۔مگر آژمیر کے ہاتھ خون سے رنگتے نہیں دیکھنا چاہتی تھی وہ۔۔۔۔

"وہ جو کرنے جا رہا ہے اُسے کرنے دو۔۔۔۔"

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

زوہان نے سرد لہجے میں وارن کرتے زنیشہ کو وہیں خاموش کروادیا تھا۔۔۔

وہ دونوں بھائی ایک دوسرے کو جتنا اچھے سے سمجھتے تھے۔۔۔شاید آج تک اتنا اُنہیں کوئی نہیں سمجھ پایا تھا۔۔۔

"ٹھیک ہے۔۔۔میں تمہاری بات ماننے کو تیار ہوں۔۔۔ مگر جب تک تم اُس لڑکی کو ختم نہیں کر دیتے۔۔۔یہ دنوں میرے نشانے پر ہونگے۔۔۔۔بنا کسی ہتھیار کے۔۔۔۔۔"

اکرام حنیف نے بھی ثابت کر دیا تھا کہ وہ کوئی کچا کھلاڑی نہیں تھا۔۔۔

"ٹھیک ہے۔۔۔۔مجھے منظور ہے۔۔۔۔۔"

آژمیر نے کچھ بولنا چاہا تھا۔۔ مگر اُس سے پہلے ہی زوہان نے حامی بھر لی تھی۔۔۔

وہ آژمیر کی خاطر اپنی جان داؤ پر لگا رہا تھا۔۔۔ کیونکہ اکرام حنیف کا کوئی بھروسہ نہیں تھا۔۔۔وہ وعدہ کرنے کے باوجود بھی اُن پر گولی چلا سکتا تھا۔۔۔

زنیشہ نے حیرت بھری نگاہوں سے اُن دونوں کی جانب دیکھا تھا۔۔۔جو ایک پل کے لیے ایک دوسرے کی جان لینے کو تیار رہتے تھے اور اگلے ہی پل ایک دوسرے کی خاطر جان قربان کرنے سے بھی دریغ نہیں کرتے تھے۔۔۔۔

اِن دونوں کے اِس انوکھے رشتے کو سمجھنا اُس کے لیے زندگی کا سب سے مشکل ترین کام تھا۔۔۔

آژمیر نظروں ہی نظروں میں زوہان کو کوئی اشارہ کرتے اکرام حنیف کے آدمی کے ساتھ وہاں سے نکل گیا تھا۔۔۔

@@@@@@@@@@

آژمیر اکرام حنیف کے آدمی کے ساتھ ہی دوسرے کمرے میں داخل ہوا تھا۔۔۔۔

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

جہاں سامنے ہی اُس کی دشمنِ جاں چہرا گھٹنوں پر گرائے بازو اپنے گرد مضبوطی سے پھیلائے بیٹھی تھی۔۔۔۔

آژمیر کی اپنی گن پر گرفت مزید تیز ہوئی تھی۔۔۔۔

آہٹ پر حاعفہ نے سر اُٹھا کر اُوپر دیکھا تھا۔۔اور پھر اُس کے لیے جیسے دنیا تھم گئی تھی۔۔۔

آژمیر جن نگاہوں سے اُسے دیکھ رہا تھا حاعفہ سمجھ چکی تھی کہ وہ اُس کی ریکارڈنگ سن چکا ہے۔۔۔۔جس کے بعد نفرت کے سوا آژمیر کے دل میں اُس کے لیے کسی اور جذبے کا بچنا ناممکن سی بات تھی۔۔۔۔

حاعفہ اپنی جگہ سے اُٹھی تھی۔۔۔۔اُس کا پورا وجود لرز رہا تھا۔۔۔۔

اُس اپنی موت سے زیادہ آژمیر کی آنکھوں میں اپنے لیے نفرت دیکھنے کا غم کھائی جا رہا تھا۔۔۔۔

آژمیر اُس پر نظریں گاڑھے مضبوط قدم اُٹھاتا اُس کی جانب بڑھا تھا۔۔۔

حاعفہ دھندلائی آنکھوں سے اُس کے خوبرو چہرے کی جانب دیکھا تھا۔۔۔جس کے تنے نقوش اُس کے خوف میں مزید اضافہ کر رہے تھے۔۔۔اُسے آج زندگی میں پہلی بار خود پر ترس آیا تھا۔۔۔۔وہ کس قدر بدنصیب تھی۔۔۔اپنی محبت کو پا کر، اب اپنے ہی ہاتھوں کھو رہی تھی۔۔۔۔

آج پہلی بار وہ اپنے اللہ سے شکوہ کر رہی تھی۔۔۔اُس نے زندگی میں بس ایک اِسی شخص کا ساتھ ہی تو مانگا تھا۔۔۔۔کیا وہ اتنی بُری اور اِس قدر گنہگار تھی کہ اُس کی یہ ایک واحد دعا بھی قبول نہ ہو پاتی۔۔۔۔

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

حاعفہ کی آنکھوں سے آنسوؤں کی لڑیاں جاری ہو چکی تھیں۔۔۔۔

"پلیز اللہ جی آژمیر کی آنکھوں میں نفرت دیکھانے سے پہلے مجھے موت دے دے۔۔۔۔ میں اُن کے بغیر اب مزید اپنی اِس ویران اور اذیت بھری زندگی کا بوجھ نہیں اُٹھا سکتی۔۔۔۔ اُن کے ہاتھوں مرنا اتنا تکلیف دہ نہیں ہو گا۔۔۔۔ مگر اُن کے منہ سے اپنے لیے نفرت کا اظہار سننا مجھے ختم کر دے گا۔۔۔۔۔"

حاعفہ دل ہی دل میں اپنے پروردگار کو مخاطب کرتی آژمیر کے قریب آن کھڑے ہونے پر نظریں جھکا گئی تھی۔۔۔۔

"آر یو او کے۔۔۔۔۔"

آژمیر کے منہ سے نکلنے والے غیر متوقع الفاظ پر حاعفہ نے نگاہیں اُٹھا کر اُس کی جانب دیکھا تھا۔۔۔۔

جو اُنہیں سرد نگاہوں سے اُسے گھورتا سوالیہ انداز میں پوچھ رہا تھا۔۔۔۔

حاعفہ نے کپکپاتے ہونٹوں اور بھیگے چہرے کے ساتھ سر اثبات میں ہلا دیا تھا۔۔۔۔۔

آژمیر نے ایک نظر حاعفہ پر بندوق تانے کھڑے شخص پر ڈالتے پلٹ کر دروازے میں کھڑے شخص کو دیکھا تھا۔۔۔۔

جس کے نشانے پے وہ خود تھا۔۔۔۔

وہ گولی لگنے سے کسی ایک کو بچا سکتا تھا۔۔۔۔ لیکن یہ فیصلہ کرنا اُس کے لیے مشکل بالکل بھی نہیں تھا۔۔۔۔

اِن گزرے لمحوں میں حاعفہ کی گمشدگی اُس کو کس قدر اذیت میں مبتلا کر گئی تھی۔۔۔ وہ بیان نہیں کر سکتا تھا۔۔۔۔۔ یہ لڑکی اپنی بے پناہ غلطیوں اور نادانیوں کے باوجود آج بھی اُس کے دل و جان میں بستی تھی۔۔۔۔ حاعفہ سے نفرت کرنے کا مطلب تھا اپنی روح سے نفرت کرنا۔۔۔۔۔

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

حاعفہ اُس کے منہ پر کھڑے ہو کر بھی اگر وہ سب بول دیتی تو آژمیر تب بھی اُسے کچھ نہ ہونے دیتا۔۔۔یہ لڑکی اُس کی رگِ جاں سے بھی قریب تر تھی۔۔۔وہ بھلا اُس کو خود سے جدا کرنے کی سوچ بھی کیسے دل و دماغ میں لا سکتا تھا۔۔۔

اللہ کا نام لیتے اگلے ہی لمحے حاعفہ کا بازو تھام کر اپنی جانب کھینچتے آژمیر نے اکرام حنیف کے پوری طرح چوکس کھڑے آدمی پر فائر سادھ دیا تھا۔۔۔

جس پر وہ چند سیکنڈز میں ڈھیر ہوا تھا۔۔۔لیکن دروازے میں کھڑے شخص نے بھی آژمیر کو مہلت نہیں دی تھی۔۔۔

آژمیر حاعفہ کو پوری طرح اپنے مضبوط شکنجے میں قید کیے الماری کے پیچھے ہوا تھا۔۔۔

مگر تب تک اُس آدمی کی چلائی گولی آژمیر کا بازو چھلنی کر گئی تھی۔۔۔

گولی آژمیر کو لگی تھی۔۔۔مگر اُس کے درد پر چیخ حاعفہ کی نکلی تھی۔۔۔اُس کے سینے سے لگی وہ بھیگی آنکھوں سے اُس کا تکلیف ضبط کرتا چہرا دیکھ رہی تھی۔۔۔

جو اُسے بچانے کے لیے خود پر گولی کھا گیا تھا۔۔۔گولی کہیں پر بھی لگ سکتی تھی۔۔۔

آژمیر میران نے اپنی زندگی داؤ پر لگاتے پہلے اُس کی حفاظت کا سوچا تھا۔۔۔پھر ابھی بھی وہ کیسے سوچ سکتی تھی کہ یہ شخص اُس سے محبت نہیں کرتا تھا۔۔۔

آژمیر کی محبت تو اُسے آج اپنی محبت سے کئی گنا بڑھ کر لگی تھی۔۔۔

آژمیر نے پلٹ کر اُس آدمی پر وار کرتے اگلے ہی لمحے اُسے بھی مار گرایا تھا۔۔۔

اُسے اب زوہان اور زنیشہ کی فکر تھی۔۔۔

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

وہ حاعفہ کو اُسی طرح اپنے حصار میں لیے باہر کی جانب بڑھا تھا۔۔۔۔

"آژمیر آپ کا بہت زیادہ خون بہہ رہا ہے۔۔۔۔"

حاعفہ آژمیر کا خون دیکھ پریشانی سے بُری طرح رو دی تھی۔۔۔ مگر آژمیر نے اُسے اِس بات کا کوئی جواب نہیں دیا تھا۔۔۔ حاعفہ نے نگاہیں اُٹھا کر اُس کی جانب دیکھا تھا۔۔۔۔۔۔۔۔

جس کے چہرے کے پتھریلے تاثرات حاعفہ کو مزید خوفزدہ کر رہے تھے۔۔۔۔

فیصل اور حاکم بھی باقی آدمیوں کے ساتھ اندر پہنچ چکے تھے۔۔۔

"تھینک گارڈ تم لوگ ٹھیک ہو۔۔۔۔"

زوہان اود زنیشہ کو روم سے نکلتا دیکھ آژمیر نے تشکر بھری سانس خارج کی تھی۔۔۔۔

زنیشہ حاعفہ کو آژمیر کے حصار میں دیکھ سکھ کا سانس بھر کر رہ گئی تھی۔۔۔ اُس کا بھائی اُس کا آئیڈیل تھا۔۔۔ وہ بھلا کسی کے ساتھ غلط کیسے کر سکتا تھا۔۔۔ اور وہ بھی کسی لڑکی کے ساتھ۔۔۔۔ یہ تو امپاسبل تھا۔۔۔۔

"ہم تو ٹھیک ہیں مگر کسی اور کو ٹھیک کرنا باقی ہے ابھی۔۔۔۔۔"

زوہان نے آژمیر کی جانب دیکھتے اندر کی طرف اشارہ کیا تھا۔۔۔ جہاں اُس کے آدمی اکرام حنیف کو پکڑے کھڑے تھے۔۔۔۔ ابھی تھوڑی دیر میں پولیس نے آجانا تھا مگر اُس سے پہلے ہی وہ لوگ اُس گھٹیا شخص کی عقل ٹھکانے لگانا چاہتے تھے۔۔۔ جس نے اُن سے اُن کی زندگیاں چھیننے کی کوشش کی تھی۔۔۔۔

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

"تم لوگ۔۔۔ حاعفہ اور زنیشہ کو بحفاظت میران پیلس پہنچو۔۔۔ پولیس کے سامنے یہ دنوں نہیں آنی چاہئیں۔۔۔ ہم دونوں اپنا کام پورا کر کے آتے ہیں۔۔۔۔"

آژمیر نے فیصل اور حاکم کو حکم دیتے اپنی دونوں قیمتی متاع اُن کے حوالے کی تھیں۔۔۔۔

"مگر لالہ آپ کو گولی لگی ہے۔۔۔۔"

جو بات حاعفہ بولنے والی تھی۔۔۔ وہ اُس سے پہلے ہی زنیشہ نے بولتے زوہان کی توجہ بھی اُس جانب مرکوز کروائی تھی۔۔۔۔

"میں ٹھیک ہوں۔۔۔ تم لوگ فوراً نکلو یہاں سے۔۔۔۔"

آژمیر نے سخت لہجے میں حکم دیتے اُن کو مزید کچھ بولنے کا موقع نہیں دیا تھا۔۔۔۔

"فیصل۔۔۔۔۔ آئم سوری۔۔۔۔۔"

آژمیر نے شاید آج پہلی بار جذبات میں آکر آپا کھوتے اپنے کسی ملازم پر ہاتھ اُٹھایا تھا۔۔۔ جس پر وہ بہت شرمندہ تھا۔۔۔۔

"ارے سر پلیز۔۔۔۔ مجھے شرمندہ نہ کریں۔۔۔۔ میں نے بھی تو ٹھیکا اُٹھا رکھا ہے آپ کو غلط خبریں دینے کا۔۔۔۔ آپ مجھے معاف کر دیں۔۔۔۔"

فیصل کو انہیں سب خصوصیت کی وجہ سے ہی تو اپنے مالک سے بے پناہ محبت تھی۔۔۔۔۔ آژمیر اُس کا کندھا تھپکتا باہر جانے کا بول گیا تھا۔۔۔

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

@@@@@@@@@@@@@

"مجھے معاف کر دو۔۔۔ آئندہ کبھی تمہاری زندگیوں میں نہیں آؤں گا۔۔۔ بلکہ اِس ملک سے بھی بہت دور چلا جاؤں گا۔۔۔ خدا کے لیے میری جان بخش دو۔۔۔۔۔"

اکرام حنیف اُن دونوں کو اندر آتا دیکھ اُن کے سامنے ہاتھ جوڑ تا رو دیا تھا۔۔۔ مگر جس قدر وہ اُن کی زندگیوں میں زہر گھول چکا تھا۔۔۔ اُس کے بعد اُن سے رحم کی توقع کرنا بے وقوفی سے زیادہ کچھ نہیں تھا۔۔۔۔

یہ اُس کے آخری الفاظ ہی تھے کیونکہ اُس کے بعد دونوں نے اُسے بولنے کا موقع ہی نہیں دیا تھا۔۔۔۔

پے در پے پڑنے والی لاتوں اور گھونسوں نے اُسے چند منٹوں میں ہی آدھ موا کر دیا تھا۔۔۔۔

"میری بیوی کو بلیک میل کرو گے گھٹیا انسان۔۔۔ میری بہن پر ہاتھ اُٹھاؤ گے۔۔۔۔۔۔۔"

آژمیر کے کانوں میں حاعفہ کے بولے جانے والے الفاظ گونجتے اُسے آپے سے باہر کر گئے تھے۔۔۔

اکرام حنیف کا منہ بُری طرح لہولہان کرتے وہ اُسے بالکل ختم کر دینے کے درپے تھا۔۔۔ جب زوہان نے پیچھے سے جا کر اُسے پکڑتے بمشکل روکا تھا۔۔۔

"وہ مر جائے گا۔۔۔۔"

زوہان نے اُسے بازو سے کھینچ کر اُوپر اُٹھایا تھا۔۔۔ وہ آژمیر کی فرسٹریشن اچھے سے سمجھ رہا تھا۔۔۔۔

اِس لیے اُس کا کندھا سہلاتے اُسے نارمل کرتے چند قدم دور ہٹ گیا تھا۔۔۔

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

کئی جگہوں پر ایک ساتھ ہونے کے باوجود وہ ایک دوسرے سے بہت دور تھے۔۔۔اُن کے درمیان ابھی بھی ایک بہت بڑا خلا تھا۔۔۔جس کو پاٹنا بہت اذیت ناک ہونے والا تھا۔۔۔

پولیس کے آتے ہی وہ دونوں باہر کی جانب بڑھ گئے تھے۔۔۔کیونکہ اکرام حنیف اپنے لہولہان وجود کے ساتھ ہوش و حواس سے بیگانہ ہو چکا تھا۔۔۔

"تمہارا خون کافی بہہ چکا ہے۔۔۔گھر جانے تک زیادہ پرابلم ہو سکتی ہے۔۔۔ڈاکٹر آ چکا ہے پہلے تم اپنی ڈریسنگ کروا لو۔۔۔۔"

زوہان پہلے ہی ڈاکٹر کا کال کر کے بلوا چکا تھا۔۔۔۔

"تم شاید بھول رہے ہو۔۔۔ہم اب بھی دشمن ہی ہیں۔۔۔۔"

آژمیر کو اُس کی یہ عنایت کافی کھلی تھی۔۔۔

"اپنا آپ بھول سکتا ہوں مگر ہماری دشمنی اور اُس کی وجہ نہیں بھول سکتا۔۔۔یہ دشمنی میں تب ہی قائم رکھ پاؤں گا۔۔۔جب تم رہو گے۔۔۔اِس لیے میں نہیں چاہتا کہ میرا حساب چکانے سے پہلے ہی تمہیں کچھ ہو۔۔۔۔"

زوہان بھی آژمیر کا طنز اتنی آسانی سے برداشت کرنے والا بالکل بھی نہیں تھا۔۔۔۔

اُس کے جواب پر آژمیر کے ہونٹوں پر تلخی بھری مسکراہٹ بکھر گئی تھی۔۔۔

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

"اِس ڈاکٹر سے اپنا علاج کروالیا تو مجھے تمہارا احسان مند ہونا پڑے گا۔۔جو کہ میں ہر گز نہیں ہونا چاہتا۔۔۔۔ڈونٹ وری یہ معمولی سا خون بہا تمہارے اِس دشمن کا کچھ نہیں بگاڑ پائے گا۔۔۔۔جتنا درد راب تک برداشت کر چکا ہوں۔۔۔۔اُس کے مقابلے میں یہ کچھ نہیں ہو گا۔۔۔۔اور تمہارا حساب چکائے بغیر کہیں نہیں جانے والا میں اِس دنیا سے۔۔۔۔۔۔"

آژمیر بھی حساب برابر کرتا اپنی گاڑی کی جانب بڑھ گیا تھا۔۔۔۔

کچھ لمحے اُس کی پشت کو گھورتے رہنے کے بعد زوہان بھی خاموشی سے دوسری طرف بڑھ گیا تھا۔۔۔۔یہ الگ بات تھی کہ اُس کا دل آژمیر کی فکر میں اندر ہی اندر بے چین تھا۔۔۔۔مگر یہ فکر وہ ہونٹوں پر لانے کے حق میں نہیں تھا۔۔۔نہ ہی اِس کا اقرار اپنے سامنے کرنا چاہتا تھا۔۔۔۔

@@@@@@@@@@@@

حاعفہ اور زنیشہ کو گھر واپس صحیح سلامت لوٹتا دیکھ پورے میران پیلس میں خوشی کی لہر دوڑ گئی تھی۔۔۔مگر اُن دونوں کا غیر معمولی سنجیدہ پن اُن سب کو فکر میں بھی مبتلا کر گیا تھا۔۔۔۔

"کیا ہوا زنیشہ سب ٹھیک ہے نا۔۔۔۔؟؟؟ آژمیر اور زوہان۔۔۔وہ دونوں ٹھیک ہیں نا؟؟؟؟ آئے کیوں نہیں وہ تمہارے ساتھ۔۔۔۔۔کہاں ہیں وہ لوگ۔۔۔۔؟؟"

شمسہ بیگم زنیشہ کو اپنے حصار میں لیتیں فکر مندی سے بولی تھیں۔۔۔۔حاعفہ تو کچھ بولنے کی پوزیشن میں ہی نہیں تھی۔۔۔۔وہ جب سے آئی تھی حمیرا بیگم کے گلے لگ کر آژمیر کو کھونے کے خوف سے پھوٹ پھوٹ کر رو ہی رہی

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

تھی۔۔۔اُس کے آنسو رکنے کا نام ہی نہیں لے رہے تھے۔۔۔۔جس بات نے سب گھر والوں کو پریشان کر دیا تھا۔۔۔

مہمان تو کب کے رخصت ہو چکے تھے۔۔۔اب وہاں صرف نفیسہ بیگم اور گھر کے باقی لوگ ہی موجود تھے۔۔۔

"وہ دونوں بالکل ٹھیک ہیں۔۔۔ابھی کچھ دیر میں آتے ہونگے۔۔۔"

زنیشہ نے اُسی سنجیدگی کے ساتھ جواب دیا تھا۔۔۔

"وہاں کچھ ہوا ہے۔۔۔؟؟؟زنیشہ بتاؤ ہمیں۔۔۔۔میرا دل بیٹھا جا رہا ہے۔۔۔۔"

شمسہ بیگم اور باقی سب کو بھی کسی شدید گڑبڑ کا احساس ہوا تھا۔۔۔۔

حاعفہ کا اِس طرح رونا کوئی معمولی بات نہیں لگ رہی تھی۔۔۔۔

"حاعفہ ہی وہ لڑکی ہے جو آژمیر لالہ کو اتنا بڑا دھوکا دے کر بھاگ گئی تھی۔۔۔اور وہ صرف اُن کی محبت نہیں بلکہ۔۔۔۔۔"

زنیشہ یہ الفاظ ادا کرتی ایک سیکنڈ کے لیے رکی تھی۔۔۔اور ساتھ ہی باقی سب کی سانسیں بھی روک گئی تھی۔۔۔

"بلکہ اُن کی بیوی بھی ہے۔۔۔اِن دونوں کا بہت پہلے نکاح ہو چکا ہے۔۔۔۔"

زنیشہ کے خاموش ہونے کے ساتھ ہی پوری ہال میں سناٹا چھا گیا تھا۔۔۔صرف حاعفہ کی سسکیوں کی آواز ہی گونج رہی تھی۔۔۔اُسے کسی کا خوف نہیں تھا۔۔۔سوائے آژمیر کو کھونے کے۔۔۔۔

اُس کا دل آنے والے لمحوں کا سوچ تڑپ رہا تھا۔۔۔

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

"کیا۔۔۔؟؟؟تو تم ہو وہ دھوکے باز لڑکی۔۔۔تم نے آژمیر کا دل دکھایا۔۔۔۔"

زنیشہ کے پاس کھڑی سویرا جو حاعفہ کا مقام جان کر اندر ہی اندر جل بھن چکی تھی۔۔۔آنکھوں میں نفرت بھرے حاعفہ کی جانب بڑھی تھی۔۔۔مگر اُس سے پہلے ہی زنیشہ نے ہاتھ تھام کر اُسے روک دیا تھا۔۔۔

"نہیں سویرا یہ لالہ کی گنہگار ہے۔۔۔اِسے سزا بھی لالہ ہی دیں گے۔۔۔اِس کا پہلے کا کیا تو شاید لالہ معاف کر دیں۔۔۔مگر آج جو یہ کر چکی ہے۔۔۔اُس کے بعد مجھے نہیں لگتا لالہ اِس کی صورت دیکھنا بھی پسند کریں۔۔۔۔"

زنیشہ کی بات پر حاعفہ نے تڑپ کر اُس کی جانب دیکھا تھا۔۔۔

"کیا کیا ہے آج حاعفہ نے۔۔۔۔"

یہ سوال کرنے والے قاسم صاحب تھے۔۔۔اُن کے ساتھ ساتھ باقی سب نے بھی سوالیہ نظروں سے زنیشہ کی طرف دیکھا تھا۔۔۔

جس پر زنیشہ نخوت بھری نگاہوں سے حاعفہ کی جانب دیکھتی وہاں ہوا تمام واقع سنا گئی تھی۔۔۔جس کے بعد کئی نفرت بھری نگاہیں حاعفہ کی جانب اُٹھی تھیں۔۔۔

"نہیں میری بیٹی ایسا کچھ نہیں کر سکتی۔۔۔ضرور کوئی غلط فہمی ہوئی ہے۔۔۔"

یہ الفاظ ادا کرنے والے قاسم صاحب تھے۔۔۔حاعفہ نے بے یقینی سے اُن کی جانب دیکھا تھا۔۔۔جس شخص کو اُس نے آج تک اپنے باپ کا درجہ نہیں دیا تھا۔۔۔وہ آج بنا ساری حقیقت جانے اُس پر یقین کر رہا تھا۔۔۔

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

اپنے باپ کے اِس ایک یقین پر حاعفہ کے دل سے اُن کے لیے موجود سارا غصہ دھلتا چلا گیا تھا۔۔۔۔بعد میں چاہے جو بھی ہوتا۔۔۔مگر یہ ایک جملہ ادا کر کے اُنہیں نے بھرے مجمعے میں جس طرح اپنی بیٹی کا مان رکھا تھا۔۔۔وہ حاعفہ کے لیے بہت بڑی بات تھی۔۔۔۔

"چچا سائیں آپ نہیں جانتے وہاں کیا سچویشن بن چکی تھی۔۔لالہ کو گولی بھی لگی صرف اِس خود غرض لڑکی کو بچانے کی خاطر۔۔۔۔۔"

زنیشہ کے لیے زندگی میں آژمیر سے بڑھ کر کچھ نہیں تھا۔۔۔وہ اپنے بھائی کو ہرٹ کرنے والے لوگوں کے لیے نفرت کے سوا کوئی جذبہ نہیں رکھتی تھی۔۔۔۔

"بابا۔۔۔۔۔"

حاعفہ کی اِس درد بھری پکار پر قاسم نے نم ہوتی آنکھوں سے اُس کی جانب دیکھا تھا۔۔۔۔ماورا کا اِس پل دل چاہا تھا خود کو ختم کر دے۔۔۔اُس کی وجہ سے اُس کی بہن کو کہاں کہاں رسوا ہونا پڑ رہا تھا۔۔۔۔

"زنیشہ بالکل ٹھیک کہہ رہی ہے۔۔۔۔میں نے ہر بار آژمیر کو دھوکا دیا ہے۔۔۔۔اُنہیں مارنے کی کوشش کی ہے۔۔۔۔اُنہیں ہرٹ کیا ہے۔۔۔۔اُن کا دل توڑا ہے۔۔۔۔آپ لوگ اُس کے لیے مجھے جو سزا دینا چاہیں۔۔۔مجھے قبول ہے۔۔۔۔۔"

حاعفہ اپنے سارے گناہوں کا اقرار کرتی چہرا جھکائے اُن کے سب کے درمیان میں آن کھڑی ہوئی تھی۔۔۔۔

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

اُس کے ہاتھ جُڑے ہوئے تھے۔۔۔ جبکہ پورا وجود ہولے ہولے لرز رہا تھا۔۔۔ اُس کے ماتھے سے بہتے خون کی پرواہ اُس سمیت کسی کو نہیں تھی۔۔۔ جو انکشاف سب کے سامنے ہو رہے تھے۔۔۔ اُس جانب کسی کا دھیان جا ہی نہیں سکا تھا۔۔۔

وہ اُن سب کے سامنے اِسی طرح سر جھکائے کھڑی تھی۔۔۔ جب ہال میں گونجتی آژمیر کی آواز حاعفہ سمیت باقی سب کو بھی اپنی جانب متوجہ کر گئی تھی۔۔۔

"سزا یہ لوگ کیوں دیں۔۔۔۔؟؟ تم میری گنہگار ہو۔۔۔ سزا بھی میں دوں گا۔۔۔۔"

آژمیر کی گھمبیر بھاری آواز پر سب نے پلٹ کر اُس کی طرف دیکھا تھا۔۔۔ اُس کی بات پر سویرا کے ہونٹوں پر کمینگی بھری مسکراہٹ بکھر گئی تھی۔۔۔ اُس کے تو بنا کچھ کیے ہی ہر شے اُس کے فیور میں آ گئی تھی۔۔۔۔ اُسے اِس وقت اکرام حنیف اپنا سب سے بڑا خیر خواہ لگا تھا۔۔۔ جس نے اُس کی اتنی مدد کر دی تھی۔۔۔

حاعفہ نے جھٹکے سے سر اُٹھا کر اُس کی جانب دیکھا تھا۔۔۔ جو اُس پر اپنی گہری نظریں گاڑھے قریب آ رہا تھا۔۔۔

حاعفہ کے آنسوؤں میں مزید روانی آ چکی تھی۔۔۔ اُس کی آنکھوں میں بسا خوف کئی گنا بڑھا تھا۔۔۔

لیکن آژمیر نے اُس کے قریب پہنچتے حاعفہ سمیت وہاں موجود ہر شخص کو حیران کرتے۔۔۔ اُسے بازو سے تھام کر اپنے قریب کرتے۔۔۔ سینے میں بھینچ لیا تھا۔۔۔

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

"تمہاری سزا یہ ہے کہ اب آگے کی ساری زندگی یوں ہی میری بانہوں میں رہ کر۔۔۔۔میری محبت بھری شدتوں کو برداشت کرنا ہو گا۔۔۔اور مجھ سے دور بھاگ کر جس قدر مجھے تڑپایا ہے۔۔۔۔اُس ایک ایک پل کی تڑپ کا سود سمیت حساب دینا ہو گا۔۔۔۔۔بولو قبول ہے۔۔۔۔۔"

اُس کے نازک وجود کو سینے میں بھینچے سرگوشیانہ لہجے میں بولتا وہ حاعفہ کو نئی زندگی بخش گیا تھا۔۔۔۔حاعفہ اُس کی شرٹ سینے مٹھیوں میں مضبوطی سے دبوچتی اُن پر سر رکھ کر پھوٹ پھوٹ کر رو دی تھی۔۔۔۔اب اُس کی آنکھوں سے بہے جانے والا ہر آنسو تشکر بھرا تھا۔۔۔۔

اِس مہربان شخص نے یہاں پر بھی اُس کا مان رکھ کر اُس پر واضح کر دیا تھا۔۔۔کہ وہ اُس سے بے پناہ محبت کے ساتھ ساتھ اُس پر اعتبار بھی کرتا تھا۔۔۔۔۔۔

آژمیر نے اُسے اپنی قیمتی متاع کی طرح سینے میں مضبوطی سے بھینچ رکھا تھا۔۔۔۔وہ دونوں ہی بھول چکے تھے کہ اِس وقت وہ اپنے بیڈ روم میں نہیں بلکہ پورے خاندان کے بیچوں بیچ کھڑے تھے۔۔۔۔

آژمیر کا یہ روپ دیکھ وہاں موجود بہت سے لوگ سکتے میں آ چکے تھے۔۔۔۔

کسی کی چھوٹی سے چھوٹی غلطی پر بھی اُسے معافی نہ دینے والا۔۔۔۔۔اِس لڑکی کی اتنی غلطیوں کے باوجود اُسے معافی مانگنے کا موقع دیئے بغیر ہی سینے سے لگا گیا تھا۔۔۔۔۔

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

جبکہ شمسہ بیگم اپنے بیٹے کا یہ بدلہ رویہ دیکھ بے پناہ خوش تھیں۔۔۔اِس لڑکی نے نادانیوں کے ساتھ ہی مگر اُن کے بیٹے کو محبت کرنا سیکھا دیا تھا۔۔۔اور اب اُن کے بیٹے کی اُداسیوں بھری زندگی بہت جلد خوشیوں میں بدلنے والی تھی۔۔۔ اُنہیں اِس بات کا پورا یقین تھا۔۔۔۔

سویرا کے سر پر تو جیسے پہاڑ ٹوٹ پڑا تھا۔۔۔اُسے قطعاً اندازہ نہیں تھا کہ آژمیر حاعفہ سے اِس قدر محبت کرتا ہے۔۔۔۔ زنیشہ اور باقی سب بھی الجھی نگاہوں سے یہ سب دیکھ رہے تھے۔۔۔زنیشہ اتنا تو جانتی تھی کہ اُس کا بھائی کبھی کچھ غلط نہیں کر سکتا تھا۔۔۔مگر جو کچھ وہ اپنی آنکھوں سے دیکھ چکی تھی اُس کے فوراً بعد یہ سب۔۔۔۔اُس کی سمجھ سے باہر تھا۔۔۔۔

"آہم آہم۔۔۔۔"

ماورا اپنی بھیگی آنکھیں صاف کرتی خوشی سے چہکتی اُن کے دونوں کے قریب آکر کھنکاری تھی۔۔۔جو حقیقتاً سب کی موجودگی فراموش کر چکے تھے۔۔۔

"آئم سوری ڈسٹرب کرنے کے لیے۔۔۔مگر وہ میں آپ دونوں کو یاد دلانا چاہتی ہوں کہ پورا میران پیلس آپ لوگوں کی جانب ہی متوجہ ہے۔۔۔اور آپ لوگوں کی رخصتی ہونا بھی باقی ہے ابھی۔۔۔۔"

ماورا نے آژمیر کے خیال سے کافی مودبانہ لہجے میں کہتے اُن دونوں کو ہی ہوش کی دنیا میں کھینچا تھا۔۔۔

حاعفہ کو ایک دم شرم وحیا نے آن گھیرا تھا۔۔اُس نے آژمیر کا حصار توڑ کر دور ہونا چاہا تھا۔۔۔مگر آژمیر نے اُسے ابھی اِس بات کی اجازت نہیں دی تھی۔۔۔

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

وہ ابھی اُس کا مقام اپنے گھر والوں کے سامنے واضح کرنا چاہتا تھا۔۔۔ ابھی تھوڑی دیر پہلے اُس کی بیوی کو کٹہرے میں کھڑا کر کے جو پنچایت لگائی گئی تھی وہ اُسے کسی صورت برداشت نہیں ہو پائی تھی۔۔۔

حاعفہ کو اُسی طرح ساتھ لگائے وہ شمسہ بیگم اور باقی سب کی جانب پلٹا تھا۔۔۔

"حاعفہ میری زندگی میں آنے والی وہ پہلی اور آخری لڑکی ہے۔۔۔ جس نے مجھے محبت کرنا سکھایا ہے۔۔۔ اُس نے مجھے کبھی دھوکا نہیں دیا۔۔۔ اکرام حنیف کی بہت بلیک میلنگ کے باوجود بھی وہ میرے ساتھ کبھی کچھ غلط نہیں کر پائی۔۔۔ کیونکہ وہ بھی مجھ سے بہت محبت کرتی ہے۔۔۔ حاعفہ نے کبھی کوئی غلطی نہیں کی۔۔۔ ہر تکلیف سے مجھے اور میرے خاندان کو بچا کر اور اُنہیں خود پر جھیل کر اُس نے ثابت کیا ہے کہ وہ ایک مضبوط اور سچی لڑکی ہے۔۔۔ جسے رشتے نبھانا بھی آتا ہے۔۔۔ اور محبت کرنا بھی۔۔۔

میرا اور حاعفہ کا نکاح جن حالات میں ہوا۔۔۔ میں آپ سے معذرت خواہ ہوں کہ اُس میں۔۔۔ میں آپ سب اپنے اپنوں کو شریک نہیں کر سکا۔۔۔ حاعفہ میری بیوی ہے۔۔۔ میں چاہتا ہوں جتنی عزت اور محبت میرے لیے آپ لوگوں کے دلوں میں ہے۔۔۔ اتنی ہی حاعفہ کے لیے بھی ہونی چاہیئے۔۔۔ کیونکہ وہ اِس سب کی حقدار ہے۔۔۔"

آژمیر نے سب کے سامنے حاعفہ کو معتبر کرتے اُس کا جھکا سر اُٹھا دیا تھا۔۔۔ حاعفہ سکتے کے عالم میں یک ٹک اُسے دیکھے گئی تھی۔۔۔

اِس شخص سے عشق کی منزلوں سے بھی بہت آگے نکل چکی تھی وہ۔۔۔۔۔۔

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

شمسہ بیگم کے ہونٹوں پر بے ساختہ مسکراہٹ بکھر گئی تھی۔۔۔اُنہیں اِس لمحے اپنے بیٹے پر بہت زیادہ فخر محسوس ہوا تھا۔۔۔

جو اپنی بیوی کے آگے ڈھال بن کر کھڑا ہوا تھا۔۔۔

"مگر جو کچھ زنیشہ نے بتایا وہ۔۔۔۔۔"

سویرا سے یہ منظر دیکھنا کسی صورت برداشت نہیں ہوا تھا۔۔۔وہ آگے بڑھی تھی۔۔۔مگر آژمیر کی ایک ہی سخت نگاہ اُسے وہیں خاموشی کروا گئی تھی۔۔۔

"اکرام حنیف جیسے گھٹیا شخص کے جھوٹ پر مجھ سمیت آئی تھنک میرے گھر کے کسی بھی فرد کو ایک پرسنٹ بھی یقین نہیں ہو گا۔۔۔اِس لیے میں نہیں چاہتا گزری باتوں کو دوہرایا جائے۔۔۔"

آژمیر جانتا تھا کہ زنیشہ کی کہی باتیں سویرا سمیت باقی سب لوگوں کے دماغ میں بھی ہو نگی۔۔۔اِس لیے وہ سب پر یہ بات بھی واضح کر گیا تھا۔۔۔

جس کے بعد حاعفہ پر شک کی کوئی گنجائش نہیں بچتی تھی۔۔۔

"ماشاءاللہ۔۔۔میرے بچوں کی جوڑی سلامت رہے۔۔۔میں بھی سوچتی تھی کہ میرے اِس بے حد وجیہہ بیٹے کے ساتھ بھلا کون سی لڑکی سوٹ کرے گی۔۔۔لیکن مجھے اندازہ نہیں تھا کہ یہ اتنی پیاری چاند سی بہو ملے گی مجھے۔۔۔۔۔۔۔"

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

شمسہ بیگم آگے بڑھتیں حاعفہ کو اپنے سینے سے لگا گئی تھیں۔۔۔۔ حاعفہ تو ابھی تک سکتے سے باہر ہی نہیں نکل پا رہی تھی۔۔۔۔ آژمیر کی جانب والی اتنی بڑی خوشی اُس سے سنبھالی نہیں جا رہی تھی۔۔۔۔۔

آژمیر حاعفہ کو سب کے درمیان چھوڑ تا ایک محبت بھری نظر اُس کی گم صم صورت پر ڈالتا اپنے روم کی جانب بڑھ گیا تھا۔۔۔۔۔

حاعفہ نے سب کی جانب دیکھا تھا۔۔۔۔ جو لوگ کچھ وقت پہلے اُسے حقارت آمیز نظروں سے دیکھ رہے تھے۔۔۔۔ اب آژمیر میران کے یوں معتبر کر دینے پر اُنہیں سب کی آنکھوں میں محبت اور عزت کی جھلک نمایاں تھی۔۔۔۔

زنیشہ اپنی جگہ شرمندہ سی ہوتی اپنے روم کی جانب بڑھ گئی تھی۔۔۔۔

اُسے شدت سے اپنی غلطی کا احساس ہوا تھا۔۔۔۔ جذبات میں آکر اُس نے حاعفہ کے ساتھ ٹھیک نہیں کیا تھا۔۔۔۔

@@@@@@@@@@

"آپی آج بہت ہلکا فیل کر رہی ہوں۔۔۔ فائنلی آپ کو آپ کا رائٹ مین۔۔۔ رائٹ پلیس پر مل گیا۔۔۔۔ ویسے اگر دنیا کے سارے مرد آژمیر لالہ جیسے ہو جائیں تو کیا ہی اچھا ہو۔۔۔۔۔ بنا ساری حقیقت جانے بھی اُنہوں نے جس طرح آپ پر ٹرسٹ کر کے آپ کو سب لوگوں کے سامنے ڈیفینڈ کیا۔۔۔۔ کیا ہی بات ہے۔۔۔۔ اُن کی نگاہوں میں آپ کے لیے عزت، اعتبار اور بے پناہ محبت دیکھی ہے میں نے۔۔۔۔ اصل مرد ہی وہی ہوتا ہے۔۔۔ جو اپنی عورت کی عزت کرنا اور کروانا جانتا ہو۔۔۔۔۔"

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

ماورااُس کے مقابل بیٹھتی اُس کی چوٹ کی ڈریسنگ کرنے کے لیے فرسٹ ایڈ باکس لیے اُس کی جانب بڑھی ہی تھی۔۔۔۔۔۔۔جب دروازہ ناک ہوا تھا۔۔۔

"کون...؟؟؟"

ماورااُٹھ کر دروازے کی جانب بڑھی تھی۔۔۔۔ مگر سامنے کھڑے آژمیر کو دیکھ وہ حیران ہوئی تھی۔۔۔ لیکن پھر آژمیر کے سنجیدہ تیور دیکھ بنا کچھ بولے سائیڈ پر ہوئی تھی۔۔۔۔

"آؤٹ۔۔۔۔۔"

آژمیر اُس کے ہاتھ سے باکس لیتا نرمی سے مخاطب ہوا تھا۔۔۔۔ مگر اُس کا نرم انداز بھی ماورا کو اچھا خاصا خوفزدہ کر گیا تھا۔۔۔

"اُف اللہ جی۔۔۔۔ یہ کتنے سڑیل ہیں۔۔۔۔ باہر جانے کو ایسے بولا جیسے آنکھوں ہی آنکھوں سے مجھے دھکے مار کر نکال رہے ہوں۔۔۔۔"

ماورایوں کمرے سے نکالے جانے پر منہ بسورتی آگے بڑھ گئی تھی۔۔۔

@@@@@@@@@@

حاعفہ جو گزرے لمحوں کے سحر میں جکڑی بیٹھی تھی۔۔۔ماورا کو دروازے سے نہ پلٹتا دیکھ اُس نے نظریں گھما کر اُس جانب دیکھا تھا۔۔۔

جہاں کھڑے آژمیر کو دیکھ اُس کا دل دھک سے رہ گیا تھا۔۔۔

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

آژمیر ہاتھ میں باکس تھامے اُس کے قریب آن بیٹھا تھا۔۔۔

"خود کو ہرٹ کرنے کی عادت گئی نہیں نا ابھی تک تمہاری۔۔۔"

آژمیر نے سرد خفگی بھری نگاہوں سے اُس کی جانب دیکھا تھا۔۔۔ حاعفہ کی بولتی تو ویسے ہی آژمیر کے سامنے بند ہو جاتی تھی۔۔۔ اِس وقت تو اُس کی حالت ویسے ہی بہت خراب تھی۔۔۔

اُس نے کچھ بولنا چاہا تھا مگر اُس کی آواز نے ساتھ نہیں دیا تھا۔۔۔ نازک گلابی لب کپکپا کر رہ گئے تھے۔۔۔ آژمیر کی گہری نگاہوں نے دلچسپی سے یہ منظر دیکھا تھا۔۔۔

وہ بنا مزید کچھ بولے اُس کی ڈریسنگ کرنے لگا تھا۔۔۔ جیسے وہ ہمیشہ سے کرتا آیا تھا۔۔۔۔ حاعفہ کی چوٹ پر مرہم لگانا صرف آژمیر میران ہی جانتا تھا۔۔۔

حاعفہ یک ٹک دیوانہ وار نگاہوں سے اُس کے دلکش مغرور نقوش سے سجے چہرے کو تکنے لگی تھی۔۔۔

"مجھے آپ سے بات کرنی ہے۔۔۔"

کافی دیر بعد حاعفہ بامشکل بول پانے کے قابل ہوئی تھی۔۔۔۔

"مجھے کچھ نہیں سننا۔۔۔"

آژمیر کا وہی سرد انداز دیکھ حاعفہ کی گھبراہٹ میں اضافہ ہوا تھا۔۔۔

"آپ مجھ سے ناراض ہیں۔۔۔"

پیشانی پر محسوس ہوتا اُس کی اُنگلیوں کا لمس حاعفہ کو الگ دنیا میں پہنچا گیا تھا۔۔۔

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

آژمیر کی ناراضگی کا خیال اُسے تڑپا گیا تھا۔۔۔

"تمہیں فرق پڑتا ہے۔۔۔۔"

آژمیر کی بات پر حاعفہ نے شاید پہلی بار شکوہ کناں نگاہوں سے اُس کی جانب دیکھا تھا۔۔۔

اُسے زندگی میں اپنی سانسوں سے بھی زیادہ آژمیر میران کے ایک ایک عمل سے فرق پڑتا تھا۔۔۔ مگر یہ بھی سچ تھا کہ اس نے نہ ہی آج تک اِس شخص کو اپنے عشق کی گہرائیوں سے آگاہ کیا تھا۔۔۔ اور نہ ہی کبھی اُسے اعتبار کا مان سونپا تھا۔۔۔

"آژمیر۔۔۔۔۔"

آژمیر کو اپنا کام کمپلیٹ کر کے اُٹھتا دیکھ حاعفہ نے نہایت ہی آہستہ آواز میں اُسے پکارا تھا۔۔

جس پر وہ رُکا تھا مگر پلٹا نہیں تھا۔۔۔۔

"مجھے بہت فرق پڑتا ہے۔۔۔۔۔"

حاعفہ جو دل میں نجانے کیا کیا اقرار کر چکی تھی۔۔۔ آژمیر کے مقابل آتے اُس کی شخصیت کے رعب میں ہمیشہ کچھ بول نہیں پاتی تھی۔۔۔

اب بھی ادھورا جملہ بولتے اُس کی آنکھوں سے آنسو بہہ نکلے تھے۔۔۔۔

جو آژمیر کو شدید غصہ دلا گئے تھے۔۔۔۔

آژمیر نے اُس کی نازک کمر کو اپنے بازو کے شکنجے میں جکڑتے اپنے بے انتہاہ قریب کر لیا تھا۔۔۔

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

حاعفہ اِس عمل کے لیے بالکل بھی تیار نہیں تھی۔۔۔ آژمیر کے اتنے قریب آجانے پر اُس کا دل زور سے دھڑک اُٹھا تھا۔۔۔ آژمیر کی گرم سانسیں اپنے چہرے پر محسوس کرتے اُس کی سانسیں منتشر ہوئی تھیں۔۔۔۔

لیکن آژمیر کا اگلا عمل پل بھر کے لیے اُس کی سانسیں روک گیا تھا۔۔۔۔ جب آژمیر نے جھک کر اُس کی گالوں پر لڑھکے آنسو ہونٹوں سے چن لیے تھے۔۔۔۔

اُس کے شدت بڑھے لمس پر اُس کی مونچھوں کی چھبن حاعفہ کو جی جان سے لرزا گئی تھی۔۔۔۔ آژمیر میران کی قربت ہمیشہ اُس کی نازک جان پر بھاری ثابت ہوتی تھی۔۔۔۔۔

" آج کے بعد میں یہ آنسو نہ دیکھوں۔۔۔۔ اگر ایسا ہوا تو جس انداز میں، میں چپ کرواؤں گا وہ تم برداشت نہیں کر پاؤ گی۔۔۔"

آژمیر کے لمس میں چھپی وارننگ تو وہ پہلے ہی جی جان سے سمجھ چکی تھی۔۔۔ اب اُس کے ادا کیے الفاظ اپنا باقی کا کام بھی کر گئے تھے۔۔۔۔

" آژمیر میران کی بیوی ہو تم۔۔۔۔ کسی سے ڈرنے یا جھکنے کی ضرورت نہیں ہے تمہیں۔۔۔ ڈرنا ہے تو صرف میری محبت کی شدتوں سے ڈرنا۔۔۔۔ کیونکہ وہ سہنا تمہارے لیے بہت مشکل امر ہونے والا ہے۔۔۔"

اُس کے کان کی لوح کو دانتوں سے دباتے وہ حاعفہ کی رہی سہی جان بھی نکال گیا تھا۔۔۔۔ اگر حاعفہ اُس کے سہارے نہ کھڑی ہوتی تو اب تک زمین بوس ہو چکی ہوتی۔۔۔۔

اُس کا دل تیز رفتاری سے دھڑکتا باہر آنے کو تیار تھا۔۔۔۔

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

آژمیر اُس کے شرم وحیا سے لال ہوئے حسین چہرے کو آنکھوں میں قید کرتا اُس سے دور ہوا تھا۔۔۔

لیکن اُس کے وہاں سے جانے سے پہلے ہی حاعفہ اُس کا بازو اپنی نازک گرفت میں تھام گئی تھی۔۔۔

"آپ ناراض ہیں مجھ سے۔۔۔"

حاعفہ کو ابھی تک یہی فکر ستائے جا رہی تھی۔۔۔

جو سچ بھی نکلی تھی۔۔۔

"میری بیوی مجھ پر اعتبار نہیں کرتی کیا اِس بات پر میر اناراض ہونا بھی نہیں بنتا۔۔۔ تم دوبار مجھ پر اعتبار نہ کر کے خود کو خطرے میں ڈال چکی ہو۔۔۔ جس پر میر اغصہ کس قدر بڑھ چکا ہے۔۔۔ تم سوچ بھی نہیں سکتی۔۔۔ اور نہ میں اِس کے لیے تمہیں معاف کروں گا۔۔۔"

آژمیر حاعفہ کے سامنے اپنی ناراضگی کی وجہ واضح کرتا وہاں سے نکل گیا تھا۔۔۔

وہ حاعفہ کی وجہ سے ہرٹ تھا۔۔۔ اور شدید ناراض بھی۔۔۔ یہ بات تو حاعفہ اُس کے لمس سے ہی سمجھ گئی تھی۔۔۔ وہ بن کہے بھی اپنے محبوب ترین شخص کے مزاج کو اچھی طرح سمجھتی تھی۔۔۔

@@@@@@@@@@

"مجھے معاف کر دو۔۔۔ میں نے بہت غلط کیا تمہارے ساتھ۔۔۔ مجھے ایسا نہیں کرنا چاہیئے تھا۔۔۔ مگر اُس ٹائم جو کچھ تمہارے منہ سے لالہ کے بارے میں سنا میں وہ برداشت نہیں کر پائی۔۔۔ سگا بھائی نہ ہونے کے باوجود لالہ نے آج تک سگوں سے کئی گنا بڑھ پر پیار دیا ہے مجھے۔۔۔ میں اُن کی تکلیف نہیں دیکھ سکتی۔۔۔ اِس لیے بنا تصدیق کیے وہ سب بول

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

دیا تمہیں۔۔۔۔ جس پر میں بہت زیادہ شرمندہ ہوں۔۔۔ بہت ہرٹ کیا میں نے تمہیں۔۔۔۔ پلیز جتنا غصہ ہونا ہے، ڈانٹنا ہے، ڈانٹ لو۔۔۔۔ مگر مجھے معاف کر دو۔۔۔۔۔"

زنیشہ حاعفہ کے سامنے ہاتھ جوڑے شرمندگی سے سر جھکائے بولتی اپنی تھوڑی دیر پہلے کی گئی غلطی کی معافی مانگتے بولی تھی۔۔۔

"زنیشہ یہ کیا کر رہی ہو تم۔۔۔۔؟؟؟ ایسا کچھ نہیں ہے۔۔۔ میں بالکل بھی ناراض نہیں ہوں تم سے۔۔۔۔ میں جانتی ہوں تم نے جان بوجھ کر کچھ نہیں کیا۔۔۔۔ وہ سب نیچرلی عمل تھا۔۔۔۔ کوئی بھی بہن اپنے بھائی کے بارے میں وہ الفاظ برداشت نہیں کر سکتی جو میں نے ادا کیے۔۔۔۔۔"

حاعفہ اُس کے ہاتھ تھام کر محبت سے بولتی اُس کی شرمندگی ختم کر گئی تھی۔۔۔۔

"تم بہت محبت کرتی ہو نالالہ سے۔۔۔۔۔ میں کتنی بے وقوف ہوں۔۔۔۔ میری بھابھی میرے سامنے تھی اور میں پہچان ہی نہیں پائی۔۔۔۔ ویسے ایک دو بار تم پر لالہ کی نگاہیں نوٹ کی تھیں میں نے۔۔۔۔ مگر پھر اُسے اپنا وہم سمجھ کر اگنور کر دیا۔۔۔۔"

زنیشہ حاعفہ کی فراخ دلی پر اُس سے متاثر ہوئی تھی۔۔۔۔ اِس لڑکی سے بہتر اُس کے لالہ کے ساتھ پرفیکٹ میچ اور کوئی نہیں ہو سکتا تھا۔۔۔۔۔

"کیا واقعی...؟؟؟؟"

حاعفہ کو زرا بھی یقین نہیں آیا تھا زنیشہ کی بات پر۔۔۔۔

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

"ہاں سچی۔۔۔۔مجھے ہمیشہ سے یہی لگتا تھا کہ اگر لالہ محبت کریں گے تو ایسی ہی ہو گی۔۔۔۔دھواں دھار شدتوں بھری۔۔۔۔ویسے وہ آپ کے معاملے میں کافی پوزیسو بھی ہیں۔۔۔۔بہت سے واقعات اب آہستہ آہستہ زہن میں کلیئر ہو رہے ہیں۔۔۔۔"

زنیشہ کی باتیں سن کر حاعفہ اپنے آپ کو ہواؤں میں اُڑتا محسوس کرنے لگی تھی۔۔۔۔۔اور ساتھ ہی آژمیر کے ابھی تھوڑی دیر پہلے کے الفاظ یاد کر کے اُس کی دھڑکنیں بے قابو ہوئی تھیں۔۔۔۔

"ارے اِس روٹھنے منانے کو اب بریک لگائیں۔۔۔۔اور جلدی سے اپنے حلیے درست کریں۔۔۔۔آپ دونوں لیڈیز کی ابھی تھوڑی دیر میں مہندی کی رسم کی جانی ہے۔۔۔۔۔۔اور ہاں حاعفہ آپی آپ کے لیے ایک بہت امیزنگ نیوز ہے۔۔۔۔کل زنیشہ کے ساتھ ساتھ آپ کے پیا بھی آپ کو رخصت کروانے کا نیک ارادہ رکھتے ہیں۔۔۔۔۔بڑوں کے درمیان سارے معاملات طے پا چکے ہیں۔۔۔۔۔۔"

ماورا دھاڑ سے دروازہ کھول کر اندر داخل ہوتی دونوں کے سر پر بم پھوڑ گئی تھی۔۔۔۔زنیشہ تو اب سارا حلیہ خراب ہونے کے بعد مہندی کا سن کر خفگی کا شکار ہوئی تھی۔۔۔۔جبکہ کل ہی کل رخصتی کا سن کر حاعفہ کو اپنی سانسیں رکتی محسوس ہوئی تھیں۔۔۔۔

"مگر مجھ سے تو کسی نے پوچھا ہی نہیں۔۔۔۔۔"

حاعفہ صدمے کی کیفیت میں بولی تھی۔۔۔۔

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

"آپ کو لگتا ہے آپ کے اُن مسٹر ہٹلر نے کسی اور سے پوچھا ہو گا۔۔۔۔یا کسی کی چلنے دی ہو گی۔۔۔اُن کے آج کے تیور دیکھ کر تو مجھے لگ رہا تھا کہ آج ہی اُٹھا کر لے جائیں گے آپ کو ساتھ۔۔۔۔"

ماورا کو اُن دونوں کی اُڑی رنگت دیکھ بہت مزا آیا تھا۔۔۔خاص کر حاعفہ کو دیکھ کر۔۔۔اُس کی ٹانگ کھینچنے پر زنیشہ نے بھی مسکراتے اثبات میں سر ہلایا تھا۔۔۔

"آپ کی بھی جو مسکراہٹیں نکل رہی ہیں نا۔۔۔نیچے اُس بڑوں کی محفل میں آپ کے سیاں بھی بھی شریک ہیں۔۔۔"

ماورا کی اِس نئی اطلاع پر زنیشہ کی بھی آنکھیں گھومی تھیں۔۔۔

"کیوں سب خیریت ہے۔۔۔؟؟؟زوہان اِس وقت یہاں کیا کر رہے ہیں۔۔۔؟؟؟"

اب ہوائیاں اُڑنے کی باری زنیشہ کی تھی۔۔۔

"کیا پتا آپ کو مہندی لگانے کے لیے۔۔۔۔"

ماورا اپنی مستیوں سے باز نہ آتی اُسے چھیڑ گئی تھی۔۔۔

"میری دعا ہے بہت جلدی ہمیں بھی ایسا کوئی زبردست سا موقع مل جائیں۔۔۔پھر دیکھنا تم سارے بدلے لینگی ہم گن گن کے۔۔۔۔"

زنیشہ نے شرارتاً اُسے دھمکی دیتے کہا تھا۔۔۔اِس بات سے انجان کے اُس کے کہے الفاظ بہت جلد پورے ہونے والے تھے۔۔۔۔

@@@@@@@@@@

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

"جن جن شہروں کی میں نے نشاندہی کی ہے۔۔۔۔اُس کے کونے کونے میں پھیل جاؤ۔۔۔اگلے اڑتالیس گھنٹوں کے اندر مجھے رزلٹ چاہیے۔۔۔۔اگر تم نے اور تمہاری ٹیم نے یہ کر دیکھایا تو منہ مانگی قیمت ادا کروں گا میں۔۔۔"

منہاج واپس آچکا تھا۔۔۔اور واپس آتے ہی اُس نے ایک سپیشل ایجنسی کی ایک ٹیم کو ہائر کیا تھا۔۔۔۔

وہ جلد از جلد ماورا تم پہنچنا چاہتا تھا۔۔۔

اُس کا ضبط جواب دے گیا تھا۔۔۔

اُس کا دل کس قدر تکلیف میں تھا۔۔۔وہ کسی کے سامنے بیان نہیں کر سکتا تھا۔۔۔

اگر ماورا کسی پرابلم میں نہیں تھی اور اُس نے جان بوجھ کر ایسا کیا تھا تو منہاج اُسے کسی صورت بخشنے کا ارادہ نہیں رکھتا تھا۔۔۔۔

اور وہ چاہتا تھا ایسا ہی کچھ ہو۔۔۔۔

ماورا بہت تڑپا رہی ہو مجھے۔۔۔کاش تمہیں اندازہ ہو پاتا کہ میں کس قدر تکلیف میں ہوں تو تم مجھ سے یوں دور کبھی نہ جاتی۔۔۔

منہاج خود سے ہمکلام ہوتا۔۔۔۔آنکھوں میں اُتر آئی نمی کو اندر دھکیل وہ اذیت کا شکار تھا۔۔۔

"جی سر ہم اپنی پوری جی جان لگا دیں گے میڈم کو ڈھونڈنے میں۔۔۔"

اُس کی ہدایت پر وہ شخص سر ہلاتا وہاں سے نکل گیا تھا۔۔۔

"منہاج وہ لڑکی تمہاری قسمت میں ہوئی تو تمہیں ضرور ملے گی۔۔۔تم اِس طرح خود کو ہلکان مت کرو۔۔۔"

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

منہاج کو صبح سے اَن گنت سیگریٹ پیتا دیکھ اُس کے سامنے بیٹھے شہاب درانی اب کی بار خاموش نہیں رہ پائے تھے۔۔۔

"تو اور کیا کروں بابا۔۔۔۔"

منہاج خود اذیتی سے بولا تھا۔۔۔

"میرے اور شہریار کے ساتھ قاسم کی بیٹی کی شادی میں چلو۔۔۔۔وہاں کا کلچر اور روایات دیکھ تمہارا موڈ ٹھیک ہو جائے گا۔۔۔۔بہت ہی اچھے اور ملنسار لوگ ہیں۔۔۔۔اُن سے مل کر بہت اچھا لگے گا تمہیں۔۔۔۔"

شہاب درانی اُسے بھی اپنے ساتھ لے جانا چاہتے تھے۔۔۔۔

"نہیں۔۔۔۔۔مجھے کہیں نہیں جانا۔۔۔۔۔آپ لوگ جائیں انجوائے کریں۔۔۔۔"

منہاج صاف انکار کرتا وہاں سے اُٹھ گیا تھا۔۔۔۔۔شہاب درانی نے دکھ بھری نظروں سے اُسے جاتے دیکھا تھا۔۔۔۔اُن کا دل شدت سے دعا گو تھا کہ اُن کے بیٹے کو اُس کی محبت جلد مل جائے۔۔۔۔۔وہ اُسے مزید اس حال میں نہیں دیکھ سکتے تھے۔۔۔۔

@@@@@@@@@@

زنیشہ کزنز کی مدد سے دوبارہ تیار ہو چکی تھی۔۔۔۔نئے پھولوں کے گجرے پہنے وہ مہندی کے گرین اور اورنج امتزاج کے پیروں تک آتے لانگ بھاری کامدار فراک میں نازک سی گڑیا لگ رہی تھی۔۔۔۔جس کا پنک دوپٹہ اُس نے پیچھے سے سر پر اوڑھ رکھا تھا۔۔۔۔اُس کا رعنائیاں بکھیرتا دلکش نازک وجود بے پناہ دلفریب لگ رہا تھا۔۔۔

جیولری اور میک اپ نے اُس کے حسین رُوپ کو مزید نکھار دیا تھا۔۔۔۔

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

فجر نے اُس کی پکس بنا کر اُسے سینڈ کر دی تھیں۔۔۔ جنہیں دیکھتے زنیشہ نے نجانے کس احساس کے تحت ایک فل پک زوہان کے نمبر پر سیکنڈ کر دی تھی۔۔۔ لیکن پھر اگلے ہی لمحے اپنی حرکت پر خود کو ڈپٹتے ڈیلیٹ کرنی چاہی تھی۔۔۔ مگر تب تک وہ سین کر لی گئی تھی۔۔۔

گہرا صدمہ اور شدید غصہ تو اُسے تب آیا تھا جب زوہان نے تصویر سین کر لینے بعد بھی کوئی ریپلائے نہیں کیا تھا۔۔۔۔۔ جس کے ساتھ ہی زنیشہ کا موڈ سخت آف ہوا تھا۔۔۔

"کس قدر کھڑوس اور گھمنڈی شخص ہے۔۔۔۔ ایک طرف میرے حصے کی گولی کھانے بیچ میں گود پڑتا ہے۔۔۔ اور دوسری طرف یہ اٹیٹوڈ۔۔۔۔۔۔

لڑکیوں سے زیادہ نخریں ہیں۔۔۔ پتا نہیں کیا ہو گا میرا۔۔۔۔ اور ویسے بھی ابھی تکلیف کیا تھی مجھے، کیوں بھیجی میں نے اپنی پک۔۔۔۔"

زنیشہ نے جلنے کڑھنے کے ساتھ ساتھ پک بھی ڈیلیٹ کر دی تھی۔۔۔ زوہان اُسے آن لائن ہی شو ہو رہا تھا۔۔۔ شاید وہ اُس کی یہ حرکت نوٹ کر چکا تھا۔۔۔۔

زنیشہ موبائل غصے سے وہیں پھینکتی باہر نکل گئی تھی۔۔۔ جب اُسے اپنے پیچھے قدموں کی چاپ سنائی دی تھی۔۔۔۔

بھاری قدموں کی چاپ بنا دیکھے بھی وہ پہچان گئی تھی۔۔۔ کہ کس کی ہو سکتی تھی۔۔۔ اُسے تو لگا تھا زوہان اب تک جا چکا ہو گا۔۔۔ مگر اُس کے قریب آنے پر حصار میں جکڑتی اُس کی سحر انگیز خوشبو زنیشہ کو ایک ہی جگہ پر جکڑ گئی تھی۔۔۔

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

وہ ہل بھی نہ پائی تھی۔۔۔۔۔

جب زوہان سینے پر بازو باندھے اُس کے مقابل آن کھڑا ہوا تھا۔۔۔۔اُس کی نگاہ ابھی زنیشہ کے سندر مکھڑے پر پڑی ہی تھی۔۔۔۔جب اگلے ہی لمحے زنیشہ چہرے پر گھونگھٹ گرتی رُخ موڑ گئی تھی۔۔۔۔۔

"یہ کیا ہے۔۔۔۔۔؟"

زوہان کی پیشانی پر خفگی سے بل واضح ہوئے تھے۔۔۔۔

"آپ کو تو ویسے بھی کوئی دلچسپی نہیں ہے۔۔۔۔مجھے دیکھنے میں۔۔۔۔اور یہ رسم کا ایک حصہ ہے۔۔۔آپ کل تک میرا چہرا نہیں دیکھ سکتے۔۔۔۔۔"

زنیشہ نے بھی اپنا غصہ نکالنے کا یہ طریقہ نکالا تھا۔۔۔۔

یہ مغرور شخص ویسے تو قابو آنے والا نہیں تھا۔۔۔۔۔

"یہ سب تم پر ہی مہنگا پڑ سکتا ہے۔۔۔۔سو پلیز میرے سامنے یہ ناٹک بند کرو۔۔۔۔۔"

زوہان کے آگے بڑھنے پر زنیشہ چند قدم مزید پیچھے ہوئی تھی۔۔۔۔۔

"میں کوئی ناٹک نہیں کر رہی۔۔۔۔۔صرف اپنی شادی کی رسمیں نبھا رہی ہوں۔۔۔۔"

زنیشہ بھی اپنی جگہ پر ڈٹی اُس کو اپنا چہرا دیکھانے کو بالکل بھی تیار نہیں تھی۔۔۔۔اُس کی بے چینی پر زنیشہ کو بہت مزا آرہا تھا۔۔۔۔

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

لیکن اگلے ہی لمحے بے ساختہ اُس کے منہ سے چیخ بر آمد ہوئی تھی۔۔۔جب زوہان نے اُس کی نازک کمر میں بازو حمائل کرتے اُسے اپنی جانب کھینچ لیا تھا۔۔۔

اور ہاتھ بڑھا کر اُس کا دوپٹہ سر سے بھی پیچھے اُلٹتے اُس نے اُس کے حسین رُوپ سے اپنی بے قرار روح کو ٹھنڈک بخشی تھی۔۔۔

"میرے خیال میں تم کل کے بجائے آج رخصت ہونا چاہتی ہو۔۔۔اور ٹرسٹ می میران پیلس کے کسی ایک فرد کی بھی جرأت نہیں کہ مجھے میری بیوی کو یہاں سے لے جانے سے روکے۔۔۔تمہارے بھائی کی بھی نہیں۔۔۔"

زوہان کی گرم سانسیں محسوس کرتے زنیشہ نے اُس سے دور ہونا چاہا تھا۔۔۔

"آپ بہت بُرے ہیں۔۔۔"

زنیشہ نے اُس کی حرکت پر ناراضگی سے کہا تھا۔۔۔

"یہ میں جانتا ہوں کوئی نئی بات کرو۔۔۔"

زوہان اُس کے دلفریب مہک اُڑاتے سراپے کا دیوانہ ہوا تھا۔۔۔یہ دلنشین نازک سراپا صرف اُس کے نام پر سجایا گیا تھا۔۔۔یہ احساس ہی اتنا انوکھا اور فرحت بخش تھا کہ زوہان اُس کی تصویر دیکھ کر خود کو یہاں آنے سے روک نہیں پایا تھا۔۔۔

"آپ کو مجھ سے بالکل بھی محبت نہیں ہے۔۔۔"

زنیشہ نے مزاحمت کرنے کے ساتھ ساتھ اُس کی معلومات میں بھی اضافہ کیا تھا۔۔۔

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

جب اگلے ہی لمحے زوہان اُسے دیوار کے ساتھ لگاتا اُس کی دونوں کلائیاں پکڑ کر دائیں بائیں دیوار کے ساتھ ٹکاتا پوری طرح اُس پر حاوی ہوا تھا۔۔۔

"اِس بات کا جواب میں تمہیں کل ہی دوں گا۔۔۔ عملاً پوری محبت کے ساتھ۔۔۔۔۔۔"

زوہان کا ہونٹوں سے عین نیچے معلوم ہوتا دھکتا لمس اور اُس کی جان نکالتی سرگوشی سن کر زنیشہ کے وجود کا سارا خون چہرے پر سمٹ آیا تھا۔۔۔

زنیشہ کے چہرے کی نرماہٹیں محسوس کرتے زوہان کے تپتے بھڑکتے دل کو جیسے سکون محسوس ہونے لگا تھا۔۔۔۔

یہ واحد ہستی تھی اُس کی زندگی میں جو اُسے سکون پہنچا سکتی تھی۔۔۔ جس کی قربت میں وہ اپنے دل کا درد فراموش کر جاتا تھا۔۔۔ آج بھی ایسا ہی ہوا تھا۔۔۔

کل کا دن جہاں اُسے اُس کی زندگی کی سب سے بڑی خوشی سونپنے والا تھا۔۔۔ وہیں اُس سے اگلا دن ہر سال کی طرح اُس پر بہت بھاری ثابت ہونے والا تھا۔۔۔۔ پرسوں کے دن ہی اُس کی ماں کو اُس کی آنکھوں کے سامنے انتہائی بے دردی سے جلا کر ختم کیا گیا تھا۔۔۔

اُس کی ماں کو اُس سے چھین لیا گیا تھا۔۔۔

یہ مہینہ شروع ہوتے ہی زوہان کی تکلیف کئی گنا بڑھ جاتی تھی۔۔۔ اور برسی والے دن تو زوہان خود کو ایک کمرے میں بند رکھتا تھا۔۔۔ نہ کسی سے کوئی بات کرتا اور نہ کسی کو اپنے پاس آنے کی اجازت دیتا تھا۔۔۔۔

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

اُس کی زندگی کے مشکل ترین دنوں میں سب سے زیادہ مشکل دن تھے یہ۔۔۔۔۔وہ اِن دنوں میں کوئی ایسا ہی ساتھی چاہتا تھا جو اُسے سنبھالے۔۔۔اُسے اپنے ہونے کا سکون بخشے۔۔۔۔۔

اور اس بار وہ لاشعوری طور پر اِس بات کی توقع کر رہا تھا۔۔۔اپنی عزیز از جان ہستی اپنی بیوی سے۔۔۔۔

"زوہان۔۔۔۔۔۔"

زوہان اُس کی گردن پر جھکتا اپنا گہرا لمس چھوڑ گیا تھا۔۔۔۔زنیشہ اُس کی شدت پر لرز اُٹھی تھی۔۔۔۔

"جی میری جان۔۔۔۔۔۔"

زوہان اپنی ایک چھوٹی سی گستاخی پر اُس کی غیر ہوتی حالت دیکھ مسکرائے بنا نہیں رہ پایا تھا۔۔۔۔

"تم میری سوچ سے بھی زیادہ نازک ہو۔۔۔۔ڈونٹ وری بہت احتیاط سے رکھو گا تمہیں۔۔۔۔۔"

زوہان اُس کی پھولی سانسوں اور لال چہرے پر چوٹ کرتا معنی خیزی سے بولا تھا۔۔۔اور ساتھ ہی اُس کی پیشانی پر لب رکھتا پلٹا ہی تھا۔۔۔۔

مگر اُس کے دور ہونے سے پہلے ہی زنیشہ اُس کا کالر اپنی نازک گرفت میں مقید کرتی اُس کا رُخ اپنی جانب موڑ گئی تھی۔۔۔۔

زوہان اُس کی اِس حرکت پر حیران ہوتے پلٹا تھا۔۔۔

"آپ کو کیا ہوا ہے۔۔۔۔؟؟"

زوہان کی لال آنکھیں زنیشہ کو بے چین کر گئی تھیں۔۔۔۔اُس کی کارگزاری کے بعد پھولی سانسیں بحال کرتے اُس نے نازک لبوں سے بمشکل یہ الفاظ ادا کیے تھے۔۔۔۔

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

زوہان کی آنکھوں میں چھپی وحشت اور تکلیف کا احساس زنیشہ کو بھی پریشان کر گیا تھا۔۔۔

جس پر زخمی مسکراہٹ سے اُس کی جانب دیکھتے زوہان ہاتھ بڑھا کر اُسے اپنے سینے میں بھینچ گیا تھا۔۔۔۔

"میں بہت بکھرا ہوا ہوں۔۔۔۔مجھے سمیٹ لو۔۔۔۔کیونکہ ایسا کرنے کا حق تمہارے علاوہ میں نے کبھی کسی کو نہیں دیا۔۔۔۔محبت اور سکون چاہتا ہوں میں اب اپنی زندگی میں۔۔۔۔تھک چکا ہوں خود سے لڑ لڑ کے۔۔۔۔۔اور یہ دونوں چیزیں صرف تم ہی دے سکتی ہو مجھے۔۔۔۔میں اپنے آپ کو پوری طرح تمہارے سپرد کرتا ہوں۔۔۔۔مجھے سنبھال لو۔۔۔۔اور سمیٹ لو۔۔۔۔

بہت بُرا بھی ہوں۔۔۔ضدی بھی اور انا پرست بھی۔۔۔۔۔لیکن تمہارے بغیر رہ بھی نہیں سکتا۔۔۔۔مجھے کبھی چھوڑ کر مت جانا۔۔۔۔اگر تم مجھ سے دور ہوئی تو پوری دنیا کو جلا کر رکھ دوں گا۔۔۔۔۔نجانے کیوں اِس دل کو لگتا ہے۔۔۔۔اب تک کی طرح آگے بھی میری بیوی پوری دنیا کا اعتبار کر لے گی۔۔۔سوائے مجھ پر بھروسہ کرنے کے۔۔۔۔۔۔

تمہیں بھی تو میں ہمیشہ ہر معاملے میں غلط ہی لگا ہوں نا۔۔۔۔۔لیکن دیکھو میرا دیوانہ دل پھر بھی تمہیں چھوڑ نہیں پایا۔۔۔۔تمہاری اسیری دن بدن اِس دل میں بڑھتی ہی جا رہی ہے۔۔۔۔۔"

زوہان زنیشہ کو پل بھر میں اپنا آپ سونپتا اُس کے بے یقینی سے آدھ کھلے ہونٹوں کو چھوتا وہاں سے پلٹ گیا تھا۔۔۔

جبکہ زنیشہ کتنے ہی لمحے وہاں سے ہل بھی نہیں پائی تھی۔۔۔۔۔

زوہان کا کہا ایک ایک لفظ اُس کے کانوں میں گردش کرتا اُس کی آنکھوں سے آنسو بہہ جانے کا سبب بنا تھا۔۔۔۔لیکن پھر بھیگی آنکھوں کے ساتھ وہ ہولے سے مسکرا بھی دی تھی۔۔۔۔

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

"آپ صرف اور صرف میرے ہیں۔۔۔۔اتنی محبت سے سمیٹوں گی آپ کو۔۔۔۔۔کہ گزرا اذیت ناک ماضی بہت جلد بھول جائیں گے آپ۔۔۔۔۔"

اپنے ارد گرد پھیلی اُس کی مسحور کن خوشبو سانسوں میں بساتی وہ واپس روم کی طرف بڑھ گئی تھی۔۔۔۔کیونکہ اُس کا وہ جانِ ستمگر ایک بار پھر اُس کا حلیہ خراب کر گیا تھا۔۔۔۔۔

@@@@@@@@@@

رات گئے میران پیلس میں ایک بار پھر شہنائیاں بج اُٹھی تھیں۔۔۔۔مہمان تو جا چکے تھے مگر گھر کی نوجوان پارٹی کسی صورت مہندی کا فنکشن پورا کیے بغیر ٹلنے کے موڈ میں نہیں تھی۔۔۔۔

دونوں دلہنوں کے حلیے درست کر کے اُنہیں گھونگھٹ کے ساتھ ہی سٹیج پر بیٹھا دیا گیا تھا۔۔۔۔مگر دونوں دلہا حضرات آج جو مار دھاڑ کر کے آئے تھے۔۔۔اُنہیں بلانے کی جرأت اُن میں سے کوئی نہیں کر پایا تھا۔۔۔تمام کزنز اور فرینڈز ڈھول پیٹنے کے ساتھ ساتھ لڈی بھنگڑے میں بھی مصروف تھے۔۔۔۔۔

جبکہ خواتین اُنہیں مہندی لگانے میں مصروف تھیں۔۔۔جن کے ہٹتے ہی تمام ینگ پارٹی اُن دونوں پر حملہ آوور ہوئی تھی۔۔۔۔

"یار کیا کبھی کسی نے سوچا تھا کہ دی گریٹ آژمیر میران۔۔۔۔جن کی ایک دھاڑ پر اگلے کی خوف کے مارے جان نکل جاتی ہے۔۔۔۔اُسی آژمیر میران کی اتنی رومینٹک سائیڈ بھی دیکھنے کو ملے گی کبھی۔۔۔۔۔"

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

فجر حاعفہ کو مہندی لگانے کے ساتھ ساتھ با آواز بلند بولتی سب کے چہروں پر شرارتی مسکراہٹ بکھیر گئی تھی۔۔۔ جبکہ حاعفہ کا چہرا شرم سے لال ہوا تھا۔۔۔

آژمیر کی جان لیوا قربت کے لمحے یاد کرنے سے ہی حاعفہ کا وجود لرز اُٹھا تھا۔۔۔

اُسے ابھی اپنے روٹھے دشمنِ جاں کو منانے کا مشکل ترین مرحلہ پار کرنا تھا۔۔۔ آنے والے لمحوں کا سوچ اُس کی جان آدھی ہو چکی تھی۔۔۔ جتنا وہ اب اب تک آژمیر کو تڑپا چکی تھی۔۔۔ کل اُس سب کا ہی حساب دینا تھا۔۔۔

اِس بار اُسے کسی قسم کی کوئی مہلت نظر نہیں آرہی تھی۔۔۔ اور وہ اُس محبت بھرے بپھرے طوفان سے بچنے کی خواہش رکھتی بھی نہیں تھی۔۔۔

اُسے اب صرف اُن مضبوط پناہوں کی چاہت تھی۔۔۔ جنہوں نے اُس کے سارے غم خود میں سمیٹ لیے تھے۔۔۔

"وہی تو میں کہوں کہ لالہ کو اچانک نیچے کی سٹڈی سے اُوپر بکس رکھنے کا خیال کیوں آگیا اچانک۔۔۔ اِن کے ہٹلر شوہر نامدار سے برداشت نہیں ہوا کہ میں اُن کی بیوی کا نام زبان پر لایا ہی کیوں۔۔۔ بھابھی جان پہلے ہی بتا دیتیں تو اِس معصوم کی یہ نازک کمر تو ٹوٹنے سے بچ جاتی۔۔۔"

حاشر کی روہانسی آواز میں کہی جانے والی بات پر سب حیران ہوئے تھے۔۔۔

مگر جیسے جیسے وہ ساری بات بتاتا گیا تھا۔۔۔ اُس کے ساتھ ہی وہاں قہقہوں کا سیلاب آچکا تھا۔۔۔

"واؤ آژمیر لالہ کتنے اتنے پوزیسیو ہیں۔۔۔ یقین نہیں آتا۔۔۔۔"

اریبہ بہت متاثر نظر آئی تھی۔۔۔

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

"ظاہر سی بات ہے۔۔۔ آژمیر لالہ کے سامنے اُن کی بیوی کو چھیڑو گے تو یہ حشر تو ہو گا۔۔۔ شکر کرو ابھی وہ درگت نہیں بنی جو زوہان لالہ نے حسیب کی بنائی تھی۔۔۔"

فجر نے لقمہ لگاتے اپنے ہی بھائی کا مذاق اُڑایا تھا۔۔۔

اور پھر سب کے توپوں کے رُخ کب سے مزے سے ہنستی، انجوائے کرتی زنیشہ کی جانب مُڑ چکے تھے۔۔۔

"تو اور کیا۔۔۔ ایک ہی وار میں مقابل کا شکار کرنے والا۔۔۔ میران پیلس کے ہر فرد کو اپنی اُنگلیوں پر نچا کر رکھنے والا اِس بُری طرح سے ہماری زنیشہ کی محبت کا شکار ہو جائے گا بھلا یہ بات کون جانتا تھا۔۔۔"

یہ بولنے والا ذیشان تھا۔۔۔ اُس کی بات کے جواب میں لگائے جانے والے قہقہوں پر زنیشہ اُنہیں گھور بھی نہیں پائی تھی۔۔۔

"ہاں تو اور کیا۔۔۔ اتنے سالوں میں میران پیلس پر ایک نگاہِ غلط نہ ڈالنے والا۔۔۔ اب اپنی دلہنیا کو لے جانے کے لیے بے قرار کتنے چکر لگا چکا ہے۔۔۔ محبت انسان کو ایسے ہی بدل دیتی ہے۔۔۔"

فریحہ نے بھی اپنا حصہ ڈالا تھا۔۔۔

"ایسا کچھ نہیں ہے۔۔۔ وہ ابھی بھی اُتنے ہی اکڑو اور گھمنڈی ہیں۔۔۔ میری وجہ سے تو بالکل بھی نہیں بدلے۔۔۔ غصہ ایسے ہی ناک پر سوار رہتا ہے۔۔۔"

وہاں آژمیر اور باقی سب مرد حضرات کے ساتھ داخل ہوتے زوہان سے انجان زنیشہ بڑے مزے سے اُس کی شان میں قصیدہ گوئی کر گئی تھی۔۔۔

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

سب کی نظر شمسہ بیگم کے بہت اصرار پر بلا کر لائے قاسم صاحب کے ساتھ کھڑے دونوں دلہا صاحبان پر پڑ چکی تھی۔۔۔ سوائے حاشر کے۔۔۔۔

"یہ تو سچ ہے۔۔۔۔جب تک اُن دونوں کے ناک پر بیٹھا غصہ نہ دیکھ لیں۔۔۔۔یقین ہی نہیں ہوتا کہ اُن کی سانسیں چل بھی رہی ہیں یا نہیں۔۔۔۔۔"

حاشر کی بات ابھی کمپلیٹ ہی ہوئی تھی۔۔۔۔جب آژمیر نے پیچھے سے آکر اُس کا کان پکڑ لیا تھا۔۔۔

"رئیلی۔۔۔۔اپنے اِن خیالات کا اظہار پہلے کیوں نہیں کیا تم نے۔۔۔۔۔"

اُسے کان سے پکڑ کر اُوپر اُٹھاتے آژمیر مصنوعی خفگی سے بولا تھا۔۔۔۔اُسے اتنے عرصے بعد اِس طرح خوشگوار رُوپ میں دیکھ سب کے چہروں پر مسکراہٹ بکھر گئی تھی۔۔

گھونگھٹ کے نیچے سر جھکائے بیٹھی حاعفہ آژمیر کی موجودگی محسوس کرتی مزید خود میں سمٹ کر رہ گئی تھی۔۔۔۔۔

جبکہ زنیشہ بھی ابھی اپنے بولے جانے والے جملوں پر خود کو کوس کر رہ گئی تھی۔۔۔۔گھونگھٹ کے اندر سے زوہان کے تاثرات دیکھ وہ اچھے سے سمجھ گئی تھی کہ وہ اُس کی بات سن چکا ہے۔۔۔۔۔

وہ دونوں رف حلیے میں بھی بھرپور مردانہ وجاہت کے ساتھ محفل پر چھائے معلوم ہوئے تھے۔۔۔اُن کے آتے ہی محفل کے رنگ بدل گئے تھے۔۔۔۔

پہلے جو اُن کی دلہنوں کے کان کھا رہے تھے۔۔۔اب اُن کے قریب بھی نہیں بھٹکے تھے۔۔۔۔۔

@@@@@@@@@@

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

آژمیر بازو صوفے کی پشت پر پھیلاتے پھیل کر بیٹھ گیا تھا۔۔۔جس سے حاعفہ کا نازک وجود پوری طرح اُس کے حصار میں معلوم ہو رہا تھا۔۔۔۔

حاعفہ کی تو یہ سوچ سوچ کر جان نکل رہی تھی کہ آژمیر کو منائے کیسے۔۔۔۔کیونکہ جواباً آژمیر سے کسی شرافت کی اُمید قطعاً نہیں تھی اُسے۔۔۔۔

جب اچانک کسی خیال کے تحت اُس کی گلابی پنکھڑیاں مسکرا اُٹھی تھیں۔۔۔اِس سے اچھا موقع اور کوئی نہیں ہو سکتا تھا۔۔۔زوہان اور زنیشہ الگ صوفے پر بیٹھے تھے۔۔۔جبکہ باقی سب ناچ گانے میں مصروف تھے۔۔۔ابھی اُن کی جانب کوئی مخاطب نہیں تھا۔۔۔وہ آرام سے آژمیر سے بات کر سکتی تھی۔۔۔اور وہ یہاں سب کے سامنے کوئی گستاخی بھی نہیں کر سکتا تھا۔۔۔(جو کہ سراسر حاعفہ کی خام خیالی تھی۔۔۔۔(

"مجھے آپ سے بات کرنی ہے۔۔۔۔بلکہ معافی مانگنی ہے۔۔۔۔"

حاعفہ جھکی گردن اُوپر اُٹھاتی گھونگھٹ کے اندر سے آژمیر سے مخاطب ہوئی تھی۔۔۔

"لیکن میں نے معافی کا مطالبہ کیا ہی نہیں۔۔۔"

آژمیر اُس کی بات سننے کو تیار ہی نہیں تھا۔۔

وہ اُسے بتانا چاہتی تھی کہ کس طرح آج اکرام حنیف نے اُسے آژمیر کی جان کے بدلے بلیک میل کر کے وہ سب بولنے پر مجبور کیا تھا۔۔۔

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

حاعفہ نے گھونگھٹ کے اندر سے ہی اُس کو گھورا تھا۔۔۔جب اُسی لمحے آژمیر نے بھی چہرا گھما کر اُس کی جانب دیکھا تھا۔۔۔گرین اوریلو امتزاجسے کے فراک پہنے، پوری طرح سجی سنوری اُس کے پہلو میں بیٹھی یہ لڑکی اُس کے لیے زندگی سے بڑھ کر تھی۔۔۔۔

اُس کا یہ نرم ونازک خوشبوئیں بکھیرتا وجود اُس کے حواسوں پر اثر انداز ہوتا اُسے بہکنے پر مجبور کر رہا تھا۔۔۔اُوپر سے اُس کے منانے کی یہ ننھی منی کوششیں سونے پر سوہاگہ کا کام کر رہی تھیں۔۔۔۔

اُس کے پنک جالی دار دوپٹے سے آژمیر اُس کی گھوری با آسانی دیکھ پایا تھا۔۔۔خود پر ضبط نہ رکھ پاتے ہلکا سا جھکا تھا اور باری باری اُس کی دونوں آنکھیں چوم لی تھی۔۔۔۔۔

ماورا کے کیمرے سے یہ دلکش منظر محفوظ نہیں رہ پایا تھا۔۔۔

حاعفہ تو آژمیر کی اِس کھلے عام بے باکی پر جی جان سے لرز اُٹھی تھی۔۔۔۔اِس شخص کو وہ کہیں بھی چھیڑنے کی غلطی نہیں کر سکتی تھی۔۔۔۔

"آج تک کسی کی جرأت نہیں ہوئی میرے سامنے غصہ دیکھانے کی۔۔۔۔مگر میں دل وجان سے چاہتا ہوں۔۔۔تم مجھ پر غصہ کرو اور پھر میں اُسے ایسے ہی اپنے طریقے سے ٹھنڈا کروں۔۔۔۔"

آژمیر نے اُس کی کمر میں بازو حمائل کر کے اُسے اپنے قریب کھینچتے سرگوشی بھرے انداز میں بولتے حاعفہ کے الفاظ اُس کے حلق میں ہی اٹکا دیئے تھے۔۔۔۔جو گھبراہٹ کے مارے آہستہ آہستہ اُس سے دور کھسک رہی تھی۔۔۔۔۔آژمیر کی

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

زیرک نگاہ سے اُس کی یہ چوری پوشیدہ نہیں رہ سکی تھی۔۔۔وہ اِس شخص کے کیسے سمجھاتی کہ اِس وقت وہ دونوں سٹیج پر بیٹھے سب کی نگاہوں کا مرکز تھے۔۔۔

"آپ مجھے منانے ہی نہیں دے رہے۔۔۔کیسے مناؤ میں آپ کو۔۔۔۔"

کافی دیر کے بعد حاعفہ بول پانے کے قابل ہوئی تھی۔۔۔اُس کے اتنے معصومانہ انداز میں خفگی کرنے کا انداز آژمیر کا دل لُوٹ گیا تھا۔۔۔

اُس کے لبوں پر اَن چھوئی دلکش مسکراہٹ بکھری تھی۔۔۔جس کی ایک دنیا دیوانی تھی۔۔۔۔۔

"میری جان یہ آپ پر ڈیپنڈ کرتا ہے۔۔۔کہ کیسے مناتی ہیں آپ مجھے۔۔۔ویسے میں بہت ہی عام سا بندہ ہوں۔۔۔پیار محبت کی زبان بہت اچھے سے سمجھتا ہوں۔۔۔مجھے منانا تو مشکل ہے ہی نہیں۔۔۔۔"

آژمیر کی بات میں چھپی معنی خیزی حاعفہ کو سر تا پا لال کر گئی تھی۔۔۔

آژمیر کا بازو ابھی تک اُس کی کمر کے گرد لپٹا ہوا تھا۔۔۔جو حاعفہ کے بھاری دوپٹے کی وجہ سے ابھی تک کسی کی نگاہوں میں نہیں آ سکا تھا۔۔۔لیکن اُس کے ہاتھ کی نہ رکتی گستاخیاں حاعفہ کی دھڑکنیں منتشر کر گئی تھیں۔۔۔

جب اُسی لمحے سویرا اُنہیں اپنی جانب آتے دیکھائی دی تھی۔۔۔ہاتھ میں بہت ہی پیارا ڈیکوریٹڈ باؤل اُٹھائے، جس میں گلاب جامن موجود تھے وہ اُن کے سامنے آن کھڑی ہوئی تھی۔۔۔

"بہت بہت مبارک ہو آپ دونوں کو۔۔۔میں بہت خوش ہوں آپ لوگوں کے لیے۔۔۔اور تھینکیو سو مچ آژمیر آپ نے مجھے معاف کر دیا۔۔۔۔"

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

سویرا حاعفہ کی جانب جتاتی نظروں سے دیکھتی آژمیر سے مخاطب ہوئی تھی۔۔۔اُس کے یوں وارفتگی بھری نظروں سے آژمیر کو دیکھنے پر حاعفہ کا خوشی سے کھلتا چہرا مانند پڑا تھا۔۔۔۔

"میں یہ سپیشل میٹھائی اپنے ہاتھوں سے بنا کر لائی ہوں تمہارے لیے۔۔۔۔میں چاہتی ہوں تم مجھے معاف کر دو۔۔۔میں نے آج غصے میں بہت کچھ غلط بول دیا تمہارے بارے میں۔۔۔۔۔"

سویرا نے پچھلی ساری باتوں پر معافی مانگتے گلاب جامن سپون پر رکھتے اُس کی جانب بڑھائی تھی۔۔۔۔

مگر حاعفہ تک پہنچنے سے پہلے ہی آژمیر اُسے آدھے میں روک چکا تھا۔۔۔۔

"حاعفہ سے پہلے تمہارا منہ میٹھا ہونا چاہیئے۔۔۔۔تم نے زیادہ بڑا دل دیکھایا ہے۔۔۔۔"

آژمیر سپون واپس اُس کی جانب موڑ تا گلاب جامن سویرا کو ہی کھلا گیا تھا۔۔۔۔جس پر سویرا کی شکل دیکھنے لائق تھی۔۔۔

آژمیر اُس کی چال اُسی پر اُلٹ گیا تھا۔۔۔۔

اصل معاملہ سمجھنے سے انجان حاعفہ آژمیر کے اِس طرح سویرا کو میٹھائی کھلانے پر خفا ہوتی اُس سے ہلکا سا دور کھسکی تھی۔۔۔۔

جسے نوٹ کرتے آژمیر اُسے واپس اپنی جانب کھینچ گیا تھا۔۔۔اِس بار حاعفہ کو اُس کی گرفت میں واضح سختی محسوس ہوئی تھی۔۔۔۔۔

"مجھ پر غصہ ہو یا ناراضگی۔۔۔۔یا کچھ بھی۔۔۔۔مگر بھول کر بھی مجھ سے دور جانے کا یہ عمل واپس مت دوہرانا۔۔۔میں اب کی بار برداشت نہیں کر پاؤں گا۔۔۔۔"

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

اُس کے کان کے قریب جھک کر سرگوشی کرتا وہ اُسے پل بھر کے لیے خوفزدہ کر گیا تھا۔۔۔ حاعفہ اچھے سے جانتی تھی آژمیر کو اُس کا خود سے دور ہونا کس قدر گراں گزرتا تھا۔۔ اور ابھی بھولپن میں وہ ایسا کر کے آژمیر کو مزید خفا کر گئی تھی۔۔۔۔

"آپ نے اُسے میٹھائی کیوں کھلائی۔۔۔؟؟؟"

حاعفہ نے بھی جواباً خفگی کا اظہار کرتے منہ بسورتے پوچھا تھا۔۔۔ آج تک آژمیر سے کسی نے کسی بھی معاملے میں کوئی وضاحت نہیں مانگی تھی۔۔۔۔

لیکن آژمیر جس قدر مان حاعفہ کو سونپ چکا تھا۔۔۔ اپنے شوہر سے اُس کے عمل پر سوال کرنا حاعفہ نے اِس لمحے اپنا حق سمجھا تھا۔۔۔ یہ جانتے ہوئے بھی کہ آژمیر اُس کے عمل سے غصے میں آ چکا تھا۔۔۔۔۔

اُن دونوں کو ایک دوسرے میں گم دیکھ سویرا تو شرمندہ ہوتی وہاں سے ہٹ گئی تھی۔۔۔ کیونکہ آژمیر اپنی ذہانت سے اپنی بیوی کو پروٹیکٹ کرتا اُس کی چال اُسی پر ہی اُلٹ گیا تھا۔۔۔۔

حاعفہ کے انداز پر آژمیر نظریں گھما کر اُسے دیکھنے پر مجبور ہوا تھا۔۔۔ اُس نازک سی بیوی جو اُس کی ایک سخت نگاہ پر سہم جاتی تھی۔۔۔ وہ ابھی شدید جلن کا شکار غصے سے اُس سے سوال کر رہی تھی۔۔۔۔

آج کی تاریخ کا سب سے انوکھا واقعہ تھا یہ۔۔۔ مگر آژمیر نے اِسے خوب انجوائے کیا تھا۔۔۔۔ حیرت انگیز طور پر اُس کا ابھی تھوڑی دیر پہلے کا خراب موڈ اتنی جلدی خوشگواریت میں بدل چکا تھا۔۔۔۔۔

"کیا تم اِس بات پر جیلس ہو رہی ہو۔۔۔؟؟؟"

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

آژمیر نے گہری نگاہوں سے اُسے سر تا پا گھورا تھا۔۔۔اُسے اِس وقت یہ گھونگھٹ اپنا سب سے بڑا دشمن لگ رہا تھا۔۔۔جسے وہ ہٹانے کا پورا حق بھی رکھتا تھا۔۔۔مگر وہ نہیں چاہتا تھا ارد گرد موجود باقی مرد حضرات اُس کی بیوی کا یہ حسین رُوپ دیکھیں۔۔۔۔۔

اِس لیے وہ یہ برداشت کر رہا تھا۔۔۔۔۔

"میں بہت اچھے سے واقف ہوں اپنی اِس کزن کی سوچ سے۔۔۔۔۔یہ اُس گلاب جامن میں تمہارے لیے کچھ مکس کر کے لائی تھی۔۔۔اُس کی دوا کا مزا اُسی کو چکھانے کے لیے وہ میٹھائی کھلائی میں نے اُسے۔۔۔نہ کہ کسی محبت کے تحت۔۔۔۔"

آژمیر میران آج پہلی بار اپنے کسی عمل پر وضاحت دے رہا تھا۔۔۔جس پر حاعفہ نے بھی محبت پاش نگاہوں سے اُس کی جانب دیکھا تھا۔۔۔

یہ ایک لمحہ اُسے بے پناہ خوشی سے دوچار کر گیا تھا۔۔۔وہ اب آژمیر میران کے مضبوط سائبان تلے تھی۔۔۔جو اُس پر آئی معمولی سے معمولی تکلیف کو بھی اُس تک پہنچنے کی اجازت نہیں دینے والا تھا۔۔۔

آژمیر کے دل میں اُس کی اہمیت کیا تھی اِس کا اندازہ تو وہ اِس بات سے بھی با آسانی لگا گئی تھی جب کسی کے سوال کرنے پر اُسے دوبارہ بولنے کے قابل نہ چھوڑنے والا اتنی چھوٹی سی بات پر بھی اُسے وضاحت دے گیا تھا۔۔۔

حاعفہ نے کبھی نہیں سوچا تھا کہ اُس کی زندگی کبھی اتنی حسین بھی ہو سکتی ہے۔۔۔۔۔

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

وہ خود کو دنیا کی سب سے بدنصیب لڑکی تصور کرتی تھی۔۔۔ مگر آژمیر کے مل جانے کے بعد اُس کی اِس سوچ کی پوری طرح سے نفی ہو چکی تھی۔۔۔۔

وہ اب اپنے آپ کو دنیا کی سب سے خوش قسمت ترین لڑکی تصور کر رہی تھی۔۔۔ جس کی زندگی میں آژمیر میران جیسا شخص لکھ دیا گیا تھا۔۔۔

اب تو وہ اُسے دل و جان سے منا لینا چاہتی تھی۔۔۔ جیسے وہ چاہتا تھا بالکل ویسے ہی۔۔۔۔

@@@@@@@@@@

"کیا کہہ رہی تھی ابھی تم میرے بارے میں۔۔۔ میں اکڑو اور گھمنڈی ہوں رائٹ۔۔۔۔؟؟؟"

زوہان سامنے بھنگڑا ڈالتے سب کو دیکھتا انتہائی سنجیدگی بھرے لہجے میں زنیشہ سے مخاطب ہوا تھا۔۔۔

زنیشہ کا دل دھک سے رہ گیا تھا۔۔۔ تو اِس کا مطلب جذبات میں آ کر کی گئی اُس کی گوہر فشانی وہ سن چکا تھا۔۔۔

پہلے ہی زوہان کی یہ قربت اُس پر بھاری پڑ رہی تھی۔۔۔ اُوپر سے اُس کا یہ تفتیشی انداز۔۔۔۔ زنیشہ کی ہتھیلیاں بھیگ چکی تھیں۔۔۔

"نہیں وہ۔۔۔ میں۔۔۔۔"

ہمیشہ اُس کے سامنے شیرنی بنی رہنے والی یوں سب کے بیچ اُس کے ساتھ بیٹھنے پر شدید گھبراہٹ کا شکار تھی۔۔۔ کیونکہ وہ جانتی تھی زوہان میران پیلس والوں کے سامنے ایک الگ ہی انسان ہوتا تھا۔۔۔ جس سے کسی بھی حد تک روڈنیس کی توقع کی جا سکتی تھی۔۔۔

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

اُسے پل پل مزاج بدلتے اِس شخص کی یہی چیز بدلنی تھی۔۔۔اُس کے دل سے قریبی رشتوں کو لے کر تمام تلخی دور کر کے اُس کے اپنے اندر چھپا کر بیٹھے پیارے سے شخص کو باہر نکالنا تھا۔۔۔

"مجھے تو لگا تھا تم مجھ سے محبت کرتی ہو۔۔۔مگر تمہارے دل میں بھی میران پیلس کے باقی افراد کی طرح ایسے خیالات ہے میرے بارے میں۔۔۔جان کر کافی حیرت ہو رہی ہے۔۔۔۔میں بھلا اِس معاملے میں اتنا غلط کیسے ہو سکتا ہوں۔۔۔۔"

زوہان کی انتہائی سنجیدگی سے بولے جانے والی باتیں زنیشہ کی جان نکال گئی تھیں۔۔۔

"میں صرف مذاق کر رہی تھی۔۔۔"

زنیشہ روہانسی آواز میں بولتی اُس کی ناراضگی کے خوف سے پریشان ہوئی تھی۔۔۔وہ کم از کم اِس موڑ پر تو زوہان کو خود سے دور نہیں کرنا چاہتی تھی۔۔۔جب وہ پہلے ہی یہاں موجود ہر شخص سے خفا اور بدگمان تھا۔۔۔

"یہ جانتے ہوئے بھی کے مجھے مذاق کرنا اور سہنا دونوں پسند نہیں۔۔۔۔"

زوہان کا لہجہ مزید سخت ہوا تھا۔۔۔

اور بس اِسی پل زنیشہ کی آنکھوں سے آنسو لڑیوں کی طرح بہہ نکلے تھے۔۔۔

"میرے دل میں آپ کے لیے ایسا کچھ نہیں ہے۔۔۔میں جانتی ہوں آپ دل کے کتنے اچھے اور محبت کرنے والے انسان ہیں۔۔۔"

زوہان زنیشہ کے آنسو نہیں دیکھ پایا تھا۔۔۔مگر اُس کا گھبرا کر کیا جانے والا اقرار زوہان کے چہرے پر ایک جاندار سی زندگی سے بھرپور مسکراہٹ بکھیر گیا تھا۔۔۔۔۔۔

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

خاندان کے کافی لوگ جو زوہان کی جانب متوجہ تھے۔۔۔اِس حد درجہ سنجیدہ شخص کو مسکراتے دیکھنا اُنہیں کوئی خواب ہی معلوم ہوا تھا۔۔۔۔۔

"رئیلی۔۔۔۔؟؟؟اور کیا کیا لگتا ہے تمہیں میرے بارے میں۔۔۔۔۔"

زوہان اُسے مزید تنگ کرنا ترک کرتا شوخی بھرے لہجے میں بولتا اُس کا سیروں خون جلا گیا تھا۔۔۔وہ ایک بار پھر اُس کے ہاتھوں بے وقوف بن چکی تھی۔۔۔

"مجھے اب آپ سے کوئی بات نہیں کرنی۔۔۔۔۔"

زنیشہ سخت خفا ہوئی تھی۔۔۔۔

"یار ایک تو میرے عجیب و غریب نام تم رکھ رہی ہو۔۔۔اُوپر سے ناراض بھی تم ہو رہی ہو۔۔۔۔"

زنیشہ کی مہندی، چوڑیوں اور گجروں سے رچی بسی کلائی اپنی گرفت میں لیتے زوہان نے اُسے چھیڑا تھا۔۔

"اور آپ نے جو میری جان نکال دی تھی وہ۔۔۔مجھے لگا آپ ناراض ہو گئے ہیں مجھ سے۔۔۔۔۔"

زنیشہ اُس کی گرفت سے اپنی کلائی آزاد کرواتی بے ساختہ یہ الفاظ ادا کر گئی تھی۔۔۔اُس نے فوراً زبان دانتوں تلے دبائی تھی۔۔۔مگ جس نے سمجھنا تھا وہ سمجھ چکا تھا۔۔۔

"میری ناراضگی کی اتنی پرواہ ہے تمہیں۔۔۔۔"

زوہان اپنی جانب متوجہ لوگوں کی پرواہ کیے بغیر اُس کی جانب جھکتا گھمبیر سرگوشی کر گیا تھا۔۔۔۔

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

زنیشہ نے اُس کی بڑھتی جسارتوں پر دور ہونا چاہا تھا۔۔۔ مگر اُس کا دوپٹہ زوہان کی گرفت میں قید ہونے کی وجہ سے وہ ایسا نہیں کر پائی تھی۔۔۔۔۔

"آپ بھول رہے ہیں۔۔۔ سب ہماری جانب ہی متوجہ ہیں۔۔۔۔"

زنیشہ نے اُسے تھوڑی سی شرم دلانی چاہی تھی۔۔۔ جس کا کم از کم زوہان سے دور دور تک کوئی ناطہ نہیں تھا۔۔۔۔

"جب تم پر کوئی حق نہیں تھا تب بھی اِن لوگوں کی پرواہ نہیں کی میں نے۔۔۔۔ اب تو تم میری ملکیت کو۔۔۔ ابھی سب کے سامنے تمہیں یہاں سے اُٹھا کر لے جا سکتا ہوں۔۔۔۔۔"

زوہان اپنے دل کی خواہش زبان پر لاتے زنیشہ کی دھڑکنیں تیز کر گیا تھا۔۔۔۔ اُس سے کوئی بعید نہیں تھی۔۔۔ وہ اگر ایسا کہہ رہا تھا تو کر بھی سکتا تھا۔۔۔۔

زوہان کو وہ سجی سنوری اِس قدر حسین لگ رہی تھی۔۔۔ کہ اُسے اپنے جذبات پر بندھ باندھنا مشکل لگ رہا تھا۔۔۔۔

"اماں سائیں میری طبیعت ٹھیک نہیں ہے۔۔۔۔ مجھے روم میں جانا ہے۔۔۔۔۔"

زنیشہ کو اب زوہان کے تیور خوفزدہ کر رہے تھے۔۔۔۔ اُس نے سٹیج کی جانب آتی شمسہ بیگم کو اپنی جانب بلایا تھا۔۔۔۔

زوہان نے بہت مشکل سے اپنا بے ساختہ اُمڈ آنے والا قہقہہ روکا تھا۔۔۔

"کیا ہوا گڑیا؟؟؟ ابھی تو آپ بالکل ٹھیک تھی۔۔۔۔۔"

شمسہ بیگم اُس کی زرد صورت دیکھ پریشان ہوئی تھیں۔۔۔۔ اُن کے قریب آنے سے پہلے ہی زوہان خود پر واپس سنجیدگی کی چادر اوڑھ گیا تھا۔۔۔۔

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

اُس کا یہ نرمی بھرا انداز صرف اُس کی چہیتی بیوی کے لیے تھا۔۔۔

"جی وہ سر میں درد ہو رہا ہے۔۔۔اور ٹھنڈ بھی لگ رہی ہے۔۔۔۔"

زنیشہ کو سمجھ ہی نہیں آیا تھا کہ وہ کیا بولے۔۔۔

وہ مسلسل زوہان سے اپنی کلائی آزاد کروانے کی کوشش کر رہی تھی۔۔۔مگر وہ اُس کی نازک اُنگلیوں کو اپنی مضبوط اُنگلیوں میں پھنسائے ایسا کرنے کا کوئی ارادہ نہیں رکھتا تھا۔۔۔۔

"میں ہیٹر آن کروا دیتی ہوں۔۔۔ابھی تھوڑی دیر میں رسم کے بعد آپ کو روم میں کے جائیں گے۔۔۔۔"

شمسہ بیگم زوہان کو اِس طرح مہندی کے فنکشن میں شرکت کرتا دیکھ بہت خوش تھیں۔۔۔۔اِس لیے وہ ابھی زوہان کے سامنے زنیشہ کو اندر لے جا کر بالکل بھی اُس کا موڈ آف نہیں کر سکتی تھیں۔۔۔

"جانِ من مجھ سے یہ فرار کی کوششیں تم پر بہت بھاری پڑ سکتی ہیں۔۔۔بھولو مت۔۔۔کل سے تم میری دسترس میں ہو گی۔۔۔پوری طرح سے میرے رحم و کرم پر۔۔۔۔"

زوہان کی دھمکی آمیز سرگوشی زنیشہ کو آنے والے وقت سے مزید خوفزدہ کر گئی تھی۔۔۔۔

اِس سے پہلے کے زنیشہ کوئی جواب دیتی۔۔۔نفیسہ بیگم اور شمسہ بیگم باقی عورتوں کے ہمراہ مہندی کا تھال لیے اُن کی جانب بڑھی تھیں۔۔۔

"ہاتھ چھوڑیں۔۔۔وہ سب اِدھر ہی آ رہی ہیں۔۔۔۔"

زنیشہ کا چہرا حیا سے لال ہوا تھا۔۔۔

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

"مجھے کسی کی پرواہ نہیں ہے۔۔۔۔۔"

زوہان کی لاپرواہی ہنوز تھی۔۔۔۔

جس پر زنیشہ نے ہی ہار مانتے اپنا دوپٹہ اُٹھا کر دونوں کے ہاتھ کے اُوپر رکھ دیا تھا۔۔۔۔۔

اُس کے اِس حفاظتی اقدام پر زوہان کے ہونٹوں پر مسکراہٹ بکھری تھی۔۔۔۔

ہر تھوڑی دیر بعد زنیشہ کی کسی نہ کسی بات یا حرکت پر مسکراتا وہ میران پیلس کے ہر فرد کو اچھنبے میں مبتلا کر رہا تھا۔۔۔۔

سب کو زوہان کا یہ رُوپ دیکھنے کا پہلی بار اتفاق ہوا تھا۔۔۔۔

اور وہ شدید حیرانگی کا شکار بھی تھے۔۔۔۔۔

ہر وقت چہرے پر خونخوار تاثرات سجائے رکھنے والا شخص مسکرانا بھی جانتا تھا۔۔۔۔اُنہیں یقین نہیں آرہا تھا۔۔۔۔۔

شمسہ بیگم آگے بڑھ کر اُس کے ہاتھ پر نوٹ رکھ کر مہندی لگاتیں اُس کا ماتھا چوم گئی تھیں۔۔۔۔۔

زوہان کہ لیے یہ سب برداشت کرنا بہت مشکل تھا۔۔۔۔اُس کی آنکھوں کے سامنے اپنی ماں کا چہرا آن ٹھہرا تھا۔۔۔۔اِن سب لوگوں کو وہ قاتل مانتا تھا اپنی ماں کا۔۔۔۔۔۔وہ یوں بیچ میں سے اُٹھ کر زنیشہ کا دل نہیں توڑنا چاہتا تھا۔۔۔۔لیکن یہاں اِن لوگوں کے درمیان یوں خوشیاں سلیبریٹ کرنا اُس کے لیے کتنا مشکل تھا یہ زنیشہ کہ ہاتھ پر لمحہ بالمحہ بڑھتی اُس کی مضبوط گرفت اچھی طرح واضح کر رہی تھی۔۔۔

زنیشہ نے گھبرا کر زوہان کی جانب دیکھا تھا۔۔۔۔جو صرف اُس کی خاطر اپنی زندگی کے سب سے ناپسندیدہ لوگوں کے بیچ بیٹھا تھا۔۔۔۔۔

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

زوہان کے تاثرات بالکل نارمل تھے۔۔۔ مگر پھر بھی نجانے کیوں زنیشہ کی آنکھوں میں آنسو تیر گئے تھے۔۔۔

نفیسہ بیگم نے بہت ہی محبت سے اُن دونوں کو مہندی لگاتے پیار کیا تھا۔۔۔۔

اُن کے بھانجے کو اُس کی زندگی کی سب سے بڑی خوشی ملنے والی تھی۔۔۔ وہ کیسے خوش نہ ہوتیں۔۔۔

"آپ ٹھیک ہیں۔۔۔ اگر آپ کو اچھا نہیں لگ رہا تو آپ جا سکتے ہیں۔۔۔"

زنیشہ نے دھیمے لہجے میں اُسے پکارا تھا۔۔۔

"اگر تم ساتھ ہو۔۔۔ تو میں کچھ بھی برداشت کر سکتا ہوں۔۔۔۔"

زنیشہ کے فکر مند انداز پر اُسے ٹوٹ کر پیار آیا تھا۔۔۔

ایسے ہی تو اُس کا دل اِس لڑکی کی چاہت میں پاگل نہیں تھا۔۔۔ یہ اُس کی دنیا تھی۔۔۔ وہ اِس کی خاطر تو اپنی جان دینے کو تیار رہتا تھا۔۔۔۔

رسم پوری ہوتے ہی زوہان۔۔۔ زنیشہ کا ہتھیلی پر اپنے لگ رکھتا، اُس کے حسین رُوپ پر ایک گہری نگاہ ڈالتا وہاں سے اُٹھ گیا تھا۔۔۔۔

زنیشہ کی محبت بھری مسکراتی نگاہوں نے منظر سے اوجھل ہونے تک اُس کا پیچھا کیا تھا۔۔۔۔

@@@@@@@@@

میران ولا میں تو آج جیسے خوشیوں کی بارات اُتر آئی تھی۔۔۔ شہنائیوں اور ڈھول کی تھاپ کے ساتھ وہاں آنے والے تمام مہمانوں کا استقبال کیا جا رہا تھا۔۔۔

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

ہر کوئی خوش تھا۔۔۔۔بہت عرصے بعد مسکراہٹوں اور کھکھلاہٹوں نے میران پیلس میں بسیرا کیا تھا۔۔۔

شمسہ بیگم کی خوشی سنبھالے نہیں سنبھل رہی تھی۔۔۔اُن کے دونوں بچوں کو اتنے دکھوں کے بعد اُن کی خوشیاں مل رہی تھیں۔۔

وہ نجانے کتنی بار اُن دونوں کی نظر اُتار چکی تھیں۔۔۔۔

یہی حال قاسم صاحب کا بھی تھا۔۔۔حاعفہ نے اُنہیں معاف کر دیا تھا۔۔اُس سے بھی زیادہ خوشی کی بات اُن کے لیے یہی تھی۔۔۔۔کہ اُن کی بیٹی کی قسمت میں آژمیر جیسا شخص لکھا گیا تھا۔۔

جس نے نہ خود حاعفہ کے گزرے ماضی پر کوئی سوال اُٹھایا تھا۔۔اور نہ ہی کسی اور کو اِس بات کا حق دیا تھا۔۔۔۔۔

کسی نے بھی زبان پر ایسی کوئی بات لانے کی جرأت نہیں کی تھی۔۔۔۔

قاسم صاحب اِس وقت بھی حاعفہ کو گلے سے لگائے اُسے اپنی پچھلی تمام خطاؤں پر دل کا بوجھ ہلکا کرنے ایک آخری بار معافی مانگ رہے تھے۔۔۔۔

جب ملازمہ نے آکر اُنہیں شہاب درانی کی آمد کے بارے میں آگاہ کیا تھا۔۔۔

"اُنہیں اِدھر ہی لے آؤ۔۔۔وہ بھی ہماری فیملی کا حصہ ہی ہیں۔۔۔۔"

اپنے عزیز از جان دوست کی آمد کا سن کر قاسم صاحب بہت خوش ہوئے تھے۔۔۔

"تھینک گارڈ۔۔۔آپ لوگوں کا روٹھنا منانا ختم ہوا۔۔۔"

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

اُن کی دوسری جانب بیٹھی ماورا جو کب سے اُن باپ بیٹی کا روٹھنا منانا دیکھ رہی تھی۔۔۔اب آخر کار بول ہی پڑی تھی۔۔۔۔

جس پر دونوں نے ہی اُسے گھورا تھا۔۔۔۔

"بابا کون ہیں یہ۔۔۔۔۔؟؟؟"

حاعفہ کو ابھی تیار ہونے کے لیے اُوپر جانا تھا۔۔۔ قاسم صاحب کے شہاب درانی سے ملنے کے لیے روکنے پر اُس نے سرسری سا پوچھا تھا۔۔۔۔

"میرا جگری دوست۔۔۔۔جو آج تک میری ہر خوشی اور غم میں شریک رہا ہے۔۔۔۔۔"

قاسم صاحب کے لہجے میں شہاب درانی کے لیے بے پناہ محبت تھی۔۔۔۔جسے محسوس کرتیں وہ دونوں بہنیں مسکرا دی تھیں۔۔۔

جب اُسی لمحے شہاب درانی اپنے بیٹے شہریار کے ساتھ اندر داخل ہوئے تھے۔۔۔۔۔شہریار سولہ سترہ سالہ نوجوان تھا۔۔۔ جسے دیکھ کر کسی کی شبیہہ ماورا کے تصور میں اُبھرتی اُس کا زخم تازہ کر گئی تھی۔۔۔۔

وہ حاعفہ سے بات کرنا چاہتی تھی۔۔۔ مگر اُسے اتنا خوش دیکھ، اُس کی زندگی کہ اتنے اہم وقت میں وہ اُسے اپنی وجہ سے دوبارہ پریشان نہیں کرنا چاہتی تھی۔۔۔۔۔

اِس لیے بے بسی سے کچھ دنوں کا مزید انتظار کرنے پر مجبور ہو گئی تھی۔۔۔۔

وہ پچھلے دنوں کئی بار منہاج سے رابطہ کرنے کی کوشش کر چکی تھی۔۔۔۔ مگر اُس کا نمبر مسلسل آف جاتا دیکھ اب اُس جانب سے بھی مایوس ہو چکی تھی۔۔۔۔

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

"یہ میری چھوٹی بیٹی ماورا ہے۔۔۔۔۔"

قاسم صاحب کی آواز اُسے سوچوں کی دنیا سے واپس حقیقت میں کھینچ لائی تھی۔۔۔۔

"السلام وعلیکم انکل" !

ماورا نے جلدی سے اپنی جگہ سے کھڑے ہوتے اُنہیں سلام کیا تھا۔۔۔

جبکہ ماورا پر نظر پڑتے ہی اُس کے سر کی جانب بڑھایا اُن کا ہاتھ ہوا میں معلق ہوا تھا۔۔۔ جس لڑکی کو اُن کا بیٹا دیوانوں کی طرح ملک کے کونے کونے پر ڈھونڈ رہا تھا۔۔۔ وہ اُن کے سامنے تھی۔۔۔

اچانک لگنے والا یہ جھٹکا شدید ترین تھا۔۔۔ مگر وہ خود کو فوراً سنبھالتے انتہائی شفقت سے اُس کے سر پر ہاتھ پھیرتے پیچھے ہوئے تھے۔۔۔۔

اتنے دنوں سے دل پر چھائی پژمردگی پل بھر میں چھٹ گئی تھی۔۔۔ اُن کا دل خوشی کے مارے بے قابو ہوا تھا۔۔۔ اُن کے بیٹے کا امتحان ختم ہونے والا تھا۔۔۔

اور اُن کی بہو کوئی اور نہیں اُن کے عزیز ترین دوست کی بیٹی نکلی تھی۔۔۔ وہ اِس حسین اتفاق پر خوش نہ ہوتے تو کیا کرتے۔۔۔۔۔

"ماشاءاللہ ہماری دونوں بیٹیاں بہت پیاری ہیں۔۔۔۔ اللہ اِن کے نصیب اچھے کرے۔۔۔"

شہاب درانی کو زرا بھی اندازہ نہیں تھا کہ یہاں آکر اُنہیں اتنی بڑی خوشی ملے گی۔۔۔۔ اگر اِس بارے میں جانتے ہوتے تو بہت پہلے یہاں آجاتے۔۔۔۔

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

تھوڑی دیر اُن کے پاس بیٹھ کر وہ دنوں معذرت کرتی وہاں سے اُٹھ گئی تھیں۔۔۔۔

اُنہیں تیار ہونے کے لیے دیر ہو رہی تھی۔۔۔

اُن کے جاتے ہی شہاب درانی پوری طرح قاسم صاحب کی جانب متوجہ ہوئے تھے۔۔۔۔۔

"مجھے تم سے ایک بہت ضروری بات کرنی ہے۔۔۔۔بلکہ یوں کہوں اپنی امانت واپس مانگنی ہے۔۔۔۔"

شہاب درانی تو ابھی ہی سارے معاملات سیٹ کر لینا چاہتے تھے۔۔۔ جبکہ اُن کی اِس غیر متوقع بات پر قاسم صاحب نے اچھنبے سے اُن کی جانب دیکھا تھا۔۔۔

"تم کیا کہہ رہے ہو مجھے کچھ سمجھ نہیں آ رہی۔۔۔۔؟؟؟؟"

وہ حیرت سے شہاب درانی کی اس عجیب و غریب بات پر اُن کی جانب دیکھے گئے تھے۔۔۔۔۔۔

جس پر شہاب درانی ایک گہری سانس ہوا میں خارج کرتے اُنہیں ساری حقیقت سے آگاہ کرتے چلے گئے تھے۔۔۔۔

@@@@@@@@@@@@

"بابا میں نے آپ کو پہلے بھی کہا تھا اور اب دوبارہ کہہ رہا ہوں۔۔۔مجھے آپ کے دوست کی بیٹی کی شادی میں آنے میں کوئی دلچسپی نہیں ہے۔۔۔۔"

منہاج ایک بار پھر اُن کے کال کر کے ایک ہی بات کے اصرار کرنے پر زچ ہوتے بولا تھا۔۔۔

اُس کا پہلے ہی دماغ کافی خراب تھا۔۔۔اِس لیے اب بھی بہت مشکل سے غصہ ضبط کرتے بولا تھا۔۔۔۔

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

"بیٹا جی آنا تو آپ کو ہر حال میں پڑے گا وہ بھی آج ہی۔۔۔۔ کیونکہ میں نے اپنے دوست کی بیٹی سے تمہارا رشتہ طے کر دیا ہے۔۔۔۔ وہ لوگ تم سے ملنا چاہتے ہیں۔۔۔۔"

شہاب درانی نے بڑے سکون سے اُس کے سر پر بم پھوڑا تھا۔۔۔۔

"بابا یہ کیا کہہ رہے ہیں آپ۔۔۔۔ پلیز میں اِس وقت ایسے کسی بھی مذاق کے موڈ میں نہیں ہوں۔۔۔۔"

منہاج اپنی جگہ سے اُچھل پڑا تھا۔۔۔۔

"میری جان میں مذاق کر بھی نہیں رہا آپ سے۔۔۔۔ میں بالکل سیریس ہوں۔۔۔۔ کسی بے وفا لڑکی کی خاطر میں تمہیں اپنی زندگی برباد نہیں کرنے دوں گا۔۔۔۔۔ میں نے ایک بہت ہی اچھی لڑکی سے تمہارا رشتہ طے کر دیا ہے۔۔۔۔ اِس یقین کے ساتھ کہ میرا بیٹا میرا مان ضرور رکھے گا۔۔۔۔ میرے دوست کے سامنے میرا سر نہیں جھکنے دے گا۔۔۔۔ تم ابھی اور اِسی وقت یہاں آنے کے لیے نکل رہے ہو۔۔۔۔ میں اِس سے آگے کچھ نہیں سنوں گا۔۔۔۔"

شہاب درانی جانتے تھے اُن کا لاڈلہ نرمی سے ماننے والا بالکل بھی نہیں تھا۔۔۔ اِس لیے انہوں نے یہ طریقہ آزمایا تھا۔۔۔۔ وہ اُسے یہاں بلا کر اُس کی زندگی کا سب سے بڑا سرپرائز دینا چاہتے تھے۔۔۔۔

"بابا پلیز۔۔۔۔۔"

منہاج چاہے ماورا پر بہت غصہ تھا۔۔۔۔ مگر اُسے ماورا کے بارے میں کچھ بھی سننا گوارہ نہیں تھا۔۔۔۔

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

"آپ اچھے سے جانتے ہیں میں کتنی محبت کرتا ہوں آپ سے۔۔۔ مگر میں وہ بالکل بھی نہیں کر پاؤں گا جو آپ مجھے کرنے کو کہہ رہے ہیں۔۔۔ میرا دل صرف ایک ہی لڑکی کے لیے دھڑکتا ہے۔۔۔ جس کے سوا میں کسی کے بارے میں سوچ بھی نہیں سکتا۔۔۔۔"

منہاج تو کسی صورت اُن کی بات ماننے کو تیار ہی نہیں تھا۔۔۔ جیسے ماورا کے علاوہ کسی اور کا نام لینا گناہ ہو اُس کے لیے۔۔۔۔

"ٹھیک ہے۔۔۔ میں تمہارے ساتھ زبردستی نہیں کروں گا۔۔۔ لیکن تمہیں میری خاطر یہاں آنا ہو گا۔۔۔۔ ایک بار اُس لڑکی کو دیکھ تو لو۔۔۔ مجھے پورا یقین ہے اُسے دیکھنے کے بعد تم انکار کر ہی نہیں پاؤ گے۔۔۔ اتنی پیاری ہے وہ۔۔۔۔ اور اگر تمہیں پسند نہ آئی تو بھی میں تمہارے فیصلے کا احترام کروں گا۔۔۔ اب اپنے باپ کی خاطر اتنا تو کر ہی سکتے ہو تم۔۔۔۔"

شہاب درانی نے اُسے ہر طرف سے گھیر لیا تھا۔۔۔ اُن کی ایموشنل بلیک میلنگ کے بعد اُس کے پاس انکار کرنے کا جواز ہی نہیں بچا تھا۔۔۔

"اوکے آرہا ہوں میں۔۔۔۔"

منہاج بے دلی سے جواب دیتا فون بند کر گیا تھا۔۔۔

اُس کی تکلیف میں کئی گنا اضافہ ہو چکا تھا۔۔۔ اُس کے دل کی بے چینی ہر گزرتے لمحے کے ساتھ بڑھتی ہی جا رہی تھی۔۔۔۔ کسی طور قرار نہیں تھا اُسے۔۔۔۔۔

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

گزرتا ایک ایک پل اُسے یہ باور کروا رہا تھا کہ ماورا اُس کے لیے کتنی ضروری تھی۔۔۔ماورا کے بغیر اب مزید جی پانا ناممکن ہو چکا تھا اُس کے لیے۔۔۔۔۔۔

ایک بوجھل سانس ہوا میں خارج کرتا وہ اپنی جگہ سے اُٹھ کھڑا ہوا تھا۔۔۔

@@@@@@@@@@

زوہان بارات لے کر پہنچ چکا تھا۔۔۔جس کا آژمیر نے ہی آگے بڑھ کر استقبال کیا تھا۔۔۔آژمیر کی گرمجوشی کا جواب زوہان نے بھی اُسی کے انداز میں مصافحہ کر کے دیا تھا۔۔۔

دونوں ہی جانتے تھے وہ یہ سب صرف زنیشہ کی خوشی کے لیے کر رہے تھے۔۔۔ورنہ اُن کے درمیان موجود خلا ابھی بھی ویسے کا ویسا ہی تھا۔۔۔زوہان ابھی بھی آژمیر کو اپنا دشمن سمجھتا تھا۔۔۔اور آژمیر اب بھی پوری طرح دشمنی کے اصول نبھانے کا ارادہ رکھتا تھا۔۔۔

زوہان بلیک تھری پیس سوٹ میں ملبوس اپنی سحر انگیز پرسنیلٹی کے ساتھ محفل پر چھایا وہاں موجود ہر شخص کی توجہ اپنی جانب کھینچ رہا تھا۔۔۔وہیں آژمیر سیاہ کلف لگی قمیض شلوار میں عنابی لبوں پر سجی گھنی مونچھوں کو تاؤ دیتے قاسم صاحب کی کسی بات پر مسکراتا وہ اِس لمحے کسی ریاست کا شہزادہ معلوم ہو رہا تھا۔۔۔اُسے دیکھ کر لگا رہا تھا جیسے آج ایک دنیا فتح کر لی ہو اُس نے۔۔۔۔

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

اتنا خوش آج تک کسی نے اُن دونوں کو نہیں دیکھا تھا۔۔۔ہمیشہ چہرے پر مغروریت بھرے سخت تاثرات سجائے وہ لوگوں سے فاصلے پر ہی رہتے آئے تھے۔۔۔ مگر آج اُن کے انداز بہت مختلف اور سب کے لیے حیرانی کا باعث بھی تھے۔۔۔

اُن دونوں سے نظریں ہٹائے نہیں ہٹ رہی تھیں۔۔۔بقول فریحہ کے آج خاندان کی بے شمار لڑکیوں کے دل ٹوٹے تھے۔۔۔کیونکہ خاندان کے دو سب سے زیادہ خوبرو شخصیت کے مالک نوجوان اُن کی پہنچ سے دور جا چکے تھے۔۔۔۔ اب بس اُنہیں شدت اور بے قراری سے انتظار تھا اپنی دلہنوں کا۔۔۔۔۔

"میری زندگی کا ایک مقصد تو پورا ہو چکا ہے۔۔۔اب بہت جلد۔۔۔۔میں دوسرے کی تکمیل بھی پالوں گا۔۔۔۔"

زوہان نے فاتحانہ نظریں اپنے سامنے کھڑے آژمیر پر ڈالتے اُسے آنے والے وقت سے آگاہ کیا تھا۔۔۔۔

"ملک زوہان بھی خوش فہمیوں کے زیرِ اثر جینے لگا ہے۔۔۔۔مجھے بالکل بھی اندازہ نہیں تھا۔۔۔"

آژمیر نے طنزیا لہجے میں جواب دیتے اُس کی بات مذاق میں اُڑائی تھی۔۔۔

"خود پر اتنا غرور بھی کبھی کبھی نقصان کا باعث بنتا ہے آژمیر میران۔۔۔۔میں تو تمہیں صرف آگاہ کر رہا ہوں۔۔۔ایسے نہ ہو۔۔۔ملک فیاض میران ہاسپٹل کے بیڈ پر پڑے پڑے ڈاکٹرز کی کوتاہی سے دم توڑ جائے۔۔۔اور تم کچھ نہ کر پاؤ۔۔۔۔۔".

زوہان سفاکیت سے بولتا دبے لفظوں میں آژمیر کو بہت بڑی دھمکی دے گیا تھا۔۔۔

جس پر آژمیر نے نفرت آمیز نگاہوں سے اُس کی جانب دیکھا تھا۔۔۔

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

"اور جس دن ایسا ہوا۔۔۔وہ تمہارا بھی اِس دنیا میں آخری دن ہو گا۔۔۔۔۔میں زنیشہ کا خیال بھی نہیں کروں گا۔۔۔"

آژمیر نے بھی بنا کوئی لحاظ رکھتے حساب بے باک کیا تھا۔۔۔۔

اُن دونوں کو شعلہ برساتی نظروں سے ایک دوسرے کی جانب دیکھتا پا کر قاسم صاحب اور شاکر صاحب جلدی سے اُن کے قریب آئے تھے۔۔۔اِن دونوں کا غصہ ہی خطرناک تھا۔۔۔وہ اتنے اہم موقع پر کوئی بدمزگی نہیں چاہتے تھے۔۔۔۔۔

"آژمیر،زوہان یہ وقت اِن باتوں کا بالکل بھی نہیں ہے۔۔۔سب گیسٹ آپ دونوں کی طرف ہی متوجہ ہیں۔۔۔"

قاسم صاحب کے احساس دلانے پر وہ دونوں ہی رُخ موڑتے پلٹ گئے تھے۔۔۔

"اِن دونوں بھائیوں کی دشمنی نجانے کب ختم ہو گی۔۔۔اور ختم ہونے سے پہلے نجانے مزید کتنی تباہی لائے گی۔۔۔۔۔۔"

قاسم صاحب پریشانی بھرے لہجے میں بولتے شہاب درانی کی جانب بڑھ گئے تھے۔۔۔

"بیٹا آپ لمبے سفر سے آئیں ہیں۔۔۔اگر چاہیں تو کچھ دیر ریسٹ کر لیں۔۔۔۔"

قاسم صاحب منہاج کی جانب دیکھتے فکرمندی سے بولے تھے۔۔۔۔

@@@@@@@@@@

شہاب درانی نے قاسم صاحب کو ماورا اور منہاج کے بارے میں سب بتا دیا تھا۔۔۔قاسم صاحب کچھ لمحوں کے لیے تو کچھ بول ہی نہیں پائی تھی۔۔۔

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

اُن کی دونوں بیٹیوں نے کیا کیا مشکلات دیکھی تھیں۔۔۔اُن کی ندامت مزید بڑھی تھی۔۔۔مگر وہیں اپنے پروردگار کے حضور شکر گزار بھی تھے۔۔۔جنہوں نے اُن کی بیٹیوں کو غلط ہاتھوں میں نہیں جانے دیا تھا۔۔۔

بلکہ دونوں کے نصیب میں محبت کرنے والے باکردار مرد لکھے تھے۔۔۔جو نہ صرف اُن سے بے پناہ محبت کرتے تھے بلکہ اُنہیں عزت بھی دیتے تھے۔۔۔۔۔

روشن پیشانی اور چوڑے دینے والا سامنے کھڑا نوجوان اُنہیں اپنی ماورا کے لیے بہت پسند آیا تھا۔۔۔اگر حاعفہ کے لیے آژمیر کسی انعام سے کم نہیں تھا۔۔۔تو ماورا کو بھی منہاج درانی سے بہتر کوئی نہیں مل سکتا تھا۔۔۔یہ اُس کی خوش بختی تھی کہ اتنا اچھا انسان اُس کی قسمت میں لکھ دیا گیا تھا۔۔۔

قاسم صاحب کو اِس سے بڑھ کر کچھ چاہیے ہی نہیں تھا کہ شہاب درانی کا بیٹا اُن داماد بن تھا۔۔۔

منہاج کا غیر معمولی سنجیدہ انداز اور چہرے کا سرد پن دیکھ شہاب درانی مسکرا دیئے تھے۔۔۔کیونکہ یہ کچھ پل کے مہمان ہی تھے۔۔۔

منہاج اِس وقت گرے پینٹ شرٹ میں ملبوس سلیوز کہنیوں تک فولڈ کیے۔۔۔بڑھی ہوئی شیو اور شکن آلود پیشانی کے ساتھ بہت ہی ڈیشنگ لگ رہا تھا۔۔۔نجانے کتنی ستائش بھری نگاہیں اُس پر ٹکی ہوئی تھیں۔۔۔مگر منہاج کو اِس سب کی پرواہ نہیں تھی۔۔۔۔

وہ بس جلد از جلد یہاں سے نکل جانا چاہتا تھا۔۔۔

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

اُس نے خفگی بھری نگاہوں سے شہاب درانی کی جانب دیکھا تھا۔۔۔ جنہیں دیکھ کر لگ رہا تھا کہ وہ اُسے بلانے کا مقصد فراموش کر چکے ہیں۔۔۔۔

اُسے اپنے بابا کو اتنا خوش دیکھ حیرت ہوئی تھی مگر وہ بنا کچھ بولے خاموش ہی رہا تھا۔۔

"میں زرا اُن سے مل لوں۔۔۔۔"

قاسم صاحب دوسرے گیسٹ کی جانب بڑھ گئے تھے۔۔۔ جب منہاج شہاب درانی کی جانب پلٹا تھا۔۔۔

"آپ شاید بھول رہے ہیں۔۔۔ آپ نے مجھے یہاں کسی مقصد کے تحت بلایا تھا۔۔۔ مجھے ابھی واپسی کے لیے بھی نکلنا ہے۔۔۔۔۔"

منہاج بھنویں تنے خفگی سے بولا تھا۔۔۔

"مجھے نہیں معلوم تھا تم لڑکی کو دیکھنے کے لیے اتنے اتاولے ہو۔۔۔۔۔"

شہاب درانی تو آج الگ ہی موڈ میں تھے۔۔۔ جسے سمجھنے سے وہ قاصر تھا۔۔۔

"وہ رہی۔۔۔۔ گولڈن ڈریس میں۔۔۔ یہ لڑکی مجھے اپنی بہو کے رُوپ میں بہت پسند آئی ہے۔۔۔۔"

ماورا جو لہنگا پکڑے سیڑھیاں اُترتی ساتھ آتی لڑکیوں کی باتوں پر مسکراتی منہاج درانی کی پوری دنیا ساکت کر گئی تھی۔۔۔

جس ہستی کے لیے وہ دیوانوں کی طرح تڑپ رہا تھا اُسے یوں اپنے سامنے آتا دیکھ اُس کا بے جان دل زور سے دھڑک اُٹھا تھا۔۔۔

وہ بالکل ٹھیک تھی۔۔۔ اور اُس کے سامنے تھی۔۔۔

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

منہاج کے لیے یقین کر پانا مشکل ہوا تھا۔۔۔

اُس نے ماورا کی جانب قدم بڑھانا چاہے تھے۔۔۔جب شہاب درانی نے اُس کا بازو تھام کر روک دیا تھا۔۔۔

"تم لوگوں کے رشتے سے یہاں کوئی واقف نہیں ہے۔۔۔بی کیئر فل۔۔۔وہ ایک لڑکی ہے اور اِس گھر کی بیٹی بھی۔۔۔۔تمہاری کسی بھی حرکت سے اُس کا امیج مشکوک ہو سکتا ہے۔۔۔"

شہاب درانی اُسے رسانیت بھرے انداز میں سمجھاتے وہیں روک گئے تھے۔۔۔

جس کی بے قرار نگاہیں ماورا پر جمی ہوئی تھیں۔۔۔

لیکن اگلے ہی لمحے اُس کے رگوں وپے میں غصے کی شدید لہر دوڑ گئی تھی۔۔۔وہ اُس کی جدائی میں مجنوں بنا پھر رہا تھا۔۔۔

جبکہ ماورا کا سجا سنورا کھکھلاتا رُوپ دیکھ کر یہی لگا رہا تھا کہ وہ بہت آسانی سے اُسے فراموش کیے بیٹھی ہے۔۔۔۔

منہاج کا دل تو اِسی لمحے جا کر اُس کی عقل ٹھکانے لگا دینے کا چاہا تھا۔۔۔مگر ارد گرد موجود لوگ اِس وقت ماورا کے لیے ڈھال ہی ثابت ہوئے تھے۔۔۔۔

"آپ کو بہت مزا آیا نا مجھے مزید تڑپا کر۔۔۔یہ بات آپ مجھے فون پر بھی بتا سکتے تھے نا۔۔۔"

منہاج کو لگا تھا نجانے کتنا بڑا بوجھ اُس کے اُوپر سے ہٹ گیا ہو۔۔۔اُسے اُس کی چھینی سانسیں واپس لوٹا دی گئی تھیں۔۔۔

وہ بے پناہ خوش تھا۔۔۔

اُس کی آنکھوں کی مخصوص دلکش مسکراہٹ واپس لوٹتی دیکھ شہاب درانی بے حد خوش تھے۔۔۔

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

"اگر فون پر بتا دیتا تو اپنے بیٹے کی یہ خوشی کیسے دیکھ پاتا۔۔۔میں نے قاسم سے سارے معاملات طے کر لیئے ہیں۔۔۔۔ بہت جلد ہم اپنی بہو کو رخصت کروا کر اپنے ساتھ لے جائیں گے۔۔۔۔۔"

شہاب درانی اُسے خوش دیکھ خوش تھے۔۔۔۔

"ہمم۔۔۔ مگر اُس سے بھی پہلے آپکی بہو کے ہوش ٹھکانے لگانے کی ضرورت ہے۔۔۔۔۔جو اُس نے میرے ساتھ کیا ہے۔۔۔۔اتنی آسانی سے تو میں اُسے بخشنے والا بالکل بھی نہیں ہوں۔۔۔۔"

منہاج درانی اب اپنی تڑپ کا بدلہ سود سمیت لینے کا ارادہ کر چکا تھا۔۔۔۔ماورا کب کی سیڑھیوں سے ہٹ چکی تھی۔۔۔۔ مگر اُس منہاج کی نگاہوں میں تو اُس کا ہوش رُبا رُوپ جم کر رہ گیا تھا۔۔۔۔

"کیا مطلب۔۔۔۔ ؟؟؟"

شہاب درانی نے سوالیہ نظروں سے اُسے دیکھا تھا۔۔۔

"ماورا کو کوئی نہیں بتائے گا کہ اُس کا رشتہ مجھ سے طے ہوا ہے۔۔۔۔جو پرینک میرے ساتھ کیا ہے۔۔۔۔اب وہ زرا اپنی بہو کو بھی برداشت کرنے دیں۔۔۔۔"

منہاج کا پلان سن کر شہاب درانی اُسے باز رکھنے کا کہتے ساتھ مسکرا دیئے تھے۔۔۔۔

مگر منہاج اب کسی کی سننے کا ارادہ نہیں رکھتا تھا۔۔۔۔اُس نے متلاشی نگاہوں سے ارد گرد دیکھا تھا۔۔۔لیکن اب وہ کہیں نہیں تھی۔۔۔۔

@@@@@@@@@@

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

"ماشاءاللہ ماشاءاللہ نظرِ بد سے بچائے میری بچیوں کو۔۔۔ آج تو لگتا ہے۔۔۔ آسمان سے حوریں زمین پر اُتر آئی ہیں۔۔۔۔۔"

شمسہ بیگم نے اُن دونوں کے دلہناپے کو دیکھ کر بے ساختہ نظر اُتاری تھی۔۔۔۔ دونوں پر ٹوٹ کر رُوپ آیا تھا۔۔۔ وہاں موجود تمام خواتین سے نظریں ہٹانا مشکل ہوا تھا۔۔۔

"آج تو خیر نہیں اُن دونوں کی۔۔۔۔ کیا غضب ڈھا رہی ہو یار تم دونوں۔۔۔۔"

ماورا نے دونوں کی بلائیں لیتے محبت سے چور لہجے میں کہا تھا۔۔۔ وہ خود بھی گولڈن لہنگے میں سٹریٹ بالوں کو نازک کمر پر کھلا چھوڑیں، لائٹ سے میک اپ اور نفیس سی جیولری زیب تن کیے نظر لگ جانے کی حد تک پیاری لگ رہی تھی۔۔۔۔ ماتھے پر لگی بندیاں اُس کے سراپے کو چار چاند لگا رہی تھی۔۔۔۔ مسکراتے چہرے اور اُداس آنکھوں کے ساتھ ہر طرف کھلکھلاتی پھرتی وہ حاعفہ کو بہت بے چین سی لگی تھی۔۔۔

مگر چاہنے کے باوجود حاعفہ اِس وقت سب کے بیچ گھرے ہونے کی وجہ سے کچھ پوچھ نہیں پائی تھی۔۔۔

اُوپر سے آنے والے لمحوں کا سوچتے اُس کی سانسیں مدھم سے مدھم تر ہوتی جا رہی تھیں۔۔۔ جب اُسے پوری طرح خود کو اُس دشمنِ جاں کے حوالے کر دینا تھا۔۔۔ جو اُس کی پور پور کا مالک تھا۔۔۔ جس کی وہ دیوانی تھی۔۔۔ اور آج کے دن دل و جان سے اُسے منانے کو تیار اُس کی ساری ناراضگی ختم کرنے کا ارادہ رکھتی تھی۔۔۔

مگر اگلے ہی لمحے اُس کا تصور کرتے دھڑکنیں بے قابو ہو جاتی تھیں۔۔۔ کیونکہ آژمیر کی شدتوں کی معمولی سی جھلک وہ دیکھ چکی تھی۔۔۔ اب تک وہ اُس سے دور رہ کر اُسے جتنا تڑپا چکی تھی۔۔۔ آج اُسے اپنے بچاؤ کی کوئی صورت نظر نہیں

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

آرہی تھی۔۔۔اور وہ بچنا چاہتی بھی نہیں تھی۔۔۔وہ خود بھی اُتنا ہی تڑپی تھی اُس کے لیے۔۔۔اب وہ بھی اُس کی مضبوط پناہوں میں سکون و آسودگی بھری زندگی گزارنا چاہتی تھی۔۔۔۔

"ماورا۔۔۔۔۔"

ماورا اپنی لپسٹک ٹھیک کرتے پلٹی تھی جب زنیشہ نے اُس کا ہاتھ پکڑتے مخاطب کیا تھا۔۔۔

"زوہان اور آژمیر لالہ میں باہر سب ٹھیک ہے نا۔۔۔"

زنیشہ کو بہت سی باتوں کے ساتھ ایک یہ فکر بھی ستا رہی تھی۔۔۔۔

"ہاں سب بالکل ٹھیک ہے۔۔۔۔تم اِس بارے میں فکر مت کرو۔۔۔۔بلکہ اپنے اُس کھڑوس اور اکڑو ہز بینڈ سے نبٹنے کا سوچو۔۔۔۔"

ماورا اُسے چھیڑتی فریحہ کی پکار پر اُس کی جانب متوجہ ہوئی تھی۔۔۔

"ماورا تمہیں قاسم چچا بلا رہے ہیں نیچے۔۔۔۔"

فریحہ کی بات پر ماور سر ہلاتی نیچے کی جانب بڑھ گئی تھی۔۔۔۔

پورے ہال میں نظریں دوڑانے کے باوجود اُسے قاسم صاحب تو کہیں نظر نہیں آئے تھے۔۔۔مگر خود پر کسی کی نگاہوں کی تپش محسوس کرتے ماورا نے اُلجھی نگاہوں سے چاروں طرف دیکھا تھا۔۔۔لیکن اُسے وہاں کوئی بھی اپنی جانب متوجہ نظر نہیں آیا تھا۔۔۔

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

ماورا کی گھبراہٹ ایک دم بڑھی تھی۔۔۔اُسے مسلسل اپنا آپ کسی کی گہری نگاہوں کے حصار میں معلوم ہوا تھا۔۔۔۔۔۔ مگر کس کی۔۔۔۔۔ ؟؟؟

@@@@@@@@@@

زوہان اپنے دوست کے ساتھ باتوں میں مصروف تھا جب اُس کی نظر انٹرنس سے داخل ہوتی زنیشہ پر پڑتی واپس پلٹنا بھول گئی تھی۔۔۔۔

اُسے لگا تھا کوئی اپسرا لال جوڑے میں ملبوس اُس کی جانب چلتی آرہی ہے۔۔۔۔ آتزمیر کا ہاتھ تھامے دھیرے دھیرے قدم اُٹھاتی لال جوڑے میں وہ اپنا پورا پور اُس کے لیے سجائے سولہاں سنگھار کیے ہوئے تھی۔۔۔۔

بلڈ ریڈ لہنگے میں شارٹ فل سلیو بلاؤز کے ساتھ سر پر بھاری دوپٹہ سجائے، بالوں کو جوڑے کی شکل میں قید کیے وہ نازک سی گڑیا معلوم ہو رہی تھی۔۔۔۔۔

مہندی لگے ہاتھ اور نازک کلائیاں سونے کے کنگن اور گجروں سے سجیں زوہان کو ہوش بھلا گئی تھیں۔۔۔۔وہ پہلے ہی اُس کی کلائیوں کا دیوانہ تھا۔۔۔ آج تو اُن کی سجاوٹ نے اُس کے دل پر قیامت برپا کر دی تھی۔۔۔۔

گردن میں جڑاؤں ہار، کانوں میں بھاری جھمکے اور ماتھے پر لگائی ماتھا پٹی۔۔۔۔۔ زنیشہ کا ایک ایک سنگھار زوہان کی دھڑکنوں کو پاگل کر گیا تھا۔۔۔۔

اُسے قریب آتے دیکھ زوہان آگے بڑھا تھا۔۔۔۔۔ آج پھر وہ دونوں آمنے سامنے تھے۔۔۔۔زنیشہ نے سر اُٹھا کر دونوں کے پتھریلے تاثرات خوفزدہ نظروں سے دیکھے تھے۔۔۔۔

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

"میری بہن کو کبھی ہماری دشمنی میں مت لانا۔۔۔۔"

آژمیر کچھ دیر پہلے کی ہوئی تلخ کلامی کے زیرِ اثر بولا تھا۔۔۔

"اگر ایسا کرنا ہوتا تو بہت پہلے کر چکا ہوتا۔۔۔۔زنیشہ میرے لیے کیا ہے۔۔۔تم میران پیلس والے کبھی جان ہی نہیں پاؤ گے۔۔۔۔"

زنیشہ کا ہاتھ آژمیر کی گرفت سے لیتا وہ اُسے اچھی طرح باور کروا گیا تھا۔۔۔

آژمیر اُس سے یہی اُگلوانا چاہتا تھا۔۔۔زنیشہ کے سر پر لب رکھتا اُسے زوہان کے حوالے کر گیا تھا۔۔۔دشمنی سہی مگر دونوں کی جان زنیشہ میں بستی تھی۔۔۔اِس بات سے دونوں ہی آگاہ تھے۔۔۔

@@@@@@@@@@

ہال میں دو سٹیج بنائے گئے تھے۔۔۔ایک پر زوہان زنیشہ کو لے کر بڑھ گیا تھا۔۔جبکہ دوسرا ابھی خالی تھا۔۔۔۔

آژمیر زوہان کے حوالے تو اُس کی دلہن کر چکا تھا مگر اب اُسے شدت سے اپنی زندگی کا انتظار تھا۔۔کچھ ہی لمحوں بعد حاعفہ کو قاسم صاحب کی چھاؤں میں اندر داخل ہوتا دیکھ آژمیر اپنی سانسیں روک گیا تھا۔۔۔

ریڈ زمین کو چھوتے بھاری کامدار لہنگے میں سیج سیج چلتی وہ نظریں جھکائے خود پر آژمیر کی نگاہوں کی تپش اچھے سے محسوس کر پا رہی تھی۔۔۔جس کی وجہ سے اُس کی ہتھیلیاں نم ہوئی تھیں۔۔۔

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

زوہان اپنے دوست کے ساتھ باتوں میں مصروف تھا جب اُس کی نظر انٹرنس سے داخل ہوتی زنیشہ پر پڑتی واپس پلٹنا بھول گئی تھی۔۔۔۔

اُسے لگا تھا کوئی اپسرا لال جوڑے میں ملبوس اُس کی جانب چلتی آرہی ہے۔۔۔۔ آژمیر کا ہاتھ تھامے دھیرے دھیرے قدم اُٹھاتی لال جوڑے میں وہ اپنا پورا پور اُس کے لیے سجائے سولہاں سنگھار کیے ہوئے تھی۔۔۔۔

بلڈ ریڈ لہنگے میں شارٹ فل سلیو بلاؤز کے ساتھ سر پر بھاری دوپٹہ سجائے، بالوں کو جوڑے کی شکل میں قید کیے وہ نازک سی گڑیا معلوم ہو رہی تھی۔۔۔۔۔

مہندی لگے ہاتھ اور نازک کلائیاں سونے کے کنگن اور گجروں سے سجیں زوہان کو ہوش بھلا گئی تھیں۔۔۔۔ وہ پہلے ہی اُس کی کلائیوں کا دیوانہ تھا۔۔۔ آج تو اُن کی سجاوٹ نے اُس کے دل پر قیامت برپا کر دی تھی۔۔۔۔

گردن میں جڑاؤں ہار، کانوں میں بھاری جھمکے اور ماتھے پر لگائی ماتھا پٹی۔۔۔۔۔ زنیشہ کا ایک ایک سنگھار زوہان کی دھڑکنوں کو پاگل کر گیا تھا۔۔۔۔

اُسے قریب آتے دیکھ زوہان آگے بڑھا تھا۔۔۔۔۔ آج پھر وہ دونوں آمنے سامنے تھے۔۔۔۔ زنیشہ نے سر اُٹھا کر دونوں کے پتھریلے تاثرات خوفزدہ نظروں سے دیکھے تھے۔۔۔۔

"میری بہن کو کبھی ہماری دشمنی میں مت لانا۔۔۔۔۔"

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

آژمیر کچھ دیر پہلے کی ہوئی تلخ کلامی کے زیرِ اثر بولا تھا۔۔۔

"اگر ایسا کرنا ہوتا تو بہت پہلے کر چکا ہوتا۔۔۔۔۔زنیشہ میرے لیے کیا ہے۔۔۔۔تم میران پیلس والے کبھی جان ہی نہیں پاؤ گے۔۔۔۔"

زنیشہ کا ہاتھ آژمیر کی گرفت سے لیتا وہ اُسے اچھی طرح باور کروا گیا تھا۔۔۔

آژمیر اُس سے یہی اُگلوانا چاہتا تھا۔۔۔۔زنیشہ کے سر پر لب رکھتا اُسے زوہان کے حوالے کر گیا تھا۔۔۔۔دشمنی سہی مگر دونوں کی جان زنیشہ میں بستی تھی۔۔۔اِس بات سے دونوں ہی آگاہ تھے۔۔۔۔

@@@@@@@@@@

ہال میں دو سٹیج بنائے گئے تھے۔۔۔۔ایک پر زوہان زنیشہ کو لے کر بڑھ گیا تھا۔۔جبکہ دوسرا ابھی خالی تھا۔۔۔۔۔

آژمیر زوہان کے حوالے تو اُس کی دلہن کر چکا تھا مگر اب اُسے شدت سے اپنی زندگی کا انتظار تھا۔۔۔کچھ ہی لمحوں بعد حاعفہ کو قاسم صاحب کی چھاؤں میں اندر داخل ہوتا دیکھ آژمیر اپنی سانسیں روک گیا تھا۔۔۔۔

ریڈ زمین کو چھوتے بھاری کامدار لہنگے میں سیج سیج چلتی وہ نظریں جھکائے خود پر آژمیر کی نگاہوں کی تپش اچھے سے محسوس کر پا رہی تھی۔۔۔۔جس کی وجہ سے اُس کی ہتھیلیاں نم ہوئی تھیں۔۔۔۔

گھنیری پلکوں کا بوجھ مزید بڑھ گیا تھا۔۔۔۔

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

آج تو اُس کی چھب ہی نرالی تھی۔۔۔ آذمیر یقین سے کہہ سکتا تھا اتنی حسین دلہن اُس نے آج تک نہیں دیکھی تھی۔۔۔ جیسی اُس کے نصیب میں لکھ دی گئی تھی۔۔۔

آذمیر کو تو یہی فکر ہو رہی تھی کے اتنے بھاری لہنگے میں اُس کی وہ نازک سی جانن چل کیسے رہی تھی۔۔۔ ایک پل کو تو اُس کا دل چاہا تھا۔۔ آگے بڑھ کر اُسے بانہوں میں اُٹھا لے۔۔۔۔۔

کسی کی پرواہ کیے بغیر وہ ایسا کر بھی گزرتا مگر اُسے ڈر تھا کہ اُس کے اِس عمل پر حاعفہ نے شرم و حیا کے مارے بے ہوش ہو جانا ہے۔۔۔ اِس لیے وہ ضبط کیے کھڑا رہا تھا۔۔۔

حاعفہ کے ماتھے پر سجائے بالوں میں سے جھانکتی بندیاں اور ناک میں پہنی ہونٹوں کو چھوتی نتھ آذمیر کے دل پر بجلیاں گرا گئی تھی۔۔۔ کانوں میں پہنے بھاری جھمکے اور نازک گردن کو پوری طرح زیورات سے ڈھکے وہ اپنا پورا پورا اُس کی خاطر سجائے ہوئے تھی۔۔۔

آذمیر اِس وقت اپنے آپ کو دنیا کا سب سے خوش قسمت انسان تصور کر رہا تھا۔۔ جس کی قسمت میں حاعفہ جیسی لڑکی لکھی گئی تھی۔۔۔ جو اُس سے محبت نہیں عشق کرتی تھی۔۔۔۔ اُس کی خاطر کچھ بھی کر گزرنے کو تیار رہتی تھی۔۔۔

اُس کی صنفِ نازک قاسم صاحب کے ساتھ چلتی اُس ہ مقابل آن پہنچی تھی۔۔۔ اُس کے وجود سے اُٹھتی دلفریب مہک اور ہاتھوں میں کنگن اور گجروں کے ساتھ پہنی کانچ کی سُرخ چوڑیوں کی کھن کھن نے اُسے اپنی زندگی کی حسین حقیقت سے اُجاگر کروا دیا تھا۔۔۔

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

جو اِس وقت پورے ہوش و حواس میں اُس کے سامنے کھڑی تھی۔۔۔۔

آژمیر میں آنکھوں میں عقیدت اور محبت کے دیئے روشن کیے اُس کے سامنے اپنی چوڑی ہتھیلی پھیلا دی تھی۔۔۔ جس میں ایک سیکنڈ کی بھی دیر کیے بنا حاعفہ نے اپنی مہندی اور اُنگوٹھیوں سے سجی نازک ہتھیلی آژمیر کے مضبوط ہاتھ پر رکھ دی تھی۔۔۔

آج دونوں کی مسکراہٹ دیکھنے لائق تھی۔۔۔ اتنی مسافتیں طے کر کے اُنہیں نے ایک دوسرے کو پالیا تھا۔۔۔ خوش کیسے نہ ہوتے۔۔۔۔

حاعفہ کے گرد بازو حمائل کرتے آژمیر نے نہایت ہی محبت اور احتیاط سے اُسے سٹیج پر چڑھنے میں مدد دی تھی۔۔۔ حاعفہ بھاری لہنگے سے زیادہ اُس کی قربت کے زیرِ اثر کانپ رہی تھی۔۔۔۔

"بہت بُری طرح گھائل کیا ہے تم نے مجھے۔۔۔۔ آج تو تمہیں میرے جنون کو برداشت کرنا ہی ہو گا۔۔۔ خود کو پوری طرح سے تیار کر لو میری زندگی۔۔۔۔"

حاعفہ کو وہاں بیٹھا کر اُس کی پیشانی پر بوسہ دیتے آژمیر بھی اُس کے ساتھ براجمان ہوا تھا۔۔۔۔

نجانے کتنی رشک و حسد بھری نگاہیں اُن دونوں کپلز پر اُٹھ رہی تھیں۔۔۔

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

لیکن ایک پرابلم جو دونوں دلہوں کو اِس وقت ایک ساتھ ہو رہی تھی۔۔۔اور وہ تھی اُن کی دلہنوں کا یہ حسین رُوپ سب کے سامنے نہیں آنا چاہیئے۔۔۔

اُن کے اِس اعتراض پر اگلے ہی لمحے شمسہ بیگم آگے بڑھی تھیں۔۔۔اور نیٹ کے خاص طور پر گھونگھٹ کے لیے بنوائے دوپٹے باری باری دونوں کے اُوپر ڈال کر پن اپ کر دیئے تھے۔۔۔

جن پر گولڈن رنگ سے کندے الفاظ "آژمیر کی دلہن" اور "زوہان کی دلہن" اُن دونوں کے دلہناپے کو چار چاند لگا گئے تھے۔۔۔

اُن چاروں سے نظریں ہٹانا مشکل ہو رہا تھا۔۔۔

زوہان نے آج کے دن بھی ایسے ہی زنیشہ کا ہاتھ اپنے مضبوط ہاتھ میں جکڑ رکھا تھا۔۔اُس کے لمس میں کچھ ایسا خاص تھا کہ زنیشہ کی دھڑکنیں بے قابو ہو کر بے ہنگم انداز میں شور مچانے لگی تھی۔۔۔

"میں جانتا ہوں تمہیں ہمیشہ سے گلا رہا ہے۔۔کہ میں کبھی تمہاری تعریف نہیں کرتا۔۔۔لیکن اُن سب شکووں کا جواب اور تمہاری گزری ملاقاتوں کے ہر ہر حسین رُوپ کی تعریف میں آج کے دن کے لیے ہی بچا کر رکھے ہوئے تھا۔۔۔۔آج میں بہت تفصیل سے تمہیں یہ بتانے کا ارادہ رکھتا ہوں کہ تم نے کب کب اور کہاں کہاں میرے دل پر بجلیاں گرائی ہیں۔۔۔"

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

زوہان کی دھیمی سرگوشیاں زنیشہ کی جان مشکل میں ڈال رہی تھیں۔۔۔۔وہ اب تک جتنا لڑ چکی تھی اور زوہان کو ستا چکی تھی۔۔۔۔ آپ اُسے اپنی خیر معلوم نہیں ہو رہی تھی ۔۔۔۔۔۔۔

@@@@@@@@@@

ماورا حاعفہ اور زنیشہ کے لہنگے سیٹ کرتی سٹیج سے کچھ فاصلے پر آن کھڑی ہوئی تھی۔۔۔۔اُسے آج بہت عجیب سا محسوس ہو رہا تھا۔۔۔۔اُسے لگ رہا تھا کوئی مسلسل اُسے دیکھ رہا ہے۔۔۔۔ مگر کون؟؟؟؟

یہ بہت ڈھونڈنے کے بعد بھی وہ پتا نہیں لگا پائی تھی۔۔۔۔۔

"ماورا بیٹا فریحہ اُوپر گئی ہے۔۔۔۔زنیشہ کی کچھ چیزیں اُٹھانے۔۔۔جاؤ زرا دیکھ کر آؤ ابھی تک واپس کیوں نہیں آ رہی وہ۔۔۔۔۔۔"

حمیرا بیگم کی ہدایت پر ماورا اثبات میں سر ہلاتی سیڑھیوں کی جانب بڑھ گئی تھی۔۔۔۔نیچے کی نسبت اُوپر قدرے لائٹنگ کم کی گئی تھی۔۔۔۔اُوپر کے حصے میں مین لائٹنگ آف کر کے نیچے کا بہت زبردست ماحول بنایا گیا تھا۔۔۔۔

مدھم مدھم سی روشنی میں وہ اپنا بھاری لہنگا سنبھالے آگے بڑھ رہی تھی۔۔۔۔جب اُسے سامنے ہی فریحہ فون پر بات کرتے دوران مسکراتی اُسی جانب آتی دکھائی دی تھی۔۔۔۔۔

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

"تمہیں نیچے سب ڈھونڈ رہے ہیں۔۔۔اور محترمہ یہاں قہقے لگانے میں مصروف ہیں۔۔۔جلدی سے زنیشہ کی یہ چیزیں لے کر جاؤ نیچے۔۔۔۔ماما انتظار کر رہی ہیں۔۔۔۔"

ماورا اُسے مصنوعی گھوری سے نوازتی آگے بڑھی تھی۔۔۔

"بیٹا جب تمہارے پاس ایسا امپورٹنٹ بندہ ہو گا تو دیکھتی ہوں کیسے تمہیں ایسی امپورٹنٹ کال نہیں آتی۔۔۔۔۔"

فریحہ بھی اُسے جواباً چھیڑتے بولی تھی۔۔۔۔

"میں ایسے ہی بہت خوش ہوں۔۔۔۔تم جاؤ نیچے۔۔۔۔مجھے لہنگے کی یہ ہک بہت تنگ کر رہی ہے۔۔۔۔بار بار ڈھیلا ہو جاتا ہے۔۔۔۔میں اِسے سیٹ کر کے آتی ہوں۔۔۔"

ماورا اُس کی بات پر مسکراتی اپنے روم کی جانب بڑھی تھی۔۔۔۔

جب اچانک کسی نے اُس کی کمر میں بازو حمائل کرتے اُسے اُسی کے روم میں کھینچ لیا تھا۔۔۔۔

خوف کے مارے ماورا کی چیخ بر آمد ہونے ہی والی تھی۔۔۔جب مقابل نے اُسے دیوار کے ساتھ لگاتے، اُس کے بالوں میں ہاتھ پھنسا کر ایسا کچھ بھی کرنے کی مہلت نہ دیتے اُس کی سانسوں کو قید کر لیا تھا۔۔۔۔

ماورا کی آنکھوں کی پتلیاں ناقابلِ یقین حد تک پھیل گئی تھی۔۔۔۔اُس نے ہاتھ ہلاتے مزاحمت کرنی چاہی تھی۔۔۔۔مگر اُس کی دونوں کلائیوں پر مضبوط گرفت کرتے پیچھے دیوار کے ساتھ لگا دیا گیا تھا۔۔۔۔

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

مقابل کا شدت بھرا لمس جس میں غصہ، ناراضگی، اذیت، محبت اور جنون کا عنصر شامل تھا۔۔۔ماورا کی جان نکال گیا تھا۔۔۔اگر وہ منہاج کی خوشبو اور لمس کی شدتوں سے انجان ہوتی تو اب تک کسی اجنبی کو اپنے اتنے قریب محسوس کر کے اُس کی سانسیں تھم چکی ہوتیں۔۔۔۔

مگر یہ تو اُس کی زندگی کے محبوب ترین شخص کی خوشبو تھی۔۔۔اُس کے دل میں پیدا ہوتی خوش فہمی اُس کی آنکھوں میں رنگ بھر گئی تھی۔۔۔

لیکن وہ پوری طرح شیور نہیں تھی۔۔۔اِس لیے مسلسل مزاحمت کرتی خود کو اِس جان لیوا قید سے رہاع کروانے کے لیے بن پانی کی مچھلی کی طرح تڑپتی۔۔۔منہاج کے جنون کو مزید ہوا دے رہی تھی۔۔۔

اُس کا لمحہ بالمحہ شدت پکڑتا عمل ماورا کی آنکھوں میں نمی لانے کے ساتھ ساتھ اُس کے منہ میں خون کا ذائقہ گھول گیا تھا۔۔۔جس کے ساتھ ہی مقابل کو جیسے اُس پر رحم آیا تھا۔۔۔

مگر گردن کے پچھلے حصے پر موجود ہاتھ کی گرفت ہنوز تھی۔۔۔

"منہاج۔۔۔۔؟؟؟"

ماورا کے کپکپاتے لب بمشکل پھڑ پھڑائے تھے۔۔۔وہ گہرے گہرے سانس لیتی اپنی کانپتی ٹانگوں کی وجہ سے لڑکھڑا کر گرنے کو تھی جب مقابل نے کچھ نرمی دیکھاتے اُس کے گرد بازو حمائل کرتے اُسے سہارا دیا تھا۔۔۔

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

ہر طرف چھائے اندھیرے کی وجہ سے ماورا اُس کا چہرا نہیں دیکھ پا رہی تھی۔۔۔ مگر وہ مضبوط جسامت کے مالک اپنے سامنے کھڑے اُونچے لمبے شخص کو دیکھ کر اور اُس کا لمس محسوس کر کے ننانوے فیصد یقین کر چکی تھی کہ یہ منہاج ہی تھا۔۔۔۔

مگر وہ کچھ بول کیوں نہیں رہا تھا۔۔۔۔

ماورا کو اُس ایک پرسنٹ نے بھی خوفزدہ کر دیا تھا۔۔۔۔

وہ شاید فریحہ سے کہی اُس کی بات سن چکا تھا۔۔۔ اِس لیے اُس کے ہاتھوں کا لمس اپنے لہنگے پر محسوس کرتے ماورا کے رہے سہے حواس بھی ساتھ چھوڑ گئے تھے۔۔۔۔

"چھوڑو مجھے۔۔۔ "

اُس نے مقابل کے سینے پر ہتھیلیاں جما کر دور ہونا چاہا تھا۔۔ مگر اگلے ہی لمحے اُسے بے حد قریب کھینچ لیا گیا تھا۔۔۔۔

ماورا سیدھی اُس کے سینے سے ٹکرائی تھی۔۔۔۔

لیکن جیسے ہی اُس کے ہاتھ کا لمس اپنی ہک پر محسوس ہوا ماورا بُری طرح لرزنے لگی تھی۔۔۔۔ اُسے لگا تھا وہ ابھی بے ہوش ہو کر گر جائے گی۔۔۔۔ لیکن اُس کے گرد قائم مضبوط سہارے نے ایسا نہیں ہونے دیا تھا۔۔۔۔

ماورا کا چہرا اِس لمس پر خطرناک حد تک لال ہو چکا تھا۔۔۔

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

جب ہک ٹائٹ ہونے پر اُس کے منہ سے ہلکی سے کراہ نکلی تھی۔۔۔اُس نے سختی سے سامنے والے کی شرٹ سینے سے دبوچ لی تھی۔۔۔۔۔

"منہاج پلیز۔۔۔۔۔۔"

اب کی بار ماورا کو اُس کا سلگھتا لمس اپنی گردن پر محسوس ہوا تھا۔۔۔ماورا بُری طرح تڑپ اُٹھی تھی۔۔۔وہ اُس کی شفاف نازک گردن پر لو بائٹ کا گہرا نشان چھوڑتا اگلے ہی پل وہاں سے نکلتا چلا گیا تھا۔۔۔۔

ماورا نے دیوار کا سہارا لیتے بمشکل خود کو گرنے سے بچایا تھا۔۔۔۔وہ اُسے روکنا چاہتی تھی۔۔۔مگر اُس کی آواز کوشش کے باوجود نہیں نکل پائی تھی۔۔۔۔

"ماورا کہاں رہ گئی ہو تم؟؟؟؟ماورا؟؟؟؟؟"

باہر سے فجر کی آتی آوازوں پر ماورا نے اُسی طرح اندھیرے میں کھڑے اپنا بکھرا حلیہ ٹھیک کیا تھا۔۔۔۔

"فجر دیکھو باہر کوریڈور میں کوئی ہے۔۔۔یا سیڑھیوں پر تمہیں کوئی نظر آیا۔۔۔۔؟؟؟"

ماورا اندر ہی کھڑی بے قراری سے چلائی تھی۔۔۔

"نہیں ماورا باہر تو کوئی بھی نہیں ہے۔۔۔کیوں کیا ہوا؟؟؟"

فجر فکر مندی سے بولی تھی۔۔۔

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

"نہیں کچھ نہیں۔۔۔۔تم جاؤ میں بس ابھی آتی ہوں۔۔۔"

ماورا کمزور سی آواز میں بولتی روم کا دروازہ لاک کرتی لائٹ آن کرتے ڈریسنگ ٹیبل کی جانب بڑھ گئی تھی۔۔۔۔

اُس شخص کی ستمگری پر پوری طرح مٹ چکی لپسٹک دوبارہ سے لگاتے۔۔۔۔۔۔اُس کی نظر اپنی گردن پر پڑی تھی۔۔۔۔

اُس کا چہرا لال انگارہ ہو چکا تھا۔۔۔جلدی سے بال درست کر کے گردن کو کور کرتی وہ باہر کی جانب بڑھی تھی۔۔۔۔

بے قراری سے اُس نے ایک ایک روم چھان مارا تھا۔۔۔۔اور اُس کے بعد ہال کا بھی کوئی کونا نہیں چھوڑا تھا۔۔۔۔

مگر اُسے منہاج کہیں نہیں ملا تھا۔۔۔

بہت سے واہموں اور وسوسوں کے ساتھ خوف بھی اُس کے اندر انگڑائی لینے لگا تھا۔۔۔۔

اگر خدانخواستہ وہ منہاج نہیں تھا تو پھر کون تھا۔۔۔۔؟؟؟؟

اِس خیال کے آتے ہی ماورا کی دھڑکنیں رُک جاتی تھی۔۔۔۔

"نہیں وہ منہاج کے سوا کوئی نہیں ہو سکتا تھا۔۔۔میں منہاج کی خوشبو اچھے سے پہنچاتی ہوں۔۔۔۔اُسے پہچاننے میں تو میں غلطی کر ہی نہیں سکتی۔۔۔۔۔مگر وہ ہے کہاں میرے سامنے کیوں نہیں آرہا۔۔۔۔میں جانتی ہوں وہ بہت ناراض ہو گا مجھ سے۔۔۔۔مگر ایک بار سامنے تو آئے نا۔۔۔۔یہ آنکھ مچولی کا کھیل میری جان نکال دے گا۔۔۔۔"

دیوانہ وار چاروں طرف نگاہیں دوڑاتی اُس کی آنکھوں میں نمی اُتر آئی تھی۔۔۔۔۔

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

مگر پھر جلدی سے اپنے آنسو صاف کرتی وہ سٹیج کی جانب بڑھ گئی تھی۔۔۔جہاں دونوں دلہنوں کی رخصتی ہونے والی تھی۔۔۔۔

@@@@@@@@@@

زوہان نے زنیشہ کا ہاتھ پکڑ کر اُسے اُٹھایا تھا۔۔۔۔ہر گزرتے لمحے کے ساتھ اس کی ویران آنکھوں میں خوشی کی چمک مزید واضح ہوتی جارہی تھی۔۔۔۔

ہمیشہ سے خود کو تنہا رکھنے والا وہ آج تنہا نہیں بچا تھا۔۔۔اُس کی زندگی کی سب سے بڑی خوشی بہار بن کر اُس کے آنگن میں اُتر آئی تھی۔۔۔۔۔

زوہان کا دل اپنے اللہ کے حضور تشکر سے جھک گیا تھا۔۔۔۔۔

زنیشہ سب گھر والوں سے باری باری مل رہی تھی۔۔۔آژمیر کے علاوہ تقریباً ہر فرد نے ہی اُسے زوہان کے غصے اور اُس کی اُکھڑ مزاجی سہنے کی تلقین کی تھی۔۔۔۔

کیونکہ اُن میں سے شاید اِس بات سے کوئی بھی واقف نہیں تھا کہ چاہے زوہان سڑیل اور غصے کا تیز تھا۔۔۔مگر باقی لوگوں کے لیے۔۔۔۔ورنہ زوہان سے زیادہ تو زنیشہ اُس سے اپنے نخرے اُٹھواتی تھی۔۔۔۔

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

اور وہ ہر بار بنا ایک شکن بھی لائے اُس کی بہت ساری باتیں مان بھی جاتا تھا۔۔۔ لیکن جس بلیک میلنگ سے وہ زنیشہ سے اپنی باتیں منواتا تھا اُس معاملے میں زنیشہ ابھی اُس سے جیت نہیں پائی تھی۔۔۔

سب سے مل کر زوہان کا ہاتھ تھامے میران پیلس کی دہلیز پار کرتی آج وہ اِس ضدی شخص کی ایک ضد تو نہایت محبت سے پوری کر گئی تھی۔۔۔۔

مگر اب اُسے اِسی محبت کے ساتھ زوہان کو بدلنا تھا۔۔۔۔ جس کے لیے وہ دلوں جان سے تیار تھی۔۔۔۔

@@@@@@@@@@

حاعفہ سٹیج پر بیٹھی تھی جب آژمیر اُس کے قریب آکر اپنے دل کی خواہش پر سر تسلیم خم کرتا اُسے بانہوں میں اُٹھا گیا تھا۔۔۔۔

اُس کے اِس عمل پر حاعفہ کا دل اُچھل کر حلق میں آن گرا تھا۔۔۔ جبکہ پورا ہال ہوٹنگ سے گونج اُٹھا تھا۔۔ حاعفہ نے لال چہرے کے ساتھ آژمیر کو گھورنا چاہا تھا۔۔ مگر گھونگھٹ کی وجہ سے وہ ایسا نہیں کر پائی تھی۔۔۔۔

اُس نے شرم کے مارے بے ہوش ہو جانا تھا۔۔۔ اُسی کا خیال کرتے آژمیر نے سٹیج سے نیچے اُتر کر حاعفہ کو اُتار دیا تھا۔۔۔ کیونکہ بقول لیڈیز کے اُنہیں ابھی کچھ رسمیں کرنی تھیں۔۔۔۔

اِس لیے اُسے اپنی دلہن کو نا چاہتے ہوئے بھی کچھ دیر کے لیے اُن کے حوالے کرنا پڑا تھا۔۔۔

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

"اماں سائیں یہ فضول کی رسمیں ضروری ہیں کیا۔۔۔؟؟؟"

آژمیر اچھا خاصہ تپا کھڑا تھا۔۔۔

"جی ضروری بھی ہیں اور آپ کی دلہن کو یہ سب رسمیں پسند بھی بہت ہیں۔۔۔"

شمسہ بیگم نے اُسے آگاہ کیا تھا۔۔۔

"ہمم اِسی وجہ سے ہی تو رُکا ہوا ہوں۔۔۔"

آژمیر آج کے دن کم از کم اپنی مرضی نہیں چلانا چاہتا تھا حاعفہ پر۔۔۔ جو اِس وقت اپنی شادی کی کی جانے والی رسمیں انجوائے کر رہی تھی۔۔۔

"لالہ آپ بھی اِدھر آئیں نا پلیز۔۔۔۔"

فجر نے ڈر کے مارے نہایت ہی آہستہ آواز میں اُسے پکارا تھا۔۔۔ آژمیر سے اُن میں سے کوئی فری نہیں تھا۔۔ اور اُس کے شدید غصے کی وجہ سے تقریباً تمام کزنز ہی اُس سے بات کرنے سے پہلے ہزار بار سوچتے تھے۔۔۔

لیکن آج تو آژمیر کا موڈ بہت خوشگوار تھا۔۔۔ اُسے آج کسی کی بات کا بُرا نہیں لگنا تھا۔۔۔۔

وہ خاموشی سے جا کر حاعفہ کے پہلو میں جا کر بیٹھا تھا۔۔۔

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

"لالہ یہ چھوٹی سی رسم ہے۔۔۔۔۔ہم نے اِس تھال میں ایک انگوٹھی ڈال دی ہے۔۔۔۔آپ میں سے جو پہلے اُسے ڈھونڈ لے گا۔۔۔۔اِس کا مطلب یہ ہو گا۔۔۔کہ آگے کی لائف اُسی پارٹنر کی حکمرانی ہو گی۔۔۔۔۔"

فریحہ دودھ میں گلاب کی پتیاں مکس کیے۔۔۔ایک سجا سجایا خوبصورت سا تھال اُن کے سامنے ٹیبل پر رکھ گئی تھی۔۔۔۔

آژمیر کو اِس رسم کی لاجک تو فضول ترین لگی تھی۔۔۔۔مگر رسم انتہائی انٹرسٹنگ تھی۔۔۔۔اِس لیے وہ اِسے کرنے کے لیے دل و جان سے راضی ہو گیا تھا۔۔۔۔۔

حاعفہ نے آژمیر کے ساتھ اپنا لرزتا کانپتا ہاتھ اندر ڈالا تھا۔۔۔۔جب پہلی ہی بار میں آنکھوں پر گھونگھٹ آجانے کی وجہ سے انگوٹھی کی جگہ اُس نے آژمیر کا ہاتھ پکڑ لیا تھا۔۔۔۔۔

باقی سب تو آژمیر کی وجہ سے حاعفہ سے کوئی چھیڑ خانی نہیں کر سکے تھے۔۔۔۔مگر آژمیر کا اُمڈ آنے والا قہقہہ حاعفہ کو شرم سے لال کر گیا تھا۔۔۔۔

اُس کے بعد آژمیر نے دوبار حاعفہ کی اُنگلیوں کو چھوا تھا۔۔۔۔۔حاعفہ اُس کی اِن مستیوں پر حیا سے سرخ ہونے کے سوا کچھ نہیں کر پائی تھی۔۔۔اُس کی دھڑکنوں کا شور بڑھنے لگا تھا۔۔۔۔سانسیں الگ رفتار پکڑ چکی تھیں۔۔۔۔۔۔

حاعفہ کو قطعاً اندازہ نہیں تھا کہ آژمیر میران جیسا سخت مزاج شخص اتنا رومینٹک اور بے باک ہو سکتا تھا۔۔۔۔۔۔حاعفہ کا وجود آنے والے لمحوں کا سوچتے لرزنے لگا تھا۔۔۔۔

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

آژمیر کا فوکس انگوٹھی ڈھونڈنے سے زیادہ حاعفہ پر تھا۔۔۔۔جس کی وجہ سے انگوٹھی حاعفہ کے ہاتھ میں آچکی تھی۔۔۔۔

جو مل جانے پر وہ بہت خوش ہوئی تھی۔۔۔۔آژمیر تو اُس کی اِس خوشی پر ہی نہال ہوا تھا۔۔۔۔

"سویٹ ہارٹ ایسی چاہے جتنی رسمیں بھی جیت لو۔۔۔۔۔تم پر حکمرانی تو میری ہی رہے گی۔۔۔۔"

آژمیر اُس کے کان میں مبہم سے سرگوشی کرتا ایک امپورٹنٹ کال آجانے کی وجہ سے اُٹھ گیا تھا۔۔۔۔۔

@@@@@@@@@@@

زنیشہ زوہان کے سہارے زوہان ولا میں انٹر ہوئی تھی۔۔۔۔۔زوہان کا مضبوط لمس اپنی کمر پر محسوس کرتے زنیشہ کا دل دھک دھک کر رہا تھا۔۔۔۔۔

وہ تو زوہان ولا کی سجاوٹیں دیکھ کر ہی دھنگ رہ گئی تھی۔۔۔۔ہر شے گلاب کے پھولوں اور برقی قمقموں سے سجی ہوئی تھی۔۔۔۔۔

انٹرنس پر ہی سجی سنوری بہت ساری لڑکیاں ہاتھوں میں پھول اُٹھائے اُن کی راہ میں نچھاور کر رہی تھیں۔۔۔۔زنیشہ زوہان کی سنگت میں آگے بڑھتی بے پناہ خوش تھی۔۔۔۔اُس نے بھی زوہان کا ہاتھ مضبوطی سے تھام رکھا تھا۔۔۔۔جب سامنے ہی نفیسہ بیگم کے ساتھ کھڑی ثمن کو دیکھ اُس کا موڈ خراب ہوا تھا۔۔۔۔

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

اُسے پوری شادی میں نہ دیکھ وہ بہت خوش تھی۔۔۔ مگر اب یہاں دیکھ اُسے بالکل بھی اچھا نہیں لگا تھا۔۔ جس طرح وہ دیوانہ وار نظروں سے زوہان کو دیکھ رہی تھی۔۔۔ وہ برداشت کرنا زنیشہ یے کے لیے بہت مشکل ہوا تھا۔۔۔

اُس نے زوہان کا ہاتھ چھوڑ دیا تھا۔۔۔

جس کا ریزن زوہان منٹوں میں سمجھ گیا تھا۔۔۔

"ویلکم ہوم۔۔۔۔ ورلڈز بیوٹیفل اینڈ چارمنگ کپل۔۔۔۔"

ثمن نے آگے بڑھتے زنیشہ کے گلے لگتے دل سے مبارک باد دی تھی۔۔۔۔

"تھینکس۔۔۔"

زوہان کے مسکرا کر جواب دینے پر زنیشہ مزید تپ گئی تھی۔۔۔

سامنے موجود کمرے کی جانب جاتی اتنی لمبی سیڑھیاں دیکھ زوہان زنیشہ کا اُٹھانے کے لیے آگے بڑھا ہی تھا۔۔۔ جب ثمن نے مسکراتی نظروں سے اُسے دیکھتے روک دیا تھا۔۔۔

"مسٹر میران ہم آپ کی دلہن کو بغیر کوئی تکلیف پہنچائے آپ تک پہنچا دیں گے۔۔۔ یہ آپ ہی کی ہیں۔۔۔ مگر ابھی تھوڑی دیر کے لیے اُنہیں ہمارے حوالے کر دیں۔۔۔"

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

ثمن زنیشہ کے گرد بازو حمائل کرتی اُسے اپنے ساتھ لگاتے بولی۔۔۔جبکہ زنیشہ کا دل چاہا تھا اِس لڑکی کا منہ توڑ دے۔۔۔۔۔

"اوکے مگر جسٹ ٹین منٹس اِس سے زیادہ نہیں۔۔۔۔۔"

زوہان نفیسہ بیگم کو بھی رسموں کے لیے تیار دیکھ انکار نہیں کر پایا تھا۔۔۔

زنیشہ جو یہی سمجھ رہی تھی کہ زوہان انکار کر دے گا۔۔۔اُس کے اتنی آسانی سے مان جانے اور مردوں کی طرف جاتا دیکھ زنیشہ کا پارہ بُری طرح چڑھ گیا تھا۔۔۔

مطلب صرف یہاں تک لانے کے لیے یہ شخص پاگل ہو رہا تھا۔۔۔اب میری کوئی پرواہ ہی نہیں۔۔۔زنیشہ کا اِس وقت غصے سے بُرا حال تھا۔۔۔

اُسے شادی کی یہ رسمیں بہت پسند تھیں۔۔۔مگر یہاں موجود ثمن کو دیکھ جو پوری طرح اُس کے شوہر پر فدا تھی۔۔۔ زنیشہ کے لیے وہ ہضم کرنا آسان نہیں تھا۔۔۔

@@@@@@@@@@

ماورا کا پورا فنکشن اِسی ٹینشن کو بے چینی میں گزرا تھا۔۔۔اُس نے پورا میزان پیلس چھان مارا تھا۔۔۔مگر منہاج اُسے کہیں نہیں ملا تھا۔۔۔وہ یہ سوچ سوچ کر ہی پاگل ہو رہی تھی کہ اگر وہ منہاج نہ ہوا تو۔۔۔۔۔

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

واش روم سے چینج کر کے نکلتے اُس نے بالوں کو کیچر کی مدد سے جوڑے میں مقید کیا تھا۔۔۔وہ اِس وقت معمول کے مطابق سیاہ نائٹی میں اپنے دلکش رُوپ کے ساتھ سوگوار سی بہت پر کشش اور حسین لگ رہی تھی۔۔۔

جوڑا بنانے کی وجہ سے گردن کا نشان واضح تھا۔۔جسے پورے فنکشن میں چھپانے کے لیے ہلکان ہوتی رہی تھی وہ۔۔۔۔

"منہاج۔۔۔بہت محبت کرتی ہوں آپ سے۔۔۔بہت غلط کیا نا آپ کے ساتھ۔۔۔میں جانتی ہوں میرے اِس قدر قریب آنے والا شخص آپ کے سوا کوئی نہیں ہو سکتا۔۔۔۔"

ماورا اُسے دل ہی دل میں پکارتی رو دی تھی۔۔۔

جب اچانک کسی خیال کے تحت بنا روم لاک کیے بیڈ کی جانب بڑھی تھی۔۔۔سائیڈ دراز سے موبائل نکالتے اُس نے منہاج کا نمبر ڈائل کیا تھا۔۔۔مگر پچھلی بار کی طرح اِس بار بھی بند ہی ملا تھا۔۔۔۔

ماورا موبائل اِسی طرح سینے سے لگاتی بیڈ پر اوندھے منہ گرتی آنکھیں موند گئی تھی۔۔۔بنا کمبل کے جما دینے والی سردی پر سکڑی سمٹی خود کو اذیت دینے کی خاطر ایسے ہی پڑی رہی تھی۔۔۔۔

اُسے اب احساس ہو رہا تھا کہ منہاج اُس کے یوں اچانک غائب ہو جانے پر کس قدر اذیت سے گزرا ہو گا۔۔۔وہ اُس پر تو اعتبار کر کے اُسے سارا معاملہ سمجھا سکتی تھی۔۔۔

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

مگر اُس نے تو منہاج کے بارے میں اِس رُخ پر سوچنا گوارہ ہی نہیں کیا تھا۔۔۔اب جب وہ خود اُس کے لیے تڑپ رہی تھی تو اُسے منہاج کی تڑپ کا اندازہ ہوا تھا۔۔۔

اُسے شدید ٹھنڈ لگ رہی تھی۔۔۔روم میں ہیٹر بھی آن نہیں تھا۔۔۔مگر اُسے پرواہ نہیں تھی۔۔۔کھلی کھڑیوں سے آتی ٹھنڈی ہوا اُسے اپنی ہڈیوں میں گھستی محسوس ہوئی تھی۔۔۔باہر شاید برف باری سٹارٹ ہو چکی تھی۔۔۔درجہ حرارت منفی میں جا چکا تھا۔۔۔۔

اُس کا نازک وجود اتنی ٹھنڈ برداشت نہیں کر پایا تھا۔۔۔اور کچھ دیر بعد وہ آنکھیں موند ہوش و حواس سے بیگانہ ہو چکی تھی۔۔۔

@@@@@@@@@@

حاعفہ کو آژمیر کے سجے سجائے شاندار کمرے میں اُس کی سیج تک پہنچا دیا گیا تھا۔۔۔جہاں سر جھکائے بیٹھی وہ دل و جان سے اپنے ستمگر کی منتظر تھی۔۔۔

جس کے لیے وہ تڑپی بھی بہت تھی اور اُسے خود کے لیے تڑپایا بھی بہت تھا۔۔۔مگر آج وہ اُس ہر تکلیف اور اذیت کا ازالہ کرنے کا ارادہ رکھتی تھی۔۔۔۔

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

جس کے لیے وہ اپنے آپ کو بہادر بنا رہی تھی۔۔۔۔۔

اتنا ہیوی لباس اور جیولری پہننے کے باوجود وہ تھکن کا شکار بالکل نہیں تھی۔۔۔اُس کی ساری تھکن اور تکلیفیں کہیں دور جا سوئی تھیں۔۔۔۔

اب صرف خوشیاں اور مسکراہٹیں تھی اُس کی زندگی میں۔۔۔۔اور اُس محبوب ترین شخص کا مہکتا ساتھ۔۔۔۔۔

حاعفہ بالکل فریش لگ رہی تھی۔۔۔چہرے پر گھونگھٹ گرائے وہ اُس کی منتظر تھی۔۔۔۔

جب دروازے پر ہوئی آہٹ کے ساتھ اُس کی سانسیں منتشر ہوئی تھیں۔۔۔۔ہتھیلیوں کی نمی میں مزید اضافہ ہوا تھا۔۔۔۔

آژمیر کے بھاری قدموں کی چاپ اُسے اپنے دل پر سنائی دی تھی۔۔۔۔مگر یہ کیا وہ دروازہ لاک کرتا۔۔بیڈ پر اُس کے قریب آنے کے بجائے صوفے کی جانب بڑھ گیا تھا۔۔۔۔

اُسے صوفے پر بیٹھ کر سیگریٹ سلگھاتا دیکھ حاعفہ پہلے حیران ہوئی تھی مگر اگلے ہی لمحے ایک دلفریب مسکان اُس کے ہونٹوں کا احاطہ کر گئی تھی۔۔۔۔

آژمیر کا یہ عمل اُس کی ناراضگی کا اظہار تھا۔۔۔۔وہ چاہتا تھا وہ اُسے منائے۔۔۔۔جس کے لیے وہ دل و جان سے تیار تھی۔۔۔۔

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

حاعفہ چند گہرے گہرے سانس لیتی۔۔۔۔اپنی اتھل پتھل ہوتی سانسوں کو قابو کرتی بیڈ سے اُٹھی تھی۔۔۔۔

کمرے میں پھیلی مدھم روشنی اور گلابوں کی مہک ماحول کو رومانوی بنا رہی تھیں۔۔۔

حاعفہ کے اُٹھنے سے اُس کے زیورات چھنک اُٹھے تھے۔۔۔اور آژمیر کے جذبات کو اچھا خاصہ ڈگمگا گئے تھے۔۔۔

جنہیں بہت مشکل سے قابو کیے بیٹھا تھا وہ۔۔۔

حاعفہ کے ہر اُٹھتے قدم پر اُس کے نازک پیروں میں بندھی پائل کی چھنکار آژمیر کی دھڑکنوں کو اُلجھا رہی تھی۔۔۔

حاعفہ نے ابھی تک اپنا گھونگھٹ نہیں اُٹھایا تھا۔۔۔جس کی وجہ سے آژمیر کے سیگریٹ کے دھویں سے بچاؤ ہو رہا تھا۔۔۔

"میں جانتی ہوں آپ کو مجھ سے کوئی وضاحت نہیں چاہیئے مگر میں اپنے اندر کا گلٹ ختم کرنے کے لیے آپ کو بتانا چاہتی ہوں کہ میں نے آپ کو کبھی دھوکا نہیں دینا چاہا۔۔۔۔اکرام حنیف کے آدمیوں نے مجھے ماورا کی زندگی کے بدلے ایک کام سونپا تھا۔۔۔جس پر حامی بھرنے سے پہلے مجھے بالکل بھی اندازہ نہیں تھا کہ میری ملاقات آپ سے ہو گی۔۔۔

جس کے آگے پہلی ملاقات میں ہی میں اپنا دل ہار بیٹھوں گی۔۔۔میں آپ کو نقصان پہنچانے سے پہلے خود مر جانا پسند کرتی۔۔۔میں نے اُس دن بھی یہی کیا تھا۔۔۔جس میڈیسن اُنہوں نے مجھے آپ کی چائے میں ملانے کے لیے دی تھی وہ میں نے زہر سمجھ کر اپنی چائے میں ملا دی تھی۔۔۔اور نہ ہی میں اُس دن آپ کے گھر سے بھاگ کر گئی تھی۔۔۔مجھے وہاں سے اغوا کیا گیا تھا۔۔۔۔۔

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

اور اُس رات جب مجھے آپ کے پاس بھیجا گیا تھا تو میں صرف اِسی خوف سے آپ سے دور چلی گئی تھی کہ مجھے لگا تھا آپ مجھے طلاق دے دیں۔۔۔۔

مجھے لگا تھا آپ مجھ سے نفرت کرنے لگ گئے ہیں۔۔۔۔۔

میرا خدا گواہ ہے آپ کے حوالے سے پہلے دن سے لے کر آج تک کبھی کوئی غلط خیال میرے دل میں نہیں آیا۔۔۔۔

نہ آج تک اپنی زندگی میں آپ سے بڑھ کر کسی کو چاہا ہے۔۔۔۔ کل رات بھی اکرام حنیف نے مجھے بلیک میل کیا تھا کہ اگر میں نے یہ سب نہ کہا تو وہ آپ کے یہاں آتے ہی آپ کو مروا دے گا۔۔۔۔ میں بہت ڈر گئی تھی۔۔۔۔ اِس لیے وہ سب کہا جو کبھی بھی دل میں آپ کے لیے نہیں رہا۔۔۔۔۔

آپ میری دنیا ہیں۔۔۔۔ اور آپ سے الگ ہو کر اب ایک پل بھی جینا میرے لیے ناممکن ہے۔۔۔۔۔۔"

حاعفہ ایک ایک صدقے دل سے بولتی آژمیر کو اپنے دل میں اُترتی محسوس ہوئی تھی۔۔۔۔

اُسے اِس پل اپنا آپ دنیا کا خوش قسمت ترین انسان لگا تھا۔۔۔۔ جس کی زندگی میں اِس قدر محبت کرنے والی، اُس کے لیے اپنی جان دینے سے بھی دریغ نہ کرنے والی ایک باکردار لڑکی لکھ دی گئی تھی۔۔۔

بہت بڑی دشمنی نبھاتے نبھاتے اکرام حنیف زندگی بھر کے لیے اُس پر ایک بہت بڑا احسان کر گیا تھا۔۔۔۔۔ حاعفہ کو اُس کی زندگی میں بھیج کر۔۔۔۔۔

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

آزمیر اپنی جگہ سے اُٹھا تھا اور آگے بڑھ کر اُس کے ماتھے پر مہرِ محبت ثبت کی تھی۔۔۔

"لیکن میں ناراض ہوں ابھی۔۔۔۔۔"

آزمیر اُس سے دور ہٹتا واپس پلٹا تھا۔۔۔ اُس کے سہانے رُوپ سے نگاہیں چرانا آسان نہیں تھا۔۔۔ مگر جتنا وہ اُسے تڑپا چکی تھی۔۔۔ اُس کے بدلے اتنا حق تو اُس کا بھی بنتا تھا۔۔۔

"میں آپ کو منانا چاہتی ہوں۔۔۔۔"

حاعفہ اُس کے راستے میں آتے خفگی سے بولی۔۔۔ جو آج بھی کٹھور بنا کھڑا تھا۔۔۔

"تو مناؤ۔۔۔۔۔"

آزمیر نے ہاتھ بڑھا کر اُس کا گھونگھٹ اُلٹ دیا تھا۔۔۔

"میں مناؤں گی مگر آپ کچھ نہیں کریں گے۔۔۔۔۔"

حاعفہ اپنے ایکشن کے جواب میں ملنے والے اُس کے ری ایکشن سے ہی خوفزدہ تھی۔۔۔۔

جبکہ اُس کی کانپتی آواز پر آزمیر اپنے ہونٹوں پر اُمڈ آئی بے ساختہ مسکراہٹ نہیں روک پایا تھا۔۔۔ جبکہ حاعفہ تو پل بھر کے لیے اِس حسین منظر میں کھو سی گئی تھی۔۔۔

"کوئی مرد بھلا اتنا حسین اور دل کا اتنا پیارا کیسے ہو سکتا تھا۔۔۔"

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

وہ ہمیشہ کی طرح بس سوچ کر رہ گئی تھی۔۔۔۔

"دیکھ لو۔۔۔۔تم منالو گی۔۔۔۔میں بالکل بھی نہیں چاہتا کہ میری آج کی رات بے ہوش ہو۔۔۔۔"

آژمیر نے دوسرا سیگریٹ سلگھاتے اُس کے لرزتے وجود پر ایک سلگھتی نگاہ ڈالتے چوٹ کی تھی۔۔۔۔۔

جس پر حاعفہ اندر تک لرز اُٹھی تھی۔۔۔۔

"آژمیر پلیز۔۔۔۔۔"

حاعفہ لال چہرے کے ساتھ بولی تھی۔۔۔۔

"جی جانِ آژمیر۔۔۔۔۔"

آژمیر اُس کی نتھ کو ہونٹوں سے چھوتا مخمور لہجے میں بولا تھا۔۔۔۔۔

حاعفہ کی تھوڑی دیر پہلے کی اکٹھی کی ساری بہادری دم دبا کر بھاگ چکی تھی۔۔۔۔۔۔

"آپ سیگریٹ نہیں پیئں گے اب۔۔۔۔۔"

حاعفہ اُس کا دھیان دوسری جانب لے جانے کی کوشش کرتی نہایت ہی دلیری کا مظاہرہ کرتی اُس کے ہاتھ سے سیگریٹ چھین کر دور اُچھال گئی تھی۔۔۔۔

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

"اوکے۔۔۔تو اِس لے بدلے کیا کرنا چاہیئے مجھے۔۔۔۔۔"

حاعفہ کا یہ حق جتاتا انداز اُسے بہکا رہا تھا۔۔۔

حاعفہ کو بالکل بھی اندازہ نہیں تھا کہ وہ اُس کے ایک بار کہنے سے اپنے عزیز ترین شغل سے دستبردار ہو جائے گا۔۔۔

اُس کے ہونٹوں پر دل موہ لینے والی مسکراہٹ اُبھری تھی۔۔۔۔

جسے آگے بڑھ کر آژمیر نے ہونٹوں سے چھوتے اُسے سر تا پا لرزنے پر مجبور کر دیا تھا۔۔۔۔

اِس سے پہلے وہ مزید کوئی گستاخی کرتا حاعفہ اُس کے ہونٹوں پر اپنی نازک ہتھیلی جما گئی تھی۔۔۔۔

اُس کی گستاخیوں پر حد بندیاں باندھنے کی معصوم سی کوشش کی گئی تھی۔۔۔

جس پر آژمیر شرافت کا مظاہرہ کرتا خاموشی سے پیچھے ہٹ کر کھڑا ہو گیا تھا۔۔۔

"مجھے بالکل بھی اندازہ نہیں تھا۔۔۔کہ میری بیوی منانے کے معاملے میں اتنی اناڑی ہے۔۔۔"

آژمیر اُس کے گھبرائے شرمائے رُوپ کو بے باکی بھری نظروں سے دیکھتے بولا تھا۔۔۔

"مجھے منانا آتا ہے۔۔۔مگر آپ مسلسل چیٹنگ کر کے مجھے کنفیوژ کر رہے ہیں۔۔۔"

حاعفہ نے اپنی بزدلی کا الزام اُس پر عائد کیا تھا۔۔۔

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

"ہاہاہامیری جان ابھی تو میں انتہائی شرافت کا مظاہرہ کر کے تمہارا بھرپور ساتھ دے رہا ہوں۔۔۔ مگر جو تمہاری منانے کی سپیڈ ہے۔۔۔ اُسے دیکھ کر تو یہی لگ رہا ہے۔۔۔ کہ آج کی رات اِسی طرح یہاں کھڑے کھڑے گزر جانی ہے۔۔۔"

آژمیر آج کسی صورت سنجیدہ ہونے کو تیار نہیں تھا۔۔۔

"آپ ہی نے ہمیشہ غصہ دکھا دکھا کر مجھے خود سے اتنا خوفزدہ کر کے رکھا ہوا تھا۔۔۔"

حاعفہ زیرِ لب بڑبڑاتی شکوہ کرتے بولی تھی۔۔۔ مگر وہ بھول چکی تھی کہ مقابل کمال کی سماعتیں رکھتا تھا۔۔۔ اُس کی سرگوشی با آسانی سن چکا تھا۔۔۔

"میں نے تم پر کبھی غصہ نہیں کیا۔۔۔ تم مسلسل مجھ پر الزام لگا رہی ہو۔۔۔۔"

آژمیر نے اُسے مصنوعی گھوری سے نوازا تھا۔۔۔۔

"اچھا اُس رات جو آپ نے۔۔۔۔۔"

حاعفہ بولتے بولتے زبان دانتوں تلے دبا گئی تھی۔۔۔ لیکن سمجھنے والا سمجھ چکا تھا۔۔۔۔ اُس کا اشارہ اُسی رات کی جانب تھا۔۔۔ جب اُسے سجا سنوار کر آژمیر کے پاس بھیجا گیا تھا۔۔۔ اور آژمیر اپنی کا اظہار غصے اور جنون کے ذریعے اُس پر اُنڈیل گیا تھا۔۔۔۔

آژمیر کی آنکھوں میں وہ منظر گھوم گئے تھے۔۔۔

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

جس کے ساتھ ہی اُس کے چہرے کے تاثرات بدلے تھے۔۔۔۔حاعفہ کا ہاتھ اپنے بازو سے جھٹکتا وہ دور ہوا تھا۔۔۔

جبکہ ایک بار پھر اپنی بے وقوفی پر حاعفہ خود کو کوس کر رہ گئی تھی۔۔۔بھلا اُس رات کا ذکر کرنا ضروری تھا کیا۔۔۔۔

"آئم سوری میرا وہ مطلب نہیں تھا۔۔۔۔پلیز آپ مجھ سے مزید خفا نہ ہوں۔۔۔۔آپ نے میری باقی باتیں تو سن لی مگر جو مین بات میں آپ کو بتانا چاہتی ہوں وہ تو سنی ہی نہیں۔۔۔۔"

حاعفہ کی تو جان پر بن آئی تھی اُسے خفا ہوتے دیکھ۔۔۔۔ہمیشہ اُس نے اِس پیارے سے انسان کو ہرٹ کیا تھا۔۔۔مگر آج وہ اُسے بتانا چاہتی تھی کہ وہ اُس کے لیے کیا تھا۔۔

کچھ پل کے لیے اپنی ساری شرم و حیا بلا طاق رکھتے حاعفہ اُس کے مقابل آتی۔۔۔۔

اُسی کے پیروں پر اپنے مہندی لگے نازک پیر رکھتی،اُس کی گردن میں بازو حمائل کرتی اُس کے بے حد قریب آن کھڑی ہوئی تھی۔۔۔۔

آژمیر مسمرائز سا کھڑا اپنی اِس نازک جان کی کاروائی دیکھ رہا تھا۔۔۔جو اُس کی ناراضگی پر تڑپ اُٹھی تھی۔۔۔۔

یہ پل اُسے اپنی زندگی کا سب سے حسین ترین پل لگا تھا۔۔۔جب حاعفہ خود اُسے کے اِس قدر قریب آئی تھی۔۔۔۔

آژمیر نے دھیرے سے ہاتھ بڑھاتے اُس کے نازک وجود کو سہارا دیا تھا۔۔۔۔اُسے ڈر تھا جس طرح وہ کانپ رہی تھی۔۔۔۔کہیں زمین بوس ہی نہ ہو جائے۔۔۔۔۔

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

"آپ میری سانسوں میں بستے ہیں۔۔۔۔میری نادانیوں سے آپ کو لگا کہ میں آپ پر اعتبار نہیں کرتی۔۔۔۔مگر حقیقت اِس کے بالکل برعکس ہے۔۔۔۔۔میں نے اپنی ذات سے بھی زیادہ آپ پر بھروسہ کیا ہے۔۔۔۔محبت نہیں عشق ہے مجھے آپ سے۔۔۔۔۔ہمیشہ اِسی ڈر سے نجانے کتنی غلطیاں سرزد کرتی گئی کہ کہیں آپ مجھ سے جدا نہ ہو جائیں۔۔۔۔۔آپ کو کھونے سے بڑا خوف میرے لیے کوئی نہیں ہے۔۔۔۔اب کبھی مجھے خود سے دور نہ کیجئے گا۔۔۔اور نہ خود کبھی مجھ سے دور جانے کا سوچیئے گا۔۔۔۔ورنہ آپ کی یہ دیوانی آپ کے بغیر مر جائے گی۔۔۔۔۔"

دیوانہ وار بھیگی نظروں سے اُس کے وجیہہ نقش کو دیکھتی وہ عقیدت بھرے انداز میں اُس کی شہ رگ پر اپنے ہونٹ رکھ گئی تھی۔۔۔۔

آژمیر بے خود سا اُس کا یہ انوکھا اور بے حد دلفریب انداز دیکھ کر مزید اُس کا دیوانہ ہوا تھا۔۔۔۔

وہ اتنا عظیم انسان بالکل بھی نہیں تھا۔۔۔جتنا یہ لڑکی اُسے معتبر کر گئی تھی۔۔۔۔

آژمیر نے اپنی مضبوط بانہیں اُس کے گرد پھیلا کر اُسے اپنے حصار میں اُٹھاتے مضبوط چوڑے سینے میں بھینچ لیا تھا۔۔۔۔۔اپنی گردن پر محسوس ہوتا اُس کی نازک کلائیوں کا لمس آژمیر کو پاگل کر رہا تھا۔۔۔۔

"میں اِس قدر خوش قسمت انسان ہو نگا۔۔۔۔میں نے کبھی نہیں سوچا تھا۔۔۔۔۔تم اِس دل میں کیا مقام رکھتی ہو۔۔۔شاید یہ کبھی میں لفظوں میں بیان نہ کر پاؤں۔۔۔۔مگر میری سنگت میں گزارا جانے والا زندگی کا ہر لمحہ تمہیں اُس کا احساس دلاتا رہے گا۔۔۔۔۔"

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

آژمیر اُس کی مدھم مدھم سی نرم گرم سانسیں اپنی گردن پر محسوس کرتا اب مزید اپنے جذبات پر کنٹرول نہیں رکھ پایا تھا۔۔۔

اُس کی زندگی اُس کی بانہوں میں دھڑک رہی تھی۔۔۔وہ کنٹرول رکھتا بھی کیوں۔۔۔۔

آژمیر نے ہاتھ بڑھا کر حاعفہ کے دوپٹے کی پنیں کھولتے۔۔۔اُسے بھاری بوجھ سے آزاد کر دیا تھا۔۔۔۔

حاعفہ اُس کی گرم سانسیں اور بڑھتی گستاخیوں پر جی جان سے لرز اُٹھی تھی۔۔۔مگر اُس سے دور ہونے کی غلطی نہیں کی تھی۔۔۔

"ویسے میں آج بھی اُس رات کی طرح ہی کچھ کرنے کا ارادہ رکھتا ہوں۔۔۔۔"

آژمیر اُس کی گردن سے نیکلس نکالتا۔۔۔اُس کی سختی سے دودھیا گردن پر بنے نشانات پر جھکا تھا۔۔۔اُس کے دہکتے لمس اور مونچھوں کی گہری چبھن پر حاعفہ خود میں سمٹی تھی۔۔۔۔

وہی آژمیر کے جملے پر اُس نے جھٹکے سے سر اُٹھا کر اُس کی جانب دیکھا تھا۔۔۔مطلب ابھی جو وہ ناراضگی جتلائی تھی وہ سب مذاق تھا۔۔۔

حاعفہ نے فوراً اپنی کلائیاں اُس کی گردن سے ہٹائی تھیں۔۔۔لیکن آژمیر کا مضبوط حصار نہیں توڑ پائی تھی۔۔۔

"مجھے چینج کرنا ہے۔۔۔۔"

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

حاعفہ جو کچھ دیر پہلے اُس کے آگے بہادری کی داستان رقم کر چکی تھی۔۔۔اب اُس کے نتائج دیکھ اُس کا گھبراہٹ کے مارے بُرا حال تھا۔۔۔

صاف ظاہر تھا۔۔ آژمیر آج اُسے کسی طرح بخشنے کے موڈ میں نہیں تھا۔۔۔

"اوکے وہ بھی کر لینا مگر پہلے مجھے میرے اُن تمام لمحوں کا حساب تو دے دو۔۔۔جو تمہاری جدائی میں تڑپتے گزرے ہیں میرے۔۔۔۔۔"

آژمیر کی بات پر حاعفہ نے لرزتی گھنیری پلکوں کی باڑ اُٹھاتے گھبرا کر اُسے دیکھا تھا۔۔۔۔بنا دوپٹے کے آژمیر کے سامنے کھڑا ہونا اُسے سر تا پا لال کر گیا تھا۔۔۔

کیونکہ نہ آج آژمیر کی گہری تپش زدہ شوخ نگاہیں قابو میں تھیں اور نہ ہی اُس کے گستاخیاں کرتے ہاتھ۔۔۔۔

"کک کیسا حساب۔۔۔۔۔؟؟؟"

حاعفہ کے سُرخ لپسٹک سے سجے ہونٹ کپکپائے تھے۔۔۔

اُس سے آژمیر کی جانب دیکھا محال ہوا تھا۔۔۔۔

"یہ اُس کے لیے جب تم نے اُس شام میری توجہ حاصل کرنے کے لیے اپنی پیشانی کو زخمی کر کے یہ زخم اپنی پیشانی پر سجایا تھا۔۔۔۔"

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

آژمیر نے اُس کی پیشانی کے مٹے مٹے نشان پر لب رکھتے حاعفہ کے ہوش اُڑا دیئے تھے۔۔۔ تو مطلب وہ اِس بات سے واقف تھا۔۔۔ کہ حاعفہ نے جان بوجھ کر خود کو زخمی کر کے اُسے اپنے قریب لانے کی کوشش کی تھی۔۔۔

حاعفہ کے گال شرم و خفت کے مارے تپ اُٹھے تھے۔۔۔ وہ اِس شخص کی سوچ تک کبھی نہیں پہنچ سکتی تھی۔۔۔

"آپ جانتے تھے۔۔۔۔۔؟؟؟"

حاعفہ شرمندگی کے مارے نگاہیں نہیں اُٹھا پائی تھی۔۔۔

"تمہارے بارے میں۔۔۔ میں اتنا بے خبر کبھی نہیں تھا جتنا تم مجھے سمجھتی رہی ہو۔۔۔۔۔"

آژمیر نے ہولے سے جھکتے اُس کی نتھ کھولتے سرخ ہوئی اُس کی ستواں ناک پر ہونٹ رکھتے اُس کی بولتی بند کر دی تھی۔۔۔

حاعفہ کا دل اِس بُری طرح سے دھڑک رہا تھا۔۔۔ کہ اُسے لگا ابھی پسلیاں توڑ کر باہر آ جائے گا۔۔۔

"یہ اُس دن کے لیے جب تم نکاح کے دن۔۔۔ مجھے کانٹوں پر لوٹتا چھوڑ کر مجھ سے دور چلی گئی تھی۔۔۔۔"

آژمیر نے اُس کے گلابی گال پر اپنا شدت بھرا لمس چھوڑتے اُن کی سُرخی مزید بڑھا دی تھی۔۔۔

حاعفہ کے آژمیر کی اِس جان لیوا قربت پر حواس صلب ہو چکے تھے۔۔۔ لیکن وہ اب ہمیشہ کے لیے اِنہیں محبت بھری پناہوں میں رہنا چاہتی تھی۔۔۔۔

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

آژمیر کو اُس کا یہ شرمایا لجایا انداز مزید بہکنے پر مجبور کر رہا تھا۔۔۔۔

"ابھی تو شروعات ہے میری جان۔۔۔۔ابھی سے یہ حال ہے۔۔۔۔تم اتنی نازک کیوں ہو۔۔۔کہ تمہیں سختی سے چھونے سے بھی ڈر لگتا ہے مجھے۔۔۔۔"

آژمیر کی بات پر حاعفہ کے لبوں پر ایک میٹھی سی شرمیلی مسکراہٹ بکھری تھی۔۔۔جسے آژمیر کا چین و قرار لوٹ لیا تھا۔۔۔۔وہ جھکا تھا اور اُس مسکان کو نہایت ہی محبت سے چن لیا تھا۔۔۔۔

حاعفہ اِس کے لیے بالکل بھی تیار نہیں تھی۔۔۔آژمیر کا گریبان مٹھیوں میں بھینچتے اُس نے اپنی پاگل ہوتی دھڑکنوں اور لرزتے کانپتے وجود کو سنبھالنے کی ناکام کوشش کی تھی۔۔۔۔

اُس کی مدھم ہوتی سانسوں اور سینے پر محسوس ہوتے اُس کے ہاتھوں کے لمس پر آژمیر دلکش مسکراہٹ اُس کی بکھری حالت پر ڈالتا پیچھے ہٹا تھا۔۔۔۔

"یہ حساب اُس رات کے لیے جب تم مجھے اِسی طرح ہوش سے بیگانہ کر کے چھوڑ گئی تھی۔۔۔۔"

آژمیر اُس کی غیر ہوتی حالت کو شوخ نگاہوں کے حصار میں لیے بولا تھا۔۔۔۔جو اُس سے بچنے کے لیے گہرے گہرے سانس لیتی اُسی کی پناہوں میں جا چھپی تھی۔۔۔

"مجھے آپ سے بات نہیں کرنی۔۔۔۔"

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

حاعفہ کافی دیر بعد بولنے کے قابل ہوئی تھی۔۔۔۔ آژمیر کو خفگی بھری نگاہوں سے گھورتے شکوہ کیا تھا۔۔۔

"میں بھی اب باتیں کرنے کے موڈ میں بالکل بھی نہیں ہوں۔۔۔۔"

آژمیر کو اُس کی اِس معصومیت بھری خفگی پر بھی پیار آیا تھا۔۔۔۔

"آپ خاموشی سے وہاں بیٹھ جائیں۔۔۔۔ مجھے اب چینج کرنا ہے۔۔۔۔"

حاعفہ نے اگلا حکم صادر کیا تھا۔۔۔

"تم مجھے آرڈر دے رہی ہو۔؟؟؟؟؟۔۔۔ مجھے آژمیر میران کو۔۔۔۔؟؟؟؟"

آژمیر نے اُس کے دور ہونے پر اُس کی کلائی تھام کر نرمی سے اُس کی کمر کے گرد موڑتے اُسے اپنے قریب کرتے اپنے مخصوص رعب بھرے انداز میں آنکھیں دکھائی تھیں۔۔۔

"جی ہاں۔۔۔۔ آپ شاید تھوڑی دیر پہلے کی جانے والی رسم بھول چکے ہیں۔۔۔۔ اب آگے کی لائف میں، میں ہی آپ پر حکم چلا سکتی ہوں آپ نہیں۔۔۔۔"

حاعفہ بھی دیدہ دلیری سے بولتی اُس کی آنکھوں میں دیکھ کر بولی تھی۔۔۔۔ آژمیر کی محبت نے اُسے اُس کے سامنے بولنا سیکھا دیا تھا۔۔۔

"مجھے عادت نہیں ہے کسی کی سننے کی۔۔۔ اور کافی غصہ بھی آتا ہے مجھے۔۔۔"

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

آژمیر نے اُسے اپنے بارے میں ایسے آگاہ کیا تھا جیسے وہ تو کچھ جانتی ہی نہ ہو اُسے کے بارے کے۔۔۔

"مگر میری سننے کی عادت ڈالنی پڑے گی۔۔۔۔ لیکن ہاں غصہ کرنے کی اجازت ہے آپ کو۔۔۔ کیونکہ۔۔۔۔۔"

حاعفہ نے اُس سے اپنی کلائی چھڑوانے کی کوشش کرتے جان بوجھ کر بات ادھوری چھوڑ دی تھی۔

"کیونکہ۔۔۔۔۔؟؟؟؟؟"

آژمیر کا دل حاعفہ کے ہر رُوپ کا دیوانہ ہو رہا تھا۔۔۔

"کیونکہ غصے میں کافی کیوٹ لگتے ہیں آپ۔۔۔۔۔"

حاعفہ اُس کی ٹھوڑی پر لب رکھ کر اُسے اپنے سحر میں اُلجھاتی آژمیر کی گرفت ڈھیلی پڑتے دیکھ اُس کے حصار سے نکل گئی تھی۔۔۔

جبکہ اُس کی اِس چلاکی پر آژمیر کا قہقہ بر آمد ہوا تھا۔۔۔۔۔ اُسے آج سے پہلے اپنے بارے میں ایسا جاننے کو کبھی نہیں ملا تھا۔۔۔ حاعفہ کے یہ دلفریب رُوپ اُسے نئے سرے سے حاعفہ کی محبت میں مبتلا کر رہے تھے۔۔۔

"اوہ تو میں تمہیں غصے میں کیوٹ لگتا ہوں۔۔۔؟؟؟؟"

حاعفہ کو اپنی جیولری اُتارتا دیکھ وہ سینے پر بازو باندھے اُس کی جانب بڑھا تھا۔۔۔

"آپ مجھے ڈسٹرب نہیں کریں گے۔۔۔۔۔"

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

حاعفہ اُسے خطرناک تیوروں سے اپنی جانب بڑھتا دیکھ ملتجی لہجے میں بولی تھی۔۔۔۔

"اور جو تم نے ابھی جملہ بول کر مجھے بُری طرح ڈسٹرب کر دیا ہے وہ۔۔۔۔"

آژمیر نے اُس کی کمر کے گرد بازو حمائل کر کے اُسے اپنے قریب کھینچ لیا تھا۔۔۔ حاعفہ سیدھی اُس کے سینے سے آن ٹکرائی تھی۔۔۔

"آژمیر آپ کو اِس بازو پر گولی لگی ہے۔۔۔۔"

حاعفہ کو اب خیال آیا تھا۔۔۔ کہ وہ کس قدر لاپرواہی برتتا اپنے بازو کو مسلسل حرکت دے رہا تھا۔۔۔

"تم نے مجھے کسی اور جانب دھیان دینے کے لائق چھوڑا ہے کیا۔۔۔۔؟؟"

اُس کے جوڑے کی آخری پن کھولتا وہ اُس کی گھنی سیاہ زلفوں کو آبشار کی طرح اُس کی نازک کمر پر بکھیرتے اُن میں چہرا چھپائے مخمور لہجے میں بولا تھا۔۔۔

"مگر آپ۔۔۔۔"

حاعفہ نے کچھ بولنا چاہا تھا۔۔۔ مگر آژمیر کی گرم سانسیں اپنی گردن پر محسوس کرتے اُس کی آواز حلق میں اٹک کر رہ گئی تھی۔۔۔

آژمیر اُس پر اپنی شدتیں نچھاوڑ کرتا بانہوں میں اُٹھاتا بیڈ کی جانب بڑھ گیا تھا۔۔۔

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

"آژمیر۔۔۔۔۔"

حاعفہ نے اُس کی بے پناہ محبت اور وار فتگی پر دوہری ہوتی اُس کے سینے میں پناہ ڈھونڈنی چاہی تھی۔۔۔ جس پر آژمیر اُسے اپنے مزید قریب کرتا نہایت ہی محبت اور چاہت سے اُسے خود میں سمیٹتا اپنی پیاسی تڑپتی بھٹکتی روح کو سیراب کرتا چلا گیا تھا۔۔۔

جدائی اور ہجر کی لمبی مسافتیں طے کرتے آج آخر کار اُن دو محبت کرنے والے کو وصل کی رات نصیب ہوئی تھی۔۔۔

آہستہ آہستہ بھیگی رات کٹتی اُن دونوں کو ہمیشہ کے لیے ایک کر گئی تھی۔۔۔

@@@@@@@@@@@

زوہان اپنے دوستوں کو رخصت کرتا اُس طرف آیا تھا۔۔۔ جہاں نفیسہ بیگم اور ثمن پہلے ہی اُس کی بیوی کو اُس کی خواب گاہ تک پہنچانے کا کام کر چکی تھیں۔۔۔

زوہان سرشار سا گہری سانس ہوا میں خارج کرتا روم کی جانب بڑھ گیا تھا۔۔۔ جہاں اُس کی عزیز از جان ہستی موجود تھی۔۔۔

زوہان نے بہت شدت سے اُسے پانے کی چاہت کی تھی۔۔۔ اور اُس کے رب نے آج اُسے اُس کی زندگی کی سب سے بڑی خوشی عطا کر دی تھی۔۔۔ وہ آج بے پناہ خوش تھا۔۔۔

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

زوہان نے جیسے ہی دروازہ کھولنے کے لیے ہینڈل گھمایا اُسے شدید جھٹکا لگا تھا۔۔۔دروازہ اندر سے لاک تھا۔۔۔

اور ایسی جرأت زنیشہ میران کے سوا کوئی نہیں کر سکتا تھا۔۔۔

زوہان کو اُسی کے کمرے سے باہر رکھنا صرف اُس کی یہ خونخوار جنگلی بلی ہی کر سکتی تھی۔۔۔

"زنیشہ دروازہ کھولو۔۔۔۔۔"

زوہان نے لہجے کو سخت رکھتے اُسے آواز لگائی تھی۔۔۔وہ جانتا تھا زنیشہ قریب ہی ہو گی۔۔۔

"نہیں کھولوں گی۔۔۔جائیں آپ اپنی ثمن کے پاس۔۔۔اب کیوں آئے ہیں یہاں۔۔۔اب بھی نہ آتے۔۔۔"

زنیشہ تڑخ کر بولی تھی۔۔۔وہ زوہان کی سخت سے سخت بات، اُس کا شدید غصہ۔۔۔سب کچھ برداشت کر سکتی تھی۔۔۔۔۔

مگر کسی لڑکی کا زوہان کے قریب بھٹکنا اُسے ایسے ہی غصے سے پاگل کر دیتا تھا۔۔۔

"تم دل سے کہہ رہی ہو.... چلا جاؤں میں اُس کے پاس۔۔۔"

زوہان دروازے سے کمر ٹکائے ہونٹوں پر شریر مسکراہٹ سجائے بولتا اُسے سر تا پا آگ میں جھلسا گیا تھا۔۔۔

"ہاں چلے جائیں۔۔۔۔"

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

زنیشہ آنکھوں میں نمی بھرے غصے سے چلائی تھی۔۔۔اُسے زوہان سے ایسے جواب کی توقع بالکل بھی نہیں تھی۔۔۔۔

"اوکے ڈارلنگ۔۔۔۔اپنا خیال رکھنا۔۔۔صبح ملاقات ہو گی۔۔۔"

زوہان کی آواز کے ساتھ ہی دور جاتی اُس کے بھاری قدموں کی چاپ زنیشہ کی سانسیں روک گئی تھی۔۔۔آنسو جھڑی کی صورت اُس کے گالوں پر بکھر گئے تھے۔۔۔

اُس نے جھٹکے سے دروازہ کھولتے باہر نکل کر دیکھا تھا۔۔۔۔وہ واقعی جا چکا تھا۔۔۔زنیشہ بھیگی آنکھیں لیے پلٹنے ہی والی تھی۔۔۔جب پیچھے سے دو مضبوط بانہوں نے اُس کے نازک وجود کو پھولوں کی طرح اُٹھاتے خود میں سمیٹ لیا تھا۔۔۔

زنیشہ کے منہ سے بے ساختہ چیخ بر آمد ہوئی تھی۔۔۔

لیکن زوہان کا چہرا دیکھتے ہی اُس کی آنکھوں کے بجھے دیپ جل اُٹھے تھے۔۔۔

وہ بھلا سوچ بھی کیسے سکتی تھی۔۔۔کہ زوہان اُسے چھوڑ کر کسی اور کے پاس جا سکتا تھا۔۔۔وہ صرف اُس کا تھا۔۔۔اُس سے بے وفائی کسی صورت نہیں کر سکتا تھا۔۔۔

زنیشہ کو اُسی طرح بانہوں میں اُٹھائے وہ روم میں داخل ہوتا۔۔۔۔دروازہ لاک کر گیا تھا۔۔۔

"نیچے اُتاریں مجھے۔۔۔۔بہت بُرے ہیں آپ۔۔۔"

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

زنیشہ اُس کے ہاتھوں ایک بار پھر پاگل بن جانے پر تپ کر بولی تھی۔۔۔اور اپنے آپ کو اُس کے حصار سے نکالنے کی کوشش کرنے لگی تھی۔۔۔

"اچھا اور جو تم نے ابھی کیا وہ بھلا کون کرتا ہے۔۔۔۔اپنے نئے نویلے بچارے معصوم دلہے کے ساتھ۔۔۔۔"

زوہان کو اُس کے ناراضگی سے پھولے گلابی گالوں پر ٹوٹ کر پیار آیا تھا۔۔۔

"معصوم۔۔۔۔۔؟؟؟؟ آپ نہ ہی معصوم ہیں اور نہ ہی بچارے۔۔۔۔۔بہت تیز ہیں آپ۔۔۔۔وہ چڑیل آپ کا پیچھا کب چھوڑے گی۔۔۔"

زنیشہ مسلسل اُس کا حصار توڑنے کی کوششوں میں تھی۔۔۔۔

مگر زوہان اُسے اُسی طرح بانہوں میں اُٹھائے صوفے پر آن بیٹھا تھا۔۔۔۔زنیشہ آرام سے اُس کی گود میں سما گئی تھی۔۔۔وہ جو کب سے اُس پر اپنے غصے کا اظہار کر رہی تھی۔۔۔

اچانک اُس کی اتنی قربت کا احساس ہوتے وہ دور کھسکی تھی۔۔۔مگر اب دیر ہو چکی تھی۔۔۔زوہان کی مضبوط گرفت نے اُسے اِس بات کی اجازت نہیں دی تھی۔۔۔

"میں بہت تھک گئی ہوں۔۔۔مجھے چینج کر کے آرام کرنا ہے ۔۔۔"

زنیشہ کی دھڑکنیں تیز ہوئی تھیں۔۔۔

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

"اور تمہیں ایسا کیوں لگتا کہ میں آج کی رات تمہاری ایک بھی سنوں گا۔۔۔۔۔"

زوہان نے جھک کر اُس کے گجرے کی مہک کو اپنی سانسوں میں اُتارتے کہا۔۔۔۔اُسے کے بے حد قریب آجانے پر زنیشہ کی حالت غیر ہوئی تھی۔۔۔۔۔

"مجھے آپ کا گھر دیکھنا ہے۔۔۔۔۔۔"

زنیشہ اُس کی توجہ خود پر سے ہٹانے کے لیے کچھ بھی بول رہی تھی۔۔۔۔

"رئیلی تم ابھی یہ گھر دیکھنا چاہتی ہو۔۔۔۔۔"

زوہان اُسے اپنے مزید قریب کرتا گھورتے ہوئے بولا تھا۔۔۔۔

"ہاں وہ میں۔۔۔۔۔"

زنیشہ کو سمجھ نہیں آئی تھی وہ کیا کرے۔۔۔۔زوہان کی بے باک نگاہیں اُسے ہوش بھلا رہی تھیں۔۔۔۔اپنے دونوں ہاتھوں کی اُنگلیوں کو آپس میں مڑورتے وہ کنفیوژ ہوتی زوہان کی وارفتگیوں پر سر تا پا لال ہوئی تھی۔۔۔

"دروازہ لاک کر کے تو بڑی شیرنی بن رہی تھی۔۔۔۔اب کیا ہوا؟؟؟ کہاں گئی ساری بہادری۔۔۔۔۔؟؟؟"

زنیشہ کا یہ شرمایا گھبرایا حسین رُوپ اُسے گستاخی پر اُکسا رہا تھا۔۔۔۔۔

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

اُس نے ہاتھ بڑھا کر زنیشہ کی ماتھا پٹی کو چھیڑا تھا۔۔۔زنیشہ اُس کے ہاتھوں کی بڑھتی چھیڑ خانیوں پر لال ہوتی اُس کی بات کا کوئی جواب نہ دے پائی تھی۔۔۔

"ثمن آپ کے اتنے کلوز کیوں ہیں۔۔۔۔؟؟؟؟"

زنیشہ کی سوئی ابھی بھی وہیں اٹکی دیکھ زوہان گہرا سانس بھر کر رہ گیا تھا۔۔۔

"وہ صرف میری دوست ہے۔۔۔اِس سے بڑھ کر کچھ نہیں۔۔۔اُس کا اور تمہارا کوئی مقابلہ نہیں۔۔۔بلکہ میری نظر میں تمہارا کسی بھی لڑکی سے کوئی مقابلہ نہیں ہے۔۔۔تم میرے دل میں بستی ہو۔۔۔جہاں پر آج تک کوئی اور رسائی حاصل نہیں کر پایا۔۔۔اور نہ آگے ایسا ممکن ہے۔۔۔تم مجھے عطا کیا گیا وہ انمول تحفہ ہو۔۔۔جسے پانے کے بعد میری یہ نامکمل ذات مکمل ہوتی معلوم ہو رہی ہے۔۔۔آج تک میں کسی کے آگے نہ جھکا ہوں۔۔۔نہ کسی کے آگے اپنی اذیت بیان کی ہے۔۔۔سوائے تمہارے۔۔۔کیونکہ تم ہی وہ واحد ہستی ہو۔۔۔جو صرف میرے لیے اُتاری گئی ہو۔۔۔میں یہ بھی جانتا ہوں کہ تمہاری زندگی میں، میں بہت بعد آتا ہوں۔۔۔ہمیشہ ہر جگہ فرسٹ پریفرینس رہنے والا۔۔۔میرا یہ محبت کا پجاری دل تمہارے معاملے میں اتنے پر بھی اکتفا کرنے کو تیار ہو گیا ہے۔۔۔تو سوچوں پھر کیا ہو تم ملک زوہان کے لیے۔۔۔۔"

زوہان نے اُس کے کانوں کی لوح کو چھوتے اُسے اُس کی حیثیت سے آگاہ کیا تھا۔۔۔جبکہ اُس کی آنکھوں میں ناچتی اذیت دیکھ زنیشہ کو اپنا دل کٹتا محسوس ہوا تھا۔۔۔

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

"آپ کو کس نے کہا میرے دل کے بارے میں کوئی بھی ججمنٹ دیں۔۔۔۔؟"

زنیشہ کے دل میں اُس کی ایک بات کھب کر رہ گئی تھی کہ ملک زوہان زنیشہ میران کی زندگی میں بہت بعد میں آتا تھا۔۔۔ وہ اُس کا حصار ڈھیلا پڑنے پر اُس کے اوپر سے اُٹھ گئی تھی۔۔۔ اُس کا یوں دور ہونا زوہان کا کس قدر ناگوار گزرا تھا۔۔۔ اُس کی آنکھوں میں اُبھرتا سرد پن واضح کر گیا تھا۔۔

"تو کیا محبت بھی نہیں ہے مجھ سے۔۔۔۔؟؟؟؟۔"

زوہان نے طنز کرتے سائیڈ دراز سے سیگریٹ نکالتے۔۔۔ سیگریٹ کے ساتھ ساتھ اُسے بھی اچھی طرح سلگھا دیا تھا۔۔۔۔

"محبت نہیں ہے۔۔۔اِسی لیے سب سے بغاوت کی تھی آپ سے شادی کرنے کے لیے۔۔۔۔"

زنیشہ کو زوہان کا اِس قدر بے اعتبار ہونا اور اُس کی آنکھوں میں ہلکورے لیتی اذیت تڑپا گئی تھی۔۔۔

"تم ابھی بھی بھول رہی ہو۔۔۔ مجھ سے شادی سے انکار کرنے والی تم ہی سب سے پہلی تھی۔۔۔۔۔"

زوہان اپنا ٹھکرایا جانا بھولا نہیں تھا۔۔۔زوہان اپنی جگہ سے اُٹھتا ہوتا اُس کے مقابل آن کھڑا ہوا تھا۔۔

"وہ کسی مصلحت کے تحت تھا۔۔ مگر اُس کا یہ مطلب نہیں کہ میں آپ سے محبت نہیں کرتی۔۔۔اور آپ میری فرسٹ پریفرینس نہیں۔۔۔۔"

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

زنیشہ اُس کی آنکھوں میں جھانکتے بولی۔۔۔۔

"تو کیا ہوں میں۔۔۔۔؟؟؟"

زوہان اُس کے منہ سے سننا چاہتا تھا۔۔۔۔

"میں جواب دوں گی۔۔۔ مگر پہلے اِسے ہٹائیں۔۔۔۔"

زنیشہ کا اشارہ سیگریٹ کی جانب تھا۔۔۔۔وہ جس طرح دھواں اپنے اندر لیتا پھر باہر نکالا رہا تھا۔۔۔زنیشہ اِس ہٹ دھرم شخص کے خود کو اذیت دیتے اِس انداز پر شدید تکلیف سے دوچار ہوتی بے بسی سے اُسے دیکھ کر رہ گئی تھی۔۔۔۔

"یہ میرا نشہ ہے۔۔۔میں نہیں چھوڑ سکتا اِسے۔۔۔اور ویسے بھی ایک نشہ چھوڑنا تب ہی آسان ہوتا ہے۔۔۔۔جب اُس سے کہیں زیادہ پاور فل ڈوز دی جائے۔۔۔۔اور ویسے بھی اِسے منہ سے ہٹا کر میں کیا کروں گا جب میری بیوی مجھے منہ لگانے کو تیار ہی نہیں ہے۔۔۔۔۔"

زوہان اُس کے ریڈ لپسٹک سے سجے ہونٹوں پر چوٹ کرتا اُس کو سر تا پا لال کر گیا تھا۔۔۔۔

"آپ کیا چاہتے ہیں۔۔۔۔؟؟؟"

اُس کے قریب آتے وہ اُس کی آنکھوں میں جھانکتے بولی۔۔۔۔

"مطلب تم ابھی تک جانتی ہی نہیں ہو کہ میں کیا چاہتا ہوں۔۔۔۔۔۔"

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

زوہان اُس کے سوال پر سوال کر رہا تھا۔۔۔

اُس کی بات پر زنیشہ بنا کچھ کہے آگے بڑھی تھی۔۔۔اُس کی شرٹ سینے سے مُٹھیوں میں جکڑے اُس کے بے حد قریب آئی تھی۔۔۔

آج تک ہمیشہ وہ اپنی محبت کا اظہار کرتا آیا تھا۔۔اُس کے قریب آنے کی کوششیں کرتا رہا تھا۔۔لیکن زنیشہ نے ہمیشہ اُس سے دور جانے کی کوشش ہی کی تھی۔۔۔کبھی اُس کی جانب خود سے قدم نہیں بڑھائے تھے۔۔

اُسے زوہان کا ایک ایک شکوہ حق بجانب لگا تھا۔۔۔

"آپ کیا ہیں میرے لیے آپ کبھی جان ہی نہیں سکتے۔۔۔زنیشہ میرا ان سانسیں لینا تو چھوڑ سکتی ہے۔۔۔مگر ملک زوہان کے بغیر جینا نہیں۔۔۔آپ شاید یہ بھول رہے ہیں کہ کسی اور سے شادی کرنے سے بہتر میں نے زہر کھانے کو ترجیح دی تھی۔۔۔

آپ کو ہمیشہ خود سے دور کرنے کی کوشش صرف اِس لیے تاکہ آپ اور لالہ آپس میں اُلجھ کر ایک دوسرے کو نقصان نہ پہنچا دیں۔۔۔آپ میری پہلی ترجیح ہیں۔۔۔"

زنیشہ ایک ہی سانس میں بولتی زوہان کو جیسے الگ ہی دنیا کا راہی بنا گئی تھی۔۔۔

کچھ دیر رُک کر اُس نے اپنے اُٹھائے جانے والے اگلے قدم کے لیے خود کو تیار کیا تھا۔۔۔

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

"آپ کو یہ نشہ چھوڑنا ہو گا۔۔۔کیونکہ اب اِس سے پاور فل نشہ آپ کے پاس ہے۔۔۔۔۔"

زنیشہ یہ کہتے ساتھ اُسی کے سہارے پنجوں کے بل اُوپر ہوتے اُس کے ہونٹوں سے سیگریٹ نکال کر دور پھینکتی۔۔۔اُس کے عنابی ہونٹوں پر اپنے نازک لبوں کا ہلکا سا لمس چھوڑتے پیچھے ہٹی ہی تھی۔۔۔جب زوہان اُس کی کمر میں بازو حمائل کرتا اُس کی ساری راہیں مسدود کر گیا تھا۔۔۔۔۔

وہ اُسے چند سیکنڈز کے لیے جس نشے سے روشناس کروانا چاہتی تھی۔۔۔زوہان پل بھر میں اُس کا شکار ہوتا زنیشہ کو خود میں اُلجھا گیا تھا۔۔۔زنیشہ کو اُس کی نازک کمر سے تھامے اُسے پوری طرح اُٹھائے زوہان خود کو سیراب کرتا چلا گیا تھا۔۔۔

زنیشہ اُس کی اِس قدر دیوانگی پر سہم کر رہ گئی تھی۔۔۔اُس نے زوہان کے کندھے کو مضبوطی سے جکڑ رکھا تھا۔۔۔زوہان کو اُس کی گہری سانس مزید مدہوش کر رہی تھی۔۔۔۔۔

آج پہلی بار تو وہ اُس کے قریب آئی تھی خود سے۔۔۔وہ اِس موقع سے بھرپور فائدہ اُٹھانے کے موڈ میں لگ رہا تھا۔۔۔

جب کافی دیر بعد جا کر زوہان نے اُس کی سانسوں کو آزادی بخشتے اُس کے لال چہرے اور بھیگی آنکھوں کی جانب دیکھا تھا۔۔۔

جو ایک نگاہ اُسے گھورتی۔۔۔مگر اگلے ہی لمحے اُس کی بے باک نگاہوں پر چہرا اُس کے سینے میں چھپا گئی تھی۔۔۔

"تھینکس اِس میٹھے نشے کا عادی بنانے کے لیے۔۔۔۔"

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

زوہان کی بے باک سرگوشی زنیشہ کو خود میں سمٹنے پر مجبور کر گئی تھی۔۔۔۔

زوہان نے اُس کے چہرے پر تھکن کے آثار دیکھتے ہاتھ بڑھا کر اُس کے کے دوپٹے کی پنز نکالتے اُس کا بوجھ ہلکا کرنا چاہا تھا۔۔۔۔

"میں کرلوں گی۔۔۔۔"

زنیشہ نے بنا اُس کی شوخ نگاہوں کی جانب دیکھتے کہا تھا۔۔۔

"آر یو شیور۔۔۔۔"

زوہان نے اُس کے نیکلیس کو چھوتے پوچھا تھا۔۔۔

یہ نازک سی لڑکی اپنی ہمت سے کہیں بڑی حرکت کر کے اُس کے سارے شکوے دور کر گئی تھی۔۔۔۔

زنیشہ نے اثبات میں سر ہلاتے ڈریسنگ ٹیبل کی جانب قدم بڑھائے۔۔۔۔

زوہان اُسی سمت چہرا کرتے بڑے سکون سے صوفے پر براجمان ہوا تھا۔۔۔۔

زنیشہ بنا دیکھے بھی اُس کی نگاہوں کی تپش خود پر محسوس کرتی حد سے زیادہ نروس ہو رہی تھی۔۔۔اُس زوہان کے خیال سے ہی ابھی تک وہ بھاری دوپٹہ اپنے کندھے پر ڈال رکھا تھا۔۔۔۔

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

اور ساتھ ساتھ اپنا نیکلیس کی ڈوری کھولنے میں مصروف تھی۔۔۔جو اُس کے ہاتھوں کی کپکپاہٹ کی وجہ سے کھل ہی نہیں رہی تھی۔۔۔

"کیا میں کوئی مدد کر سکتا ہوں۔۔۔؟"

زوہان کب سے اُسے ڈوری سے اُلجھتا دیکھ اپنی جگہ سے اُٹھا تھا۔۔۔

"نہیں۔۔۔۔"

اُسے اپنی جانب آتا دیکھ زنیشہ نے صاف انکار کیا تھا۔۔۔مگر وہ زوہان ہی کیا جو کسی کی اتنی آسانی سے سن لے۔۔۔۔

زنیشہ اُلٹے قدموں دور ہوئی تھی۔۔۔جب زوہان نے قریب آتے ایک ہی جست میں اُس کی نازک کلائی کو جکڑتے اُسے اپنے سامنے کھڑا کیا تھا۔۔۔۔

جس کی وجہ سے سامنے مرر میں دونوں کا نمایاں ہوتا عکس زنیشہ کے چہرے پر گھبراہٹ کے ساتھ ساتھ مسکراہٹ بھی بکھیر گیا تھا۔۔۔۔

"تم آج اتنی حسن لگ رہی ہو۔۔۔کہ دل چاہ رہا ہے ایک پل کے لیے بھی تمہیں اپنے سینے سے جدا نہ کروں۔۔۔ہمیشہ سے میں تمہارے اِس قیامت خیز حُسن سے گھائل ہوتا آیا ہوں۔۔۔پہلے تو ہمیشہ اپنے بہک جانے کے خوف سے اِس حُسن کو خراج نہیں بخش سکا۔۔۔۔لیکن آج میں ہر حد بندی توڑ کر تمہیں بتانا چاہتا ہوں۔۔۔کہ تم کس قدر قیمتی ہو

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

میرے لیے۔۔۔میری نس نس میں نشہ بن کر اُتر چکی ہو۔۔۔جس میں اب ساری زندگی گزار دینے کی خواہش رکھتا ہوں میں۔۔۔۔۔۔"

زوہان اُس کے کانوں میں رس گھولتا اُس کے نیکلس کو۔۔۔نازک گردن سے جدا کر گیا تھا۔۔۔جو پوری طرح لال ہو چکی تھی۔۔۔۔

زوہان جھکا تھا اور اُس پر اپنے ہونٹوں کا لمس چھوڑتا زنیشہ کو بوکھلا کر رکھ گیا تھا۔۔۔زوہان کے اِس جارحانہ عمل پر زنیشہ کی سانسیں منتشر ہوئی تھیں۔۔۔۔

لیکن اِس بار زنیشہ نے اُس سے دور جانے کی غلطی نہیں کی تھی۔۔۔۔۔

"مجھے میری منہ دیکھائی چاہیے۔۔۔۔"

زنیشہ کو اُس کا دھیان بھٹکانے کے لیے اِس سے بہتر جواز کوئی نہیں ملا تھا۔۔۔کیونکہ وہ جانتی تھی زوہان کو اِن سب رسموں کا نہ کچھ آئیڈیا تھا اور نہ خاص انٹرسٹ۔۔۔۔۔

لیکن اُس کا منہ حیرت سے اُس وقت کھلا تھا جب زوہان اپنی پاکٹ سے دو انتہائی بیش قیمت پائل نکالتا اُس کے قدموں کے قریب جھکا تھا۔۔۔۔

زنیشہ سکتے میں آتی اُس کی کاروائی دیکھ رہی تھی۔۔۔۔

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

جو اُس کے نازک پیر کو اپنے گھٹنے پر رکھ گیا تھا۔۔۔اُس کے گلابی ملائم پیروں کی نرماہٹیں محسوس کرتے اُس نے باری باری اُن میں نازک سی پائلیں پہنا دی تھیں۔۔۔۔

زنیشہ اُس کے اتنے محبت بھرے انداز پر اُس کی اسیر ہوئی تھی۔۔۔ملک زوہان کی دشمنی کی شدت تو سب نے دیکھی تھی۔۔۔ مگر اُس کی محبت کی شدتیں دیکھنا صرف زنیشہ کو نصیب ہو رہی تھیں۔۔۔۔

اِس وقت اُسے اپنا آپ ہواؤں میں اُڑتا محسوس ہوا تھا۔۔۔

وہ جھکی تھی اور بنا زبان سے کوئی لفظ ادا کیے اُس نے زوہان کی چوڑی پیشانی پر اپنے لب رکھ دیئے تھے۔۔۔

اِس نرم گرم لمس نے زوہان کو اندر تک سرشار کر دیا تھا۔۔۔

"میں اپنی رسم پوری کر چکا ہوں۔۔۔اب تمہاری باری ہے۔۔۔۔"

زوہان اپنی جگہ سے اُٹھتا اُسے سر تا پا گہری نظروں سے دیکھتا خوفزدہ کر گیا تھا۔۔۔

"میرے پاس کوئی گفٹ نہیں ہے۔۔۔۔"

زنیشہ نے اُس کے تیوروں سے گھبرا کر پیچھے ہٹتے نفی میں سر ہلایا تھا۔۔۔

"تمہارے پاس سب کچھ ہے۔۔۔۔"

زوہان کو اُس کے چہرے پر چھائے قوس و قزاح کے رنگ بہکنے پر مجبور کر رہے تھے۔۔۔۔

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

"مجھے چھوڑ کر تو نہیں جاؤ گی نا۔۔۔۔؟؟؟."

زوہان اُس کو اُلٹے قدموں پیچھے جاتے دیکھ دیوانہ وار نگاہوں سے اُس کے سہانے روپ کو آنکھوں میں بسائے بولا تھا۔۔

"کبھی نہیں۔۔۔۔۔۔"

زنیشہ کے لب بمشکل ہلے تھے۔۔۔۔

"میں چاہے جتنا بھی بُرا بن گیا تب بھی۔۔۔۔؟؟؟"

زوہان آنے والے وقت سے آگاہ تھا۔۔۔

"آپ کو سدھاروں گی۔۔۔۔ مگر چھوڑ کر کبھی نہیں جاؤں گی۔۔۔۔۔"

زنیشہ آج اُسے اپنے سارے اقرار سونپ دینا چاہتی تھی۔۔۔۔وہ اِس مشکل ترین شخص کو پیار سے ٹھیک کرنا چاہتی تھی.

"اور اگر نہ سُدھرا تو۔۔۔۔"

زوہان نے اُس کا دوپٹے کا پلو کھینچا تھا۔۔۔۔اُسے بھاری بھر کم دوپٹے کے بوجھ کو وہ پہلے ہی بہت مشکل سے اُٹھائے ہوئے تھی۔۔۔۔اُس کے زرا سے جھٹکے پر وہ زنیشہ کے نازک وجود سے جدا ہوا تھا۔۔۔۔

پر دہ ہٹ جانے پر اُس کے نازک وجود کی رعنائیاں زوہان کو مزید بہکا گئی تھیں۔۔۔۔

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

"تو آپ کو اتنا پیار دوں گی۔۔۔ کہ آپ میری بات ماننے پر مجبور ہو جائیں گے۔۔۔۔"

زنیشہ اُس کی بے باک نگاہوں کے وار سہتی شرم سے دوہری ہوئی تھی۔۔۔۔

"تو پھر کیا خیال ہے۔۔۔۔ اُس پیار کی شروعات آج اور ابھی سے ہی نہیں کر دینی چاہیے۔۔۔۔۔"

زوہان کی آنکھوں کا بدلتا رنگ دیکھ وہ چند قدم پیچھے ہٹی تھی۔۔۔۔ جب بے دھیانی میں اُس کا پیر لہنگے میں اُلجھا تھا۔۔۔۔

مگر اُس کے گرنے سے پہلے ہی زوہان نے اُسے اپنی بانہوں میں سمیٹ لیا تھا۔۔۔۔۔

"مجھ سے فرار نا ممکن ہے۔۔۔ چاہے جتنا بھی بھاگ لو۔۔۔ لوٹ کر اِنہیں پناہوں میں آنا ہے تمہیں۔۔۔۔۔"

زنیشہ کو بانہوں میں بھرتا وہ بیڈ کی جانب بڑھا تھا۔۔۔۔

"زوہان مجھے۔۔۔۔۔"

زنیشہ نے کچھ بولنا چاہا تھا۔۔۔ مگر زوہان اُس کا سر تکیے پر ٹکاتا اُس کے چہرے پر اپنی محبت کے پھول کھلاتا اُس کی جان نکلا گیا تھا۔۔۔۔

زنیشہ نے اُس کا کالر سختی سے مُٹھیوں میں جکڑ رکھا تھا۔۔۔۔

"آئی کانٹ لوود آؤٹ یو۔۔۔۔۔"

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

زوہان نے اُس کے کان پر جھک کر سرگوشی کرتے۔۔۔اُس کے کانوں کی لوح چوم لی تھی۔۔۔

"کیا تم پوری دنیا سے کنارہ کشی اختیار کرو گی میری خاطر۔۔۔؟؟؟صرف میرا بن کر رہنے کے لیے؟؟؟"

زوہان اُس پر اپنی شدتیں اور محبتیں اُنڈیلتا اُس کے تن من میں صرف اپنی چھاپ چھوڑ جانا چاہتا تھا۔۔۔

زنیشہ اُس کے لمس میں بڑھتی دیوانگی دیکھ کانپ کر رہ گئی تھی۔۔۔

ایک دنیا اِس انسان کے خلاف تھی مگر اُسے قطعاً پرواہ نہیں تھی۔۔۔اُسے تو بس اپنی بانہوں میں پناہ گزیں صرف اِس ایک لڑکی سے غرض تھی۔۔۔

اُس کی محبت کے معاملے میں وہ خود غرض ہو جانا چاہتا تھا۔۔۔

زوہان کی بات کے جواب میں زنیشہ نے بمشکل اثبات میں سر ہلایا تھا۔۔۔

"میں ہمیشہ سے آپ ہی کی تھی۔۔۔۔"

زنیشہ نے اُس کی شدتوں سے گھبرا کر اُس کے سینے میں پناہ ڈھونڈتے نہایت ہی مدھم سرگوشی کی تھی۔۔۔

لیکن یہ جان لیوا سرگوشی زوہان کے کانوں سے ٹکراتی اُس کے جذبات میں مزید طغیانی برپا کر گئی تھی۔۔۔

"زوہان۔۔۔۔"

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

وہ اُس کی گردن پر جھکا ہی تھا۔۔۔جب زنیشہ کی کمزور سی خوف سے کانپتی آواز نے اُسے اُس کے سُرخی مائل اُس کی قربت سے دہکتے چہرے کی جانب دیکھنے پر مجبور کر دیا تھا۔۔۔۔

"کیا ہوا زندگی۔۔۔۔۔؟؟؟"

زوہان نے اُن کی ٹھوڑی پر لب رکھتے اُس کا چہرا اپنے بے حد قریب کیا تھا۔۔۔۔

"مجھے ڈر لگ رہا ہے۔۔۔۔"

زنیشہ اُس کی والہانہ نگاہوں کی جانب دیکھنے سے اجتناب برت رہی تھی۔۔۔۔

"کس سے۔۔۔۔۔"

زوہان نے جھک کر اُس کے گلابی نرم و ملائم گال پر پانے ہونٹوں کا شدت بھرا لمس چھوڑتے اُس کی جان مزید مشکل میں ڈالی تھی۔۔۔۔

"آپ سے۔۔۔۔۔"

زنیشہ کی آواز کانپ اُٹھی تھی۔۔۔۔۔

جبکہ اُس کی بات پر زوہان کا بے ساختہ قہقہ بر آمد ہوا تھا۔۔۔۔جس پر زنیشہ نے اپنا مذاق اُڑانے پر اُسے گھورا تھا۔۔۔۔ لیکن اُس کے خوبرو دلکش نقوش سے پھر نظریں نہیں ہٹا پائی تھی۔۔۔

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

کوئی مرد ہنستے ہوئے بھلا اتنا خوبصورت اور پیارا بھی لگ سکتا تھا۔۔۔۔۔زنیشہ یک ٹک اُسے دیکھے گئی تھی۔۔۔۔

"آج تو تمہیں مجھ سے ڈرنا بھی چاہیے۔۔۔۔۔کیونکہ آج میں تمہاری ایک نہیں سننے والا۔۔۔۔۔"

زوہان اُس کو اپنی جانب مبہوت ہو کر دیکھتا پا کر اُس کے لال ہوتے ناک کو چھو گیا تھا۔۔۔۔

"پہلے جیسے میری ہر بات مانتے ہیں نا"....

زنیشہ نے اُسے یاد دلانا چاہا تھا کہ وہ اُس کی کوئی بات نہیں سنتا تھا۔۔۔۔

"تم نے کبھی پیار سے منوانے کی کوشش ہی نہیں کی۔۔۔۔"

زوہان اُس کے بالوں کا جوڑا کھولتے اُن میں چہرا چھپاتے بولا۔۔۔۔

زنیشہ کا پورا وجود ہولے ہولے لرز رہا تھا۔۔۔جسے محسوس کرتے زوہان اُسے پوری طرح خود میں سمیٹنے لگا تھا۔۔۔

"تو اگر پیار سے منایا تو مان جائیں گے۔۔۔۔۔؟؟؟"

زنیشہ جان بوجھ کر بات کو طویل کر رہی تھی۔۔۔

مگر وہ اپنی اِن معصوم ہوشیاریوں میں ملک زوہان میران کو نہیں اُلجھا پائی تھی۔۔۔۔

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

"میری اتنی مجال کہ نہ مانوں۔۔۔۔۔جانِ من سب مانوں گا مگر اِس وقت جو تم کرنے کی کوشش کر رہی ہو۔۔۔وہ نہیں ہونے دوں گا۔۔۔۔۔"

زوہان اُسے دور کھسکتے دیکھ اُس کی چوری پکڑ چکا تھا۔۔۔ایک ہی جھٹکے میں زنیشہ کو اپنی جانب کھینچتے وہ اُس پر حملہ آور ہوا تھا۔۔اور اُس کے نازک وجود کو پوری طرح اپنے مضبوط چوڑے وجود کے پیچھے چھپا گیا تھا۔۔۔

اُس کے جارحانہ انداز پر زنیشہ کھکھلا اُٹھی تھی۔۔۔اُس کی ہنسی کی جلترنگ میں کھوتا زوہان اُسے پوری طرح اپنے آپ میں اُلجھا گیا تھا۔۔۔۔

زنیشہ کے چہرے پر خوشی اور آسودگی کے رنگ دیکھ زوہان کا دل بھی سکون سے بھر گیا تھا۔۔۔۔

اِس پھولوں سی لڑکی نے آج اُس کی زندگی میں داخل ہو کر۔۔۔اُس کی بے چین کب سے تڑپتی بھٹکتی روح کو قرار بخش دیا تھا۔۔۔

باہر ہر شے برف کی پھوار سے ڈھکی جا چکی تھی۔۔۔لیکن آج کی رات زوہان میران کی زندگی میں اُجالا بن کر اُتری تھی۔۔۔اُسے اُس کی سب سے قیمتی شے سونپ گئی تھی۔۔۔۔

زنیشہ کی خود سپردگی پر زوہان اُسے محبت پاش نگاہوں سے دیکھتا اپنے اندر سمیٹ گیا تھا۔۔۔

@@@@@@@@@

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

منہاج ماورا کے روم کا دروازہ دھکیلتا اندر داخل ہوتے پلٹ کر لاک چڑھا گیا تھا۔۔۔اِس لڑکی کی لاپرواہی پر اُسے جی بھر کر غصہ آیا تھا۔۔۔

مگر کمرے میں قدم رکھتے اُسے لگا تھا وہ کسی فریزر میں آن گھسا ہو۔۔۔میران پیلس کے ہر کونے پر ہیٹر آن تھے۔۔۔کوریڈور بھی انتہائی گرم تھے۔۔۔

مگر ماورا کے کمرے میں تو لگتا تھا برف جمی ہو۔۔۔

منہاج نے فکر مندی سے ارد گرد نظریں دوڑائی تھیں۔۔۔جب وہ اُسے بیڈ پر سکڑی سمٹی پڑی نظر آئی تھی۔۔۔

منہاج ایک لمحے کی بھی دیر کیے بنا اُس کی جانب بڑھا تھا۔۔اور اُس کے برف ہوئے وجود کو اپنی پناہوں میں لیتے۔۔۔۔اُس کا چہرا تھپتھپایا تھا۔۔۔

"ماورا آنکھیں کھولو۔۔۔ماورا۔۔۔؟؟؟"

منہاج اُسے آنکھیں نہ کھولتے دیکھ بے چین ہوا تھا۔۔۔وہ خود بھی ڈاکٹر تھا سمجھ گیا تھا اُسے اِس وقت حرارت کی ضرورت تھی۔۔۔شدید ٹھنڈ کے باعث بے ہوش ہو چکی تھی۔۔۔اُسے بیڈ پر لٹا کر۔۔۔سر احتیاط سے تکیے پر ٹکاتے منہاج نے کمفرٹر اُس پر اوڑھا دیا تھا۔۔۔

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

کھڑکی بند کر کے پردے برابر کرتے اُس نے ہیٹر آن کر دیا تھا۔۔۔اور واپس اُس کی جانب بڑھا تھا۔۔جس کے ہونٹ بالکل نیلے ہو چکے تھے۔۔۔۔

منہاج اُسے کے برابر میں لیٹتا اُسے اپنے قریب کھینچتا۔۔۔اپنے وجود کی حرارت بخشنے لگا تھا۔۔۔خود پر اوڑھی گرم شال بھی اُس نے ماورا کے گرد اوڑھ دی تھی۔۔۔اُس کے نازک سفید پڑتے ہاتھوں کو مسلتے منہاج اُسے خود میں بھینچ گیا تھا۔۔۔۔

جب اُس کی نظر ماورا کی باریک نائٹی پر پڑی تھی۔۔۔بمشکل اُس کے ہوش رُبا حُسن سے نظریں چراتے منہاج اُٹھا تھا اور الماری سے اُس کے لیے گرم سی ٹی شرٹ نکال لایا تھا۔۔۔اتنی ٹھنڈ میں اِس قدر باریک نائٹی پہننے کا کام اِس لڑکی کے سوا کوئی نہیں کر سکتا تھا۔۔۔

اُس نے دوبارہ اُس کے قریب نیم دراز ہوتے اُسے وہ ٹی شرٹ پہنا دی تھی۔۔۔۔یہ سب کرتے وہ اُس کے بے پناہ قریب تھا۔۔اُس کے وجود کی رعنائیوں سے اُس نے کیسے نظریں چرائی تھیں۔۔۔یہ وہی جانتا تھا۔۔۔

منہاج کی بھرپور کوششوں کے بعد جا کر بلا آخر ماورا کی ٹھنڈ کم ہونے لگی تھی۔۔۔

منہاج نے اُس کو نارمل ہوتے دیکھ جھک کر اُس کی پیشانی چوم لی تھی۔۔۔اِس لڑکی نے کچھ دیر کے لیے اُس کی جان اٹکا کر رکھ دی تھی۔۔۔

اُس کے لمس پر نیند میں بھی کسمساتی وہ منہاج کے گرد اپنا بازو حمائل کرتی اپنا چہرا اُس کے سینے میں چھپا گئی تھی۔۔۔۔

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

منہاج جو کب سے خود پر ضبط کیے بیٹھا تھا اُس کی یہ بے خودی میں سرزد کی جانے والی حرکتیں منہاج کے جذبات بھڑکا گئی تھیں۔۔۔۔

"میرے ساتھ بہت غلط کیا تم نے۔۔۔۔۔بہت بڑی سزا دوں گا اِس کے لیے۔۔۔۔"

منہاج کروٹ کے بل اُس پر جھکتا اُس کے کان میں سرگوشی کرتے بولا تھا۔۔۔۔

ماورا جس کے حواس اب پوری طرح سے بیدار ہو رہے تھے۔۔۔۔خود پر کسی کو پوری طرح حاوی دیکھ وہ جی جان سے لرز اُٹھی تھی۔۔۔۔مگر منہاج کی سرگوشی اُسے بند آنکھوں کے ساتھ مسکرانے پر مجبور کر گئی تھی۔۔۔۔

جب منہاج کی اگلی حرکت اُس کی آنکھیں کھولنے کے ساتھ ساتھ۔۔۔۔اُس کے چودہ طبق روشن کر گئی تھی۔۔۔۔

کیونکہ منہاج اُس کی گردن پر چھوڑے گئے اپنے نشان پر دوبارہ لب رکھ چکا تھا۔۔۔۔

ماورا کو اپنی سانسیں رکھتی محسوس ہوئی تھیں۔۔۔۔

اُس نے منہاج کو دور کرنا چاہا تھا جس پر وہ اُس کی دونوں کلائیاں گرفت میں لیتا تکیے کے ساتھ لگا گیا تھا۔۔۔۔۔

"منہاج۔۔۔۔۔"

وہ تڑپی تھی۔۔۔۔

منہاج کی بڑھی شیو کی چبھن اُس کی سانسیں بکھیر گئی تھیں۔۔۔۔

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

اُس کے وجود میں ہوتی لرزش محسوس کرتے منہاج اُس سے دور ہوا تھا۔۔۔اِس سے پہلے کہ وہ اُس کے پاس سے اُٹھتا ماورا اُس کا کالر اپنی مُٹھی میں جکڑتی اُسے اپنے قریب ہونے پر مجبور کر گئی تھی۔۔۔۔

"آپ مجھ سے دور نہیں جا سکتے۔۔۔۔"

ماورا کی آواز بھیگی تھی۔۔۔۔پورا کمرہ اندھیرے میں ڈوبا ہوا تھا۔۔۔۔وہ اب بھی اُس کا چہرا نہیں دیکھ پائی تھی۔۔۔۔لیکن منہاج کی کی جانے والی سرگوشیاں اُسے اُس کے ہونے کا یقین دلا گئی تھیں۔۔۔۔

"کیوں ایسا کرنے کا حق صرف تمہارا ہی ہے۔۔۔۔؟؟؟"

منہاج اُس کی شہہ رگ پر اُنگلی پھیرتا سرد لہجے میں بولتا اُس کو خوفزدہ کر گیا تھا۔۔۔۔

"میں نے جان بوجھ کر کچھ نہیں کیا۔۔۔۔"

ماورا کی آنکھیں سے آنسو لڑھکا تھا۔۔۔۔

"مگر میں اب جو کروں گا۔۔۔۔وہ جان بوجھ کر ہی ہو گا۔۔۔۔اور تمہارے لیے میرے جنون کو سہہ پانا مشکل ہو جائے گا۔۔۔۔"

منہاج اُس کے بال ہٹاتا اُس کے کندھے پر جھکا تھا۔۔۔۔

اور اپنے جارحانہ عمل سے ماورا کو کسمسانے پر مجبور کر گیا تھا۔۔۔۔

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

ماورا کی گرفت اُس کے کالر پر مضبوط ہوئی تھی۔۔۔۔

وہ شدید غصے میں تھا جس کا اندازہ ماورا اُس کے لمس سے لگا پا رہی تھی۔۔۔۔

اُسے اِس وقت مزید چھیڑنے کی ہمت نہیں تھی ماورا میں۔۔۔۔

اُس نے منہاج کا کالر اپنی مُٹھی سے آزاد کر دیا تھا۔۔۔۔وہ سر تا پا لرز رہی تھی۔۔۔۔منہاج نے کچھ ہی دیر میں اُس پر اپنی قربت کا رنگ چڑھا دیا تھا۔۔۔۔۔

"تیار رہنا۔۔۔۔میرا جنون اور انتقام سہنے کے لیے۔۔۔۔"

اُس کے بالوں میں ہاتھ پھنسا کر اُس کا چہرا اپنے چہرے کے بے پناہ قریب کرتے، اُس کی نرماہٹوں اور حدتوں کو محسوس کرتا۔۔۔۔ایک بات پھر اُس کی جان نکال گیا تھا۔۔۔۔۔۔

منہاج جا چکا تھا مگر کتنی ہی دیر ماورا خود کو سنبھال نہیں پائی تھی۔۔۔۔اُس کے دھکتے گال گزرے لمحوں کی داستان سنا رہے تھے۔۔۔۔۔

اپنی بے قابو ہوتی دھڑکنوں کا شمار لگاتے نجانے کب اُس کی آنکھ لگی تھی۔۔۔۔وہ جان نہیں پائی تھی۔۔۔۔۔سوتے وقت بھی ایک میٹھی سی مسکان اُس کے لبوں کا احاطہ کیے ہوئے تھی۔۔۔۔۔

@@@@@@@@@@

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

زوہان نے آنکھیں کھولتے ہی اپنی خواہش کے عین مطابق زنیشہ کے حسین ترین چہرے کو اپنے سب سے قریب پایا تھا۔۔۔اُس کے سینے سے لگی وہ پوری طرح اُس کے وجود میں چھپی ہوئی تھی۔۔۔

اُس کے چہرے پر دبی دبی مسکراہٹ زوہان کو دنیا کا سب سے دلفریب اور اچھوتا منظر لگا تھا۔۔۔وہ جھکا تھا اور اُس کے لبوں کی دلکش مسکان کو نہایت ہی نرمی سے چھو گیا تھا۔۔۔زنیشہ ہولے سے کسمسائی تھی۔۔۔

مگر اُس کے سینے پر نازک بازو ٹکائے مزید اُسی کے اندر سمٹی تھی۔۔۔

زوہان اُس کی اِس ادا پر جیسے نہال ہوا تھا۔۔نیند میں بھی وہ اُسے ہی ڈھونڈ رہی تھی۔۔۔

زوہان یہی تو چاہتا تھا وہ سوتے جاگتے۔۔۔پورے ہوش و حواس میں یا حواس سے بیگانہ ہو کر۔۔۔صرف اور صرف اُسے ہی ڈھونڈے۔۔۔۔

"تھینکیو سو مچ جانِ زوہان۔۔۔میری بنجر اور ویران زندگی میں خوشیوں کے رنگ بھرنے کے لیے۔۔۔"

زوہان اُس کی پیشانی پر لب رکھتا اُس کے ساتھ گزرے اپنی زندگی کے حسین ترین لمحوں کا تصور ذہن میں لاتا سرشار ہوا تھا۔۔۔۔

وہ نجانے کب تک ایسے ہی اُس کی حسین وجود کی نشیب فرازی میں کھویا رہتا۔۔جب موبائل پر ہوئی ہلکی سی بپ پر اُس کی توجہ بٹی تھی۔۔۔

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

زنیشہ کو اُسی طرح اپنے ساتھ لگائے زوہان نے ہاتھ بڑھا کر موبائل اُٹھایا تھا۔۔۔ مگر موبائل کے اُوپر جگمگاتی تاریخ اُس کا سارا فسوں ختم کرتی۔۔۔ اُس کے چہرے پر ایک بار پھر سے اذیت رقم کر گئی تھی۔۔۔۔

زوہان کی آنکھیں لہو رنگ ہوئی تھیں۔۔۔

دس سال پہلے آج ہی کہ دن وہ بھیانک واقعہ پیش آیا تھا اُس کی زندگی میں۔۔۔ جب انتہائی بے دردی سے اُس سے اُس کی ماں کا چھین لیا گیا تھا۔۔۔ جس کے قصوروار تھے میران پیلس کے مکین ۔۔۔۔۔

زوہان کوشش کے باوجود وہ واقع آج تک اپنے زہن کے پردے سے نہیں ہٹا پایا تھا۔۔۔

ہمیشہ سے سال کا یہ دن اُس کی زندگی کا سب سے تاریک دن رہا تھا۔۔۔۔ لیکن وہ اپنے ساتھ ساتھ زنیشہ کو اِس تاریکی کا حصہ نہیں بنانا چاہتا تھا۔۔۔

وہ بہت خوش تھی۔۔۔ زوہان اُس کی خوشی خراب نہیں کرنا چاہتا تھا۔۔۔

وہ فیصلہ کر چکا تھا اب اُسے کیا کرنا ہے۔۔۔۔ بہت بھاری دل کے ساتھ زنیشہ کو خود سے دور کرتا۔۔۔

اُس کا سر نہایت احتیاط سے تکیے پر رکھتا، اُس کے دلنشین چہرے کے ایک ایک نقش کو ہونٹوں سے چھوتا وہ اُس کے پاس سے اُٹھ گیا تھا۔۔۔۔

@@@@@@@@@@

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

حاعفہ نے کسمساتے آنکھیں کھولی تھیں۔۔۔اُسے ہمیشہ تہجد کے ٹائم اُٹھنے کی عادت تھی۔۔۔اِس وقت بھی روم میں پھیلی نیم تاریکی پر وہ یہی ٹائم سمجھی تھی۔۔۔

پوری طرح نیند سے بیدار ہوتے گردن پر دہکتے کوئلوں سی تپش محسوس ہوئی تھی اُسے۔۔۔۔

جب خود کو آژمیر میران کی مضبوط پناہوں میں محسوس کرتی رات کا ایک ایک لمحہ زہن میں تازہ ہوتا اُس کو شرم سے لال کر گیا تھا۔۔۔ آژمیر نے اُس پر اپنی والہانہ چاہت۔۔۔اور محبت بھری شدتیں دل کھول کر نچھاور کرتے اُسے اپنے ہونے پر نازاں کر دیا تھا۔۔۔

آژمیر نے جس احتیاط اور نرمی سے اُسے چھوا تھا حاعفہ کو یوں محسوس ہوا تھا کہ جیسے وہ کوئی موم کی گڑیا ہو۔۔۔اور زرا سی سختی پر پگھل جانے کا ڈر ہو۔۔۔

اِس وقت بھی اُسے اپنے مضبوط حصار میں قید کیے۔۔۔چہرا اُس سیاہ زلفوں میں چھپائے گہری نیند میں ہونے کے باوجود خود سے جدا نہیں کیا تھا۔۔۔

حاعفہ کو اپنی گردن اُس کی گرم سانسوں سے جھلستی محسوس ہوئی تھی۔۔۔

اُس نے ہولے سے سر موڑتے آژمیر کے مغرور نقوش کو محبت بھری نظروں سے دیکھتے اُس کی کھڑی ناک پر لب رکھ دیئے۔۔۔جو ہر وقت غصے کا شکار ہی رہتی تھی۔۔۔

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

گھنیری مونچوں تلے سختی سے پیوست عنابی سیاہی مائل لبوں پر اُنگلی پھیرتے وہ رات کو کی گئی اِن لبوں کی گستاخیاں یاد کرتے شرم سے دوہری ہوئی تھی۔۔۔۔

جس خیال کے ساتھ ہی فوراً سے اُس نے اُٹھنے کا ارادہ باندھ لیا تھا۔۔۔وہ جانتی تھی ایک بار یہ شخص اُٹھ گیا تو اُس کی خیر نہیں ہونی تھی۔۔۔۔

وہ ابھی رات کی ہی اُس کی شدتوں پر سنبھل نہیں پائی تھی۔۔۔۔

آژمیر کا ایک بازو حاعفہ کے سر کے نیچے سے گزر کر اُس کی کمر کے گرد لپٹا ہوا تھا۔۔۔جبکہ دوسرا حاعفہ کے گرد حصار باندھے اُس کی گردن سے گزرتا کندھے کے اُوپر تھا۔۔۔۔۔

حاعفہ پوری طرح اُس کے نیچے دبی ہوئی تھی۔۔۔۔ آژمیر کا ایک بازو بھی ہلا پانا اُس کے لیے بہت مشکل تھا۔۔۔اپنی ساری ہمتیں مجتمع کرتے اُس نے آژمیر کا بازو اپنے اُوپر سے ہٹانا چاہا تھا۔۔۔وہ پوری احتیاط برت رہی تھی کہ کہیں آژمیر جاگ نہ جائے۔۔۔۔۔

اُس نے آژمیر کا بازو کندھے سے ہٹا کر پیچھے کیا ہی تھا۔۔۔جب آدھے میں اُس کی ہمت جواب دے گئی تھی۔۔۔اور بازو چھوٹ کر اُس کے سینے پر گرتا حاعفہ کی سانسیں روک گیا تھا۔۔۔۔

حاعفہ نے چہرا موڑ کر آژمیر کی جانب دیکھا تھا۔۔۔جو ابھی تک ویسے ہی سویا ہوا تھا۔۔۔۔

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

حاعفہ نے اُس کے بازو کو دوبارہ تھامنا چاہا تھا۔۔۔جب آژمیر اُس کے ہاتھ کی اُنگلیوں میں اپنی اُنگلیاں پھنساتے اُسے بھی قید کر گیا تھا۔۔۔

آژمیر جاگ رہا تھا۔۔۔اِس سوچ کے ساتھ ہی حاعفہ شرم سے پانی پانی ہوئی تھی۔۔۔

"میری جان کیا میں جان سکتا ہوں یہ صبح صبح میرے ساتھ کشتی کس خوشی میں کھیلی جا رہی تھی۔۔۔"

آژمیر اُس کی گردن میں چہرا چھپائے بولتا حاعفہ کی سانسیں اتھل پتھل کر گیا تھا۔۔۔

"نہیں وہ۔۔۔۔۔"

حاعفہ نے کچھ بولنا چاہا تھا جب آژمیر کے ہونٹوں کا شدت بھرا لمس اُسے بات بھلا گیا تھا۔۔۔

"یار کیا جادو کر دیا ہے مجھ پر۔۔۔۔میری پیاس ختم ہی نہیں ہو رہی۔۔۔۔دل کی تشنگی مزید بڑھتی جا رہی ہے۔۔۔۔۔"

آژمیر کی اِس بے باکی پر حاعفہ کو اپنے کانوں کی لوح تپتی محسوس ہوئی تھی۔۔۔

"آژمیر مجھے تہجد پڑھنے کے لیے جانا ہے۔۔۔۔"

حاعفہ اُسے ایک بار پھر بہکتا دیکھ ملتجی آواز میں بولی تھی۔۔۔

"اچھا دن کے گیارہ بجے کونسے تہجد پڑھے جاتے ہیں مجھے بھی بتاؤ ذرا۔۔۔۔۔"

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

آژمیر نے آنکھیں کھولتے اُس کے کھلے کھلے سہانے رُوپ کو دیکھا تھا۔۔۔اُس کی قربت نے حاعفہ کے حُسن کو مزید نکھار بخش دیا تھا۔۔۔

"واٹ۔۔۔دن کے گیارہ بجے۔۔۔اور ہم ابھی تک سو رہے ہیں۔۔۔۔"

حاعفہ نے حیرت زدہ سا مُڑ کر گھڑی کی جانب دیکھا تھا۔۔۔۔

"ہاں۔۔۔اور مجھے ابھی بہت نیند آ رہی ہے۔۔۔ابھی میرا اُٹھنے کا کوئی موڈ نہیں ہے۔۔۔۔"

آژمیر اُسے تکیے کی طرح اپنے حصار میں لیتا اُس کی سانسوں کی مہک اپنے اندر اُتارتا اُس کے ہوش اُڑا گیا تھا۔۔۔

"میں نے کب کہا آپ اُٹھیں۔۔۔؟؟ مجھے تو جانے دیں نا۔۔۔"

حاعفہ کو اتنی دیر ہو جانے پر اب باہر والوں سے سامنے کرنے کا سوچ کر ہی شدید شرم نے آن گھیرا تھا۔۔۔

"اور تو تمہارے بغیر میں یہاں کیا کروں گا۔۔۔۔"

آژمیر نے آنکھیں کھول کر اُسے گھورا تھا۔۔۔

جو اُس کی نیند کی دشمن بن چکی تھی۔۔۔۔

اُس نے نوٹ کیا تھا کہ حاعفہ صاف اُس کی جانب دیکھنے سے گریزاں تھی۔۔۔اُس کی شرم سے جھکی پلکیں اور فرار کی یہ معصوم کوششیں آژمیر کو مزید اُس کا اسیر کر رہی تھیں۔۔۔

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

"باہر سب ٹھیک تو ہے نا۔۔۔ابھی تک کوئی ہمیں بلانے بھی نہیں آیا۔۔۔"

حاعفہ اُس کی توجہ اپنی جانب سے ہٹانے کے لیے کچھ بھی بول رہی تھی۔۔۔

"کوئی آئے گا بھی نہیں۔۔۔۔"

آژمیر گھر میں اپنی دہشت سے واقف تھا۔۔۔وہ جانتا تھا اُسے ڈسٹرب کرنے کی جرأت کوئی نہیں کرے گا۔۔۔

اُس کی بات کا مطلب سمجھتے حاعفہ نے اُسے پلٹ کر گھورا تھا۔۔۔

"آپ نے ہر ایک کو اپنے غصے سے ڈرا کر رکھا ہوا ہے۔۔۔۔"

حاعفہ فرار کی تمام راہیں بند ہوتی دیکھ اُس خفگی سے بولتے اُس کے قریب سے اُٹھی تھی۔۔۔

"لیکن تمہیں تو میں غصے میں کیوٹ لگتا ہوں نا۔۔۔۔"

آژمیر نے اُس کی بات دوہراتے اُسے واپس اپنی جانب کھینچ چکا تھا۔۔۔

حاعفہ سیدھی اُس کے سینے پر جا گری تھی۔۔۔

"آژمیر۔۔۔۔"

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

حاعفہ نے اُسے پھر سے گستاخی پر امادہ ہوتا دیکھ گھورا تھا۔۔۔جب آژمیر نے اُسے ایسے ہی سینے سے لگائے سائیڈ دراز سے ایک مخملی ڈبیا نکالی تھی۔۔۔حاعفہ نے سوالیہ نظروں سے اُس کی جانب دیکھا تھا۔۔۔

"رات کو تم نے میرے حواسوں پر پوری طرح سوار ہوتے یہ اہم رسم تو بھلا ہی دی مجھے۔۔۔۔"

آژمیر ڈبیا سے ایک انتہائی نفیس ساڈائمنڈ نیکلس نکلتے اپنے بھول جانے کا الزام اُسی پر ڈالا تھا۔۔۔حاعفہ نے جواباً اُسے گھورا تھا۔۔اُس سے بہتر رات کی اِس شخص کی مدہوشیاں بھلا کون جان سکتا تھا۔۔۔

ہوش تو آژمیر نے اُس کے ٹھکانے لگائے تھے۔۔۔

آژمیر نے جھک کر اُس کی شفاف گردن پر نیکلس پہناتے اُس پر لب رکھ دیئے تھے۔۔۔۔

اُس کا خمار کم ہونے کا نام ہی نہیں لے رہا تھا۔۔۔

"تھینکس۔۔۔۔"

حاعفہ کے لیے آژمیر میران کی جانب سے ملنے والی چھوٹی سے چھوٹی شے انتہائی قیمتی تھی۔۔۔اُسے یہ نیکلس بہت پسند آیا تھا۔۔وہ اب ایسے ہی اِسے ہمیشہ اپنی گردن میں سجا کر رکھنے والی تھی۔۔۔

"آئی لو یو۔۔۔۔"

آژمیر اُس کے چہرے کی شرمگی مسکان کو والہانہ نظروں سے دیکھتے بے ساختہ اپنی محبت کا اظہار کر گیا تھا۔۔۔

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

"جانتی ہوں۔۔۔"

حاعفہ نے مغروریت سے جواب دیا تھا۔۔۔ آژمیر کو اُس کے انداز پر بہت پیار آیا تھا۔۔

"یہ جواب نہیں ہوتا اِس کا۔۔۔۔"

آژمیر نے اُسے یہ الفاظ دوہرانے پر اُکسایا تھا۔۔۔۔

"جواب دیا تو آپ جانے دیں گے۔۔۔۔"

حاعفہ نے شرط رکھی تھی۔۔۔۔

"ہاں۔۔۔۔"

آژمیر نے آنکھوں میں شرارت بھرے جواب دیا تھا۔۔۔۔

"میں بھی بہت محبت کرتی ہوں آپ سے۔۔۔۔ اور اب ساری زندگی اِن پناہوں میں گزارنا چاہتی ہوں۔۔۔۔"

حاعفہ صدقے دل سے بولتی آژمیر کا قرار لوٹ گئی تھی۔۔۔

"تو پھر ابھی جانے کی ضد کیوں کر رہی ہو سویٹ ہارٹ۔۔۔۔۔۔"

آژمیر اُس کے وجود کی رعنائیوں میں گم ہوتا اُسے واپس کمبل کے اندر کھینچ گیا تھا۔۔

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

"آژمیر یہ چیٹنگ ہے۔۔۔۔"

حاعفہ نے احتجاج کیا تھا۔۔۔۔

"جانِ آژمیر میں ہر روز ایسی ہی چیٹنگ کرنے کا ارادہ رکھتا ہوں۔۔۔۔۔"

آژمیر حاعفہ کے سارے احتجاج خود میں سمیٹتا اُس کی سانسوں کو اپنے اندر مقید کر گیا تھا۔۔۔۔

@@@@@@@@@@

ماورا نے نیند میں بند آنکھوں سے ہاتھ بڑھا کر اپنے پہلو میں کچھ ٹٹولا تھا۔۔۔ مگر خالی بیڈ محسوس کرتے وہ جھٹ سے اُٹھ بیٹھی تھی۔۔۔۔۔

"منہاج۔۔۔۔۔"

اُس نے بے چینی سے چاروں جانب نگاہیں دوڑائی تھیں۔۔۔ مگر منہاج اُسے کہیں نہیں ملا تھا۔۔۔

"رات کو جو ہوا وہ سب۔۔۔۔؟؟؟؟ "

ماورا سلوٹوں سے پاک بیڈ کی چادر دیکھ ٹھٹھکی تھی۔۔۔۔

"کیا وہ سب میرا کوئی خواب تھا۔۔۔؟؟؟"

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

ماورا نے بالوں میں اُنگلیاں پھنساتے خود سے سوال کیا تھا۔۔۔۔

"نہیں وہ سب خواب نہیں ہو سکتا۔۔۔۔ منہاج رات کو میرے بے حد قریب تھے۔۔۔۔"

ماورا رات کو گزرے حسین لمحات یاد کرتی پوری طرح لال ہوئی تھی۔۔۔۔ منہاج کی سرگوشیاں ابھی تک اُس کی سماعتوں میں گونجتی۔۔۔ کانوں کی لوح سرخ کر گئی تھیں۔۔۔۔

وہ بے قرار سی شش و پنج میں مبتلا چینج کرنے کی غرض سے واش روم کی جانب بڑھی تھی۔۔۔۔ جب ڈریسنگ ٹیبل پر نظر پڑتے اُس کے قدم تھم سے گئے تھے۔۔۔

سونے سے پہلے اُس نے پنک کلر کی ٹی شرٹ نہیں پہنی ہوئی تھی۔۔۔۔

اُس نے آنکھوں میں اُبھرتی چمک کے ساتھ ارد گرد نگاہیں گھمائی تھیں۔۔۔۔ کمرے میں ہوئی تبدیلیاں اُس کے ہونٹوں کی مسکان گہری کر گئی تھیں۔۔۔

ونڈو بند تھی، ہیٹر آن تھا۔۔۔۔۔

ماورا یہ سوچ کر شرم سے دوہری ہوئی تھی کہ یہ شرٹ اُسے منہاج نے پہنائی تھی۔۔۔۔

وہ جلدی سے واش روم کی جانب بڑھی تھی۔۔۔۔ چینج کر کے نکلتے اُس کا رُخ باہر کی جانب تھا۔۔۔۔ وہ منہاج کو ڈھونڈ لینا چاہتی تھی۔۔۔۔ جو اُس کے ساتھ یہ آنکھ مچولی کا کھیل کھیل رہا تھا۔۔۔۔۔

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

صبح صبح اُس نے ایک بار پھر پورے میران پیلس جو چھان مارا تھا۔۔۔ مگر منہاج کا کہیں بھی نام و نشان تک نہیں تھا۔۔۔

ماورا مزید اُلجھتی مایوس سی اپنے روم کی جانب پلٹی تھی۔۔۔ صبح صبح ہر طرف خاموشی ہی چھائی ہوئی تھی۔۔۔۔

جب قاسم صاحب کی پکار پر اُس نے اپنی آنکھوں کی نمی دوپٹے میں جذب کرتے پلٹ کر اُن کی جانب دیکھا تھا۔۔۔

"بیٹا اگر آپ مصروف نہیں ہیں تو کیا ہم کچھ دیر بیٹھ کر بات کر سکتے ہیں۔۔۔"

قاسم صاحب کے محبت بھرے انداز پر ماورا اِس پل چاہنے کے باوجود اُنہیں انکار نہیں کر پائی تھی۔۔۔۔

"جی بابا شیور۔۔۔ آپ پلیز آئیں نا۔۔۔۔"

سامنے اپنے روم کی جانب اشارہ کرتے وہ قاسم صاحب کے ساتھ اندر بڑھی تھی۔۔۔

"بیٹا میں آپ سے ایک بہت اہم بات کرنے والا ہوں۔۔۔ اور مجھے پورا یقین ہے کہ آپ میرا مان ضرور رکھیں گیں۔۔۔"

قاسم صاحب نے بات کرنے سے پہلے تمہید باندھی تھی۔۔۔

"جی بابا کیوں نہیں۔۔۔ بیٹیاں باپ کا مان ہی ہوتی ہیں۔۔۔ آپ مجھے کچھ بھی کہہ سکتے ہیں۔۔۔ آپ کو پورا حق ہے۔۔۔"

ماورا اصل بات جانے بغیر حامی بھرتے بولی۔۔۔

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

"مجھے تم سے یہی اُمید تھی بیٹا۔۔۔۔میرے دوست شہاب سے تو ملی ہو نا تم۔۔۔۔وہ میرا بہت اچھا دوست ہے۔۔۔کل تم سے ملنے کے بعد اُس نے مجھ سے کچھ ایسا مانگا کے میں انکار نہیں کر پایا۔۔۔۔"

قاسم صاحب پل بھر کے لیے رکے تھے۔۔۔۔

"شہاب نے اپنے بیٹے کے لیے تمہارا رشتہ مانگا ہے۔۔۔۔اور میں نے اُسے رضامندی دے دی ہے۔۔۔۔کیونکہ مجھے یقین تھا تم میرا مان ضرور رکھو گی۔۔۔۔باقی سب بھی کل اُس سے مل چکے ہیں۔۔۔۔سب کو وہ بہت پسند آیا ہے۔۔۔۔بہت اچھا لڑکا ہے۔۔۔۔حاعفہ کی زندگی میں بہت اُتار چڑھاؤ آئے ہیں۔۔۔۔جس کا میرے دل پر بہت بوجھ ہے۔۔۔مگر میں چاہتا ہوں تمہیں اپنے ہاتھوں سے اچھی جگہ سونپ کر اپنے باپ ہونے کا فرض ادا کروں۔۔۔۔"

قاسم صاحب کا لہجہ آخر میں نم ہوا تھا۔۔۔۔جبکہ ماورا سانس روکے یک ٹک اُنہیں سن رہی تھی۔۔۔۔اُسے لگا تھا پورا میران پیلس اُس کے سر پر آن گرا ہو۔۔۔۔وہ انکار کرنا چاہتی تھی۔۔۔۔۔اُنہیں اپنی زندگی کی سب سے بڑی حقیقت سے آگاہ کرنا چاہتی تھی۔۔۔مگر ایسا کچھ نہیں کر پائی تھی۔۔۔۔

اُس کی آواز اُس کا ساتھ چھوڑ گئی تھی۔۔۔۔

"بابا۔۔۔۔۔۔"

اُس کے لفظ پھڑ پھڑا کر رہ گئے تھے۔۔۔۔

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

"کیا تمہیں میرے فیصلے سے اعتراض ہے۔۔۔۔۔؟؟؟"

قاسم صاحب نے اُس کی خاموشی پر سوالیہ نظروں سے اُس کی جانب دیکھا تھا۔۔۔ماورا کو سمجھ نہیں آئی تھی وہ اُنہیں اپنے ماضی کے حوالے سے کیسے اگاہ کرتی تھی۔۔۔کیسے یقین دلاتی۔۔۔؟؟؟اُس کے پاس تو نکاح نامہ بھی نہیں تھا۔۔۔

"نہیں بابا۔۔۔۔۔۔۔"

اِس وقت خاموشی کے سوا اُس کے پاس کوئی چارہ نہیں تھا۔۔۔وہ نفی میں سر ہلاتی بے بسی سے بولی تھی۔۔۔

قاسم صاحب کو دل چاہا تھا ابھی ماورا کو سب کچھ بتا دیں۔۔۔ مگر منہاج کے بہت زیادہ مجبور کر دینے کی وجہ سے اُنہیں فلوقت خاموشی ہی رہنا پڑا تھا۔۔۔

اُس کی رضامندی پر وہ اُس کا ماتھا چومتے وہاں سے نکل گئے تھے۔۔۔

جبکہ اُن کے جاتے ہی ماورا پھوٹ پھوٹ کر رو دی تھی۔۔۔اُس نے منہاج کے ساتھ غلط کیا تھا۔۔۔اور اب اُس کے ساتھ اُس سے بھی زیادہ غلط ہو رہا تھا۔۔۔

@@@@@@@@@@

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

بھینی بھینی دلفریب خوشبو بیدار ہوتے ہی زنیشہ کی نتھنوں سے ٹکرائی تھی۔۔۔ایک بھرپور انگڑائی لیتے اُس نے سب سے پہلے زوہان کو اپنے آس پاس ڈھونڈا تھا۔۔۔زوہان تو اُسے کہیں نہیں تھا مگر اُس کی نظر تکیے پر خود سے کچھ فاصلے پر رکھے سرخ گلابوں کے بکے پر پڑی تھی۔۔۔۔

زنیشہ نے مسکراتے چہرے کے ساتھ ہاتھ بڑھا کر اُن کی دلفریب مہک کو اپنی سانسوں میں اُتارا تھا۔۔۔

اُسے پھول بہت پسند تھے۔۔۔۔زوہان کا یہ دوسرا تحفہ اُسے بہت پسند آیا تھا۔۔۔۔

لیکن زوہان صبح صبح کہاں گیا تھا۔۔۔۔

زنیشہ نے اُس کی تلاش میں اُٹھنا چاہا تھا۔۔۔جب بکے سے ایک چھوٹا سا کارڈ نکل کر اُس کی گود میں آن گرا تھا۔۔۔

"میری زندگی کو خوشیوں سے بھری یہ حسین صبح مبارک ہو۔۔۔۔تم میرے لیے کی ہو۔۔۔اِس بات کا اندازہ تو تمہیں کل رات ہو گیا ہو گا۔۔۔۔اِس لیے اب کبھی یہ خیال دل میں مت لانا کہ میری زندگی میں تم سے اُوپر کوئی آ سکتا ہے۔۔۔۔

میں آج کی صبح تمہارے ساتھ گزارنا چاہتا تھا۔۔۔مگر ایک بہت اہم ریزن کی وجہ سے مجھے جانا پڑ رہا ہے۔۔لیکن میں وعدہ کرتا ہوں۔۔۔یہ دوری ایک دن سے زیادہ کی نہیں ہو گی۔۔۔۔۔۔آئی لو یو اینڈ مس یو سو مچ۔۔۔۔۔"

زنیشہ جیسے جیسے زوہان کے لکھے الفاظ پڑھ رہی تھی۔۔۔اُس کے چہرے کا رنگ متغیر ہو رہا تھا۔۔۔۔

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

زوہان اُسے آج کے دن چھوڑ کر کہاں گیا تھا۔۔۔

وہ اتنا لاپرواہ بالکل بھی نہیں تھا کہ جان بوجھ کر ایسا کچھ کرتا۔۔۔ اور نہ یہ کام بزنس سے ریلیٹڈ کچھ ہو سکتا تھا۔۔۔۔

زنیشہ کا دل پریشان ہو اُٹھا تھا۔۔۔ آژمیر کا آج کے دن ریپشن نہ رکھنا۔۔۔ اور زوہان کا صبح صبح اِس طرح غائب ہونا۔۔۔ زنیشہ کا دماغ تیزی سے چلنے لگا تھا۔۔۔

وہ جلدی سے بیڈ سے اُٹھتی واش روم کی جانب بڑھی تھی۔۔۔

نفیسہ بیگم سے ہی اب اُسے کچھ پتا چل سکتا تھا۔۔۔

ڈارک پنک کلر کے شیفون کے ڈریس میں جس کے کناروں پر گولڈ کا نفیس کام کیا گیا تھا۔۔۔ زیب تن کیے لائٹ سے میک اپ کے ساتھ وہ نئی نویلی دلہن کے رُوپ میں بے پناہ حسین لگ رہی تھی۔۔۔

کمرے سے نکل کر سیڑھیاں اُترتے اُس کا رُخ ڈرائنگ روم کی جانب تھا۔۔۔ پاس سے گزرتی ملازمین جیسے اُسے محبت بھرے انداز میں سلام کر رہی تھیں۔۔۔ زنیشہ کو واضح طور پر اِس بات کا احساس دلا رہی تھیں کہ وہ اب اِس گھر کی مالکن ہے۔۔۔

ڈرائنگ روم میں قدم رکھتے اُس کی نظر سامنے صوفے پر بیٹھی نفیسہ بیگم پر پڑی تھی۔۔۔ وہ بھی اُسے دیکھ چکی تھیں۔۔۔

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

"اُٹھ گئی میری بیٹی۔۔۔۔"

محبت بھرے انداز میں اُس کی جانب بڑھتیں وہ اُس کی پیشانی چوم گئی تھیں۔۔۔۔زنیشہ کے سجے سنورے رُوپ کو دیکھتے اُنہوں نے دل ہی دل میں اُس کی نظر اُتاری تھی۔۔۔۔

"جی آنی جان۔۔۔۔"

زنیشہ ہولے سے مسکراتی اُن کے ساتھ صوفے پر جا بیٹھی تھی۔۔۔۔

"ناشتہ منگواؤں تمہارے لیے۔۔۔۔۔؟"

نفیسہ بیگم زنیشہ کی ارد گرد اُٹھتی متلاشی نگاہیں نوٹ کر چکی تھیں۔۔۔۔

"ثمن تو رات کو ہی شہر واپس چلی گئی تھی۔۔۔۔"

نفیسہ بیگم کی وضاحت پر زنیشہ چونک کر اُن کی جانب متوجہ ہوتی شرمندہ سی ہوئی تھی۔۔۔۔

"زوہان کہاں ہیں۔۔۔۔؟؟؟"

زنیشہ نے آکر کار وہ سوال پوچھ ہی لیا تھا جس کے لیے وہ اتنی بے قراری سے نیچے آئی تھی۔۔۔۔

"تم پہلے اپنی ساس کے ساتھ بیٹھ کر ناشتہ کر لو۔۔۔پھر مل لینا شوہر سے بھی۔۔۔"

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

نفیسہ بیگم اُس کی بات مذاق میں ٹالتے ملازمہ کو ناشتہ لگوانے کا کہہ گئی تھیں۔۔۔

"آنی پلیز۔۔۔۔میں جانتی ہوں آپ کو معلوم ہے زوہان کیوں اور کہاں گئے ہیں۔۔۔؟؟؟پلیز آنی آپ مجھے سب سچ بتا دیں۔۔۔ورنہ میں آپ سے بات نہیں کروں گی۔۔۔۔"

زنیشہ روہانسی آواز میں بولتی اِس سمے نفیسہ بیگم کو بہت پیاری لگی تھی۔۔۔۔

"اِس قدر محبت کرتی ہو میرے بیٹے سے۔۔۔۔"

نفیسہ بیگم نے اُس کی ٹھوڑی محبت سے چھوتے پوچھا تھا۔۔۔

"زوہان نے مجھے سختی سے منع کیا ہے کہ تمہیں یا کسی کو بھی کچھ نہیں بتانا۔۔۔۔مگر میں زوہان کی وہ بات اب بالکل بھی نہیں مانوں گی جس میں اُس کے لیے اذیت چھپی ہو۔۔۔۔کیونکہ اب اُسے سنبھالنے والی یہ پیاری سی لڑکی آچکی ہے۔۔۔۔اور میرا ضدی اور اکڑو زوہان اِس خوشنما حقیقت کو پوری طرح سمجھنے سے قاصر ہے۔۔۔۔"

نفیسہ بیگم نے اُس کا ہاتھ تھامتے اُسے سچ بتانے کا فیصلہ کر لیا تھا۔۔۔۔

"زوہان کی ماں کی برسی ہے آج۔۔۔۔آٹھ سال پہلے آج ہی کہ دن اُس نے اپنی آنکھوں کے سامنے اپنی ماں کو زندہ جلتے دیکھا تھا۔۔۔اتنا لمبا عرصہ گزر جانے کے باوجود وہ اب تک اُس بھیانک حادثے کو نہیں بھول پایا۔۔۔۔پچھلے آٹھ سال اُس نے کس قدر اذیت میں گزاریں ہیں شاید کوئی اُس کا اندازہ نہیں لگا سکتا۔۔۔۔

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

اُس نے صرف اپنی ماں کو نہیں کھویا تھا۔۔۔ بلکہ اپنے دوسرے عزیز ترین رشتے اپنے بھائی آژمیر کو بھی کھو دیا۔۔۔۔ اُس واقع میں جو کچھ ہوا وہ اُس کا گناہ گار اپنی ماں کے اصل مجرم ملک فیآض میران کے ساتھ ساتھ آژمیر اور پورے میران پیلس کو سمجھتا ہے۔۔۔۔ کیونکہ آژمیر نے اُس کے سب سے بڑے مجرم ملک فیاض کو پناہ دے رکھی ہے۔۔۔۔ زوہان بہت کوشش کے باوجود ابھی تک اپنے باپ تک نہیں پہنچ پایا۔۔۔ جس کی سزا وہ خود کو اتنی اذیت میں مبتلا کر کے دے رہا ہے۔۔۔۔"

نفیسہ بیگم کی بات پر زنیشہ کی آنکھیں بھیگ چکی تھیں۔۔۔

اُسے زوہان اِس بارے میں بتا چکا تھا۔۔۔ مگر اُسے اِس بارے میں علم نہیں تھا کہ آج زوہان کی ماں کی برسی ہے۔۔۔۔

"زوہان اِس وقت کہاں ہیں۔۔۔؟؟؟ مجھے اُن کے پاس جانا ہے۔۔۔"

زنیشہ کا دل زوہان کے لیے بے چین ہوا تھا۔۔۔۔ وہ ہر بار اُس کی چھوٹی سے چھوٹی تکلیف پر اُس کے ساتھ آن کھڑا ہوتا تھا۔۔۔۔ آژمیر سے اتنی نفرت کے باوجود اُسے تکلیف میں نہیں دیکھ سکتا تھا۔۔۔۔ مگر خود اپنی تکلیف اور اذیت میں کسی کو شریک نہیں کرتا تھا۔۔۔

زوہان کی اذیت پر وہ تڑپ ہی تو گئی تھی۔۔۔

"تم ناشتہ کر لو پھر ڈرائیور تمہیں۔۔۔ تمہارے زوہان کے پاس چھوڑ آئے گا۔۔۔۔"

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

نفیسہ بیگم اُس کی بے صبری دیکھ مسکرا کر رہ گئی تھیں۔۔۔۔

"نہیں آنی پلیز۔۔۔۔مجھے بھوک نہیں ہے۔۔۔۔"

زنیشہ اُن کے بار بار کیے جانے والے اصرار پر بے چارگی سے بولی تھی۔۔۔۔

"ضد میں زوہان سے کم نہیں ہو۔۔۔۔اچھی ٹکر دے سکتی ہو۔۔۔۔"

نفیسہ بیگم محبت بھری خفگی کا اظہار کرتیں اُسے لیے باہر کی جانب بڑھی تھیں۔۔۔جہاں ڈرائیور پہلے ہی اُن کے کہنے پر گاڑی لیے تیار کھڑا تھا۔۔۔۔

زنیشہ دھڑکتے دل کے ساتھ گاڑی میں آن بیٹھی تھی۔۔۔وہ زوہان کے غصے سے اچھی طرح واقف تھی۔۔۔۔اُس کے وہاں پہنچ جانے پر وہ اچھا خاصہ بھڑک سکتا تھا۔۔۔

مگر زنیشہ نے بھی دل میں ٹھان لی تھی کہ چاہے کچھ بھی ہو جائے۔۔۔۔وہ اُس کا غصہ تو برداشت کر لے گی مگر اُسے تنہا کسی صورت نہیں چھوڑیں گی۔۔۔۔

@@@@@@@@@

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

آژمیر حاعفہ کا ہاتھ تھامے ڈائننگ ہال میں داخل ہوا تھا۔۔۔جہاں اُن کے آنے کی اطلاع ملتے ہی ناشتہ لگوا دیا گیا تھا۔۔۔۔جب آژمیر میران پیلس میں ہوتا تھا تو وہ سب گھر والوں کے ساتھ ناشتہ اور ڈنر کرنا پسند کرتا تھا۔۔۔

اُس کی اِسی روٹین کو دیکھتے سب نے آج بھی ناشتہ نہیں کیا تھا۔۔۔حاشر تو صبح سے دہائیاں دے رہا تھا کہ آژمیر لالہ آج کسی صورت اُن سب کو یہ شرف نہیں بخشیں گے۔۔۔۔اور اپنی نئی نویلی دلہن کے ساتھ روم میں ہی ناشتہ کرنا پسند کریں گے۔۔۔۔

لیکن آژمیر نے شمسہ بیگم کو سب کے ساتھ ناشتہ کرنے کا پیغام بھجواتے سب کو ہی ایکسائیٹڈ کر دیا تھا۔۔۔۔

آژمیر جو زیادہ تر غصے میں اور لیے دیے انداز میں ہی پایا جاتا تھا۔۔۔۔کچھ ٹائم پہلے سب کے لیے اُس کی شادی ہونا ایک خواب کا سا ہی تھا۔۔۔۔

آژمیر میران جیسا خشک مزاج بندہ کسی لڑکی سے محبت کرتا تھا پہلے تو اُن سب کو یہی بات سن کر ہی گہرا جھٹکا لگا تھا۔۔۔۔ اب سب یہی دیکھنا چاہتے تھے کہ کیا شادی کے بعد اُس میں کوئی چینج آیا تھا۔۔۔یا ابھی بھی وہ ویسا ہی تھا۔۔۔۔

لیکن آژمیر کو حاعفہ کا ہاتھ پکڑ کر اندر آتا دیکھ سب کے چہروں پر مسکراہٹ بکھر گئی تھی۔۔۔۔

ڈارک براؤن شلوار سوٹ اور بلیک کوٹ میں ہمیشہ کی طرح سنجیدہ تاثرات مگر آنکھوں میں اپنے پہلو میں چلتی نازک دوشیزہ کے لیے ڈھیروں محبت اور نرمی بھرے وہ سب کی جانب بڑھا تھا۔۔۔۔

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

حاعفہ اِس وقت اور بیج شیفون کے گھٹنوں تک آتے ہلکے سے کام والے فراک میں دوپٹہ سر پر اوڑھے آژمیر کے ساتھ چلتی بے پناہ حُسین لگی تھی۔۔۔بار بار جوڑے سے پھسل کر چہرے پر آتی لٹوں کو کانوں کے پیچھے اڑستی نروس سی وہ سب کو اِس پل بہت پیاری لگی تھی۔۔۔

حاعفہ کے چہرے پر چھلکتی حیاکاریزن سامنے شوخ نگاہوں سے گھورتے کزنز سے بھی زیادہ آژمیر کی مضبوط گرفت میں قید اپنی نازک ہتھیلی تھی۔۔۔

جسے چھوڑنے کے موڈ میں وہ بالکل بھی نہیں تھا۔۔۔حاعفہ روم میں تو اُس کی ساری بے باکیاں برداشت کر چکی تھی۔۔۔ مگر اب یہاں سب کے سامنے اُسے لگ رہا تھا۔۔۔ آژمیر کی جانب سے کی جانے والی معمولی سی گستاخی پر اُس کا بے ہوش ہونا کنفرم تھا۔۔۔

ماوراحاعفہ کے چہرے پر سچی خوشی کے رنگ دیکھ دل سے خوش تھی۔۔۔یہ الگ بات تھی کہ اُس کا دل اپنی لائف میں آنے والے طوفان کے خوف سے سوکھے پتے کی طرح لرز رہا تھا۔۔۔۔

اُن دونوں کا کپل ایک دم پرفیکٹ تھا۔۔۔ آژمیر جیسے سحر انگیز شخصیت کے مالک شخص کے ساتھ نازک اندام اور پرکشش حُسن کی مالک حاعفہ کے سوا کوئی لڑکی اتنی نہیں جچ سکتی تھی۔۔۔

حاعفہ دھڑکتے دل کے ساتھ سب کو سلام کرتی آژمیر کے ساتھ اُس کے پہلو میں آن بیٹھی تھی۔۔۔۔

"آج لگتا ہے کسی کا ناشتہ کرنے کا کوئی موڈ نہیں ہے۔۔۔"

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

آژمیر کی کھنکھار پر سب جلدی سے اُن کی جانب سے نظریں ہٹاتے ناشتے کی جانب متوجہ ہوئے تھے۔۔۔

"لالہ تو ویسے کے ویسے ہی کھڑوس ہیں۔۔۔بچاری حاعفہ بھابھی۔۔۔وہ تو اُن سے ڈر ڈر کر ہی آدھی ہو جائیں گے۔۔۔ کتنے اَن رومینٹک ہونگے نا لالہ۔۔۔"

فجر جو صبح سے آژمیر کا نیا انداز دیکھنے کو ایکسائٹڈ تھی۔۔۔اُس کی وہی پہلے جیسی رعب دار شخصیت دیکھ دل مسوس کر رہ گئی تھی۔۔۔

"بیٹا آژمیر لالہ کتنے رومینٹک ہیں یہ زرا غور سے دیکھو۔۔۔حاعفہ بھابھی کے لبوں کی مسکراہٹ صاف بتا رہی ہیں۔۔۔اور جس طرح لالہ سب گھر والوں کے سامنے اُن کا ہاتھ پکڑ کر لائے ہیں۔۔۔ تمہیں کیا لگتا ایسی جرأت اِن سارے خاندان کے شوخے لڑکوں میں سے کوئی کر سکتا ہے۔۔۔"

فریحہ نے گلاس منہ سے لگاتے فجر کی سرگوشی کا جواب دیا تھا۔۔۔

"آژمیر ہم سوچ رہے زرا ایک چکر میں اور حمیر ازنیشہ کی طرف لگا آتے۔۔۔کل سے ابھی تک اُس سے کوئی بات نہیں ہوئی۔۔۔نفیسہ بہن نے ناشتہ لے کر جانے سے تو منہ کر دیا تھا۔۔۔"

شمسہ بیگم کی بات پر آژمیر کا ہاتھ ساکت ہوا تھا۔۔۔

"نہیں۔۔۔آج نہیں۔۔۔میرے خیال میں کل جانا مناسب رہے گا۔۔۔"

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

کچھ لمحوں کے توقف کے بعد آژمیر نے جواب دیا تھا۔۔۔

بظاہر وہ سب کے سامنے زوہان کے حوالے سے صاف لاپرواہی جتاتا تھا۔۔ لیکن اِس حقیقت سے کوئی واقف نہیں تھا کہ آژمیر کو زوہان کے بارے میں ایک ایک خبر رہتی تھی۔۔۔

"تم کچھ کھا کیوں نہیں رہی..؟؟؟؟ تمہیں تو صبح بہت بھوک لگی تھی نا۔۔۔"

آژمیر اُسے پلیٹ میں تھوڑے سے چاول ڈال کر اُن سے کھیلتے دیکھ اُس کا صبح فرار اختیار کرنے کے لیے بنایا بہانہ یاد دلا گیا تھا۔۔۔

آژمیر کی سرگوشی پر اُس کے سامنے بیٹھی آمنہ اور کشمالہ بیگم نے پوری توجہ دی تھی۔۔۔ مگر کچھ بھی کانوں تک نہیں پہنچ پایا تھا۔۔۔

جس پر اُن کے ساتھ بیٹھے شاکر صاحب شرمندہ ہو کر رہ گئے تھے۔۔۔

"آپ دونوں تو یہ بچکانہ حرکتیں مت کرو۔۔۔ وہ دونوں ایک دوسرے کے ساتھ بہت خوش لگ رہے ہیں۔۔۔"

شاکر صاحب نے بیوی اور بہن کی حرکت پر اُنہیں ٹوکا تھا۔۔۔ اُن کا پورا گھرانہ آژمیر کو ایک شوہر کے رُوپ میں دیکھ پاگل ہو چکا تھا۔۔۔

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

"آپ کو تو کوئی فرق نہیں پڑ رہا۔۔۔ مگر جس طرح یہ سب مجھے گھور رہیں ہیں۔۔۔ میں کیسے کچھ کھا سکتی ہوں۔۔۔ آپ کی بیوی بننا اتنا مشکل ہو گا۔۔۔ مجھے بالکل اندازہ نہیں تھا۔۔۔۔"

حاعفہ کے معصومیت بھرے غصے پر اُسے ٹوٹ کر پیار آیا تھا۔۔۔ اُس کے ہونٹوں پر دلکش مسکان کھیل گئی تھی۔۔

آژمیر نے ایک نظر سب پر ڈالی تھی۔۔۔ جو اُس کے دیکھنے پر اپنی پلیٹوں پر جھک گئے تھے۔۔

"آپ سب لوگ میری بیوی کو کس خوشی میں گھور رہے ہیں۔۔۔ کیا نئی نویلی دلہن پہلی بار دیکھی آپ لوگوں نے۔۔۔۔"

آژمیر نے مصنوعی خفگی کا اظہار کرتے حاعفہ کو مزید حیا سے لال کر دیا تھا۔۔۔ وہ اِس لمحے اُسے گھور بھی نہیں پائی تھی۔۔۔

آژمیر کی بات پر سب کے ہونٹوں پر مسکان بکھری تھی۔۔۔ آژمیر کا یہ پُر مزاح انداز اُن کو بہت اچھا لگا تھا۔۔۔

"نہیں لالہ۔۔۔ آپ کے پہلو میں بیٹھی نئی نویلی دلہن پہلی بار دیکھی ہے۔۔۔"

حاشر کی زبان پھسلی تھی۔۔۔۔

لیکن آژمیر کی گھوری پر اگلے ہی لمحے سر جھکا گیا تھا۔۔۔

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

"آئی نو میری والی سب سے حسین ہے۔۔۔ مگر یہ حق میرا ہے۔۔۔ اِس لیے آپ لوگ خاموشی سے ناشتا کریں۔۔۔ اور چلتے پھرتے نظر آئیں۔۔۔"

آژمیر لبوں پر مسکراہٹ سجائے بولتا اُن سب کو صدمے سے دوچار کر گیا تھا۔۔۔ جبکہ اب کی بار حاعفہ اُن سب کے ری ایکشن دیکھ اپنی بے ساختہ اُمڈ آنے والی مسکراہٹ چھپانے کے لیے گلاس ہونٹوں سے لگا گئی تھی۔۔۔

"ابھی جو میں نے دیکھا۔۔۔ کیا تم نے بھی وہی دیکھا؟؟؟ یہ آژمیر لالہ ہی تھے نا۔۔۔؟؟؟"

فجر کے بے یقینی بھرے انداز پر فریحہ نے بھی اُس کا ساتھ دیا تھا۔۔۔

"کمال کر دیا حاعفہ بھابھی نے تو۔۔۔۔"

فریحہ کو ابھی تک یقین نہیں آرہا تھا کہ آژمیر نے اتنے مسکرا کر ایسی بات کہی ہے۔۔۔

"میں کھانا کھا رہی ہوں۔۔۔ آژمیر پلیز۔۔۔"

حاعفہ اچھے سے جانتی تھی آژمیر کے سامنے وہ سب شریف بنے بیٹھے تھے۔۔۔ بعد میں انہوں نے اُسے نہیں چھوڑنا تھا۔۔۔

اِس سے پہلے کے آژمیر کوئی جواب دیتا۔۔۔ کوئی بہت امپورٹنٹ کال آجانے پر وہ وہاں سے اُٹھ گیا تھا۔۔۔

قاسم اور شاکر صاحب بھی اُس کے پیچھے اُٹھ گئے تھے۔۔۔

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

"بھابھی جان یہ سب کیا ہے۔۔۔۔۔؟؟؟ایک ہی رات میں آپ نے ہمارے اُکھڑ مزاج اور سخت گیر لالہ کو اتنا خوش مزاج کیسے بنا دیا۔۔۔۔"

اُن کے جاتے ہی وہی ہوا تھا جس کا حاعفہ کو ڈر تھا۔۔۔سب نے ایک ساتھ اُس پر دھاوا بول دیا تھا۔۔۔۔

شمسہ بیگم نے بھی محبت بھری نظروں سے حاعفہ کو دیکھا تھا۔۔۔۔جو اُن کے بیٹے کی زندگی خوشیوں سے بھر گئی تھی۔۔۔۔

وہ آژمیر کو ایسے ہی تو خوش اور ہنستا مسکراتا دیکھنا چاہتی تھیں۔۔۔جس نے وقت سے پہلے پورے خاندان کی زمہ داریاں اُٹھاتے اپنی زندگی کی خوشیاں فراموش کر دی تھیں۔۔۔۔

"وہ ابھی بھی ویسے ہی ہیں۔۔۔آپ لوگوں کو غلط فہمی ہوئی ہے۔۔۔۔"

آژمیر کے جانے کے بعد حاعفہ بھی کچھ نارمل ہوئی تھی۔۔۔ورنہ اُس کی شوخ نگاہیں تو اُسے ہر ہوش بھلا دیتی تھیں۔۔۔۔۔

حاعفہ کے جواب پر سب مایوس ہوئے تھے۔۔۔

"یہ اب آژمیر میران کی بیوی ہیں۔۔۔۔اُن کا رنگ چڑھ چکا ہے اِن پر۔۔۔یہ کچھ نہیں بتائیں گی اب۔۔۔۔"

حاشر اُسے چڑھانے کے لیے مصنوعی افسوس کا اظہار کرتا اُٹھ گیا تھا۔۔۔۔

مردوں کے اُٹھتے ہی سب لیڈیز نے حاعفہ کو اپنے شکنجے میں لیا تھا۔۔۔۔

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

"منہ دیکھائی میں کیا ملا؟؟؟"

پہلا سوال فجر کی جانب سے تھا۔۔۔

جس کے جواب میں حاعفہ نے گلے میں پہنا بیش قیمت نیکلیس دیکھایا تھا۔۔۔سب نے ستائش اور رشک بھری نظروں سے حاعفہ کی جانب دیکھا تھا۔۔۔

جبکہ اُسی لمحے وہاں داخل ہوتی سویرا جل بھن کر رہ گئی تھی۔۔۔اُسے کسی طور ہضم نہیں ہو رہا تھا کہ اُس کی جگہ اِس لڑکی نے لے لی تھی۔۔۔جس کے اتنے بڑے دھوکے کے بعد بھی آژمیر نے اُسے معاف کر دیا تھا۔۔۔

بلکہ اُلٹا پلکوں پر بیٹھار کھا تھا۔۔۔لیکن وہ اتنی آسانی سے یہ سب ہوتا نہیں دیکھ سکتی تھی۔۔۔

آژمیر کی آنکھوں میں اُس نے حاعفہ کے لیے دیوانگی بھری محبت دیکھی تھی۔۔۔وہ جانتی تھی آژمیر حاعفہ کے خلاف اُس کی کوئی بات نہیں سنے گا۔۔۔مگر وہ حاعفہ کو آژمیر کے خلاف ضرور کر سکتی تھی۔۔۔

جس کے لیے پہلے اُسے حاعفہ سے اچھے تعلقات قائم کرنے تھے۔۔۔

"بہت مبارک ہو حاعفہ تمہیں۔۔۔اور آئم سوری میں نے تمہارے ساتھ اب تک بہت غلط رویہ اختیار کیے رکھا۔۔۔جس کے لیے میں بہت شرمندہ ہوں۔۔۔اگر ہو سکے تو مجھے معاف کر دینا۔۔۔تم آژمیر کی بیوی ہونے کے ناطے مجھے بہت عزیز ہو اب۔۔۔"

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

سویرا اپنے پلان کا آغاز کر چکی تھی۔۔۔۔

جس سے نابلد۔۔۔۔حاعفہ نے اُسے مزید شرمندہ ہونے کا موقع دیئے بغیر گلے سے لگا لیا تھا۔۔۔

آژمیر سے منسلک ہر رشتہ اُس کے لیے اہم تھا۔۔۔

حاعفہ نے ارد گرد نظریں گھمائی تھیں۔۔۔اُسے ماورا کب سے کہیں نظر نہیں آ رہی تھی۔۔۔۔ناشتے کے ٹیبل پر بھی حاعفہ کو وہ بجھی بجھی سی لگی تھی۔۔۔۔

وہ سب کو اُن کے اُلٹے سیدھے سوالوں کے جواب دیتی ماورا کی تلاش میں چل دی تھی۔۔۔۔

@@@@@@@@@@@

"بی بی جی آپ یہاں۔۔۔۔؟؟؟"

حاکم زنیشہ کو زوہان کے وائٹ کاٹیج میں آتا دیکھ بوکھلا گیا تھا۔۔۔اُس کا دل چاہا تھا پیچھے کھڑے ڈرائیور کا بھیجہ اُڑا دے۔۔۔جو بنا اُسے بتائے زنیشہ کو یہاں لے آیا تھا۔۔۔۔

اب زوہان کے ہاتھوں اُس کی ٹانگیں تو ٹوٹنے ہی والی تھیں۔۔۔۔

"مجھے دیکھ کر اتنے گھبرا کیوں رہے ہو۔۔۔۔؟؟؟"

زنیشہ نے اپنی سیاہ شال درست کرتے اُسے کٹیلی نگاہوں سے گھورا تھا۔۔۔۔

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

"سر تو یہاں نہیں ہیں۔۔۔ پھر آپ یہاں۔۔۔۔"

زوہان کے ساتھ مل کر بڑے بڑے دشمنوں کی چالیں اُنہیں پر پلٹ دینے والا زوہان کا خاص ملازمہ اُس کی بیوی کے آگے بالکل ہی بوکھلا چکا تھا۔۔۔

کیونکہ اُسے زوہان کے نزدیک اِس لڑکی کی اہمیت کا اچھے سے اندازہ تھا۔۔۔۔

"میں نے کب کہا۔۔۔ کہ میں تمہارے سر سے ملنے آئی ہوں۔۔۔ میں تو اپنے شوہر کا یہ دوسرا گھر دیکھنے آئی ہوں۔۔۔"

زنیشہ اُس کے لڑکھڑاتے لہجے سے ہی سمجھ گئی تھی کہ زوہان اندر تھا۔۔۔۔

"بی بی جی وہ اندر کنسٹرکشن کا کام چل رہا ہے۔۔۔۔"

حاکم کو سمجھ نہیں آرہا تھا کیا بہانہ بنائے۔۔۔۔

حاکم کی لاکھ کوششوں کے باوجود اُس کی ایک نہ سنتی۔ زنیشہ اندر داخل ہو چکی تھی۔۔۔۔

جہاں ہر طرف چھایا سناٹا دیکھ اُس کا دل ہول کر رہ گیا تھا۔۔۔۔

"زوہان کہاں ہیں۔۔۔۔؟ مجھے بتا دو ورنہ اُنہیں ڈھونڈ تو میں لوں گی ہی سہی۔۔۔۔"

زنیشہ کے انداز سے زوہان کی صحبت کا اثر واضح چھلک رہا تھا۔۔۔۔ جو زوہان کی طرح بات بعد میں کر رہی تھی۔۔۔ اور دھمکیاں پہلے دے رہی تھی۔۔۔۔

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

"سٹڈی روم میں۔۔۔۔"

حاکم مری مری آواز میں جواب دیتا اپنی اِس ضدی مالکن کے آگے ہار مان گیا تھا۔۔۔جو نہیں جانتی تھی کہ وہ ایک زخمی شیر کی کھچاڑ میں گھسنے جا رہی تھی۔۔۔۔

زنیشہ نے دھڑکتے دل کے ساتھ سٹڈی کا دروازہ دھکیلتے اندر پھیلی نیم تاریکی کو دیکھا تھا۔۔۔زوہان کا اِس طرح خود کو تاریکیوں کی نظر کرتا دیکھ زنیشہ کی تکلیف میں اضافہ ہوا تھا۔۔۔۔

"کون۔۔۔۔۔؟؟؟"

زوہان ہلکی سے آہٹ پر آنکھیں کھولتا غضبناکی کا شکار ہوتا دھاڑا تھا۔۔۔۔

زنیشہ تو اُس کے اتنے غصے پر خوف سے کانپ کر رہ گئی تھی۔۔۔۔ایک پل کے لیے اُس کی ہمت جواب دے گئی تھی۔۔۔۔ اُس نے یہیں سے واپس پلٹ جانا چاہا تھا۔۔۔لیکن پھر خود کو تیار کرتی آگے بڑھ کر لائٹس آن کر گئی تھی۔۔۔۔

پل بھر میں پورا کمرہ روشنیوں میں نہا گیا تھا۔۔۔

زنیشہ کو وہاں دیکھ زوہان پل بھر کے لیے ساکت ہوا تھا۔۔۔

"تم یہاں کیوں آئی ہو۔۔۔۔۔؟"

زوہان فوراً اجنبی بنا تھا۔۔۔۔۔۔۔

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

"کیا مطلب میں یہاں کیوں آئی ہوں؟۔۔۔ آپ کو لگتا ہے کہ میں آپ کو اکیلا چھوڑوں گی۔۔۔؟"

زنیشہ اُس کے سرد لہجے کی پرواہ کیے بغیر اُس کی جانب بڑھی تھی۔۔۔

"زنیشہ میں بالکل ٹھیک ہوں۔۔۔ تم ابھی جاؤ یہاں سے۔۔۔"

زوہان نے اُس کی جانب سے رُخ موڑ لیا تھا۔۔ جبکہ اُس کے اتنے اجنبی انداز پر زنیشہ کا دماغ گھوم گیا تھا۔۔۔

"آپ سمجھتے کیا ہیں خود کو؟؟؟ جب دل چاہا مجھے اپنے قریب کر لیا۔۔۔ جب دل چاہا دور کر دیا۔۔۔ کیا کوئی بے جان کھیلونا سمجھ رکھا ہے مجھے۔۔۔ اگر ایسا ہی برتاؤ رکھنا تھا تو رہنے دیتے وہاں میران پیلس میں۔۔۔ کیوں لائے مجھے اپنے قریب۔۔۔"

جس طرح آپ مجھ سے اپنی نگاہیں چُرا رہیں ہیں۔۔۔ اُس سے صاف ظاہر ہے۔۔۔ کہ آپ کو مجھ سے رشتہ جوڑ کر پچھتاوا ہو رہا ہے۔۔۔ اگر ایسا ہی ہے تو ٹھیک ہے۔۔۔ میں آپ کی یہ غلطی سدھار دیتی ہوں۔۔۔ واپس جا رہی ہوں میں میران پیلس۔۔۔ بیٹھیں یہاں آپ اپنی تنہائی کے ساتھ۔۔۔"

زنیشہ ایک ہی سانس میں بولتی ملک زوہان کے شدید ترین غصے کو ہوا دے گئی تھی۔۔۔

زوہان نے اُس کی جانب بڑھتے اُس کی کلائی دبوچ کر اُسے اپنی جانب کھینچا تھا۔۔۔

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

"کیا بکواس کر رہی ہو تم؟؟؟... تمہارا دماغ خراب ہو گیا ہے کیا۔۔۔؟؟؟؟ اگر دوبارہ ایسی فضولیات بولنے کی کوشش کی تو مجھ سے بُرا کوئی نہیں ہو گا۔۔۔۔"

زوہان اُسے اپنے قریب تر کرتا۔۔۔بُری طرح برسا تھا اُس پر۔۔۔۔اُس کی گرم سانسوں سے زنیشہ کو اپنا چہرا جلتا ہوا محسوس ہوا تھا۔۔۔

لیکن وہ دل ہی دل میں اپنا پلان کامیاب ہونے پر مسکائی تھی۔۔۔زوہان کو پوری طرح خود میں اُلجھانے کا اُس کا پلان کامیاب ہو چکا تھا۔۔۔

زنیشہ کو وہاں دیکھ زوہان پل بھر کے لیے ساکت ہوا تھا۔۔۔

"تم یہاں کیوں آئی ہو۔.....؟"

زوہان فوراً اجنبی بنا تھا۔۔۔۔۔۔۔

"کیا مطلب میں یہاں کیوں آئی ہوں؟۔۔۔آپ کو لگتا ہے کہ میں آپ کو اکیلا چھوڑوں گی۔۔۔؟"

زنیشہ اُس کے سرد لہجے کی پرواہ کیے بغیر اُس کی جانب بڑھی تھی۔۔۔

"زنیشہ میں بالکل ٹھیک ہوں۔۔۔تم ابھی جاؤ یہاں سے۔۔۔"

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

زوہان نے اُس کی جانب سے رُخ موڑ لیا تھا۔۔ جبکہ اُس کے اتنے اجنبی انداز پر زنیشہ کا دماغ گھوم گیا تھا۔۔۔۔

"آپ سمجھتے کیا ہیں خود کو؟؟؟ جب دل چاہا مجھے اپنے قریب کر لیا۔۔۔ جب دل چاہا دور کر دیا۔۔۔ کیا کوئی بے جان کھیلونا سمجھ رکھا ہے مجھے۔۔۔ اگر ایسا ہی برتاؤ رکھنا تھا تو رہنے دیتے وہاں میران پیلس میں۔۔۔ کیوں لائے مجھے اپنے قریب۔۔۔۔

جس طرح آپ مجھ سے اپنی نگاہیں چُرا رہیں ہیں۔۔۔ اُس سے صاف ظاہر ہے۔۔۔ کہ آپ کو مجھ سے رشتہ جوڑ کر پچھتاوا ہو رہا ہے۔۔۔ اگر ایسا ہی ہے تو ٹھیک ہے۔۔۔ میں آپ کی یہ غلطی سدھار دیتی ہوں۔۔۔ دل بھر گیا ہے آپ کا مجھ سے تو ٹھیک ہے۔۔۔ واپس جا رہی ہوں میں میران پیلس۔۔۔ بیٹھیں یہاں آپ اپنی تنہائی کے ساتھ۔۔۔"

زنیشہ ایک ہی سانس میں بولتی ملک زوہان کے شدید ترین غصے کو ہوا دے گئی تھی۔۔۔

زوہان نے اُس کی جانب بڑھتے اُس کی کلائی دبوچ کر اُسے اپنی جانب کھینچا تھا۔۔۔

"کیا بکواس کر رہی ہو تم؟؟؟... تمہارا دماغ خراب ہو گیا ہے کیا۔۔۔؟؟؟؟ اگر دوبارہ ایسی فضولیات بولنے کی کوشش کی تو مجھ سے بُرا کوئی نہیں ہو گا۔۔۔۔"

زوہان اُسے اپنے قریب تر کرتا۔۔۔ بُری طرح برسا تھا اُس پر۔۔۔۔ اُس کی گرم سانسوں سے زنیشہ کو اپنا چہرا جلتا ہوا محسوس ہوا تھا۔۔۔

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

لیکن وہ دل ہی دل میں اپنا پلان کامیاب ہونے پر مسکائی تھی۔۔۔زوہان کو پوری طرح خود میں اُلجھانے کا اُس کا پلان کامیاب ہو چکا تھا۔۔۔

"تو اور کیا کہوں۔۔۔جو آپ مجھے محسوس ہو گا وہی بولوں گی نا۔۔۔۔"

زنیشہ اُس کی لال آنکھیں دیکھ اندر ہی اندر خوف سے کانپ گئی تھی۔۔۔مگر اُسے اپنے اِس آندھی طوفان بنے شوہر کو کیسے قابو کرنا تھا وہ اچھے سے جانتی تھی۔۔۔

"تمہیں کیسے لگا کہ میرا دل بھر گیا ہے تم سے۔۔۔یا میں تمہیں اپنی زندگی میں شامل کر کے پچھتا رہا ہوں۔۔۔تم یہ سوچ بھی کیسے سکتی ہو۔۔۔۔"

زوہان کو اُس کے ادا کیے جانے والے الفاظ پاگل کر رہے تھے۔۔۔اُس کے سامنے اگر زنیشہ کی جگہ کوئی اور آ کر ایسی گستاخی کرتا تو اب تک اپنے انجام کو پہنچ چکا ہوتا۔۔۔۔

"میرا ان پیلس والوں نے مجھ سے میرا سب کچھ چھین لیا ہے۔۔۔تم مجھے چھوڑ کر اُن کے پاس جانا چاہتی ہو۔۔۔۔"

اُس کے بالوں کی گدی پر ہاتھ کی مضبوط گرفت رکھتے اُس نے زنیشہ کا چہرا اپنے چہرے کے بے حد قریب کر رکھا تھا۔۔۔ اتنا کہ دونوں کی سانسیں اُلجھنیں لگی تھیں۔۔۔

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

"میں نہیں جانا چاہتی وہاں۔۔۔۔ آپ چاہیں گے تو کبھی نہیں جاؤں گی وہاں۔۔۔۔۔ آپ کے پاس آنا چاہتی ہوں۔۔۔ آپ کے قریب رہنا چاہتی ہوں۔۔۔ آپ مجھ سے اجنبیت برت رہے ہیں۔۔۔۔۔ مجھے خود سے دور رکھ رہے ہیں۔۔۔۔ "

زنیشہ نے اُس کا چہرا تھامتے محبت بھرے لہجے میں کہا تھا۔۔۔۔

"چھوڑ سکتی ہو میری خاطر اُن سب کو۔۔۔۔؟؟؟؟ میران پیلس کے ہر فرد سے۔۔۔۔ آژمیر میران سے رشتہ توڑ سکتی ہو میری خاطر۔۔۔۔۔؟؟؟"

زوہان اُس سے سوال کرتا استہزایہ لہجے میں بولا تھا۔۔۔۔

"تم مجھے چھوڑ سکتی ہو۔۔۔ مگر اُنہیں نہیں۔۔۔۔ تم جانتی ہو اُن لوگوں سے اتنی نفرت کے باوجود آج تک تمہیں اِس دوہرائے پر کیوں نہیں لایا میں۔۔۔ اِس خوف سے کیونکہ میں جانتا ہوں تم مجھے چھوڑ دو گی۔۔۔۔۔ تم سے لیے جانے والے امتحان میں ہار میری ہو گی۔۔۔"

زوہان زخمی نگاہوں سے اُسے دیکھتا اپنا مذاق اُڑاتے بولتا اُسے خود سے دور کر گیا تھا۔۔۔۔

زنیشہ غم کی مورت بنی اپنی جگہ ساکت ہو چکی تھی۔۔۔۔

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

زوہان اندر ہی اندر خود کو اتنی اذیت میں مبتلا کیے ہوئے تھا۔۔۔ اور وہ لاعلمی کا شکار۔۔۔ ہر بار اپنی ضد اور نادانی میں اُسے کیا کیا باتیں بول کر ہرٹ کرتی آئی تھی۔۔۔۔

اُسے آژمیر کے رخصتی سے کچھ دیر پہلے کے ادا کیے جانے والے الفاظ یاد آئے تھے۔۔۔

"زوہان کا خیال رکھنا زنیشہ۔۔۔ دنیا کے سامنے وہ خود کو جتنا بے حس اور سخت دل ظاہر کرتا ہے۔۔۔ حقیقت اِس کے بالکل برعکس ہے۔۔۔ وہ اپنے آپ کو اپنی ماں کو نہ بچا پانے کا قصوروار سمجھتے۔۔۔ خود کو سزا دے رہا ہے۔۔۔ وہ اندر ہی اندر ٹوٹ رہا ہے۔۔۔ اُسے سنبھال لینا۔۔۔ مجھ سے نفرت نہیں کرتا وہ۔۔۔ ہاں مگر شدید غصہ ہے۔۔۔ اور مجھ سے بہتر اُس کے غصے سے کوئی واقف نہیں ہے۔۔۔ مجھے کبھی وہ اپنے پاس نہیں آنے دیگا۔۔۔ اِس لیے دشمنی کا سہارا لے کر ہی۔۔۔ میں اُس کے ساتھ جُڑا ہوا ہوں۔۔۔ لیکن تم سے بہت محبت کرتا ہے وہ۔۔۔ تم ہی وہ واحد ہستی ہو۔۔۔ جو اُسے اُس اذیت سے باہر نکالنے کی ہمت اور حق دونوں رکھتی ہو۔۔۔ وہ تمہیں کبھی خود سے دور نہیں کرے گا۔۔۔۔"

زنیشہ نے اُس وقت انتہائی بے یقینی سے آژمیر کی جانب دیکھا تھا۔۔۔ اُس نے ہمیشہ دونوں بھائیوں کو ایک دوسرے کے آمنے سامنے جان لیوا دشمنوں کے رُوپ میں دیکھا تھا۔۔۔ دونوں آنکھوں میں ایک دوسرے کے لیے نفرت سجا کر پوری دنیا کے ساتھ ساتھ ایک دوسرے کو بھی بے وقوف بنائے ہوئے تھے۔۔۔

جبکہ حقیقت تو یہ تھی۔۔۔۔ جس نے زنیشہ کو سن کر دیا تھا۔۔۔۔

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

زنیشہ کے کانوں میں آژمیر کے الفاظ گونج رہے تھے۔۔۔جن کی وجہ سے اُسے فیصلہ کرنے میں زیادہ دشواری پیش نہیں آئی تھی۔۔۔

"میں جانتا تھا تم مجھے چھوڑ دو گی مگر اُنہیں نہیں۔۔۔"

زوہان اُس کی گہری خاموشی پر اُس پر ایک تلخ نگاہ ڈالتا اُس کے پاس سے گزرتا باہر کی جانب بڑھا تھا۔۔۔

"آپ سمجھتے کیا ہیں خود کو۔۔۔ہر بات کا علم ہے آپ کو۔۔۔میں کیا سوچ رہی ہوں۔۔۔یہ بھی جانتے ہیں آپ۔۔۔؟؟؟"

زنیشہ ہوش میں آتے اُس کے پیچھے لپکی تھی۔۔۔

لیکن زوہان اُس کی بات پر کان بند کرتا تیز قدموں سے نکلتا چلا گیا تھا۔۔۔

زنیشہ نے اُس کی اِس قدر روڈ نیس پر ڈبڈبائی آنکھوں سے اُسے دیکھا تھا۔۔۔جو سیڑھیاں اُتر رہا تھا۔۔۔

زوہان اُس کا فیصلہ سننے سے پہلے ہی وہاں سے ہٹ جانا چاہتا تھا۔۔۔ابھی وہ سیڑھیوں کے وسط میں ہی پہنچا تھا۔۔۔جب زنیشہ کی دلخراش چیخ پر زوہان نے تڑپ کر پیچھے دیکھا تھا۔۔۔

زنیشہ کا پیر سیڑھیوں سے پھسل چکا تھا۔۔۔وہ سر کے بل سیڑھیوں پر لڑھکنے ہی والی تھی جب زوہان ایک ہی جست میں دو دو تین زینے ایک ساتھ پھلانگتا اُس کو دوسری سیڑھی پر ہی تھام گیا تھا۔۔۔

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

زنیشہ اپنے پیر کو پکڑے بُری طرح رو دی تھی۔۔۔اُس کا پیر شاید مُڑ گیا تھا۔۔۔زوہان کی تو جیسے جان پر بن آئی تھی۔۔۔

وہ خود کو کوستا زنیشہ کو پوری احتیاط سے اُٹھاتا اپنے بیڈ روم کی جانب بڑھا تھا۔۔۔

زنیشہ اپنی ایکٹنگ پر خود کو داد دیتی زوہان کو دور جانے سے روک چکی تھی۔۔۔بنا یہ سوچے کہ اگر زوہان کو اُس کے جان بوجھ کر گرنے والے اِس ڈرامے کا پتا چل جاتا تو اُس کی کیسی شامت آنی تھی۔۔۔

@@@@@@@@@@

"بی بی جی آپ یہاں۔۔۔؟؟؟"

حاکم زنیشہ کو زوہان کے وائٹ کاٹیج میں آتا دیکھ بوکھلا گیا تھا۔۔۔اُس کا دل چاہا تھا پیچھے کھڑے ڈرائیور کا بھیجہ اُڑا دے۔۔۔

جو بنا اُسے بتائے زنیشہ کو یہاں لے آیا تھا۔۔۔

اب زوہان کے ہاتھوں اُس کی ٹانگیں تو ٹوٹنے ہی والی تھیں۔۔۔

"مجھے دیکھ کر اتنے گھبرا کیوں رہے ہو۔۔۔؟؟؟"

زنیشہ نے اپنی سیاہ شال درست کرتے اُسے کٹیلی نگاہوں سے گھورا تھا۔۔۔

"سر تو یہاں نہیں ہیں۔۔۔پھر آپ یہاں۔۔۔"

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

زوہان کے ساتھ مل کر بڑے بڑے دشمنوں کی چالیں اُنہیں پر پلٹ دینے والا زوہان کا خاص ملازمہ اُس کی بیوی کے آگے بالکل ہی بوکھلا چکا تھا۔۔۔

کیونکہ اُسے زوہان کے نزدیک اِس لڑکی کی اہمیت کا اچھے سے اندازہ تھا۔۔۔

"میں نے کب کہا۔۔۔ کہ میں تمہارے سر سے ملنے آئی ہوں۔۔۔ میں تو اپنے شوہر کا یہ دوسرا گھر دیکھنے آئی ہوں۔۔۔"

زنیشہ اُس کے لڑکھڑاتے لہجے سے ہی سمجھ گئی تھی کہ زوہان اندر تھا۔۔۔

"بی بی جی وہ اندر کنسٹرکشن کا کام چل رہا ہے۔۔۔"

حاکم کو سمجھ نہیں آرہا تھا کیا بہانہ بنائے۔۔۔

حاکم کی لاکھ کوششوں کے باوجود اُس کی ایک نہ سنتی۔ زنیشہ اندر داخل ہو چکی تھی۔۔۔

جہاں ہر طرف چھایا سناٹا دیکھ اُس کا دل ہول کر رہ گیا تھا۔۔۔

"زوہان کہاں ہیں۔۔۔؟ مجھے بتا دو ورنہ اُنہیں ڈھونڈ تو میں لوں گی ہی سہی۔۔۔"

زنیشہ کے انداز سے زوہان کی صحبت کا اثر واضح چھلک رہا تھا۔۔۔ جو زوہان کی طرح بات بعد میں کر رہی تھی۔۔۔ اور دھمکیاں پہلے دے رہی تھی۔۔۔

"سٹڈی روم میں۔۔۔"

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

حاکم مری مری آواز میں جواب دیتا اپنی اِس ضدی مالکن کے آگے ہار مان گیا تھا۔۔۔جو نہیں جانتی تھی کہ وہ ایک زخمی شیر کی کھچاڑ میں گھسنے جا رہی تھی۔۔۔۔

زنیشہ نے دھڑکتے دل کے ساتھ سٹڈی کا دروازہ دھکیلتے اندر پھیلی نیم تاریکی کو دیکھا تھا۔۔زوہان کا اِس طرح خود کو تاریکیوں کی نظر کرتا دیکھ زنیشہ کی تکلیف میں اضافہ ہوا تھا۔۔۔

"کون۔۔۔۔۔؟؟؟"

زوہان ہلکی سے آہٹ پر آنکھیں کھولتا غضبناکی کا شکار ہوتا دھاڑا تھا۔۔۔

زنیشہ تو اُس کے اتنے غصے پر خوف سے کانپ کر رہ گئی تھی۔۔۔ایک پل کے لیے اُس کی ہمت جواب دے گئی تھی۔۔۔۔ اُس نے یہیں سے واپس پلٹ جانا چاہا تھا۔۔لیکن پھر خود کو تیار کرتی آگے بڑھ کر لائٹس آن کر گئی تھی۔۔۔

پل بھر میں پورا کمرہ روشنیوں میں نہا گیا تھا۔۔

زنیشہ کو وہاں دیکھ زوہان پل بھر کے لیے ساکت ہوا تھا۔۔

"تم یہاں کیوں آئی ہو۔۔۔۔۔؟"

زوہان فوراً اجنبی بنا تھا۔۔۔۔۔۔

"کیا مطلب میں یہاں کیوں آئی ہوں؟۔۔۔آپ کو لگتا ہے کہ میں آپ کو اکیلا چھوڑوں گی۔۔۔؟"

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

زنیشہ اُس کے سرد لہجے کی پرواہ کیے بغیر اُس کی جانب بڑھی تھی۔۔۔

"زنیشہ میں بالکل ٹھیک ہوں۔۔۔ تم ابھی جاؤ یہاں سے۔۔۔"

زوہان نے اُس کی جانب سے رُخ موڑ لیا تھا۔ جبکہ اُس کے اتنے اجنبی انداز پر زنیشہ کا دماغ گھوم گیا تھا۔۔۔۔

"آپ سمجھتے کیا ہیں خود کو؟؟؟ جب دل چاہا مجھے اپنے قریب کر لیا۔۔۔ جب دل چاہا دور کر دیا۔۔۔ کیا کوئی بے جان کھیلونا سمجھ رکھا ہے مجھے۔۔۔ اگر ایسا ہی برتاؤ رکھنا تھا تو رہنے دیتے وہاں میران پیلس میں۔۔۔ کیوں لائے مجھے اپنے قریب۔۔۔

جس طرح آپ مجھ سے اپنی نگاہیں چُرا رہیں ہیں۔۔۔ اُس سے صاف ظاہر ہے۔۔۔ کہ آپ کو مجھ سے رشتہ جوڑ کر پچھتاوا ہو رہا ہے۔۔۔ اگر ایسا ہی ہے تو ٹھیک ہے۔۔۔ میں آپ کی یہ غلطی سدھار دیتی ہوں۔۔۔ واپس جا رہی ہوں میں میران پیلس۔۔۔ بیٹھیں یہاں آپ اپنی تنہائی کے ساتھ۔۔۔"

زنیشہ ایک ہی سانس میں بولتی ملک زوہان کے شدید ترین غصے کو ہوا دے گئی تھی۔۔۔

زوہان نے اُس کی جانب بڑھتے اُس کی کلائی دبوچ کر اُسے اپنی جانب کھینچا تھا۔۔۔

"کیا بکواس کر رہی ہو تم؟؟؟... تمہارا دماغ خراب ہو گیا ہے کیا۔۔۔؟؟؟؟ اگر دوبارہ ایسی فضولیات بولنے کی کوشش کی تو مجھ سے بُرا کوئی نہیں ہو گا۔۔۔۔"

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

زوہان اُسے اپنے قریب تر کرتا۔۔۔بُری طرح برسا تھا اُس پر۔۔۔۔اُس کی گرم سانسوں سے زنیشہ کو اپنا چہرا جلتا ہوا محسوس ہوا تھا۔۔۔

لیکن وہ دل ہی دل میں اپنا پلان کامیاب ہونے پر مسکائی تھی۔۔۔زوہان کو پوری طرح خود میں اُلجھانے کا اُس کا پلان کامیاب ہو چکا تھا۔۔۔

زنیشہ کو وہاں دیکھ زوہان پل بھر کے لیے ساکت ہوا تھا۔۔۔

"تم یہاں کیوں آئی ہو۔۔۔۔۔؟"

زوہان فوراً اجنبی بنا تھا۔۔۔۔۔۔

"کیا مطلب میں یہاں کیوں آئی ہوں؟۔۔۔آپ کو لگتا ہے کہ میں آپ کو اکیلا چھوڑوں گی۔۔۔۔؟"

زنیشہ اُس کے سرد لہجے کی پرواہ کیے بغیر اُس کی جانب بڑھی تھی۔۔۔

"زنیشہ میں بالکل ٹھیک ہوں۔۔۔تم ابھی جاؤ یہاں سے۔۔۔"

زوہان نے اُس کی جانب سے رُخ موڑ لیا تھا۔۔جبکہ اُس کے اتنے اجنبی انداز پر زنیشہ کا دماغ گھوم گیا تھا۔۔۔۔

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

"آپ سمجھتے کیا ہیں خود کو؟؟؟ جب دل چاہا مجھے اپنے قریب کر لیا۔۔۔ جب دل چاہا دور کر دیا۔۔۔ کیا کوئی بے جان کھیلونا سمجھ رکھا ہے مجھے۔۔۔ اگر ایسا ہی برتاؤ رکھنا تھا تو رہنے دیتے وہاں میران پیلس میں۔۔۔ کیوں لائے مجھے اپنے قریب۔۔۔

جس طرح آپ مجھ سے اپنی نگاہیں چُرا رہیں ہیں۔۔۔ اُس سے صاف ظاہر ہے۔۔۔ کہ آپ کو مجھ سے رشتہ جوڑ کر پچھتاوا ہو رہا ہے۔۔۔ اگر ایسا ہی ہے تو ٹھیک ہے۔۔۔ میں آپ کی یہ غلطی سدھار دیتی ہوں۔۔۔ دل بھر گیا ہے آپ کا مجھ سے تو ٹھیک ہے۔۔۔ واپس جا رہی ہوں میں میران پیلس۔۔۔ بیٹھیں یہاں آپ اپنی تنہائی کے ساتھ۔۔۔"

زنیشہ ایک ہی سانس میں بولتی ملک زوہان کے شدید ترین غصے کو ہوا دے گئی تھی۔۔۔

زوہان نے اُس کی جانب بڑھتے اُس کی کلائی دبوچ کر اُسے اپنی جانب کھینچا تھا۔۔۔

"کیا بکواس کر رہی ہو تم؟؟؟... تمہارا دماغ خراب ہو گیا ہے کیا۔۔۔؟؟؟؟ اگر دوبارہ ایسی فضولیات بولنے کی کوشش کی تو مجھ سے بُرا کوئی نہیں ہو گا۔۔۔۔"

زوہان اُسے اپنے قریب تر کرتا۔۔۔ بُری طرح برسا تھا اُس پر۔۔۔۔ اُس کی گرم سانسوں سے زنیشہ کو اپنا چہرا جلتا ہوا محسوس ہوا تھا۔۔۔

لیکن وہ دل ہی دل میں اپنا پلان کامیاب ہونے پر مسکائی تھی۔۔۔ زوہان کو پوری طرح خود میں اُلجھانے کا اُس کا پلان کامیاب ہو چکا تھا۔۔۔

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

"تو اور کیا کہوں۔۔۔جو آپ مجھے محسوس ہو گا وہی بولوں گی نا۔۔۔۔"

زنیشہ اُس کی لال آنکھیں دیکھ اندر ہی اندر خوف سے کانپ گئی تھی۔۔۔ مگر اُسے اپنے اِس آندھی طوفان بنے شوہر کو کیسے قابو کرنا تھا وہ اچھے سے جانتی تھی۔۔۔

"تمہیں کیسے لگا کہ میرا دل بھر گیا ہے تم سے۔۔۔یا میں تمہیں اپنی زندگی میں شامل کر کے پچھتا رہا ہوں۔۔۔تم یہ سوچ بھی کیسے سکتی ہو۔۔۔۔"

زوہان کو اُس کے ادا کیے جانے والے الفاظ پاگل کر رہے تھے۔۔۔اُس کے سامنے اگر زنیشہ کی جگہ کوئی اور آ کر ایسی گستاخی کرتا تو اب تک اپنے انجام کو پہنچ چکا ہوتا۔۔۔۔

"میران پیلس والوں نے مجھ سے میرا سب کچھ چھین لیا ہے۔۔۔تم مجھے چھوڑ کر اُن کے پاس جانا چاہتی ہو۔۔۔"

اُس کے بالوں کی گدی پر ہاتھ کی مضبوط گرفت رکھتے اُس نے زنیشہ کا چہرا اپنے چہرے کے بے حد قریب کر رکھا تھا۔۔۔ اتنا کہ دونوں کی سانسیں اُلجھنیں لگی تھیں۔۔۔

"میں نہیں جانا چاہتی وہاں۔۔۔آپ چاہیں گے تو کبھی نہیں جاؤں گی وہاں۔۔۔۔آپ کے پاس آنا چاہتی ہوں۔۔۔ آپ کے قریب رہنا چاہتی ہوں۔۔۔ آپ مجھ سے اجنبیت برت رہے ہیں۔۔۔۔مجھے خود سے دور رکھ رہے ہیں۔۔۔ "

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

زنیشہ نے اُس کا چہرا تھامتے محبت بھرے لہجے میں کہا تھا۔۔۔

"چھوڑ سکتی ہو میری خاطر اُن سب کو۔۔۔؟؟؟؟میران پیلس کے ہر فرد سے۔۔۔ آژمیر میران سے رشتہ توڑ سکتی ہو میری خاطر۔۔۔۔؟؟؟"

زوہان اُس سے سوال کرتا استہزایہ لہجے میں بولا تھا۔۔۔

"تم مجھے چھوڑ سکتی ہو۔۔۔ مگر اُنہیں نہیں۔۔۔ تم جانتی ہو اُن لوگوں سے اتنی نفرت کے باوجود آج تک تمہیں اِس دوہرائے پر کیوں نہیں لایا میں۔۔۔ اِس خوف سے کیونکہ میں جانتا ہوں تم مجھے چھوڑ دو گی۔۔۔۔ تم سے لیے جانے والے امتحان میں ہار میری ہو گی۔۔۔"

زوہان زخمی نگاہوں سے اُسے دیکھتا اپنا مذاق اُڑاتے بولتا اُسے خود سے دور کر گیا تھا۔۔۔۔

زنیشہ غم کی مورت بنی اپنی جگہ ساکت ہو چکی تھی۔۔۔

زوہان اندر ہی اندر خود کو اتنی اذیت میں مبتلا کیے ہوئے تھا۔۔۔ اور وہ لاعلمی کا شکار۔۔۔ ہر بار اپنی ضد اور نادانی میں اُسے کیا کیا باتیں بول کر ہرٹ کرتی آئی تھی۔۔۔

اُسے آژمیر کے رخصتی سے کچھ دیر پہلے کے ادا کیے جانے والے الفاظ یاد آئے تھے۔۔۔

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

"زوہان کا خیال رکھنا زنیشہ۔۔۔ دنیا کے سامنے وہ خود کو جتنا بے حس اور سخت دل ظاہر کرتا ہے۔۔۔ حقیقت اِس کے بالکل برعکس ہے۔۔۔۔ وہ اپنے آپ کو اپنی ماں کو نہ بچا پانے کا قصوروار سمجھتے۔۔۔۔ خود کو سزا دے رہا ہے۔۔۔۔ وہ اندر ہی اندر ٹوٹ رہا ہے۔۔۔۔ اُسے سنبھال لینا۔۔۔۔ مجھ سے نفرت نہیں کرتا وہ۔۔۔۔ ہاں مگر شدید غصہ ہے۔۔۔۔ اور مجھ سے بہتر اُس کے غصے سے کوئی واقف نہیں ہے۔۔۔۔ مجھے کبھی وہ اپنے پاس نہیں آنے دیگا۔۔۔۔ اِس لیے دشمنی کا سہارا لے کر ہی۔۔۔ میں اُس کے ساتھ جُڑا ہوا ہوں۔۔۔۔ لیکن تم سے بہت محبت کرتا ہے وہ۔۔۔۔ تم ہی وہ واحد ہستی ہو۔۔۔ جو اُسے اُس اذیت سے باہر نکالنے کی ہمت اور حق دونوں رکھتی ہو۔۔۔۔ وہ تمہیں کبھی خود سے دور نہیں کرے گا۔۔۔۔"

زنیشہ نے اُس وقت انتہائی بے یقینی سے آژمیر کی جانب دیکھا تھا۔۔۔۔ اُس نے ہمیشہ دونوں بھائیوں کو ایک دوسرے کے آمنے سامنے جان لیوا دشمنوں کے رُوپ میں دیکھا تھا۔۔۔۔ دونوں آنکھوں میں ایک دوسرے کے لیے نفرت سجا کر پوری دنیا کے ساتھ ساتھ ایک دوسرے کو بھی بے وقوف بنائے ہوئے تھے۔۔۔۔

جبکہ حقیقت تو یہ تھی۔۔۔۔۔ جس نے زنیشہ کو سن کر دیا تھا۔۔۔۔۔

زنیشہ کے کانوں میں آژمیر کے الفاظ گونج رہے تھے۔۔۔۔ جن کی وجہ سے اُسے فیصلہ کرنے میں زیادہ دشواری پیش نہیں آئی تھی۔۔۔۔

"میں جانتا تھا تم مجھے چھوڑ دو گی مگر اُنہیں نہیں۔۔۔۔"

زوہان اُس کی گہری خاموشی پر اُس پر ایک تلخ نگاہ ڈالتا اُس کے پاس سے گزرتا باہر کی جانب بڑھا تھا۔۔۔۔۔

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

"آپ سمجھتے کیا ہیں خود کو۔۔۔ ہر بات کا علم ہے آپ کو۔۔۔ میں کیا سوچ رہی ہوں۔۔۔ یہ بھی جانتے ہیں آپ۔۔۔۔؟؟؟"

زنیشہ ہوش میں آتے اُس کے پیچھے لپکی تھی۔۔۔۔

لیکن زوہان اُس کی بات پر کان بند کرتا تیز قدموں سے نکلتا چلا گیا تھا۔۔۔۔

زنیشہ نے اُس کی اِس قدر روڈ نیس پر ڈبڈبائی آنکھوں سے اُسے دیکھا تھا۔۔۔۔ جو سیڑھیاں اُتر رہا تھا۔۔۔۔

زوہان اُس کا فیصلہ سننے سے پہلے ہی وہاں سے ہٹ جانا چاہتا تھا۔۔۔۔ ابھی وہ سیڑھیوں کے وسط میں ہی پہنچا تھا۔۔۔ جب زنیشہ کی دلخراش چیخ پر زوہان نے تڑپ کر پیچھے دیکھا تھا۔۔۔۔

زنیشہ کا پیر سیڑھیوں سے پھسل چکا تھا۔۔۔۔ وہ سر کے بل سیڑھیوں پر لڑھکنے ہی والی تھی جب زوہان ایک ہی جست میں دو دو تین زینے ایک ساتھ پھلانگتا اُس کو دوسری سیڑھی پر ہی تھام گیا تھا۔۔۔

زنیشہ اپنے پیر کو پکڑے بُری طرح رو دی تھی۔۔۔ اُس کا پیر شاید مُڑ گیا تھا۔۔۔ زوہان کی تو جیسے جان پر بن آئی تھی۔۔۔۔

وہ خود کو کوستا زنیشہ کو پوری احتیاط سے اُٹھاتا اپنے بیڈ روم کی جانب بڑھا تھا۔۔۔۔

زنیشہ اپنی ایکٹنگ پر خود کو داد دیتی زوہان کو دور جانے سے روک چکی تھی۔۔۔۔ بنا یہ سوچے کہ اگر زوہان کو اُس کے جان بوجھ کر گرنے والے اِس ڈرامے کا پتا چل جاتا تو اُس کی کیسی شامت آنی تھی۔۔۔۔

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

@@@@@@@@

حاعفہ پھٹی پھٹی آنکھوں سے سامنے بیٹھے قاسم صاحب کے کیے جانے والے انکشاف پر اُنہیں دیکھتی۔۔۔کتنے ہی لمحے ہل بھی نہیں پائی تھی۔۔۔۔

اُس کی بہن کے بارے میں اتنی اہم بات سب کو معلوم ہو چکی تھی۔۔۔۔سوائے اُس کے۔۔۔۔۔

وہ ماورا کی تلاش میں اُس کی جانب بڑھ رہی تھی جب قاسم صاحب اُسے ضروری بات کرنے کا کہتے اپنے ساتھ اپنے روم میں لے گئے تھے۔۔۔۔جہاں پہلے سے موجود شہاب درانی اور منہاج درانی کو موجود دیکھ وہ ٹھٹھک گئی تھی۔۔۔۔

لیکن قاسم صاحب نے اُن کے وہاں موجود ہونے کا جو ریزن بتایا تھا اُسے سن کر میران پیلس کی در و دیوار اُس کی نگاہوں میں گھوم کر رہ گئی تھیں۔۔۔

ماورا کے ساتھ اتنا سب ہوا تھا اور اُس نے حاعفہ کو کچھ بھی بتانا گوارہ نہیں کیا تھا۔۔۔۔حاعفہ اُس سے اپنی چھوٹی سے چھوٹی تکلیف اِسی لیے شیئر کرتی تھی تاکہ وہ بھی اُس کے ساتھ اپنی پرابلم ڈسکس کرے۔۔۔۔

لیکن ماورا نے تو اپنی تکلیف کی بھنک بھی نہیں لگنے دی تھی اُسے۔۔۔۔

اُسے منہاج پر بھی بہت غصہ آیا تھا لیکن وہ اپنی سزا بھگت چکا تھا۔۔۔۔اب اُسے کچھ بھی کہنا مناسب نہیں تھا۔۔۔۔اُس کی آنکھوں میں اپنی بہن کے لیے بے پناہ محبت دیکھ حاعفہ کے اُس سے سارے شکوے دھل گئے تھے۔۔۔۔

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

اور ماورا کو اُس کی زندگی کی سب سے بڑی خوشی دینے کے لیے وہ باقی سب کے ساتھ اُن کے پلان میں شریک ہو چکی تھی۔۔۔۔

حاعفہ کو مانتے دیکھ منہاج نے گھر کے باقی لوگوں کو بھی وہاں بلا لیا تھا۔۔۔وہ پہلے بھی شہاب درانی کے ساتھ کئی بار یہاں آ چکا تھا۔۔۔اِس لیے اُس کی سب سے جان پہچان تھی۔۔۔۔

"باقی سب کی تو خیر ہے۔۔۔ماوراتک کو پٹالیں گے ہم۔۔۔لیکن کسی نے اصل مسئلے پر غور کیا ہے۔۔۔؟؟؟"

فجر کی بات پر سب نے سوالیہ نظروں سے اُسے دیکھا تھا۔۔۔۔

"آژمیر لالہ۔۔۔۔وہ کسی صورت ہمارے پلان میں شامل نہیں ہونگے۔۔۔اُن کی وجہ سے ہمارا پلان چوپٹ ہو سکتا ہے۔۔۔۔"

فجر کی بات پر سب کی نگاہیں بے ساختہ حاعفہ کی جانب اُٹھی تھیں۔۔۔۔

"کیا۔۔۔۔ ؟؟؟؟"

حاعفہ اُن کی نگاہوں کا مفہوم سمجھ کر بھی انجان بنی تھی۔۔۔۔

"منہاج لالہ۔۔۔۔یہ آخری مارکہ آپ کی سالی صاحبہ ہی سر کر سکتی ہیں۔۔۔۔ہم سب کو سو فیصد یقین ہے۔۔۔۔آژمیر لالہ اِن کی بات کسی صورت نہیں ٹالیں گے۔۔۔"

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

رامین نے بھی لمقہ دیا تھا۔۔۔

"اچھا اور تمہیں یہ سو فیصد یقین کس غلط فہمی کی بنیاد پر ہے۔۔۔۔"

حاعفہ اُن سب کی جانب سے خود کو بلی کا بکرا بنائے جانے پر خفگی سے بولی۔۔۔۔

"آج صبح ناشتے کے ٹیبل پر ہی ہم سب کو اِس بات کا اندازہ اچھی طرح ہو گیا ہے۔۔۔۔اب آپ جائیں اور کام پر لگ جائیں۔۔۔۔ویسے بھی آپ کے شوہر نامدار آپ ہی کو ڈھونڈ رہے تھے ابھی۔۔۔۔۔"

صدف نے تفصیل سے جواب دیتے حاعفہ کی بولتی بند کر دی تھی۔۔۔۔انکار کا مزید کوجواز نہ ملتے اُسے حامی بھرنی پڑھی تھی۔۔۔۔۔

وہ سب جانتے تھے کہ آژمیر کو کسی بھی بات کے لیے منانا کتنا مشکل تھا۔۔۔اِس لیے سب نے حاعفہ کا انتخاب ہی کیا تھا۔۔۔۔۔۔

حاعفہ سب کے پُرزور اصرار پر مان تو گئی تھی۔۔۔مگر اب آژمیر کی تلاش میں اِدھر اُدھر دیکھتی وہ کانپتے دل کے ساتھ آگے بڑھی تھی۔۔۔۔ماورا کو وہ بھی یہ سرپرائز دینا چاہتی تھی۔۔۔۔جس کے لیے اُس نے خود کو پوری طرح سے بقول رامین کے مارکہ سر کرنے کے لیے تیار کر لیا تھا۔۔۔۔

@@@@@@@@

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

"بہت درد ہو رہا ہے۔۔۔۔"

زوہان اُس کے لال ہوتے نازک پیر کو دیکھتے انتہائی فکر مندی سے بولا تھا۔۔۔ جس میں اُس کی پہنائی گئی پائل اُسے مزید حسین بنا رہی تھی۔۔۔۔۔۔

"آپ کو کیا فرق پڑتا ہے۔۔۔۔ آپ جائیں۔۔۔ جہاں جا رہے تھے۔۔۔ میں اپنے درد سے خود ہی نبٹ لوں گی۔۔۔۔"

زنیشہ اُس کی گرفت سے اپنا پیر کھینچنے کی ناکام کوشش کرتی نروٹھے لہجے میں بولی تھی۔۔۔۔

زوہان نے گھورتی نظروں سے اُس کی جانب دیکھا تھا۔۔۔۔

زرا سے درد پر واویلا مچا دینے والی زنیشہ میران اتنی بڑی چوٹ پر اتنے سکون سے بیٹھی پیر ہلا جلا رہی تھی۔۔۔۔۔۔

زوہان کو ایک سیکنڈ لگا تھا۔۔۔ اُس کا یہ ناٹک پکڑنے میں۔۔۔۔

"اوکے ایزیوش۔۔۔۔۔"

یہ لڑکی جب سے آئی تھی۔۔۔ اپنی اُلٹی سیدھی حرکتوں سے اُسے زچ کر کے رکھا ہوا تھا۔۔۔ آج کے دن وہ کسی سے بات کرنا بھی پسند نہیں کرتا تھا۔۔۔ لیکن زنیشہ نے اُسے پوری طرح خود میں اُلجھاتے اُسے اُس کی تکلیف تو بھلا ہی دی تھی۔۔۔۔۔

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

زوہان نے اُس کے پیر کو اپنی گرفت سے آزاد کرتے اُس کی جانب سے رُخ موڑ لیا تھا۔۔۔ لیکن وہاں سے اُٹھا نہیں تھا۔۔۔۔۔

"واٹ۔۔۔۔۔"

زنیشہ کی آنکھوں کے ساتھ ساتھ حیرت کی زیادتی سی منہ بھی کھل چکا تھا۔۔۔ مطلب اُس کی تکلیف سے بھی اب اِس کھٹور شخص کو کوئی فرق نہیں پڑتا تھا۔۔۔

"آئی ہیٹ یو۔۔۔۔"

زنیشہ آنکھوں میں آنسو بھرے بولتی زوہان کو اچھا خاصہ ڈسٹرب کر گئی تھی۔۔۔

"سیم ہیئر۔۔۔۔"

زوہان کوشش کے باوجود خود کو اُس کی اِس معصوم قاتلانہ اداؤں سے بچا پانے میں کامیاب نہیں ہو پا رہا تھا۔۔۔

زوہان کا ایک بار پھر ویسا ہی سرد اور کھردرا جواب زنیشہ کا چہرا غصہ اود خفگی سے لال کر گیا تھا۔۔

اِس سے پہلے کے پہلے کے زنیشہ کچھ بولتی۔۔۔ زوہان اُسے دونوں ٹانگوں سے تھام کر اپنی جانب کھینچ چکا تھا۔۔

زنیشہ اُس کے اِس جارحانہ عمل کے لیے بالکل بھی تیار نہیں تھی۔۔۔ اُس کے فولادی سینے سے ٹکراتی سیدھی اُس کی گود میں آن سمائی تھی۔۔۔۔

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

"کیوں ڈسٹرب کر رہی ہو مجھے۔۔۔؟؟؟"

زوہان اُس کی ریلنگ کے ساتھ ٹکرانے کی وجہ سے لال ہوئی پیشانی سہلاتے گھمبیر سرگوشیانہ لہجے میں بولتا۔۔۔اُس کی سانسیں تیز کر گیا تھا۔۔۔

"کیونکہ میں ڈسٹرب کرنے کا حق رکھتی ہوں۔۔۔آپ مجھے روک نہیں سکتے۔۔۔۔"

زنیشہ اُس کے سخت تیوروں سے بنا گھبرائے دوبدو بولی تھی۔۔۔اُس نے اب تک زوہان کے حصار سے نکلنے کی کوشش بھی نہیں کی تھی۔۔۔

اُس کا یہ بدلاؤ۔۔۔زوہان کے لیے کافی خوش کن تھا۔۔۔

"تم تو مجھے چھوڑ کر جا رہی ہو۔۔۔پھر کیسا حق۔۔۔؟؟؟"

زوہان کے دل میں اُس کی بات کھب کر رہ گئی تھی۔۔۔

لیکن اِس بار زنیشہ نے بھی ٹھان لی تھی اِس شخص کی عقل ٹھکانے لگا کر رہے گی۔۔۔

زوہان کا گریبان دونوں مٹھیوں میں دبوچتے وہ اُس کا چہرا اپنے بے حد قریب کر گئی تھی۔۔۔

"مسٹر زوہان میران۔۔۔آپ کو کیوں لگتا ہے کہ میں اتنی آسانی سے آپ کی جان چھوڑ دوں گی۔۔۔اِس بات کو اپنے دل و دماغ سے نکال دیں کہ زنیشہ میران کبھی بھی آپ سے دستبردار ہو گی۔۔۔پوری دنیا کو چھوڑ سکتی ہوں۔۔۔آپ کو

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

نہیں۔۔۔چاہے پھر اُن دنیاوالوں میں میران پیلس والے ہی شامل کیوں نہ ہوں۔۔۔ملک زوہان زندگی کے کسی بھی مقام پر ہارے یہ گوارہ نہیں ہے اُس کی بیوی کو۔۔۔میں اب کبھی مڑ کر نہیں دیکھوں گی اُن کی جانب۔۔۔کیونکہ میرے لیے آپ اور آپ کی خوشی سے بڑھ کر کچھ نہیں ہے۔۔۔۔"

زنیشہ مدھم سرگوشیانہ لہجے میں بولتی زوہان کا سارا غصہ،اضطراب اور بے چینی اپنے لفظوں میں سمیٹ گئی تھی۔۔۔۔

زوہان میران خود کو اِس ساحرہ کے سامنے پگھلنے سے روک نہیں پایا تھا۔۔۔جو ہر بار اُسے اپنے سحر میں جکڑتی کہیں اور دیکھنے کے قابل ہی نہیں چھوڑتی تھی۔۔۔

زوہان جھکا تھا اور اُس کے چہرے پر اپنے جنون کی داستان رقم کرتا چلا گیا تھا۔۔۔

زنیشہ اُس کے لمس کی شدت پر جی جان سے لرز اُٹھی تھی۔۔۔جب زوہان نے اُسے خود میں سموتے اُس کے نازک وجود کی کپکپاہٹ کو اپنے وجود میں اُتار لیا تھا۔۔۔

@@@@@@@@

حاعفہ روم میں داخل ہوئی تھی جہاں اُسے آئزمیر ڈریسنگ ٹیبل کے سامنے کھڑا تیار ہوتا نظر آیا تھا۔۔۔

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

حاعفہ اُسے کن اکھیوں سے دیکھتی الماری کی جانب بڑھ گئی تھی۔۔۔جہاں سے اُسے کچھ نہیں چاہیے تھا۔۔تھوڑی دیر تک الماری میں کپڑے اندر سے اُدھر کرنے کے بعد وہ اُس کے پٹ بند کرتی آژمیر کی جانب پلٹی تھی۔۔۔

جسے دیکھ کر لگ رہا تھا کہ اُس کا پورا فوکس صرف اپنی کی تیاری پر ہے۔۔۔

"تیار تو ایسے ہو رہے ہیں۔۔۔جیسے ڈیٹ پر جانا ہو۔۔۔"

حاعفہ زیرِ لب بڑبڑائی تھی۔۔۔

"مجھ سے کچھ کہا۔۔۔؟؟؟"

اُسے صوفے کی جانب بڑھتے دیکھ آژمیر نے پلٹ کر اُس سے پوچھا تھا۔۔۔

"نہیں۔۔۔"

حاعفہ نے خفگی سے جواب دیا تھا۔۔وہ دو ہی دنوں میں اُس کی محبت اور توجہ کی اِس قدر عادی ہو چکی تھی۔۔کہ آژمیر کا ذرا سا بھی اگنور کرنا اُس کو ایسے ہی بے چین کر دیتا تھا۔۔

وہ مسلسل آژمیر کی توجہ اپنی جانب کھینچنے کی کوششوں میں تھی۔۔اِس بات سے انجان کہ آژمیر مر رسے پوری طرح اُس کی حرکتوں پر نظر رکھے ہوئے تھا۔۔۔

جواب بیڈ پر بالکل سیٹ تکیوں کو اُٹھا کر دوبارہ سیٹ کر رہی تھی۔۔۔

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

ایک تو اُسے یہ سمجھ نہیں آرہا تھا کہ آژمیر کو کیسے منائے۔۔۔اُوپر سے وہ اُس کی جانب دیکھ بھی نہیں رہا تھا۔۔۔۔

حاعفہ کا موڈ اچھی طرح خراب ہو چکا تھا۔۔۔

"حاعفہ کم۔ہئیر۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔"

حاعفہ کو باہر جاتا دیکھ آژمیر آواز دے کر روک چکا تھا۔۔۔اُس کی گھمبیر بھاری آواز ہمیشہ حاعفہ کی دھڑکنوں میں تغیانی برپا کر جاتی تھی۔۔۔ہر گزرتے لمحے کے ساتھ۔۔۔آژمیر کے لیے اُس کی دیوانگی میں اضافہ ہی ہو رہا تھا۔۔۔۔۔۔۔

"آپ کو شاید کہیں جانا ہے۔۔۔آپ تیار ہو لیں۔۔۔میری وجہ سے ڈسٹرب ہو جائیں گے۔۔۔۔"

حاعفہ کو اُس کا آج کے دن بھی یوں جانا بالکل بھی پسند نہیں آیا تھا۔۔۔جو شخص ہمیشہ ہر ایک کو نخرے دیکھانے کا عادی تھا۔۔۔اور کسی کی جرأت نہیں ہوتی تھی۔۔۔پلٹ کر اُس کی کسی بات کا انکار کرے۔۔۔آج اُس کی چہیتی بیوی اُس کے سامنے پورے حق سے ایسا کر رہی تھی۔۔۔

حاعفہ کی بات پر آژمیر نے مُڑ کر اُسے گھورا تھا۔۔۔

جہاں وہ اپنے نظر انداز کیے جانے پر ناراضگی کا اظہار کرتی روم سے نکلی تھی۔۔۔

"حاعفہ۔۔۔۔خاموشی سے واپس آجاؤ۔۔۔ورنہ میں باہر سے سب کے سامنے اُٹھا کر لانے کی بھی ہمت رکھتا ہوں۔۔۔۔اور تم اچھے سے جانتی ہو۔۔۔میں کسی کا لحاظ نہیں کروں گا۔۔۔۔"

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

آژمیر نے اُسے دھمکی دی تھی۔۔۔۔

جسے سنتے حاعفہ کے قدم تھمے تھے۔۔۔اُس نے پلٹ کر خفگی سے گھورا تھا آژمیر کو۔۔۔۔جو اُس کے سامنے غصہ کرنا تو بھول ہی چکا تھا اور اپنی پیار بھری دھمکیوں سے اُس سے ہر بات منوا رہا تھا۔۔۔۔

آپ کہاں جا رہے ہیں۔۔۔۔؟"

حاعفہ منہ پھلائے اُس کے قریب آئی تھی۔۔۔۔

"تم کہوں تو کہیں نہیں جاؤں گا۔۔۔۔"

اُس کی نازک کلائیاں پکڑ کر اپنی کمر میں حمائل کرتے۔۔۔۔آژمیر اُس کے ماتھے پر لب رکھ گیا تھا۔۔۔۔

"مجھے نہیں پتا تھا میری بیوی غصے میں اتنی ہاٹ لگتی ہو۔۔۔تمہیں ایسے دیکھ کر میرا دل چاہتا ہے کہ۔۔۔۔"

اِس سے پہلے کے آژمیر کوئی بے باک جملہ ادا کرتا حاعفہ اُس کے ہونٹوں پر ہاتھ رکھتی خاموش کروا گئی تھی۔۔۔۔جس پر لب رکھتے آژمیر نے اُس کی نرماہٹیں محسوس کی تھیں۔۔۔۔

"آپ کے سامنے بھلا کسی کا غصہ ٹک سکتا ہے۔۔۔۔۔۔"

حاعفہ اُس کے خوبرو چہرے کو محبت پاش نگاہوں سے دیکھتے ہوئے بولی۔۔۔۔

"تم کرونا۔۔۔۔میں برداشت کرنے کو تیار ہوں۔۔۔۔۔"

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

آژمیر نے ہاتھ بڑھاتے اُس کا کیچر بالوں سے نکال لیا تھا۔۔۔ جس کی وجہ سے اُس کی گھنیری زلفیں آبشار کی طرح اُس کے نازک وجود پر پھیل گئی تھیں۔۔۔۔ آژمیر نے مبہوت ہو کر یہ دلکشی بھرا منظر دیکھا تھا۔۔

وہ حاعفہ کے حسین کمر تک گرتے لمبے بالوں کا دیوانہ تھا۔۔۔ اُس کی فرمائش پر ہی حاعفہ روم میں اپنے بالوں کو کھلا ہی رکھتی تھی۔۔۔ لیکن اگر جوڑے میں قید رہ جاتے تو آژمیر ایسے ہی اپنے ہاتھوں سے یہ کام کر لیتا تھا۔۔۔۔۔۔

"مجھے آپ سے ایک بہت ضروری بات کرنی ہے۔۔۔۔"

حاعفہ نے ماواوالی بات کا آغاز کیا تھا۔۔۔ جس کے لیے اُن سب نے حاعفہ کو خاص طور پر منتے ترلوں سے آژمیر کو منانے کے لیے اُس کے پاس بھیجا تھا۔۔۔ کیونکہ ایک آژمیر ہی اُن کا اتنی محنت سے بنایا گیا پلان چوپٹ کر سکتا تھا۔۔۔۔۔

"ہمم۔۔۔ بولو۔۔۔۔"

اُس کے چہرے پر آئی بالوں کی لٹوں کو پیچھے ہٹاتے وہ نرمی سے بولا تھا۔۔۔ جبکہ اُس کی مسلسل کی جانے والی چھوٹی چھوٹی گستاخیوں پر حاعفہ کا چہرا بالکل گلنار ہو چکا تھا۔۔۔۔

"آپ پہلے پرامس کریں۔۔۔ میری بات مانیں گے۔۔۔۔۔"

حاعفہ کی بات پر آژمیر نے مشکوک نظروں سے اُس کی جانب دیکھا تھا۔۔۔

"رئیلی۔۔۔۔؟؟؟ اتنی سیریس بات ہے۔۔۔۔؟؟"

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

آژمیر کے پوچھنے پر حاعفہ نے اُسے سارا پلان بتا دیا تھا۔۔۔

"آپ کو اور کچھ نہیں کرنا بس۔۔۔ماورا کے سامنے منہاج کا کوئی ذکر نہیں کرنا تا کہ اُسے پتا نہ چل سکے۔۔۔۔۔پلیز میری خاطر مان جائیں۔۔۔۔"

حاعفہ آژمیر کو انکار کے لیے منہ کھولتا دیکھ لجاجت سے بولتی آژمیر کے ہونٹوں پر دلفریب مسکراہٹ بکھیر گئی تھی۔۔۔۔ یہ لڑکی اور اِس کے نئے نئے خوبصورت رُوپ۔۔۔وہ فدا کیسے نہ ہوتا۔۔۔۔۔

"اور ایسا کرنے کے بدلے مجھے کیا ملے گا۔۔۔۔۔؟؟؟"

آژمیر نے اُس کے حسین تل کو چھوا تھا۔۔۔۔۔حاعفہ اُس کی مونچھوں کی چھبن پر کسمسائی تھی۔۔۔ آژمیر کا لمس ہمیشہ شدت لیے ہوتا تھا۔۔۔۔

"آپ کو کیا چاہیے۔۔۔۔؟"

حاعفہ اُس کی نگاہوں کا فوکس اپنے ہونٹوں پر دیکھ لرزتی آواز میں بولی تھی۔۔۔۔

"جو اِس لمحے میرے دل کو مزید خوش کر دے۔۔۔۔۔"

آژمیر نے اُس کے خوشی سے مسکاتے چہرے کی جانب وارفتگی سے دیکھتے کہا تھا۔۔۔۔

"اوکے آپ آنکھیں بند کریں۔۔۔۔"

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

حاعفہ کو اُس کے اتنی آسانی سے مان جانے پر اِس لمحے اُس پر بہت پیار آیا تھا۔۔۔

جس کا وہ اظہار کرنے کا ارادہ بھی رکھتی تھی۔۔۔ آژمیر اُس کے انداز پر مسکرا کر سر تسلیم خم کرتا آنکھیں بند کر گیا تھا۔۔

حاعفہ نے اُس کے سہارے اُوپر ہوتے۔۔۔۔ پہلے باری باری اُس کی دونوں آنکھوں پر لب رکھے تھے۔۔۔ اُس کے گداز لبوں کا لمس آژمیر میران کے لیے واقعی بہت خوشی کا باعث تھا۔۔۔ جس کے بعد حاعفہ اُس کے دونوں گالوں کو اُسی محبت سے چھوتی آژمیر میران کو اپنا مزید دیوانہ بنا گئی تھی۔۔۔

حاعفہ نے اُس کی آنکھیں کھولنے سے پہلے آرام سے پیچھے ہٹتے اُس کے قریب سے فرار ہونا چاہا تھا۔۔ کیونکہ وہ جانتی تھی کہ اُس کے اِس ایکشن کاری ایکشن اُس کے چودہ طبق روشن کر دینے والا تھا۔۔۔

لیکن آژمیر بند آنکھوں سے بھی اُس کا دور جانا محسوس کرتے اُسے کلائی سے تھام کر اپنی جانب کھینچ چکا تھا۔۔۔۔۔

@@@@@@@

کل کے دن زنیشہ نے اُس کے بعد ایک پل کے لیے بھی زوہان کو اکیلا نہیں چھوڑا تھا۔۔۔ زوہان بھی اپنی ضدی بیوی کے آگے ہار مانتا آج کے دن اپنا آپ اُس کے حوالے کر گیا تھا۔۔۔۔

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

زنیشہ اُسے لیے سب سے پہلے اُس کی ماں کی قبر پر گئی تھی۔۔۔۔جہاں زوہان جانے کی ہمت آج تک نہیں کر پایا تھا۔۔۔۔لیکن زنیشہ کے آگے وہ بے بس ہو گیا تھا۔۔۔

مگر قبر پر جا کر فاتحہ پڑھنے کے بعد اُسے ایک بے طرح سکون نصیب ہوا تھا۔۔۔

اُن کی قبر پر ہاتھ پھیرتے اُسے وہ اپنے بہت قریب محسوس ہوئی تھیں۔۔۔۔

وہاں سے وہ دونوں زنیشہ کے کہے کے مطابق یتیم خانے میں گئے تھے۔۔۔۔جہاں پہلے ہی زنیشہ سارا انتظام کروا چکی تھی۔۔۔۔بڑی تعداد میں وہاں موجود ٹین ایجرز اور بچے زوہان کے ماں کے سیالِ ثواب کے لیے قرآن پاک کی پاک کلام پڑھنے میں مصروف تھے۔۔۔۔

زوہان اور زنیشہ نے بھی کچھ وقت وہاں رہ کر اپنا حصہ ڈالا تھا۔زوہان کے چہرے پر پھیلتی آسودگی زنیشہ کو بھی اندر تک پر سکون کر گئی تھی۔۔۔۔

زوہان ہر سال اپنی ماں کے نام پر غریبوں پر لاکھوں خرچ کرتا تھا۔۔۔مگر اتنا سکون اُسے آج تک نصیب نہیں ہوا تھا۔۔۔۔۔۔۔

جس کے بعد اُن دونوں نے مل کر یتیم خانے کے ہر بچے کی اُس کی ضروریات کے مطابق مدد کی تھی۔۔۔کسی کے آگے پڑھنے کا خرچا اُٹھایا تھا زوہان نے تو کسی کے علاج کا۔۔۔۔یہ سب کرتے اُس کے چہرے پر ایک سچی خوشی تھی۔۔۔۔جسے

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

دیکھ دیکھ کر زنیشہ نہال ہو رہی تھی۔۔۔وہ آج کے دن اپنا غم بھول کر دوسروں کا غم بانٹتا خوشی سے مسکرا رہا تھا۔۔۔یہ بات کافی انوکھی تھی۔۔۔مگر وہ اپنی بیوی کا دل سے مشکور تھا۔۔۔جس نے اُسے صحیح سمت دیکھائی تھی۔۔۔۔

زنیشہ کے لیے اُس کی دیوانگی اور محبت میں مزید اضافہ ہو چکا تھا۔۔۔۔

زنیشہ نے زوہان کو کہے کے مطابق میران پیلس والوں سے کوئی رابطہ نہیں رکھا تھا۔۔۔بلکہ اُسے تو اپنا موبائل اُٹھانے کا بھی ہوش نہیں تھا۔۔۔۔

اِس وقت بھی وہ زوہان کی فرمائش پر فریش ریڈ ڈریس زیب تن کیے۔۔۔جس پر ہم رنگ کے دھاگوں اور موتیوں سے نہایت ہی خوبصورت ایمبرائیڈری کی گئی تھی۔۔۔زوہان نے اُس کا یہ سوٹ خود سلیکٹ کیا تھا۔۔۔

جسے پہن کر وہ لگ بھی بے پناہ حسین رہی تھی۔۔۔زوہان تو اُسے دیکھ کر ہی اُس کا دیوانہ ہو چکا تھا۔۔۔

"تو ملک زوہان کی بیوی اُسے چلانا اچھی طرح سے جان چکی ہے۔۔۔۔

زنیشہ کے گیلے بالوں کو محبت سے اپنی اُنگلیوں میں پھنساتا وہ اُس کے چہرے کی نرماہٹوں کو محسوس کرتا زنیشہ کے اوسان خطا کر گیا تھا۔۔۔

"زوہان پلیز۔۔۔میں ابھی تیار ہوئی ہوں۔۔۔"

زنیشہ اُس کے خطرناک تیور دیکھ اُس کے سینے پر دونوں ہتھیلیاں جمائے فاصلہ رکھنے کی ناکام کوشش کرنے لگی تھی۔۔۔

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

اِس سے پہلے کے زوہان اُس کے خمار میں بہک کر کوئی گستاخی کرتا۔۔۔دروازہ ناک ہوا تھا۔۔

بہت اہم بات کے علاوہ کسی کو اُنہیں ڈسٹرب کرنے کی اجازت نہیں تھی۔۔۔زنیشہ جلدی سے زوہان سے جدا ہوئی تھی۔۔۔

"کم اِن۔۔۔"

زوہان نے اُس کی اِن پھرتیوں کو گہری نگاہوں سے ملاحظہ کیا تھا۔۔

"سر وہ میران پیلس سے شمسہ بیگم کی کال ہے۔۔۔وہ زنیشہ بی بی جی سے بات کرنا چاہتی ہیں۔۔۔"

ملازمہ کی بات پر زنیشہ نے جھٹکے سے سر اُٹھایا تھا۔۔

"اُنہیں کہیں مجھے اُن سے کوئی بات نہیں کرنی۔۔۔".

زنیشہ مضبوط لہجے میں جواب دیتی پلٹ گئی تھی۔۔۔اُسے اُس کی ماں نے ہی شوہر کی اہمیت کے بارے میں سمجھا کر بھیجا تھا۔۔۔وہ اپنے شوہر کو زرا سا ہرٹ کر کے اپنی ماں کو بھی ہرٹ نہیں کرنا چاہتی تھی۔۔۔

زنیشہ کے انکار پر زوہان ملازمہ کے ہاتھ سے فون لیتا زنیشہ کی جانب بڑھا تھا۔۔۔

"بات کرو۔۔۔۔"

زوہان نے سپیکر پر ہاتھ رکھ کر فون اُس کی جانب بڑھاتے کہا تھا۔۔۔۔

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

"مگر زوہان میں۔۔۔۔۔"

زنیشہ نے انکار کرنا چاہا تھا۔۔۔

"میرے لیے تم اور تم سے منسلک ہر رشتہ اہم ہے۔۔۔۔ تمہیں کیا لگتا ہے۔۔۔ میں سچ میں تمہیں میران پیلس والوں سے دور کرنا چاہوں گا۔۔۔۔ تمہیں اُن میں سے کسی سے رشتہ توڑنے کی ضرورت نہیں ہے۔۔۔۔۔"

زوہان اُس کی کان کی لوح کو چھوتا محبت بھرے انداز میں بولا تھا۔۔۔ زنیشہ کو ایک بار پھر اپنے اِس اکڑو شوہر سے محبت ہونے لگی تھی۔۔۔ جو اُس کی خاطر اُن لوگوں کو بھی قبول کرنے کو تیار تھا۔۔۔ جو اُس کی اب تک کی اذیت کا باعث تھے۔۔۔۔۔

زنیشہ نے اُس کے ہاتھ سے موبائل تھام کر اُسی طرح اُس کے حصار میں کھڑے۔۔۔۔ شمسہ بیگم سے بات کی تھی۔۔۔ جو حال احوال پوچھنے کے بعد اب اُسے اور زوہان کو آج رات کے ڈنر پر انوائٹ کر رہی تھیں۔۔۔۔

زنیشہ جانتی تھی زوہان کو اُن سب کے بیچ بیٹھنا کتنا ناگوار گزرتا تھا۔۔۔ اِس لیے وہ انکار کر گئی تھی۔۔۔

"آئم سوری اماں سائیں ہم نہیں آسکتے۔۔۔۔"

زنیشہ نے یہاں بھی اپنے سے پہلے زوہان کا سوچا تھا۔۔۔۔ زوہان کو اِس سے زیادہ کچھ نہیں چاہیئے تھا۔۔۔۔

"ہم دونوں آئیں گے آج۔۔۔۔"

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

زوہان اُس کے ہاتھ سے موبائل لے کر شمسہ بیگم کو جواب دیتا زنیشہ کے ہونٹوں پر پیار بھری مسکان بکھیر گیا تھا۔۔۔

زنیشہ کو آژمیر کی بات سب بالکل سچ لگی تھی۔۔۔۔زوہان جتنا سخت دل اور بے حس بننے کی کوشش کرتا تھا۔۔۔۔وہ ویسا تھا نہیں۔۔۔۔۔

"آئی لو یو۔۔۔"

زنیشہ اُس کا حصار توڑ کر شریر لہجے میں بولتی دور ہوئی تھی۔۔

"ایسی باتیں مجھے دور سے سمجھ نہیں آتیں۔۔۔۔۔"

زوہان اُس کو دور کھسکتا دیکھ واپس اپنی جانب کھینچ چکا تھا۔۔۔۔۔زنیشہ اُس کے انداز پر کھلکھلاتی اُس کے سینے سے آن لگی تھی۔۔۔

@@@@@@@@@@

گھر میں ماورا کی شادی کی تیاریاں شروع ہو چکی تھیں۔۔۔جو کہ منہاج کے کہنے پر دو دن بعد ہونی طے پائی تھی۔۔۔۔ماورا نے خود کو کمرے میں بند کر کے رکھا ہوا تھا۔۔۔اُس نے قاسم صاحب اور حاعفہ کے ساتھ ساتھ باقی سب کو بھی منہاج اور اپنے نکاح کے بارے میں بتانے کی بہت کوشش کی تھی۔۔۔۔

مگر کوئی اُس کی سننے کو تیار ہی نہیں تھا۔۔۔۔

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

ماورا کو سمجھ نہیں آ رہا تھا کہ وہ کیا کرے۔۔۔۔نہ منہاج کا نمبر لگ رہا تھا۔۔۔اور نہ اُس کی بیلا سے کوئی بات ہو پا رہی تھی۔۔۔

اُسے یوں محسوس ہو رہا تھا کہ سوچ سوچ کر اُس کا دماغ پھٹ جائے گا۔۔۔۔اُس کا دماغ مختلف سوچوں کی اماہ جگا بنا خود میں ہی اُلجھ کر رہ گیا تھا۔

اُس رات کی منہاج کی قربت وہ بھلائے نہیں بھول رہی تھی۔۔۔۔وہ کسی طور اُسے اپنا خواب تصور کرنے کو تیار نہیں تھی۔۔۔۔وہ منہاج ہی تھا اُسے اِس بات پر سو فیصد یقین تھا۔۔۔۔لیکن اپنی ایک جھلک دیکھا کر کہاں غائب ہو گیا تھا وہ۔۔۔۔

ماورا کا اِس سب سے کہیں دور بھاگ جانے کو دل چاہا تھا۔۔۔

وہ اِسی طرح خود سے لڑنے میں مصروف تھی جب فجر اور رامین ناک کر تیں اندر داخل ہوئی تھیں۔۔۔

جن کے ہاتھوں میں پکڑے سجے سنورے تھال دیکھ ماورا نے رُخ پھیر لیا تھا۔۔۔

"ماورا تمہارے ہونے والے اُن کی چوائس تو بہت اعلیٰ ہے۔۔۔۔۔دیکھو تو کیسی ایک سے بڑھ کر ایک شے بھیجی ہے۔۔۔۔۔"

رامین اُس کی بے رُخی نوٹ کرنے کے باوجود اپنی ہانکے گئی تھی۔۔۔۔

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

"پلیز تم لوگ جاو یہاں سے۔۔۔میرے سر میں درد ہو رہا ہے۔۔۔۔۔"

ماورا کی روہانسی آواز پر وہ دونوں خاموشی سے نکل گئی تھیں۔۔۔

"بھابھی یہ ڈرامہ مزید کب تک چلانا ہے۔۔۔۔ماورا کی حالت ٹھیک نہیں لگ رہی۔۔۔۔۔"

وہ دونوں ماورا کے روم کے باہر کھڑی حاعفہ کو دیکھ فکر مندی سے بولی تھی۔۔۔جو ابھی فون پر منہاج سے یہی بات ڈسکس کر رہی تھی۔۔۔۔۔اسی لمحے زنیشہ بھی وہاں آئی تھی۔۔۔۔

زوہان اُسے صبح چھوڑ گیا تھا۔۔۔خود اُس کا رات تک میران پیلس آنے کا ارادہ تھا۔۔۔۔زنیشہ بھی آتے ساتھ اُن سب کے پلان میں شریک پوری طرح اُن کی مدد کرنے میں مصروف تھی۔۔۔۔جس قدر ماورا نے اُسے تنگ کیا تھا۔۔۔۔اب اُس کے ہاتھ میں بھی موقع لگ چکا تھا سارے بدلے پورے کرنے کا۔۔۔۔ساتھ ہی وہ ماورا کے لیے بہت خوش بھی تھی۔۔۔۔۔

"منہاج کا بھی یہی کہنا ہے کہ اُسے بیمار دلہن بالکل نہیں چاہیئے۔۔۔ماورا کو سب بتا دینا چاہیے۔۔۔۔"

حاعفہ نے مسکراتے اُن تک منہاج کے خیالات پہنچائے تھے۔۔۔۔۔۔

منہاج شہاب درانی کے ساتھ واپس جا چکا تھا۔۔۔اب اُنہیں دو دن بعد وہاں بارات لے کر ہی پہنچنا تھا۔۔۔۔

"ہمم میرا بھی یہی خیال ہے۔۔۔۔بچاری اپنی غلطی سے زیادہ سہہ چکی ہے۔۔۔۔"

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

وہ چاروں ایک ساتھ اندر داخل ہوئی تھیں۔۔۔۔

"یار کیا پرابلم ہے تم سب کو۔۔۔۔مجھے تھوڑی سی پرائیوسی ملے گی۔۔۔۔؟؟؟؟"

ماورا ایک بار پھر اُن کو آتا دیکھ تپ اُٹھی تھی۔۔۔۔

"اچھا غصہ تو مت کرو۔۔۔وہ تمہارے ہونے والے ہزبینڈ تم سے تمہارا رنگ سائز پوچھنا چاہتے ہیں۔۔۔ایک بار بات تو کر لو اُن سے۔۔۔۔جب سے تمہاری تصویر دیکھی ہے۔۔۔۔بے تاب ہوئے پڑے ہیں تم سے بات کرنے کے لیے۔۔۔۔"

زنیشہ شریر مسکان کے ساتھ بولتی اُن تینوں کو بھی مسکرانے پر مجبور کر گئی تھی۔۔۔۔

"بھاڑ میں جائے وہ۔۔۔۔اپنی بے تابیوں کے ساتھ۔۔۔۔"

ماورا کا اِس لمحے دل چاہا تھا۔۔۔اُٹھا کر کچھ سر پر مار دے اِن چاروں کے۔۔۔۔جو اُسے سمجھنے کے بجائے مزید تنگ کر رہی تھیں۔۔

"آر یو شیور تمہیں بات نہیں کرنی۔۔۔۔؟؟؟"

حاعفہ نے آخری بار پوچھا تھا۔۔۔۔۔

"ہاں نہیں کرنی مجھے کسی بھی اُلو، جاہل گنوار سے بات۔۔۔۔۔"

ماورا صبح سے اُس شخص کو اِسی طرح کے نجانے کن کن القابات سے نواز چکی تھی۔۔۔

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

اِس سے پہلے کہ حاعفہ کچھ بولتی۔۔۔۔ملازمہ گھبرائی بوکھلائی اندر داخل ہوئی تھی۔۔۔

"بی بی جی وہ۔۔۔۔آژمیر صاحب۔۔۔"

ملازمہ کے انداز نے اُن سب کو پریشان کر دیا تھا۔۔۔

"کیا ہوا ساجدہ۔۔۔"

حاعفہ آژمیر کے نام پر ملازمہ سے سوال کرتی باہر کی جانب بڑھی تھی۔۔۔

ماورا سمیت باقی سب بھی پریشانی کے عالم میں باہر بھاگی تھیں۔۔کیونکہ ملازمہ کے تیور اُن کی جان نکالنے کے لیے کافی تھے۔۔۔

@@@@@@@@@@

ماضی۔۔۔۔۔

ملک فیاض میران کی تحریمہ (زوہان کی ماں) سے پہلی ملاقات ایک پارٹی میں ہوئی تھی۔۔وہ اُن کے بزنس پارٹنر کی بیٹی تھی۔۔۔جو اپنے دھیمے مزاج اور پرکشش شخصیت کی وجہ سے بہت پسند آئی تھی۔۔۔

نجانے کب اُن کا دل تحریمہ بیگم کی محبت میں گرفتار ہو گیا تھا وہ جان ہی نہیں پائے تھے۔۔۔تحریمہ کا تعلق ایک اپر کلاس کے امیر کبیر گھرانے سے تھا۔۔وہ اپنے ماں باپ کی اکلوتی لاڈلی اولاد تھیں۔۔۔جن کی زندگی خوشیوں اور آسائشوں

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

سے مالا مال تھی۔۔۔اُن کے بابا کی اُن کے بچپن میں ہی ڈیتھ ہو چکی تھی۔۔۔اور ماما بھی کافی بیمار رہنے لگی تھیں۔۔۔ جس وجہ سے بہت کم عمری میں ہی اُنہوں نے اپنے وسیع و عریض بزنس کو سنبھال لیا تھا۔۔۔جس کی شاخیں دوسرے ملکوں تک بھی پھیلی ہوئی تھیں۔۔۔۔

تحریمہ بیگم بچپن سے ہی اپنے فرسٹ کزن فائز سے منسوب تھی۔۔۔اور دونوں ایک دوسرے کو بہت پسند بھی کرتے تھے۔۔۔فائز کے علاوہ اُنہوں نے کسی کو اپنے جیون ساتھی کے رُوپ میں نہیں سوچا تھا۔۔۔

تحریمہ کو بالکل خبر نہیں ہوئی تھی۔۔۔کہ کوئی ہر پارٹی میں صرف اُن کی وجہ سے شرکت کرتا تھا۔۔۔اور گھنٹوں اُنہیں یک ٹک دیوانہ وار نظروں سے دیکھتا محبت میں بہت آگے نکل چکا تھا۔۔۔

تحریمہ بیگم کا جھٹکا تو اُس دن لگا جب ایک بزنس میٹنگ سے واپسی پر اُن کا ڈرائیور گاڑی خراب ہو جانے کی وجہ سے ٹائم پر نہیں پہنچ پایا تھا۔۔۔۔

ملک فیاض کو اپنی محبت کے اظہار کا اِس سے اچھا موقع کوئی اور نہیں ملا تھا۔۔۔انہوں نے تحریمہ بیگم کو ڈراپ کرنے کی آفر کی تھی۔۔۔جو خود بھی کافی رات ہو جانے کی وجہ سے یہاں اکیلے رکنا مناسب نہ سمجھتیں۔۔۔اُن کی آفر قبول کر چکی تھیں۔۔۔۔

لیکن ملک فیاض نے آدھے راستے پر پہنچ پر گاڑی ایک سائیڈ پر روکتے تحریمہ بیگم کو اچھا خاصہ خوفزدہ کر دیا تھا۔۔۔

"آپ نے یہاں گاڑی کیوں روک دی۔۔۔۔؟؟"

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

تحریمہ بیگم نے قدرے سختی سے استفسار کیا تھا۔۔۔

جس کے جواب میں ملک فیاض آنکھوں میں محبت کا جہاں آباد کیے اُن کی جانب مُڑتے اپنی بے پناہ محبت کا اظہار کرتے چلے گئے تھے۔۔۔

جسے سن کر تحریمہ بیگم کتنے ہی لمحے شاک کی کیفیت سے باہر نہیں آپائی تھیں۔۔۔

انہوں نے آج تک ملک فیاض کو ایک بزنس پارٹنر سے زیادہ کچھ نہیں سمجھا تھا۔۔اُن کے منہ سے اپنے بارے میں ایسے خیالات تحریمہ بیگم کا چہرا غصے کی شدت سے لال کر گئے تھے۔۔۔

مگر اپنے غصے پر قابو پاتے وہ اُن کو نہایت ہی مناسب الفاظ میں انکار کر کے۔۔۔عنقریب ہونے والی اپنی شادی کے بارے میں بتاتیں اُسی لمحے گاڑی سے اُتر گئی تھیں۔۔

ملک فیاض نے اُنہیں روکنے کی اپنی محبت کا یقین دلانے کی بہت کوشش کی تھی۔۔۔مگر جب وہ اِس شخص کے حوالے سے کچھ فیل کرتی ہی نہیں تھیں تو کس بنیاد پر رکتیں۔۔۔اُن کی چاہت اُن کے بچپن کا منگیتر فائز تھا۔۔۔جس سے بہت جلد اُن کی شادی ہونے والی تھی۔۔۔

ملک فیاض کو صاف لفظوں میں انکار کر کے وہ یہی سمجھی تھیں۔۔۔کہ بات وہیں ختم ہو چکی ہے۔۔۔مگر ملک فیاض جیسے جنونی شخص نے اُن کی پیچھا نہیں چھوڑا تھا۔۔۔وہ کال میسجز کر کے اُنہیں اپنی محبت کا یقین دلانے کی کوشش کرتے رہے تھے۔۔۔

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

جب اُنہیں دنوں انہیں ارجنٹ بیسز پر میران پیلس بلوالیا گیا تھا۔۔۔ تحریمہ بیگم سے محبت میں وہ دو اہم باتیں تو فراموش ہی کر چکے تھے۔۔۔۔ اُن کے خاندان میں نہ ہی آؤٹ آف فیملی شادی کا رواج تھا اور سب سے اہم بات وہ بچپن سے اپنی کزن شمسہ بیگم سے منسوب تھے۔۔۔۔

اُنہیں میران پیلس بلائے جانے کا مقصد بھی یہی تھا۔۔۔ اُن کے والد ملک احمد نے اُن کی شادی کی تاریخ رکھ دی تھی۔۔۔۔ شمسہ بیگم اُن کی فرسٹ کزن ہونے کے ساتھ ساتھ اُنہیں پسند بھی تھی۔۔۔۔ مگر تحریمہ بیگم سے وہ محبت کرتے تھے۔۔۔۔ اُن کے لیے دونوں سے دستبردار ہو پانا مشکل تھا۔۔۔۔ اِسی لیے اُنہوں نے اپنے دل و دماغ میں چھڑی جنگ کے زیرِ اثر شادی کے لیے حامی بھر لی تھی۔۔۔ اُن کا انکار اُنہیں اپنے باپ کی ساری دولت جائیداد اُن سے چھیننے کا باعث بن سکتا تھا۔۔۔

وہ نہ شمسہ بیگم سے شادی سے انکار کرنا چاہتے تھے اور نہ ہی خاندان میں کوئی فساد چاہتے تھے۔۔۔

ملک فیاض کا شمار بزدل مردوں میں ہوتا تھا۔۔۔۔ جو اپنے مفاد کی خاطر کسی کو بھی استعمال کر سکتے تھے۔۔۔۔

شمسہ بیگم سے شادی کر کے انہوں نے خاندان میں اپنے تمام معاملات سنوار لیے تھے۔۔۔۔ شمسہ بیگم بھی اُن کے محبت بھرے انداز پر بہت خوش تھیں۔۔۔۔

ملک فیاض کا ابھی ایک ہفتہ مزید حویلی میں رکنے کا ارادہ تھا۔۔۔ جب تحریمہ بیگم کی طے پا جانے والی شادی نے اُن کی مردانہ انا پر کاڑی وار کیا تھا۔۔۔۔

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

اُن سے کسی طور برداشت نہیں تھا کہ اُن کے دل میں بسنے والی لڑکی کسی اور کی سیج سجائے۔۔۔

اِس لیے اُنہوں نے اپنی گھٹیا سازش چلتے فائز پر قاتلانہ حملہ کروانے کے ساتھ ساتھ تحریمہ کو اُٹھوالیا تھا۔۔۔

تحریمہ بیگم پر تو جیسے تکلیفوں کے پہاڑ ٹوٹ پڑے تھے۔۔۔ ملک فیاض کو اپنے سامنے دیکھ وہ یقین نہیں کر پائی تھیں۔۔۔ کہ یہ بظاہر معزز دکھنے والا شخص اندر سے اِس قدر کمینگی بھرا دل رکھتا تھا۔۔

اِس پڑھے لکھے معاشرے میں بھیڑیے مختلف رُوپ میں انسان کی کھال پہنے چھپے ہوئے تھے۔۔۔ جس کا ایک رُوپ اُس دن اُنہوں نے دیکھا تھا۔۔۔۔

ملک فیاض نے اُنہیں زبردستی نکاح پر امادہ کرنے کے لیے دھمکی دی تھی۔۔۔ کہ اگر وہ اُن سے نکاح نہیں کریں گی تو وہ فائز کو مارنے کے ساتھ ساتھ زبردستی حاصل کرلیں گے۔۔۔

تحریمہ بیگم کی اتنی منتوں اور آہوں کا اُس ظالم شخص پر کوئی اثر نہیں ہوا تھا۔۔۔ بہت دقتوں کے بعد اپنے اوپر جبر کرتے تحریمہ بیگم نے فائز کی جان اور اپنی عزت بچانے کی خاطر نکاح کے لیے حامی بھر لی تھی۔۔۔

فائز ہاسپٹل میں زندگی اور موت کی جنگ لڑ رہا تھا۔۔۔ جبکہ وہ اپنے مردہ وجود کے سہارے بیٹھیں وہاں اپنا آپ ایک وحشی درندے کے نام کر گئی تھیں۔۔۔

جو محبت کا سب سے بڑا دعوے دار محبت جیسے جذبے کے مفہوم سے بھی نابلد معلوم ہوا تھا اُنہیں۔۔۔

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

ملک فیاض نے اپنی ضد اور مردانہ انا کو تسکین پہنچاتے تحریمہ بیگم کے وجود کو تو حاصل کر لیا تھا۔۔۔ مگر اُن کے دل تک رسائی حاصل نہیں کر پائے تھے۔۔۔۔

فائز کی حالت کچھ بہتر تھی۔۔۔ لیکن تحریمہ بیگم کی ماں اپنی بیٹی کی عین شادی کے موقع پر گمشدگی اور میڈیا پر چلتی اُس کے کردار کو لے کر روح اُدھیڑتے الزام نہ سہہ پاتے اُنہیں ہمیشہ کے لیے چھوڑ کر جا چکی تھیں۔۔۔۔

تحریمہ بیگم دکھ سے نڈھال ہوتی گم صم سی ہو کر رہ گئی تھیں۔۔۔ اُنہیں کسی کے اپنے آس پاس ہونے سے کوئی فرق نہیں پڑتا تھا۔۔۔۔

ملک فیاض کو میران پیلس سے آژمیر کی پیدائش کی خبر ملی تھی۔۔۔ جس پر وہ تحریمہ بیگم کو اِسی حال میں چھوڑتے بھاگے بھاگے شمسہ بیگم کے پاس پہنچے تھے۔۔۔۔ بیٹے کے جنم پر وہ بے پناہ خوش تھے۔۔۔ اور وہ کتنے عرصے کے لیے تحریمہ بیگم کے پاس ہی جانا فراموش کر گئے تھے۔۔۔۔

وقت آہستہ آہستہ گزرنے لگا تھا۔۔۔۔ تحریمہ بیگم کو ملک فیاض نے ایک گھر تک محصور کر کے رکھا ہوا تھا۔۔۔ اتنے صدمے برداشت کرنے اور یوں تنہائی کا شکار ہونے کی وجہ سے اُن کا ذہنی توازن ٹھیک نہیں رہا تھا۔۔۔

جب اُنہیں دنوں تحریمہ بیگم نے ایک بہت پیارے سے بیٹے کو جنم دیا تھا۔۔۔۔

زوہان کا چہرا دیکھتے ہی اتنے عرصے میں پہلی بار اُن کے ہونٹوں پر مسکراہٹ بکھری تھی۔۔۔۔ ملک فیاض کا بیٹا ہونے کے باوجود وہ اُسے خود سے دھتکار نہیں پائی تھیں۔۔۔ کیونکہ وہ اُن کے جگر کا ٹکڑا بھی تھا۔۔۔۔۔

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

اُنہیں لگا تھا اُن کا بیٹا اُن کی ڈھال ضرور بنے گا۔۔۔ اور اِس درندہ صف شخص کے کیے کی سزا ضرور دے گا اُسے۔۔۔

زوہان کو گود میں اُٹھاتے ملک فیاض کی خوشی کا کوئی ٹھکانا نہیں رہا تھا۔۔۔

تحریمہ بیگم کے حوالے سے تو اُنہیں کبھی ایسا خیال نہیں آیا تھا۔۔۔ مگر زوہان کو وہ اُس کے اصل مقام میران پیلس لے جانا چاہتے تھے۔۔۔۔

اُنہوں نے سب سے پہلے شمسہ بیگم کو اعتماد میں لیتے کچھ سچ جھوٹ کی ملاوٹ کرتے، انتہائی مجبوری میں دوسری شادی کرنے کا جھوٹ بولتے بہت کوششوں کے بعد آخر کار منانے میں کامیاب ہو گئے تھے۔۔۔

لیکن یہی بات سنتے میران پیلس میں ایک طوفان برپا ہوا تھا۔۔۔ جسے آہستہ آہستہ ملک فیاض دبانے میں کامیاب ہو چکے تھے۔۔۔۔

تبدیلی یہ آئی تھی کہ تحریمہ بیگم کو میران پیلس میں ان کی دوسری بیوی کا مقام مل چکا تھا۔۔۔ لیکن وہ اب بھی اِس گھر میں بھی ایک قیدی سے زیادہ کچھ نہیں تھیں۔۔۔ اُنہیں ملک فیاض کی جانب سے نہ تو کہیں جانے کی اجازت تھی اور نہ کسی سے فون پر بات کرنے کی۔۔۔۔

اب تو اُس گھٹیا شخص نے فائز کو ختم کر دینے کی دھمکی کے ساتھ، اپنی سگی اولاد زوہان کے حوالے سے بھی اُنہیں دھمکانا شروع کر دیا تھا۔۔۔۔

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

ملک فیاض کے والد کی ڈیتھ کے بعد میران پیلس کے سربراہ وہی بن چکے تھے۔۔۔اب اُنہیں کسی کا کوئی ڈر نہیں تھا۔۔۔

ملک فیاض نے بہت کوشش کی تھی کہ تحریمہ بیگم کا رویہ اُن کے ساتھ ویسا ہی محبت بھرا ہو جائے جس کی وجہ شروع سے خواہش کرتے آئے تھے۔۔۔۔

مگر وہ جس قدر ظلم اُن پر ڈھا چکے تھے۔۔۔تحریمہ بیگم اُن کی شکل دیکھنے کی بھی روادار نہیں تھیں۔۔۔وہ بارہا اُنہیں اُن کے منہ پر بد عائیں دینے کے ساتھ ساتھ شدید نفرت کا اظہار کر چکی تھیں۔۔۔جس کے بعد انہیں ہمیشہ کی طرح ملک فیاض کا درندوں جیسا رُوپ ہی دیکھنے کو ملتا تھا۔۔۔۔

جس کے ساتھ ہی اُن کی نفرت میں مزید اضافہ ہو جاتا تھا۔۔۔

شمسہ بیگم سمیت گھر کے تمام افراد ملک فیاض کا تحریمہ سے روا رکھا جانے والا ناروا سلوک نوٹ کرنے کے باوجود کچھ کر نہیں سکتے تھے۔۔۔شمسہ بیگم تحریمہ بیگم کی سوتن ہونے کے باوجود اُن کی خستہ حالت اور ہر وقت یا تو گم صم رہنے یا پھر کسی کونے میں چھپ کر روتا دیکھنا برداشت نہیں کر پا رہی تھیں۔۔۔

وہ نہیں جانتی تھیں اصل معاملہ کیا تھا۔۔۔نہ ہی ملک فیاض نے اُنہیں اِس معاملے پر بولنے کی اجازت دی تھی۔۔۔مگر وہ دل میں تحریمہ بیگم کے لیے ہمدردی رکھتے اُن سے بات کرنے کی کئی بار کوشش کر چکی تھیں۔۔۔لیکن تحریمہ بیگم نے کبھی

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

بھی اُن کی کسی بات کا پلٹ کر جواب نہیں دیا تھا۔۔۔ وہ اِس بھلی عورت کی زندگی اپنی وجہ سے مشکل میں نہیں ڈالنا چاہتی تھیں۔۔۔۔

آژمیر اور زوہان کو اِن معاملات سے دور ہاسٹل میں رکھا گیا تھا۔۔۔ جہاں سے وہ مہینے بعد دو دن کے لیے ہی لوٹتے تھے۔۔۔ زوہان کو تحریمہ بیگم سے دور رکھنا بھی ملک فیاض کی سزا کا ایک حصہ تھا۔۔۔ دونوں بھائیوں میں بے پناہ پیار تھا اِس لیے زوہان کے ساتھ ساتھ آژمیر نے بھی ضد کرتے ایک ہی جگہ پر پڑھنے کی خواہش ظاہر کی تھی۔۔۔۔۔

آژمیر اور زوہان گھر کے بڑے بچے ہونے کے ناطے سب کے بہت لاڈلے تھے۔۔۔ اُن کا آپسی پیار بھی مثالی تھا۔۔۔ اُن کو دیکھ کر نہیں لگتا تھا کہ ماؤں کی طرف سے وہ سوتیلے ہیں۔۔۔ اور اُن دونوں کی لاڈلی تھی۔۔۔ زنیشہ۔۔۔۔۔

آژمیر ہمیشہ زنیشہ کو بہنوں کی طرح پروٹیکٹ کرتا تھا۔۔۔ زوہان کے لیے بھی وہ گلابی گالوں والی گڑیا ہر شے سے بڑھ کر تھی۔۔۔ مگر بچپن سے ہی سب کے کہنے کے باوجود وہ اُسے بہن نہیں کہتا تھا۔۔ بلکہ اُس کی زبان پر نجانے کہاں سے سن کر یہی جملہ چڑھا ہوا تھا کہ میں زنیشہ سے شادی کروں گا۔۔۔۔

اُس کے معصومیت بھرے انداز پر سب مسکرا اُٹھتے تھے۔۔۔ کوئی نہیں جانتا تھا کہ اُس کا کچی عمر سے ہی شروع ہوا اُس کا جنون ہمیشہ اُس کے ساتھ رہنے والا تھا۔۔۔۔

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

تحریمہ بیگم نے زوہان کا بچپن خراب ہونے کے خیال سے اُسے اُس کے باپ کی حقیقت کے بارے میں کچھ نہیں بتایا تھا۔۔۔وہ چاہتی تھیں کہ اُن کا بیٹا اُن کے مجرم سے اُن کا انتقام لے۔۔۔ مگر وہ چاہ کر بھی ایک بیٹے کو اُس کے باپ کے خلاف نہیں کر پائی تھیں۔۔۔۔

اُنہیں دنوں میران پیلس میں ایک نئی ملازمہ آئی تھی۔۔۔ تحریمہ بیگم بالکل بھی نہیں جانتی تھیں۔۔۔ کہ وہ فائز کی بھیجی گئی اُس کی خیر خواہ تھی۔۔۔۔

فائز جو اتنے سالوں سے تحریمہ بیگم کو مسلسل ڈھونڈنے میں لگا تھا۔۔۔ آخر کار اُن تک آن پہنچا تھا۔۔

لیکن گزرے سالوں میں ملک فیاض اتنا پاور فل ہو چکا تھا کہ فائز اُس سے الجھنے کی حیثیت میں نہیں تھا۔۔۔اُسے کسی بھی صورت تحریمہ بیگم کو میران پیلس سے باہر نکالنا تھا۔۔۔

جس کے لیے اُس کی بھیجی گئی ملازمہ مددگار ثابت ہوئی تھی۔۔۔۔

تحریمہ بیگم فائز کا پیغام ملتے ہی نئے سرے سے جی اُٹھی تھیں۔۔۔ اتنے سالوں بعد ہی مگر اُنہیں اِس درندہ صفت شخص سے آزادی ملنے والی تھی۔۔۔۔۔

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

ملک فیاض کے بھانجے کا عقیقہ تھا ہمیشہ کی طرح ملک فیاض کی جانب سے تحریمہ بیگم کو میران پیلس سے نکلنے کی اجازت نہیں تھی۔۔۔۔

تحریمہ بیگم کو اِس سے اچھا موقع کوئی نہیں ملا تھا۔۔ ملازمہ کے ذریعے اُنہوں نے فائز تک پیغام بھجوا دیا تھا کہ وہ گھر والوں کے نکلتے ہی میران پیلس کے پچھلے گیٹ سے اُنہیں لینے آ جائیں۔۔۔۔۔

پلان کے مطابق فائز نے ویسا ہی کیا تھا۔۔ لیکن یہاں پر بھی قسمت نے تحریمہ بیگم کا ساتھ نہیں دیا تھا۔۔ ملک فیاض کوئی اہم فائل لینے گھر آن پہنچے تھے۔۔۔۔

اپنی بیوی کو اُس کے محبوب کے ساتھ فرار ہوتے دیکھ ملک فیاض کا بھیڑیا نما رُوپ ایک بار پھر سامنے آ چکا تھا۔۔۔۔۔

تحریمہ بیگم کے لاکھ گڑگڑانے اور پیر پڑنے کے باوجود اُنہیں رحم نہیں آیا تھا۔۔۔ اُنہوں نے تحریمہ بیگم پر ایک اور ظلم کی داستان رقم کرتے اُن کی آنکھوں کے سامنے فائز کو گولیوں سے بھن کر رکھ دیا تھا۔۔۔

اُسی لمحے گھر والوں کو سرپرائز دینے کی خاطر ہنسی خوشی وہاں داخل ہوتے پندرہ سالہ آژمیر اور زوہان گولیوں کی آواز پر اُس سمت کا تعین کرتے تہہ خانے کی جانب دوڑے تھے۔۔۔۔

جس کا دروازہ اندر سے بند دیکھ وہ دونوں جلدی سے کھڑکی تک پہنچے تھے۔۔۔ جہاں کا منظر دیکھ اُن دونوں کے کچے زہنوں کو ہلا کر رکھ گیا تھا۔۔۔۔

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

ملک فیاض جسے وہ اپنے آئیڈیل باپ کے رُوپ میں دیکھتے تھے۔۔۔اُسے کسی کے قاتل کے رُوپ میں دیکھنا اُن دونوں کی ہستی فنا کر گیا تھا۔۔۔زوہان کی نظر خون میں لت پت فائز کے مردہ وجود پر سر رکھے روتی اپنی ماں پر پڑی تھی۔۔۔۔

اُن کے لیے معاملہ سمجھ پانا مشکل تھا۔۔۔لیکن اگلے ہی لمحے تحریمہ بیگم کے منہ سے نکلنے والا ایک ایک لفظ زوہان کے کچے دماغ پر رقم ہو کر رہ گیا تھا۔۔۔۔

جو روتی بلکتی ملک فیاض کو بد دعائیں دیتی اُن کا ایک ایک ظلم گنواتی چلی گئی تھیں۔۔۔۔وقت بدل گیا تھا۔۔۔مگر ملک فیاض کی سوچ اور روایتی بزدل اور کم ظرف مردوں جیسی چھوٹی سوچ نہیں بدلی تھی۔۔۔۔

اپنی بیوی کے منہ سے اپنے لیے نکلنے والے توہین آمیز الفاظ اور اُس کی اپنے محبوب کے ساتھ فرار ہونے کے لیے کی جانے والی کوشش ملک فیاض کی نظروں میں غلطی نہیں بلکہ ایک ایسا گناہ تھا جس کی کوئی معافی نہیں مل سکتی تھی۔۔۔۔

اپنے مقابل آن کھڑی ہوتی تحریمہ بیگم کے منہ پر تھپڑ رسید کرتے اُنہیں زمین کی نظر کرتے کچھ فاصلے پر پڑا مٹی کا تیل اُن پر چھڑک دیا تھا۔۔۔۔

اِس سے پہلے کے آژمیر اور زوہان اُن کا مقصد سمجھ پاتے اُنہوں نے ظلم کی انتہا کرتے تحریمہ بیگم کے وجود کو آگ کی نظر کر دیا تھا۔۔۔۔

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

وہ دونوں چیختے چلاتے دروازہ پیٹتے رہ گئے تھے۔۔۔ مگر ملک فیاض بت بنا کھڑا رہا تھا۔۔۔ طاقت کے نشے نے اُس شخص کا دماغ خراب کر دیا تھا۔۔۔ وہ کمزور انا پرست مرد ایک عورت کے منہ سے نکلنے والی اپنی اصلیت برداشت نہیں کر پایا تھا۔۔۔

وہ اُس عورت سے مقابلہ کرنے کی ہمت نہ رکھ پاتے اُس کا منہ ہمیشہ کے لیے بند کر گیا تھا۔۔۔ تحریمہ بیگم شروع سے کہتی آئی تھیں۔۔۔ اِس شخص کو اُن سے محبت نہیں تھی۔۔۔ محبت تو انسان کا ظرف بڑھا دیتی ہے۔۔۔ اُس کی سوچ میں وسعت لاتی ہے۔۔۔ اپنے محبوب کو اپنے ساتھ باندھنا نہیں بلکہ اُس کے سکھ میں اپنی خوشی ڈھونڈنا سیکھاتی ہے۔۔۔ محبت تو وہ تھی جو فائز نے اُن سے کی تھی۔۔۔ اور آج اُسی محبت کی خاطر اپنی جان تک قربان کر گیا تھا۔۔۔

ملک فیاض کا شمار معاشرے کے اُن مردوں میں ہوتا تھا جو عورت کے وجود سے تسکین حاصل کرنے سے زیادہ اُنہیں کوئی اہمیت دینا نہیں جانتے تھے۔۔۔ اُن کے مطابق عورت کا مرد سے اونچی آواز میں بات کرنا مرد ذات کی توہین تھی۔۔۔ لیکن مرد اُس بے ضرر مخلوق کے ساتھ ہر طرح کا سلوک رکھنے کے حقدار تھے۔۔۔

زوہان اور آژمیر کی لگاتار کوششوں کے بعد وہ بہت مشکلوں سے دروازہ توڑنے میں کامیاب ہو چکے تھے۔۔۔ مگر اندر داخل ہوتے ہی اپنی ماں کا راکھ بنا وجود دیکھ زوہان کی تو جیسے دنیا لُٹ چکی تھی۔۔۔۔

آژمیر بھی پھٹی پھٹی نگاہوں سے صدمے کی حالت میں یہ سب دیکھ رہا تھا۔۔۔ تحریمہ بیگم اُس کے لیے بھی ماں کا درجہ رکھتی تھیں۔۔۔

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

اُس کا دل چاہا تھا اپنے ہاتھوں سے اپنے درندے صفت باپ کو ختم کر دے۔۔۔ مگر اُس کی سوچ سے پہلے ہی زوہان اِس بات پر عمل پیرا ہوتا ملک فیاض کی گری گن اُٹھاتا۔۔۔ اُس میں موجود ساری گولیاں ملک فیاض کے وجود میں اُتارتا چلا گیا تھا۔۔۔

آژمیر کے زوہان تک پہنچنے تک زوہان اپنی ماں کا انتقام پورا کر چکا تھا۔۔۔

آج پہلی بار ایسا ہوا تھا کہ میران پیلس میں کے سارے ملازمین بھی اُس تقریب میں شرکت کرنے گئے تھے۔۔۔ اور آج کے آج ہی میران پیلس پر قیامت ٹوٹ گئی تھی۔۔۔

"زوہان یہ کیا کیا تم نے۔۔۔؟؟؟ چلو میرے ساتھ۔۔۔۔"

آژمیر زوہان کے ہاتھ سے گن کھینچتا اُسے اپنے ساتھ گھسیٹتے باہر کی جانب بڑھا تھا۔۔۔

"آژمیر ابھی اُس کی سانسیں چل رہی ہیں۔۔۔ میں مار ڈالوں گا اُسے۔۔۔ اُس نے میری ماں کو مجھ سے چھین لیا۔۔۔۔"

زوہان چلاتا رہ گیا تھا۔۔۔ لیکن آژمیر اِس خوف سے کہ کہیں ملک فیاض کے قتل کے الزام میں زوہان کو کوئی نقصان نہ پہنچے۔۔۔ وہ اُسے لیے میران پیلس سے نکل گیا تھا۔۔۔ وہ دونوں جس خاموشی کے ساتھ وہاں آئے تھے اُسی رازداری کے ساتھ واپس چلے گئے تھے۔۔۔

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

آژمیر سے زوہان کو کنٹرول کرنا بہت مشکل ہو گیا تھا۔۔۔جو ظلم کی انتہا وہ دونوں دیکھ چکے تھے۔۔۔زوہان کے ساتھ ساتھ آژمیر کا دل بھی خون کے آنسو رو رہا تھا۔۔۔

آژمیر نے زوہان کو قسم دے کر خاموش کروا دیا تھا کہ وہ کسی کے سامنے ملک فیاض کو مارنے کا سچ نہیں کہے گا۔۔۔اگر اُس نے ایسا کچھ کرنے کی کوشش کی تو آژمیر اُس کا الزام اپنے سر لے لے گا۔۔۔گن پر دونوں کی اُنگلیوں کے نشان تھے۔۔۔اور دونوں ہی اُس وقت وہاں موجود تھے۔۔۔

اُن کی زندگیوں کا وہ بھیانک ترین واقع اُس دن کے بعد سے زوہان اور آژمیر کی شخصیات کو ایک دم بدل کر رکھ گیا تھا۔۔

زوہان کو جیسے ہی ملک فیاض کے بچ جانے کا پتا چلا تھا۔۔۔وہ آژمیر پر شدید غصہ ہونے کے ساتھ ساتھ بدگمان ہوا تھا۔۔۔وہ اس وقت زہنی طور پر اِس قدر تباہ ہو چکا تھا کہ اُسے ہر شخص اپنا دشمن لگ رہا تھا۔۔۔

وہ ملک فیاض کو ختم نہیں کر پایا تھا کیونکہ عین وقت پر آژمیر اُسے وہاں سے لے آیا تھا۔۔۔اِس بات پر وہ آژمیر کو کبھی معاف نہیں کر پایا تھا۔۔۔اور جس طرح خاندان کی بدنامی کے ڈر سے میران پیلس کے ہر فرد نے یہ اتنا بڑا ظلم چھپا لیا تھا اُس چیز نے زوہان کو ہر شخص سے نفرت کرنے پر مجبور کر دیا تھا۔۔۔

آژمیر کے حوالے سے اُس کے دل میں بہت سی باتیں چلتی رہی تھیں۔۔۔اُسے آژمیر میران پیلس کے باقی افراد کی طرح ظالم لگا تھا۔۔۔

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

اور دونوں کے درمیان اصل نفرت کا آغاز تو اُس وقت ہوا تھا جب زوہان کو پتا چلا تھا کہ آژمیر کے کال کروانے پر ہی گھر والوں نے بروقت پہنچ کر ملک فیاض کو ہاسپٹل پہنچایا تھا۔۔۔ اور یہی ریزن تھا کہ ملک فیاض کی جان بچ گئی تھی۔۔۔ مگر ایک ساتھ چھ گولیاں لگنے کی وجہ سے اُن کا بہت خون بہہ گیا تھا۔۔۔

جس کی وجہ سے وہ کومہ میں چلے گئے تھے۔۔۔ اور اتنا سال گزر جانے کے باوجود وہ ٹھیک نہیں ہو پائے تھے۔۔۔

آژمیر چاہتا تھا وہ ٹھیک ہوں۔۔۔ اور اُنہیں بھی ویسی ہی اذیت ناک سزا ملے جو۔۔۔ اُنہوں نے دو معصوم لوگوں کی جانیں لے کر دی تھی۔۔۔۔

لیکن اللہ نے ملک فیاض پر اپنی جانب سے ہی سزا تجویز کر دی تھی۔۔۔ جس کے تحت وہ پچھلے اتنے سالوں سے زندہ لاش بنے بیڈ پر پڑے تھے۔۔۔۔

وہ دیکھ اور سن سکتے تھے۔۔۔ مگر کچھ بولنے اور اپنے جسم کے کسی بھی حصے کو زرا سا بھی ہلا پانے کے قابل نہیں تھے۔۔۔۔ اُن کے گھمنڈ اور تکبر نے اُنہیں اِس حال میں پہنچا دیا تھا۔۔۔۔

زوہان آژمیر سے بہت لڑا تھا۔۔۔ اُسے پتا تھا آژمیر کے کہنے پر ہی ملک فیاض کو سخت سیکیورٹی میں رکھا گیا تھا۔۔۔۔۔ وہ ملک فیاض تک پہنچ کر۔۔۔ اپنے ہاتھوں سے اُس کا گلا دبا کر ختم کر دینا چاہتا تھا۔۔۔ لیکن آژمیر اُسے کچھ بھی بتانے کے حق میں نہیں تھا۔۔۔۔

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

وہ اپنے بھائی کے ہاتھ اپنے ہی باپ کے خون سے رنگتے نہیں دیکھنا چاہتا تھا۔۔۔اُس دن کے بعد سے دونوں کی دشمنی کا آغاز ہوا تھا۔۔۔

جس کی شروعات زوہان نے ہی کی تھی۔۔۔لیکن اس کا ریزن آژمیر تھا۔۔۔کیونکہ آژمیر زوہان کے سر کوئی الزام نہیں آنے دینا چاہتا تھا۔۔۔

زوہان ہمیشہ ہمیشہ کے لیے میران پیلس چھوڑ کر جا چکا تھا۔۔۔سب نے اُسے روکنے کی بہت کوشش کی تھی۔۔۔مگر آژمیر نے اُنہیں ایسا کرنے سے روک دیا تھا۔۔۔

آژمیر کے مطابق زوہان کا فلوقت یہاں سے چلے جانا اُس کی زہنی کنڈیشن کے لیے ٹھیک تھا۔۔۔

زوہان کو اُس بکھری حالت میں تحریمہ بیگم اور فائز کی مشترکہ کزن نفیسہ بیگم نے اپنی ممتا بھری آغوش میں لیتے سنبھالا تھا۔۔۔تحریمہ بیگم کے غائب ہونے کے بعد سے نفیسہ بیگم ہی اُن کا سارا بزنس سنبھال رہی تھیں۔۔۔فائز نے میران پیلس جانے سے پہلے نفیسہ بیگم کو ساری حقیقت سے آگاہ کر رکھا تھا۔۔۔

نفسیہ بیگم جو اپنی بہن جیسی کزن کے مل جانے پر بے پناہ خوش ہوئی تھیں۔۔۔کچھ گھنٹوں کے بعد اُن کی ڈیڈ باڈیز نے اُنہیں زندگی کے سب سے بڑے صدمے سے دوچار کر دیا تھا۔۔۔۔لیکن اُس مشکل وقت میں اُنہوں نے اپنا غم بھلا کر زوہان کو سنبھالا تھا۔۔۔زوہان کو بہت عرصہ لگا تھا سنبھلنے میں۔۔۔۔۔۔۔وہ اندر سے بالکل کھوکھلا ہو چکا تھا۔۔۔محبت بھرا دل روکھنے والا نرم دل شخص خود پر بے حسی اور سرد پن کی چادر چڑھا گیا تھا۔۔۔

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

اُس کی میران پیلس والوں کے لیے نفرت دن بدن بڑھتی چلی گئی تھی۔۔۔وہ اتنے بڑے ظلم پر خاموش ہو کر خود بھی اُس ظلم میں برابر کے شریک ہو چکے تھے۔۔۔

زوہان کے کہنے پر نفیسہ بیگم نے اُن پر کیس کرنے کی کوشش کی تھی۔۔۔مگر کوئی ٹھوس ثبوت اور زوہان کے علاوہ کوئی گواہ نہ ہونے کی وجہ سے وہ کیس لمبے عرصے تک نہیں چل پایا تھا۔۔۔۔

زوہان نہیں جانتا تھا لیکن اکثر اُس کی غیر موجودگی میں آژمیر اور زنیشہ نفیسہ بیگم سے ملنے آتے رہے تھے۔۔۔۔اور آژمیر زوہان کے حوالے سے پوری طرح اُن سے رابطے میں رہا تھا۔۔۔۔

زوہان نے آژمیر اور میران پیلس کے باقی افراد کو ٹارچر کیا رکھا تھا۔۔۔آژمیر زوہان کو اپنے ساتھ الجھائے رکھنے اور وہ کوئی انتہائی قدم نہ اُٹھالے۔۔۔۔اِسی غرض سے اُسے اب تک اِس دشمنی کو طول دیتا آیا تھا۔۔۔۔

مگر زنیشہ کے حوالے سے وہ کوئی کمپرومائز نہیں کر سکتا تھا۔۔۔۔اُسے پہلے یہی لگا تھا کہ زوہان کی زنیشہ کے لیے یہ چاہت دیکھنا اُس کے انتقام کا ہی ایک حصہ تھا۔۔۔۔

لیکن جب اُسے یقین ہوا کہ زوہان سچ میں زنیشہ سے محبت کرتا ہے تو اُس نے یہ رشتہ جوڑنے میں زرا سا بھی ٹائم نہیں لگایا تھا۔۔۔۔

وہ اندر ہی اندر زوہان کو ایک مخلص سا ساتھی مل جانے پر دل سے خوش تھا۔۔۔اور یہ بھی جانتا تھا کہ زنیشہ کے لیے زوہان سے بہتر جیون ساتھی کوئی نہیں ہو سکتا تھا۔۔۔۔۔

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

اتنے سال بیت چکے تھے۔۔۔ مگر نہ زوہان کے انتقام کی آگ ٹھنڈی ہوئی تھی۔۔۔ اور نہ اُن دونوں بھائیوں کے بیچ سلگھتی نفرت کی چنگاری بجھ پائی تھی۔۔۔۔۔

لیکن آژمیر نہیں جانتا تھا کہ زوہان کی اتنے سالوں کی کوششیں رنگ لانے والی تھیں۔۔۔۔ وہ بہت حد تک ملک فیاض کا سراغ لگا چکا تھا۔۔۔ اب بس تھوڑا سا انتظار تھا۔۔۔۔ جس کے بعد وہ اُس درندے کو اُس کی اصل جگہ پہنچانے والا تھا۔۔۔۔۔۔

@@@@@@@@

"کیا ہوا شاکر بھائی۔۔۔ آژمیر نے کچھ بتایا ہے۔۔۔۔ وہ اِس طرح پریشانی میں کہاں گیا ہے۔۔۔۔۔؟؟؟"

آژمیر کے اِس طرح اچانک چلے جانے پر وہ سب ہی اپنی جگہ پریشان بیٹھے تھے۔۔۔ کیونکہ آژمیر کال پک نہیں کر رہا تھا۔۔۔ اور وہ جس طرح پریشانی کے عالم میں نکلا تھا۔۔۔ اُس کا انداز نارمل بالکل بھی نہیں تھا۔۔۔۔

"فیصل سے بات ہوئی ہے میری ابھی۔۔۔۔"

شاکر صاحب آگے بولے جانے والے الفاظ پر اٹکے تھے۔۔۔ سب کی نگاہیں اُن پر ہی ٹکی ہوئی تھیں۔۔۔

"فیاض لالہ کو ہوش آگیا ہے۔۔۔۔ اور آژمیر سے بھی پہلے زوہان وہاں پہنچ گیا ہے۔۔۔۔۔ اِسی پریشانی میں آژمیر اتنی تیزی سے نکلا ہے یہاں سے۔۔۔۔ اب اللہ خیر ہی کرے۔۔۔۔ قاسم کی بات ہوئی ہے۔۔۔۔ شہاب بھائی صاحب

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

سے۔۔۔وہ لوگ پوری کوشش کر رہے ہیں کہ زوہان کو فیاض لالہ تک نہ پہنچنے دیں۔۔۔لیکن آپ سب واقف تو ہیں زوہان کے غصے سے۔۔۔اور جس قدر نفرت وہ اپنے باپ سے کرتا ہے۔۔۔وہ اگر اُن تک پہنچ گیا تو۔۔۔مزید سانسیں لینے کے قابل نہیں چھوڑے گا۔۔۔۔"

شاکر صاحب کی بات پر وہاں موجود حقیقت سے آگاہ لوگوں کو سانپ سونگھ گیا تھا۔۔۔

جبکہ باقی سب نے حیرانگی بھری نظروں سے شاکر صاحب کی جانب دیکھا تھا۔۔۔

آژمیر نے ملک فیاض کو ٹریٹمنٹ کے لیے زوہان سے چھپا کر شہاب درانی کے ہاسپٹل میں رکھا ہوا تھا۔۔کیونکہ وہ اُن کے علاوہ اتنا ٹرسٹ کسی پر نہیں کر سکتا تھا۔۔اور شہاب درانی نے بھی اُس کے بھروسے کی لاج ہمیشہ رکھی تھی۔۔۔

زوہان کے آدمی کئی بار اُن کے ہاسپٹل تک پہنچے تھے۔۔مگر شہاب درانی نے اُن کو بھنک بھی نہیں پڑنے دی تھی۔۔اُن کے ریکارڈز میں ملک فیاض کا نام و نشان نہیں تھا۔۔۔۔لیکن اِس بار زوہان نے پوری تیاری کے ساتھ اُن کو کچھ بھی کرنے کا موقع نہیں دیا تھا۔۔۔۔

"قاسم آژمیر کے پیچھے جا چکا ہے۔۔۔میں بھی جا رہا ہوں۔۔۔۔"

شاکر صاحب مزید کوئی بات کیے بنا وہاں سے نکل گئے تھے۔۔۔

"مجھے زوہان کے پاس جانا ہے اماں سائیں۔۔۔وہ کچھ غلط نہ کر دیں۔۔۔"

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

زنیشہ کا دل زوہان کی فکر میں بیٹھا جا رہا تھا۔۔۔اُس کا غصہ کتنا جنونی تھا وہ سب اچھے سے جانتے تھے۔۔۔اور اِس معاملے میں تو اُس کی غضبناکی کی کوئی انتہا ہی نہیں تھی۔۔۔۔

شمسہ بیگم تو خود سکتے میں تھیں۔۔۔۔اُن کے شوہر نے جو ظلم ڈھایا تھا۔۔۔اتنے سالوں کے بعد بھی وہ اپنے دل کو اُنہیں معاف کرنے کے لیے منا نہیں پائی تھیں۔۔۔۔

تحریمہ بیگم کی اُجاڑ ویران زندگی تو اُنہوں نے اپنی آنکھوں سے دیکھی تھی۔۔۔۔

اُس بدقسمت عورت کا دکھ آج بھی اُن کے دل کو رُلا جاتا تھا۔۔۔۔یہی وجہ تھی کہ زوہان اُنہیں بہت پیارا تھا۔۔۔۔وہ اُس کا درد سمجھتی تھیں۔۔۔لیکن یہ بھی چاہتی تھیں۔۔۔کہ وہ اپنی نفرت ختم کر کے اُن کے ساتھ آ کر رہے۔۔۔۔۔۔

شمسہ بیگم اُن کا سامنا بالکل بھی نہیں کرنا چاہتی تھیں۔۔۔لیکن اس وقت وہ اپنے بچوں کو بھی اکیلا نہیں چھوڑ سکتی تھیں۔۔۔۔

زوہان اور آژمیر آج پھر ایک دوسرے کے آمنے سامنے آنے والے تھے۔۔۔۔جس ٹکراؤ سے میران پیلس کا ہر فرد ڈرتا تھا۔۔۔۔۔

حاعفہ اور ماورا سمیت باقی سب بھی حقیقت سے انجان تھے۔۔۔جب حاعفہ کے پوچھنے پر حمیرا بیگم اُنہیں سب بتاتی چلی گئی تھیں۔۔۔۔اب آگے جو ہونے والا تھا اُس کے بارے میں گھر کے ہر فرد کو معلوم ہونا اُن سب کے حق میں ہی بہتر تھا۔۔

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

اِس تلخ حقیقت کے بارے میں جان کر حاعفہ سمیت باقی سب کا دل بھی درد سے بھر گیا تھا۔۔۔ کوئی انسان اتنا ظالم بھلا کیسے ہو سکتا تھا۔۔۔۔

حاعفہ کے دل میں آژمیر کے لیے محبت اور عزت مزید بڑھ گئی تھی۔۔۔ جو اپنے سے جڑے ہر رشتے کا حق ادا کرنا جانتا تھا۔۔۔ اتنی مخالفت کے باوجود اُس نے آج تک اپنے بھائی کی فکر کرنا نہیں چھوڑی تھی۔۔۔۔

اور زوہان بھی اتنی بدگمانی اور ناراضگی کے باوجود چاہ کر بھی آج تک آژمیر کے ساتھ کچھ غلط نہیں کر پایا تھا۔۔۔ یہاں تک کہ اُس کی خاطر گولی تک اپنے وجود پر جھیل گیا تھا۔۔۔۔

اُن دونوں کا رشتہ بہت مضبوط اور پیارا تھا۔۔۔ اُن سب کے دل اب بس اِسی بات کے لیے دعا گو تھے۔۔۔ کہ وہ دونوں پھر سے پہلے جیسے ہو جائیں۔۔۔۔

لیکن ملک فیاض کے ہوش میں آنے اور زوہان کے عین اُسی ٹائم پر پہنچنے نے سارا معاملہ ہی خراب کر دیا تھا۔۔۔۔

اُن میں سے کوئی بھی میران پیلس میں چین سے نہیں بیٹھ پایا تھا۔۔۔ آگے پیچھے اب کی گاڑیاں مظفر آباد میں موجود شہاب درانی کے ہاسپٹل کی جانب روانہ ہو چکی تھیں۔۔۔۔۔

@@@@@@@@@@

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

"زوہان بیٹا جب تک آژمیر نہیں آجاتا میں آپ کو فیاض صاحب سے نہیں ملنے دے سکتا۔۔۔پلیز میری بات کو سمجھنے کی کوشش کرو۔۔۔۔"

شہاب درانی زوہان کو بہت مشکل سے روکے کھڑے تھے۔۔۔جس کا بس نہیں چل رہا تھا۔۔۔فوراً سے بھی پہلے اندر جا کر ملک فیاض کو ویسے ہی جلا کر راکھ کر دے۔۔۔۔جیسے اُس شخص نے اُس کی ماں کو جلایا تھا۔۔۔۔

"دیکھیں آپ سے میری کوئی دشمنی نہیں ہے۔۔۔آپ پلیز بیچ میں آکر اپنا نقصان مت کریں۔۔۔۔۔"

زوہان اِس وقت کسی کا لحاظ رکھنے کے موڈ میں نہیں تھا۔۔۔منہاج اِس وقت ایک بہت اہم آپریشن میں بزی تھا۔۔۔اِس لیے وہ ابھی تک اِس سارے معاملے سے ناواقف ہی تھا۔۔۔

لیکن شہاب درانی اُسے ملک فیاض کی سیکیورٹی کی وجہ سے ہی اِس ساری حقیقت سے آگاہ کر چکے تھے۔۔۔جسے سن کر ایک بار تو منہاج کا بھی خون کھول اُٹھا تھا۔۔۔مگر وہ ڈاکٹر تھا اُس کا کام لوگوں کی زندگی لینا نہیں۔۔۔نئی زندگی سونپنا تھا۔۔۔۔اس لیے وہ ملک فیاض جیسے شخص کی کیئر کرنے پر مجبور تھا۔۔۔۔

"سر پیشنٹ اپنی فیملی ممبر سے ملنا چاہتے ہیں۔۔۔۔۔"

اندر سے نکلتی نرس نے جو الفاظ ادا کیے تھے۔۔۔اُس نے زوہان کے تن بدن میں چنگاریاں جلا کر رکھ دی تھیں۔۔۔۔

"تو آژمیر میران نے یہاں بھی مجھ سے جھوٹ بولا۔۔۔۔"

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

زوہان نے مُٹھیاں سختی سے بھینچ رکھی تھیں۔۔۔اِس سے پہلے کے وہ سامنے کھڑے شہاب درانی اور اُن سے پیچھے کھڑے گارڈز کو وہاں سے اُڑاتا اندر داخل ہوتا۔۔۔۔جب آژمیر کی پکار پر اُس کی آنکھوں میں وحشت ناچ گئی تھی۔۔۔

وہ پلٹا نہیں تھا۔۔۔جب آژمیر تشکر آمیز نگاہوں سے شہاب درانی کو دیکھتا اُس کے سامنے آن کھڑا ہوا تھا۔۔۔۔

"تم اندر نہیں جاسکتے۔۔۔۔۔"

'آژمیر نے اُس کی لال آنکھوں میں دیکھتے بے لچک انداز میں کہا تھا۔۔۔۔

میران پیلس سے لے کر یہاں تک کا سفر اُس نے کیسے کاٹا تھا۔۔۔یہ وہی جانتا تھا۔۔۔۔اُسے ملک فیاض کی فکر نہیں تھی۔۔۔باپ کی محبت تو اُس کے دل سے اُسی وقت نکل گئی تھی۔۔۔جب اُس نے اپنے باپ کو درندہ نما وحشی بنا دیکھا تھا۔۔۔

آژمیر کو فکر تھی تو زوہان کی۔۔۔۔جو اپنے ہاتھ ملک فیاض کے خون سے رنگنے کے لیے پاگل ہو رہا تھا۔۔۔وہ ملک فیاض کو اِس حال میں پہنچانے کے باوجود خود کو اپنی ماں کا مجرم سمجھتا تھا۔۔۔کہ یہ شخص اُن پر اتنے ظلم ڈھانے کے باوجود ابھی تک سانسیں لے رہا تھا۔۔۔۔

"تم تو میری سوچ سے بھی زیادہ گھٹیا نکلے آژمیر میران۔۔۔۔۔۔منافق ہونے کے ساتھ ساتھ اتنے بڑے جھوٹے اور دھوکے باز نکلو گے مجھے یہ اُمید تو نہیں تھی تم سے۔۔۔۔۔اُس شخص کی درندگی اپنی آنکھوں سے دیکھنے کے باوجود اُسے یہاں آسائش بھری زندگی مہیا کر رہے ہو۔۔۔تف ہے تم پر۔۔۔۔۔"

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

زوہان کا اشارہ ملک فیاض کے ہوش میں ہونے کی جانب تھا۔۔۔اُسے آژمیر کی زبانی ہی پتا تھا کہ ملک فیاض ابھی تک زندہ لاش کی طرح بیڈ پر پڑا ہے۔۔۔۔

مگر ابھی نرس کے الفاظ اُسے مزید تکلیف سے دوچار کر گئے تھے۔۔۔۔اور وہ اُنہیں کا غصہ آژمیر پر نکالتے انتہائی تلخ ہوا تھا۔۔۔۔

قاسم صاحب اور باقی سب بھی آژمیر کے پیچھے وہاں پہنچ چکے تھے۔۔۔۔لیکن کسی میں ہمت نہیں تھی۔۔۔آگے بڑھ کر بپھرے شیر کی طرح دھاڑتے زوہان کو سنبھالنے کی۔۔۔۔جو اُن کی سوچ سے بھی زیادہ غضبناکی کی انتہاؤں کو چھو رہا تھا۔۔۔۔

زنیشہ نے آگے آنا چاہا تھا مگر قاسم صاحب اُسے روک گئے تھے۔۔۔۔اِس وقت یہ سچویشن آژمیر ہی ہینڈل کر سکتا تھا۔۔۔۔۔

"ملک فیاض کو آج ہی ہوش آیا ہے۔۔۔۔۔"

آژمیر اُس کی اتنی تلخی کے باوجود مختصراً بولا تھا۔۔۔۔

"تمہیں لگتا ہے میں اب بھی تم پر یقین کروں گا۔۔۔۔میرے راستے سے ہٹ جاؤ۔۔۔۔ورنہ آج میں تمہارا لحاظ بھی نہیں کروں گا۔۔۔۔شدید نفرت محسوس کر رہا ہوں میں اِس وقت تم سے۔۔۔۔۔میری اِس بات کو خالی دھمکی سمجھنے کی غلطی مت کرنا۔۔۔۔۔"

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

زوہان نے کوٹ کی پاکٹ سے پسٹل نکالتے آژمیر کے سینے پر رکھتے پیچھے کھڑے ہر شخص کی سانسیں روک دی تھیں۔۔۔۔

شمسہ بیگم اور حاعفہ نے تڑپ کر آگے آنا چاہا تھا۔۔۔ لیکن آژمیر نے ہاتھ کے اشارے سے اُن سب کو وہیں روک دیا تھا۔۔۔۔

زنیشہ تو نڈھال سی قاسم صاحب کے ساتھ لگی کھڑی اُن دونوں کو دھندلائی آنکھوں سے دیکھ رہی تھی۔۔۔۔

"تمہیں لگتا ہے۔۔۔ میں یقین کر لوں گا اس بات پر۔۔۔۔۔"

آژمیر ایک قدم مزید آگے بڑھا تھا۔۔۔ جس کی وجہ سے زوہان کے پسٹل کی نوک اُس کے سینے میں کھب سی گئی تھی۔۔۔

حاعفہ نے بُری طرح سسکتے ہونٹوں پر ہاتھ رکھتے خوف کے عالم میں اپنی منہ سے نکلتی چیخ کا گلا گھونٹا تھا۔۔۔۔

نشانہ آژمیر کے سینے پر تھا۔۔۔ مگر خنجر اُسے اپنے سینے میں پیوست ہوتا محسوس ہوا تھا۔۔۔۔ زوہان جس قدر غصے میں تھا۔۔۔ کچھ بھی ہو سکتا تھا۔۔۔۔۔

"آژمیر میں سچ میں مار دوں گا تمہیں۔۔۔۔۔"

زوہان اُس کے اتنے یقین پر جیسے مزید پاگل ہوا تھا۔۔۔۔

"مار دو۔۔۔۔ میرا سینہ چھلنی کر کے اندر جا سکتے ہو تو جاؤ۔۔۔۔۔"

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

آژمیر کے مضبوط لہجے پر پیچھے کھڑے تمام افراد کے دل خوف سے کانپ اُٹھے تھے۔۔۔۔۔زوہان کا ہاتھ ٹریگر پر تھا۔۔۔ غلطی سے بھی گولی چل سکتی تھی۔۔۔اُن سب کو یہی خوف کھائے جا رہا تھا۔۔۔۔

لیکن آژمیر کو سامنے کھڑے اپنے بھائی پر پورا بھروسہ تھا۔۔۔۔جو انجانے میں بھی اُسے نقصان نہیں پہنچا سکتا تھا۔۔۔۔

"تم اُس گھٹیا شخص کو بچانے کے لیے۔۔۔۔یہ سب کر رہے ہو۔۔۔۔۔۔۔۔"

زوہان کی آنکھوں میں خون اُتر آیا تھا۔۔۔

"نہیں میں اپنے بھائی کو بچانے کے لیے یہ کر رہا ہوں۔۔۔ جس سے میں بے پناہ محبت کرتا ہوں۔۔۔۔اور نہیں چاہتا وہ اپنے ہاتھ کسی ایسے شخص کے خون سے گندے کرے۔۔۔جو انسانیت کے مرتبے سے بھی خود کو گرا چکا ہے۔۔۔۔"

آژمیر کے منہ سے نکلنے والے الفاظ پر زوہان نے جھٹکے سے سر اُٹھایا تھا۔۔۔۔۔

اُسے یقین نہیں آیا تھا کہ یہ الفاظ آژمیر نے ادا کیے تھے۔۔۔۔

اور بس زوہان میں اِس سے زیادہ آژمیر کے سینے پر پسٹل تاننے کی ہمت نہیں رہی تھی۔۔۔

"تمہیں کیا لگتا ہے۔۔۔۔تم اِس طرح بناوٹی باتیں کر کے مجھے اپنے فریب میں اُلجھا کر اپنے باپ کو یہاں سے فرار کروالو گے۔۔۔۔"

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

زوہان پسٹل پوری قوت سے زمین پر پٹختا آژمیر کا گریبان تھام گیا تھا۔۔۔ لیکن اِس بار بھی آژمیر اُسے بنا روکے ہاتھ گرائے کھڑا رہا تھا۔۔۔

وہ جانتا تھا کہ زوہان کو اُس پر بے پناہ غصہ ہے۔۔۔ وہ چاہتا تھا آج زوہان اپنے دل کی بھڑاس اُس پر نکال دے۔۔۔۔۔۔

"میں ایسا کچھ نہیں کرنا چاہتا۔۔۔ مجھے اُس شخص سے نہ پہلے ہمدردی تھی نہ ہی اب ہے۔۔۔ میں تمہیں یہ سمجھانا چاہتا ہوں کہ تم اپنی ماں کے مجرم کو سزا دینے میں ناکام نہیں رہے۔۔۔ بلکہ تم اُن کا انتقام اُسی وقت، اُسی جگہ پر لے چکے تھے۔۔۔۔ اور ملک فیاض کا بچنا میرے رب نے لکھا تھا۔۔۔ کیونکہ دوسروں کو اتنی تکلیف دے کر بھلا وہ شخص اتنی آسان موت کیسے مر سکتا تھا۔۔۔

اُس کا زندہ بچ جانا ہی اُس پر سب سے بڑا عذاب تھا۔۔۔ پچھلے اتنے سالوں سے وہ زندہ لاش کی طرح بستر پر پڑا ہے۔۔۔ اور آج جب اُسے ہوش آیا ہے۔۔۔ تو جانتے ہو ڈاکٹر کو دو مہینے پہلے کیا رپورٹس ملی تھیں اُن کی۔۔۔۔ اُنہیں بلڈ کینسر ہے۔۔۔ وہ بھی لاسٹ سٹیج پر پہنچ چکا ہے۔۔۔ وہ چند دنوں سے زیادہ سروائیو نہیں کر سکتے۔۔۔۔

ایسے شخص کو مار کر کیا کرو گے تم۔۔۔۔"

آژمیر کی بولی جانے والی سچائی پر زوہان نے خاموش نگاہوں سے آژمیر کی جانب دیکھا تھا۔۔۔

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

سب کے دل اپنے پروردگار کے اِس اانصاف پر جھک گئے تھے۔۔۔جو کسی مظلوم کی آہ خالی نہیں جانے دیتا تھا۔۔ملک فیاض نے ساری عمر تحریمہ بیگم کو تڑپایا تھا۔۔اُن سے اُن کا سب کچھ چھین کر۔۔۔ظلم کے پہاڑ توڑ کر رکھ دیئے تھے۔۔۔۔تحریمہ بیگم کی آہیں اور سسکیاں رائیگان نہیں گئی تھیں۔۔۔۔

خدا کی لاٹھی بے آواز تھی۔۔۔جب پڑتی تھی تو ملک فیاض جیسے انسانوں کے گھمنڈ اور تکبر سمیت اُن کو ایسے ہی زمین پر پٹخ دیتی تھی۔۔۔

"میں اُس شخص کا یہ عبرت ناک انجام اپنی آنکھوں سے دیکھنا چاہتا ہوں۔۔۔"

زوہان کے لہجے میں اب پہلے جیسی سختی مفقود تھی۔۔۔۔۔۔

اُس کی بات پر آژمیر نے سر ہلاتے اُسی لمحے وہاں آئے منہاج کی جانب پلٹ کر دیکھا تھا۔۔۔۔جو ابھی کچھ لمحے پہلے ہی وہاں آیا تھا۔۔۔

ماورامیر ان پیلس سے آمنہ بیگم کی کال آجانے کی وجہ سے کچھ سیکنڈ پہلے ہی وہاں سے ہٹی تھی۔۔۔

"آئیں آپ لوگ۔۔۔۔"

منہاج اُنہیں اپنے ساتھ آنے کا اشارہ کرتا۔۔۔دروازہ دھکیل کر اندر داخل ہوا تھا۔۔۔

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

ملک فیاض کی حالت بہت نازک تھی۔۔۔وہ ایک بار سب کو بلا کر معافی مانگنا چاہتے تھے۔۔۔اس لیے آژمیر نے باقی سب کو بھی اشارہ کرتے اپنے پیچھے آنے کو کہا تھا۔۔۔

ملک فیاض پر نظر پڑتے ہی اُن سب کے دل خوفِ خدا سے کانپ اُٹھے تھے۔۔۔

جو اپنے بندوں کے حقوق غصب کرنے والوں کو معاف نہیں کرتا تھا۔۔۔جس کی زندہ مثال اِس وقت ہڈیوں کا ڈھانچہ بنا ملک فیاض تھا۔۔۔

جس کی آنکھیں اندر دھنس چکی تھیں۔۔۔کہ اُس سے دیکھ پانا مشکل ہو رہا تھا۔۔۔جبکہ اُس کے چہرے کی ہڈیاں بالکل واضح ہو رہی تھیں۔۔۔

"شمسہ۔۔۔آژمیر۔۔۔زوہان۔۔۔مج مجھے مععع معاف کر دو۔۔۔۔۔میں ب بہ۔۔۔بہت۔۔۔تک تکلیف میں ہوں۔۔۔۔"

اُن سے بول پانا دشوار ہو اتھا۔۔۔نرس نے اُنہیں بتایا تھا کہ جن لوگوں کو وہ صبح سے پکار رہیں ہیں وہ اُن کے پاس آ چکے ہیں۔۔۔۔

ملک فیاض کو دیکھ زوہان کی آنکھوں میں وہ منظر پوری شدت سے روشن ہوا تھا جب وہ اُس کی ماں کو زندہ جلاتا ایسے ہی ہڈیوں کے ڈھانچے میں بدل گیا تھا۔۔۔

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

"میری ماں بھی تمہارے آگے ایسے ہی تڑپی تھی۔۔۔ کیا قصور تھا اُن کا۔۔۔ بولو۔۔۔ کیوں چھینا اُنہیں مجھ سے۔۔۔۔"

زوہان اب بھی اِس شخص کی خود غرضی پر ضبط نہ رکھ پاتے اُس کا گلا دبانے کی نیت سے اُس پر جھکا ہی تھا۔۔۔ جب آژمیر اور منہاج نے بروقت آگے آتے اُسے پوری طرح جکڑتے وہیں روک لیا تھا۔۔

"زوہان نہیں۔۔۔۔"

آژمیر نے نفی میں سر ہلاتے اُسے دیکھا تھا۔۔ وہ دونوں ہی اُسے پکڑ کر وہاں سے لے گئے تھے۔۔ کیونکہ وہ جن انتقام بھری نظروں سے ملک فیاض کو دیکھ رہا تھا۔۔ اُس سے کوئی بعید نہیں تھی۔۔۔ گارڈز سے گن لے کر ملک فیاض کے وجود کو گولیوں سے چھلنی کر دے۔۔۔۔

ماورا جو اُسی لمحے روم میں داخل ہوئی تھی۔۔۔ زوہان کے ساتھ وہاں سے نکلتے منہاج کو دیکھ وہ اپنی جگہ سے ہل بھی نہیں پائی تھی۔۔۔۔۔

منہاج کے اِس سچویشن میں یوں اچانک سامنے آجانے پر ماورا کو سمجھ ہی نہیں آیا تھا کہ کیسے ری ایکٹ کرے۔۔۔۔۔ اُس کے دل میں اتنے دنوں سے بھری بے چینی کہیں دور بھاگ گئی تھی۔۔۔ منہاج کو وائٹ کوٹ پہنا دیکھ وہ یہی سمجھی تھی کہ منہاج یہاں جاب کرتا ہے۔۔۔ اِس بات سے بے خبر کے وہ اُسی کے سسر کا ہاسپٹل تھا۔۔ ماورا تیز قدموں سے منہاج کے پیچھے بڑھی تھی۔۔۔ جو زوہان اور آژمیر کو شہاب درانی کے آفس تک چھوڑ تا خود اپنے آفس کی جانب بڑھ گیا تھا۔۔۔

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

وہ اُن دونوں بھائیوں کی پرائیویسی ڈسٹرب نہیں کرنا چاہتا تھا۔۔۔ماورا تیز تیز قدموں سے منہاج کے پیچھے بڑھ رہی تھی۔۔۔جب ایک طرف کھڑی نرسز کی۔۔۔کی جانے والی گفتگو اُس کے قدم زمین میں ہی جکڑ گئی تھی۔۔۔

@@@@@@@@@@

"یہ ڈاکٹر منہاج درانی کی تو دو دن بعد شادی ہے نا۔۔۔مجھے تو لگا تھا کہ اب یہ شادی کے بعد ہی ہاسپٹل آئیں گے۔۔۔لیکن اپنے کام کو لے کر بہت سینسئر ہیں۔۔۔زرا سی بھی کوتاہی نہیں کرتے۔۔۔"

وہ لوگ اور بھی بہت کچھ بول رہی تھیں۔۔۔مگر ماورا کے دل و دماغ میں تو منہاج کی شادی والی بات اٹک کر رہ گئی تھی۔۔۔گزرے دنوں وہ جس زہنی ٹینشن کا شکار تھی۔۔۔۔اِس وقت اُس کا دماغ اِس بات پر توجہ دے ہی نہیں پایا تھا کہ اُس کی بھی تو دو دنوں بعد شادی تھی۔۔۔

ماورا اپنی غلطی کو از سر فراموش کرتی منہاج کی اِس بے وفائی پر جی جان سے سلگھ اُٹھی تھی۔۔۔۔

اُس کا رخ سامنے ڈاکٹر منہاج درانی کی جگمگاتی نیم پلیٹ کے ساتھ موجود آفس کی جانب تھا۔۔۔

دھاڑ سے دروازہ دھکیلتی وہ اندر داخل ہوئی تھی۔۔۔جہاں منہاج کے سامنے تین انتہائی خوبصورت سی ڈاکٹرز کو بیٹھے کسی پیشنٹ کے حوالے سے ڈسکشن کرتا دیکھ ماورا کا پارہ مزید چڑھا تھا۔۔۔

منہاج بھی ماورا کو وہاں دیکھ پل بھر کو چونکا تھا۔۔۔مگر اگلے ہی لمحے اجنبی بنتا اُسے کڑے تیوروں سے گھور گیا تھا۔۔۔

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

"واٹس رانگ ودیو۔۔۔ محترمہ؟؟؟؟ یہ کیا طریقہ ہے کسی کے آفس میں داخل ہونے کا۔۔۔۔۔واپس باہر جائیں اور دروازہ ناک کر کے پراپر پرمیشن لیں۔۔۔۔"

منہاج اس کے ساتھ ایسے پیش آیا تھا جیسے اُسے بالکل بھی نہ جانتا ہو۔۔۔۔۔

وہاں بیٹھی ڈاکٹرز نے بھی ماورا کی مداخلت پر اُسے ناپسندیدگی بھری نظروں سے گھورا تھا۔۔۔

جبکہ ماورا تو اُس کے اس اجنبیت بھرے برتاؤ پر سکتے کے عالم میں اُسے دیکھے گئی تھی۔۔۔ جس کے ساتھ ہی اُس کی سنہری دلکش آنکھوں سے قطار در قطار موٹے موٹے آنسو بہہ نکلے تھے۔۔۔۔

اور بس منہاج درانی اِس سے زیادہ سختی نہیں برت پایا تھا اُس سے۔۔۔ منہاج کے اشارے پر وہ تینوں خاموشی سے اُٹھ گئی تھیں۔۔۔۔

"کیوں آئی ہو یہاں۔۔۔۔؟؟؟"

منہاج نے کرسی کا رُخ اُس کی جانب گھماتے اُس کی لال سوجی آنکھوں کو گھورتے پوچھا تھا۔۔۔

"آپ شادی کر رہے ہیں۔۔۔۔؟؟؟"

اُس نے سب سے پہلے وہی بات پوچھی تھی۔۔۔ جو چند لمحوں میں ہی اُس کی دھڑکنیں مدھم کر گئی تھی۔۔۔

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

جبکہ منہاج تو اُس کے منہ سے اپنے لیے لفظ آپ سن کر ہی ششدر رہ گیا تھا۔۔۔اُس کی جدائی کس قدر بدلاؤ لے آئی تھی اِس لڑکی میں۔۔۔۔

"اِس میں اتنے حیران ہونے والی بات کیا ہے۔۔۔؟؟؟ہر کوئی کرتا ہے شادی۔۔۔۔"

منہاج ایسے ظاہر کر رہا تھا جیسے اُن کے درمیان سب نارمل ہو۔۔۔۔

"لیکن آپ کی شادی مجھ سے ہو چکی ہے۔۔۔ آپ بھلا یہ کیسے کر سکتے ہیں۔۔۔۔؟؟؟"

ماورا کو اُس کا یہ لاپرواہ انداز خفگی سے لال کر گیا تھا۔۔۔۔

ماورا بھیگی آنکھیں صاف کرتی اُس کی سنگدلی پر مزید اذیت کا شکار ہوتی وہاں سے جانے کے لیے پلٹی تھی۔۔۔۔

اُس نے ابھی پہلا قدم بڑھایا ہی تھا جب منہاج نے اُس کی ٹانگ کے آگے پیر کرتے اُس کا بیلنس بگاڑ دیا تھا۔۔۔

ماورا کوشش کے باوجود نہ سنبھل پاتی سیدھی منہاج کے اُوپر آن گری تھی۔۔۔۔

منہاج نے اُس کی کمر میں بازو حمائل کرتے اُسے اپنے قریب تر کھینچ لیا تھا۔۔۔۔

"کیوں اگر تم مجھے تڑپتا چھوڑ کر جا سکتی ہو۔۔۔تو میں دوسری شادی کیوں نہیں کر سکتا۔۔۔۔۔؟؟؟"

اُس کے آنسوؤں سے نم ہوئے گالوں کو ہونٹوں سے چھوتا منہاج اپنے گزرے لمحوں کی تشنگی ختم کرنے لگا تھا۔۔۔

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

ماورااُس کی گرم سانسوں اور دہکتے لمس پر کسمساتی لرز اُٹھی تھی۔۔۔

منہاج کے اِس انوکھے غصے کا اظہار اُس کو سر تاپا سُرخ کر گیا تھا۔۔۔

"پلیز چھوڑیں مجھے۔۔۔۔۔"

ماورااُس کی بے باکیوں سے اچھی طرح واقف تھی۔۔۔اِس لیے کانپتی آواز کے ساتھ بولتی اُس کا حصار توڑ گئی تھی۔۔۔

ماورالال چہرے کے ساتھ اُس سے فاصلے پر جا کھڑی ہوئی تھی۔۔۔۔

جب منہاج اُسے کوئی مہلت دیئے بغیر اُس کی دونوں کلائیاں جکڑ کر پیچھے دیوار کے ساتھ ٹکاتا پوری طرح اُس کے نازک وجود پر حاوی ہوا تھا۔۔۔۔

"میں نے جان بوجھ کر نہیں کیا تھا۔۔۔میں اُس وقت بہت مجبور ہو چکی تھی۔۔۔"

ماورانے اُس کے جارحانہ تیوروں سے گھبرا کر بولتے اُسے اصل بات بتانا چاہی تھی۔۔۔جس کے بارے میں حاعفہ پہلے ہی منہاج کو سب بتا کر کافی حد تک ماورا کی پوزیشن اُس کے سامنے کلیئر کر چکی تھی۔۔۔یہی وجہ تھی کہ منہاج پہلے کی نسبت اُس سے بہت حد تک نرمی سے پیش آرہا تھا۔۔۔۔

لیکن منہاج کا اِس بات پر ماورا پے غصے کم نہیں ہو رہا تھا کہ اُس نے منہاج پر اعتبار کر کے اُسے اپنی پریشانی کیوں نہیں بتائی تھی۔۔۔یہ جانتے ہوئے بھی کہ وہ اُس کی مدد کرنے کی پوری طاقت رکھتا تھا۔۔۔

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

اُس کی اِس غلطی پر منہاج دل کی دہائیوں کے باوجود اُسے اتنی آسانی سے معاف کرنے کا ارادہ نہیں رکھتا تھا۔۔۔

"ایسی کی تیسی تمہاری مجبوری کی۔۔۔۔میں مر گیا تھا کیا۔۔۔۔جو میرے پاس آنے کے بجائے فرار ہو کر کہیں اور نکل گئی۔۔۔اور سچ بتانے کے بجائے وہ فضولیات بھرا خط چھوڑ گئیں میرے لیے۔۔۔۔ تمہیں یہ لگا بھی کیسے کہ میں تم سے اتنی آسانی سے دستبردار ہو جاؤں گا۔۔۔۔اور یہ جان کر کے تم نے مجھے دھوکا دیا ہے۔۔۔۔میں تمہیں بنا کچھ کہیں چھوڑ دوں گا۔۔۔۔۔"

ماورا کے وجود کی حرارت منہاج با آسانی محسوس کر پا رہا تھا۔۔۔اُسے بخار تھا یہ بات تو پہلے سے اُس کے علم میں تھی۔۔۔ مگر بخار کی شدت اِس قدر تھی منہاج کو بالکل اندازہ نہیں تھا۔۔۔۔۔

"اِسی لیے ہی تو وہ سب بول کر گئی تھی۔۔۔کہ آپ غصے میں ہی سہی۔۔۔مگر مجھ ڈھونڈنے کی کوشش تو کریں گے نا۔۔۔۔۔"

ماورا نہایت ہی معصومیت سے بولتی منہاج درانی کو گھائل کر گئی تھی۔۔۔۔

"لیکن آپ نے تو مجھے ڈھونڈنا تو دور کی بات نجانے کس لڑکی سے شادی بھی طے کر لی۔۔۔۔اتنی سی ہی تھی آپ کی محبت۔۔۔۔۔"

ماورا بڑے آرام سے سارا الزام اُس کے کندھوں پر ڈال گئی تھی۔۔۔۔۔

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

"جس لڑکی سے میری شادی طے ہوئی ہے۔۔۔۔بہت محبت کرتا ہوں اُس سے۔۔۔۔اُس کے بغیر رہنا گوارہ نہیں ہے مجھے۔۔۔۔ہاں اگر تم اُس کے ساتھ کمپرومائز کر سکتی ہو تو میں تم سے بھی شادی کر لوں گا۔۔۔۔مجھے کوئی ایشو نہیں ہے۔۔۔۔۔"

منہاج نے اُس کا دل جلانے میں کوئی کسر نہیں چھوڑی تھی۔۔۔۔

"چھوڑیں مجھے۔۔۔۔۔"

ماورا غصے سے لال چہرے کے ساتھ منہاج سے اپنی کلائیاں آزاد کرواتی دروازے کی جانب بڑھی تھی۔۔

"کہاں جا رہی ہو۔۔۔۔؟؟؟"

منہاج نے اُس کے ایسے ری ایکشن پر حیرت سے اُس کی جانب دیکھا تھا۔۔۔۔

"اُس لڑکی کو ڈھونڈ کر اپنے ہاتھوں سے اُس کا گلا دبانے۔۔۔۔"

ماورا خونخوار لہجے میں بولتی منہاج کے ہونٹوں پر بے ساختہ مسکراہٹ بکھیر گئی تھی۔۔۔جسے اُس نے ہونٹ بھینچتے ماورا سے پوشیدہ رکھا تھا۔۔۔۔۔

"تم اُسے کوئی تکلیف نہیں دو گی۔۔۔ابھی تک جتنی تکلیف دے چکی ہو وہ کافی ہے۔۔۔۔"

منہاج اُس کی جانب بڑھتا اُسے کچھ بھی سمجھنے کا موقع دیئے بغیر بانہوں میں بھرتا اپنی کرسی میں بیٹھا گیا تھا۔۔

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

ماورا ابھی تک سمجھنے سے قاصر تھی کہ وہ کس کی بات کر رہا ہے۔۔۔اِس لیے اُسے کسی اور لڑکی کے بارے میں ایسے پوزیسو ہوتا دیکھ اُس کی آنکھیں نمکین پانیوں سے بھر گئی تھیں۔۔۔۔۔

"آپ کو اچانک سے کسی سے اتنی محبت بھی ہو گئی اور اُس کی تکلیف کا اتنا احساس ہے۔۔۔مگر میری اذیت نظر نہیں آ رہی آپ کو۔۔۔پچھلی پانچ راتوں سے سوئی نہیں ہوں میں۔۔۔۔میرے گھر والوں نے مجھ سے پوچھے بغیر میری شادی فکس کر دی ہے۔۔۔نہ آپ کو میری پرواہ ہے نہ اُن میں سے کوئی میری بات سننے کا تیار ہے۔۔۔جب کسی کو میری پرواہ ہی نہیں ہے تو اِس سے بہتر تو یہی ہے کہ میں مر ہی جاؤں۔۔۔آپ بھی آزاد ہو جائیں گا اور باقی سب کو بھی سکون مل جائے گا۔۔۔کسی کو میری ضرورت نہیں ہے۔۔۔وہ بھی سب بھی جلد از جلد مجھ سے جان چھڑوانا چاہتے ہیں۔۔۔اور آپ بھی مجھے اپنانا نہیں چاہتے۔۔۔"

ماورا دلبرداشتہ ہوتی بُری طرح رو دی تھی۔۔۔

اور بس یہاں پر بریک لگا تھا منہاج کے سارے مذاق کو۔۔۔

وہ اُسے تنگ کر رہا تھا لیکن ماورا کو اِس طرح روتا دیکھ اُس کی جان پر بن چکی تھی۔۔

خود کو لاکھوں لعنت ملامت کرتا وہ ماورا کو اپنی جانب کھینچتا اپنے سینے میں بھینچ گیا تھا۔۔۔۔

"مذاق کر رہا تھا میری جان۔۔۔میری زندگی میں تمہارے علاوہ کوئی لڑکی کبھی نہیں آ سکتی اِس بات سے تم بھی اچھی طرح آگاہ ہو۔۔۔اور ساری ٹینشنیں نکال کر یہ بات اپنے دماغ میں اچھی طرح بیٹھا دو کہ میرے ہوتے ہوئے کوئی تم

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

سے شادی کرنے کی خواہش کرنا تو دور تمہاری جانب آنکھ اُٹھا کر بھی نہیں دیکھ سکے۔۔۔وہ اُلو، جاہل اور گدھا میں ہی ہوں۔۔۔جو بہت جلد اپنی اِس گدھی کو اپنے ساتھ لے جانے کے لیے پوری تیاری کر چکا ہے۔۔۔"

منہاج خود کو اُسی کے کہے جانے والے القابات سے نوازتا ہونٹوں پر دلفریب مسکراہٹ سجائے، اُسے اپنے سینے سے لگا کر جیسے ایک نئی زندگی دے گیا تھا۔۔۔اُس کی بات سنتے مزید شدت سے رو دی تھی۔۔۔

"مجھے معاف کر دو۔۔۔۔۔"

ماورا اُس کے سینے میں منہ چھپاتی اب کبھی اُس سے جدا ہونے کا ارادہ نہیں رکھتی تھی۔۔۔اُس کی بھیگی آواز پر منہاج اُسے مزید خود میں سمیٹتا اُس کے سر پر لب رکھ گیا تھا۔۔۔

جب کافی دیر بعد اپنے دل کا سارا غبار آنسوؤں کے راستہ نکال لینے اور منہاج کی شرٹ اچھی طرح بھگو دینے کے بعد اُس کے دماغ نے کام کرنا شروع کیا تھا۔۔۔

اور وہ ایک جھٹکے سے منہاج سے علیحدہ ہوئی تھی۔۔۔

مگر اُس کی کمر کے گرد بازو حمائل کیے منہاج نے اُسے خود سے دور نہیں جانے دیا تھا۔۔۔

"مگر میرا رشتہ تو شہاب انکل کے بیٹے سے طے ہوا۔۔۔آپ۔۔۔۔۔۔"

ماورا بولتے بولتے رکی تھی۔۔۔

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

اُس کا دماغ تیزی سے چلنے لگا تھا۔۔۔ شہاب درانی اور شہریار سے پہلی بار ملنے کے باوجود اُن کا دیکھا لگنا۔۔۔ اور سب کا اِس شادی کو لے کر حد درجہ ایکسائیٹڈ ہونا۔۔۔ ماورا کو اُن سب کا کھیل سمجھا گیا تھا۔۔۔

جو اُسے اتنے آرام سے بے وقوف بنا گئے تھے۔۔۔

سب سے بڑی بات منہاج دوبار اُس کے بے حد قریب آ کر اُسے اپنی موجودگی کا شدت بھرا احساس بھی دلا چکا تھا۔۔۔ اور وہ پاگل بالکل بھی نہیں سمجھ پائی تھی۔۔۔

ماورا کو سب سے زیادہ تو خود پر غصہ آیا تھا۔۔۔

منہاج بہت غور سے اُس کے چہرے کے اُتار چڑھاؤ نوٹ کرتا مسکرا دیا تھا۔۔۔

"کیسا لگا میرا سرپرائز۔۔۔؟؟"

ماورا کے چہرے پر پھسلی لٹوں کو اُنگلی پر لپیٹ کر اُس کا چہرا اپنے قریب لاتے منہاج اُس کے گلابی ہونٹوں کو فوکس کیے مخمور لہجے میں بولا تھا۔۔۔

"آپ نے اُس رات میری جان نکال کر رکھ دی تھی۔۔۔ آپ سوچ بھی نہیں سکتے میں کس قدر ڈر گئی تھی۔۔۔"

باقی بہت سی باتوں کے ساتھ ماورا کی آنکھوں کے سامنے بارات کی رات والا منظر لہرایا تھا۔۔۔ جس میں منہاج نے جنونی انداز میں اُس پر اپنی شدتیں لُٹاتے اُس کی جان نکال کر رکھ دی تھی۔۔۔

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

"کونسی رات۔۔۔۔۔اور کیا کیا تھا میں نے۔۔۔۔؟؟؟"

منہاج اُس کی بات پر سنجیدہ ہوتا لاعملی کا اظہار کرتے بولا تھا۔۔۔

"آپ نے۔۔۔۔"

اب بھی اُس کی باتوں میں آئے بغیر روانی میں ماورا کچھ بولنے ہی والی تھی۔۔۔جب منہاج کی آنکھوں میں چھائی شوخی دیکھ اُس کی زبان کو بریک لگی تھی۔۔۔۔

اُس کا چہرا سُرخ مائل ہوتا تپ اُٹھا تھا۔۔۔۔

"بہت بُرے ہیں آپ آئی ہیٹ یو۔۔۔۔۔"

ماورا اُس کے سینے پر بازو ٹکائے اُسے دور دھکیلتی شرم سے لال ہوئی تھی۔۔۔۔

"اُس رات تو کچھ بھی نہیں ہوا تھا۔۔۔ جتنا تم نے مجھے تڑپایا ہے اُس سب کا حساب لینا تو ابھی باقی ہے مائی لو۔۔۔۔۔اگر اتنے سے ہی جان نکل گئی تو۔۔۔۔۔"

منہاج اُس کو بے باکی بھری نظروں سے دیکھتا اِس سے پہلے کو مزید کچھ بولتا۔۔۔ماورا سرخ ہوتے چہرے کے ساتھ اُس کے ہونٹوں پر اپنی نازک ہتھیلی جما گئی تھی۔۔۔۔۔

"مجھے جانا ہے اب یہاں سے۔۔۔باہر سب میرا ویٹ کر رہے ہونگے۔۔۔۔"

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

ماورا سے منہاج کی بڑھتی گستاخیاں برداشت کرنا دشوار ہوا تھا۔۔۔ گھنیری پلکوں کی باڑ حیا کے بھاری بوجھ تلے جھک گئی تھی۔۔۔۔

"ایک دن مزید اور پھر تم میری دسترس میں ہو گی۔۔۔"

منہاج اُس کی ٹھوڑی پر لب رکھتا اُسے اپنی گرفت سے آزاد کر گیا تھا۔۔۔۔

اُس کے آزاد کرتے ہی ماورا ایک سیکنڈ کی بھی دیر کیے وہاں سے نکل گئی تھی۔۔۔ جس بوجھل دل کے ساتھ وہ منہاج کے آفس میں داخل ہوئی تھی۔۔۔۔ نکلتے وقت اُس سے کہیں زیادہ سکون اور سچی خوشی سے اُس کا چہرا چمک رہا تھا۔۔۔۔

اُس کا اِس وقت خوشی سے اُچھلنے کو دل چاہ رہا تھا۔۔۔۔۔ منہاج درانی صرف اور صرف اُس کا تھا۔۔۔۔ کوئی اُسے اُس کی زندگی کے محبوب ترین انسان سے دور نہیں کر پایا تھا۔۔۔۔۔۔

@@@@@@@@@@@

زوہان مزید ایک منٹ بھی ہاسپٹل نہیں رُک پایا تھا۔۔۔۔ وہ اُس جگہ نہیں رکنا چاہتا تھا جہاں اُس کی ماں کا قاتل سانسیں لے رہا تھا۔۔۔

زوہان اِس وقت کسی سے بات کرنے کے قابل نہیں سمجھ پا رہا تھا خود کو مگر آج آژمیر اُس کو اکیلا چھوڑنے کے موڈ میں بالکل بھی نہیں تھا۔۔۔ زوہان کے پیچھے وہ بھی اُس کے ساتھ ہی ہاسپٹل کی پُر شکوہ منزل سے نکل آیا تھا۔۔۔۔ زوہان اُسے

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

صاف نظر انداز کرتا۔۔۔سامنے ہی گاڑی کے قریب کھڑے حاکم سے چابی چھین کر فرنٹ سیٹ پر براجمان ہوتا وہ گاڑی سٹارٹ کر گیا تھا۔۔۔۔

لیکن اُس کے وہاں سے نکلنے سے پہلے ہی آژمیر نے کھڑکی سے ہاتھ بڑھاتے کیز نکال لی تھیں۔۔۔زوہان نے تپ کر اُس کی جانب دیکھا تھا۔۔۔۔

"آژمیر میران تمہارے ساتھ مسئلہ کیا ہے۔۔۔۔؟؟؟؟جو تم کرنا چاہ رہے ہو۔۔۔ویسا اب کبھی نہیں ہو سکتا۔۔۔۔"

زوہان گاڑی کا دروازہ دھاڑ سے بند کرتا آژمیر کے مقابل آن کھڑا ہوا تھا۔۔۔۔

"تمیز سے بات کرو۔۔۔میں تم سے پورے چھے مہینے بڑا ہوں۔۔۔اور اِسی حساب سے تم پر میری ہر بات ماننا فرض ہے۔۔۔۔"

آژمیر ملک فیاض والا قصہ ختم ہوتے ہی پوری طرح سے اپنا رویہ زوہان کے ساتھ بدل چکا تھا۔۔۔

جبکہ زوہان کا غصہ ابھی پوری طرح ٹھنڈا نہیں ہو پایا تھا۔۔۔۔یا پھر وہ اتنی جلدی کھلنا نہیں چاہتا تھا۔۔۔

"ہم بہت پہلے ایک دوسرے سے تمام تعلق توڑ چکے ہیں۔۔۔۔"

زوہان نے پیشانی مسلتے اُسے یاد دلایا تھا۔۔۔۔

"خون اور دل کے رشتے۔۔۔زبانی کلامی ختم نہیں ہو سکتے۔۔۔۔۔"

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

آذمیر اپنے جیسے اِس اُکھڑ مزاج بھائی کو منالینا چاہتا تھا۔۔۔

"تم کیا چاہتے ہو۔۔۔؟؟؟"

زوہان اُس کے لفظوں کے جال میں الجھانے پر آخر کار زچ ہو چکا تھا۔۔

"مجھے میرا بھائی واپس لوٹا دو۔۔۔۔"

آذمیر کے لہجے میں کچھ ایسا تھا جو زوہان کے دل کو پگھلا گیا تھا۔۔۔

"میں تمہارے ساتھ اتنا غلط کر چکا ہوں۔۔۔اُس کے بعد بھی تم ایسا چاہتے ہو۔۔۔؟؟؟"

زوہان چاہتا تھا آذمیر اُس سے لڑے۔۔۔اُس سے شکوہ کرے۔۔وہ بھلا اپنے جان از عزیز بھائی سے اتنا عرصہ اِس حد تک بد گمان کیسے رہ سکتا تھا۔۔۔جو اُس کی خاطر قتل کا الزام بھی اپنے سر لینے کو تیار ہو گیا تھا۔۔۔

"تم نے کچھ غلط نہیں کیا۔۔۔غلط میں نے کیا جو تمہاری بد گمانی دور کرنے کے بجائے۔۔خود کو مزید تم سے دور کر لیا۔۔۔ اور زندگی کے اتنے سال اپنے بچپن کے کرائم پارٹنر کے بغیر گزار دیئے۔۔۔"

گزرے سالوں کی اذیت کا ذکر کرتے زوہان کے ساتھ ساتھ آذمیر کی آنکھوں میں بھی نمی اُتر آئی تھی۔۔۔

"مجھے تمہاری بات سننی چاہئے تھی۔۔۔میں بھلا یہ کیسے سوچتا رہا کہ تم میرے ساتھ دھوکا کر سکتے ہو۔۔۔تم نے میرا ہی بھلا چاہا اور میں نے تم پر اُلٹا الزام داغ کر تمہیں اذیت میں مبتلا رکھا۔۔۔مجھے معاف کر دو۔۔۔"

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

زوہان اپنی جگہ سے دو قدم آگے بڑھا تھا۔۔۔اُس کی آنکھوں کے راستے اتنے سالوں کی اکٹھی کی گئی اذیت بہنے لگی تھی۔۔۔۔

"سمجھا تو میں نے نہیں تمہیں۔۔۔۔تم اپنا سب کچھ گنوا چکے تھے۔۔۔۔تمہیں میری سب سے زیادہ ضرورت تھی۔۔۔اور تمہیں ہی تنہا چھوڑ دیا۔۔۔میں اپنی ہر خطا کے لیے معافی مانگتا ہوں تم سے۔۔۔۔"

آژمیر بھی آگے بڑھا تھا اور آج اتنے سالوں بعد دونوں پوری محبت اور گرمجوشی سے ایک دوسرے کے سینے سے لگتے۔۔۔۔پوری دنیا کے سامنے خود کو مضبوط ظاہر کرنے والے۔۔۔ایک دوسرے کی گزری اذیتوں پر آنکھوں سے بہتا ل گرم سیال مادہ روک نہیں پائے تھے۔۔۔۔

دونوں ایک بار ایسے ہی گلے لگ کر اُس رات روئے تھے۔۔۔جب اُنہوں نے تحریمہ بیگم کو کھویا تھا۔۔۔آج پھر وہ گلے لگ کر رو رہے تھے۔۔۔۔اپنے اندر جمع کی اتنے سالوں کی اذیت آنسو کے راستے بہانے کے لیے۔۔۔کیونکہ آج کے بعد وہ اُس دردناک باب کو اپنی زندگی کے صفحات سے مٹا دینا چاہتے تھے۔۔۔

ہاسپٹل سے نکلتے اُن دونوں کو متلاشی نگاہوں سے ہر طرف ڈھونڈتے زنیشہ کی نظر جیسے ہی اپنی زندگی کے اِس سب سے خوبصورت ترین منظر پر پڑی وہ خوشی سے چہک اُٹھی تھی۔۔۔۔

"فائنلی اُن دونوں میں صلح ہو گئی۔۔۔۔اللہ جی آپ کا لاکھ لاکھ شکر ہے۔۔۔۔"

زنیشہ کی بات پر باقی سب نے بھی مسکراتی نظروں سے اُن دونوں کو ایک دوسرے کے گلے لگتے دیکھا تھا۔۔۔

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

شمسہ بیگم کا دل سکون سے بھر گیا تھا۔۔۔بنا مزید کسی نقصان کے اُن کا خاندان ایک ہو چکا تھا۔۔۔

اُن سب نے بہت غم دیکھے تھے۔۔۔لیکن اتنی کٹھنائیاں برداشت کرنے کے بعد اب سب کچھ بالکل ٹھیک ہو چکا تھا۔۔۔ نفرتوں کی جگہ محبتوں نے اپنا بسیرا جما لیا تھا۔۔۔۔اُن کی زندگی کی تاریکیاں اُجالوں میں بدل چکی تھیں۔۔۔

@@@@@@@@@@

وہ سب ہاسپٹل سے واپس لوٹ آئے تھے۔۔۔ملک فیاض کی حالت ایسی نہیں تھی کہ کوئی اُن کے پاس رُکتا۔۔۔ڈاکٹرز نے بھی دوبارہ کسی کو ملک فیاض کے روم میں نہیں جانے دیا تھا۔۔۔

شمسہ بیگم اپنے شوہر کی یہ قابلِ رحم حالت دیکھ اُن کو معاف کر گئی تھیں۔۔۔۔۔۔ملک فیاض نے جو بویا تھا اب وہی کاٹ رہے تھے۔۔۔۔

آژمیر اور زوہان کل سے غائب تھے۔۔۔۔اتنے عرصے بعد ملنے پر وہ دونوں بھائی کچھ وقت صرف ایک دوسرے کے ساتھ ہی گزارنا چاہتے تھے۔۔۔جس چکر میں وہ اپنی بیگمات کو بھی کچھ وقت کے لیے بھول چکے تھے۔۔۔۔

لیکن زنیشہ اور حاعفہ کے ساتھ ساتھ میران پیلس کا ہر فرد بے پناہ خوش تھا۔۔۔اُن دونوں بھائیوں کو ایک ساتھ دیکھنے کے لیے اُن سب کی آنکھیں ترس گئی تھیں۔۔۔۔

جہاں زنیشہ کی سب سے بڑی خواہش پوری ہوئی تھی۔۔۔وہیں حاعفہ بھی آژمیر کی خوشی میں بے پناہ خوش تھی۔۔۔۔

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

میران پیلس میں ایک بار پھر سے شہنائیاں بج اُٹھی تھیں۔۔۔سب لوگ پورے جوش و خروش کے ساتھ ارجنٹ بیسز پر طے والی شادی کی تیاریوں میں بزی تھے۔۔۔

کل ماورا کی بارات تھی۔۔۔اور آج ساری خواتین نے گھر میں ڈھولکی رکھی ہوئی تھی۔۔۔منہاج مایوں مہندی جیسے فنکشن سے صاف منع کر گیا تھا۔۔۔۔۔وہ سیدھی سیدھی بارات لا کر اپنی بیوی کو جلد از جلد اپنے ساتھ لے جانا چاہتا تھا۔۔اُس کے اُتاولے پن پر سب نے اُسے بہت چھیڑا تھا۔۔جسے منہاج نے بھرپور طریقے سے انجوائے بھی کیا تھا۔۔۔

ماورا کے منع کرنے پر منہاج نے کسی کو بھی ہاسپٹل میں ہوئی اُن کی ملاقات کے بارے میں نہیں بتایا تھا۔۔۔

منہاج سے تو وہ بعد میں نمٹنے کا ارادہ رکھتی تھی۔۔مگر ابھی وہ اپنے سارے گھر والوں کے ساتھ اُنہیں کا گیم کھیل کر بدلہ لینا چاہتی تھی۔۔جنہوں نے منہاج کے ساتھ مل کر اُس کی جان نکالنے میں کوئی کسر نہیں چھوڑی تھی۔۔۔

"یہ ماورا اتنی خوش کیسے ہے۔۔۔؟؟؟ کہیں بہت زیادہ ٹینشن لینے کی وجہ سے اِس کا دماغ تو نہیں چل گیا۔۔۔۔۔۔"

وہ سب لوگ اِس وقت لاؤنج میں جمع مہندی لگوانے کے ساتھ ساتھ ڈھولک کی تھاپ پر لڈی اور ڈانس کرنے میں مصروف تھیں۔۔۔خاندان کی قریبی خواتین کو بھی مدعو کیا گیا تھا۔۔۔

شہر سے آئی بیوٹیشن ماورا کو مہندی لگانے میں مصروف تھی۔۔۔اور ماورا جس خوبصورت مسکراہٹ کے ساتھ خوش ہو ہو کر اپنی شادی کا فنکشن انجوائے کر رہی تھی۔۔۔اُسے دیکھ وہ سب ہی حیران تھیں۔۔۔

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

فجر نے ماورا کی جانب فکر مندی سے دیکھتے زنیشہ کے کان میں سرگوشی کی تھی۔۔۔

ماورا نے پیلے رنگ کے لہنگے کے اوپر شارٹ کامدار چولی پہن رکھی تھی۔۔۔ جس میں اُس کے نازک سراپے کی دلکشی مزید بڑھ گئی تھی۔۔۔ پھولوں کی خوبصورت بالیاں کانوں میں پہنے، بالوں میں موتیے کے پھول ڈال کر چٹیا گوندھے بنا میک اپ کے وہ نظر لگ جانے کی حد تک حسین لگتی پوری محفل کی مرکزِ نگاہ بنی ہوئی تھی۔۔۔ اُس کے ہونٹوں کی دھمی دلفریب مسکان اُس کی اندرونی خوشی کی داستان سنا رہی تھی۔۔۔۔

مہندی اور اُبٹن سے سجے اُس کے حسین رُوپ میں چاندنیاں سی گھل محسوس ہو رہی تھیں۔۔۔

"میں نے تو کہا تھا تم لوگوں سے۔۔۔ بتا دو سب سچ اُسے۔۔۔ اگر اُسے کچھ بھی ہوا تو اِس کے ڈاکٹر صاحب نے ہم سب کو زہر کے انجکشن ٹھوک دینے ہیں۔۔۔"

فریحہ بھی ماورا کو گھورتی اُن کے قریب ہوئی تھی۔۔۔

"تم سب لوگ یہاں کیوں ایک دوسرے میں گھس کر بیٹھی ہو۔۔۔ یہاں آؤ نا۔۔۔"

رامین زنیشہ اور فجر کا ہاتھ پکڑتی اپنے ساتھ کھینچ گئی تھی۔۔۔ وہ سب لڑکیاں آج یلو تھیم کے مطابق پیلے رنگ کے کپڑوں میں ملبوس بہت حسین لگ رہی تھیں۔۔۔

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

حاعفہ بھاری کامدار شرارے کے اُوپر شارٹ شرٹ زیب تن کیے، سیاہ زلفوں کو موتیوں کے پھولوں کی مدد سے جوڑے کی شکل میں قید کیے، بھاری جھمکے اور ماتھے پر جھمکے کے ڈیزائن کی ہی بندیاں لگائے اپنے ہوش ربا حُسن کے ساتھ بے پناہ حسین لگ رہی تھی۔۔۔وہاں بیٹھی خواتین کی نظریں بھی حاعفہ کے کھکھلاتے خوبصورت مکھڑے سے نہیں ہٹ رہی تھیں۔۔۔اُس کی بہن جسے اُس نے اپنی اولاد کی طرح رکھا تھا۔۔ آج اُس کی بھی شادی ہو رہی تھی۔۔۔وہ خوش کیسے نہ ہوتی۔۔۔

"تم دونوں کے شوہر نامدار تو تم لوگوں کو فراموش کر چکے ہیں۔۔۔اب تم دونوں ایک دوسرے کے ساتھ ہی ڈانس کر لو۔۔۔"

فریحہ نے اُن دونوں کو درمیان میں کھینچتے ڈانس کرنے کا اصرار کرنے کے ساتھ ساتھ چھیڑا تھا۔۔۔

جس پر زنیشہ تو ہولے سے مسکرا دی تھی۔۔۔لیکن حاعفہ کے انداز سے سب نے نوٹ کیا تھا کہ وہ آژمیر سے خفا خفا سی تھی۔۔۔

"حاعفہ مجھے تم سے کچھ بات کرنی ہے۔۔۔"

سویرا ابھی حاعفہ کی آژمیر کے حوالے سے خفگی نوٹ کر چکی تھی۔۔۔جس کا فائدہ اُٹھانے کی خاطر وہ حاعفہ کے قریب آئی تھی۔۔۔اُن دونوں کے بیچ اب کافی حد تک بات چیت شروع ہو چکی تھی۔۔۔

"جی بولیں۔۔۔"

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

حاعفہ نے سوالیہ نگاہوں سے سویرا کی جانب دیکھا تھا۔۔۔

"میں تمہیں یہ سب نہیں بتانا چاہتی تھی۔۔۔ لیکن میرے اندر بے چینی بڑھتی جا رہی ہے۔۔۔ آژمیر تمہارا شوہر ہے۔۔۔ اُس کے بارے میں تمہیں ہر بات کا علم ہونا چاہیئے۔۔۔"

سویرا نے بات کرنے کے لیے تمہید باندھی تھی۔۔۔ جب اُسی لمحے آژمیر نے وہاں قدم رکھا تھا۔۔۔ وہ دونوں اِس وقت ڈرائینگ روم میں کھڑی تھیں۔۔۔ اُن کا رُخ دروازے کی مخالف سمت تھا۔۔۔ اِس لیے وہ آژمیر کو نہیں دیکھ پائی تھیں۔۔۔

آژمیر کے ساتھ زوہان بھی تھا۔۔۔ جو ایک ضروری کال آجانے کی وجہ سے باہر ہی رک گیا تھا۔۔۔۔

"کس بارے میں بات کر رہی ہو تم۔۔۔ میں سمجھی نہیں۔۔۔۔؟؟؟"

حاعفہ کی پیشانی پر بل واضح ہوئے تھے۔۔۔ اُسے زنیشہ کی بات بالکل ٹھیک لگی تھی۔۔۔ سویرا کا اُسے کے ساتھ ایک دم اتنی محبت سے پیش آنے کے پیچھے کوئی مقصد پوشیدہ تھا۔۔۔۔

"آژمیر اور میں بچپن سے انگیج تھے۔۔۔ ہم شروع سے ہی ایک دوسرے کے بہت کلوز رہے ہیں۔۔۔۔ آژمیر اور میرے بیچ کا تعلق۔۔۔۔ مطلب آژمیر زوہان کی وجہ سے بہت ڈسٹرب رہتا تھا۔۔۔ تو رات ہم۔۔۔۔"

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

ایک لڑکی ہو کر اپنے بارے میں اِس قدر گھٹیا بول کر سویرا کو لگا تھا وہ اپنے ماضی کی سچی جھوٹی کہانیاں سنا کر حاعفہ کو آژمیر میران کے خلاف کر لے گی۔۔۔ لیکن وہ شاید ابھی تک حاعفہ کی دیوانگی سے پوری طرح آگاہ نہیں ہوئی تھی۔۔۔۔ جو لڑکی آژمیر کے خلاف اپنی آنکھوں دیکھے پر بھی یقین نہیں کر سکتی تھی۔۔۔۔ وہ بھلا اُس کے منہ سے آژمیر کے خلاف کچھ سنتی بھی کیونکر۔۔۔۔

سویرا کو لگا تھا بیوی ہونے کے ناطے وہ آژمیر اور اُس کے تعلق کے بارے میں متجسس ضرور ہو گی۔۔۔۔ اور اُس کی بات ضرور سننا چاہے گی۔۔۔ مگر حاعفہ نے اُس کی بات شروع ہونے سے پہلے ہی روک دی تھی۔۔۔

" تھینکیو سو مچ سویرا تمہارے کنسرن کے لیے۔۔۔ مگر آژمیر مجھے اپنے بارے میں سب کچھ بتا چکے ہیں۔۔۔۔ اب اُن کی زندگی کا کوئی حصہ مجھ سے پوشیدہ نہیں ہے۔۔۔ تمہارے ساتھ اُن کا ماضی میں جو بھی رشتہ رہا ہو۔۔ وہ ماضی کے ساتھ ہی بیت چکا ہے۔۔۔۔ لیکن آژمیر کا حال اور مستقبل اب میں ہوں۔۔۔۔ اور ٹرسٹ می۔۔۔ مجھے اِنہیں دونوں کو آژمیر کی محبت بھری سنگت میں حسین بنانا ہے۔۔۔۔۔۔"

حاعفہ کے ایک ایک لفظ میں آژمیر کے لیے بے پناہ محبت اور یقین بول رہا تھا۔۔۔۔ جو آژمیر کا ہی بخشا گیا تھا۔۔۔

اُسے سویرا کی نادانی پر افسوس ہوا تھا۔۔۔ جو حاعفہ کے آژمیر کے لیے عشق سے انجان۔۔۔ ایک بار پھر اپنی انسلٹ کروانے وہاں پہنچ چکی تھی۔۔۔۔

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

بھاری قدموں کی چاپ کر دونوں نے پلٹ کر دیکھا تھا۔۔۔جب آژمیر پر نظر پڑتے سویرا کی رنگت متغیر ہوئی تھی۔۔۔۔۔۔

ایک پورے دن کے بعد آژمیر کا سامنے دیکھ حاعفہ کی آنکھوں میں ٹھنڈک اُتر گئی تھی۔۔۔وہ اُس سے بہت ناراض تھی۔۔۔لیکن صبح سے اُس کا دل ہر آہٹ پر آژمیر کا منتظر رہا تھا۔۔۔

"آژمیر۔۔۔۔۔وہ میں۔۔۔۔"

آژمیر کی آنکھوں میں شدید غصے کی لہر دیکھ وہ دونوں ہی سمجھ گئی تھیں۔۔۔کہ آژمیر اُن کی باتیں سن چکا ہے۔۔۔۔

سویرا کو لگا تھا اب اُس کی خیر نہیں تھی۔۔۔آژمیر اب اُسے کسی صورت نہیں چھوڑنے والا تھا۔۔۔

"مجھے لگا تھا کہ شاید تم سدھر گئی ہو۔۔۔مگر تمہاری فطرت ابھی تک نہیں بدلی۔۔۔۔تمہاری سوچ ابھی بھی اُتنی ہی نیچ اور گھٹیا ہے۔۔۔۔"

جب آژمیر کے قریب آنے اور اُس کی دھاڑ پر سویرا کا چہرا خوف کے مارے زرد ہوا تھا۔۔۔۔

"میں اُسے اُس کی بات کا جواب اچھے سے دے چکی ہوں۔۔۔آپ اُسے کچھ نہیں کہیں گے۔۔۔۔"

حاعفہ آژمیر کے مقابل آتی اُس کے سینے پر اپنے مہندی سے بھرے نازک ہاتھ رکھتے اُسے ریلکیس کرتے اِس وقت غصہ کرنے سے روکا تھا۔۔۔ورنہ آژمیر کی سزاؤں سے وہ اچھی طرح واقف تھی۔۔۔۔چھوڑتا تو وہ کسی کو نہیں تھا۔۔۔

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

آژمیر سویرا کی نیت اچھی طرح سمجھ چکا تھا۔۔اور اُس کی کی جانے والی بکواس آژمیر کا دماغ بری طرح کھولا گئی تھی۔۔۔

لیکن پہلے حاعفہ کا سویرا کو دیا جانے والا منہ توڑ جواب اور اب اُس کا اتنی محبت سے قریب آکر اُسے ریلیکس کرنا آژمیر میران کا غصہ ٹھنڈا کر گیا تھا۔۔۔۔

محبت پاش نظروں سے حاعفہ کے گرد بازو پھیلا کر اُسے قریب کرتے آژمیر نے نفرت آمیز نگاہوں سے پیچھے کھڑی سویرا کو دیکھا تھا۔۔۔جو اُس سے محبت کی دعوے دار تھی۔۔۔مگر دوبار اُس کے کردار پر انتہائی گھٹیا الزام لگا چکی تھی۔۔۔۔

"کل صبح ہوتے ہی ہمیشہ ہمیشہ کے لیے میرے گھر سے دفع ہو جانا۔۔۔۔اگر تم مجھے کل کے بعد کہیں نظر آئی تو مجھ سے بُرا کوئی نہیں ہو گا۔۔۔۔"

آژمیر سویرا کو اُس کی اوقات بتاتا بانہوں میں موجود اپنی زندگی کی جانب متوجہ ہوا تھا۔۔۔جو بے پناہ حسین لگتی اُس کا چین و قرار لوٹ کر لے گئی تھی۔۔۔۔

سویرا تو آژمیر کی آنکھوں میں اپنے لیے توہین آمیز نفرت دیکھ سیکنڈز کے اندر وہاں سے غائب ہوئی تھی۔۔۔۔

بہت دیر سے ہی مگر کہیں نہ کہیں اُسے سمجھ آچکی تھی۔۔۔کہ آژمیر میران کی زندگی میں اُس کی کوئی جگہ نہیں تھی۔۔۔۔

اور وہ چاہے پوری دنیا کا زور بھی لگا لیتی تو اِن دونوں کو الگ نہ کر پاتی۔۔۔۔

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

بلکہ اِس بار تو حاعفہ کے کہنے پر آژمیر نے اُسے چھوڑ دیا تھا۔۔۔اِس کے بعد آژمیر نے اُسے کوئی مہلت نہیں دینی تھی۔۔۔اِس لیے سویرا نے اُسی لمحے میران پیلس سے نکل جانے کا فیصلہ کر لیا تھا۔۔۔

"چھوڑیں مجھے۔۔۔۔مجھے بہت کام ہے۔۔۔۔۔"

حاعفہ آژمیر کا بازو اپنی کمر سے ہٹانے کی کوشش کرتی اُسے دیکھنے سے صاف اجتناب برتے ہوئے تھی۔۔۔۔

"محترمہ اپنے سارے کام مجھ تک ہی محدود رکھیں تو آپ کے حق میں زیادہ بہتر ہو گا۔۔۔۔"

آژمیر کی نگاہیں بار بار اُس کی صراحی دار شفاف گردن پر پھسل رہی تھیں۔۔۔۔جو آج گھنے بالوں کی چادر سے پاک اُس کا ایمان متزلزل کر رہی تھی۔۔۔۔

"میں اچھے سے جانتی ہوں آپ کو کتنی پرواہ ہے میری۔۔۔۔میں آپ سے کوئی بات نہیں کرنا چاہتی۔۔۔۔"

حاعفہ شدید ناراضگی کا مظاہرہ کرتی آژمیر کو اچھا خاصہ حیران کر گئی تھی۔۔۔۔

"تم ناراض ہو مجھ سے۔۔۔۔۔؟؟؟"

اُس کا چہرا ٹھوڑی سے تھام کر آژمیر نے اپنے قریب کیا تھا۔۔۔۔

"آپ کو کونسا فرق پڑتا ہے۔۔۔۔؟؟؟؟"

حاعفہ نم آنکھوں کے ساتھ اُسے دیکھتی اُس سے دور ہوئی تھی۔۔۔۔۔

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

"حاعفہ۔۔۔۔۔یہ کیا طریقہ ہے۔۔۔۔؟؟؟"

اُس کے یوں دور جانے پر آژمیر نے غصے سے اُسے گھورا تھا۔۔۔۔

"آپ کو غصہ کرنا ہے یا جو بھی کرنا ہے مرضی کریں۔۔۔۔میں آپ سے بالکل بات نہیں کروں گی۔۔۔۔۔"

حاعفہ جواباً بھیگی آنکھوں کے ساتھ ساتھ غصے سے بولتی آژمیر کو مبہوت سا کر گئی تھی۔۔۔۔کسی کے اِس طرح بات کرنے پر اُس سے بھی زیادہ غصے سے بھڑک اُٹھنے والا آژمیر میران اپنی چہیتی بیوی کے سامنے تو ایک الگ ہی آژمیر بن جاتا تھا۔۔۔۔

"پر میری جان ہوا کیا ہے۔۔۔۔؟؟؟تم رونا بند کرو۔۔۔یہاں آؤ اور بتاؤ مجھے کیا ہوا ہے۔۔۔؟؟؟"

ڈرائینگ روم میں داخل ہوتے زوہان اور حاشر حاعفہ کا ادا کیا جانے والے جملہ بھی سن چکے تھے اور جواباً آژمیر کا اتنا نرم انداز دونوں کو ہی سکتے میں مبتلا کر گیا تھا۔۔۔۔

اُن کی پرائیوسی کے خیال سے زوہان کا ارادہ تو دروازے سے ہی پلٹنے کا تھا۔۔۔مگر حاشر کو تو آج ہی موقع ملا تھا۔۔۔۔۔اپنے سخت گیر لالہ کو اِس طرح شیرنی کی طرح دھاڑتی اپنی بیوی کے سامنے اِس طرح دیکھنے کا۔۔۔۔

وہ آژمیر کے متوقع غصے سے بچنے کے لیے حفاظتاً زوہان کا ہاتھ بھی پکڑ کر ساتھ کھینچتا اندر داخل ہوا تھا

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

آژمیر کی نظر اُن پر پڑ چکی تھی۔۔۔ دونوں کے ہی ہونٹوں پر دبی دبی مسکراہٹ پر آژمیر اُنہیں خوشمگیں نگاہوں سے گھور کر رہ گیا تھا۔۔۔۔

"میں آپ سے تب تک کوئی بات نہیں کرنے والی۔۔۔ جب تک آپ کو اپنی سنگین غلطی کا احساس نہ ہو۔۔۔۔ اور ہاں مجھ پر اپنے غصے سے رعب جمانے کی کوشش بالکل مت کیجئے گا۔۔۔ ورنہ میں آپ سے مزید خفا ہو جاؤں گی۔۔۔۔"

حاعفہ انتہائی معصومیت بھری خفگی اور غصے کے ساتھ اُسے وارن کرتی پلٹی تھی۔۔۔۔

جہاں یہ سب دیکھ حاشر کو بُری طرح کھانسی کا دورہ پڑ چکا تھا۔۔۔۔۔ جبکہ زوہان نے سامنے رکھا پانی کا گلاس اُٹھا کر ہونٹوں سے لگاتے اپنا بے ساختہ اُمڈ آنے والا قہقہہ روکا تھا۔۔۔۔

اکڑو اور سخت گیر آژمیر میران جس کے سامنے بات کرنے سے پہلے اُس کی فیملی ممبر سمیت باہر والے بھی ہزار بار سوچتے تھے۔۔۔۔ اُس کا ایسا رُوپ کوئی خواب میں بھی تصور نہیں کر سکتا تھا۔۔۔۔۔

حاعفہ کو زرا سا بھی اندازہ نہیں تھا کہ وہ دونوں پیچھے کھڑے ہیں۔۔۔ وہ شرمندہ سی ہوتی وہاں سے نکل گئی تھی۔۔۔۔

"آژمیر لالہ سیریسلی یہ آپ ہی ہیں نا۔۔۔۔۔؟؟؟؟"

حاشر زبردستی کھانس کھانس کر لال ہوتا اب آژمیر سے مخاطب ہوا تھا۔۔۔۔۔

"خبیث انسان یہ اوور ایکٹنگ کر کے میری بیوی کو شرمندہ کرنے کی کیا ضرورت تھی۔۔۔۔۔"

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

آژمیر اُن دونوں کے ایکسپریشنز دیکھ خود بھی زیرِ لب مسکراتے حاشر کی گردن دبوچتے مصنوعی خفگی سے بولا تھا۔۔۔

"مجھے نہیں لگا تھا کہ اِس معاملے میں بھی ہم ایک جیسے ہیں۔۔۔۔"

زوہان نے آژمیر کی جانب دیکھتے اُس کے ساتھ ساتھ اپنا بھی مذاق بنایا تھا۔۔۔

"کیا مطلب زوہان لالہ آپ بھی زنیشہ سے ایسے ہی ڈرتے ہیں۔۔۔۔؟؟؟"

حاشر کی زبان پھسلی تھی۔۔۔ جس پر اُس نے درزیدہ نگاہوں سے ساتھ کھڑے آژمیر کی جانب دیکھا تھا۔۔۔

"کیا مطلب ایسے ہی۔۔۔۔؟؟؟"

آژمیر کا بھاری ہاتھ پڑنے سے پہلے ہی حاشر دور کھسک گیا تھا۔۔۔

"یار مجھے سمجھ نہیں آرہا۔۔۔ آخر میں نے ایسا کیا کر دیا ہے۔۔۔۔ جو وہ مجھ سے اتنی ناراض ہے۔۔۔۔"

آژمیر کو حاعفہ کی ناراضگی اچھا خاصہ ڈسٹرب کر گئی تھی۔۔۔ اُوپر سے وہ لگ بھی اتنی پیاری رہی تھی کہ آژمیر کا دل ہمک ہمک کر اُس کے پاس جانے کا خواہاں تھا۔۔۔

"ویسے مجھے کبھی نہیں لگا تھا کہ تمہیں بھی کبھی محبت ہو گی۔۔۔ وہ بھی اتنی شدید محبت۔۔۔ جس نے آژمیر میران کو کافی حد تک بدل دیا ہے۔۔۔۔"

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

زوہان بچپن سے ہی اُس کی لڑکیوں سے دور رہنے والی عادت سے واقف تھا۔۔۔زوہان کی اکثر لڑکیوں سے دوستی رہی تھی۔۔۔جن میں ثمن سرِ فہرست تھی۔۔۔لیکن آژمیر نے ہمیشہ ایک ہی بات کہی تھی۔۔۔کہ اُس سے لڑکیوں کے یوں نخرے نہیں اُٹھائے جاتے۔۔۔کیونکہ وہ ہمیشہ سے نخرے اُٹھوانے کا عادی تھا۔۔

اِس لیے آژمیر کا حاعفہ کے سامنے یہ بدلہ انداز زوہان کو بہت اچھا لگا تھا۔۔۔۔

"مجھے خود کبھی نہیں لگا تھا۔۔۔لیکن اب اِس محبت کے بغیر رہنا ناممکن لگتا ہے۔۔۔"

آژمیر حاعفہ کے بارے میں بولتے دلکشی سے مسکرایا تھا۔۔۔۔جس پر زوہان کی دماغ کے پردے پر زنیشہ کی شبیہہ لہرائی تھی۔۔۔اُسے آژمیر کی یہ بات سو فیصد سچ لگی تھی۔۔۔کل صبح کے بعد سے اُس کی زنیشہ سے کوئی بات نہیں ہوئی تھی۔۔۔جس کی وجہ سے اُس کا دل اب اچھا خاصہ بے چین ہو چکا تھا۔۔۔

@@@@@@@@@@

زوہان کو ہمیشہ ہمیشہ کے لیے میران پیلس لوٹتا دیکھ سب بہت خوش ہوئے تھے۔۔۔کیونکہ وہ سب ایسا نجانے کب سے چاہتے تھے۔۔۔۔

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

لیکن اُن میں سب سے زیادہ خوش زنیشہ تھی۔۔۔زوہان کو وہ اِسی طرح خاندان والوں کے ساتھ ہنستا مسکراتا دیکھنا چاہتی تھی۔۔۔میران پیلس سے نفرتوں کا بسیرا اب ختم ہو چکا تھا۔۔۔۔ہر طرف روشنیاں اور مسکراہٹیں بکھری وہاں کے ہر فرد کو سرشار کر گئی تھیں۔۔۔وہ سب ماضی میں ہوئے ہر خوشگوار واقع کو بھلائے اِن لمحوں سے خوشیاں سینچنے لگے تھے۔۔۔۔

میران پیلس کے در و دیوار نے بہت غم دیکھے تھے۔۔۔لیکن اب وہاں خوشیوں کی شہنائیاں بجتیں گزرے مناظر کو دھندلا کر گئی تھیں۔۔۔۔۔

"زنیشہ زوہان لالہ کا آرڈر ہے۔۔۔اُن کے لیے چائے لے کر اگلے پانچ منٹ کے اندر اُن کے روم میں پہنچو۔۔۔۔۔"

فریحہ زنیشہ کو زوہان کا پیغام دینے کے ساتھ ساتھ شوخ نگاہوں سے چھیڑ گئی تھی۔۔۔

جس پر زنیشہ اُسے گھورتی دھڑکتے دل کے ساتھ وہاں سے اُٹھ گئی تھی۔۔۔۔

پیلے رنگ کے پیروں تک آتے فراک کے ساتھ چوڑی دار پجامہ پہنے۔۔۔۔بالوں میں پھول ڈال کر اُنہیں کمر پر کھلا چھوڑے۔۔۔۔دوپٹے کو نازک کمر پر باندھے وہ ہاتھ میں چائے تھامے زوہان کے روم میں داخل ہوئی تھی۔۔۔۔

اُس کے ہاتھ میں موجود کانچ کی چوڑیوں کی جلترنگ کمرے کی خاموش فضا میں ارتعاش پیدا کر گئی تھی۔۔۔۔۔

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

زوہان کمرے میں کہیں موجود نہیں تھا۔۔۔زنیشہ ٹیبل پر اُس کی چائے رکھ کر پلٹی ہی تھی۔۔۔جب بیڈ کے عین سامنے والی دیوار پر لگی دونوں کی دیوار گیر فوٹو کو دیکھ زنیشہ مبہوت ہوئی تھی۔۔۔

یہ بارات والے دن زوہان کی مرضی سے بنوائی گئی۔۔۔اُس کی پسندیدہ ترین تصویر تھی۔۔۔جس میں دلہن بنی نازک اندام سی زنیشہ کے گرد پیچھے سے بازو پھیلا کر اُسے پوری طرح اپنے حصار میں لیے کھڑے زوہان کے ہونٹوں پر زندگی سے بھرپور دلفریب مسکراہٹ تھی۔۔۔جبکہ اُس کے ساتھ لگی کھڑی زنیشہ بھی اِس لمحے اُس کی کی جانے والی سرگوشی پر کھلکھلاتی کیمرے کی آنکھ میں اِس منظر کو ہمیشہ کے لیے قید کرواگئی تھی۔۔۔

زنیشہ اُس تصویر کو دیکھنے میں اِس قدر مگن تھی۔۔۔کہ اپنے پیچھے بے حد قریب آن کھڑے زوہان کو دیکھ نہیں پائی تھی۔۔۔

وہ اِسی طرح یک ٹک مسکراتی نگاہوں سے اُس تصویر کو نجانے کب تک نہارتی رہتی۔۔۔جب زوہان نے اُس کے پیٹ پر ہاتھ پھیلاتے اُسے پیچھے سے اپنے حصار میں لیا تھا۔۔۔

زوہان کے لمس پر زنیشہ کا دل زور سے دھڑک اُٹھا تھا۔۔۔اُس کی گرم سانسیں اپنے چہرے کے بے حد قریب محسوس کرتے زنیشہ ہل بھی نہیں پائی تھی۔۔۔

"میں نے تمہیں بہت یاد کیا۔۔۔۔۔۔"

زوہان اُس کے گال پر لب رکھتے بولتا زنیشہ کے ہونٹوں پر دلکشی بھری مسکان بکھیر گیا تھا۔۔۔

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

"میں نے بھی۔۔۔۔۔"

زنیشہ کے لب ہولے سے ہلے تھے۔۔۔۔

"یہ پکچر بہت خوبصورت ہے۔۔۔۔"

زنیشہ اُس کی جانب چہرا موڑتے بولی تھی۔۔۔

جبکہ زوہان بنا اس کی بات کا جواب دیئے۔۔۔اُس کی سانسوں کی دلفریب مہک محسوس کرتا۔۔۔۔چہرا اُس کے کندھے پر جھکا گیا تھا۔۔۔۔

"تھینکس۔۔۔۔"

زنیشہ اُس کے لمس پر کسمساتی ہولے سے بولی تھی۔۔۔۔

"فار واٹ مائی لو۔۔۔۔۔؟؟"

زوہان اُس کا رُخ اپنی جانب موڑ تا سوالیہ نگاہوں سے دیکھتے بولا۔۔۔

جبکہ اُسے شرٹ لیس دیکھ زنیشہ کی لرزتی پلکیں عارضوں پر جھک آئی تھیں۔۔۔۔

"فار ایوری تھنگ۔۔۔۔"

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

زنیشہ کے لہجے میں زوہان کے لیے بے پناہ محبت تھی۔۔۔وہ جانتی تھی زوہان کے لیے اِس گھر میں لوٹنا آسان نہیں تھا۔۔۔جہاں اُس نے اپنی ماں کو کھویا تھا۔۔۔مگر وہ سب کی خوشی کی خاطر۔۔۔اُن سب کے حوالے سے دل سے ہر شکوہ مٹاتا یہاں لوٹ آیا تھا۔۔۔

"شکریہ تو مجھے ادا کرنا چاہیے تمہارا۔۔۔۔تم نے میری زندگی میں آتے ہی اِسے روشنیوں سے بھر دیا ہے۔۔۔تم میرے رب کا عطا کردہ وہ انمول تحفہ ہو۔۔۔جس کے لیے میں ساری زندگی بھی اُس کا شکر ادا کروں تو کم ہو گا۔۔۔۔۔۔۔"

زوہان اُس کے ماتھے پر عقیدت اور محبت بھری مہر ثبت کرتا اُسے خود سے قریب کر گیا تھا۔۔۔

زنیشہ اُسکی بات پر دھیرے سے مسکرا دی تھی۔۔۔۔

جب اچانک اُسے تمام کزنز سے کیا گیا وعدہ یاد آیا تھا۔۔۔آج اُن سب کا مل کر رت جگا کرنے کا پلان تھا۔۔۔

جس کے ساتھ وہ ماورا پر منہاج کے حوالے سے سرپرائز بھی اوپن کرنے والی تھیں۔۔۔۔

زنیشہ نہایت ہی ایکسائیٹڈ ہو کر زوہان کو بتاتی۔۔۔وہاں سے جانے کے لیے پلٹی تھی۔۔۔۔

مگر اگلے ہی لمحے زوہان اُس کی کلائی تھام کر اُسے واپس اپنے قریب کھینچ گیا تھا۔۔۔

"زوہان وہ سب میرا ویٹ کر رہی ہو نگی۔۔۔۔۔"

زنیشہ زوہان کے خطرناک تیور دیکھ گھبرا کر بولی تھی۔۔۔۔۔

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

"اور تمہیں ایسا کیوں لگ رہا ہے۔۔۔ کہ میں تمہیں جانے دوں گا۔۔۔۔"

زوہان دروازہ لاک کر کے آتے اُس کی جانب مُڑا تھا۔۔۔

"مگر زوہان۔۔۔۔۔"

زنیشہ نے اُسے منانا چاہا تھا۔۔۔ جب اُسی لمحے سائیڈ ٹیبل پر رکھا زوہان کا موبائل بج اُٹھا تھا۔۔۔ جس پر جگمگاتا ثمن کا نام دیکھ زنیشہ کا موڈ فوراً آف ہوا تھا۔۔۔

اب تو وہ خود ہی باہر جانے کا ارادہ ترک کرتی۔۔۔ بیڈ پر جا کر بیٹھ گئی تھی۔۔۔۔

اور شدید خفگی بھری نظروں سے زوہان کو دیکھا تھا۔۔۔۔

جو آنکھوں میں شریر مسکراہٹ بھرے لیکن چہرے پر انتہائی معصومیت سجائے اُس سے کال اُٹھانے کی اجازت مانگ رہا تھا۔۔۔۔

جس کے جواب میں بھی زنیشہ نے اُسے گھورنے کے سوا کچھ نہیں کیا تھا۔۔۔۔

بلیک ٹراؤزر کے اُوپر۔۔۔ اب وہ بلیک کلر کی ہی سلیور لیس بنیان پہنے رف حلیے میں بھی بے حد وجیہہ لگ رہا تھا۔۔۔۔

کسرتی مضبوط کندھے، چوڑا سینہ اور روشن پیشانی پر بکھرے سیاہ گھنے بال۔۔۔۔

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

وہ صرف اور صرف اُس کا تھا۔۔۔ جس پر وہ کسی لڑکی کا سایہ بھی برداشت نہیں کر سکتی تھی۔۔۔۔ اور ثمن کو میڈیا میں جس طرح بے تکلفی سے زوہان کے ساتھ چپکتا دیکھ چکی تھی۔۔۔۔ اُسے ثمن کسی صورت بھی زوہان کے دور دور تک بھی برداشت نہیں تھی۔۔۔۔

زوہان فون آن کر کے کان سے لگاتا۔۔۔ بیڈ پر اُس کے مقابل آن بیٹھا تھا۔۔۔۔

"آف کورس یار میں ضرور آؤں گا۔۔۔۔ یہ تمہاری لائف کا اتنا اہم موومنٹ ہے۔۔۔ میرا ہونا تو لازم ہے۔۔۔۔"

زوہان نے ثمن سے بات کرتے چہرا موڑ کر جلن سے لال ہوتی اپنی بیوی کی جانب دیکھا تھا۔۔۔ جو زوہان کی یہ بات سنتے شدید غصے کے عالم میں بھی وہاں سے اُٹھی نہیں تھی۔۔۔۔

"زنیشہ کے بارے میں۔۔۔ میں کچھ نہیں کہہ سکتا۔۔۔ یہ اُس کی ہی چوائس ہو گی۔۔۔ تم خود بات کر لو اُس سے۔۔۔۔"

دوسری جانب سے شاید زنیشہ کو بھی ساتھ لانے کا ذکر کیا گیا تھا۔۔۔۔

"ثمن تمہیں اپنی شادی میں انوائٹ کرنا چاہتی ہے۔۔۔۔"

زوہان نے شرارتی مسکراہٹ کے ساتھ زنیشہ کا لال چہرا دیکھتے اصل بات بتاتے موبائل اُس کی جانب بڑھایا تھا۔۔۔ جو کب سے کچھ اور ہی سمجھی بیٹھی تھی۔۔۔۔

"اُس کی شادی ہو رہی ہے۔۔۔۔؟؟؟"

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

زنیشہ کے چہرے کے تاثرات ایک دم بدلے تھے۔۔۔وہ ایکسائٹمنٹ میں بولتی زوہان کے ہاتھ سے موبائل لے گئی تھی۔۔۔

لیکن اگلے ہی لمحے زوہان کی گہری بولتی نگاہیں خود پر مرکوز دیکھ اُس کے جوش کو زرا بریک لگا تھا۔۔۔

ہاں ہم ضرور آئیں گے۔۔۔"

زنیشہ نے فوراً حامی بھری تھی۔۔۔ آخر کو اُس کے شوہر کو ہمیشہ کے لیے چھٹکارا مل رہا تھا۔۔۔

یہ سچ تھا۔۔۔ ثمن نے زوہان سے بہت محبت کی تھی۔۔۔زوہان کے ساتھ رہنے کے لیے اُس نے اپنے امیج تک کا خیال نہیں کیا تھا۔۔ جہاں بہت سی جگہوں پر زوہان نے اُس کی مدد کی تھی۔۔۔وہیں وہ بھی زوہان کے بنا کہے اُس کے ساتھ کھڑی رہی تھی۔۔۔زوہان کی زندگی میں زنیشہ میران اُس کے ہوش سنبھالتے ہی اُس کے دل میں تھی۔۔۔ جس کی جگہ لے پانا کسی بھی لڑکی کے لیے ناممکن سی بات تھی۔۔۔

زوہان نے ثمن کو پہلے دن سے ہی آگاہ کر رکھا تھا کہ اُس کے دل و دماغ پر صرف اور صرف زنیشہ کا بسیرا تھا۔۔۔ یہ جاننے کے باوجود ثمن خود کو زوہان سے محبت کرنے سے نہیں روک پائی تھی۔۔۔

لیکن زوہان اُس کی قسمت میں تھا ہی نہیں تو کیسے ملتا اُسے۔۔۔ ثمن نے ساری زندگی زوہان کی محبت کے ساتھ کی زندگی گزارنے کا فیصلہ کیا تھا۔۔۔ لیکن زوہان نے اُسے ایسا نہیں کرنے دیا تھا۔۔۔ جیسے ثمن نے شروع سے زوہان کی ہر بات مانی تھی۔۔۔ یہاں پر بھی زوہان کے کہے کا انکار نہیں کر پائی تھی۔۔۔اور اپنے کزن شاہزیب سے شادی کرنے کا فیصلہ کر لیا

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

تھا۔۔۔جو ثمن سے بہت محبت کرتا تھا اور ثمن کی زوہان کے لیے چاہت سے بھی آگاہ تھا۔۔۔لیکن اُس کی محبت نے اُسے اتنا ظرف بخشا تھا اور اُسے پورا بھروسہ تھا کہ وہ ثمن کا دل اپنی محبت سے اپنی جانب موڑ لے گا۔۔۔

"تم یقین نہیں کرو گی۔۔۔تمہاری شادی کا سن کر اِس وقت شاہزیب سے بھی زیادہ میری بیوی خوش ہے۔۔۔۔"

ثمن سے الوداعی کلمات ادا کرتے زوہان نے آہستہ آہستہ دور کھسکتی زنیشہ کی کلائی پکڑتے پُر مزاح انداز میں طنز کیا تھا۔۔۔جسے سمجھتے دوسری جانب سے ثمن اپنی ہنسی نہیں روک پائی تھی۔۔۔۔

"ایسا کچھ نہیں ہے۔۔۔۔"

زنیشہ نے اپنی کلائی آزاد کرواتے اُسے گھورا تھا۔۔۔

زوہان فون بند کر کے دور اُچھالتا۔۔۔زنیشہ کو اپنے قریب بیڈ پر گراتے اُس کے اُوپر جھکا تھا۔۔۔زنیشہ کی سانسیں بکھر گئی تھیں۔۔۔اُس نے بے اختیار پاگل ہوتے دل پر ہاتھ رکھتے دھڑکنوں کو نارمل کرنا چاہا تھا۔۔۔

"تم اِس طرح جیلس ہوتی پتا ہے کتنی کیوٹ لگتی ہو۔۔۔۔"

اُس کے دونوں ہاتھ پیچھے بیڈ پر ٹکاتے۔۔۔زوہان نے اُس کے چہرے کو ڈھانپے بالوں کو پیچھے ہٹایا تھا۔۔۔

"نہیں۔۔۔۔مجھے جاننا بھی نہیں ہے۔۔۔۔"

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

زنیشہ نے فوراً نفی میں سر ہلاتے اُسے باز رکھنا چاہا تھا۔۔۔وہ ابھی بھی باہر جانے کا ارادہ رکھتی تھی۔۔۔اِس لیے زوہان کو خطرناک تیوروں سے خود پر جھکتے دیکھ۔۔۔اُسے اپنی تیاری خراب ہونے کی فکر لاحق ہوئی تھی۔۔۔۔

"مگر میں تو یہ بات اچھے سے سمجھانے کا ارادہ رکھتا ہوں۔۔۔۔"

زوہان نے اُس کے گلابی گال پر ہونٹ رکھتے اُس کے کانوں کو ائیر رنگز کے بوجھ سے آزاد کیا تھا۔۔۔اور بس یہیں زنیشہ کی فرار کی کوشش دم توڑ گئی تھی۔۔۔

وہ اِس شخص کی مہکتی قربت کو چھوڑ کر کہیں جا بھی نہیں سکتی تھی۔۔۔زوہان کی والہانہ چاہت کے جواب میں اُسے اپنا آپ سونپتی زنیشہ آسودگی سے آنکھیں موند گئی تھی۔۔۔

@@@@@@@@@@@

حاعفہ آژمیر سے بہت سخت خفا تھی۔۔۔اور اُس کے دوبار ملازمہ کے بھیجنے کے باوجود وہ اُس کے پاس جانے کا کوئی ارادہ نہیں رکھتی تھی۔۔۔۔فجر لوگ اُس کی آژمیر سے ناراضگی جان کر اُسے آج رات کے لیے آژمیر سے دور رکھنے میں اُس کی مدد کرنے کی حامی بھر چکی تھیں۔۔۔۔۔۔۔۔

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

وہ شمسہ بیگم سے نیچے آئے مہمانوں کو رخصت کرتی ماورا کے روم کی جانب جا رہی تھی۔۔۔جہاں سب لڑکیاں جمع تھیں۔۔۔جب اچانک آژمیر کے سامنے آجانے پر حاعفہ اپنے قدموں کو بریک نہیں لگا پائی تھی۔۔۔اُس کا سر بہت زور سے آژمیر کے فولادی سینے سے ٹکراتا اُسے کراہنے پر مجبور کر گیا تھا۔۔۔

"حاعفہ آر یو اوکے۔۔۔"

آژمیر نے فوراً اُسے سہارا دیتے اپنے قریب کیا تھا۔۔۔حاعفہ نے بنا کوئی جواب دیئے سر اُس کے سینے پر ہی رکھ دیا تھا۔۔۔

"درد ہو رہا ہے۔۔۔۔۔"

آژمیر نرمی سے اُس کا سر سہلا رہا تھا جب حاعفہ کی کمزور سی نروٹھی آواز اُسے بے چین کر گئی تھی۔۔۔

"اوکے ابھی ڈاکٹر کے پاس چلتے ہیں۔۔۔"

آژمیر اُس کو ایسے ہی اپنے کندھے کے ساتھ لگائے۔۔۔بچوں کی طرح اُسے اُوپر اُٹھاتا باہر کی جانب بڑھ گیا تھا۔۔۔اُس کی گردن میں چہرا چھپائے وہ بالکل بچوں جیسا ہی بی ہیو کر رہی تھی۔۔۔

اور آژمیر دل و جان سے اُس کے یہ بچوں جیسے نخرے اُٹھانے کو تیار تھا۔۔۔

"کیا ہوا حاعفہ کو۔۔۔؟؟؟"

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

ڈرائنگ روم میں بیٹھے تمام افراد حاعفہ کو اِس طرح دیکھ پریشان ہوئے تھے۔۔۔

مگر آژمیر سب ٹھیک ہونے کا اشارہ کرتا باہر کی جانب بڑھ گیا تھا۔۔۔

حاعفہ کو احتیاط سے فرنٹ سیٹ پر بیٹھاتے وہ ڈرائیونگ سیٹ پر براجمان ہوتا گاڑی وہاں سے نکال کر لیے گیا تھا۔۔۔۔۔

"کیا میں جان سکتا ہوں۔۔۔ میری بیوی مجھ سے کیوں ناراض ہے۔۔۔؟"

آژمیر اُس کا سر اپنے کندھے سے ٹکاتا۔۔۔ اُس کی نازک اُنگلیوں میں اپنی مضبوط اُنگلیاں پھنساتا ہونٹوں سے لگا گیا تھا۔۔۔

"آپ سے بالکل بات نہیں کروں گی میں۔۔۔ جب بھی اُس لمحے کو تصور میں لاتی ہوں۔۔۔ میری روح کانپ اُٹھتی ہے۔۔۔ آپ کیسے بھلا خود کو یوں پیش کر سکتے ہیں۔۔۔ اگر خدانخواستہ غلطی سے بھی گولی چل جاتی تو۔۔۔ میں تو مر جاتی نا۔۔۔"

حاعفہ بھیگے لہجے میں اذیت سے بولتی آژمیر کو تڑپا گئی تھی۔۔۔ وہ شام سے جو سوچ رہا تھا حاعفہ کی ناراضگی کا ریزن وہی نکلا تھا۔۔۔

حاعفہ کی سوجی آنکھیں بتا رہی تھیں کہ وہ کل سے کئی بار اِس بات پر رو چکی تھی۔۔۔ آژمیر کو اپنی اِس دیوانی پر ٹوٹ کر پیار آیا تھا۔۔۔

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

گاڑی ایک سائیڈ پر روکتے آژمیر جی جان سے اُن کی جانب متوجہ ہوا تھا۔۔۔

"جانِ من ایک ہی دل ہے کتنی بار لوٹاو گی۔۔۔اتنی محبت کرتی ہو مجھ سے۔۔۔؟؟؟"

اُس کا چہرا ہاتھوں کے پیالے میں بھرے وہ اُس پر جھکتا اُس کی بھیگی آنکھوں کو چومتا چہرے پر پھسلے انمول موتیوں کو چنتا چلا گیا تھا۔۔۔

حاعفہ اپنی خفگی کے جواب میں ایسے والہانہ اظہار پر بوکھلا گئی تھی۔۔۔اُس کا چہرا آژمیر کے شدت بھرے لمس سے تپ اُٹھا تھا۔۔۔

"میں ناراض ہوں آپ سے۔۔۔"

حاعفہ چہرے پر پھیلتی سرخی اور لرزتی کانپتی پلکوں کے زیرِ اثر اُسے ٹھیک سے گھور بھی نہیں پائی تھی۔۔۔

"آپ کی ناراضگی سر آنکھوں پر ہے میری جان۔۔۔اور میں اُسے محبت سے ختم کرنے کا پورا ارادہ رکھتا ہوں۔۔۔"

آژمیر نے اُس کے شرمگیں حسین رُوپ کو آنکھوں کے راستے دل میں اُتارتے گاڑی آگے بڑھا دی تھی۔۔۔

جب کچھ لمحوں بعد گاڑی کو آژمیر آشیانہ میں داخل ہوتا دیکھ حاعفہ نے حیرت سے آژمیر کو دیکھا تھا۔۔اُسے تو اب تک یہی لگ رہا تھا کہ وہ دونوں ہاسپٹل کی جا رہے تھے۔۔۔

"آژمیر ہم یہاں کیوں آئے ہیں۔۔۔؟؟؟"

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

حاعفہ گاڑی سے نہیں نکلی تھی۔۔۔۔

"تاکہ یہاں ہمیں تمہاری تیار کردہ فوج ڈسٹرب نہ کر سکے۔۔۔۔۔۔"

حاعفہ کو آگے بڑھ کر واپس بانہوں میں اُٹھاتے آژمیر اُس پر خفیف سا طنز کر گیا تھا۔۔۔ جبکہ حاعفہ کا حیرت کے مارے منہ کھل گیا تھا۔۔۔ میران پیلس میں بھلا وہ آژمیر میران کے خلاف کوئی پلاننگ کرنے میں کامیاب ہو بھی کیسے سکتی تھی۔۔۔۔ جہاں جگہ جگہ پر اُس کے وفادار ترین ملازمین موجود تھے۔۔۔۔

حاعفہ شرمندہ سی ہوئی تھی۔۔۔۔۔

اُسے روم میں لا کر صوفے پر بیٹھاتے آژمیر اُس کے سامنے دوزانوں بیٹھتا حاعفہ کو پل بھر کے لیے ساکت کر گیا تھا۔۔۔

"ہمیشہ اپنے سے پہلے اپنے سے منسلک رشتوں کے بارے میں سوچتے اور کرتے عادت ایسی پختہ ہو گئی ہے۔۔۔ کہ اُس وقت میں کچھ لمحے کے لیے یہ فراموش کر گیا تھا کہ اب میں اپنے فیصلوں میں تنہا نہیں ہوں۔۔۔ میری ذات سے اب ایک اور ہستی بھی جڑ چکی ہے۔۔۔۔ جسے میں اپنے ہر عمل کا جواب دہ ہوں۔۔۔۔ میرے مطابق صرف بیوی کو ہی نہیں۔۔۔ بلکہ شوہر کو بھی اپنے اُٹھائے جانے والے ہر عمل پر اپنی بیوی کا جواب دہ ہونا چاہیے۔۔۔۔

آئندہ کبھی بھی میرے کسی عمل سے میں تمہیں ہرٹ نہیں ہونے دوں گا۔۔۔۔ یہ میرا وعدہ ہے تم سے۔۔۔۔ لیکن تم بھی مجھ سے وعدہ کرو کہ اِس طرح آنسو بہا کر میری ملکیت کو تکلیف نہیں پہنچاؤ گی۔۔۔۔"

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

آژمیر گھمبیر لہجے میں بولتا حاعفہ پر اپنی سحر انگیز شخصیت کا سحر طاری کرتا چلا گیا تھا۔۔۔وہ مسمرائزسی دیوانہ وار نگاہوں سے اُسے تکتی چلی گئی تھی۔۔۔۔

وہ ہلکا سا جھکی تھی اور آژمیر کی کشادہ پیشانی پر اپنے ہونٹوں کا لمس چھوڑ گئی تھی۔۔۔۔

"تھینکس مائی بیوٹیفل لائف۔۔۔۔۔"

آژمیر نے اُس کی شہہ رگ پر لب رکھتے اُسے اپنی شدتیں سونپی تھیں۔۔۔۔

حاعفہ اُس کے کندھوں کو دونوں مٹھیوں میں جکڑتی جی جان سے لرز اُٹھی تھی۔۔۔۔۔

"تمہارے لیے میرے پاس ایک گفٹ ہے۔۔۔۔"

آژمیر اپنی جگہ سے اُٹھتا سائیڈ ٹیبل سے مطلوبہ فائل اُٹھاتا اُس کی جانب بڑھا گیا تھا۔۔۔

حاعفہ نے نا سمجھی سے اُس کی جانب دیکھتے فائل اوپن کی تھی۔۔۔۔ مگر جیسے جیسے وہ پڑھتی گئی تھی۔۔۔اُس کے چہرے کی رونق میں کئی گنا اضافہ ہوتا چلا گیا تھا۔۔۔اُس کے دل سے ایک آخری پھانس بھی نکل گئی تھی۔۔۔

آژمیر نے کوٹھے پر ریڈ کروا کر نہ صرب وہاں قید تمام لڑکیوں کو بازیاب کروا کر اُن کے گھر والوں تک پہنچا دیا تھا۔۔۔۔ بلکہ نگینہ بائی اور خان کو بھی جیل کی سلاخیوں میں ڈلوا دیا تھا۔۔ کبھی نہ نکلنے کے لیے۔۔۔۔

جس طرح کوٹھے کی تمام لڑکیوں نے اُن کے خلاف بیان دیا تھا۔۔۔اُن کا اب آزاد ہو پانا ناممکن تھا۔۔۔۔

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

اُن سے منسلک ارد گرد باقی شہروں کے کوٹھوں پر بھی چھاپے مارے جا رہے تھے۔۔۔۔ آژمیر نے اُن سب کو ہلا کر رکھ دیا تھا۔۔۔

جن لوگوں نے اتنے وقت تک حاعفہ کی زندگی کو جہنم بنائے رکھا تھا۔۔ آژمیر اُنہیں یوں آزاد دندناتا کیسے دیکھ سکتا تھا۔۔۔

"تھینکیو سو مچ آژمیر۔۔۔ آپ بہت اچھے ہیں۔۔۔"

حاعفہ اپنے قریب صوفے پر آن بیٹھے آژمیر کے گلے میں بانہیں ڈال کر اُس کے ساتھ لپٹتی محبت سے چور لہجے میں بولتی خوشی سے پاگل ہوئی تھی۔۔۔

وہ ہمیشہ سے اپنے ساتھ ساتھ باقی لڑکیوں کو بھی وہاں سے آزاد کروانا چاہتی تھی۔۔۔ جو آج آژمیر نے کر دیا تھا۔۔۔

"میری جان میں اتنا اچھا بالکل بھی نہیں ہوں۔۔۔"

آژمیر کا اشارہ اُس کے اتنے قریب آنے کے بعد خود سے شرافت کی اُمید رکھنے کی جانب تھا۔۔۔

حاعفہ فوراً گھبرا کر پیچھے ہٹی تھی۔۔۔ مگر آژمیر اُس کو ہلکا سا جھٹکا دیتا اپنے سینے پر گرا گیا تھا۔۔۔

"مجھے اپنے تحفے کے بدلے ایک پیارا سا تحفہ چاہیے۔۔۔"

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

آژمیر نے اُس کے جوڑے میں مقید بالوں کو پھولوں اور پنوں سے آزاد کرواتے اُن کی مہک کو سانسوں میں اُتارا تھا۔۔۔۔

حاعفہ کچھ لمحے اُس کے مغرور نقوش سے سجے چہرے کو محبت پاش نگاہوں سے دیکھتی اُس کے سینے پر عین دل کے مقام پر اپنے لب رکھ گئی تھی۔۔۔

"مجھے محبت نہیں عشق ہے آپ سے۔۔۔"

حاعفہ آژمیر کے سامنے بہت بڑا اظہار کرتی اُس کے سینے میں چہرا چھپا گئی تھی۔۔۔اُس کی اسیری اور اِس خود سپردگی پر اپنا دل ہار تا وہ اُس پر محبت کی بارش کرتا چلا گیا تھا۔۔۔۔

@@@@@@@@@@

میران پیلس کو آج پھر سے دلہن کی طرح سجایا گیا تھا۔۔۔جہاں ابھی کچھ دیر پہلے ماورا کی بارات پہنچی تھی۔۔۔میران پیلس کی تمام ینگ پارٹی تو ماورا کے ری ایکٹ کرنے کا انتظار ہی کرتے رہ گئے تھے۔۔۔اور وہ اُن کی ہونقوں زدہ شکلیں دیکھ اندر ہی اندر اپنی ہنسی روکنے کی ناکام کوشش کر رہی تھی۔۔۔

ماورا آژمیر اور گھر کے باقی سب بڑوں کو پہلے ہی بتا چکی تھی کہ اُسے علم ہو چکا ہے۔۔۔جبکہ باقی ڈرامے میں شریک لوگوں کو تنگ کرنے میں اُسے بہت مزا آرہا تھا۔۔۔

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

"ماورا تمہاری بارات آچکی ہے۔۔۔۔"

فجر نے اُسے کندھوں سے تھام کر یقین دلاتے انداز میں کہا تھا۔۔

"تو کیا نہیں آنی چاہیے تھی۔۔۔۔؟؟؟"

دلہن بن کر خوبصورتی اور دلکشی کے سارے ریکارڈ توڑتی ماورا نے بھنویں اُٹھاتے اُس کی جانب دیکھا تھا۔۔

"نہیں وہ میرا مطلب۔۔۔۔۔ تم ٹھیک ہو نا۔۔۔۔؟؟؟"

فجر کو سمجھ نہیں آرہا تھا کہ ماورا سے کیسے اگلوائے۔۔۔۔۔ جو بات اُگلوانے کے لیے اُنہوں نے اتنی پلاننگ کی تھی۔۔۔

"میں بالکل ٹھیک ہوں۔۔۔۔ لیکن بہت زیادہ نروس بھی ہوں۔۔۔۔ تم مزید میرا دماغ کھا کر مجھے پریشان مت کرو۔۔۔۔"

ماورا نے اُسے خفگی بھرا جواب دیا تھا۔۔۔

جب اُسی لمحے فریحہ منہ سجائے اندر داخل ہوئی تھی۔۔۔۔"زرا گروپ میں منہاج بھائی کا میسج ملاحظہ فرمائیں سب۔۔۔۔ یہ دونوں میاں بیوی ہمارے ساتھ ہی کھیل گئے۔۔۔۔۔"

فریحہ کی بات پر سب نے نا سمجھی سے میسج اوپن کیا تھا۔۔۔ جہاں منہاج کے ڈھیروں شکریہ کے ساتھ ماورا کی پرسوں ہی ساری حقیقت سے باخبر ہونے کے بارے میں بتا دیا تھا۔۔۔

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

"میرے شوہر کے ساتھ مل کر تم لوگ مجھے بے وقوف بناؤ گی۔۔۔کیسی لگی میری جوابی کارروائی۔۔۔"

ماورا اپنی جگہ سے کھڑی ہوتی لڑاکا عورتوں کی طرح کمر پر ہاتھ باندھے بولتی اُن سب کے ہونٹوں پر مسکراہٹ بکھیر گئی تھی۔۔۔

"لیکن تھینکیو سو مچ۔۔۔میرے لیے میری زندگی کا سب سے بڑا سرپرائز پلان کرنے کے لیے۔۔۔"

ماورا کی آنکھوں کے چھلکتی سچی خوشی اور ہونٹوں پر سجی انمول مسکراہٹ حاعفہ کے دل میں سکون بکھیر گئی تھی۔۔۔

اُس نے آج اپنی ماں سے کیا وعدہ پورا کر دیا تھا۔۔۔

@@@@@@@@@@

محبت کی طویل اور اذیت سے بِھری کھٹن راہیں طے کرتے آخر کار منہاج درانی آج اپنی محبت، اپنی زندگی کی سب سے بڑی خوشی کو حاصل کرنے میں کامیاب ہو چکا تھا۔۔۔۔

منہاج سرشار سا اپنے کمرے میں داخل ہوا تھا۔۔۔

جہاں سُرخ لہنگے میں اُس کی سیج جائے بیٹھی اُس کی زندگی اُس کی منتظر تھی۔۔۔

منہاج سلام کرتا بیڈ پر دلہن بنی بیٹھی ماورا کے قریب بیٹھنے کے بجائے کچھ فاصلے پر رکھی الماری کے ساتھ ٹیک لگا کر کھڑا ہوا تھا۔۔۔۔

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

"ہر بار ہمیشہ میں نے ہی پہل کی ہے۔۔۔ مگر آج یہ دل تمہاری جانب سے پیشِ قدمی کا خواہاں ہے۔۔۔ کیا تم میری یہ خواہش پوری کرتے چل کر میرے پاس آؤ گی۔۔۔۔"

منہاج کی نگاہیں بیڈ کے عین وسط میں بھاری کامدار دوپٹے کا مکمل گھونگھٹ لیے لرزتی کانپتی اپنی دلہن پر ٹکی ہوئی تھیں۔۔۔۔

جس نے نہ اُس کے سلام کا جواب دیا تھا۔۔۔ اور نہ وہ اب کچھ بولی تھی۔۔۔۔

"مسسز منہاج درانی۔۔۔ میرے خیال میں اب یہ آنکھ مچولی والا کھیل ختم کر ہی دینا چاہیے۔۔۔۔۔"

کچھ دیر کے انتظار اُسے اِسی طرح خاموش بیٹھے دیکھ منہاج آگے بڑھا تھا اور سیج پر اُس کی نقلی دلہن بنے بیٹھے شہریار کے اُوپر سے دوپٹہ کھینچ لیا تھا۔۔۔۔

اور اِس کے ساتھ ہی بیڈ کے نیچے چھپے حاشر اور عثمان، پردوں کے پیچھے دبکی کھڑیں فریحہ اور فجر، اور آدھ کھلے دروازے سے جھانکتیں حاعفہ اور زنیشہ کے ارمانوں پر پانی پھر گیا تھا۔۔۔۔

"بھائی وہ میں نے کچھ نہیں کیا۔۔۔۔"

شہریار منہاج کے خطرناک تیور دیکھ ہکلا گیا تھا۔۔۔

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

"موٹے گینڈے۔۔۔ تمہیں کیا لگا تھا۔۔۔ میں تمہیں اپنی دلہن سمجھنے کی سنگین ترین غلطی کروں گا۔۔۔ اور باقی سب بھی جہاں جہاں ہیں۔۔۔ شرافت سے باہر نکل آؤ۔۔۔"

منہاج کی غصیلی آواز پر سب اپنی اپنی جگہوں سے نکلتے باہر آئے تھے۔۔۔

"یار کیا منہاج بھائی۔۔۔ تھوڑا سا بے وقوف بن کر ایک دو ڈائیلاگ مارنے کے ساتھ گھونگھٹ بھی اُٹھا دیتے تو ہم غریبوں کا تھوڑا سا بھلا ہی ہو جاتا۔۔۔ ہم اپنا پلان کامیاب ہونے پر خوش تو ہو لیتے۔۔۔ اتنی دیر سے بیڈ کے نیچے لیٹ لیٹ کر کمر اکڑ گئی ہے۔۔۔"

حاشر بمشکل بیڈ کے نیچے سے نکلتے ساتھ ساتھ زبان چلانے میں بھی مصروف تھا۔۔۔ لیکن منہاج کے خون خوار تیور دیکھ کر سر جھکائے خاموش ہوا تھا۔۔۔

"اب تم لوگ خود جاؤ گے۔۔۔ یا تم لوگوں کے لیے مجھے کوئی شاہی سواری بلوانی پڑے گی۔۔۔"

منہاج کے گھورنے پر وہ سب جلدی سے باہر کی جانب بڑھے تھے۔۔۔

"ویسے آپ کی اصلی والی دلہن بھی کمرے کے اندر ہی موجود ہے۔۔۔ زرا احتیاط سے ڈھونڈیئے گا۔۔۔ ویسے کافی ڈری ہوئی بھی ہے آپ سے۔۔۔ اور ہاں یہ پلان بھی اُسی کا ہی تھا۔۔۔"

فجر دروازے میں سے سر نکال کر اُس کی معلومات میں اضافہ کرتی اگلے ہی سیکنڈ غائب ہوئی تھی۔۔۔

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

منہاج نے سب سے پہلے جا کر دروازہ لاک کیا تھا۔۔۔

یہ الگ بات تھی کہ اُس نے ماورا کی یہ شرارت انجوائے بہت کی تھی۔۔۔

وہ واش روم کے دروازے میں ماورا کی ہلکی سی جھلک پہلے ہی دیکھ چکا تھا۔۔۔اِس لیے اب کسی اور کے روم میں نہ ہونے کی پوری تسلی کرتا دبے قدموں واش روم کی جانب بڑھا تھا۔۔۔۔

ماورا جو گھونگھٹ میں سکڑی سمٹی کھڑی اُس کے ابھی تک خود کو نہ ڈھونڈ پانے پر شکر ادا کر ہی رہی تھی۔۔۔جب اپنے بے حد قریب منہاج کے سیاہ بوٹ دیکھ اُس کا دل بُری طرح دھڑک اُٹھا تھا۔۔

بنا کچھ بولے منہاج خاموشی سے اُس کے نازک وجود کو بانہوں میں بھرے روم کے عین درمیان میں آ کر کھڑا کر دیا تھا۔۔۔

"مجھے تڑپانے میں بہت مزا آتا ہے نا تمہیں۔۔۔تمہیں پہچاننے میں میں کبھی کوتاہی نہیں کر سکتا۔۔۔تمہاری خوشبو ہر وقت میرے رگوں میں سمائی ہے۔۔۔میری روح کو مہکاتا ایک ایک خوبصورت احساس ہو تم۔۔۔میری زندگی کی سب سے بڑی خوشی ہو تم۔۔۔"

منہاج اُس کے ارد گرد محبت کے پھول کھلاتا اُس کے چہرے سے گھونگھٹ اُلٹ گیا تھا۔۔۔۔

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

سامنے کھڑی سجی سنوری اپسراؤں کے حُسن کو مات دیتی، اُس کے دل کی سب سے اُونچی مسند پر بیٹھی ماورا نور ایک ہی جھلک میں اُسے بُری طرح گھائل کر گئی تھی۔۔۔۔

بلڈ ریڈ کلر کے بھاری بھر کم لہنگے میں اُس کے دلکش وجود کی رعنائیاں چھپائے نہیں چھپ رہی تھیں۔۔۔۔ بھاری فل کام سے مزین سوٹ دوپٹے کو سر پر اوڑھ کر نازک کلائیاں میں الجھائے۔۔۔۔ وائٹ اور ریڈ گجروں سے مہکتی کلائیاں منہاج کی توجہ اپنی جانب کھینچ گئی تھیں۔۔۔

زیورات سے لدھی پھندی منہاج کو وہ خود سے کہیں زیادہ ویٹ سنبھالے کھڑی معلوم ہوئی تھی۔۔۔

"تمہاری سادگی نے تو پہلے دن سے ہی گھائل کر رکھا تھا۔۔۔۔ مگر آج تو جو تھوڑے بہت ہوش سلامت تھے وہ بھی ساتھ ہوئے محسوس ہو رہے ہیں۔۔۔۔۔ آج تو لگتا ہے اِس کیل کانٹوں سے لیس قیامت خیز حُسن کے آگے میں جان سے جاؤں گا۔۔۔۔۔۔"

منہاج سے اپنے سامنے آنکھیں موندے چہرا جھکائے کھڑی ماورا کو دیکھ اپنے حواس قائم رکھ پانا مشکل ہوا تھا۔۔۔

جب اگلے ہی لمحے اُس کے لرزتے کانپتے وجود کو اپنے مضبوط حصار میں قید کرتے منہاج اُس کے چہرے پر جھکتا جا بجا اپنی محبت کی نشانیاں چھوڑتا چلا گیا تھا۔۔۔۔۔۔

ماورا اُس کے اِس جارحانہ حملے کے لیے بالکل تیار نہیں تھی۔۔۔ اُس کا پورا وجود بُری طرح لرز اُٹھا تھا۔۔۔ اگر منہاج کا بازو اُس کے گرد حمائل نہ ہوتا تو وہ زمین بوس ہو چکی ہوتی۔۔۔۔

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

"بہت محبت کرتا ہوں تم سے۔۔۔۔ تمہاری جدائی نے مجھے مجنوں بنا کر رکھ دیا تھا۔۔۔۔ اگر ابھی بھی نہ ملتی تو میں نے تو دیوانہ بن کر سڑکوں پر نکل جانا تھا۔۔"

ماورا کے لال چہرے کو محبت پاش نگاہوں سے دیکھتے وہ اپنا ہی مذاق اُڑاتے بولتا ماورا کو بہت پیارا لگا تھا۔۔۔

لیکن یہ بھی سچ تھا کہ اِس شخص کو اُس نے بہت ستایا تھا۔۔۔

جو آج کے دن اُس کے اظہار کا پورا پورا حقدار تھا۔۔۔

ماورا اُس کے مزید قریب ہوتی منہاج کا چہرا اپنے مہندی اور جیولری سے سجے نازک کپکپاتے ہاتھوں میں تھامتی اُسے پل بھر کے لیے ساکت کر گئی تھی۔۔۔۔

"میں بھی آپ سے بے پناہ محبت کرتی ہوں۔۔۔ آپ سے دور جانے کا تصور ہمیشہ سے میرے لیے سہانے روح رہا ہے۔۔۔ میں ایک بار نادانی کر کے آپ کو ہرٹ کر چکی ہوں۔۔۔۔ جس میں میں بھی آپ کے لیے اُتنا ہی تڑپی ہوں جتنا آپ تڑپے ہیں۔۔۔۔ آپ کی محبت میری نس نس میں سما گئی ہے۔۔۔۔ میں اب مرتے دم تک اِنہیں بانہوں میں قید رہنا چاہتی ہوں۔۔۔۔۔ کیونکہ آپ ہی میری پوری دنیا ہو اب۔۔۔۔"

ماورا آج تمام جھجھک اور لحاظ ایک طرف رکھتی اپنے دل کی ایک ایک بات منہاج کی سماعتوں کی نظر کرتی اُسے اپنا تن من سونپ گئی تھی۔۔۔۔

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

"میں اب کبھی تمہیں خود سے دور جانے بھی نہیں دو گا۔۔۔"

اُسے اپنی مضبوط پناہوں میں لیتا منہاج اُس کے کانوں میں محبت بھری سرگوشیاں کرتا اُسے لیے محبت کے میٹھے نشے میں ڈوبتا چلا گیا تھا۔۔۔

@@@@@@@@@@

کچھ سال بعد ۔۔۔۔۔۔

"شہیر آرام سے بیٹھ کر کھانا کھالو۔۔۔ورنہ میں بابا کو آواز سے کر یہیں بلالوں گی۔۔۔"

زنیشہ اپنے چار سالہ بگڑے نواب کو کھانا کھلانے کے لیے معمول کے مطابق اُس کے پیچھے دوڑتی ہلکان ہو رہی تھی۔۔۔۔

لیکن وہ اُس کے ہاتھ آنے کو تیار ہی نہیں تھا۔۔۔زنیشہ کو شہیر کی بہت سی عادتیں بالکل زوہان کی طرح بگڑی ہوئی لگتی تھیں۔۔۔جن کا وہ برملہ اظہار بھی کرتی تھی۔۔۔مگر اُس کی باتوں کے جواب میں وہ دونوں باپ بیٹا ایسے فخر محسوس کرتے تھے۔۔۔جیسے یہ اُن دونوں کے لیے اعزاز کی بات ہو۔۔۔

"شہیر بیٹا آپ تو گڈ بوائے ہو نا۔۔۔ماما کو تنگ مت کرو۔۔۔آجاؤ آکر کھانا کھالو۔۔۔"

تین سالہ حورم کو گود میں اُٹھائے حاعفہ ڈرائنگ روم میں داخل ہوئی تھی۔۔۔جہاں اب عنقریب زنیشہ کے ہاتھوں شہیر کی پٹائی کنفرم تھی۔۔۔۔

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

گول مٹول سی گڑیا جیسی سرخ و سفید حورم نے شادی کے دو سال بعد اُن کی زندگی میں داخل ہو کر۔۔۔اُن کی زندگی مکمل کر دی تھی۔۔۔حورم نے آژمیر اود حاعفہ دونوں کے نین نقش چرائے تھے۔۔۔اگر اُس کی معصوم سی دلکش مسکراہٹ آژمیر جیسی تھی تو اُس نے نزاکت بالکل حاعفہ جیسی پائی تھی۔۔۔وہ اُن دونوں کی محبت کی نشانی تھی۔۔۔ آژمیر کی جان بستی تھی اپنی بیٹی میں۔۔۔۔۔۔صرف آژمیر ہی نہیں حورم میران پیلس کی جان تھی۔۔۔تو وہیں شہیر اُن کا دل۔۔۔۔

شہیر نہ صرف زوہان کی کاربن کاپی تھا بلکہ اُس کی عادت بھی بالکل زوہان جیسی تھیں۔۔۔نخرے دکھانے میں دونوں باپ بیٹے کا کوئی ثانی نہیں تھا۔۔۔

لیکن جو بھی تھا زنیشہ کا اُن دونوں باپ بیٹے کے بغیر گزارا نہیں تھا۔۔۔اور اُن کا زنیشہ کے بغیر۔۔۔۔

جہاں حورم کی معصوم کلکاریاں میران پیلس کی رونق کا باعث تھیں۔۔۔وہیں شہیر کی چھوٹی چھوٹی شرارتیں سب کے چہروں سے مسکراہٹ نہیں ہٹنے دیتی تھیں۔۔۔

"اوکے بڑی ماما۔۔۔لیتن پیلے آپ تو بے بی تو میلی گودی میں بیتھانا ہو دا۔۔۔(اوکے بڑی ماما لیکن پہلے آپ کا بے بی کو میری گودی میں بیٹھانا ہو گا"...(

شہیر اپنی زبان میں بولتا۔۔۔حاعفہ کے ساتھ وہاں داخل ہوتے آژمیر اور زوہان کے ہونٹوں پر بھی مسکراہٹ بکھیر گیا تھا۔۔۔

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

"تمہارا بیٹا اِس معاملے میں بھی تم پر گیا ہے۔۔۔۔"

آژمیر کا اشارہ سمجھتے زوہان کے چہرے پر بے ساختہ مسکراہٹ کھیل گئی تھی۔۔۔

جیسے اُس نے بچپن سے ہی زنیشہ پر اپنا حق جمانا شروع کر دیا تھا۔۔اُسی طرح اُس کا لاڈلا اکثر حورم کے بارے میں "یہ میلی بے بی ہے۔۔۔" کہتا پایا گیا تھا۔۔۔۔

جو بات سب نے ہی نوٹ کی تھی۔۔۔۔

"سارا الزام مجھ پر نہیں آسکتا۔۔۔اُس کی بہت سی عادتیں تم پر بھی ہیں۔۔۔۔۔"

زوہان کی بات پر آژمیر مسکراتا اثبات میں سر ہلا گیا تھا۔۔۔۔شہیر میں کبھی کبھار اُسے اپنے بچپن کی جھلک دیکھتی تھی۔۔۔۔

"آج پھر ماما کو تنگ کیا نا گندے بچے۔۔۔۔"

شہیر کا گال چومتا زوہان زنیشہ کو ڈھونڈتے باہر نکل گیا تھا۔۔۔۔

جبکہ آژمیر کا رُخ اپنی کل کائنات کی طرف تھا۔۔۔۔

حورم کو اُٹھائے کھڑی حاعفہ کو پیچھے سے ہگ کرتے اُس نے باری باری دونوں کے گال چوم لیے تھے۔۔۔۔

"میں کچھ دنوں سے ایک بات سوچ رہا تھا۔۔۔۔"

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

حورم کو حاعفہ سے لیتے وہ اُس کی جانب محبت پاش نظروں سے دیکھتا مصنوعی سنجیدگی طاری کرتے بولا۔۔۔

"جی۔۔۔۔۔"

حاعفہ اُس کے اتنے سنجیدگی بھرے انداز پر اُس کے قریب آئی تھی۔۔۔۔۔

"کیوں نا اپنی محبت کی دوسری نشانی لانے کے بارے میں اب سوچا جائے۔۔۔۔"

آژمیر اُس کی کمر کے گرد بازو حمائل کر کے اپنے قریب کرتا مبہوت سا ہو کر اُس کے چہرے پر بکھرے حیا کے رنگ دیکھے گیا تھا۔۔۔۔

"آژمیر آپ کبھی تو جگہ کا خیال کر لیا کریں۔۔۔۔"

حاعفہ اُس کے بے باکانہ انداز پر آج بھی پہلے دن کی طرح ہی بوکھلاہٹ اور گھبراہٹ کا شکار ہو جاتی تھی۔۔۔۔۔ جن سب باتوں نے مل کر آژمیر کو اُس کا مزید گرویدہ بنا رکھا تھا۔۔۔۔

"زوہان آپ کا یہ بگڑا نواب زادہ مجھے بہت تنگ کرتا ہے۔۔۔ کسی دن میرے ہاتھوں اِس کی پٹائی ہو جانی ہے۔۔۔"

زنیشہ مصروف سے انداز میں زوہان کے لیے کافی بناتی مخالف سمت ہونے کے باوجود بھی۔۔۔۔ اُس کے بھاری قدموں کی مخصوص دھمک سے ہی اُس کی آمد کا انداز لگا گئی تھی۔۔۔

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

"میرا ارادہ تو پوری کرکٹ ٹیم بنانے کا ہے۔۔۔تم ایک سے ہی تنگ آ گئی ہو سویٹ ہارٹ۔۔۔باقی دس پر تمہارا کیا حال ہو گا۔۔۔۔"

اُس کا بازو تھام کر رُخ اپنی جانب موڑ تا وہ اپنی بات کے جواب میں اُس کے ہونقوں جیسے تاثرات دیکھ اُس نے بہت مشکل سے اپنی ہنسی ضبط کی تھی۔۔۔

"آپ مذاق کر رہے ہیں۔۔۔؟؟؟"

زنیشہ گیارہ بچوں کا سوچ کر ہی کانپ اُٹھی تھی۔۔۔

"نہیں میں بالکل سیریس ہوں۔۔۔۔۔"

زنیشہ کی خفگی سے لال ہوتی نوز پر ہونٹ رکھتے۔۔۔اُس کی صورت دیکھ زوہان کا گونجتا قہقہہ اُس کی سانسیں بحال کر گیا تھا۔۔۔۔

"منہاج کہاں ہیں آپ۔۔۔؟؟؟"

ماورا اُس کے کال اٹینڈ کرتے ہی بولی تھی۔۔۔

"کیا ہوا مائی لو۔۔۔۔ایوری تھنگ از آل رائٹ۔۔۔۔؟؟؟"

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

منہاج آپریشن تھیٹر سے نکلتے اُس کی پندرہ مس بیلز دیکھ فون ملانے ہی والا تھا۔۔۔جب دوبارہ آتی ماورا کی کال پک کرتا فکر مندی سے بولا تھا۔۔۔

"ابھی اور اِسی وقت میرے آفس آکر اپنے اِن دونوں شیطانوں کو یہاں سے لے کر جائیں۔۔۔ورنہ پھر بعد میں مجھے گلا مت کیجیئے گا۔۔۔"

ماورا کی بات سنتے منہاج کے ہونٹوں پر مسکراہٹ بکھری تھی۔۔۔منہاج اور ماورا کو اُن کے رب نے جڑواں اولادوں سے نوازا تھا۔۔۔شہرام اور دائم دونوں ایک دوسرے سے بڑھ کر شرارتی تھے۔۔۔ماورا کے لیے اُنہیں اکیلے سنبھال پانا تو تقریباً ناممکن ہی تھا۔۔۔منہاج کے بغیر اُن کو سنبھالتی وہ ایسے ہی پاگل ہو جاتی تھی۔۔۔

"پھر کیا کر دیا میرے معصوم بیٹوں نے۔۔۔"

منہاج اپنا کوٹ اُتار کر بازو پر ڈالتا شریر لہجے میں بولتا ماورا کو مزید تپا گیا تھا۔۔۔

شادی کے بعد منہاج کی مدد اور فل سپورٹ سے ماورا نے بھی اپنی میڈیکل کی ڈگری کمپلیٹ کر لی تھی۔۔۔اور اب وہ اپنی خواہش کے مطابق اُس کے ساتھ ہی شہاب درانی کے ہاسپٹل میں ایک ڈاکٹر کی حیثیت سے کام کر رہی تھی۔۔۔

منہاج اچھے شوہروں کی طرح اُسے ہر معاملے میں پوری طرح سپورٹ کرتا آیا تھا۔۔۔منہاج جیسے مرد کی سنگت میں ماورا خود کو دنیا کی سب سے خوش قسمت لڑکی تصور کرتی تھی۔۔۔

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

اُن کی اِس خوشحال زندگی میں دائم اور شہرام نے آکر مزید رنگ بھر دیئے تھے۔۔۔

"آپ کے جیسی معصومیت پائی ہے۔۔۔ آپ کے بیٹوں نے۔۔۔۔"

ماورا نے بھی اُسی کے انداز میں جواب دیتے منہاج کو قہقہہ لگانے پر مجبور کر دیا تھا۔۔

اِسی طرح فون کان سے لگائے چھوٹی چھوٹی باتوں پر اُسے زچ کرتا منہاج تیز قدموں سے اُس کے آفس کی جانب بڑھ گیا تھا۔۔۔

ملک فیاض مزید ایک ہفتہ ہی زندہ رہ پائے تھے۔۔۔ زوہان اُن کی دردناک موت دیکھ اپنے خون ہوتے دل کے ساتھ اُنہیں معاف کر گیا تھا۔۔۔ چاہے جیسا بھی سہی مگر وہ شخص اُس کا باپ تھا۔۔۔ ملک فیاض کی میت کو میران پیلس لایا گیا تھا۔۔۔۔ آژمیر اور زوہان نے اُن کے جنازے کو کندھا دیتے اور قبر میں اُتارتے اپنے بیٹے ہونے کا فرض ادا کر دیا تھا۔۔۔

اُن سب نے اپنے اپنے حصے کی مسافتیں طے کر کے اپنے حصے کی خوشیاں پالی تھیں۔۔۔ عشق و محبت کے راستے اُن سب کے لیے ہی اذیت اور تکلیف سے بھرے اُنہیں زخموں سے چور کر گئے تھے۔۔۔ مگر اُنہوں نے ثابت قدمی کا مظاہرہ کرتے سچی لگن کے ساتھ اپنی محبت کو حاصل کر لیا تھا۔۔۔

ایک دوسرے کے ساتھ محبت کی ڈور سے جڑے وہ اپنی زندگیوں میں داخل ہوتی بہاروں کا کھلے دل سے استقبال کر رہے تھے۔۔۔

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

ختم شد

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com